# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام آزاد الدہلوی


قیمت سالانہ ۸ روپیہ — ششماہی ۴ روپیہ

نمبر ۱ و ۲ — صفر ۱۳۳۲ ہجری

Calcutta : W[illegible], January 7 & 14, 1914.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين — القرآن الحكيم

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی


ام اشاعت
مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ


## المجلد الثالث

مقصد وحید :

## امر بالمعروف و نهي عن المنكر

وجاهدوا في الله حق جهاده ' هو اجتباكم ' وما جعل عليكم في الدين من حرج ' ملة ابيكم ابراهيم ' هو سماكم المسلمين من قبل وفي هذا ' ليكون الرسول شهيدا عليكم ' و تكونوا شهداء على الناس ' فاقيموا الصلوة و اتوا الزكوة ' و اعتصموا بالله ' هو مولاكم ' فنعم المولى و نعم النصير ! ( ۲۲ : ۷۸ )

اور الله كي راه ميں جہاد کرو ' جو حق جہاد کرنے کا ہے - اس نے تم کو تمام دنیا کي قوموں میں سے برگزیدگي اور امتیاز کیلیے چن لیا - پھر جو دین تم کو دیا گیا ہے ' وہ ایک ایسي شریعت فطري ہے جسمیں تمہارے لیے کوئي رکاوٹ نہیں - یہي ملت تمہارے مورث اعلی ابراھیم خلیل کي ہے ' اور اس نے تمہارا نام " مسلمان " رکھا ہے ' گذشتہ زمانوں میں بھي اور اب بھي - تاکہ رسول تمہارے لیے ' اور تم تمام عالم کي ہدایت اور نجات کے لیے شاہد ہو - پس الله کي رسي کو مضبوط پکڑو جان اور مال دونوں کو اسکي عبادت میں لگاو ' وہي تمہارا ایک آقا اور مالک ہے اور پھر جسکا خدا مالک رہا ہو ' اسکا کیا اچھا مالک ہے اور کیسا قوي مددگار !


قیمت في جلد مجلد پانچ روپیہ

# اطـــلاع

( ۱ ) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ورنه بعد حساب سے قیمت لي جائیگي -
( ۲ ) اگر کسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -
( ۳ ) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهیں یا پانچ آنے کے وي - پي کی اجازت -
( ۴ ) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -
( ۵ ) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر اور نیز خط کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فر
( ۶ ) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداري ( اگر کوئی هو ) ضرور درج کریں -

---

## ضرورت هے

ایک ایف اے مسلمان کی ضرورت هے جو انگریزي اور حساب میں خاص مهارت رکھتا هو - عمر تیس اور چالیس سال کے درمیان هو - خوش اخلاق اور مذهبي تعلیم سے بھی واقفیت رکھتا هو - تنخواه چالیس روپیه ماهوار معه جاے آسایش و خوراک - انکي زیر نگراني شب و روز دو انٹرنس کے طلبا رہے جائنگے - نگهداشت پر آینده کی ترقی کا وعده -

تمام خط و کتابت میر اسلم خان جنرل کنٹرکٹر - برینڈ لاج - سول لائن - ناگپور - کے پته سے هونی چاهئیے -

## اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت

## ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چھپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بھي نهیں هیں - لیکن ساتھه هی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چھپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراري ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتي هے اور پھر پرچے کے آتے هي جس طرح تمام محله اور قصبه خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا هے ' اسکو آپ اپنے هي شهر کے اندر خود اپني آنکھوں سے دیکھه لیں -

اس کی وقعت ' ان اشتهارات کو بھی رفیع بنا دیتي هے ' جو اسکے اندر شائع هوتے هیں -

با تصویر اشتهارات ' یورپ کے جدید فن اشتهار نویسي کے اصول پر صرف اسي میں چھپ سکتے هیں -

سابق اجرت اشتهار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی هے -
منیجر الهلال الکٹریکل پرنٹنگ هاؤس -
۷/۱ - مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکته -

## خضـــاب سیـــه

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لینا پسند [illegible] بات هے اسکے لکھنے میں توقف بھي نهیں ' خواه کوئي [illegible] یه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ایجاد هوے هیں ان [illegible] تاب بڑھکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کیا جاوے گا هم [illegible] خضاب مقدار میں کم هوتے هیں خضاب سیه تاب اسي [illegible] دیا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضاب [illegible] هے خضاب سیه تاب میں دلپسند خوشبو هے دوسرے [illegible] شیشیاں دیکھنے میں آتي هیں اور دونوں میں [illegible] خضاب سیه تاب کي ایک شیشي هوتي [illegible] ایک مرتبه لگانے [illegible] خضابوں [illegible] میں پھیلا رهتا هے اور [illegible] خضاب سیه تاب [illegible] بڑھتا [illegible] چند قیام [illegible] نهیں - [illegible] بھي زیاده دنوں میں ظاهر هوتي هیں [illegible] بال سخت اور کم [illegible] خضاب سیه [illegible] مختصر یه که همارا کهنا تو [illegible] خود کهلا کر [illegible] اس وقت تک ایسا خضاب نه ایجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تیل کے برش یا کسي اور چیز سے بالوں پر لگایا جاتا هے نه باندھنے کي ضرورت نه دھونے کي حاجت لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آیا - قیمت في شیشي ۱ روپیه محصول ڈاک بذمه خریدار - زیاده کے خریداروں سے رعایت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سیه تاب کٹره دلسنگه امرتسر

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly ,, ,, 4 - 12

# الہلال

مدیر مسئول و مرد خصوصی

مسلمان لکھناؤ، الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ — ۱ مکلوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

تیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱ و ۲ | کلکتہ : چہارشنبہ ۹ و ۱٦ صفر ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 7 & 14, 1914


## فہرست



## تصاویر



انور پاشا جدید وزیر جنگ

# افکار و حوادث

## صحبت دوشینہ

بالتفات نیرزم، در آرزو چہ نزاع ؟
نشاط خاطر مفلس ز کیمیا طلبی ست

بالاخر دسمبر کا آخری ہفتہ آیا اور متضاد امیدوں اور متخالف آرزؤں کے ہجوم میں آگرہ کی صحبتیں شروع ہوئیں - کامل چھہ دن تک کانفرنس اور لیگ کی مجلس آرائیوں نے تماشائیان کار کو مشغول نظارہ رکھا اور پھر بغیر کسی معرکۂ کارزار کے گرم ہوے اور بغیر جدال و قتال کی صف بندیوں کے، بالاخر یہ آغاز شورش، اختتام سکون تک پہنچا :

ہمچو عیدے کہ در ایام بہار آمد و رفت !

ہنگامہ فرمایان کار کیلیے اب پھر سال بھر تک میدان سرمشقی و طیاری باز ہے :

میان غالب و واعظ نزاع شد ساقی
بیا بہ لابہ کہ ہیجان قوۃ غضبی ست

اس فقیر کا ارادہ امسال آگرہ جانے کا نہ تھا، بعض مصالح و ضروریات کی بنا پر انڈین نیشنل کانگریس کرانچی کی شرکت کا مصمم ارادہ کر لیا تھا اور ۲۷ تک پہنچ جانے کی نسبت تار بھی دیدیا تھا :

اللہ رے گمرہی رہ بت خانہ چھوڑ کر
مومن چلا ہے کعبے کو ایک پارسا کے ساتھہ !

لیکن روانگی سے چند دن پہلے یکایک اشاعت اسلام کے مسئلۂ کا خیال ہوا، اور سونچا کہ اس اجتماع سے اگر اس تحریک کی تجدید و اشاعت کا کام نکل آے تو بسا غنیمت ہے - [illegible] سے خطوط بھی پہنچے کہ اب کے لیگ میں آخری میدان گرم ہونے والا ہے - وہ حریفان قدیم جو نومشقان کار کی [illegible] سے گھبرا کر عزلت گزیں سے ہوگئے تھے، اب باہر نکلیں گے اور اپنی قوت بازو کے کرشمے دکھلائیں گے !

بہانۂ بخود آغاز کردہ در جنگ ست !

## نئے سال کا پہلا نمبر

یہی ہے جو آج شائع ہے - دفعۃ بعض اسباب ایسے پیش آئے جنکی وجہ سے ۷ کا پرچہ نہ نکل سکا - اب دونوں نمبر یک جا شائع کیے ہیں -

جن حضرات کا یا ششماہی چندہ دسمبر تک ختم ہوگیا، انکی خدمت میں آخری نمبر ہے جو روانہ کیا جائیگا - اس اثناء میں اگر انہوں نے چندہ کیلیے وی - پی کی اجازت دیدی یا قیمت بھیج دی تو سلسلہ جاری رہیگا، ورنہ رجسٹر سے نام خارج کر دیا جائیگا -

( منیجر )

لیکن فی الحقیقت ان باتوں سے کچھہ بھي حاصل نہیں ' اور جو وقت ایں صرف ہوتا ہے بہتر ہے کہ آسے فکر کار میں خرچ کریں -

احباب کرام کو یاد ہوگا کہ مسلم یونیورسٹي فاونڈیشن کمیٹي کے دوسرے اس علي گڈہ کے بعد اس عاجز نے ایک حرف بھي اسکے واقعات ونائج یا اعلان فتح و شکست کي نسبت نہیں لکھا حالانکہ اسکے پہلے جلاس لکھنؤ کا جو حال رہا تھا ' اور پھر مجوزہ یونیورسٹي ڈیپوٹیشن کے ست تک جو حالات پیش آئے تھے ' اور پھر باوجود سعي و جہد مخالفانہ ' علي گڈہ کے اجلاس میں جو کھلي کامیابي الہلال کي آواز کهوئي تھي ' اُن سب کي بنا پر صرف مجھي کو یہ حق حاصل تھا اگر کچھہ کہنا پسند کرتا تو کہتا -

تاهم میں - ایک حرف بھي نہیں لکھا اور نہ جلسے میں کہا کہ نظر کام پر او حکم حتی الامکان صرف ظواہر امور ھي پر لگانا چاھیے - اگر امن صلح کے ساتھہ ہم سب ایک نتیجہ تک پہنچ گئے تو چاھیے کہ لے دل سے ایک دوسرے کو مبارک باد دیں -

لیگ کے گذشتہ اجلاس کے متعلق بھي میرے آخرین کلمات یہي ہونگے - خواہ اسباب کچھہ ھي ہوں لیکن جلسے کے متعلق طرح طرح کي افواہیں تھیں اور الحمد للہ کہ وہ سب غلط نکلیں - ہر شخص نے خواہ وہ بعض اخبارات کي اصطلاح میں ( لیکن غیر موجود فی الخارج ) حزب الاحرار میں سے ہو یا مستبدین میں سے ' بدامني و اختلاف سے عموماً احتراز کیا اور صلح و امن کي خواهش مصل ظاہر کي - اگر یہ اپنے ضعف کے علم کا نتیجہ تھا تو دلوں کے رازوں کے جاننے کا ہمارے پاس کوئي ذریعہ نہیں' اور اگر یہ واقعي حسن نیت و صداقت کر کا نتیجہ ہے تو اسپر جسقدر خوشي کي جاے کم ہے - شکایت کے ساتھہ شکر بھي کرنا چاھیے ' اور ملامت کے ساتھہ تحسین کي آمیزش عقلمندي کي علامت ہے - خدا ہماري نیتوں کو پاک کرے اور ارادوں میں صداقت دے ' ملک و ملت کي خدمت کو اپنے اغراض کا آلہ نہ بنائیں ' اور عزت دنیوي کے خواہشمند ہوں پر دین پر دنیا کو ترجیح نہ دیں - نیز شکوک کا خنمہ اور رنجشوں کا انسداد ہو ' و العاقبة للمتقین !

## مسئلۂ البانیا کا دوسرا دور

۲ ماہ حال ... کي شام کو ... ک جهاز وبلونا کے ساحل پر لنگر انداز ہوا ' جہاز میں دو سو عثماني سپاہ ... تھي جسمیں افسر بھي تھے - جہاز سے لوگوں نے اترنا چاھا مگر مقامي حکام نے قبج ... مسلح فوج کي مدد سے انھیں اترنے نہ دیا اور فوجي قانون ( مارشل لا ) کا اعلان کردیا ... مگر عزت پاشا نے جنکي سر گروھي میں یہ مہم تھي ' اترنے پر اصرار بھي نہیں کیا - نیز انھوں نے اندروني معاملات سے اپنے تعلق کے متعلق نہایت سختي سے انکار ہ ' یہ ... عثماني سپاہ سوقت تریست میں ہے -

## مسافــر تــرکی

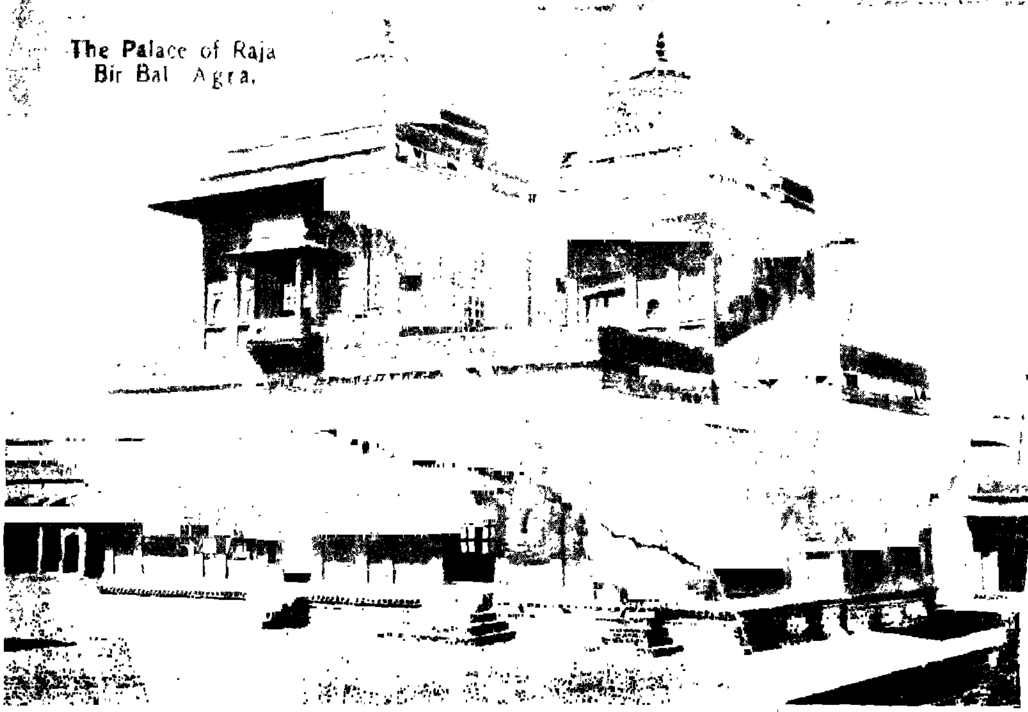
الہلال نمبر ۲۵ جلد گذشتہ میں ہم نے طلب اعانت سے ایک غریب الدیار ترک مسافر کا ذکر کیا تھا جنکا نام حمدي بے ہے اور جو کچھہ عرصے سے کلکتہ میں مقیم ہیں - اُس نوٹ میں بوجہ اجمال کافي حالات شائع نہوسکے - اب انہوں نے عربي میں ایک مراسلۃ لکھکر دي ہے کہ درج کردي جاے اور اسمیں اپنے ضروري حالات بیان کیے ہیں - وہ لکھتے ہیں :

حضرت منشي الہلال المنیر -

تحیة و سلاماً و بعد فاشکرکم علی ما کتبتم عني في العدد ۲۵ من جریدتکم الغراء وادعوا اللہ بان یجزل لکم العطاء علی ان عاونتم ابن سبیل معدم لا ولي لہ الا اللہ -

لکني اری ان ما کتبتم لا یشفي الغلہ فھل تسمحون لی بان اردف بیانکم باخر وجیز یکشف القناع عن امري ؟

انا التعس البائس ترکي ابن خمس و خمسین سنة ' مسقط راسي سلانیک ' وحرفتي خدمة الحکومة و لقد خدمت الدولة العلیة فی الاستانہ و بعض البلاد العربیة الی امد مدید -




محل راجہ بیربل ( فتح پور ) سیکري - آگرہ

کنت في سلانیک لما اشهر الیونان الحرب علی الدولة العلیة فلما دخل ھولاء سلانیک ' و هم حینئذ اشبه بالوحوش الضاریة بل الکلاب العادیہ منهم بالانسان - ساموا المسلمین بانواع العذاب من السلب والنهب مما یطول شرحه ' مع انکم عارفوہ بواسطة الجرائد العربیه و الترکیة و المکاتبین الافرنجین -

فلما بلغ سیل الزبي و لم یبق ملجاً ' اضطررت الی المهاجرة مع عائلتي فاتیت مصر حاسباً عسی ان نجد ھنا ما نسد بہ رمقنا ونصون بہ اعراضنا - لکن انفق زائدي فلم الف ما ینقذنا من هذا الفقر المدقع' فقصدت الهند املاً انہ سیفتح علی باب ھنا فاني کنت طالما سمعت من خصبه و ثروته و اتساع ابواب الارتزاق فیه لکن یا للہ ! لم یکن حظي ها هنا باحسن منه في مصر ' فاني ها هنا منذ بضعة اشهر و لم ازل في اسر العدم و البطالہ ' فلا عندي مال فاقوم بہ اود حیاتي و حیات عائلتي ' ولا شغل فاکتسب بہ المال !

ان مسلمی الهند الکرام یوثر منهم السماحة و السخاء و مواساة الفقراء و الغربا و انا ابن سبیل بعید عن الاخوان و الخلان ' معدم المال ' صاحب العیال ' کاسف الحال ' کثیر البلبال ' فارفع الیهم سوالي بواسطة جریدتکم الغرا ' فیا ایها الاخوان الکرام ! هل فیکم من یواسیني بالنذر الیسیر مما رزقکم اللہ ؟ و اعلموا ان المسلمین في اموالهم حق للسائل و المحروم ' و انکم لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون -

(سید محمد حمدي بے
مسافر خانہ حاجی موسی سیٹھ - کلکتہ)

خيال هوا نه جن لوگوں کي شکست ضعف کے نظارے سے هميشه عبرت حاصل کي هے ' اب چليں اور انکے اعلان فتح کے نتائج کا بهي تماشا ديکهه ليں - اگر يه تمام شور و هنگامه صرف اسي ليے هے که ليگ پر قبضه کيا جاے ' تو جنگ کي ضرورت کيا هے ؟ هم از هم ميں تو بغير جنگ کے بهي دينے کيليے طيار هوں بشرطيکه فکر و دماغ کو چهوڑ ديں :

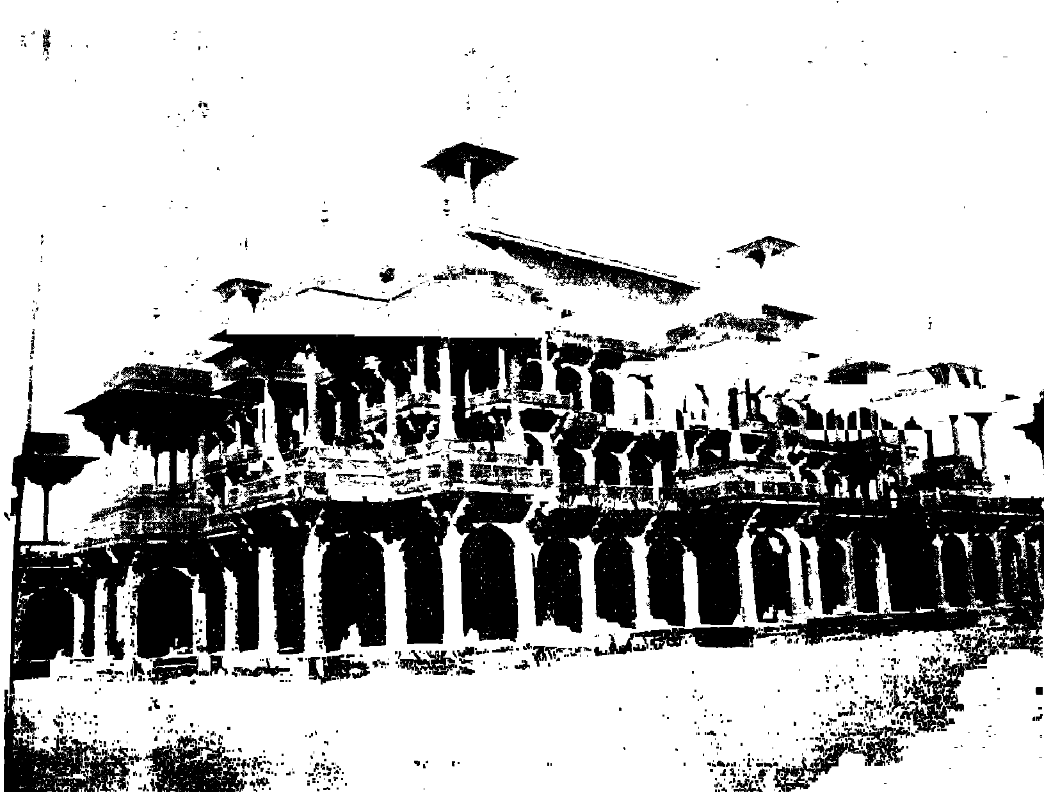
بـملـک هستـي عـا رو نهـاده سلطـا کے

نه مي به صلـح دهيم ' او به جنگ مي طلبد !

بهر حال ليگ کے جلسے منعقد هوے ' اور بغير کسي کرسي کے ٹوٹنے اور بغير کسي شانے کے زخمي هوے ' اسطرح ختم بهي هوگئے که واپسي کے وقت هر شخص اسي طرح صحيح و سالم نظر آتا تها ' جيسا که شرکت سے پہلے تها - نه تو رائٹ انريبل سيد امير علي کا قصه چهيڑا جاسکا ' نه لندن مسلم ليگ کے حقوق کي بحث نکلي ' نه " سيلف گورنمنٹ " کے نصب العين پر معرکه آرائي هوسکي - اگر ارادے تهے تو ناکام رهے ' اگر اميديں تهيں تو نا مراد هوئيں ' اگر طياريان تهيں تو بے سود نکليں - وه تغيرات جنکي بنا حق اور سچائي پر هوتي هے ' بغير مقابلے کے جسطرح کامياب هوتے هيں ' ضرور هے که سعي و مقابلے کے بعد بهي کامياب هوں - اب اسکا کون فيصله کرے که فتح کسے هوي اور شکست کسے ؟ اور جنگ کي طياريان کس نے کي تهيں اور صلح کا آرزومند کون تها ؟ نحن نحکم بالظواهر - بهرحال اس سے تو کوئي انکار نهيں کرسکتا که عاقبت کار حق کيليے هے اور فتح يابي سعي باطل کو کبهي نهيں ملسکتي - وان الله لا يفلح الظالمون - پس اگر کسي گروه کا مقصد باطل سے جنگ آرائي کا اراده تها تو يقيناً اسے شکست ملني تهي اور ملي ' اور اگر کسي کے ساتهه حق و صداقت تهي تو اسکے ليے فتح يابي تهي اور فتح يابي هي هوئي : فوقع الحق و بطل ما کانوا يعملون :

وانه لحسرة على الکافرين وانه لحق اليقين ' فسبح باسم ربک العظيم ! ( ۶۹ : ۵۰ ) اور اسميں کچهه شک نهيں که يه جو کچهه هوا ' اسميں ان کافروں کيليے حسرت هے ( جو هماري ذلت و رسوائي کے ديکهنے کے منتظر تهے ) اور اسميں بهي کچهه شک نهيں که يه ايک يقيني صداقت کا ظهور هے - پس اپنے پروردگار کي حمد کرو جس نے معاندين و مفسدين کو ناکام رکها !

کچهه عرصے سے جو تغيرات قوم کے سياسي معتقدات ميں هوے هيں ' ايک گروه هے جو هميشه انهيں جهٹلاتا هے اور محض ايک فوري هيجان ' چند اشخاص کي وقتي کاميابي ' اور بغير کسي محکم اور واقعي عقيدے کے ايک شورش ناجائز و لا حاصل سے تعبير کرتا هے ' يعني اسطرح وه چاهتا هے که حکومت مستبده کسي سچي ملکي تحريک کي پامالي کيليے جو کچهه کيا کرتي هے ' قبل اسکے که وه کرے ' خود هي اس خدمت کو اسکي جانب سے باحسن وجوه انجام ديدے : واتخذوا من دون الله الهة ليکونوا لهم عزا - اور اسليے وه هر موقعه پر سعي کرتا هے که اس تغير کي قوت کو اپنے افسان سياسي سے شکست دے - کئي تجربے هوچکے هيں اور يه گويا آخري تجربه تها - مثل سابق اس تجربے نے بهي ثابت کرديا که يه تغيرات محض سطح کي لهريں نهيں هيں جنهيں هوا کي جنبش نے پيدا کرديا هو ' بلکه تہ سے اٹهنے والا طوفان هے ' اور گو اسکے استعمال اور کام لينے ميں سب سے ارباب غرض و نمايش ( جو پچهلے گروه سے صورت ميں تو مختلف ' مگر معناً انهيں کي طرح اغراض شخصيه کے پرستار هيں ) غلط کارياں کررهے هوں ' تاهم چونکه اصولاً يه تغير حق اور وقت کي قوت پر مبني هے ' اسليے اس سے سر ٹکرانا لا حاصل هے - يه صرف حق هي کا معجزه هے که اس سے جو شے ٹکراتي هے ' خود چور هو جاتي هے پر اسکي پيشاني کو زخمي نهيں کر سکتي - طعن و تشنيع لا حاصل کي جگه بهتر هوگا که اب هم دعا مانگيں که خدا تعالى اس تجربۂ آخري کو ان لوگوں کيليے موجب تنبه و عبرت بنادے ' اور وه سمجهه جائيں که دريا کے بهاؤ کے خلاف کشتي ليجانے کا تجربه هميشه ناکام رها هے اور ناکام رهيگا : اولا يرون انهم يفتنون في کل عام مرة او مرتين ثم لا يتوبون ولا هم يذکرون ! ( ۹ : ۱۲۷ )



مشهور عمارت سکندره ( آگره ) کا ايک نظاره !

به تقريب اجتماع کانفرنس و ليگ آگره

اس بارے ميں بعض حضرات کي حالت عجيب و غريب هے - وه هر موقعه پر پہلے خود هي راز دارانه اتفاق ميں مصروف هوتے هيں اور مخفي مشورے شروع هو جاتے هيں : انما النجوى من الشيطان ليحزن الذين آمنوا و ليس بضار هم شئياً الا باذن الله ( ۵۸ : ۱۲ ) ليکن جب موقعه آتا هے جماعت و اکثريت کي علانيه اور غير مشتبه قوت کے آگے انکے انتظامات مخفيه ناکام ثابت هوتے هيں ' تو پهر بجاے اسکے که اس سعي باطل سے تائب و شرمسار هوں ' بلا تامل کهنا شروع کرديتے هيں که هماري مخالف جماعت نے بڑي بڑي سازشيں اور طياريان کي تهيں پر الحمد الله که انکي ايک نه چلي ' اور نهايت امن سے تمام کارروائياں اختتام کو پهنچيں !

انکے مقابلے ميں دوسرا گروه هے جو اپني فتح يابي کا اعلان کرتا هے اور طرح طرح کے ذلت بخش طريقوں سے قديم گروه کو ناکامي و نامرادي کا طعنه ديتا هے -

مگو که نـکته سرایـان عشق خـاموش اند
که حرف نازک و اصحاب پنبه درگوش اند

الهلال ' یا دعوة الهیهٔ امر با لمعروف و نهي عن المنکر کي زندگي کے دوسرے سال کا یه عہد وسطی هے - تین ششماهي جلدیں مرتب هوچکي هیں اور یه چوتهي ششماهي جلد هے جس کا اولین نمبر شائع هورها هے : فالحمد لله في البدایة و الانتها ' و الشکر له في السراء و الضراء ' و نسال الله ان یرزقنا ' کمال الحسنی ' و سعادة العقبی ' و خیر الاخـرة و الاولی !

رب ادخلني مدخل صـدق ' و اخرجنـي مخرج صدق ' واجعل لي من لدنك سلطاناً نصیـرا ( ۱۷ : ۷ )

اے پروردگار ! اس سفر میں جو میں نے اختیار کیا هے ' ایک بہتر مقام تک پہنچائیو ' اور دشمنوں کے هجوم سے نکالیو تو فتح وکامیابي کے ساتهه نکالیو - اور گو میں ضعیف و ناتوان هوں ' پر تو مجهے کارزار حق و باطل میں فتح یابي کے ساتهه غلبه دیجیو !

فیضي حریف مجلس رندان بود مدام
هرگـز قدم ز دائرهٔ بیـرون نمـانده است

قارئین کرام کو یاد هوگا که جولائي سنه ۱۹۱۲ کو جب الهلال کا پہلا نمبر شائع هوا هے ' تو اسکے مقالهٔ افتتاحیه کا خاتمه ان دعائیه سطور پر هوا تها :

" اس خـدا کے حي و قیوم سے جس کے کان فریادوں کے سننے کیلیے هر وقت مستعد ' اور نغمهٔ " امـن یجیب المضطر اذا دعاه " سے عشق نواز هر قلب مشتاق هیں ' اور جسکي آنکهیں کسي حال میں بے خبر نہیں اور هر آن " ان ربـك لبا لمرصاد " کي ٹکٹکي لگائي هوئي هیں ' یه آخري التجا هے که اگر اسکي ملة مرحومه اور اس کے کلمهٔ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے ' اور اگر واقعي اسکي راه میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے ' جسمیں برسوں سے بغیر دهویں کے جل رها هوں ' تو اپنے فضل و لطف سے مجهے اتني مہلت عطا فرماے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکهه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دکاندارانه مشغله هیں جنمیں قومي خدمت اور ملت پرستي کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں ' تو بیش اسکے که میں اپني جگه پر سنبهل سکوں ' وه میري عمر کا خاتمه کردے ' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحه کیلیے بهي کامیابي کي لذت چکهنے نه دے - باغوں کے سرسبز و ثمر دار درختوں کي حفاظت کي جاتي هے ' مگر جنـگل کے خشک درختوں کا جلا دینا هي بہتر هے - جس دل میں خلوص اور صداقت کو جگه نه ملي ' اسے کامیابي کیلیے کیوں باقي رکها جاے ؟

ام حسب الذین اجترحوا السئیـات ان نجعلهـم کالذین آمنوا و عملـوا الصالحات سواء محیاهم و ممـاتهـم ؟ سـاء ما یحکمون ! ( ۴۵ : ۲۶ )

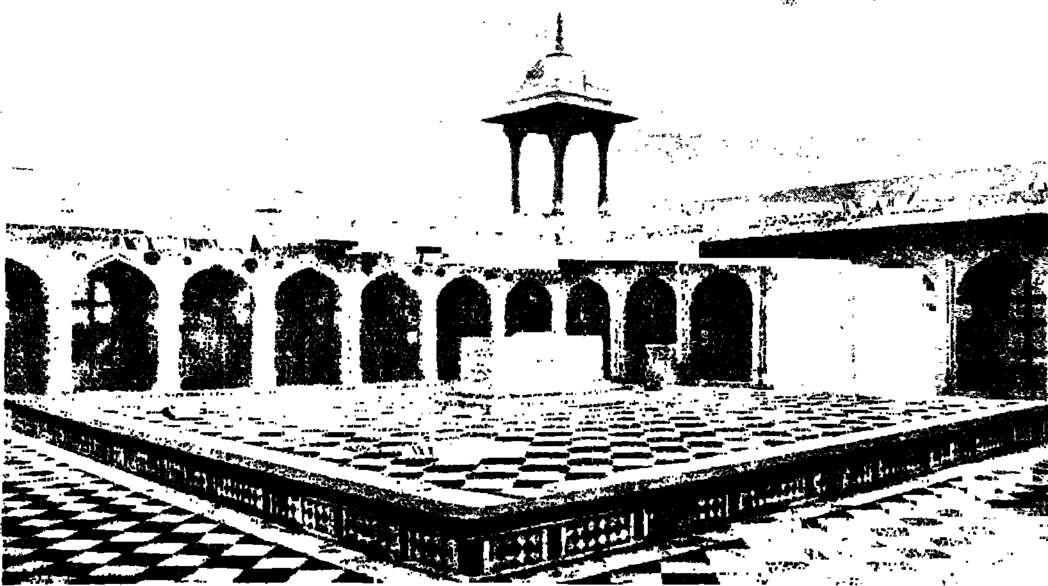
جو لوگ که اعمال بد کے مرتکب هوتے هیں ' کیا انهوں نے یه سمجهه رکها هے که هم انهیں ان جیسا کردینگے جو صاحب ایمان و اعمال صالحه هیں ؟ اور یه که ان دونوں کي زندگي اور موت ایک هي طرح کي هوگي ؟ کبهي نہیں ' ایسا هونا ناممکن هے "

ڈیڑه سال کا زمانه گذرا که یه دعاء ایک قلب مضطر سے اٹهي تهي :

و امن یجیب المضطر اذا دعـاه و یکشف السوء و یجعـله خلفاء الارض ؟ ا الـه مع الله ' قلیلا ما تذکرون ! ( ۲۷ : ۶۲ ) -

اور خدا کے سوا کون هے جو ایک مضطر قلب کي پکار کو سنے ' اسکے دکهه کو دور کرے ' اور زمین پر اسے اپنے خـلافت بخشے ؟ تمهاري فطرة خود اسکي شهادت دے رهي هے ' پر افسوس که بہت کم هیں جو فکر و عبرت سے کام لیتے هیں !

دمے ز صـدق بر آور ' که آرزو بخشان
هزار گنج اجابت بیک دعـا بخشند !




مقبـره اکبـر اعظـم - ( اکبـرا باد )
بہ تقـریب اجتمـاع آگـ ه

صدق و کذب ' حق و باطل ' فتح و شکست ' کامیابي و نامرادي ' اور موت و حیات کا یه ایک فیصله تها جو الهلال نے خود هي علی الاعلان کردیا تها - اگر دل کا کهوٹ تها تو وه بهي برسر بازار آگیا تها ' اور اگـر نیت کـي سچائي تهي تو وه بهي راز مخفي نہیں رهي تهي - زندگي اگر ملنے والي تهي تو میں نے خود هي اسکا طریقه بتلا دیا تها ' اور موت اگر مقدر تهي تو خود هي اپني موت کا اعـلان بهي کر دیا تها ' پر وه جو جسطرح قدیر و مقتدر هے ' اسي طرح حکیم و مدبر بهي هے ' جس طرح قهار و منتقم هے ' اسي طرح لطیف و کار ساز بهي هے ' اور جو یقیناً ان لوگوں کے ساتهه بد معامله نہیں جو هر طرف سے کٹکر صرف اسي سے معامله کرنے والے هیں ' بالاخر اپني توفیق و نصرت کے ساتهه آیا ' اور اس نے ظاهر هوکر بتلا دیا که اسکا دست اعانت فرما کس کے ساتهه هے ؟ اور یه که حق و باطل ' دونوں کے دعوے اور اعلانات یکساں نہیں هوسکتے - ایمـان و نفاق ' دونوں کو اسکي بارگاه سے یکساں مقبولیت نہیں ملسکتي - سچائي اور جهوٹ ' دونوں اسکي سرپرستي کے مستحق نہیں هو سکتے :

افمن کان مومناً کمن کان فاسقـاً ؟ لا یستون - ( ۳۲ : ۱۹ )

کیا وه جو مومن و مخلص هے ' ایک فاسق و نافرمـان بندے کي طـرح هوسکتا هے ؟ کبهي نہیں !

اسلیے که اعمال کي کامیابي و نامـرادي اور نتائج کا حصول یا محرومي ' ضـرور هے که دونوں قسم کے کاموں کو ایک دوسرے سے الگ کردے که یه ایک قدرتي اور الهي مکافات عمل هے :

بسم الله الرحمن الرحيم

# فاتحة السنة الثالثة

## المجلد الرابع

الحمد لله الذي بعث النبيين - مبشرين و منذرين - و انزل معهم الكتاب بالحق ليحكم بين الناس فيما اختلفوا فيه، وما اختلف فيه الا الذين اوتوه من بعد ما جاءتهم البينات بغياً بينهم، فهدى الله الذين آمنوا لما اختلفوا فيه من الحق باذنه، و الله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم -

و الحمد لله الذي انزل الذكر تبياناً لكل شيء و هدى و رحمة لقوم يؤمنون - و اختص هذه الامة بانه لا تزال فيها طائفة على الحق لا يضرهم من خذلهم و لا من خالفهم حتى يأتي امره و هم ظاهرون - يدعون من ضل الى الهدى، و يبصرون بنور الله اهل العمى، و يحيون بكتابه الموتى، و يصبرون منهم على الاذى، فهم اولياء الله حقاً، لا خوف عليهم و لا هم يحزنون -

فكم من قتيل لابليس قد احيوه، وكم من ضال لا يعلم طريق رشده، قد هدوه، وكم من مبتدع في دين الله بشهب الحق قد رموه، جهاداً في الله و ابتغاء مرضاته، و بياناً لحجته على العالمين و بيناته، و طلباً للزلفى لديه و نيل رضوانه، فاولائك على هدى من ربهم و اولائك هم المفلحون!

فسبحان من له في كل شيء على علمه و حكمته اعدل شاهد - و لولم يكن الا ان فاضل بين عباده في مراتب الكمال و الفضل حتى عدل آلالاف المولفة منهم بالرجل الواحد، ذلك ليعلم عباده انه انزل التوفيق منازله، و وضع الفضل مواضعه، و انه يختص برحمته من يشاء، و الله ذو الفضل العظيم!

و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له كلمة قامت بها الارض و السموات، وفطرالله عليها جميع المخلوقات، و عليها اسست الملة، و نصبت القبلة، و لاجل حفظها جردت سيوف [illegible] و [illegible] الله سبحانه جميع العباد، فهي فطرة الله التي فطر الناس عليها، و مفتاح عبوديته التي دعا الامم على [illegible] رسله اليها، و هي كلمة الاسلام، و مفتاح دار السلام، و اساس الفرض و السنة، و من كان اخر كلامه " لا اله الا الله " دخل الجنة -

و اشهد ان الحلال ما حلله، والحرام ما حرمه، و الدين ما شرعه، و ان الساعة آتية لا ريب فيها، ان الله يبعث من في القبور -

و اشهد ان محمداً عبده المصطفى و نبيه المرتضى - و رسوله الصادق المصدوق الذي لا ينطق عن الهوى - ان هو الا وحي يوحى - ارسله رحمة للعالمين - و قدوة للعالمين - و محجة للسالكين - و حجة [illegible] - و حسرة على الكافرين - بعثه للايمان منذديا - و الى دار السلام داعيا - و للخليقة هاديا - و لكتابه تاليا - و في مرضاته ساعيا - و بالمعروف آمرا و عن المنكر ناهيا - ارسله بالهدى و دين الحق بين يدي الساعة بشيرا و نذيرا - و داعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا - و انزل عليه كتابه المبين - الفارق بين الهدى والضلال و الغي و الرشاد و الشك و اليقين - فشرح له صدره و وضع عنه وزره - و رفع له ذكره - و جعل الذلة و الصغار على من خالف امره - و افترض على العباد طاعته و محبته و القيام بحقوقه و سد الطرق كلها اليه - فلم يفتح لاحد الا من طريقه - فدعا الى الله و دينه سرا و جهارا - و اذن بذلك بين اظهر الامة [illegible] الى ان طلع فجر الاسلام و اشرقت شمس الايمان - و علت كلمة الرحمان - و بطلت دعوة الشيطان - و اضاءت بنوره الارض بعد ظلماتها - و تالفت به القلوب بعد تفرقها و شتاتها - و امتلاءت به الارض نوراً و ابتهاجا - و دخل الناس في دين الله افواجا - فلما اكمل الله به الدين المبين - و اتم به النعمة على عباده المومنين - استاثر به و نقله الى الرفيق الاعلى و المحل الاسنى - و قد ترك امته على الواضحة الغراء - والمحجة البيضاء - فسلك آله و اصحابه و اتباعه على اثره الى جنات النعيم - و عدل الراغبون عن هديه الى طرق الجحيم - ليهلك من هلك عن بينة - و يحيا من حي عن بينة و ان الله لسميع عليم -

فصلى الله عليه و على آله الطيبين الطاهرين - و اصحابه و اتباعه المهتدين - صلوة دائمة دوام السموات و الارضين

و استغفره من الذنوب التي تحول بين القلب و هداه - و اعوذ بالله من شر نفسي و سيئات عملي استعاذة عبد فار الى مولاه - بذنوبه و خطاياه - و نسال الله تعالى ان يجعل لنا بجوده الذي هو سبب الوجود نورا، يهدينا الاقبال عليه و يهدينا الى الاصغاء اليه - و يدلنا على حسن معاملة و القوة على النفاذ في طاعته - وان يجعلنا من جملة من ضمن لنا [illegible] من غائلة الشيطان - حيث قال : ان عبادي ليس لك عليهم سلطان - و جعلهم الشيطان و ذريته متذرية اليمين حيث قال : فبعزتك لاغوينهم اجمعين - الا عبادك المخلصين -

و السلام على الذين يستمعون القول فيتبعون احسنه اولائك الذين هداهم الله - اولائك هم اولوا الالباب -

والنهار والفلک التي تجري في البحر بما ینفع الناس ، وما انزل الله من السماء من ماء فاحیا به الارض بعد موتها وبث فیها من کل دابة ، وتصریف الریاح والسحاب المسخر بین السماء والارض ؛ لایات لقوم یعقلون ! ( ۲ : ۲۱۲ )

جہازوں کے آمد وشد میں جو سطح سمندر پر تیرتے ہوے جاتے ہیں اور جنسے انسانوں کے نہایت قیمتی منافع و فوائد وابستہ ہیں ، بارش کے اُس پانی میں جو اللہ تعالی اوپر سے اُتارتا ہے اور جس سے زمین مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر لہلہا اُٹھتی ہے ، ان ہر طرح کے جانوروں میں جو سطح ارضی پر پھیل گئے ہیں ، اور نیز ہواونکے چلنے میں اور زمین و آسمان کے اندر گھرے ہوے بادلوں کے ٹکڑوں میں ، غرضکہ ان تمام تولیدات ارضیہ اور انقلابات سماویہ میں اللہ کی قدرت و حکمت اور عبرت و موعظة کی بڑی بڑی نشانیاں ہیں اُن لوگوں کیلیے ، جو عقل و فکر سے کام لیتے ہیں ! "

اگر زمین کی حیات نباتاتی کا ذکر کیا ہے تو اس سے فی الحقیقت دل کی زندگی مراد ہے - اگر اختلاف ظلمت و نور پر توجہ دلائی ہے تو یہ روح کی ہدایت و ضلالت کے انقلاب کی تمثیل ہے ، اگر انسان کے رزق و اغذیہ کے پیدا وار کی مثال بیان کی ہے تو فی الحقیقت اسکے اندر اللہ کی ربوبیت روحانی و معنوی چھپی ہوئی ہے اور سمجھانا مقصود ہے کہ جو رب الارباب انسان کی غذاء جسمانی کا یہ سب کچھہ سامان رکھتا ہے ، کیونکر ممکن ہے کہ اسکی روحانی غذا کا انتظام نہ کرے ؟

یہ روحانی غذا کیا ہے ؟ یہ ہدایت و سعادت انسانی کی دعوة الہیہ ہے جس کے لیے فی الحقیقت روح انسانی بھوکی پیاسی ہوتی ہے ، اور جس طرح جسم حیوانی مدتوں کی بھوک اور پیاس کے بعد بیقرار و مضطر ہوکر غذا کو پکارتا ہے ، اسی طرح ضلالت کی شدت اور ہدایت کا فقدان بھی روح انسانی کو ایک معنوی جوع و عطش میں مبتلا کردیتا ہے اور وہ اپنی زندگی کیلیے اپنی غذا کو دیوانہ وار پکارنے لگتی ہے - پس وقت آتا ہے کہ اُس حکیم علی الاطلاق ، اُس فاطر الارض و السماوات ، اُس مدبر الامر و الاشیا ، اور اُس مسبب الاسباب حقیقی کی ربوبیت ظاہر ہوتی ہے جس نے انسان کی حیات جسمانی کیلیے تمام دنیا کو طرح طرح کے اغذیہ و ثمرات کی بخشش سے ایک خوان کرم بنادیا ہے - اسکا دست مخفی غذاے روحانی کا بیج بوتا ہے ، اور اپنی نشو فرمائی سے اُسے یکایک سربلند و بالا قامت بنا دیتا ہے - پھر اسکی سعادت و ہدایت کی نعمتوں سے زمین کے بڑے بڑے ٹکڑے بھر جاتے ہیں اور اس بخشش کی دعوت سے ارض الہی گونج اُٹھتی ہے :

امن خلق السماوات والارض و انزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ، ما کان لکم ان تنبتوا شجرها ، ء إله مع الله ؟ بل هم قوم یعدلون ! ( ۲۷ : ۶۱ )

" کون ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ؟ اور کون ہے جس نے اوپر سے پانی برسایا ؟ اور پھر جب پانی برسا تو اسکی آبیاری سے نہایت حسین و شاداب باغ و چمن پیدا کیے ؟ (حالانکہ) تمہارے بس کی یہ بات نہ تھی کہ تم اُن کے درختوں کو اُگا سکو ؟ کیا خدا کے سوا ان کاموں کا کرنے والا اور بھی کوئی معبود ہے ؟ ہرگز نہیں مگر یہ نا سمجھہ لوگ ہیں کہ نا حق گمراہ ہو رہے ہیں ! "

یہ انسان کی روحانی غذا کا وہ تخم صالح ہے ، جس کی کاشت ارض قلب و معنی میں انبیا و مرسلین کے ہاتھوں ہوتی ہے ، اور پھر مختلف ازمنۂ ضلالت و ادوار مظلمہ میں انکے متبعین و مطیعین آتے ہیں ، جو اس سنت انبیا کی تجدید و احیا کرتے ہیں ، اور چونکہ اطاعت خدا و رسول کی راہ سے انکو شرف " معیت " و نسبت " متابعت " حاصل ہوجاتی ہے ، اسلیے وہ سب کچھہ انکے ہاتھوں ظاہر ہوتا ہے جو انکے مطاع و متبوع کے ہاتھوں ظاہر ہوا ہے :

Tomb Etmadud dowla Agra

مقبرہ اعتما دالدولہ - ( آگرہ )

و من یطع الله والرسول فاولائک مع الذین انعم الله علیهم من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین ، وحسن اولائک رفیقا (۴ : ۷۱)

ترجمہ — اور جو لوگ ہر طرف سے کٹکر صرف اللہ اور اُسکے رسول کے مطیع ہوگئے تو بے شک وہ اُن لوگوں کے ساتھی ہونگے جنکو اللہ نے اپنی نعمتوں کے نزول کیلیے دنیا میں چن لیا ہے - اور جنمیں پہلی جماعت انبیا کی ، پھر صدیقین کی ، پھر شہدا اور صالحین امت کی ہے اور حق یہ ہے کہ اس معیت سے بڑھکر اور کونسی معیت ہوسکتی ہے ؟

( تمثیل اعمال انسانیہ و دعوة الہیہ )

انسان کی زندگی اور زندگی کے کاروبار کی بہترین مثال اُس پانی کی سی ہے جو موسم برشکال میں آسمان سے گرتا ہے ، اور یہ دراصل قرآن کریم کے امثلۂ حکمیہ میں سے ایک عجیب و غریب تمثیل ہے ، جسپر میں آج ارباب فکر کو توجہ دلاتا ہوں کیونکہ توجہ دلانے کا وقت آگیا ہے - فرمایا کہ :

انما مثل الحیاة الدنیا کماء انزلناہ من السماء ( ۱۰ : ۲۵ )

درحقیقت دنیا اور دنیا کے کاروبار کی زندگی کی مثال اُس پانی کی سی ہے جسے ہم اوپر سے برساتے ہیں -

اما الـذين امنوا وعملوا الصالحات فلهم جنت الماوى نزلاً بما كانوا يعملون - واما الـذين فسقوا فماوٰهم النار كلما ارادوا ان يخرجوا منهـا أعيدوا فيها وقيل لهم ذوقوا عذاب النار الذي كنتم به تكذبون - ( ١٩ : ٣٢ )

"( پس ) جو لوگ ايمان لائے اور اعمال صالحه اختيار كيے' تو انكے ليے كاميابي و فيروز مندي كي بهشت هے' جهاں وه اپني حيات سرمدي بسر كرينگے - مگر جن لوگوں نے احكام الهي سے سرتابي كي تو انكے ليے ناكامي و خسران كي آگ كے سوا اور كچهه نهيں - وه جب كبهي چاهيں گے كه اس ذلت سے باهر نكليں اور نكلنے كيليے قدم بڑهائيں گے تو پهر اسي ميں دهكيل ديے جائينگے' اور انسے كها جائيگا كه اس آگ كا عذاب اب اچهي طرح چكهو جسے تم جهٹلايا كرتے تے"

گذشته دو ششماهي جلدوں كے مقالات افتتاحيه ميں اس عاجز نے دعوة رباني كے كاروبار الهي كي طرف مختلف پهلوؤں سے توجه دلائي هے' اور اس فضل مخصوصۂ امۃ مرحومه كا تذكره كيا هے جسكي بنا پر هميشه حكمت الهيه نے تعليم قراني كے احياء و تجديد كيليے گمراهي و تاريكي كے سخت سے سخت دور ميں بهي امر بالمعروف و نهي عن المنكر كے چراغ هدايت روشن كيے هيں - ليكن تاهم الهلال كے اولين نمبر كي اس دعا اور اسكے ان عجيب و غريب نتائج كي طرف كبهي توجه نه دلائي گئي جسكي نيرنگياں اپني موجوده حيات عمل كے هر دن بلكه هر لمحه ميں ديكهه رها هوں' اور بهت سي باتيں ايسي هوتي هيں جنكے ليے خاموشي گويائي سے زياده پر امن هے -

مدار صحبت ما بر حديث زير لبي ست
كه اهل شوق عوام اند و گفتگو عربيست

مصلحت بهي يهي تهي - كيونكه وقت محض ابتدائي اور ارباب نظر كي بصيرت افزائي كيليے بعض سخت ابتلا موجود تے - ليكن آج وقت آگيا هے كه اس دعاء افتتاحي كو پهر دهراؤں' اور اسكي بنا پر جو حالات و مشاهدات ارباب ايمان و ايقان كے مطالعه كيليے موجود هيں' انكو واضح و آشكارا كروں - اسكے ليے ايك مختصر تمهيد هوگي اور پهر اصل مطلب : وذكر' فان الذكرى تنفع المومنين ( ٥١ : ٥٥ )

گويند مگو سعدي چندين سخن عشقش'
مي گويم و بعد از من گويند بدستانها

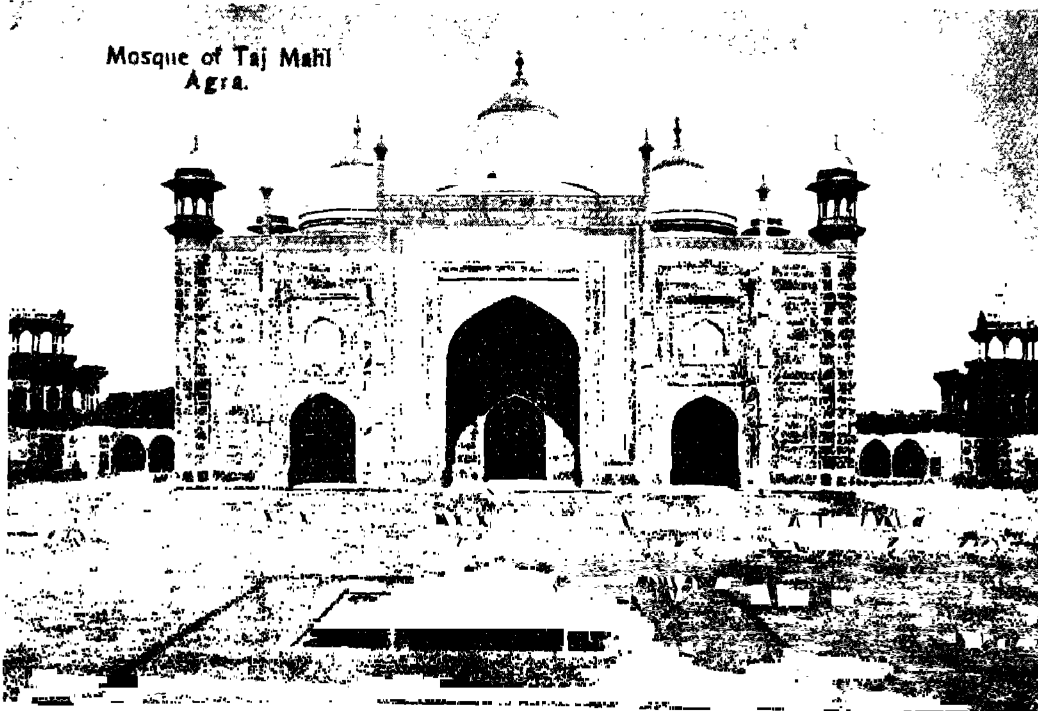
## ( طريق تمثيل و امثال قرانيه )

تعليمات الهاميه ميں هميشه تمثيل كي زبان اختيار كي گئي هے كيونكه طبيعت انساني محسوسات و مرئيات كي تمثيل سے بهت جلد نتائج و مقاصد تك پهنچ جاتي هے اور مطالب الهيه و خفاياء حكميه كے درس و تفهيم كيليے تمثيل و تشبيه سے كام لينا ناگزير هے - يهي سبب هے كه تورات كے اكثر صحائف تمثيلوں كي زبان ميں مرتب هوے هيں اور مسيح نے هميشه تمثيل هي كو اپنے مواعظ كا وسيله بنايا' اور اسي كا نتيجه هے كه قران كريم كا بهي بڑا حصه تمثيلوں هي پر مشتمل هے بلكه في الحقيقت اسكے بلند ترين معارف و سرائر انكي تمثيلوں هي ميں پوشيده هيں :

ولقد ضربنا في هذا القران من كل مثل لعلهم يتذكرون - ( ٣٩ : ٢٩ )

اور هم نے اس قران مجيد ميں هر طرح كي مثاليں بيان كيں - تا كه شايد لوگ نصيحت پكڑيں اور غور كريں -

قران كريم كو پڑهو تو كهيں اختلاف ليل و نهار كا ذكر هے' كهيں ملكوت السماوات والارض كي طرف اشاره هے - كهيں آسمان كي تبديليوں' بارش كے آثار' برق و رعد كي گرج' اور طوفان آب و باد كي شورش كي طرف توجه دلائي هے' كهيں ان چار پايوں كا ذكر هے جنكے ذكر ميں گو انسان كي طبع غفلت سرشت كوئي ندرت نهيں پاتي ليكن في الحقيقت وه اپنے اعمال و خواص كے اندر قدرت الهي كے عجيب و غريب مظاهر ركهتے هيں' اور پهر كهيں ان توليدات ارضيه و بحريه كا بيان هے جن سے طرح طرح كے فوائد و منافع جمعية بشريه حاصل كرتي هے - درختوں اور پهولوں كے اختلاف الوان و اشكال پر اس نے زور ديا هے' تصريف رياح' انبساط سحاب' نشو و نماء ارض' طلوع و غروب نجوم و سيارات كو اس نے بار بار دهرايا هے' اور على الخصوص باران رحمت اور اسكے نتائج عجيبه كو مختلف پيرايوں اور مختلف موقعوں ميں ارباب عقل و فكر كے آگے پيش كيا هے -

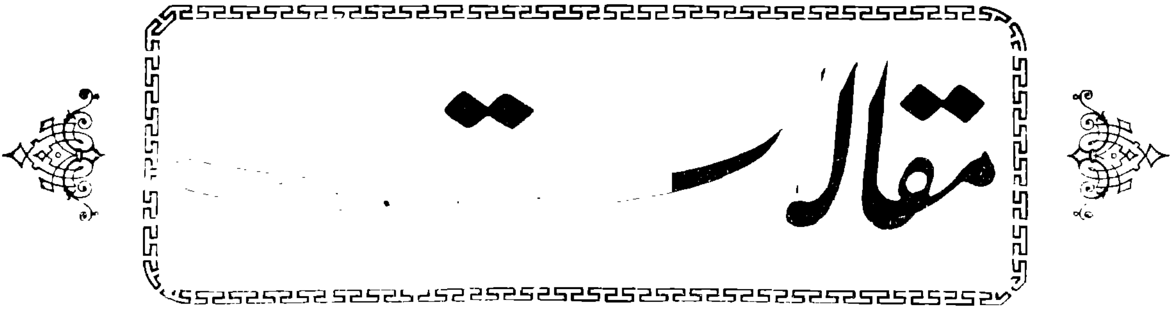



مسجد تاج آگره كا صحن
بتقريب اجتماع آگره

ليكن في الحقيقت يه سب كي سب تمثيليں هيں جنكے نقاب صورت كے اندر ايك اور هي جمال حقيقت مستور هے' اور انكے الفاظ و ظواهر تمثيل سے كسي خاص مقصد و حكمت اور موعظة و بصيرت روحاني كا درس دينا مقصود هے - يعني هر حقيقت روحانية كيليے اس سے اشبه و امثل ايك وجود جسماني كو ممثل قرار ديا هے' اور هر انقلاب قلبي كيليے ايك انقلاب مادي سے مثال كا كام ليا هے' ولكن: ما يعقلها الا العالمون :

ان في خلق السموات والارض واختلاف الليل

"بے شك آسمان اور زمين كے پيدا كرنے ميں' رات اور دن كے اختلاف ميں' ان




# احتســاب عمــومي

## غفلت و تساهــل علماء حــق

مولانا و مخدومنا !!

السلام عليكم - آپ کے مجلۂ مقبولۂ الهلال میں طریق تسمیه و تذکرۂ خواتین کے زیر عنوان احتساب دیني کي نهایت اهم اور ضروري بحث چهڑ گئي هے - میں اجازت چاهتا هوں که اس ضروري مسئله پر اپنے ناچیز خیالات کا اظهار کروں - آپ فرماتے هیں که " اسلامي سوسائٹي میں احتساب عمومي کي قوت ایک زمانے میں اپنے پورے اثر کے ساتهه کار فرما تهي مگر اب وہ ناپید هے' اور یهي فقدان احتساب یعني سوسائٹي کے دباؤ کا باقي نه رهنا بد عملي اور ترک اخــلاق حسنه کا اصلي سبب هے " بالکل بجا اور درست - لیکن کیا میں یه پوچهنے کي جرأت کرسکتا هوں که یه احتساب عمومي یا احتساب انفرادي یعني ایک فرد قوم کا دباؤ دوسري فرد قوم پر جو زمانۂ سلف میں اسلامي سوسائٹي میں پوري قوت کے ساتهه موجود تها اور اب نهیں هے' کیوں جاتا رها ؟ اس قوت کے بے اثر اور زائل هوجانے کي آخر کوئي وجه تو ضرور هوني چاهیے ؟ جدید تعلیم یافته اصحاب کي دیني احکام سے بے پروائي ایک بڑا سبب هے' مگر کیا خود اس بے پروائي کے بروے کار آنے کي بهي کوئي وجه بتائي جا سکتي هے ؟ میں جدید تعلیم یافته اصحاب کي طرف سے کوئي جواب اس الزام کا پیش کرنا نهیں چاهتا' نه اونکي بریت کي کوشش اس مضمون پر قلم اوٹهانے کا باعث هے - یه درحقیقت اونکي ایک سخت غلطي اور بد بختي هے که اونهوں نے اوس مکمل اور وسیع نظام مذهبي کے احکام کے معاشرتي حصه کو جو انساني زندگي کے هر شعبه اور صیغه میں یکساں طور پر کار آمد اور مفید تها' یورپ کي کورانه تقلید اور بیجا انقیاد پر قربان کردیا - لیکن یه سوال پهر باقي رہ جاتا هے که ایسا کیوں هوا ؟ یه ایک کهلي هوئي بات هے که انسان غالب اور فاتح قوم کي هر ادا پر شیفــته هوتا هے اور اوسکي نقل اوتارنے کي هر صورت سے کوشش کرتا هے - لیکن نقل نقل هي هوتي هے' اور نقال ان تمام خوبیوں کو جنکي وہ نقل اوتارنا چاهتا هے' اپنے اندر پیدا کرنے سے مجبور هوا کرتا هے - پس اس نقالی کی ابتدائي روک تهام اونهیں افراد کے ذمه هوا کرتي هے اور فطرتاً هوني چاهیے' جو غالب اور فاتح قوم کي هر ادا میں دلفریبي اور محبوبی کي شان دیکهنے کے سحر سے مسحور نهیں هیں - ظاهر هے که یه فرقه صرف علماے دین کا هے جنهیں سچي اســلامي تربیت کی خوبیوں کا پورا احساس هے اور هوسکتا هے - پس اس قسم کي خرابیوں کا جو یورپ کي کورانه تقلید سے پیدا هوتي هیں روکنا اسي برگذیدہ گروہ کے ذمه بطور فرض کے عاید هوتا هے -

کها جاتا هے که یه مقدس اور برگزیدہ فرقه اپنے فرائض کي ادائــگي سے غافل نهیں هے - مجهے اس بــات سے انــکار نهیں که یه فرقه جهاں تــک امکان میں هے ایسي کوشش ضرور کرتا هے مگر یه نوجوان تعلیم یافته طبقه اسقدر ضدي اور متمرد هے که وہ اونکي نصیحت کو سننے تــک کے لیے تیار نهیں هے' عمل کرنا تو کجا ؟ لیکن میرا سوال اب تــک حل نهیں هوا - کیا اس ضد اور تمرد کے پیدا هونے کي کوئي وجه نهیں تلاش کي جا سکتي ؟ کیا انساني تمدن کي تاریخ همیشه سے یهي سبق دیتی آئي هے که عام طور پر لوگ نصیحتوں کے سننے اور گرہ میں باندہ لینے کے مشتاق رهے هیں ؟ اور کیا یه صرف اسي زمانه کي خصوصیت هے که نصیحت کي طرف لوگ توجه نهیں کرتے ؟ میرا خیال هے که شاید همیشه سے نوع انسان کا ایک حصه اس امر کا عادي رها هے که اوسکو نصیحت کي جاے اور وہ نصیحت پر کار بند نه هو - پهر کیا یه بات تسلیم کي جائے که اگر وہ هادیان برحق جو الهام رباني کو دنیا میں پهیلانے آئے تهے باوجود اس کے که اونکي نصیحتوں پر اکثر عمل نهیں کیا گیا' اپنے فرض سے سبکدوش سمجهے جاتے هیں محض اس بنا پر که انهوں نے دعوت حق کا کام انجام دیدیا' تو اس زمانے کے مقتدایان مذهب بهي اپنے فرض سے سبکدوش تصور کیے جائیں' جبکه وہ اپنا فرض انجام دے چکے ؟

یعني کیا اگر لوگ اوامر و نواهي پر کار بنــد نهیں هیں یا هونا نهیں چاهتے' تو اسمیں مقــتدایان مــذهب کا کوئي قصور نهیں ؟ میں اس نتیجے کو تسلیم کرنے کے لیے بالکل تیار هوں اگر صرف یه ثابت کردیا جاے که مقتدایان مذهب نے اپنا فرض اوسي صورت سے انجام دیا جیسا کــه چاهیے تها - اگر در حقیقت وہ منشاء الــهام رباني کے موافق تبلیغ احکام کررهے هیں' تو واقعي نتیجے کا بار ان کے ذمــه باقي نهیں رهتا' وہ خود اپنے فــرض منصبي سے سبکدوش هوچکے' کامیابي کے وہ ذمه دار نهیں هیں -

لیکن میرا خیال هے که ان لوگوں کو جنهیں یه دعوی هے که وہ اسلام کے پیرو هیں مگر وہ احکام اسلام کي پروا نهیں کرتے' الزام دینے کے ساتهه هي همیں یه بهی ضرور خیال کرنا ضروري هے که آیا مقتدایان مذهب نے جنکا فرض تبلیغ احکام اسلام تها' اپنے فرائض کي ادائگي میں کوتاهي کي یا نهیں ؟ یهاں پر کوتاهی سے مراد صرف عدم تبلیغ هي نهیں هے' کیونکه بظاهر اسکا ثبوت ذرا مشکل معلوم هوتا هے اور میں اپنے مضمون کے مبحث سے دور جا پڑونــگا اگر میں اس بحث کو اوٹهاؤں' بلکه میرا مقصد اس موقعه پر یه ظاهر کرنا هے که تبلیغ کے عملي کام میں جن امور کے ملحوظ رکهنے کي ضرورت تهي' وہ ملحوظ رکهے گئے یا نهیں ؟ بلا شبه سوسائٹي خود ایک زبردست مصلح هے' بشرطیه ان اصول کا عملدرآمد اوس میں جاري هو جن پر عمل کرنا اوسکي ترقي کے لیے ضــروري هے - اگر ایسا عملدرآمد جاري نهیں هے' تو اصول في نفسه اپني پابندي پر افراد کو مجبور نهیں کرسکتے - یه ظاهر هے که مسلمان اپنے سوشیل معاملات میں بهي مذهب هي کا منه دیکهتے هیں' اور اس حقیقت سے انکار کرنا کفر هے که اسلام نے معاشرتي زندگي کے لیے ایک مکمل دستور العمل تیار کردیا هے' مگر في زماننا اصول کا عمل

پس یه پاني ھے جو برستا ھے ' اور دھقان اپني جھولیوں میں بیج لیکر آتا ھے تا که زمین کے سپرد کردے - پھر بیج بویا جاتا ھے اور پاني اسکو گلاکر اسکے اندر سے ایک شاخ حیات پیدا کرتا ھے - ابتدا میں وہ ایک نہایت ضعیف و حقیر وجود ھوتا ھے' جس کو ھوا کي حرکت ھلادیتي ھے اور پاني کا زور زمین پر جھکا دیتا ھے' مگر آفتاب اپني شعاعوں سے اسے گرم کرتا ' اور زمین اپني بخشش کو اسکے لیے کھولدیتي ھے - یہاں تـک که وہ بڑھتا ھے اور پھیلتا ھے ' زمین کے انـدر اسکے ریشے دور دور تـک چلے جاتے ھیں ' بلندي پر اسکي شاخیں اور ڈالیاں قوت و استواري کے نشه میں جھومنے لگتي ھیں ' انسانوں کے قافلے اسکے سایے میں اترتے ھیں ' اور طیور کے غول اسکي ڈالیوں پر اپنے آشیانے بناتے ھیں !

ان الله فالق الحب والنوی' یخـرج الحي من المیت و یخرج المیت من الحي' ذلکم الله ' فاني یوفکون ؟ ( ٦ : ٩٥ )

ترجمه — بیشک خدا ھي ھے جو زمین کے اندر بیج کےدانے کو ( جبکه وہ محض امید و بیم کے عالم میں ھوتا ھے ) پھاڑ کر امید و کامیابي کا ایک قوي درخت پیدا کر دیتا ھے - وھي زندگي کو موت سے اور موت سے زندگي کو نکالتا ھے - یہي عجائب کار و نیرنگ ساز تمہارا خدا ھے پھر تم کدھر بھکے جا رھے ھو؟

( موت اور حیـات کے بیج )

پر اُن میں بعض بیج ایسے ھوتے ھیں جو گو اپنے پھولنے اور پھلنے کیلیے وہ سب کچھه پاتے ھیں جو اس کام کیلیے آسمان اور زمین دے سکتا ھے' لیکن خود انکي زندگي کے اندر ھي اُنکي موت چھپي ھوتي ھے' اور انکا اٹھنا ھي انکے گرنے کا پیام ھوتا ھے - دھقان ھل جوتتا ھے ' زمین کو درست کرتا ھے ' پھر اچھے وقت اور بہتر موسم میں بیج بوتا ھے' اور اسکي پرورش کیلیے رات اور دن طرح طرح کي محنتیں اور مشقتیں گورا کرتا ھے - انکو ٹھیک ٹھیک پاني بھي ملتا ھے ' اور افتاب کي حرارت بھي انکے ساتھه بخل نہیں کرتي - وہ کبھي کبھي پھوٹتے بھي ھیں اور چند کونپلیں بھي زمین سے باھر سر نکال لیتي ھیں -

تاھم امیدوں کي اس روشني میں مایوسي کي ایک ایسي تاریکي چھپي ھوتي ھے جو یکایک ظاھر ھوکر پھیلتي ھے' اور کچھه ایسے اسباب فراھم ھوجاتے ھیں ' جنکي وجه سے دھقان مغرور کي تمام تخم پاشي ضائع' اور اُسکي تمام محنت اکارت جاتي ھے !

اسي حالت کي طرف اشارہ کیا ھے جبکه فرمایا که :

حتی اذا اخذت الارض زخرفھا و ازینت و ظن اھلھا انھم قادرون علیھا ' اتاھا امرنا لیلاً او نھارا ' فجعلنـٰھا حصیدا کان لم تغن بالامس ' کذلك نفصل الایات لقـــوم یتفکرون ! ( ١٠ : ٢٥ )

یہاں تـک که جب زمین نے فصل سے اپنا سنـگھا رکرلیا اور نشو و نما کي امیدوں سے اچھي طرح بن سنور گئي اور کھیت والوں نے سمجھا که اب وہ اُسپر قابو پاگئے که جب چاھینگے اُسے کاٹ لینگے ' تو ناگاہ یکا یک رات یا دن کے وقت ھمارا حکم عذاب اُسپر آ نازل ھوا - پس ھم نے اُسکا ایسا ستراؤ کردیا که گویا کل کے دن کھیت میں اُسکا نام و نشان بھي نه تھا !!

لیکن ایک قسم اُس تخم پاشي کي ھوتي ھے جس کا ھر دانه بار آور' جسکي ھر محنت نتیجه خیز' جسکي ھر آرزو امید پرور' اور جس کي ھر چیز نشو و افزایش کي دولت سے مالا مال ھوتي ھے - وہ جب بویا جاتا ھے تو سرتا سر نقصان ھوتا ھے - قیمتي دانے ھوتے ھیں جو خاک کے ذروں میں چھپا دیے جاتے ھیں' اور زندہ انسانوں کي محنت و مشقت ھوتي ھے جو محض زمین اور مٹي پر لگا دي جاتي ھے - جو کچھه صرف کیا جاتا ھے وہ نقد ھوتا ھے ' پر جس چیز کي امید ھوتي ھے' وہ بالکل موھوم ھوتي ھے - نشو و نما کیلیے بارش کي ضرورت ھے مگر اُسپر قبضه نہیں' عمدہ موسم کے تمام اسباب و وسائل مطلوب ھیں' لیکن انکا یقین نہیں - گویا قمار خانۂ عمل کي ایک بازي ھوتي ھے جو لگائي جاتي ھے اور تمام امور فلاح بکلي اپنے قبضۂ تصرف سے باھر اور محض مستقبل اور اتفاق و تصادف کے ھاتھه میں ھوتے ھیں' تا ھم جب موسم گذرتا ھے او ر وقت ظاھر ھوتا ھے تو فطرۃ الھیه اپني نصرت و توفیق کے عجایب دکھلاتي ھے ' اور ھر طرف سے اسباب موافق اور وسائل موید فراھم ھونا شروع ھوجاتے ھیں - آفتاب اپني حرارت کا آتشکدہ وقف بخشش کردیتا ھے' آسمان اور اسکے بادل گویا دھقان خوش طالع کے تابع و مطیع ھوجاتے ھیں؛ اور جب اور جتني ضرورت پاني کي ھوتي ھے ' اُسکي زمین کو فوراً میسر آجاتا ھے - ھوا کے جھونکے آتے ھیں تو گویا نشو و نمو کے فرشتے ھوتے ھیں جو کھیت کے ذرہ ذرہ کو پیام زندگي پہنچا دیتے ھیں - زمین بھي اپني تمام مخفي دولت نمو اُگلنے لگتي ھے اور اس طرح اپني فیاضي کا دروازہ کھول دیتي ھے گویا اُسکے بعد کیلیے اور کچھه باقي نه رکھیگي - یہاں تـک که ارادہ کیلیے ظہور کا ' سعي کیلیے نتیجه کا ' امید کیلیے کامیابي کا ' دعا کیلیے قبولیت کا ' صداء نصرت کیلیے جواب اعانت کا ' تلاش کار کیلیے نظارۂ مقصود کا ' آغاز کیلیے اتمام کا ' اور دعوی و اعلان کیلیے ظہور حجت و براھین کا آخـري وقت آجاتا ھے' اور وھي سر زمین خشک و وحشت زار ' جس پر ایک فصل پہلے دھقان مضطر کي محنتوں نے امید و بیم اور اضطرار دعا و انابت کے عالم میں ھل جوتا تھا' اور جو ایک کام کررھا تھا پر نہیں جانتا تھا که کل کو اسکي محنتیں شرمندۂ نامرادي ھونگي یا دولت مراد سے مالا مال؟ حیات نباتاتي کي ایک جنت النعیم بن جاتي ھے ' جس میں ھر طرف مکافات عمل اور نتائج اعمال کے مناظر جمیله و مشاھدات حسینه' سر سبز پتوں اور شـاداب شاخوں کي صورت میں چشم و بصیرۃ کو دعوت تحیر دیتے ھیں : فتبارک الله احسن الخالقین !

البقیـــة تتلـــی

Interior of Samman Burj Agra

محاسراے شاهي قلعـه آگرہ
ثمـن بـــرج

# انتقاد

## اردو علم ادب اور ایک فرمانروا مصنف

### علیا حضرة نواب سلطان جہاں بیگم بالقابہا فرنفرماے بهوپال

ذوق علم اور امارت و ریاست ' ایک وجود میں بہت کم جمع هوے هیں - اگر تمام دنیا کي تاریخ سے امثال علم و کمال یکجا جمع کیے جائیں تو معلوم هوگا که علم کو فقر و افلاس سے ایک خاص مناسبت رهي هے - اسکا جمال مقدس همیشه جسم خاک آلود ' بوریاے شکسته' اور گلیم صد پیوند کے ساتهه جلوه آرا هوا هے اور تخت حکومت اور ایوان عیش و راحت کو بہت کم اسکي هم آغوشي نصیب هوئي هے ;

نه سوزعشق شاهاں را چه کارست؟
که سنگ لعل خالي از شرارست !

اللهـم احیني مسکیناً ' وامتني مسکیناً ' و احشرني في زمرة المساکین -

تاهـم مبدۂ فیاض کي بخشش و سخا کي کوئي حد نہیں - بعض ایسے شاندار مستثنیات بهي اس دلیه میں موجود هیں جنکا وجود دربار شاهي و اجلال اور مجلس علم و کمال' دونوں کیلیے موجب افتخار رها هے :

وما احسن الدین والدنیا لواجتمعا

خصوصیت کے ساتهه تاریخ اسلام اس امتیاز خاص سے سرفراز رهي هے - اسلام کي علم پروري نے جو روح علمي اپنے پیروؤں میں پیدا کردي تهي ' اُسکي کار فرمائیوں کو تخت حکومت کي مشغولیتیں نه روک سکیں - وه امراؤ شاهان اسلام جو صبح کو دربار شاهي میں نظم ممالک اور فتح بلدان کے احکام و اوامر نافذ کرتے تهے ' ایک وقت آتا تها که تخت حکومت کي جگه فرش مجلس پر' اور نیام شمشیر کي جگه قلمدان تصنیف و تالیف کے سامنے' اوراق کتب اور اجزاء صحائف کي جمع و تدوین میں مصروف هوجاتے تهے !

ابو هاشم خالد بن یزید بن معاویه نے فن کیمیا ( کیمسٹري ) اور طب میں کتابیں تصنیف کیں - قاضي ابن خلکان نے اسکا ترجمه لکها هے اور ابن الندیم نے کتاب الحرارت اور کتاب الصحیفه اسکي تصیفات میں سے دیکهي تهي - خلیفه المعتز عباسي ایک اول درجه کا ادیب و مصنف تها - نوح ساماني کي تصنیف کا ذکر کیا گیا هے - صاحب ابن عباد کي شہرت اسقدر هے که تذکره کي ضرورت نہیں - ابو الفداء کي تاریخ مشہور هے - جمال الدین قفطي نے تاریخ الحکما ایوان امارت میں لکهي - سلطان محمد فاتح عثماني کي ایک تصنیف قسطنطنیه میں ابتک موجود هے - پادشاهوں کي خود نوشته سوانح عمریاں ( آٹو بائیو گریفي ) فارسي علـم ادب کا ایک امتیاز خاص تسلیم کیا گیا هے - تزک بابري اور جهانگیري همارے پاس موجود هیں -

تصنیف و تالیف سے قطع نظر کرکے اگر محض علم وفن کے لحاظ سے دیکها جاے' تو تاریخ اسلام سے صدها خلفا و امرا کے نام چهانٹے جاسکتے هیں اور بلا خوف تغلیط دعوا کیا جاسکتا هے که علم و امارت کے اجتماع کي مثالیں جسقدر تاریخ اسلام پیش کرسکتي هے' دنیا کي کوئي متمدن قوم نہیں پیش کرسکتي -

لیکن انقلاب کا یه کیسا درد انگیز منظر هے که جس قوم نے تلوار کے سائے اور تخت کي خود فراموشیوں میں بهي حیات علمی بسر کي هو' آج اسکے مدارس و جوامع کے صحن اور علم و فن کي مجـالس ذوق علمي سے خالي هیں' اور ایوان و دربار سے کیا امید کیجیے که خود همارے مدرسے اور دار العلوم هي اب مصنف پیدا کرنے سے عاجز هوگئے هیں :

آگ تهي ابتداے عشق میں هم
هوگئے خاک انتهـا هے یه

وما ظلمهم الله ولکن کانوا انفسهم یظلمون !

( فرمانرواے بهوپال )

لیکن الحمد لله که ایک نظیر موجوده عالم اسلامي میں ایسي موجود هے' جو ریاست و ملک راني کے ساتهه شوق علم اور ذوق تصنیف و تالیف کو بهي جمع کرتي هے' اور مزید براں یه که وه صنف رجال میں سے نہیں هے جس کو اپنے تقدم کا همیشه غرور بیجا رها هے' بلکه اُس صنف اناث میں سے هے جسکو دماغي و ذهني اشغال سے همیشه معذور سمجها گیا هے' اور فی الحقیقت اگر ایسي هي چند مثالیں هر دور میں ملتي رهیں تو بقول متنبي کے :

لفضلت النساء علی الرجال

فی الحقیقت یه وجود گرامي آج نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي کے لیے موجب صد افتخار هے - حضور عالیه کي ذاتي قابلیت و لیاقت ' قوة تدبر و نظم ریاست ' سیـاست داني و کار فرمائي' جوش ملي و اسلام خواهي' علم پروري وجود و سخا' اعمال خیریه و کارهاے حسنه ' ایسے اوصاف جلیله و عظیمه هیں '



اردو علم ادب کي ایک فرمانروا مصنفهٔ محترمه :
علیا حضرة بیگم صاحبه بهوپال بالقابہا

درآمد اس صورت سے هورها هے که وه اکثر سوسائٹي میں جاري هو هي نهیں سکتے ' کیونکه جس صورت سے وه عملدرآمد کے لیے پیش کئے جاتے هیں وه صورت اکثر نا قابل العمل هوتي هے - میرا یه مطلب هرگز نهیں هے که هر شخص کي خواهش کے مطابق احکام مذهبي میں تنسیخ و ترمیم کردي جاے ' حاشا و کلا - مگر هر موقعه کي اهمیت کے لحاظ سے هر کام کا کم و بیش ضروري یا غیر ضروري هونا تو اسلام کے عملي نظام کا ایک بڑا خاصه هے - تعجب هے که جو لوگ اسلام کي خالص تعلیم کي ترویج کے مدعي هیں' وه سب سے زیاده اس تناسب اور اعتدال کي طرف سے چشم پوشي کرتے هیں' جسپر احکام اسلام کا قابل عمل هونا منحصر هے' اور جسکي بنا پر خود اسلام محاسن و معائب کے مختلف مدارج اهمیت پر روشني ڈالتا هے -

دنیا میں قوانین کے عملدر آمد اور اونکو جزو زندگي بنانے کے لئے سب سے زیاده ضروري اور اهم بات یه هے که چهوٹے اور بڑے جرائم کے لیے مختلف سزائیں مقرر کي جائیں ' تاکه جو طبیعتیں اسقدر بگڑي هوئي نهیں هیں که وه بڑي سے بڑي سزا کو بهي بے پروائي سے دیکهیں ' اونپر بڑي سزاؤں کا خوف اور اثر قائم رهے - اسلام نے بهي صغائر اور کبائر کي تفصیل اسي اصول کو مد نظر رکهکر کي هے' لیکن اس زمانے کے مقتدایان مذهب کا یه حساب هے که اون کے نزدیک چهوٹے سے چهوٹا جرم اور بڑے سے بڑا جرم مجرم کے دائره اسلام سے خارج هوجانے کے معامله میں قریب قریب یکساں اثر رکهتا هے -

تهوڑي دیر کے لیے اوس سوسائٹي کا تصور باندهیے جهاں دفعه ۳۴ - پولیس ایکٹ کي خلاف ورزي کے ارتکاب پر بهي وهي سزا دي جاتي هے' جو قتل عمد پر دي جاني چاهیے ' تو آپ کے سامنے اوس احتساب کي تصویر کهنچ جائیگي ' جس کي اسوقت اسلامي سوسائٹي میں جاري رکهے جانے کي کوشش کي جا رهي هے -

نه صرف معمولي واعظ بلکه بعض ایسے علما بهي جن کا تبحر اور تفقه مسلم هے ' اس قسم کي باتیں کهنے میں ذرا تامل نهیں کرتے که کوٹ پتلون پهننا یا میز پر کهانا کهانا انسان کے کفر کي کافي سند هے -

پهر جب دائرۂ اسلام اسقدر تنگ هے ' جس سے انسان کا باهر هوجانا هر چهوٹي سے چهوٹي خلاف ورزي مسائل فروعي و فقهي پر لازم آتا هے ' اور جمهور عوام اپنے مقدس علما کي تقلید میں اسي بات کے قائل هیں' تو احتساب عمومي کي وه قوت کیونکر باقي ره سکتي هے جو زمانۂ سلف میں موجود تهي ؟ جب ایسے صغائر کے ارتکاب پر بلکه ایسے افعال پر جنهیں بعض حالتوں میں صغائر میں شمار کرنا بهي مشکل هے بلکه محض بے ضرر اور گناه وثواب کے خیال سے بالکل بے تعلق هونے کي وجه سے مذهبي احتساب کے دائرے کے اندر بهي واقع نهیں هیں' کوئي شخص مسلم سوسائٹي میں عزت کا مستحق نهیں ره سکتا یاکم ازکم جمهور عوام کي نظر میں مبغوض هوجاتا هے' تو اوسے احتساب کا اندیشه کهاں تک باقي ره سکتا هے ' اور اون افعال کے ارتکاب سے جو درحقیقت صغائر بلکه کبائر میں داخل هیں ' اوسے کون سي رکاوٹ اور کونسا دباؤ مانع آسکتا هے ؟

پس احتساب کي قوت کا زائل هوجانا درحقیقت نتیجه هے اس کے غلط استعمال کا ' یعني احتساب بیجا کي شدت کي وجه سے اون موقعوں پر جهاں اوسکا اثر في الواقع قوي هونا چاهیے تها ' وهاں بهي وه مضمحل هوگیا هے - اور اون لوگوں کو جو آزادي عمل کو اپني خواهشات نفساني کے لیے ایک آڑ بنانا چاهتے هیں ' ایک حیله هاتهه آگیا هے که وه یوں بهي اسلامي سوسائٹي میں عزت کي نظر سے نهیں دیکهے جاسکتے - پهر کیوں اپنے عیش ونفس پرستي میں خلل ڈالیں ؟ میرے نزدیک یه نتیجه اس امر کا هے که علماے دین نے تبلیغ و اشاعت کا عملي فرض بجا لانا ترک کردیا هے ورنه تناسب کا وه احساس جو صرف عمل کا نتیجه هے اس صورت سے مفقود نه هو جاتا اور اون کے پیش نظر همیشه یه بات رهتي که اساسي اصول کو محفوظ رکهتے هوے اکثر فروعي معاملات میں رفق و مدارات سے وه کام نکلتا هے جو شدت و غلظت سے کبهي نهیں نکل سکتا' اور غالباً بهت زمانه نهیں گذریگا که علماے دین کو یه بات بجبر تسلیم کرني پڑیگي جسے وه اب به خوشي تسلیم نهیں کرتے ' کیونکه اس وقت هم تاریخ اسلام کے ایک جدید دور میں داخل هو رهے هیں' اور مستقبل امیدوں سے بهرا هوا هے - اشاعت اسلام کے عملي فرائض کا احساس پیدا هوتا جاتا هے' اور اوس بات کي طرف اب توجه کو مبذول کرنے کے لیے ایک سامان غیب سے پیدا هوگیا هے جسپر اس عاجز نے رساله ید بیضا میں جو میري زیر نگراني نکلنے والا ایک ماهوار رساله تها ' سنه ۱۹۰۹ ع میں پروفیسر فلٹ کي کتاب " تهي ازم " کے ترجمه کے مقدمه میں توجه دلائي تهي یعني یه که اسلام کے همه گیر اصول کي روشني کو بلاد مغرب تک پهونچانے کا وقت اب قریب آگیا هے - خداوند تعالی مدد کرے - آمین -

عبدالغفار - اختر - بي - اے ( علیگ )

## الهلال :

آپنے نهایت سنجیدگي سے ایک نهایت هي اهم اور اقدم مسئله پر بحث کي هے فجزاکم الله - لیکن ساتهه هي متعجب هوں که اُن تمام تحریرات سے کیوں آپ بے خبر رهے جو آغاز اشاعت الهلال سے اس بارے میں نکل چکي هیں اور جن میں نهایت واضح طور پر اس عاجز نے اپنے خیالات ظاهر کیے هیں - بهر حال آئنده نمبر میں اسکي نسبت عرض کرونگا -

## اهـل قلـــم کو مـــژده

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعه خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency.
32 Brooking Street
Rangoon

باجلاس جناب قاضي عبدالعزیز خانصاحب نائب تحصیلدار پشین ضلع کوئٹه بلوچستان -

بمقدمه اڈن مل موهن مل بذریعه اڈن مل دکاندار بازار سرانان تحصیل پشین ضلع کوئٹه ملک بلوچستان - مدعي بنام سلطان بخش ولد نا معلوم ذات درزي سکنه بازار سرانان مدعا علیه

دعوی مبلغ ۳۷ روپیه - ۳ آنه

مقدمه مندرجه صدر میں مدعا علیه رو پوش هے اور باوجود تلاش کے کچهه پته مدعا علیه کا نهیں ملا اسلیے یه اشتهار دیا جاتا هے که اگر مدعا علیه صدر بتاریخ ۲۰ جنوري سنه ۱۹۱۴ع اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت هوکر پیروي مقدمه نهیں کریگا - تو بموجب دفعه (۱۰۰) ضابطه دیواني تجویز مقدمه یکطرفه عمل میں آویگي - دستخط اور مهر عدالت سے آج بتاریخ ۱۱ ماه دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع جاري هوا ' ( مهر عدالت )



## غـــرائب الافـلاك

## او ملكــوت السمــاوات

### صفحـة من علم الفلـک الحديث

او لم ينظروا في ملكوت السماوات والارض و ما خلق الله من شي ؟

گرميوں کي راتوں ميں جبکه آسمان ابر و غبار سے صاف اور چهوٹے بڑے ستاروں سے جگمگا رہا ہو' تو کون ايسا بيدل هے جسکي نظر ايک بار اس باصرہ نواز جمال طبيعي کي طرف نه اُٹهه جائيگي ؟ ان ديکهنے والوں ميں کتنے هي ايسے هونگے جو ايک بار تو ضرور اپنے دل سے پوچهه ليتے هونگے که :

چيست اين گنبد طلسمين کار ؟

ليکن اگر آج جبکه فطرة کے نواميس و اسرار کے کشف و ادراک ميں انسان کو اسدرجه توغل و انهماک هے' همارے دلوں ميں يه خيال پيدا هوتا هے تو آج سے بهت پہلے اسوقت بهي لوگوں کے دلوں ميں يه خيال پيدا هو چکا هے' جبکه نواميس طبيعة سے انسان کے جهل اور عدم ارتقاء فکري کا يه حال تها که وہ هر اثر طبيعي کے ليے ايک علحدہ خدا مانتا تها' اور اسطرح اسکے هزار ها خود ساختـه معبود تهے' جنکے هياکل و معابد ميں اسکا سر نياز خم اور دست دعا بلند هوتا تها !

* * *

حيوان اور انسان' دونوں ايک هي شے کو ديکهتے هيں - وہ شے اگر حيوان کيليے ضرورت کي هوتي هے اور اسکو اسوقت اس شے کي حاجت بهي هوتي هے تو وہ رکتا هے اور اس سے متمتع هوتا هے' ورنه ايک غلط انداز نظر ڈالتا هوا گذر جاتا هے -

ليکن انسان بهرحال رکتا هے اور سوچتا هے که يه کيا هے ؟ يهاں سے آئي ؟ کيوں آئي ؟ وغيرہ وغيرہ -

يهي شے هے جسکو "تجسس و تفحص" کہتے هيں' اور يهي انسان کے تمام علوم و معارف کا سرچشمه' اور اسکے مساعي و مجاهدات فکر کا محرک اصلي هے اور اسي ليے قران کريم نے جا بجا تدبر و تفکر پر زور ديا هے -

ليکن يه کيسي عجيب بات هے که اس تجسس کے عمل کا آغاز زمين اور اسکے قرب و جوار کي اشياء کے بدلے سب سے پہلے آسمان سے هوتا هے !

تم نے ديکها هوگا که بچے جب پوري طرح بولنے لگتے هيں اور اپني ماں کي آغوش ميں شب کو صحن ميں بيٹهتے هيں' تو کون و ما في الکون کے متعلق انکے سوالات کا آغاز آسمان اور ستاروں هي سے هوتا هے - وہ پوچهتے هيں که "آسمان کيا هے" ؟ کيا ستارے اسميں جڑے هوے هيں ؟ چاند بهي جڑا هے ؟ چاند کيا چلتا هے ؟ کيا اسکے بهي هماري طرح پاؤں هيں ؟

اسکے مقابله ميں آب و آتش' خاک و باد' اشجار و اثمار' حيوانات و جمادات' يعني جو چيزيں زمين کے متعلق هيں' انکي نسبت سوال کي نوبت بمشکل سن شعور تک پہنچنے کے بعد آتي هوگي -

نوع کا دماغ بالکل افراد کے دماغ کے مشابه هوتا هے - پس جسطرح که افراد کے دماغ پہلے سماء و ما في السماء کي تحقيق کي طرف متوجه هوتے هيں' اسيطرح غالباً نوع کا دماغ بهي سب سے پہلے سماء و ما في السماء کي طرف متوجه هوا -

وجه تقدم خواہ صرف يهي هو' يا اسکے علاوہ اور اسباب بهي هوں' مگر تاريخ علوم کا يه ايک مسلمه مسئله هے که انسان کا قديم ترين سرمايۂ علمي آسمان هي کے متعلق هے -

* * *

دنيا کے قديم ترين لوا برداران علم هندوستاني' مصري' اور کلداني هيں اور تاريخ علوم کا يه ايک اهم مبحث رها هے که انميں سے شرف اوليت کا حقدار کون هے ؟

اس بحث کا نه تو يه موقع هے اور نه ضرورت هے اسليے هم اسکو قلم انداز کرتے هيں - شرف اوليت خواہ کسي کو حاصل هو مگر تينوں قوموں ميں علوم فلکيه نهايت ترقي کر چکے تهے - انکے جانشين يوناني هوے - يونانيوں ميں بهي علوم فلکيه کي گرم بازاري رهي -

ان تمام امم پيشين نے علوم فلکيه کي بيحد خدمت کي' اور بعض مسائل تو ايسے دريافت کيے که اگر آج با اين همه تقدم علوم و توسع ذرائع اکتشاف' وہ مسائل دريافت هوتے' تو علمي دنيا صداهاے تحسين و آفرين سے گونج اٹهتي -

ان اسلاف کے دريافت کردہ بعض قواعد ايسے هيں جن سے گو اسوقت کسي وجه خاص سے صحيح نتائج نه نکالے جا سکيں' مگر وہ قواعد بجاے خود بالکل صحيح اور بهترين قواعد هيں' اور آج همارے بهت سے مسائل کا مبني و اساس -

مثلاً زمين' آفتاب' اور ماهتاب کو لو - زمين سے يه دونوں ستارے بهت دور هيں مگر ان دونوں کے بعد ميں کيا نسبت هے ؟ ارسترفس نے آج سے دو هزار دو سو برس پہلے قياس سے بتايا تها کہ يـه نسبت انيس اور ايک کي هے - يعني چاند زمين سے جسقدر دور هے' سورج اس سے ۱۹ گونه زيادہ دور هے - هرچند کـه ارسترفس کا يـه قياس صحيح نهيں' آفتاب و ماهتاب کے بعد ميں اس سے کہيں زيادہ نسبت هے' مگر با اين همه جس قاعدہ کي بنا پر اس نے يـه نتيجـه نکالا تها' وہ قاعدہ بالکل صحيح اور اسدرجه دقيق و غامض هے که اس زمانه کے فلکيين ميں سے عوام ايک طرف' خواص کا ذهن بهي شايد وهاں تک نه پہنچتا -

* * *

تمام علوم کي طرح علم الفلک پر بهي تقدم و تاخر' اور ترقي و تنزل کے مختلف دور گزر رهے هيں - ايک زمانه وہ تها که اوج

جنمیں سے هر ایک وصف بجاے خود کسي انسان کے شرف و امتیاز کیلیے بهترین وسیله هو سکتا هے - ان سب پر مستزاد یه که وه به حیثیت ایک مصنفه و اهل قلم کے بهي جلوه افروز هیں ' اور مسلسل تین مفید و دلچسپ کتابیں انکي تالیفات میں سے چهپ کر شایع هو چکي هیں -

هر کام کي قیمت اسکے عوارض و اضافي حالات کي نسبت سے قرار دي جاتي هے - اگر ایک فقیر عالم ' مدرسه و خانقاه کے حجرے میں بیٹهکر ' دنیا کے تمام تفکرات و ترددات سے قطع تعلق کرکے ' تصنیف و تالیف میں مصروف هے تو اسکے اشغال علمیه کے نتائج جسقدر بهي اعلی و اکمل هوں ' هونے هي چاهئیں - و لکل فن رجال -

لیکن ایک فرماں رواے ریاست ' انهوں مخلوقات الهي کي نگراني و خدمت گذاري اور ایک پورے خطۂ ارضي کے نظم و اداره کے ساتهه اگر ایک صفحه بهي تالیف کرکے پیش کردے ' تو هزار درجه اس سے کهیں زیاده موجب استحسان و شرف و احترام هے !

میں ریاست بهوپال کي خدمات دیني و قومي کا تذکره نهیں کرونگا ' کیونکه یه امر اب اس درجه واضح و آشکارا هے که محتاج تفصیل نهیں - هر شخص جو موجوده قومي و دیني و علمي کاموں کے حالات سنتا رهتا هے ' اس سے بے خبر نهیں هے که اس ایک هي آفتاب جود و سخا کي روشني کس کس گوشے کو منور نهیں کر رهي ؟

رشک آیدم به روشني دیده هاے خلق
دانسته ام که از اثر گرد راه کیست ؟

حق یه هے که حق سبحانـــه و تعالی کي یه ایک بهت بڑي بخشش توفیق هے جو فرمانروائے بهوپال کو مرحمت هوئي هے - دولت و قوت ایک امانت الهي هے ' جو صرف اسلیے هے تاکه ایک خادم و امانت دار کي طرح اسکي نگراني کي جائے ' اور اسکو بندگان الهي کي خدمت اور مرضات الهیه کي راه میں خرچ کیا جائے ' اور جس خوش طالع کو امارت و ریاست کے ساتهه اسکے استعمال صحیح کي بهي قابلیت عـطا هو ' اس سے بـڑهکر اس آسمان کے نیچے کوئي خوش بخت نهیں - زاهدان شب زنده دار جو صائم الدهر اور دائم نوافل گـذار هوں ' مجاهـدین في سبیل الله جو اپنے نفوس کو حفظ کلمۂ حق و صداقت کي راه میں قربان کریں ' علماء شریعت اور صوفیاء طریقت ' جو اپني خدمات علم و تفقه اور ارشاد و هدایت سے خلق الله کو سعادت اندوز فرمائیں ' یـه سب کے سب بهي ان مدارج عالیه اور فضائل الهیه سے محروم هیں ' جو اس خوش نصیب کو حاصل هونگے -

پس اصل یه هے که اگر حق تعالے نے سرکار عالیه کو خدمت ملک و ملت کي توفیق مرحمت فرمائي هے ' تو اسکے لیے قوم کو جتنا انکا شکر گذار هونا چاهیے ' اس سے کهیں زیاده خود انکو الله کا شکر گـذار هونا چاهیے ' اور انسان کو چاهیے که انسانوں کي مـدح کم کرے پر خـداے قدوس کي حمد و ثنـا زیاده بجـا لاے -

ولئن شکرتم لازیدنــکم ' ولئن کفرتم ' ان عذابي لشدید -

تمام ملـک انکي سچي مدح سے گونج رها هے ' مگر میں مدح مزید کي جگه یه عرض کرونگا که وه اور زیاده شکر نعمت بجا لائیں ' اور سعي فرمائیں که اس سے بهي زیاده کار هائے خیر انکي ذات شاهانه سے تعمیر و رونق پائیں - وقت هے که انکي توجه عالي کسي عظیم الشان دیني خدمت کي طـرف مبذول هو که ملت بیضاء اپني غربت اولی میں مبتلا هوگئي هے ' اور ایسے افراد عالیه کي از بس محتاج هے -

بهر حال سردست مقصود حضور عالیه کي تصنیفات هیں ' جن میں سب سے پہلے ضخیم و مطول خود نوشته سوانح عمري یا تـزک سلطاني هے ' اور دو تازه مطبوعات تربیت اطفال اور حفظان صحت کے متعلق هیں -

اردو عـالم ادب اپنے صف مصنفین میں ایک ایسے وجود گرامي کي موجودگي پـر جسقدر شـادماں و نشاط کار هو ' کم هے - سوانح عمري کے مطالعه کا ابتک مجهے موقعه نهیں ملا - سر دست آخري رسائل کے متعلق آینده نمبر میں کچهه عرض کرونگا :

ولـو کان الـنساء کـمــن ذکـرنـا
لفضلت الـنساء علی الـرجـال !

## بـڑي جنـتـري سنـه ۱۹۱۴

قیمت ایک روپیه نامي پریس - کانپور

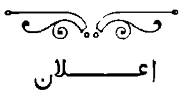
جناب منشي رحمت الله صاحب رعد کے نامي پریس اور انکي خوشنما و دلچسپ تقویم نے اپني صوري و معنوي خوبیوں کے لحاظ سے جو شهرت تمام ملک بلکه بیرون هند تک میں حاصل کرلي هے ' وه محتاج بیان نهیں -

هر سال ملـک کو انکي تقویم کا انتظار هوتا هے ' انهوں نے سنگي طباعت کے جو نمونے اپني مطبوعات علی الخصوص سالانه تقویم کي رنگین تصاویر اور مطلاؤ مذهب مینا کاري میں دکهلاے هیں ' وه انکي طبع صنیع اور کمال فن پر گواهي دیتے هیں -

نئے سال کي جنتري بهي مرتب هوکر شائع هوگئي هے - افسوس هے که باوجود خاموش اور پر سکون زندگي کے وه مسجد کانپور کے الم ناک حوادث سے محفوظ نه رهسکے ' اور اسکي پریشانیوں کي وجه سے تقویم کي ترتیب و اشاعت میں دیر هوگئي -

سال تمام کا سب سے بڑا حادثه مسجد مچهلي بازار کانپور کا واقعه تها اسلیے ابتـدا میں اسکي تصویر دي هے - معمولي تقویمي جداول و مطالب کے حسب معمول تاریخي حصه عـلاوه تاریخ افغانستان کا باتصویر هے - مصوري و نقاشي کے متعلق ایک نهایت دلچسپ مضمون درج کیا هے اور انگریزي کے با تصویر جغرافي نقشوں کے اصول پر تمام قطعات ارض کے نقشے بهي دیے هیں ' جنمیں ان ممالک کي مشهور بحري و ارضي پیداوار ' عمارتیں ' بحور و انهار ' اور خصوصیات ملکي دکهلاے گئے هیں جو نهایت دلچسپ هیں -

## نمایش دستکاري خواتین هند



### اعـــلان

نمایش مندرجـه عنوان جسکا انعقاد ۱۶ مارچ سے ۲۶ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع تک علیا حضرت دام اقبالها نے منظور فرمایا تها - وه اب بوجه قربت زمانه درو فصل بجاے تواریخ مذکوره کے یکم مارچ سے دهم مارچ سنه صدر تـک منعقد هوگي بغرض اگاهي هر خاص و عام اس نظر سے که نمایش مذکوره نمایش اسپان کے ساتهه ساتهه منعقد هو اطلاع دیجاتي هے - فقط -

حسب الحکم فرمان رواے بهوپال
اوده نراین - بسریا
چیف سکرٹري فرمان رواے بهوپال

کے هر رخ کا عکس ان آلات تصـویر پر پڑتا رهے ' اسطرح بغیر رصد گاهوں میں بیٹھنے کي زحمت گوارا کیے وہ تمام باتیں معلوم هو جاتي هیں جو کئي کئي دن تـک بیٹھنے کے بعد معلوم هوتي تھیں - یہ آلات تصویر ستاروں کي هر نقل و حرکت کي تصویر لیلیتے هیں - گویا اب یہي آلات تصویر ان علماء راصدین کي قائم مقامي کرتے هیں جو رصد گاهوں میں لیل ونہار مراقب رها کرتے تھے !

اس طریقه سے علاوہ اقتصاد وقت و محنت کے ایک بڑا فائدہ یہ هوا کہ ستارہ خواہ کتنی هي دور هو' اُسکا نور چاهے جسقدر هي کم هو' اور حرکت و تغیر خواہ کتنی هي خفیف هو ' مگـر لوح تصویر پر هر نقل و حرکت پوري پوري آ جاتي هے اور وہ دقیق و تاریک چیزیں جو آنکھ کے دست رس سے باهر تھیں اور اسلیے رهجاتي تھیں ' اب کسي طرح نہیں رهسکتیں !

* * *

فن آلات سازي کي ترقي نے وہ وہ محیر العقول کرشمے دکھاے هیں که اگر آج سے چند صدیاں پہلے یہ آلات هوتے تو صاحب آلات ساحر یا شعبدہ باز سمجھا جاتا - اگر آج سو برس پہلے کے لوگ زندہ هو جائیں اور دنیا کے موجودہ حالات دیکھیں ' تو غالباً اپنے آپ کو عالم خواب یا کسي طلسم کدہ میں سمجھیں' کیونکه آج اسرار و نوامیس طبیعت کے انکشاف اور آلات کي ترقي سے جو حیرت انگیز کام انجام پا رهے هیں ' ان تـک اسلاف کا وہ مخیله بھي نه پہنچا تھا ' جو ساحروں اور اجنه کي هوش ربا داستانیں تصنیف کیا کرتا تھا -

ترقي آلات کي ایک مثال وہ آله هے ' جس کو رنـگ نما (Spectrascope) (۱) کہتے هیں - اس آله سے نور کے مختلف رنگ جدا کیے جاتے اور ان رنگوں کے امتحان و اختبار سے اس جسم منور کے مادہ کا سراغ لگایا جاتا هے - مثلاً ایک جسم منور مسي هے ' تو اسکے نور کي تحلیل سے سبز خطوط پیدا هونگے ' یا اگر زنگ کا هے تو نیلگوں خطوط پیدا هونگے - وقس علي ذلک -

اس آله " رنگ نما " سے یہ بھي معلوم هوجاتا هے که اس جسم منور کا قوام جامد هے یا کوئي گیس ؟ اور آیا وہ کسي گیس کے لفافه میں ملفوف هے یا نہیں ؟

* * *

جسطرح ترین بي سیٹي سے اسکے قرب و بعد اور سمت کا اندازہ هو جاتا هے ' اسیطرح اجرام سماویه کے نور سے انکي سمت وسرعت رفتار کا بھي علم هو جاتا هے - صرف شعاعوں یا انکے عکس کو دیکھکے علماء فلک معلوم کرلیتے هیں که یہ ستارہ آ رها هے یا جا رها هے ' اور نیز یہ که اسکي رفتار سریع هے یا بطي ؟ غرضکه اجرام سماویه کے متعلق هماري معلومات کا ایک بڑا ذریعه انکا نور هے - صرف ایک نور سے هم انکے مادۂ قوام' سمت رفتار' اور سرعت و بطي سیر کو معلوم کرلیتے هیں - لیکن اس آله " رنگ نما " سے استفادہ آسان نہیں ' کیونکه اس سے صرف خطوط نظر آتے هیں' اور ان خطوط سے عناصر کا اندازہ کیا جاتا هے - بعض عنصر مثلاً لوهے سے متعدد اور مختلف اللون خطوط پیدا هوتے هیں - مگر چاندي کے خطوط اُس سے مختلف اور سونے کے اُن دونوں سے متبائن هوتے هیں - پس اصلي نقطه کار اس امر کي تمیز هے که کون خط کس عنصر کے سبب سے پیدا هوا هے؟ اور آیا یہ متعدد خطوط کسي ایک عنصر کا نتیجه هیں یا چند عناصر کے ' اور وہ عناصر کون کون هیں ؟

اسکے لیے ضرورت هے که راصد ( رصد گاہ سے مطالعۂ فلک کرنے والا ) تجربه کار' دقیق التمیز' اور صادق التخمین هو -

اس آله " رنگ نما " کے استعمال سے معلوم هوا هے که ستارہ شعري' جو هم سے کئي ملین پر هے' في ثانیه ۲۹ میل کے حساب سے هم سے دور هوتا هے' ڈیڑھ دن تـک یہي حالت رهتي هے' اسکے بعد اسي شرح رفتار سے وہ قریب هونا شروع هوتا هے -

علماء فلک نے پچاس ملین تصویریں ایسے ستاروںکي لي هیں جو مختلف مجامع میں منقسم هیں ' خود مجامع کي بھي دو قسمیں هیں - آله " رنگ نما " سے معلوم هوتا هے که ان دونوں قسموں کي سمتیں بالکل مقابل و محاذي هیں -

* * *

یہ بھي دریافت هوا هے که همارا نظام شمسي یعني آفتاب مع اپنے تمام سیاروں کے ۱۳ میل في ثانیه کے حساب سے سماک رامح کي طرف بڑھرها هے ' اور جسطرح همارا نظام سماک رامح سے ملنے کے لیے اسکي طرف جا رها هے ' اسیطـرح خود سمـاک رامح بھي همارے نظام شمسي کي طرف بسرعت تمام آ رها هے -

قدیم علم الفلـک میں صرف ایک آفتاب مانا جاتا تھا ' مگر موجودہ علمـاء نے جـدیـد آلات رصـدیه کي مـدد سے ایک هزار ملین آفتاب دریافت کیے هیں - یہ تمام آفتاب مع اپنے سیارات کے اس فضـاے بسیط میں گردش کرتے رهتے هیں - جب کبھي دو آفتابوں میں تجاذب هوتا هے اور وہ قریب آ جاتے هیں تو اُنکي رفتار ۴ سو میل في ثانیه هوجاتي هے - اس حساب سے وہ ایک گھنٹه سے کم میں مقابل بھي هو جاتے هیں اور جدا بھي هو جاتے هیں -

آفتابوں کي کثرت ' انکي گردش ' اور تجاذب و تقارب کے وقت انکي سرعت رفـتار کي بنا پر علماء فلک کا خیال هے که دو آفتاب خواہ کتنے هي دور هوں' مگر انکا تصادم هر وقت ممکن هے - اور ظاهر هے که جسوقت دو ایسے آفتابوں میں جو ۴ سو میل في ثانیه کے حساب سے چل رهے هوں ' تصادم هوگا تو کیسي قیامت برپا هوگي !

* * *

یہ هیں ان صدها غرائب افلاک میں سے چند عجائب' جو جدید علم الفلک نے همیں بتائے - پس اگر علم الفلک اپنے قدیمي مرکز پر رهتا تو یہ تمام حقایق اسیطرح همیشه مستور و مخفي رهتے جسطرح که اس دور جدید سے پہلے تک رهے -

هم نے جو کچھه لکھا هے دراصل جدید علم الفلک کے بحر ذخار میں ایک قطرہ سے بھي کم هے - انشاء الله آیندہ بشرط فرصت کسیقدر تفصیل سے لکھینگے اور " هئیۃ جدیدۂ و قرآن " کا موضوع تو ابھي بالکل باقي هے -

( ۱ ) یہ نام دو لفظوں سے مرکب هے - ایک اسپیکٹرا اور دوسرا اسکوپ - اسپیکٹرا جمع هے اسپیکٹرم کي جو ایک لاطیني نژاد کلمه هے - اسپیکٹرم کے لغوي معني هیں وہ مختلف رنـگ جو آنکھیں بند کرنے کے بعد نظر آتے هیں - مگر اصطلاح میں نور کے ان رنگوں کو کہتے هیں ' جو ایک مثلث آله کے ذریعـه سے ' جسے (Priam) کہتے هیں جدا کرکے اس طرح دکھائے جاتے هیں' گویا وہ کسي جالي پر پھیلا دیے گئے هیں - اسکوپ کے معني هیں " نما " - پس اسپیکٹرا سکوپ کے لفظي معني هوے " الوان نور نما " اور یہي اس آله کي تعریف هے -

لیکن " الوان نور نما " کي ترکیب طویل و ثقیل تھي - اگر نور حذف کردیا جائے اور الوان کو رنـگ سے بدلدیا جائے تو یہ " رنـگ نما " هوسکتا هے - یہ ترکیب سبک وسہل هے اور بآساني زبانوں پر جاري هوسکتي هے - اسي لیے میں نے صرف رنگ نما کو اختیار کیا - البته اس صورت میں معني لغوي معني اصطلاحي سے کسیقدر عام هونگے مگر تداول و استعمال سے اس نقص کي تلافي هوجائیگي اور تھوڑے عرصے کے بعد " رنگ نما " سے بھي اسیطرح خاص آله متبادر هونے لگیگا ' جسطرح که آج خورد بین ' دوربین' مرغ باد نما ' وغیرہ سے خاص خاص آلات هي متبادر هوتے هیں ( تفصیل کے لیے دیکھو مقاله مصطلحات علوم مندرجه الهلال جلد ۳ - نمبر-۱۶ ) منه -

ترقي پر تها - نئے ستاروں کے انکشاف ' مقدار رفتار ' سمت رفتار ' ايام طلوع و غروب وغيره وغيره مسائل کي تحقيقات سے اسکے سرمايه ميں اضافـه هوتا رهتا تها - پهر وه زمانـه آيا کـه تنزل شروع هوا ' يهاں تک کـه بالاخر رفتار ترقي جمود و سکون سے بدلگئي - اسوقت کے علم الفلک کا سرمايه صرف اسلاف کے آراء و افکار تهے -

يهي حالت رهي يهاں تک که گليليو ايطالي ( Galiles ) پيدا هوا - گليليو نے اس جمود کو حرکت سے بدلا اور اس انقلاب عظيم کي داغ بيل ڈالي جو هم اسوقت ديکهه رهے هيں -

* * *

در اصل اس انقلاب کا سبب وه چهوٹي سي دوربين تهي جو اس نے سنه ۱۶۰۹ ع ميں بنائي تهي -

اس دوربين سے اس نے ستاروں کے ديکهنے ميں مدد لي - اس تجربـه ميں جب اسکو کاميابي هوئي تو اسي اصول پر اس نے ايک بڑي دوربين بنائي - اس بڑي دوربين کا پهلا کارنامه يه هے که مشتري کے گرد گردش کرنے والے چاند نظر آگئے -

گليليو کي دوربين ايک خاص حد تـک بڑهائي جا سکتي تهي - پس اگر آلات رصديه کي ترقي اس دوربين تـک آکے رک جاتي ' تو يقيناً يه انقلاب اســقدر عظمت و وسعت اختيار نه کر سکتا -

ليکن بند ٹوٹ چکا تها اور عرصه کے رکے هوے پاني ميں حرکت شروع هوگئي تهي ' يه قاعده هے که جب کسي جمود طويل کے بعد حرکت شروع هوتي هے تو پهر بغيـر کسي شديد امتداد کے وه نهيں رک سکتي - چند هي سال گزرے تهے که اسي اصول پر بلور سے دوربينيں بنائي گئيں جو بهت زياده بڑهائي جا سکتي تهيں ' چنانچه اسي زمانه ميں هرشل نے اتني بڑي دوربين بنائي ' جسکا چونگا ۴۰ قدم ( فيٹ ) لمبا تها - اس دوربين سے اس نے وه ستارے ديکهے ' جو گو حجم ميں آفتاب سے بهت زياده بڑے هيں مگر با اين همه بعد مسافت کي وجه سے کروروں سال ميں انکي روشني هم تـک پهنچتي هے - يه ياد رکهنا چاهيے که نور کي رفتار في ثانيه ( سکنڈ ) دو لاکهه ميل هے -

* * *

دوربين کي اس غير معمولي ترقي نے انکشافات کا دروازه کهولديا ' اور ايسے ايسے عجيب و غريب حقائق هئيت بے نقاب هوے ' جنکا وهم و گمان بهي قدما کو نه تها -

تم نے بارها تاروں بهري رات ميں چهوٹے چهوٹے صدها ستارے بکهرے هوے ديکهے هونگے ' مگر شايد کبهي تمهيں انکي اصلي حقيقت کا وهم بهي نه هوا هوگا ؟

يه ترقي يافته دوربينيں بتاتي هيں که يه ستارے جو هميں اسقدر صغير الحجم مثل نقطے کے نظر آتے هيں ' در اصل همارے آفتاب کي طرح بڑے بڑے آفتاب هيں - انميں سے بعض ايک هيں اور بعض دو کا مجموعه - - انکے رنگ اور رنگ کي طرح انکا ماده قوام يا مايه خمير بهي مختلف هے - بعض کا قوام گيس سے هے اور بعض چهوٹے چهوٹے ذرات سے مرکب هيں -

اسيطرح ايک ستاره هے جسے عرب " غول " کهتے هيں - اس ستاره کي يه حالت هے که کبهي کبهي اسقدر ماند پڑجاتا هے که بمشکل نظر آتا هے - عنتره عبسي ايک مشهور شهسوار اور نبرد آزما عربي شاعر هے - وه کهتا هے :

والغــول بين يدي يظهــر تــارة
ويکاد يخفي مثل ضوء المشعل

ترجمه — اور ستاره غول کبهي تو اسقدر پر نور هوتا هے که خوب ظاهر و واضح نظر آتا هے ' اور کبهي اسقدر ماند هوجاتا هے که مشعل کي روشني کي طرح معلوم هوتا هے که چهپ جانے کو هے -

اس تغير ظلمت و نور کے اسباب پہلے غير معلوم تهے مگر اب تحقيق هوگئے هيں - اصل يه هے که جسطرح هماري زمين کے گرد چاند گردش کرتا هے ' اسي طرح اس ستارے کے گرد بهي ايک اور ستاره گردش کرتا هے - يه دوسرا ستاره خود روشن نهيں هے بلکه تاريک هے - اسليے جب وه گردش کرتے کرتے غول کے اس حصے کے سامنے آجاتا هے جو هماري زمين کے بالمقابل هے تو غول کا نور کم هو جاتا هے اور هماري نظر سے قريبـاً مخفي و مستور هو جاتا هے - پهر يه دوسرا ستاره جسقدر هٹتا جاتا هے ' اتنا هي غول بهي نظر آتا جاتا هے ' يهاں تـک که بالکل درخشاں اور جگمگاتا هوا نماياں هو جاتا هے -

ستاره " قطب " در اصل چار ستاروں کا مجموعه هے ' انميں سے تين تو نهايت درخشاں هيں اور ايک کسيقدر کم روشن هے -

" رجل الجبـار " در اصل دو آفتـاب هيں - اسميں سے ايک سفيد اور ايک نيلگوں هے -

* * *

تم نے ديکها هوگا که شب کو چهٹکے هوے تاروں ميں چند ستاروں کے گچهے يا جهرمٹ نظر آتے هيں - موجوده تحقيق يـه هے که اس قسم کے ستارے کم از کم ايک لاکهه ۴۰ هزار هيں - بلکه اغلب يه هے که تمام ستاروں ميں سے ايک ثلث اسيطرح مزدوج هيں ؟

جسطـرح همارا عالـم شمسي هے ' اسيطـرح ان نجوم مزدوجه کے بهي عوالم شمسيه هيں - بالفاظ واضح تر جسطرح همارے عالم ميں ايک آفتاب هے - وه اپني جگه پر ساکن هے ' اسکے گرد تمام دوسرے سيارے گردش کررهے هيں ' اسيطرح ان نجوم مزدوجه ميں بهي ايک ستاره مثل مرکز کے اپني جگه پر قائم هے اور باقي ستارے اسکے گرد پهررهے هيں - البته همارے عالم اور ان ستاروں کے عوالم ميں فرق يه هے که همارے عالم کے ستاروں کے حجم ميں باهم بهت فرق هے - مثلاً همارا آفتاب مشتري سے ۱۰۴۷ گونه بڑا هے ' اور اپنے تمام سيارات و اقمار سے ۷۴۶ گونه - مگر ان نجوم مزدوجه کے عالموں ميں شايد اسقدر تفاوت نهيں ' وهاں بڑے سے بڑا ستاره چهوٹے سے چهوٹے ستارے سے چارگونه بڑا هے -

بعض علماء کهتے هيں که اغلب يه هے که ان ستاروں ميں سے هر ستاره همارے آفتاب کي مانند هے ' يعني اتنا هي يا اس سے زياده بڑا هے ' اور اسکے گرد ديگر سيارات گردش کرتے هيں - اس خيال کا جزء اول يعني کبر حجم تو ايک غير مختلف فيـه مسئله هے - البته دوسرا جزء يعني اسکے گرد ستاروں کي گردش البته ايک حد تک محل نظر هے - کيونکه اسکے ثبوت کي کوئي دليل نهيں ' اور برعکس اسکي نفي کي تائيد ميں دلائل ملتے هيں -

* * *

پہلے رصد کا قاعده يه تها که رصد گاه ميں بيٹهکے آسمان کي طرف ديکهتے رهتے تهے - ظاهر هے که يه طريقه کسقدر وقت ضائع کرنے والا اور موجب تعب و دقت تها ' مگر اختراعات کي کثرت اور آلات و ادوات کے توفر نے جهاں اور بهت سي انساني مصائب کو کم کيا ' وهاں اس علمي مصيبت کو بهي آسان کر ديا -

علماء نے رصد گاهوں ميں بيٹهنا کم کر ديا ' اسکے بدلے دوربينوں کو اسطرح رکها که وه ستاروں کے ساتهه ساتهه گهومتي جائيں - پهر ان دوربينوں سے آلات تصوير کو اسطرح ملا ديا که وه بهي دوربينوں کے ساتهه ساتهه گهومتے رهيں ' اور اجرام سماويه

اور بے معني خيالات شيعيان اثنا عشري کے مقابل ميں حجت پکڑنا آپ هي ايسے عقلمند آدمي کا کام هوسکتا هے - آپ کو معلوم هے که شيعيان اثنا عشري دين کو عين عقل اور عقل کو عين دين سمجھتے هيں ' اور سوا عقل کے کسي دوسري شے کو اپنے اوپر حجت نہيں گردانتے ' با اين همه ان کي کثرت کا يه حال که ايک بڑا حصه معمورۂ ارض کا مجموع من حيث المجموع ان کے افراد سے آباد و معمور هے ' اور به افضال ايزدي يهي گروه صاحب ملک و قوت و سطوت و شوکت هيں - نه صرف ممالک اسلامي ميں بلکه هر بر اعظم ميں حتے که يورپ ميں بهي - کيا آپ کو خبر نہيں که قسطنطنيه اور البانيا ميں بالخصوص لوگ بيحد مائل به تشيع هيں ( ملاحظه هو سفرنامه آنريبل خواجه غلام الثقلين ) اور روز افزوں تعداد شيعه مذهب اختيار کر رهي هے ؟ کيا يه شيعه تبريه يا صالحيه يا سليمانيه هيں ؟ يه فرقے اب سے صدها سال پيشتر فنا هوچکے -

آگے چلکر نہج البلاغة جلد ۲ - ۷ کي عبارت کا حواله ديتے هيں - اس حواله کو ديکھکر مجھے سخت تعجب آميز هنسي آئي کيونکه بظاهر مجھے آپ ايک ايسے شخص معلوم هوتے هيں جو برخلاف علماے اهل خلاف کے بظاهر شيعوں کي کبهي کبهي کچھه مختصرات ديکھه ليا کرتے هيں - چونکه بعض اوقات اجلاء بديهيات کي طرف بهي توجه دلانے کي ضرورت هوتي هے اس غرض سے عرض کرتا هوں که مهربان من ! آپ کو معلوم هونا چاهيے که نہج البلاغة شيعوں کے کتب اربعه ميں داخل نہيں هے بلکه وہ ايک ادب کي کتاب هے ' جو بطور بياض شريف رضي عليه الرحمة نے بلحاظ اپنے مذاق ادب و عربيت کے جناب امير عليه السلام کے چند خطب و خطوط و کلمات حکمت و سياسيات سے منتخب فرما کر جمع فرمائي تهي - يهي وجه هے که اکثر مقامات پر مبتدا محذوف هے ' صرف خبر سے انتخاب شروع هوا هے ' اور نيز يهي سبب هے که اسناد اس ميں محذوف هے ' کيونکه وہ کوئي حديث کي کتاب نہيں هے بلکه علم ادب کي ' اسي وجه سے وہ اکثر ان خطوط کو بهي نقل فرما ديتے هيں جو بطريق اهل سنت انہيں پہونچے تهے - اسي قبيل سے يه فقرہ معلومه بهي هے جسے آپنے به کمال فخر و مباهات نہج البلاغة سے نقل فرمايا هے - مکرم بندہ ! يه فقرات ايک خط کے هيں جو جناب امير عليه السلام نے معاويه کو لکها تها ' اور اس ميں مسلمات قوم کے موافق الزامي حجت معاويه اور اسکے اتباع پر اپنے خليفه برحق هونے کي قائم فرمائي هے نه که تحقيقي - معاذ الله حضرت کي شان اول فلاسفه اسلام هونے کي حيثيت سے نہيں زيادہ اس سے اجل و ارفع تهي که وہ اسے تحقيقي جواب خيال فرما سکيں - نعوذ بالله بفرض محال اگر ايسا هوتا تو سب سے پہلے ميں انکي امامت و خلافت سے دست بردار هوجاتا -

يه خيال صرف ميرا هي نہيں هے بلکه ابن ابي الحديد معتزلي جيسے مشهور فيلسوف و متکلم و مورخ شارح نہج البلاغة کا بهي هے - حسن اتفاق ديکھيے که يهي خط بجنسه نصر ابن مزاحم منقري يتيمي نے کتاب القصص ميں اپني ذاتي سند سے نقل کيا هے جسکے رجال سب مشاهير محدثين اهل سنت هيں اور کوئي بهي شيعه نہيں هے ' نه خود نصر ابن مزاحم هي شيعه هے ' اور ابن حبان سا شديد التعنت ' امام جرح و التعديل ' دشمن اهل بيت اطهار عليهم السلام نے اسے اپني کتاب الثقات ميں درج کر ديا هے -

آگے چل کر آپ خلافت کو فروع دين سے قرار دے کر اسکے فروعي ثابت کرنے کے بمقابل شيعوں کے درپے هوے هيں ' گويا که آپ شيعوں پر الزامي حجت قائم کرنا چاهتے هيں - اس مقام پر مجھے پيشتر سے زيادہ هنسي آئي - مقام انصاف هے - اگر اتفاقا خلافت آپکے نزديک فروع دين سے هے تو پهر آجتک يه نزاع شيعه و سني کي کيوں منجر به کشت و خون و تاخت و تاراج هورهي هے ؟ شيعوں سے قطع نظر فرمائيے کيونکه وہ هرگز اسے فروع دين سے نہيں مانتے ' اور نه جب تک حجيت عقل کے قائل هيں هرگز مانينگے - وہ اسے اصول دين بلکه دين کا جزو اهم و اقدم خيال کرتے هيں ' اور اسي بنياد پر ضرورت امام معصوم منصوص منصوب من الله کے قائل هيں اور اسي پر عقل نے انہيں مجبور کيا هے شيعوں کا عموما اور خاصة ميرا اور بضرورت عقل رهي خيال هے جو اقتساسي شاعر مجهه سے پيشتر مستنصر عباسي کے زمانه ميں فرما گيا هے :

ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

اس مقام پر يه ذکر کر دينا خالي از لطافت نه هوگا که يه آخري شعر اقتساسي کي ايک نظم کا هے جو اس نے اس موقع پر في البديهه مستنصر عباسي کے سامنے پڑهي تهي ' جب وہ حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه کي زيارت کے واسطے مدائن ميں آيا تها ' اقتساسي شاعر اس کے همراہ تها ' اسوقت مستنصر کو خيال جناب امير عليه السلام کے اس معجزہ طي الارض کا گذرا جو نہايت مشهور هے که حضرت حسب خواهش حضرت سلمان فارسي رضي الله تعالى عنه بر وقت انتقال آن جناب کے في الفور بمعجزہ طي الارض مدينه سے مدائن تشريف لاے ' جہاں حضرت سلمان حضرت عمر کي طرف سے گورنر مقرر تهے ' اور حضرت نے به نفس نفيس کل انتظام ان کي تجهيز و تکفين اپنے دست حق پرست سے فرمايا ' اور انهيں دفن فرما کر پهر اوسي شب کو قبل از نماز صبح مدينه ميں داخل هوگئے - يه خيال کر کے مستنصر نے طنزا اقتساسي سے کہا که يه بالکل غلات شيعه کي تراش معلوم هوتي هے - في الفور اقتساسي کهڑا هوگيا اور کهنے لگا :

انکرت ليلة اذ صار الوصي الى
ارض المدائن لما ان نها طلبا
و غسل الطهر سلمانا و عاد الى
عراص يثرب والاصباح ما وجبا
و قلت ذلك من قول الغلاة و ما
ذنب الغلاة اذا لم يوردو کذبا
فاصف قبل رد الطرف من سبا
بعرش بلقيس داني يخرق الحجبا
فانت في آصف لم تغل فيه بلى
في حيدر انا غال ' ان ذا عجبا
ان کان احمد خير المرسلين فذا
خير الوصيين او کل الحديث هبا

خير يه تو ايک لطيفه بطور جمله معترضه درميان ميں آگيا - مقصود اس سے يه هے که امام منصوص منصوب من الله کا بعد نبي منصوب هونا اسي قدر بضرورت عقل معلوم هے جس قدر که نبي کا مبعوث برسالت هونا ' پس اگر نعوذ بالله تعالى آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم نے جناب امير عليه السلام پر نص جلي نہيں فرمائي هوتي تو هم کو قطعاً انکي نبوت سے انکار هوتا ' اور جس خدا نے انہيں منصوب و منصوص فرمانے کي پيغمبر عليه السلام کو تاکيد کي هدايت نه فرمائي هوتي اسکي خدائي سے بضرورت عقل هم کو انکا کرنا پڑتا ' مگر يه سب فروض باطله هيں ' ورنه رهي عقل جس سے

# مسئلۂ مناظرہ

## اتحــاد شیعـہ و اهل سنت

از جناب مولانا شيخ فدا حسين صاحب پروفيسر دينيات محمدن كالج علي گڈہ

نصحت فلم افلح و غشوا فافلحوا
فـاوردنـي نصحي بـدار هـوان
فان عشت لم انصح و ان مت فالعنوا
ذوي النصح من بعدي لكل لسان

قطعہ مذکورہ بالا کا مصداق اتم میري ذات ھے اور بس - میں نے اپنے مضمون منطبعۂ الهلال بابت ۳ ماہ ستمبر سنہ ۱۳ میں کس قدر اهتمام بلیغ مذهبي مناظرات کے انسداد میں کیا تھا ' اور سني اور شیعوں کي فیما بین اتفاق و اتحاد قلبي نہ کہ ظاهري کي ضرورت ظاهـر کي ' اور مخصوص اپنے فـرقـہ کو دعوت صلـح و مصالحت دي - پھر کیا اسکا یہي نتیجہ تھا جو مولوي خادم حسین صـاحب کے هاتھوں مجھے مـلا ؟ اگر مولوي خـادم حسین صاحب سنیوں کي آڑ پکڑکر اور اپنے تئیں سني ظاهر کرکے میرے مضمون کا جواب نہ دیتے تو میں هرگز انکي تحریر کا جواب نہ دیتا - میں نے شیعہ سنیوں کے درمیان اتفاق کي دعوت دي تھي - قادیاني اور شیعوں کے درمیان نہیں ' مگر چونکہ انھوں نے اپنے تئیں سنیوں کے لباس میں جلوہ دیا ھے اس خیال سے کہ مبادا سادہ مزاج سنیوں کو انکي اس تحریر سے مزید نفرت و وحشت شیعوں کي طرف سے پیدا هوجاے ' لامحالہ محض حسبۃً للہ اعلاء کلمۃ اللہ و احقاق حق کیلیے چند سطور لکھتا هوں ' ورنہ بے نتیجہ قیل و قال و سوال و جواب مقصود نہیں -

مولوي صاحب نے اول میرے کل مضمون کا خلاصہ نہایت هي قابلیت کے ساتھہ تحریر فرمایا ھے - ازاں بعد اتفاق کو دیني و ملي میں تقسیم کیا ھے ' اور پھر دیني اتفاق کي تقسیم اصولي و فروعي میں کي ھے ' مگر حد و تعریف هر قسم کي بالکل محذوف اور پھر اصولي قسم اتفاق کو فریقین میں موجود بتایا ھے ' لیکن مجھے ان کي اس راے سے بالکل اختلاف ھے ' مشکل یہ ھے کہ اصولي اتفاق کي کچھہ تعریف نہیں لـکھي ھے - المعني في بطن الشاعر کا حال ھے - رجماً بالغیب کیا کہا جاے مگر تاهم اتنا ضرور عرض کرونگا کہ مولوي صاحب کے وسعت معرفت و اطلاع سے بہت بعید ھے کہ وہ اصولي اتفاق کو بین الـفریقین موجود بتاتے هیں - توحید ' نبوت ' صفات ثبوتیـہ و سلبیہ ' معاد و قرآن وغیرہ ' دیگر تفاصیل میں ضرور اختـلاف اور سخت اختـلاف ھے ' اگر مولوي صـاحب نہیں واقف هیں تو سخت مقام افسوس ھے ' مگر باخبر حضرات علماء اهل سنت سے یہ امر پوشیدہ نہیں ھے -

رها فروعي اتفاق تو اسکا بھي یہي حـال ھے کـہ وہ ایک مجہول المعني لفظ ھے جس کي نہ تعریف ھے نہ حد ھے ' لیکن یہ جملہ سخت عجیب ھے کہ :

" باوجود علماء فریقین کي جانفشاں کوششوں کے الخ " -

معلوم نہیں وہ فروعي اتفاق کس شے کا نام ھے جس کے لیے اتني کوششیں کي گئیں اور وہ کون کون علماء فریقین تھے ' جنھوں نے معلوم نہیں کب یا کس زمانہ میں کیا کیا کوششیں فرمائي تھیں کـہ باوجود ان کے پھر بھي بقول آپ کے سیلاب افتـراق نہ رک سکا ؟

آگے چل کر ملي اور سیاسي اتفاق کے ذیل میں تحریر فرماتے هیں :

" کیا هی اچھا هو اگر هم فروعي اختلافات الخ "

سبحان اللہ جب آپ میري دعوت صلح بین الفریقین کي تحریر تک کو ٹھنڈے دل سے نہ دیکھہ سکے اور باوصف اس کے کہ اس میں کوئي شائبہ سخت کلامي یا دل آزاري یا مناظرہ مذهبي کا نہ تھا اس کے جواب میں خواہ مخواہ ایک دور از کار سخت دل آزار مذهبي مناظرہ کي بنیاد قائم کردي ' جس کا نتیجہ یہ ھے کہ اگر صلح هوتي بھي هو تو نہ هوسکے ' تو پھر یقولون ما لایفعلون کا مصداق بننے سے کیا فائدہ ' اور اس قدر وقت عزیز فضول مذهبي چھیڑ چھاڑ میں ضائع کرنے سے کیا حاصل ؟

آگے چل کر آپ مشهد مقدس و علماء تبریز کي شهادت کا ذکر فـرماتے هوے لکھتے هیں کہ " علمـاء نجف نے ایک فـرمان واجب الاذعان الخ "

از براے خدا انصافاً فرمائیے کہ اگر علماء نجف نے کوئي ایسا فـرمـان واجب الاذعان جاري فرمایا اور بفـرض محال اس کا کچھہ اثر نہ هوا تو انھوں نے کیا برا کیا ؟ میں نے بھي دعوت اتحاد کي تھي - قبل اس کے کہ کسي شیعہ کے طرف سے کوئي آواز اتفاق یا اختلاف کي بلند هو ' آپ هي نے سب سے پہلے دروازہ افتراق و اختلاف کا مسلمانوں پر کھول دیا - حضرات اهل سنت کے علماء کرام سے تو اتنا بھي نہ هوا کہ اپنے بھائیوں اور اتباع کو شیعوں کے ساتھہ اتفاق و اتحاد کي هدایت تحریري و تقریري فرماتے اور سختي کے ساتھہ دعوت دي هوتي ' پھر اگر علماء عراق نے ایسا کیا اور کچھہ اثر نہ هوا تو یہ فرمائیے کہ شیعوں سے قطع نظر فرماکر اهل سنت کو کہاں تک معذور رکھیں گے ؟ اگر شیعوں نے بقول آپ کے تبدیلي نہیں دکھلائي حالانکہ یہ خیال باطل ھے جسکے شواهد بطلان سے علي گڈہ کالج و مسلم یونیورسٹي و جنـگ بلقان و مقدمہ کانپـور علي رؤس الاشهاد زبـان حال سے شهادت دے رھے هیں ' پھر بھي میں آپ سے پوچھتا هوں کہ سني حضرات نے شیعوں کے ساتھہ طرز عمل میں کیا تبدیلي دکھلائي ؟ اگر دکھلائي هو تو وہ بتلائي جائے اور اگر نہیں دکھلائي هو تو آپ اپني ذات کو ملامت کیجیے -

آگے چلکر آپ میرے مضمون کے بعض مطالب پر روشني ڈالنے کا دعوی فرماتے هیں - ازانجملہ نمبر ( ۱ ) میں تحریر فرماتے هیں :

" اگـر نیت بخیـر هـو تو اس میں اتفاق راے الـخ "

اسي کے معني خواہ مخواہ مذهبي مناظرہ کودرمیان میں لانا ھے ' جس سے میرے نفس مضمون کو کچھہ لگاؤ نہیں - آپ کا کیا ذکر ھے - هندوستان کے ایک ایک بچہ کو معلوم ھے کہ هندوستان میں لفظ شیعہ سے مراد شیعیان اثنا عشري هیں - هندوستان میں نہ زیدي رهتے هیں ' جو بغداد میں اثنا عشریوں کے دروزیں حصہ سے بھي کـم هیں - نہ تبري یا سلیمـاني یا صالحـي جو حشرات الارض کي طرح باغواے شیطاني مثل برساتي کیڑوں کے ایک خاص فصل میں پیدا هوئے اور برباد و فنا بھي هوئے - همارے اصحاب امامیہ اثنا عشریہ همیشہ انھیں کافر و نجس بدتر از سگ و خوک سمجھا کیے ' اور کلاب ممطورہ کے لقب سے ملقب کرتے رھے - فـرق بائدہ کے مهمل

وہ مقصد حاصل نہوگا ' تو لا محالہ اس مقصد مشترک کي اهميت و عظمت اور محبوبيت و کشش آپکو مجبور کريگي که باهمي جهگڑوں کو ختم کرديں' يعني اُس کے عشق کا جذبۂ قوي آپکے تمام جذبات نزاع و جدال پر غالب آجاے گا ' اور جمال مقصد کے نظارے کی محویت خود بخود هر طرف سے هٹا کر صرف اپنے هي طرف کهينچ ليگي ! و لنعم ما قيل :

لـو يسمعون کمـا سمعت کـلامها
خـروا لـعـزة سجـدا و رکـوعـا !

اگر اسلام کے تمام فرقوں کو نفس اسلام عزيز هے تو وہ اپنے تمام جهگڑوں کو يقينا اسکي حفاظت و اشاعت کي راہ ميں ترک کرديںگے' اور اگر اعلاء کلمۂ اسلام سے بڑهکر انکو خلافۂ شيخين اور امامت و وصيت علي و حسنين ( رضي الله عنهم ) و وجوب تقليد و عمل بالحديث ' و آمين بالجہر' و وضع اليدين علی الصدر او تحت السرہ کے مشاجرات محبوب و عزيز هونگے تو يقيناً وہ اُنکي پرستش ميں سرشار رهيں گے ' اور نفس اسلام کے بقاء و حفظ پر اختلاف عقائد و تفريق باهمي کو ترجيح دينگے ' فوا اسفا علی ما فرطتم في جنب الله !

و قال فريد الدين العطار :

ز نادانـي دل پر جهل و پر مکر
گرفتـار علي ماندي و بوبکـر
چو يکدم زين تخيل مي نرستي
ندانم تا خـدا را کے پرستي ؟

مجهے ذرا مہلت ملے تو چاهتا هوں که ايک تاريخ مسلمانوں کے باهمي جنـگ و جدال کي مرتب کروں' جسميں دکهلايا جاے که صدر اول سے ليکر اس وقت تـک مختلف فرقوں کے باهمي نزاع و جدل نے مختلف قرون و سنين ميں اسلام کي اخلاقي و سياسي قوت کو کيسے کيسے جاں گسل و پر از هلاکت نقصانات سے دوچار کيا هے ؟ شايد اسکا مطالعه لوگوں کيليے موجب عبرت هو' اگر يہ تاريخ مرتب کي گئي ' تو به صورت اجمال و ايجاز بهي دو تين جلدوں سے کم نہوگي که يه داستان الم بہت طول طويل هے :

سه چيز ست آنکه پاياني ندارد :
شب من ' درد من ' افسانۂ من !

---

ان الذين فرقوا دينهم و كانوا شيعاً لست منهم في شيء انما امرهم الى الله' ثم ينبئهم بما كانوا يفعلون ( ٦ : ١٥٩ )

مولانا فدا حسين صاحب کے مضمون کے متعلق چند امور کا عرض کرنا ضروري سمجهتا هوں :

( ١ ) انهوں نے اپني تحرير ميں اسپر زور ديا تها که باستثناء خلفاء راشدين' جن لوگوں کو شيعه برا سمجهتے هيں' سني بهي برا سمجهيں - اس عالم تعميم و اطلاق نے بحث کي صورت بدل دي' ليکن ميں جہاں تـک سمجهتا هوں اسميں سوء نيت نہيں بلکه سوء تعبير کا قصور هے - غالباً مولانا فدا حسين کا اس سے مقصد يه هرگز نه تها که ازواج مطہرات کو بهي اهل سنت برا کہنے لگيں - انکا اشارہ زيادہ تر بالعموم امراء بنو اميه و آل مروان کي طرف تها که بہت سے سني انکي مدح سرائي کو بهي داخل مفہوم سنيت سمجهتے هيں -

( ٢ ) انهوں نے حضرات شيخين رضي الله عنهما کي تعريف کي هے اور اپنے هم مشربوں کو روکا هے که اُنهيں برا نه سمجهيں - يه بے تعصبي و حقيقت شعاري نہايت مستحسن اور قابل صد تحسين هے' اور ميں سمجهتا هوں که جن حضرات نے انکا رد لکها هے ' ضرور تها که وہ جرح کے ساتهه حق تعديل بهي ادا کرتے -

( ٣ ) انهوں نے اسپر بهي زور ديا تها که اهل سنت خارجيوں کو اپنے سے علحدہ کرديں - جہاں تک ميں سمجهتا هوں ' خارجيوں سے انکا مقصد وہ لوگ هيں جو باوجود ادعاء تسنن ' يزيد و شمر اور ابن زيادہ کے فضائل و مناقب بيان کرتے هيں' اور اُس گذشته فرقے کو زندہ کرنا چاهتے هيں' جو بقول علامه ابن تيميه ' يزيد کي نبوت کا قائل تها !

( ٤ ) البته مولوي صاحب کا يه فرمانا که تمام اهل سنت عزا داري کے وہ تمام طريقے اختيار کرليں' جو برادران شيعه اختيار کرتے هيں' ميري سمجهه ميں نہيں آتا - فرض کيجيے که ايک سني اپنے علم و تحقيق کي بنا پر جانتا هے که فلاں طريقه سے عزا و ماتم کرنا شارع نے ممنوع فرمايا هے - تو ايسي صورت ميں وہ کيونکر اسميں شرکت کرے ؟ البته مجالس ذکر شہادت کا منعقد کرنا ' کتب مقتل و سوانح کا پڑهنا ' گريه و زاري کرنا ' وغيرہ و غيرہ ايسے امور هيں جو خواص اهل سنت تک کرتے هيں' اور صاحب تحفه تـک کا اسپر عمل تها -

( ٥ ) نہج البلاغة کي نسبت ميں سمجهتا هوں که ايسے شواهد ملسکتے هيں جن سے ثابت هوگا که علماء شيعه نے هميشه اسے ايک ادبي و حکمي حيثيت سے بہت زيادہ درجه ديا هے اور اسکے اقوال کو حجت مانا هے - اگر ضرورت هوئي تو ميں کتابوں کي طرف رجوع کرونگا - مقامات ياد هيں - حوالے کي ضرورت هے -

( ٦ ) اصل يه هے که جو تحريريں اتحاد و اتفاق کي غرض سے لکهي جائيں ' اُن ميں متنازعه فيه مسائـل کا تذکرہ هونا هي نه چاهيے ' ورنه پهر قال و اقـول شروع هو جاتا هے - خـلافت کے منصوص من الله هونے کا اگر آپ ذکر نـه چهيڑ ديتے توسرے سے يه بحث هي شروع نه هوتي - ميں اسے تسليم کرتا هوں که حضرات شيعه کے اعتقاد ميں خلافت اصول دين ميں سے هے نه که فروع - نيز وجوب عدل و صفات باري تعالی ميں بهي اهل سنت اشاعرہ ' شيعه ومعتزله سے مختلف هيں - اهل سنت سے اگر مقصود اشاعرہ هوں تو انکي کتابيں موجود هيں اور وہ خلافت کو خلافت من حيث النبوت يا اصلاً في الدين تسليم نہيں کرتيں - اصل يه هے که معاف فرمائيگا' يه بحث هي ساري کي ساري سياسي تهي ' اب کيا هوگيا ؟ ميں تو اب ان کيا کہيے که کيا سے مناقشات کے موقع پر مرحوم غالب کے حکم پر عمل کرتا هوں :

بحث و جـدل بجـاے ماں ' ميکدہ جوے کانـدراں
کس نفس از جمل نزد ' کس سخن از فدک نخواست

( ٧ ) اس تحرير ميں ايک موقع پر لکها هے که " آجکل بهي تمام دنياے اسلام ميں حتی که يورپ ميں بهي شيعه هي صاحب شوکت و عظمت و داراء کثرت نفوس هيں " يه صحيح نہيں - البانيا ميں نصيري فرقے کے قبائل هيں' مگر انکو شيعه اثنا عشري کہنا درست نہيں' قسطنطنيه ميں سوا اهل ايران کے شيعه بہت کم هيں - خواجه غلام الثقلين صاحب کا تو يه بيان هے که ايران ميں زيادہ تر بهائيت اندر هي اندر کام کر رهي هے -

( ٨ ) اس راہ ميں سب سے بڑهکر اقدم کام يه هے که رسم تبرہ کا استيصال کلي کرديا جاے اور مثل حضرۃ مغفور حجة الله خراساني کے ( جنکي شہادت في الحقيقت موجودہ عہد کے عظيم ترين ضائعات اسلاميه ميں سے هے ) علماء شيعه حرمت تبرہ کا اعلان کرديں - جب تـک يه نہوگا ' اتحاد محال' خواب و خيال -

هم نے خدا کو جانا، اسي عقل سے ضرورت نبي کي بهي پہچاني، اور اسي عقل سے ضرورت امام معلوم منصوص من الله کي ماننا پڑي - اب آپ فرمائیے که جب آپ اسے فروع دين سے خيال کرتے هيں تو اصل دين نه هوئي، پهر آپ حضرت خلفاء راشدين کي امامت کو کيوں زبردستي لوگوں سے منواتے هيں، بحديکه جو انکي امامت و خلافت کا منکر هو اسے کيا کيا کچهه کها کرتے هيں، اور کم از کم ناجي نهيں سمجهتے، يا کافر خيال کرتے هيں، اور اگر انهيں برا کها جاے تو العظمة لله - کيا يه سب هنگامه محض فروعي هونے کي بنا پر هے ؟ هرگز نهيں بقول غالب مرحوم:

پهر يه هنگامه اے خدا کيا هے ؟

آپ لوگ زباني طور پر مسئله خلافت کو فروعي قرار ديتے هيں، مگر دل سے اصولي سے بڑه کر سمجهتے هيں، اس زبردستي کا کيا علاج ؟

اس پر طره يه که اپني اظهار وسعت نظر کے خيال سے آپ نے جناب علامه ابن مثيم عليه الرحمة کي شرح نهج البلاغه سے ايک عبارت نقل کي هے - سبحان الله کيا شيعه جناب ابن مثيم کو بهي امام معصوم سمجهتے هيں ؟ يا آپ کا خيال هے که عقل کے مقابله ميں ابن مثيم عليه الرحمة کے قول کے سامنے وه سر تسليم خم کرديں گے ؟ حالانکه در اصل وه عبارت بهي ذره برابر آپ کو نافع نهيں هے، کيونکه اس ميں اسکے ليے کوئي نص نهيں هے جو خلافت مصطلح عليها بين الشيعه اور بضرورت عقل واجب على الله و على الرسول هے، وه فروع دين سے هے، بلکه لفظ خلافت بهي نهيں، ولايت قصيرة الامد کا ذکر هے، جو محض دنياوي سلطنت تسليم فرما کر ايسا ارشاد هوا هے، اور هميں بهي اس ولايت کے جو خلفاء راشدين کو حاصل تهي دنياوي هونے ميں اور غير دين هونے ميں کچهه کلام نهيں هے بلکه اس کو دين سے کچهه علاقه هي نه تها اور نه اب هے - همارے مصطلح عليها خلافت کوئي اور هي شے هے، جس پر هم جس قدر سختي کے ساتهه معتقد هيں زيبا هے، مگر آپ کا اپني مصطلح عليها خلافت کے ليے اس درجه سخت و صلب هونا اور اس کي حمايت ميں جان و مال و عرض و ناموس تک کو قربان کر دينا اور پهر زبان سے فروعي فروعي کہے جانا کس قدر عقلاً نازيبا هے -

جناب ابن مثيم عليه الرحمة سے گذر کر آپ نے ابن ابي الحديد معتزلي کي عبارت سے بهي استشهاد فرمايا هے - سبحان الله و بحمده ! کيوں جناب، کيا ابن ابي الحديد بهي شيعوں کے امام هيں، جن کے کلام سے هم پر حجت لائي جاتي هے ؟ البته وه ان شيعوں ميں سے تهے جنکي بابت ميں شيعه هوکر کہتا هوں که ايک آنکهه ميري سني هے اور دوسري شيعه - ابن ابي الحديد ان سنيوں ميں سے هے جنکا محبت اهل بيت اطهار پر ايمان هے اور جو اس محبت ميں شيعوں کو بهي محبت کي نگاه سے ديکهتے هيں، وه خود اپنے ايک قصيده علويه ميں فرماتے هيں:

و احب ديـن الاعتـزال و انني
اهوى لاجلک کل من يتشيـع

پهر اگر اس نے ايسا لکهه ديا تو هم سے کيا تعلق اور هم پر اس کا کلام کيونکر حجت هوسکتا هے ؟ اصل يه هے که هم پر بجز دليل عقلي کسي کا کلام حجت نهيں -



## الہلال :

**بڑي مصيبت يه هے که مناظره بڑهتا جاتا هے اور صورت اتحاد ناپيد تر هو جاتي هے -**

بہت سے لوگ جو اتحاد کے يه معني سمجهتے هيں که مناظرات و مباحثات روک ديے جائيں، ميں اسکا قائل نهيں - اگر حسن نيت کے ساتهه مناظرات جاري رهيں تو اس سے کشف حقيقت و احقاق حق کي راه ميں مدد ملتي هے - ليکن ميں جس کام کو کر رها هوں، اسميں نه تو اسکي فرصت هے نه گنجايش اور نه ضرورت - اگر توفيق الهي اسکے اتمام ميں موفق هو تو ضمناً يه تمام مقاصد اُس ايک هي مقصد سے حاصل هو جائينگے -

الہلال ميں ميں نے جناب مولانا فدا حسين صاحب کي تحرير درج کردي گو اسکے بعض حصوں سے مجهے اختلاف تها - مقصود يه تها که شايد اتحاد فريقين کے مبحث پر کوئي مفيد بحث شروع هوجاے - ليکن ديکهتا هوں تو اب وهي عام انداز کا مناظره شروع هوگيا هے، اور وه مضيع وقت، و مضر مصلحت، و موجب ازدياد نزاع و شقاق هے نه که وسيلهٔ اتحاد -

چونکه مولانا فدا حسين صاحب کي تحرير شائع هوئي تهي، اسليے ضرور تها که اسکے مخالف جو تحريرات آئي هيں وه بهي شائع کي جائيں، مضامين تو بهت سے آے ليکن صرف دو شائع کرديے گئے - اب ايک کا جواب الجواب بهي شائع کرديتا هوں اور يه آخري تحرير اس باب ميں هے - آينده کوئي تحرير شائع نهوگي - اولين تحرير کي اشاعت کے بعد هي متعدد حضرات فريقين نے لکها که اس طرح کي تحريرات شائع نه کي جائيں که الهلال کا مقام دوسرا هے، ليکن ميں نے مناسب سمجها که بے طرفانه و بے تعصبانه، دونوں طرح کے ايک دو مضمون شائع هوجائيں -

ميرا اراده تها که بعد اندراج مراسلات و مکاتيب، خود اپنے خيالات بهي به تفصيل اس موضوع پر ظاهر کرونگا، ليکن حيران هوں که کس کس چيز کو لکهوں ؟ هر اهم موضوع بحث کافي توجه کا طالب اور وقت اپني قدرتي مقدار ميں کمي و بيشي کرنے کا عادي نهيں -

کسي دوسري جگه چند سطريں اتحاد فرق اسلاميه پر لکهي هيں انهيں بغور ملاحظه فرمائيے - اسميں شک نهيں که اگر باهم متضاد اعتقادات کا استيصال کلي هوجاے تو يه اتحاد اصلي و حقيقي هوگا - اسکا طريقه هميں بتلا ديا گيا هے: فان تنازعتم في شي فردوه الى الله والرسول - مگر بدبختانه بحالت موجوده ايسا هونا قريب قريب محال هے -

پس اتحاد کي صرف ايک هي ممکن صورت هے اور وه يهي هے که چند مقاصد کو مشترک قرار ديکر اسکے ليے سب کا متفق هوجانا، اور پهر اپنے اپنے مخصوص اعتقادات پر بغير تعصب جاهلانه قائم رهنا، اگر شيعه اور سني کم از کم باهم ايک ايسا معاهده کرليں اور سچے دل سے اُسپر عمل بهي کريں تو اسلامي دنيا کي اولين مصيبت عظيمه کا خاتمه هے، اور کچهه عجب نهيں که آگے چلکر خود بخود کسي دوسرے حقيقي اتحاد کي راه کهل جاے -

ميں ايک نهايت هي اهم اور دقيق مطلب عرض کر رها هوں، غور کيجيے - اگر آپ لوگ باهم ايک دوسرے سے لڑ رهے هوں، مگر ساتهه هي ايک مشترک مقصد محبوب و عزيز بهي اپنے سامنے رکهتے هوں، اور نيز آپ پر واضح هو جاے که جب تک آپ سب کے سب متفق هوکر اور اپني باهمي جنگ آرائي ترک کرکے اسکے ليے ساعي نهونگے،

حکومت یونان کو روانه کردو ' چنانچه گذشته پانچ دن سے اس فرقه کي هر عورت اس فراهمي ميں مصروف هے - اپنے هر يوناني آشنا سے بوقت رخصت اعانت ملي کے نام سے کچهه نه کچهه طلب کيا جاتا هے ' اور جمع شـــده رقم هر گهـــر سے دوسري صبح کو بلا خيانت مسس اورنيـــا اور ميـــڈيم زلو رشڈمي نمبر ۶۲ و نمبر ۵۱۳ کو سپرد کرديجاتي هے - کل صبح تـــک اس کل رقم کي مقـــدار جو اور نيالي رالي کمپني غلطه کو تفويض کي هے ' ۱۴۸۰ غرش اور ايک طلائي گهڑي هے - ميڈم رالو نمبر ۵۱۳ بيمار هے - اسنے ابهي تـــک کوئي رقم جمع نهيں کرائي هے - بوقت داخله رقم عرض کيا جائيگا -

## اضـــافـــهٔ قيمت الهـــلال

الهـــلال کي اشاعت ۴ محرم الحرام سنه ۱۳۳۲ هجري اور ۱۱ ماه مذکور ميں ايـــڈيٹر صاحب کي جانب سے دو مضمون شـــذرات کے نيچے " صدا بصحرا " اور " بعض مسايل مهمه " کے عنوان سے شايع هوے هيں - ميں نے اس امر کي جانچ کي تهي که پبلـــک کي طـــرف سے ايڈيٹر الهـــلال کي آواز پر کسنے کيا خيال ظاهر کيا ' جسکو نهايت دبي زبان سے ايڈيٹر نے بہت هي قابليت کے ساتهه چاها هے يعني ضخامت الهـــلال اونکي جولاني طبع اور کثرت افـــکار کے مقابله ميں بہت کم هے ' اور هر هفته مضامين ايڈيٹر کے منشاء کے موافق درج هونے سے رهجاتے هيں -

اسکے علاوه کاغذ ' سياهي ' ٹايپ کي عمدگي ' اور کمپـــوز کرنيوالونکي قلت ' ايڈيٹر کي محنت سے قطع نظر کرکے بهي ضرور عام توجه کے قابـــل مسئـــله بن گيا هے - ميـــري اس راے سے عام هندوستاني ناظـــرين يقيناً متفق هونـــگے که اسوقت هندوستان ميں جسقدر اردو جرائـــد شايع هو رهے هيں اونـــکے ديکهتے هوے الهـــلال هي ايک ايسا پرچه هے ' جسکا هر وقت شوق کے ساتهه انتظار رهتا هے - همارے ملکي بهائيوں کي سخت بد قسمتي هوگي که ايسے پرچه کو اپني نا قدرداني اور لا پرواهي سے با وصف اسکے که وه اوسکي خوبيوں کو تسليم کرچکے هيں ' مالي امداد نه ديکر کمزور يا قليل الاشاعت يا اوسکے موجوده طريق اشاعت ميں کمي پيدا کرديں - يه ميرے کورے الفاظ هي نهيں هيں بلـــکه ميں عملاً اپني هر تجويز کي پيروي اور اوسکے عمل در آمد پر تيار هوں - لهـــذا هر دو مضامين متذکرة الصدر کے ديکهنے کے بعد ميري راے يه قرار پائي هے که الهلال کي ضخامت موجوده اشاعت کے مقابله ميں ڈيوڑهي کرديجاوے ' اور سالانه چنده ميں ۷ روپيه اضافه کرکے پندره روپيه سال قرار پاے اور ميں پيشگي ايک سال کا چنده جس روز سے يه انتظام عمل پذير هو انشاء الله تعالى هميشه دينے کيليے موجود هوں فقط -

سيد محمد علي ' افسوس - وکيل ٹونـــک از سرونج مالوه

---

حضرت مولانا دامت برکاتکـــم -

السلام عليکم و رحمة الله " صدا به صحرا " کے عنوان سے دو تين هفته قبل جو مضمون " الهـــلال " ميں طبع هوا تها ' اوسکے جواب ميں ايک انکسار نامه ارسال خدمت اقدس کيا تها اور عرض کيا تها که الهلال کا سالانه چنده دس اور باره روپيه هونا چاهيے - ممکن هے که وه عريضه ملاحظه ميں آيا هو - مجهے انتظار هے که پبلک اسکا تصفيه کسطرح کرتي هے ؟

ميرا چنده ختم هوچکا هے ' سال نو کا چنده بذريعه مني آڈر ارسال خدمت گرامي کيا گيا هے ' اور ميں نے دو روپے زياده بهيجے هيں يعني دس روپے روانه کئے هيں ' اميد هے که اضافه کرده چنده قبول فرمايا جائيگا کيونکه الهلال جس خاص اهتمام اور حسن و خوبي کے ساتهه اشاعت پاتا هے اس لحاظ سے اوسکا آٹهه روپيه چنده محض نا کافي هے - خريداران الهلال سے ضرور توقع هے که وه نهايت کشاده دلي کے ساتهه بلاکسي ترغيب انتظار کے بطور خود چنده کے اضافه ميں تقديم کرکے ايک بزرگ ترين فرض ديني و اخلاقي کو پورا کرينگے اور اپني ملي زندگي کا ثبوت دينگے -

ايزد متعال سے ميري هميشه يهي دعا رهتي هے که وه آپکي عمر اور صحت ميں ترقي دے ' اور اوسکي نصرت و حفاظت شامل حال رهے آمين -

خادم خريدار نمبر ( ۱۹۲۰ )

---

قابل صد تکريم جناب مولانا صاحب دام فيضکم

السلام عليکم و رحمة الله و برکاته - اس بات کے ظاهر کرنے يا کهنے کي شايد کوئي ضرورت نه هوگي که جناب کس خوش اسلوبي اور اعلى قابليت سے اخبار الهلال نکال رهے هيں ' جو نه صرف همين بيروني صحيح خبر هي بهم پهونچاتا هے بلکه اگر سچ پوچهيے تو اس نے همارے اخلاق' مذهبي حالت' اور مذاق کي درستگي ميں بہت زياده امداد دي هے - خدا آپکے ارادوں ميں استقلال اور کاميـــابي عطا فرماوے -

چونکه اب تيسري جلد ختم هونيوالي هے ' اور بہت سے اصحاب کا پچهلا چنده پورا هوکر نئے سرے سے اخبار جاري کرنيکا وقت هوگا اسليے اگر جناب اخبار کا چنده بجاے ۸ روپيه کے ۱۰ روپيه کرديں ' تو شايد نامناسب نه هوگا - بلکه ميں اميد کرتا هوں که شايقين بڑي خوشي سے قبول کرينگے' کيونکه اب يه امر پبلک اور قارئين اخبار پر بخوبي روشن هوگيا هے که آپکو اس کام ميں چه جائيکه مالي منفعت هو الٹا نقصان هے - ميري تو يه خواهش هے که خواه آپ ۱۰ روپيه کا اعلان بهي نه کريں ' تب بهي شايقين کو چاهيے که جديد چنده خود بخود دس روپيه ارسال کرديں - فقط والسلام -

نعمت علي از لوديانه

---

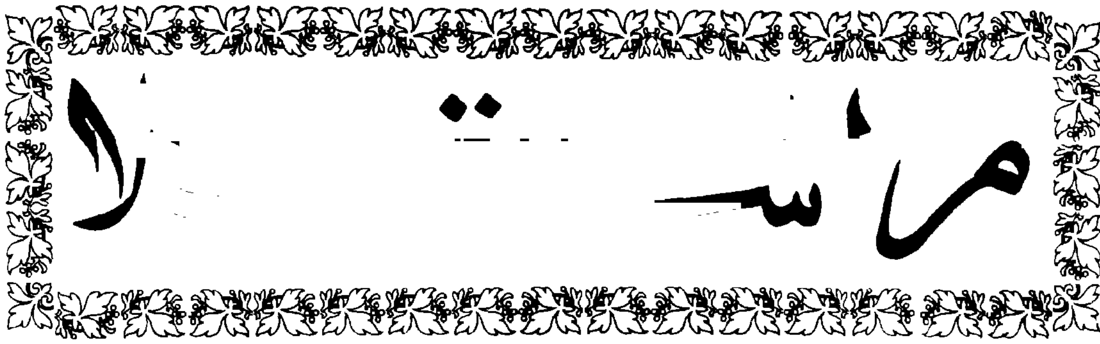
حضرت مولانا دامت برکاتکم

السلام عليکم و رحمة الله - الهلال مورخه ۴ محرم الحرام نمبر ۲۳ ميں " صدا به صحرا " کے عنوان سے حضرت نے الهلال کے جن مصارف کے طرف اشاره فرمايا هے' ضرور هے که خريداران الهلال بہت جلد اس طرف متوجه هوجائيں - الهلال جس غير معمولي اهتمـــام اور ظاهري و باطني حسن و خوبي کے ساتهه طبـــع هوا کرتا هے وه قارئين سے مخفي نهيں هے ' اور پهر الهلال کي همين جسقدر احتياج هے' سب جانتے هيں - اسليے خريداران الهلال کا فرض اولين هے که وه چنده ميں اضافه کرديں -

اگرچه حضرت نے صراحت نهيں فرمائي که کسقدر اضافه هونا چاهيے تاهم يه همارا فرض ديني هے که جمله حالات پر غور کرکے کوئي مناسب شرح مقرر کرديں' ميري راے تو يه هے که سالانه چنده اقل درجه باره روپيه هو ' تاکه حضرت کے ذاتي خساره ميں کچهه کمي هو ' اور گونه اطمينان کے ساتهه اپنے مهتم بالشان مقاصد کي اشاعت ميں مصروف رهيں -

جو اصحاب سردست اسقـــدر زيادتي کا بار نهيں اوٹها سکتے - اونهيں اقل درجه دس روپيه سالانه دينا چاهيے - بهرحال قوم پر لازم هے که وه الهلال کي مدد کرے اور اپني زندگي کا ثبوت دے ' ورنه بے حسي اور بهي ذليل کرائيگي - مجهے يقين هے که الهلال کي بے لاگ اور بے لوث قومي خدمات کسي مسلمان کو اوسکي معاونت سے محروم نه رکهينگے -

خريدار نمبر ( ۱۹۲۰ ) ( از حيدرآباد دکن )



## انگلستان میں تبلیغ اسلام

از داعي اسلام خواجه کمال الدین - وو کنگ

لارڈ هیڈلے بالقابه کا مشرف باسلام هونا نهایت با برکت ثابت هوا - آپ کے علاوہ تین اور اعلی طبقه کے ارالین نے اسلام قبول کیا -

( ۱ ) ایک نهایت اعلی طبقه کي لیڈي جو انگلستان کے ایک ڈیوک کي اقرب عزیزہ هیں ـ زینب ـ نام کے اعلان کا ابهي وقت نهیں آیا -

( ۲ ) رایٹ کونت کـگ دي لوئڈر فرانسیسي لواے کونٹ - } مواهب الرحمن شیخ صلاح الدین دي کوئڈر -

( ۳ ) مسٹر جر کوائب جو ایک روسي امیرزاده هیں انکا اسلام بهت نتیجه خیز هے جسکے متعلق پهر لکهونگا - } عطاء الرحمن شیخ جلال الدین محمد -

اسکے علاوہ ذیل کے نومسلم و نومسلمه طبقۂ متوسطه سے تعلق رکهتے هیں -

| ( اصلی نام ) | ( اسلامي نام ) |
|---|---|
| مسز کلفورڈ | عائشه |
| مسز والو لیٹ ابراهیم | فاطمه ابراهیم |
| مسز مي | امة الرحمن قمر النسا |
| کپتان استینلي مسکوریڈ | عبد الرحمن |
| مس للي رینسم | امة الهیه حلیمه |
| مسز جسفورڈ | ابهي نام کوئي تجویز نهیں هوا صرف خط کے ذریعه اسلام قبول کیا هے ' ملاقات بهي نهیں هوئي - |

انکے علاوہ سیف الرحمن شیخ رحمت الله فاروق المعروف لارڈ هیڈلے بالقابه کے چار فرزند جو ابهي کم عمر هیں ' اور باقي نومسلموں کے سات بچے هیں ' جنمیں سے دو چار ۱۶ سال کے لگ بهگ هیں - اللهم زد فزد -

بات یه هے که اسلام کو بهیانک سے بهیانک صورت میں یهاں پیش کیا جا چکا هے - لارڈ هیڈلے کے اعلان اور اُنکے مضامین نے یک لخت لوگوں کو متوجه کردیا هے - یه لوگ عیسائیت سے تو سخت بیزار هیں لیکن ایسے مذهب کے بهي متلاشي هیں جو معقولیت اپنے اندر رکهتا هو - اُن اصحاب کي طرف سر دست توجه کرنا میں ضروري نهیں سمجهتا جو دهریت کے هاتهه بک گئے هیں میرے نصب العین وہ هیں جو مذهب کي ضرورت کو تو مقدم سمجهتے هیں اور عیسائیت سے بیزار هیں ' اور اُن لوگوں کي تعداد لکهوکها تک هے - همت ' استقلال ' تواتر ' دعا ' اخلاص ' جان توڑ محنت اور اُن سب کے بعد توکل اور نصر من الله و فتح قریب -

## مکتوب آستانۂ علیه

از مراسله نگار خصوصي

گذشته هفته کے ترکي اخبارات کے مطالعه سے آپ کو معلوم هوا هوگا که حکومت یونان ایک ڈریڈ ناٹ موسومه قسطنطنیه انگلستان کے ایک کارخانه میں بنوا نے کا آڈر دیچکي هے - رقم کي ادائي کا اس صورت سے قرار داد هوا هے که مجموعي رقم کے تین حصوں میں سے ایک حصه تو خاص حکومت یونان ادا کریگي ' اور مابقی دو حصے وہ یوناني افراد ' جو حکومت عثمانیه کي رعایا هیں قسطنطنیه کي کسي بینک کے ذریعه ادا کریں گے ' چنانچه قرکے علاقه جات میں نهایت احتیاط و سرگرمي اور بهت هي خفیه طریقوں سے یوناني قوم کے با اثر افراد سے لیکر ادنے طبقه تک کا هر شخص اس کام کے واسطے رقم جمع کر رها هے ' اور آثار سے ثابت هوتا هے که زیادہ سے زیادہ دو ماہ کے اندر مطلوبه رقم جمع هو جائیگي - ترکي خفیه پولیس کے ایک افسر کي رپورٹ کا خلاصه درج ذیل هے - اس کے ملاحظه سے واضح هوگا که آج کل یوناني قوم ترکي حکومت کے مٹانے کي فکر کس انهماک کے ساتهه کر رهي هے ' اور اس سرگرمي کا کیا نتیجه نکلنے والا هے - جس کا اظهار اس قوم کے ذلیل سے ذلیل درجه اور پیشه کے لوگ کر رهے هیں - عثماني جمعیة بحریه ( دونا کا جمعیت ) اور مدافعه ملیه جمعیة دو سال سے صرف اسلامبول هي میں نهیں بلکه ملک کے هر هر گوشه سے رقم جمع کر رهي تهي ' مگر کچهه تو مسلمانوں کی ناعاقبت اندیشي اور کچهه افلاس کي بدولت اس وقت تک ایک رشادیه ڈریڈ ناٹ کے واسطے بهي کافي رقم جمع نهیں کر سکي -

اُدهر اس چهوٹي سي مخالف قوم کا یهه حال هے که دو ماہ کے اندر کافي سے زیادہ رقم کا جمع کر لینا بالکل یقیني هے - غافل مسلمانوں ! بے پروا مسلمانوں !! اگر هماري غفلت کا یهي حال هے تو وہ زمانه قریب هے که هماري مسجدوں پر صلیب چڑهائي جاے -

### انسپکٹر خفیه پولیس غلطه کي رپورٹ مورخه ۷ محرم کا ایک حصه

سپاهي نمبر ۸۲ کي رپورٹ دیروزہ کي بنیاد پر آج میں نے حلقه نمبر ۱۸ کا دورہ کیا انکشافات درج ذیل هیں :—

ڈي مي تریس کمپني پیرا اور رالي کمپني غلطه کے کارکنوں کے ذریعه محوله بالا حلقه کي تمام یوناني رنڈیوں کو ایک هفته سے آمادہ کیا گیا هے که جس طرح اور یوناني تجار ' کمیشن ایجنٹ ' کشتي بان ' اور مختلف صناع قسطنطین اعظم اسمي ڈریڈناٹ کے واسطے رقم فراهم کر رهے هیں ' تمهارا بهي ملي فریضه هے که تم بهي جسقدر ممکن هو ' رقم جمع کرکے مندرجه بالا کمپني کے ذریعه

خواه محصنات هوں یا غیر محصنه ' اپنا اصلي نام ظاهر کریں اور اُسي نام سے انکا بالاعلان تذکره بهي کیا جاے - اگر وه مضامین لکهیں تو انکے نیچے خود انکے نام کو درج کرنا چاهیے ' نه که انکے شوهر اور والد کے نام کو - یهي اسلام کی ساده و اصلي تعلیم هے - یهي خاندان نبوت کا اُسوهٔ حسنه هے - یهي صحابهٔ کرام و تابعین و جمیع سلف صالحین کا طرز عمل هے ' اور اسي پر آج تمام اسلامي ممالک میں مثل عرب و حجاز ' مصر و شام ' مراکش و مغرب ' اور جمیع بلاد عثمانیه میں عمل کیا جا رها هے - اور کوئي وجه نهیں که مسلمانان هند هندوستان کی رسم و رواج سے اس درجه مقید هوں که ان تمام نظائر و شواهد سے چشم پوشي کرلیں -

برادران هنود معاف فرمائیں اگر میں کہوں که اسلام هندوستان میں آکر اور تمام مقامات سے بہت زیاده مسخ هوا - عربی سادگي اور عجمي تکلف و تصنع ' ان دونوں عنصروں سے پہلے هي مرکب هوچکا تها ' اُسپر هندوستان کي بت پرستي اور اقوام وثنیه کے رسم و رواج کے اضافه نے ایک ایسي صورت بنادي که آج اصلاح اعمال و جزئیات اعمال کا کام هندوستان میں اور تمام ممالک اسلامیه سے زیاده تر مشکل هوگیا هے اور چهوٹي چهوٹي باتوں کے اندر بهي هنـدوستان کي رسـم رواج کا کوئي نه کوئي عظـیم الشان بت چهپا هوا هے - عورتوں کے ناموں کے مخفي رکهنے کا خیال بهي ایک ایسي هي رسم هے - بهتر هے که اس سے جلد کناره کشي کي جاے -

ابهي هندوستاني رسم و رواج کے بت سے نجات نهیں ملي تهي که تقلید فرنـگ کا ایک نیا بتکده آباد کیا گیا هے - ارباب توحید کو چاهیے که دونوں کي پرستش سے رهائي حاصل کریں :

هم کعبهٔ و هم بتکده سنـگ ره ما بود
رفتیــم و صنم بر سر محراب شکستیم

## مسئـلـهٔ تبلیغ اسـلام

### اور اخـتـلاف فرق اسـلامیه

خواجه کمال الدین بي - اے

بزرگ من و محسن قوم تسلیم - الهلال کے جدید نمبر میں آپنے " اجتماع عظیم " کي سرخي سے تبلیغ اسلام کے متعلق جو کارروائي درج کي هے اور جسمیں آپکي تقریر بهي درج هے اُس سے یه پایا جاتا هے که جناب محترم خواجه کمال الدین صاحب کو مالي مدد دیجاوے - چنانچه فوراً اس پر غور کرکے کے بعد چند دوست اس بات کے لیے تیار هوگئے که لکهنؤ میں بهي چنـده جمع کیا جاوے ' اور اپنے خیال کو قائم کرکے چنده وصول کرنیکے لیے روانه هوگئے - لیکن پبلک میں جو خیالات هیں آنکے سننے کے سوا اور کچهه هاتهه نه آیا - مجبوراً خاموش هوکر بیٹهه رهے ' اب خیال یه هے که ایک مستقل اصول قرار دیکر اس کے لیے کوشاں هوں گے - لیکن جو سوالات هیں وه درج کیے جاتے هیں :

( ۱ ) کیا خواجه کمال الدین قادیاني نهیں هیں ؟ اگر نهیں تو کیا لارڈ هیڈلے بالقابه قادیاني نهیں هوے ؟

( ۲ ) کیا اشاعت و تبلیغ اسلام خواجه صاحب کے ذریعه سے کیجاویگي ؟

پس استدعا هے که اپنے خیالات کا اظهار بذریعه اخبـار فرمائیے که آپکے خیالات مرزا صـاحب قادیاني کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں کهانتـک وسعت رکهتے هیں ' اور احمدي گروه کي شرکت اشاعت اسلام میں مضر هے یا نهیں ؟ ( مختار احمد خاں از لکهنؤ )

## الهلال :

عزیز من ! آجتـک اشاعت اسلام کو جس چیز نے روکا هے ' یقین کیجیے که یهي تفرق و تشتت فرق اسلامیه اور عدم تشکیل وحدۃ اسلامیه هے - اسلام نے پہلے هي دن اسکا سد باب کردینا چاها تها - حیث قال : ولا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاءهم البینات ' اولئك لهم عذاب عظیم ( ۳ : ۱۰۵ ) اور اختلاف کا علاج بهي بتلا دیا تها : فان تنازعتم في شي ' فردوه الی الله و الرسول ان کنتم تومنون بالله و الیوم الاخر ' ذلك خیر و احسن تاویلا ( ۴ : ۵۹ )

لیکن تفریق هوئي اور جو مصیبت مسلمانوں پر آني تهي آئي ' ازانجمله یه که اسلام کي جو تبلیغي قوت صدر اول میں مشارق و مغارب کو مسخر کر رهي تهي ' وه بالکل رک گئي اور مسلمانوں کي قوت بجاے اشاعت توحید کے ' باهمي جنـگ و جدال میں صـرف هونے لـگي - اسي کا نتیجه بغـداد کا قتـل عام ' دولت عباسیه کا انقراض ' اور اسلامي تمدن و علوم کا خاتمه تها جو حملهٔ تاتار سے وقوع میں آیا - تلك الحملة التي کانت اول صدمة ' صدمت بناء قوة المسلمین صدعاً ' لم یلتئم من بعده و یعد کما کان !

یقین کیجیے که اگر شہادت حضرة عثمان رضي الله عنه کے بعد سے باهمي نزاعات کا سلسله شروع نه هوا هوتا جو اب تـک روبه ترقي هے ' تو آج تمام آباد کرهٔ ارضي پر صرف ایک هي قوم و ملت هوتي اور وه صرف ملت اسلامي تهي ' کیونکه یه وعدهٔ الهي تها ' و لن یخلف الله وعده و انما هم المخلفون : وما کان ربك لیهلك القری بظلم و اهلها مصلحون ( ۱۱ : ۱۱۷ )

لیکن کیا اب بهي وقت نهیں آیا هے که آنکهیں کهلیں اور دین الهي کي عزت کو اپنے اعمال مظلمه سے آور زیاده ذلیل و رسوا نه کریں ؟ کیا گذشته غفلت انتہا کیلیے کافي نهیں هے که مزید سرشاري کیلیے لوگ بیقرار هیں ؟ پهر کیا هے که موجوده دور مصائب و فلاکت کے احساس کا ادعا بهي کیا جاتا هے ' اور ساتهه هي اپني قدیمي خصوصیات جنگ و نزاع سے هٹنے کا اراده بهي نهیں هے ؟ افلم یدبرو القول ' ام جاء هم مالم یات آباء هم الاولین ؟ ( ۲۳ : ۶۸ )

میں ایک لمحه کیلیے بهي اس اتفاق و اتحاد کا قائل نهیں که لوگ اپنے اپنے عقائد سے دست بردار هوجائیں جنکو وه اپنے نزدیک حق و صحیح سمجهتے هیں - یه یا تو نفاق هے یا مداهنت في الدین ' اور یا پهر " ردوه الی الله والرسول " کا نتیجه ' لیکن بظاهر اسکي امید نهیں اور ویسے فضل الهي کوئي خارق عادت دکهلا دے تو یه دوسري بات هے -

اب سوال یه هے که حفظ شریعت و ملت اور اشاعت اسلام جیسے مشترک مقاصد کے کام کو اسي باهمي اختلافات کي نذر کردیا جاے یا کوئي صورت عمل بهي پیدا کي جاے ؟

اگر اشاعت اسلام کا کام هر فرقه اپنا فرض سمجهتا هے ' تو کوئي وجه نهیں که هر فرقه اسمیں شریک نهو -

### ( اصول اتحاد فرق اسلامیه )

اسکي صورت صرف یه هے که هم لوگ اپنے عقائد کي ایک اصولي تقسیم کردیں - چند اولیات کو مشترک قرار دیں اور باقي امور کو مخصوص ..

# اسئلة و اجوبتها

## ( ۱ )

## طريق تسميهٔ و تذکرهٔ خواتين

( از جناب مرزا عرفان علي صاحب ريٹائرڈ ڈپٹي کلکٹر - آگره )

مکرم و معظم دام مجدکم - تسليم

مجهکو جناب سے نياز حاصل نهيں مگر جناب کي عظمت و شان علمي هر دل ميں جاگزيں هے -

• يوں تو معمولاً الهلال بدر درخشاں کي طرح هر هفته چمکتا هے' مگر ۳ دسمبر کا پرچه بعض ايسے دل چسپ مضامين کا مجموعه هے جس سے غلامان اسلام کو خاص واسطه هے -

سچ يه هے که هم مسلمان هيں اور همارا مسلمان هونا همارے طرز معاشرت سے ظاهر هونا چاهيے' کيونکه سب سے پهلا ثبوت يهي هے ' يه نهيں که هم قسميں کها کها کر کسي کو باور کراديں که هم پيرو اسلام هيں -

تقرير طويل هوئي جاتي هے ' مجهے صرف دو باتيں پرچه متذکره بالا کے متعلق عرض کرني هيں' ان کو اس نظر سے عرض کرتا هوں که جناب انکو کسي پرچه آينده ميں صاف کرديں تاکه کوئي شک باقي نه رهے -

اول يه که " طريق تذکره و تسميهٔ خواتين " کي نسبت الهلال نے صفحه ۴۲۲ کے اول کالم ميں جهاں اپني راے ظاهر کي هے' وهاں يه فقره بهي لکها هے که " اور جس نام سے أسنے ( عورت نے ) جلسه نکاح ميں اپنے شوهر کي رفاقت دائمي کا اقرار کيا " اس ميں رفاقت دائمي کے اقرار کو اچهي طرح نهيں سمجها - اس سے آپکي مراد کيا هے ؟ براه عنايت صراحت مزيد فرما ديجيے - دوم مضمون کا جو لب لباب هے' اور جو أسکا ماحصل هے ' أس سے مجهے پورا اتفاق هے اور ميں تو اس خيال کا شخص هوں که اپنے نام کے ساتهه مسٹر کا لکها جانا بهي گوارا نهيں کرتا - آپکو ياد هوگا که ميں نے جب آپکے مطبوعه ليبل کو درست کيا هے تو مسٹر کا لفظ قلمزد کر کے مرزا لکهديا تها ' مگر شوهر کے نام کے ساتهه زوجه کو خطاب کرنا عقلي دلايل سے معيوب نهيں' اور شرعي بهي کوئي حکم نهيں' پس اعتراض کے قابل کيوں قرار ديا جاتا هے ؟ يه همنے مانا که مسز نه کهو تو اهليه ' اهلخانه ' زوجه ' بيگم صاحبه ' خاتون خانه وديگر خطابات سے مثلاً بهو بيگم ' بڑي بهو' ممتاز محل وغيره کهنا کيا برا هے ' اور کيا اعتراض اسپر هو سکتا هے ؟ اسي سلسله ميں ميں اتنا اور بهي عرض کرونگا که تحقير و تصغير پر ايک نظر ڈالتے هوے ديکهيے که اگر ايک غريب کي لڑکي فاطمه نامي ايک امير کبير اهل علم کي زوجه هو جاے' تو کيا أسکي عزت افزائي اسميں نهيں که وه اپنے شوهر کے نام کے ساتهه موسوم کيجاوے' اور بجاے فاطمه کهلانے کے نواب بيگم ' بيگم صاحبه ' يا اهليه محترمه ذيجاه کهلاوے ؟

اب ميں زياده سمع خراشي نه کرونگا ' اس تکليف دهي کو معاف فرمائيگا - غالباً آپ آل انڈيا محمڈن کانفرنس آگره ميں تشريف فرماهونگے' اسوقت زيارت سے مشرف هونگا - انشاء الله تعالے -

## الهلال :

توجه فرمائي کا شکريه -

( ۱ ) " جلسهٔ نکاح ميں جس نام سے أس نے الخ " اس کا مطلب تو صاف واضح تها - يعني وهي اصلي نام جو أس وقت ليا گيا ' اور جس نام کے ساتهه أس نے اپنے شوهر کي دائمي رفاقت کا اقرار کيا - دائمي رفاقت سے نکاح مدني مراد هے -

( ۲ ) ميرا مقصود يه تها که مسز وغيره کا خيال محض يورپ کي تقليد سے پيدا هوا هے ' اور عورت کے نام کو چهپانا اور اسکے اعلان کو موجب حيا سمجهنا ايک ايسي رسم هے جسکي شريعت ميں کوئي اصليت نهيں ' نيز خاندان نبوت و صحابهٔ کرام کا طرز عمل بکلي اسکے خلاف - باقي با صطلاح فقه جواز و عدم جواز کي يهاں کوئي بحث نه تهي ' اور جب ايک قدرتي طريقه اظهار نام حقيقي کا موجود هے تو کونسي ضرورت هے که مصنوعي طريقے ايجاد کيے جائيں ؟ کيوں ايک مرد اپنے نام سے پکارا جاے' اور کيوں عورت نه پکاري جاے ؟

اس مبحث ميں قابل غور امر يه هے که " بيگم صاحبه فلاں ' زوجهٔ فلاں ' اهليهٔ فلاں ' بهو بيگم' تاج دلهن" وغيره وغيره تراکيب سے اعلان و تسميه کا خيال کيوں پيدا هوتا هے ؟

دو حال سے خالي نهيں :

يا تو اسليے که عورتوں کا نام ظاهر کرنا بر بناے رسم و رواج معيوب سمجها جاتا هے' اور گو هر مصنوعي نام بهي مثل علم کے هو جاتا هے ' ليکن رسم و رواج کي پرستش اجازت اعلان نهيں ديتي -

اور يا پهر بر بناے تقليد فرنگ که "مسز" کي جگه "بيگم" وغيره کي جستجو هے -

اول صورت ميں شرعي امتناع کا يه پهلو نکلتا هے که جس چيز کے اظهار سے شارع نے نهيں روکا اور نه کوئي عملي نمونه دکهلايا ' محض رسم کي وجه سے اسپر اصرار کيا جاے اور اسطرح رسم و رواج کو حقيقت شرعيه پر ترجيح دي جاے -

ياد رکهيے که جب کسي غيرشرعي امر پر رسماً سخت اصرار کيا جاے تو ضروري هے که اسکو شدت و سختي کے ساتهه روکا جاے - کيونکه اس طرح غيرشرعي امور کا مثل احکام شرع کے واجب الانقياد هو جانا ممکن هے ' اور همارے اعمال ميں اسکي صدها مثاليں موجود هيں -

آپنے فقها کے اقوال پڑهے هونگے که اگر کسي فعل مباح کو اس اصرار کے ساتهه لوگ بجا لائيں که اسے واجب و فرض سمجهے جانے کا خوف هو تو اس حالت ميں ايسے مباحات کا ترک واجب هے' حفظاً لاحکام الشريعة و الحقيقة -

دوسري صورت کي نسبت أس مضمون ميں تفصيلاً عرض کرچکا هوں - يورپ ميں يه حالت عورتوں کے گذشته مسيحي أسر و مملوکيۃ کا بقيه هے' اور اسکي تقليد کرنا يه معني رکهتا هے که اسلام کي بخشي هوئي حريت کو تقليد مسيحي ... پر قربان کرديا جاے - ضمناً اس سے يه نتيجه نکلتا هے که آپ کسي نه کسي وجه سے عورت کو حق اعلان ذاتي دينا نهيں چاهتے - حالانکه اسلام نے ديا هے - تمام عبادات و معاملات ميں مسلمان عورت مثل مرد کے حق ذاتي کے ساتهه ايک وجود مستقل تسليم کي گئي هے - پهر ايسا کرنا کب درست هوسکتا هے ؟

يهي وجوه هيں جنکي بنا پر اس عاجز کي راے عام طرز عمل کے خلاف هے' اور اسکو ضروري سمجهتا هوں که مسلمان خواتين

# [illegible]

## الہلال:

جو عبارت آپنے نقل کي هے اُسکا مطلب صرف اسقدر هے که کهانڈ کے صاف کرنے کي چیزوں میں سے ایک شے سور کي هڈي بهي هے اور یه بالکل ٹهیک هے ' لیکن حلت و حرمت کیلیے علاوہ دیگر مباحث فقهیه کے' یه سوال باقي رهجاتا هے که جو شکر هم استعمال کرتے هیں' ایا وہ بهي اسي سے صاف کي جاتي هے یا نهیں ؟

ایک زمانے میں مجهے خود اسکا خیال هوا تها اور میں نے تحقیق کیا تها - مجهے معلوم هوا تها که بهت سے طریقے هیں ' منجمله انکے ایک یه چیز بهي هے ' لیکن ضروري نهیں که وهي استعمال میں لائي جاے -

بهر حال یورپ کي بنائي هوئي چیزوں کا بالعموم مشتبه هونا اور هر طرح کي حـلال و حرام اشیا سے انکا ممزوج هوسکنا امر معلوم هے ' اور گو حضرات علما اسکو باصطلاح فقه متاخرین " عموم بلوی " سے تعبیر کرکے خاموش هو رهیں مگر میں اسے کافي نهیں سمجهتا' اور اسکا اصل علاج یه هے که ملک میں اُن اشیا کا بدل مهیا کیا جاے -

آپ صرف ایک شکر هي پر کیوں زور دیتے هیں ؟ مجهسے پوچهیے تو ایک بڑي فهرست پیش نظر رکهتا هوں - لیکن پهر کیا فائدہ؟ سلطان احتیاج کي قوّت سب پر غالب هے' کتنے هیں جو وسائل راحت و لذائذ کو موجود پا کر پهر اس سے بر بناے اتقا احتراز کریں گے ؟ اصل علاج کیلیے کوشش کیجیے - صاف اور عمدہ قند کا بنانا بهت آسان هے - یه اُن مصنوعات میں سے نهیں هے جنکے لیے ملک طیار نهو لیکن آجتـک ایک کارخانه بهي نه بن سکا - پچهلے دنوں شیعـه کانفرنس میں کوئي صاحب اسکے لیے کمپني بنا رهے تهے یا بنا چکے هیں ' لیکن معلوم نهیں که پهر کیا نتیجه نکلا ؟

میں اُن بزرگوں سے متفق نهیں هوں جو کهتے هیں که جب تک ملک میں هر طرح کي دیسي چیزیں نه ملیں اُس وقت تـک سودیشي اور بائي کاٹ کا نام نه لو' کیونکه جب تـک اُسکا حس پیدا نهوگا ' کارخانوں اور مصنوعات وطنیه کا انتظام بهي نهوگا - تا هم یه تو ایک بدیهي امر هے که جب تـک هر ولایتي چیز کا بدل ملـک میں مهیا نه هوجائے ' اُس وقت تـک کچهه بهي نهیں هوسکتا -

الحمد لله که حق سبحانه نے آپکو اور آپکے احباب مومنین کو توفیق دي که بر بناے اشتباہ اُسے ترک کر دیا - اور ترک بهر حال اولی و احوط هے -



## بستر مرگ پر ایک نظر الوداعي !

چند ماہ میں نوجوان شاہ ایران احمد شاہ ' اپنے اسلاف کے تخت پر سربر آرا ' اور اسدن کي شام کو تاجپوش هونے والا هے جس دن ناظم سلطنت ناصر الملک ابو القاسم اوسکے هاتهه عنان حکومت دیدیگا - اسلیے ان حالات کا مطالعه ' جو اسوقت ایران میں پهیلے هوے هیں ' نیز اس صورت حال کا امتحان ' جس سے نوجوان شـاہ ایران کو دو چار هونا پڑیگا ' یقینـاً موجب عبرت و بصیرت هونگے - ایران کے بستر مرگ پر یه گویا ایک الوداعي نظر هے جسکا یقیناً وہ حقدار هے -

سنه ۱۹۰۶ کا انقلاب اور ۳۰ - اگست سنه ۱۹۰۷ کا معاهدہ انگلستان و روس ' یه دونوں واقعات دو ایسے سیاسي کار فرما حالات پیدا کرتے هیں ' جنکے لیے کسي نه کسي حل کا دریافت هونا ضروري هے - یه دونوں واقعات ' جو وقوع میں قریباً متحد الوقت مگر در اصل ایک دوسرے سے بالکل علیحدہ هیں ' ملـک کي آیندہ قسمتوں میں اسقدر وسیع حصه رکهتے هیں که انکے مجموعي اثر کي وجهه سے انکو نهایت قریبي طور پر باهم وابسته سمجهنا پڑتا هے - اسلیے مناسب سمجهتا هوں که ان دونوں سوالات پر بحث حسب تفصیل ذیل علحدہ علحدہ اجزاء میں کیجائے :—

( ۱ ) دستوري حکومت -

( ۲ ) معاهدہ انگلستان و روس -

( ۳ ) نتائج -

شاہ ایران جب تـک اپني رعایا کي خواهش کے آگے سرنگوں هونے اور انکو آئیني حکومت کے متعلق فرمان دینے پر مجبور نهیں هوا ' اسوقت تـک وہ برابر کسي طریقه ' کسي اصول ' یا کسي سیاسي فرد عمل کے بغیر حکومت کرتا رها - سچ یه هے که یه طریقۂ حکومت اسقدر برا نه تها که کوئي شخص اسکو نظام کے بالکل نهونے کا الزام دیسکے - ( گو یکسر طوائف الملوکي اور ظلم رائي تهي - الهلال )

جو کچهه هو ' نتـائج کے مضرت رساں استبداد کي حیثیت ' مالیات حکومت میں کامل ابتري کي حیثیت سے کم محسوس کي گئي -

ایراني قوم کے بهترین عنصر شاہ کي اس حالت کو بے پروائي کے ساتهه نهیں دیکهه سکتے تهے - امراء اور ارباب دماغ اسلیے متحد هوے که شاہ کو حکومت کي کسي منتظم شکل پر مجبور کریں -

ایراني ارباب فکر کو ' جنمیں سے اکثر نے یورپ میں تعلیم پائي تهي ' آئیني حکومت کے اس حیثیت سے ناگزیر هونے کا یقین تها که ملک کي نجات کي لیے یهي ایک آخري امید هے -

گو امراء نے اپنے حقوق کو خطرہ میں پڑتے هوے نفرت کے ساتهه دیکها ' مگر شاہ کي استبدادي حکومت کو هلا دینے کے لیے ارباب انقلاب کے ساتهه اس امید میں شریک هوگئے که بعد کو بوقت فرصت طاقت پر قبضه کرکے سلطنت کو اپنے حسب دلخواہ

اب دیکھیے کہ تمـام مـدعیان اسلام فرقوں کے مشتـرک عقائد و مقاصد کیا کیا هیں جن سے کسي کو انکار نہیں -

مثلاً کـلمۂ توحید و اقرار رسالت ' اعـلان و اشاعت قرآن ' حفظ بلاد و ثغور اسلامیه ' دفع کفار و اعداء اسلام ' یا اسي طـرح کے بعض دیگـر امـور -

اسکے مقابلے میں اپنے مخصوص عقائد کو بھي اپنے ذهن میں رکھه لیں - مثلاً خلافت و امامت اوصیاء ' وجوب و عدم وجوب عدل ' تکفیر و عدم تکفیر فساق ' صحت انعقاد خلافت راشده ' وجوب تقلید شخصي و عمل بالحدیث ' مہدویت و مسیحیت مرزا صاحب قادیاني و انکار ازان ' وغیره وغیره -

اسکے بعد آئنده کیلیے طرز عمل یه هو که جب کبھي موقعه آن مشترک عقائد و مقاصد کا آے تو هر قائل کلمۂ توحید خدمت و شرکت کیلیے مستعد هو جاے ' اور اپنے تمام باهمي نزاعات و مناقشات کو فراموش و نسیـاً منسیـا کرکے اسطرح تمام اهل قبله متحد و متفق هو جائیں ' گویا ایک هي خاندان کے فرزند ' اور ایک هي شجرۂ محبت و اخوت کے برگ و بار هیں -

لیکن اسکے بعد جب اپنے اپنے مخصوص عقائد و اعمال کے حدود میں آ جائیں تو بلا کسي مداهنت و نفاق کے اپنے اپنے عقائد پر نہایت مضبوطي و استواري کے ساتھه قائم رهیں ' اور شوق سے هر جماعت اپنے اُن عقائد کا احقاق کرے ' جسکو وہ حق سمجھتي هے - مناظره کي مجلسیں منعقد کریں ' رسائل و کتب شائع کریں ' اپني اپني جانب لوگوں کو بـلائیں ' کوئي اس سے نہیں روکتا اور نه کسي کے روکے یه باتیں رک سکتي هیں -

اگر رسول الله صلی الله علیه وسلم حفظ ملت و مصلحت وقت کي بنا پر مدینه کے یہودیوں سے معاهدۂ امن کرلیتے تھے ' تو هزار تعجب هے هم پر که هم حفظ اسلام یا تبلیغ توحید کیلیے اپنے مخالف فرقه کو شرکت کار کا موقعه نه دیں اور متحد نہوسکیں !

یه نه مداهنت هے اور نه تمام مختلف عقائد کو ایک جگه جمع کردینا ' بلکه متعصب سے متعصب فرقے بھي اگر آنکھه کھولکر دنیا کو دیکھیں ' اور وقت کي مصیبت کو سمجھیں تو اس طرح کے محدود و مشروط اتحـاد کو ایک لمحه کیلیے بھي اپني فریقانه هستي کیلیے مضر نه پائیں گے -

میں تو اب صرف ایسے هي اتحاد کا متمني هوں ' نه که اُس اتحـاد عقـائد کے خوش آیند خواب کا ' جسکي تعبیـر آجتک نه ملسکي -

## ( جـواب سـوالات )

یہاں تک تو میں نے اصولي طور پر اس مسئله کي نسبت اپنا خیال ظاهر کردیا که مستقل طور پر لکھنے کا موقع نہیں ملتا اور ضمني مواقع هي کو غنیمت سمجھکر اپنے خیالات قلمبند کردیا کرتا هوں - اب اسکے بعد امور مسئوله عنها کا جواب سن لیجیے :

(۱) مجھے معلوم هے که خواجه کمال الدین صاحب احمدي هیں -

(۲) لارڈ هیڈلے کي نسبت مجھے معلوم نہیں - ابھي تو وہ غریب مسلمان هي هوا هے ' اگر یه جھگڑے اسکے آگے کیے گئے تو وہ حیران هوکر پوچھے گا که کہاں جاؤں ؟ مسلمان هونے کے بعد بھي نجات نہیں ملتي اور هر فرقه دوسرے فرقه کي تکفیر کررها هے ؟

(۳) میں الحمد لله اپنے انـدر اتني ایماني قوت رکھتا هوں که جس امر کو حق تسلیم کرلوں اُسکا اُسي وقت اعلان بھي کردوں ' پس میري نسبت یـه سوال محض عبث هے - نه تو میں کسي شخص کو مہدي یقین کرتا هوں نه مسیـح موعود ' میں اعتقـاد توحید و رسالت ' اور عمل صالح کو نجات کیلیے کافي سمجھتا هوں - اسکے سوا مجھے اور کچھه معلوم نہیں - قرآن کریم مسلمانوں کا حقیقي امام هے : وکل شي احصیناه في امام مبین -

(۴) خواجه کمال الدین یا کوئي شخص اگر اشاعت اسلام کي خدمت مقدس انجام دے ' تو تمام مسلمانوں کو اُن کا ساتھه دینـا چاهیے اور بس ' یہي میرا مقصد هے اور میں نہیں سمجھتا که اس سے زیاده سمجھنے کا کسي کو کیا حق هے ؟

( ۵ ) خواجه صاحب کي نسبت مجھے یقین هے که وہ خلوص و ایثار کے ساتھه اس خدمت میں مصروف هیں ' اور بہترین وقت سمجھتا هوں که اس وقت پوري قوت سے اس کام کو شروع کیا جاے ' اور ایک عظیم الشان تبلیغي مجلس قائم کي جاے - مسلمانوں کو چاهیے که وہ اس اقدام سے متاثر هوکر راہ کار اختیار کریں ' نه که اس کام کو صرف ایک هي فرقه کے هاتھه میں چھوڑ دیں - وہ مسلمان جو باهمي نزاع کے قصه کو چھیڑ کر اس کام کي مخالفت کرینگے ' نیز قادیان کے وہ متشددین جو عامۂ اهل اسلام کي تکفیر کر کے مخالف جذبات کو مشتعل کرینگے ' دونوں گروہ عند الله جوابده هونگے اس نقصان عظیم کے ' جو خدا نخواسته موجوده تحریک کے قائم نه رهنے کي صورت میں متصور هے - و نسا ل الله تعالي ان یوفقنا و سائر اخواننا المسلمین لما یحبه و یرضاه - و تلک الدار الاخرۃ نجعلها للذین لا یریدون في الارض علواً ولا فسادا ' والعاقبة للمتقین -

# حکم استعمال قند انگریزی بصورت اشتباہ

ایک دن میں یه کتاب پڑھه رها تھا :

The Geography of Commerce, by Spencer Trotter M. D.
Edited by Chusman, A. Harrick Ph. D.
Published 1909.

پڑھتے پڑھتے اسکے صفحه ۱۱۵ - پر یه فقره زیر سرخي :
Hog and Hog producst ( سور اور سور کي پیدا وار کے متـعلق ) میرے نظر سے گذرا - فقره یه هے :

"The fat is made in to beard ; the bones are ground up for use as fertilizer ; or when burnut to charcoal are used in the Sugar refining process."

مجمـلا فقـره کا مطلب یه هے که سور کي هڈیوں کو کوئله بنا کر مصري کے صاف کرنے میں استعمال کرتے هیں -

جو خیال اس فقـره کو پڑھکر ایک مسلمان کے دل میں پیدا هوسکتا هے ' اسکا آپ پورے طور پر اندازہ کرسکتے هیں - میں نے اور میرے چند ایک دو اور هـم خیال دوستوں نے استعمال مصري کو یکدم ترک کردیا - گو اس سے تـکلیف تو هوتي هے مگر هم سب اس تـکلیف کو برداشت کرنیکے لیے تیار هیں بشرطیکه همارے مذهب میں خلل نه واقع هو -

یہاں کے چنـد علما سے بھي دریافت کیا گیا ' مگر کوئي تشفي بخش جواب نہیں ملا - لہذا آپکي طرف رجوع کرنا پڑا کیونکه آپکي علمي و دیني لیاقت اور قابلیت مسلمه هے اور نیز آپکا بیش قیمت رساله الهلال کا بہت سا حصه انهي امور پر مشتمل هوتا هے - مہرباني کرکے آپ جلد اسکے متعلق ایک قیمتي راے اپنے اس بیش قیمت رساله میں شائع کرادیں تا که میرے اور میرے دیگر مسلمان برادران ملت کي تشفي هوجاوے -

عبد الصمد بي - اے سکینڈ ماسٹر گورنمنٹ هائي اسکول کوئٹه

میں سے بعض تو یہاں تک بڑھجاتے ھیں کہ اسکو ناقابل قرار دیتے ھیں اور کہتے ھیں کہ اس نے ان لوگوں کو دھوکا دیا' جو اسکي نظامت کو امن و ترقي کي تمہید خیال کرتے تھے -

مگر یہ الزامات درحقیقت بہت بیجا ھیں -

ھم کو یہ یاد رکھنا چاھیے کہ ناظم نے آکسفورڈ میں تربیت پائي ھے' اور یہ کہ دستوري حکومت کے اصول کے متعلق اسکا تخیل ماخوذ ھے ان بہترین سرچشموں سے جو بیلیال کے کمروں میں ھیں ' اور ان مثالوں سے جو انگلستان کي سیاسي تاریخ پیش کرتي ھے -

اس کہنے کے بعد کوئي یقین کرسکتا ھے کہ ایک ایسا شخص جسمیں قوم کي قیمت کا یقین اسدرجہ سرایت کرگیا ھو' خود اپنے آپ کو دھوکا دیگا ' اور ایسے رئیسوں اور جماعتوں سے اپني خواھشوں کو بجبر منظور کرائیگا ' جن پر اسے براے نام اقتدار حاصل ھے؟ ھمیں یہ واقعہ نظر انداز نہ کرنا چاھیے کہ ایراني دستور ملک کي ضرورتوں کے لحاظ سے نہیں ' بلکہ اسوقت صرف اس حیثیت سے بنایا گیا تھا کہ وہ شاہ کي خود مختارانہ طاقت کے مقابلہ میں مدافعت کا ایک ذریعہ ھو - اسلیے یہ اساس حکومت ھي جھوٹي ھے ' اور دستوري کارروائیوں کو مفلوج بنا دیتي ھے -

ایک افسوسناک صداقت یہ ھے کہ اس فالج کے نتائج جو سابق حکومت کي وجہ سے نوجوان ایرانیوں کے دلوں پر گرا تھا ' ناقابلیت اور فلاح عام کے کاموں سے نفرت کي شکل میں منعکس ھو رھے ھیں -

بہر حال یہ ھیں وہ حالات جسمیں سلطان احمد شاہ کہ نوجوان و عجلت پسند ھے' اپنے اسلاف کے ڈگمگاتے ھوے تخت پر بیٹھیگا -

## الهلال:

یہ نیر ایسٹ کے مراسلہ نگار کا مضمون ھے - ایران کي موجودہ بدبختي کي اصلي علت یہ نہ تھي کہ دستوري حکومت اسے راس نہ آئي - بلاشبہ ایران اسکے لیے تیار نہ تھا ' تاھم اصلي شے دستوري انقلاب کے بعد روس کا محمد علي کو آلۂ کار بنانا اور اسکے ھاتھوں قوم کو تباہ کرانا ' پھر سر ایڈورڈ گرے کا اوس کے ساتھہ سازشي اتحاد اور بالاخر اسکي قسمت کي گذشتہ تقسیم ھے -



# بریدِ فرنگ

## اقتراعیات انگلستان

جد و جہد حریت - ایثار و جاں نثاري - ثبات و اقدام عمل !

تاریخ انگلستان میں اقتراعیات ( سفریجزم ) کي تحریک ھندوستان کے لیے ایک بصیرت بخش و عبرت انگیز واقعہ ھے ' خصوصاً انکا ثبات و استقلال کہ یہ جنس گرانمایہ و اکسیر کامیابي یہاں کے مردوں میں بھي کم یاب بلکہ نایاب ھے -

کوئي ھفتہ ایسا نہیں گزرتا نہ ولایتي ڈاک میں انکے تازہ واقعات نہ ھوتے ھوں بلکہ ابتو انگلستان کے اخبارات میں اور عنوانات کي طرح اقتراعیات بھي ایک مستقل عنوان ھوگیا ھے - حسب معمول گذشتہ ھفتہ کي ڈاک میں بھي چند تازہ واقعات آئے ھیں -

* * *

مسز پانکھرسٹ کے نام سے تو قارئین کرام نا آشنا نہ ھونگے - یہ وھي خاتون ھے جو اقتراعیات میں سے فوجي جماعت کي سر خیل ھے - اسکي آتشیں تقریریں ' گرفتاریں ' قید ' اور ترک خور و نوش کي عبرت پرور اور سبق آموز داستانیں بارھا آپ سن چکے ھیں - یہ مجاھدہ راہ حریت جو غالباً آیندہ تاریخ انگلستان کي ایک ھیروئن اور کرامویل کي طرح عورتوں کي آزادي کے لیے ضرب المثل ھوگي' آج اپني نفاق و مداھنت سے غیر آلود آزادي کیوجہ سے ارباب حکومت کي نظروں میں پیکر بغاوت سمجھي جاتي ھے ' اور انگلستان میں جسکو اپنے حریت زار و احرار پرور ھونے پر اسقدر ناز ھے ' اسے چین سے رھنا نصیب نہیں ھوتا -

پیرس سے واپسي میں جب وہ وکٹوریا اسٹیشن پر پہنچي تو فوراً گرفتار کرلي گئي -

مگر وہ معمولي خاتون نہ تھي نہ اسکي گرفتاري کے لیے ایک زردي پوش کانسٹبل کا ھاتھہ میں ھتکري لیے ھوے موجود ھونا کافي ھوتا - وہ جہاد و حریت کي ایک دیوي ھے جسکي پرستش انگلستان کي تمام اقتراعیات کرتي ھیں' اور جسکي قربانگاہ پر اپنا سر چڑھانا ھر سفریجٹ عورت اپني سعادت سمجھتي ھے - اسلیے اسکي گرفتاري کے واسطے مخصوص اور پر اسرار انتظامات کیے گئے تھے -

* * *

وکٹوریا اسٹیشن کا پلیٹ فارم ایک وسیع پلیٹ فارم ھے - اسکے ایک سرے پر جہاں بعد مسافت کي وجہ سے روشني اور اشخاص دونوں کي کمي تھي ' یہ گرفتاري عمل میں آئي ' اسلیے گرفتاري کے وقت مظاھرہ کے نام سے ایک آواز بھي بلند نہیں ھوئي - حالانکہ اگر کوئي دوسرا موقعہ ھوتا تو ایک محشر و ھنگامہ بپا ھوجاتا - ایک موٹر کار پوشیدہ طور پر تیار کھڑي تھي - مسز پانکھرسٹ کو اسمیں بٹھا کر پولیس فوراً اسٹیشن سے روانہ ھوگئي -

موٹر کار کي رفتار غیر معمولي طور پر تیز تھي -

گرفتاري کے وقت مسز پانکھرسٹ نے کسي قسم کا مقابلہ یامقاومت نہ کي ' کیونکہ وہ ان آئیني ھتکڑیوں کو اپني کلائیوں کے لیے مرصع طلائي زیور سے زیادہ رونق بخش وعزت دہ سمجھتي ھے ' مگر

طوائف الملوکي (Oligarchy) يا کسي ايسي سلطنت کے قالب ميں ڈهال ليگي' جسميں چند امراء حکومت فرمانروائي کرتے هوں ( يه صحيح نهيں الهلال )

قوم - يهاں خصوصيت کے ساتهه اس سے مراد کاشتکار هيں - آساني سے اس تحريک ميں شريک هوگئي' کيونکه اسکے بهولے اور سادے دلوں ميں آزادي کے معني' جسکے استعمال کے قابل وہ ابهي نه تهے' خاصکر ٹيکس کے بار سے نجات تهي !

ان تينوں عناصر کو جو هنگامي طور پر متحد تهے' خليق مگر مسرف مظفر الدين شاہ اور اسکے کم نظر اور حيله طراز وزراء سے اپني خواهشوں کے لکهوا لينے ميں کچهه بهي دقت نه هوئي - ۵ - اگست سنه ۱۹۰۶ع کو شاہ نے مقبول عام دباؤ ميں آکے ايران کيليے پارليمنٹ کي منظوري ديدي - ۹ ستمبر کو قوانين انتخاب شائع هوے' اور ۷ - اکتوبر کو مظفر الدين شاہ نے جبکه وہ بستر مرگ پر تها' ايران کي پارليمنٹ کا افتتاح کيا -

پهلا قومي مجمع فوراً شاهنشاهي کے دستوري قانون کے بنانے ميں مشغول هوگيا - امراء باهم منقسم تهے - اسليے انهوں نے مجلس کي رهنمائي ارباب دماغ کے هاتهوں ميں چلے جانے دي -

گو يه موخر الذکر اپني نيت ميں مخلص تهے' مگر انهوں نے ان اصول کو نامکمل طور پر جذب کيا تها' جو اس آزادي کي بنياد تهے جس سے آج مغربي تمدني بهرہ اندوز هو رها هے - نوآموزي کے جوش ميں انهوں نے تاريخ کو فراموش کرنے کي سنگين غلطي کي' اور اس فريب اميد کي پرورش کي که ايک قوم' جسکا بيشتر حصه محض جاهل اور بالکل غير تربيت يافته هے' وقت کي سست رفتار تدريجي ترقي کے بغير کامل دنياوي مجهوليت سے گزر کے منظم آزادي تک پهنچ سکتا هے -

انهوں نے اس کا بهي خيال نهيں کيا که اگرچه چند ضروري اصلاحات پر اصرار ناگزير هے مگر شاہ کي حکومت کي بيخکني' اور ملک ميں بجبر ايک ايسے اساسي اور جمهوري انقلاب کا پيدا کرنا کسقدر خطرناک هوگا' جو يورپ کي سب سے زيادہ تربيت يافته قوم کے ليے بهي لائق پذيرائي نهيں' اور ايراني قوم کي سياسي تعليم کے مبلغ کے لحاظ سے تو بالکل خارج از تناسب هے -

ايک " دستور " جو اس روح اور اس طريقه پر ترتيب ديا گيا هو' اسکي زندگي کے اختتام کے متعلق کوئي شک باقي نهيں رهسکتا !

نئي حکومت کے آغاز هي ميں يه ثابت هوگيا - بغير کسي متعين فرد عمل' اور بغير کسي طاقت يا دباؤ کے' حکومت پر ايک ايسي غير منظم مجلس چها گئي' جو ابتدائي دستوري حقوق سے ناواقفيت کے عالم ميں طاقت کا دعوائے باطل کرنے لگي تهي -

سياسي کلب صرف اسليے قائم هوے که اپني خواهشوں پر دوسروں کو مجبور کيا جاے - اخبارات جو مفيد هوتے اگر کم و بيش کم عمر هوتے' حريت کو فوضويت ( انارکي ) کے ساتهه مدغم کرکے تباہ کن اصول کي تعليم دينے لگے -

شاہ که نوجوان' شتاب کار' اور اس حقوق سے تمتع کے ليے بيچين تها جو اسکے آباء و اجداد کو حاصل تهے' نه اپنے حقوق سے دست برداري کا ارادہ کرسکا' اور نه اس نے ايسا کرنا چاها اس پر يه مستزاد هوا که اسکي خود رائي نے ان لوگوں کو بهي اس سے علحدہ کرديا جو اب تک نا طرفدار تهے - اسوقت سے اسکے ليے کوئي اميد باقي نه رهي تهي' اور بالاخر اس خون تشنه' اور انقلابي حکومت کا خاتمه جلا وطني نے کيا - اسوقت سے ايران پا بزنجير هوے بغير اپني قسمت کي نگراني کر سکتا تها -

خانه جنگي کے حادثه کے بعد يه معلوم هوتا تها که صلح و اتفاق کا دور پيش نظر هے اور قوم کي دوبارہ زندگي کے آغاز نے ان تمام لوگوں کو مدد کي دعوت دي هے جو دستوري حکومت کي واپسي کے ليے لڑے هيں - مگر اس صلح کي عمر تهوڑي تهي - خود ارباب دستور ميں اختلاف نمودار هوا جو اپني خيالي خواهشوں کو بزور منظور کرانا چاهتے تهے -

ان بے انتظاميوں کے باوجود مجلس کا انتخاب هوا اور وکلا نے مختلف جماعتيں ترتيب ديں -

يه سياسي سوالات نه تهے جنکي وجه سے بالاخر انکو غم سے دو چار هونا پڑا - بلکه يه شخصي مصالح تهے - آخر کار معاملات ايسے نقطے تک پهنچگئے' جهاں کثرت اپني خواهشوں کے منظور کرانے ميں قلت پر کامياب هوئي اور وزراء بجاے اسکے که موزوں قومي پاليسي کي اشاعت' يا ضروري اصلاحات کے نفاذ کي کوشش کرتے' ان پر جماعتيں حکمراني کرنے لگيں -

يه حالت تهي جبکه ناصر الملک نظامت کا بارگراں اٹهانے کے ليے بلايا گيا -

ناصر الملک ايک تربيت يافته' آکسفورڈ کا ايم - اے' قابل' تجربه کار' هوشيار' اور ايماندار آدمي هے - اسے ملک کي ضرورتيں اور وہ فرد عمل معلوم تهي' جو ترتيب پاني چاهيے - مگر جسطرح اسے يه معلوم تها' اسيطرح وہ يه بهي جانتا تها که قانون دستور' جسکي بنا پر وہ نگراني اپنے ذمے لينے والا تها' ايک ايسا هتيار هے' جو صرف بادشاہ کي خود مختاري کو نيست و نابود کرنے کے ليے بنايا گيا هے' اور اسليے وہ ايک ايسا قانون هے' جس نے خود اس سے بهي هتيار ليکے اسکي يه حالت کردي هے که سامان مدافعت سے تو تهيدست مگر سازش و مجبوري سے دو چار رهے !

صرف فرض کا خيال اس پر غالب آيا' گو وہ نظامت کے قبول کرنے ميں تردد سے لبريز اور ان مشکلات کے متعلق دهوکے ميں نه تها جو اسکو پيش آنے والے تهے -

دوسروں کو يه دکهانے کے ليے که جو لوگ حکمراني کے ليے بلائے جائيں' خواہ وہ حکمراني کسي درجه کي هو' انهيں حکومت کے اصول کا علم ضروري هے' اس نے ( ناصر الملک نے ) مسلسل وزرا اور وکلا کے ساتهه کام کيا -

انکو غير سرکاري نوعيت کي صحبتوں ميں جمع کيا اور کوشش کي که مختلف جماعتوں کے بالاشتراک کام کرنے کے ليے ايک بنياد تيار کردے تاکه آينده وہ متحده طور پر ايک ايسا نقشه ترتيب ديں جو ضروري اور اهم اصلاحات کا کفيل هو -

اس امر کي تصديق کے ليے که ناصر الملک نے کس جوش اعتقاد اور ترک نفسانيت کے ساتهه اس مشن کو اپنے هاتهه ميں ليا هے' اسے کام کرتے هوے ديکهنا چاهيے -

ايراني اپني اس خوش قسمتي پر که انکا سرگروہ ايک ايسا شخص هے جو اس قدر روشن خيال اور اس درجه بے لوثي کے ساتهه ملک کي بهبودي ميں منهمک هے' اپنے آپ کو آج تک کبهي زيادہ صحيح مبارکباد نه ديسکے' اور نه کوئي اعتماد اس اعتماد سے بهتر حالت ميں کيا گيا' تاهم عدم مفاهمت اور باقاعده عداوت نے ناظم کي بهادرانه کوششوں کو بيکار کرديا اور اسطرح اس آخري اُميد کو بهي مٹاديا جو دستوري حکومت کي قوت کے متعلق تهي -

اکثر سنتے هيں که ناظم کو کمزوري اور اپنے اختيارات کے محسوس کرانے ميں ناکامي کا الزام ديا جاتا هے' اور ان نقادوں

# ميـر مجلس آل انـڈيـا مسلم ليـگ كي افتتاحي تقـريـر

آنريبل سر ابراهيم رحمت الله نائٹ ممبر امپيريئل كونسل نے آل انڈيا مسلم ليگ كے سالانه اجلاس منعقد آگره ميں ۳۰ - دسمبر كو جو پريسيڈنشل ايڈريس پڑھا اس كا اردو ترجمه حسب ذيل هے :—

حضرات ! مسلم ليگ كے اس سالانه جلسه ميں آپ نے مجهه كو بطور صدر دعوت ديكر ميري جو عزت افزائي فرمائي هے ' اس كا ميں ته دل سے شكريه ادا كرتا هوں - ميں اس امر كا صاف صاف معترف هوں كه ...... يه سب سے بڑي عزت هے ' اور اس وجه سے اسكي قدر ميري نظر ميں اور بهي زياده بڑهه جاتي هے كه يه عزت مجهه كو بلا تحريك غيرے ملي هے -

ايك ايسے وقت ميں جيسا كه يه هے ' جب كه نهايت هي زوروں كے ساتهه اختلاف رائے واقع هوا هے ' اور يه خيـال عام طور پر پهيلا هوا هے كه مسلمانوں ميں سيـاسي نظر سے ديكهتے هوے دو راهيں قائم هوگئي هيں - ايسے وقت ميں مجهكو يقين هے كه آپ اس امر كا اچهي طرح احساس فرمائينگے كه آپ كے صـدر كي حالت كس قدر پيچيده هے ؟

حضرات آپ نے جس مشكل كام كے انجام دينے كے ليے مجهكو طلب فرمايا هے اسے ميں نے بطور فرض منصبي منظور كيا ' اور ميں نے يه خدمت اس ليے اپنے ذمه لي هے كه مجهه كو اس امر كا يقين واثق هے كه آپ ميرے ان فرائض كے ادا كرنے ميں پوري پوري مدد اور اعانت فرمائيں گے ' اور مسلمان هونے كي حيثيت سے هم سب پر جو ذمه داري عائد هے اس ميں آپ حصه ليں گے - آج هندوستان كے مختلف مقامات سے مسلمانوں كے جو قائم مقام حضرات بهت بڑي تكليف گوارا فرما كر يهاں اس جلسے ميں تشريف فرما هوے هيں - يـه امر ميرے خيال ميں اس بات كي حتمي دلـيل هے كه هماري قوم ميں رفاه عام اور سياسي زندگي كي قومي روح موجود هے - مجهے اطمينان هے كه ميں آپ لوگوں پر بے خطر بهروسه كر سكتا هوں ' اس باره ميں كه ميں جو صميم قلب سے ان مشكلات كو جو همارے در پيش هيں ' سلجهانے كي كوشش كرنا چاهتا هوں - اس ميں آپ لوگ ميرا هاتهه بٹائيں گے ' اور مائل بمصالح رهينگے تاكه نتيجه يه هو كه بعوض پهوٹ كے هم پهر سے مستحكم هوجائيں ' اور هـم ميں ايسي توانائي پيدا هوجاے ' اور هم ايسا طريق عمل اختيار كريں جس سے همارے دلي مقاصد ميں تـرقي هوتي چلي جاے -

تمام ايسي انجمنوں ميں جيسي هماري يه انجمن هے اختلاف رائے واقع هونا ضروري هے - مختلف ذهن كے لوگ جب متحد مسائل پر اپني توجه مبـذول كرتے هيں ' اور اس كے مختلف پهلوؤں پر كافي اور آزادانه بحث هوتي هے ' تو راسخ نتيجه برآمد هوتا هے ' اور عام دلچسپي كا باعث هوتا هے - چونكه ميرے ايسے خيالات هيں ' اس ليے هماري بهبودي و ترقي كے مسائل پر جو كچهه معقـول بحث هو ميں دل سے خيـر مقـدم كـر تا هوں

مگر اتنا لحاظ ضروري هے كه جب كسي امر كا فيصله هوچكا ' تو سب كو به طيب خاطر منظور كرلينا چاهيے ' اور سب كو اسي كے مطابق سعي بليغ سے عمل كرنا چاهيے -

اس دستور العمل كے لازمي طور پر يه معني نهيں هيں كه جو فيصله ايك مرتبه هوگيا اسپر نظر ثاني نه كيجاے - كوئي دستور العمل اس جمهوري زمانه ميں بنايا نهيں جاسكتا ' جو مثل قوانين ميڈي اور " ايران قديم " اٹل اور دائمي هوں - ميري مراد يه هے كه جو فيصله كيا جاے وه دستور العمل هو جاے - اس زمانه تـك جب تـك كه عام اهل الراے تبديل خيـالات ' تقاضاے وقت ' مزيد تجربه ' اظهار نقص و عيب ' جو پيشتر خيـال ميں نه آسكا يا اسي طرح كے اور وجوه كے لحاظ سے اس كو بدل نه ديں -

وجوه مذكورۂ بالا كے پاے جانے كے وقت سابق فيصلوں پر بهي نظر كي جاے - سب سے زياده اور ضروري امر تو مجهے يه معلوم هوتا هے كه تمام مباحثے غير شخصي اور غير جانبداري كے اصول پر هوا كريں ' اور جو لوگ مخالفت ميں اپنے تئيں قلت الراے پائيں انكو چاهيے كه كثرت الراے كے صاف اور غير مبهم فيصلوں كو به طيب خاطر منظور كرليں ' اور اخلاصمندي سے تقليد سلوك عسكري كركے عام مقصود كے پيشرفت كي كوشش ميں شريك رهيں ' اسي طريقه پر جيسا كه فيصله هوچكا هو -

جب تـك همارے قومي مقصود كے پيشرفت كے ليے اس طرح سے هم كاربند نه هوں ' تب تـك مجهے انديشه هے كه هماري ترقي ميں سخت ركاوٹ رهيگي ' اور بهت سخت مشكلوں كا پے در پے سامنا كرنا هوگا - لهذ اے حاضرين با تمكين ! ميں آپ سے التماس كرتا هوں ' اور آپكے ذريعه تمام مسلمان قوم سے التماس كرتا هوں كه همـاري رفاه عام كے ليے عالي حوصلگي تحمـل اور مخلصانه شركت سے مشغول كار رهينگے -

اگر هم اسطرحپر تمام شخصي خيالات كو الـگ راهه كے كاربند رهيں گے ' اور همارے ذهن ميں صرف قومي فائده كا خيال هوگا ' تو هماري ترقي نه فقط يقيني هوگي بلكه اتني رفتار سے هوگي جو هم ميں سے عجلت پسند اصحاب كو بهي تشفي بخش هوگي -

### كانپور كي مسجد

آپ سب صاحب اس امر سے واقف هيں كه مسلمانان هند كے دلوں پر مسئلـه مسجد كانپـور نے بهت بڑا اثر كيا ' اور آپكو يه معلوم كركے نهايت هي اطمينان اور تشفي هوئي هوگي كه همارے معزز اور هر دلعزيز وائسرائے اعلى حضرت لارڈ هارڈنگ بهادر نے دور انديشانه سياسي قابليت سے اسكا فيصله باحسن الوجوه فرما ديا -

حضور وائسرائے نے اپنے جديد پايۂ تخت هند يعني دهلي ميں داخلۂ سركاري كے موقع پر جن شريفانه خيالات كا اظهار كيا تها - وه ميں آپ كو ياد دلانے كي اجازت چاهتا هوں - حضور موصوف اس وقت جديد ليجسليٹو كونسل كے صدر تهے - جسكا اجلاس پهلي مرتبه دهلي ميں هوا ' اس موقع پر آپ نے اپني يادگاري تقرير ميں بيان فرمايا تها كه :

بهر حال اصل قصور كے بارے ميں ميرا جو كچهه خيال هو - مگر ميں صرف آپ كو اور تمام باشندگان هند كو يقين دلانا چاهتا هوں كه يه واقعه كسي طور پر بهي ميري رائے پر كسي قسم كا اثر نه ڈاليگا ' جس طور پر ميں نے گذشته دو سال ميں كام كيا هے ' اسي طرح آينده بهي ميں اپني طرز حكومت بدلے بغير عمل كرونگا ' اور اس طريقه سے ميں سر مو تجاوز نه كرونگا " -

كيا كوئي كهنے كي جـرأت كرسكتا هے كه حضور لارڈ هارڈنـگ نے اس موقع پر اهل هند سے جو مدبرانه وعدے كيے تهے ' ان پر وه صداقت كے ساتهه قائم نهيں رهے ؟ اس پدرانه شفقت نے جو انهوں نے همارے هم وطنوں سے ظاهر كي هے - صحيح طور پر لوگوں كے دلوں پر فتح پالي هے - يه واقعه صرف اس ملـك كا تاريخي

گرفتاري کے بعد آسنے پولیس سے پوچھا : "کیا تم بتا سکتے هو که میں کیوں گرفتار کي گئي هوں؟ ابھي تو میرا لائسنس ختم نہیں هوا هے ؟" اسکے جواب میں پولیس نے کہا : "تم نے ان شـرائط کو پورا نہیں کیا جنکي بنا پر چھوڑي گئي تھیں ' اسلیے پھر گرفتار کي گئي هو"

عدم ایفاء شرائط سے مراد غالباً مسز پانکھرست کي وہ تقریر هے جو اس نے پیرس میں کي تھي -

* * *

مگر همیشه کي طرح یه گرفتاري بھي زیادہ عرصه تـک نه رهسکي اور پولیس کو مجبوراً چھوڑنا پڑا -

مسز پانکھرست چھـار شنبه کو هالوے کے قیـد خانے سے چھوڑي گئي ' اور ابھي چند دنوں لندن میں رهکے پھر سوئٹزر لینڈ روانه هوگي -

* * *

جس خوش نصیب بچے نے آزادي و سر فروشي کي آغوش میں پرورش پائي هو ' اسکے متعلق یه کہنا فضـول هے که وہ کیسا هوگا ؟

مسز پانکھرست کي طرح انکي صاحبزادیاں بھي اس جهاد حریت و حقوق میں اپني ماں کے دوش بدوش هیں -

مس سلویا پانکھرست دسمبر کے دوسرے هفته میں سه شنبه کو شوریڈچ ٹاؤن هال میں گرفتار هوئي تھي - گرفتاري کے بعد اپني ماں کي طرح اس نے بھي کھانا پینا چھوڑ دیا - اس سے اسکي حالت اسقدر نازک هوگئي که پولیس کو مجبوراً چھوڑ دینا پڑا - یه بھي هالوے کے قید خانے میں تھي اور وهاں سے دوشنبه کي شام کو چھوڑي گئي -

مسز پانکھرست کي دوسري لڑکي مس کرائٹیبل پانکھرست هے - وہ بھي اپني ماں اور بہن کي طرح سرگرم جهاد هے اور اسي جرم میں جلا وطن هوکے آجکل پیرس میں مقیم هے -

* * *

لیکن یه تو اقتراعي لیڈروں کا ذکر تھا جنکا کام یه هے که قول اور عمل سے اپني جماعت کي اس روح کو تازہ رکھیں جسکي بدولت یه معرکه آرائیاں هو رهي هیں' ورنه اصلي کام کرنے والے تو اور هي هیں - جیسا که تمام منتظم و کارکن جماعتوں کا قاعدہ هے -

اقتراعیات نے استعمال قوت کي جو صورتیں اختیار کي هیں' انمیں سے ایک صورت آگ لگانا بھي هے - آج انگلستان میں کتنے هي مکان هیں جو ان اقتراعیات کے هاتھوں آتشزدگي کا لقمه هوچکے هیں-

لیکن اگر مرد با ایں همه ضرر رساني اپني جگهه پر قائم هیں تو ان خاتونوں نے بھي سر رشته استقلال اپنے هاتھه سے نہیں دیا هے - وہ بھي اپنے کام میں لگي هوئي هیں اور برابر وہ حرکتیں کیے جاتي هیں جنکو اگرچه اب تک مرد برداشت کر رهے هیں مگر شاید همیشه برداشت نه کرسکینگے -

مسرس فوس ' ایلیٹ اینڈ کو دیونپورٹ کي ایک مشہور چوب فروش کمپني هے - اسکے گودام کے احاطے کا رقبه ایک ایکڑ هے - اس وسیع احاطے میں ایک هزار لکڑي جمع تھي - دوشنبه کي صبح کو دفعتاً آگ لگي اور تھوڑي هي دیر میں تمام احاطے کے اندر پھیلگئي - آگ کے بجھانے کي سخت کوشش کي گئي مگر ناکامي هوئي اور یه شعلے اس احاطے سے نکلکے قرب و جوار میں پھیلنے لگے - تھوڑي دور پر فینڈ رونڈ آبوٹس ( ایک قسم کا پہیا هے جس پر لڑکے چڑھتے هیں ) اور چند کاروانس ( ایک قسم کي گاڑي هے ) رکھے هوے تھے - ایک رونڈ آبوٹ میں جسکي قیمت ۲ هزار پونڈ تھي ' آگ لگ گئي - کل نقصان کا تخمینه ۱۰ هزار پونڈ هوا هے -

اس آتشزدگي کے بعد گورنمنٹ کو ایک گمنام خط موصول هوا جسمیں لکھا تھا : " یه آگ هم اقتراعي عورتوں نے لگائي هے اور یاد رکھو که جب تک تم همارے مطالبات پورے نه کروگے' هم اسیطرح تمهاري راحت و آرام اور جان و مال میں آگ لگاتے رهینگے" -

* * *

مسز پانکھرست کي گرفتاري ایسي بات نه تھي که اس سے اقتراعیات میں جنبش اور فدویت و اقدام کي کوئي مثال تازہ ظاهر نه هوتي -

دوشنبه کو رچمونڈ پولیس کورٹ میں مسز بولٹر پیش هوئیں - مسز موصوف پر یه الزام تھا که انھوں نے رچمونڈ میٹرو پولیٹین پولیس اسٹیشن کي کھڑکیاں توڑ ڈالي هیں - انھوں نے اپنے اظهار میں الزام کا اعتراف کیا اور کہا :

" اسکے دو سبب هیں' اول اور سب سے اهم وجه تو یه هے که تم نے اس حریت کي دیوي مسز پانکھرست کو گرفتار کیا هے جو ترک خور و نوش کے واقعات سے نهایت نحیف و نزار هوگئي هے -

اس خبر نے مجھه میں ایک غیر معمولي هیجان پیدا کردیا ' میري پہلي خواهش یه تھي که جسطرح ممکن هو میں انکو قید خانے سے نکال لاؤں' مگر مجھے نظر آیا که میں اپني اس خواهش میں کامیاب نہیں هوسکتي' پھر میں نے خیال کیا که اگر میں اس میں کامیاب نہیں هوسکتي تو مجھے بھي قید خانے کے باهر نه رهنا چاهیے - لیکن اگر میں تمهارے پاس آتي اور قید هونے کي خواهش ظاهر کرتي ' تو تم میري اس خواهش کو پورا نه کرتے اور مجنون سمجھکے پاگل خانے بھیجدیتے' اسلیے میں نے سونچا که مجھےکوئي ایسا جرم کرنا چاهیے جسکي سزا قید هو' چنانچه میں آئي اور آکے ان کھڑکیوں کو توڑا - دوسري وجه اسکي وہ مرض هے جو مردوں میں پھیلا هوا هے "

مسز بولٹر نے اس مرض کي تشریح نہیں کي -

عدالت نے ان پر ۴۰ شلنگ جرمانه اور در صورت عدم ادائیگي ۱۰ دن قید کي سزا دي - مسز بولٹر مصر تھیں که وہ قید خانے جائینگي ' کیونکه اسي غرض سے انھوں نے کھڑکیاں توڑي هیں مگر انکے شوهر نے انکي طرف سے جرمانه ادا کردیا اور عدالت نے اسکو قبول کر لیا - چلتے وقت مسز بولٹر نے عدالت کو مخاطب کر کے کہا : " میں نہیں سمجھتي که مجھے کیا سزا دي گئي ؟ کیونکه جرمانه تو میرے شوهر نے ادا کیا - میري سمجھه میں یه بھي نہیں آیا که ان سے کیوں یه جرمانه لیا گیا ؟ حالانکه وہ تو میرے همخیال نہیں - اگرچه ویسے نهایت اچھے شوهر هیں "

عدالت نے اسکا کچھه جواب نہیں دیا اور مسٹر بولٹر اپني بیوي کو اپنے گھر لے آئے -

دلوں سے اظہار امتنان اور وفاداري کا باعث ہوتا ھے ' جو سلطنت انگلستان کي بے بہا بضاعت ھے - آیا یہ رائے بلاشبہ پایۂ ثبوت کو نہیں پہونچتي ھے کہ تمام ھندوستان کے اسلامي قوم کے جلسوں اور انجمنوں نے جو متعدد رزوليوشن پاس کئے ھیں ' اُن سے صاف ظاھر ھے کہ حضور وائسرائے بہادر کا عمل کس قدر عالمگیر تھا - کسي کي یہ خواھش نہیں ھے کہ گورنمنٹ فوراً ایک شورش کے سامنے اپنا سر جھکادے - بلکہ ھمارا منتہاے منشاء یہ ھے کہ ھماري عرضداشت پر منصفانہ توجہ مبذول کي جائے ' اور جب کسي سرکاري عہدہ دار کے حکم کي ترمیم و تنسیخ کي ضرورت ثابت ھو جائے تو ویسا عمل در آمد کرنے سے کسر شان کے خیالي خوف کي وجہ سے باز نہ رہا جاے ' کیا کوئي شخص یہ کہسکتا ھے کہ ھمارا مطالبہ کسي وجہ سے نا معقول ھے ؟ ( باقي آیندہ )

## مشاهیر اسلام رعایتي قیمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۲ ) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۳ ) حضرت محبوب الہي رحمة الله علیه ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۴ ) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۵ ) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۶ ) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۷ ) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۸ ) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۱۲ ] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۴ ) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۵ ) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۱۶ ) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۷ ) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۱۸ ) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ ( ۱۹ ) شمس العلما آزاد دھلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۰ ) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۲ ) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ ( ۲۳ ) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۲۴ ) حضرت شہباز رحمة الله علیه ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۷ ] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۸ ] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۰ ] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۱ ] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۲ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [ ۳۶ ] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ ( ۳۸ ) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ ( ۳۹ ) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یکجا خریدنے والے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - ( ۴۰ ) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ ( ۴۱ ) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اورلاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ - رعایتي ۶ - انہ - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [ ۴۴ ] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [ ۴۵ ] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۲ روپیہ ۷ انہ [ ۴۶ ] ھشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [ ۴۷ ] رموزالاطبا ھندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ھیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ھے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ھے انکي نام بھي لکھدئے ھیں - علم طب کي لاجواب کتاب ھے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ھے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [ ۴۸ ] الجوہان اس کا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۴۹ ] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب

## زندہ درگور مریضوں کو خوشخبري

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ھیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کردیتي ھیں ' کیساھي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ھیں ' اور ھمارا دعوی ھے کہ چالیس روز حسب ھدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ھوگي جو بیان سے باھر ھے - ٹوٹتے ھوے جسم کو دوبارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ھے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ھیں ' ھر خریدار کو دوائي کے ھمراہ بالکل مفت بعض ایسي ھدایات بھي دیجاتي ھیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت ھے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ -

الـ تہر

منیجر کارخانۂ حبوب کا پا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

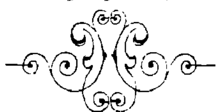
## اعــلان

جنـاب محمد صفا بک صاحب جریدۃ العدل نے [ دلیل الاستانہ ] نام ایک کتاب نہایت محنت و جانفشاني سے لکھي ھے ' جسمیں تمام سلاطین آل عثمان مع امیر المومنین و خلیفہ رسول رب العالمین مولانا سلطان محمد خان پنجم و شہزادگان موجود الوقت و دیگر مشاھیر خدام ملت کي تصاویر مختصر حالات کے ساتھہ درج ھیں -

اسکے سوا محلات شاھي مشہور مساجد نظارت جنگ حربیہ یونیورسٹي اور دنیا میں لاثاني قدرتي مناظر حسن کي پریوں یعني استامبول کي پہاڑیونکے نقشے بھي دکھائے گئے ھیں - تصاویر و نقشجات کا مجموعہ ۳۰۰ سے زیادہ ھیں -

اس کتاب کے مطالعہ سے گویا آپ گھر بیٹھے ھوے مقام خلافت کے لوگوں کي زیارت اور قسطنطنیہ کي دلفریب خوبصورتي کو دیکھکر فتبارک الله احسن الخالقین کہینگے - مولف کا دعوی ھے کہ آجتک کسي نے خواہ ایشیائي ھو یا یورپین فرنگي ' ایسي جامع کتاب نہیں لکھي - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ چھہ آنہ مع محصول ڈاک رکھي گئي ھے ' جو ذیل کے پتہ پر مؤلف موصوف سے مل سکتي ھے -

محمد صفابک مالک و اڈیٹر جریدۃ العدل - قسطنطنیہ



واقعه هونے کي غرض سے قابل قدر نهيں هے ' مگر وه سبق جو اس قسم کي طرز سلطنت سکهاتي هے - و برطانيه عظمى اور هندوستان دونوں کے ليے ايک نعمت غير مترقبه هے - حضور لارڈ هارڈنـگ نے اس امر کو ثابت کرديا هے که پـدرانه همدردي صرف لفظوں هي سے نهيں ( جن کا هم کو پہلے بہت سا تجربه هوچکا هے ) مفيد هوسکتي - بلکه عملي طور پر کام لينے سے مطلب براري هوتي هے -

ميرے ليے يه امر هميشه تعجب انـگيز هے که کيوں برطانوي اهل عمله هندوستان ميں اس امر کي مدبرانه کوشش نهيں کرتے جس کے ذريعه وه عملي طور پر همدردي اور غور کرکے اس ملـک کے باشندوں کے دلوں پر فتح پاليں - کيا ميں ان سے يه کهنے کي جرأت کرسکتا هوں که يه طريقه اختيار کرنا ان کے ليے کس قدر آسان هے ؟ هندوستانيوں کے نماياں خصائص سے ايک يه بهي هے که ان ميں احسان شناسي کا ماده بہت ترقي کرگيا هے - گذشته کشمکش کے زمانه ميں کتني مرتبه هندوستاني انگريزوں کے بچاؤ کے ليے ميدان ميں آئے هيں ' اور کتنے موقعوں پر انهوں نے انگريزوں کو بچانے کے ليے اپني جانيں تـک ان پر قربان نهيں کردي هيں -

اگر هند کے سرکاري اهل عمله واقعي ايسي کوشش کريں که اپنا فرض منصبي سمجهکر هندوستان کے متعلقه مسائل پر هندوستان هي کے نقطۀ خيال سے غور کريں ' اور اگر وه هميشه يه امر ملحوظ رکهيں تو وه هندوستانيوں کے وجدان کي ايسي تسخير کرسکتے هيں که جو کسي اور ذريعه سے هرگز نهيں هوسکتي - هـم پهر وه فريادين نه سنينـگے ' جو هميشه همارے کانوں ميں اس ملک کي گورنمنت کي روز افزوں شکايتوں کے باره ميں گونجا کرتي هيں - يهي وه طرز عمل هے جو لارڈ هارڈنگ نے اپنے پيش نظر رکها هے ' اور جسے وه عمـل ميں لانا چاهتے هيں ' اور جس نے انکو هندوستانيوں ميں اسقدر هر دلعزيز بناديا هے -

کيا هندوستان کے ديگر اهل عمله اسپر ته دل سے عمل پيرا هونـگے ؟ اگر ايسا هوا تو صرف يهي نه هوگا که ان کا راسته صاف هو جائيگا ' بلکه هندوستانيوں کے ان خادمان ملک کا بهي راسته صاف هوجائيگا ' جو باوجود سخت رکاوٹوں کے اهل عمله پر يه امر ثابت کرنے کي کوشش کررهے هيں که همدردي اور غور و خوض کا اثر کس قدر قوي هے -

## عـذر کمزوري

ايک فرقه هرزه سرا ايسا هے جس نے پہلے بهي ايسا کها هے - اور پهر بهي ايسا کهيگا که خير يه سب باتيں رعايا کي تاليف قلوب کے ليے تو بہت خوب هيں - ليکن سلطنت برطانيه کي شان و اقتدار کا لحاظ کہاں ؟ اگر گورنمنت سرکاري انتظامات کے مخالف هر ايک شورش کے آگے سر جهکايا کرے' تو حکومت کا کام نا ممکن هو جائيگا - اور ايسي حالت ميں تو يـه بهتـر هے کـه اهـل بـرطانيه اس ملک سے اپنا بوريا بدهنا بانده کر چل ديں - برطانيه قوم کي طرف موجوده تنفر کا زياده تر باعث يهي فرقه غير ذمه دار لوگوں کا هے - اگرچه اس کے افراد برطانيه قوم سے هي کيوں نه هوں' يهي لوگ هيں جو ايسا خيال کرتے هيں که بهترين دستورالعمل پنجۀ آهنين هے ' اور جو باعث هوئے آن روز افزوں اشکالات کا جو سرکاري عمله کو در پيش آتي هيں -

ذرا هم ٹهنڈے دل سے منصفانه طور پر ان لوگوں کي پکار پر تو غور کريں که وه کس نتيجه تـک پهونچتي هے - اس کے معني تو صرف يه هوسکتے هيں که اگـر کسي سرکاري عمله نے ايک مرتبه کوئي فيصله کرديا اور جيسا که اکثر هوتا هے ' بغير ان ذمه دار اصحاب سے مشوره ليے جو ان لوگوں ميں رهتے هيں ' جنکو ان فيصلوں کا اثر بهگتـنا پڑتا هے ' اور اپنے فيصله پر يک طـرفه اظهارات پيش کرکے گورنمنت کي منظوري لے لي ' تو پهر وه فيصله کبهي رد نه کيا جائيگا - اگر وه فيصله لوگوں کو منظور نه هو تو دو هي باضابطه طريقے ان کے ليے هيں - ايک يه که وه گورنمنت کو عرضداشت پيش کريں ' اور اس ميں يه بتلائيں که وه فيصله کس قدر ضرر رساں هے ' اور نظر ثاني کي درخواست کريں ' اور دوسرا يه هے که مجلسيں کرکر کے اجلاس کونسل ميں سوالات دائر کرکرکے اور اخبارات کے ذريعه سے شورش جاري رکهيں -

اگر يه آفت زده لوگ پہلے علاج کي طرف رجوع کريں ' تو اکثر يه هوتا هے که سرکاري عمله کا فيصله کے ساتهه تعلق هے - ان ميں کوئي واقعي مخالفت فيصله سے نهيں پائي گئي - اور اگر دوسرے طريقے کے مطابق شورش جاري رکهي جائے ' تو يه ادعا کيا جاتا هے که يه شورش چند غير قانع لوگوں کي ساخت و پرداخت هے ' اور وه خواه مخواه بيچارے عوام الناس کو برانگيخته کرتے پهرتے هيں - حالانکه وه لوگ گورنمنت کے فيصلوں کو به طيب خاطر منظور کرنيکو تيار هيں ' اور جب عذر لنـگ ثابت هوگيا ' اور سرکاري اهل عمله مجبور هوئے که اقبال کريں که هاں شورش بے بنياد نه تهي ' اور داد رسي کرنا ضـروري معلوم هوا تو بهي بڑے زوروں سے يه بات پيش کي جاتي هے که فيصله کي تبـديلي نه هونا چـاهيے - اس ليے که اگـر ايسا کيا جائيـگا تو گورنمنت کي کمـزوري سمجهي جائيگي ' اور سرکاري عهده داروں کا اقـتدار بالـکل جاتا رهـيگا - لهذا سخت کوشش کي جاتي هے ' که فيصلۀ سابق برقرار رهے ' جس کے لازمي معنے يه هوتے هيں که ايسا دستور العمل قائم کيا جائے که جب کبهي کوئي سرکاري عهده دار کوئي فيصله کرے ' تو وه اٹل هو - ايسی حالت ميں سوال پيـدا هوتا هے که آيا وه لوگ جو سرکاري عهده داروں کے احکام اور فيصلوں کي نظر ثاني اور ترميم کرانا چاهتے هيں ' کيا کريں ؟ خوش قسمتي سے يهاں بہت سے اعلى عهده دار هيں ' جو اس قسم کا عذر پيش نهيں کرتے ' بلکه نازک اور مشکل مسائل کو دانشمندانه اور مدبرانه طور پر سلجهاتے رهتے هيں ' اور اس طرح برطانيه اور هندوستان کي نهايت قابل قدر خدمت کرتے هيں

مجهے يقين هے که آپ ميري رائے سے متفق هونـگے که ايسے عهده داروں ميں سب سے ممتاز آجکل هندوستان ميں حضور لارڈ هارڈنگ بهادر هيں ' اور ان کا عمل نه صرف اعتراض سے بري هے ' بلکه نهايت قابل تحسين هے -

ميں سخت حيران هوں که وه نکته چين حضرات جو وقتاً فوقتاً عذر کمزوري پيش کرتے هيں ' آيا وه اس کے مفهوم تک بهي پهونچے هيں يا نهيں ؟ ميري دانست ميں تو اسکے صرف يهي معني هو سکتے هيں که هندوستان ميں سلطنت برطانيه ايسي ضعيف بنياد پر قائم هے که کسي عهده دار کے فيصله يا حکـم کے خلاف لوگ اگر معقول داد خواهي کريں اور حکام بالا سے داد رسي کريں تو يه فعل اس بنياد کو ايسا صدمه پهونچاتا هے که چند ايسے صدمے اسکو ڈهادينے کے ليے کافي هيں - کيا کوئي حقيقت اور اس سے زياده دور از صداقت هوسکتي هے ؟ هند ميں سلطنت برطانيه کي بنياد ذاتي قوت ' نيک سلوک ' انصاف طبعي اور عدل گستري پر قائم هے - ايک منصفانه سلوک خواه اسکو ترحم سے تعبير کرليجے کسي حالت ميں بنائے سلطنت برطانيه کو مضر نهيں پڑ سکتا - بلکه ميري رائے ميں مزيد پشتي بان کا کام ديتا هے ' اور لوگوں کے

# عرق پودینه

هندوستان میں ایک نئي چیز بچے سے بوڑھے تک کو ایکساں فائده کرتا هے هر ایک اهل وعیال والے کو گهر میں رکهنا چاهیے - تازي ولایتي پودینه کي هري پتیوں سے یه عرق بنا هے - رنگ بهي پتوں کے ایسا سبز هے - اور خوشبو بهي تازي پتیوں کي سي هے - مندرجه ذیل امراض کیواسطے نهایت مفید اور اکسیر هے: نفخ هو جانا ' کهٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد هضمي اور متلي - اشتها کم هونا ریاح کي علامت وغیره کو فوراً دور کرتا هے -

قیمت في شیشي ۸ - آنه محصول ڈاک ۵ - آنه

پوري حالت فهرست بلا قیمت منگواکر ملاحظه کیجئے -

نوٹ — هر جگه میں ایجنٹ یا مشهور دوا فروش کے یهاں ملتا هے -




## موهني کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کی ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں کو جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پُرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لمحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اُسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشته [illegible]

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولوٹوله اسٹریٹ - کلکته

[ ۱ ]

# اصل عرق کافور

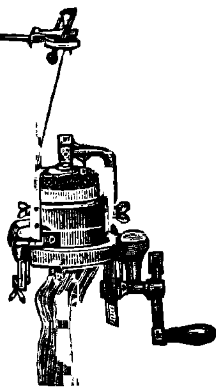
اس گرمي کے موسم میں کهانے پینے کے بے اعتدالي کیوجه سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر هوجاتے هیں - اور اگر اسکي حفاظت نهیں هوئي تو هیضه هو جاتا هے - بیماري بڑه جانے سے سنبهالنا مشکل هوتا هے - اس سے بهتر هے که ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور همیشه اپنے ساتهه رکهو - ۳۰ برس سے تمام هندوستان میں جاري هے' اور هیضه کي اس سے زیاده مفید کوئي دوسري دوا نهیں هے - مسافرت اور غیر وطن کا یه ساتهي هے - قیمت في شیشي ۴ - آنه ڈاک محصول ایک سے چار شیشي تک ۵ - آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

## 47 گهر بیٹهے روپیه پیدا کرنا !!!!

مرد' عورتیں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات میں روپیه پیدا کر سکتے هیں - تلاش ملازمت کي حاجت نهیں اور نه قلیل تنخواه کي ضرورت - ایک سے ۳۰ روپیه تک روزانه - خرچ ' براے نام - چیزیں دور تک بهیجي جاسکتي هیں - یه سب باتیں همارا رساله بغیر اعانت استاد بآساني سکها دیتا هے جو مشین کے ساتهه بهیجا جائیگا - پراسپکٹس ایک آنه کا ٹکٹ بهیج کر طلب فرمائیے -

تهوڑے سے یعني ۱۲ روپیه بٹل نٹ کٹنگ ( یعنے سپاري تراش ) مشین پر لگائیے - پهر اُس سے ایک روپیه روزانه حاصل کر سکتے هیں - اور اگر کهیں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشین ۱۵۵ - کو منگائیں



تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زیاده حاصل کرسکتے هیں - اگر اس سے بهي زیاده چاهیے تو چهه سو کي ایک مشین منگائیں جس سے موزه اور گنجي دونو تیار کي جاتي هے اور ۳۰ روپیه - روزانه بلا تکلف حاصل کرلیں یه مشین موزے اور هر طرح کي بنیاین ( گنجي ) وغیره بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتے هیں - نیز اس بات کي که قیمت بلا کم و کاست دیدي جائیگي !

هر قسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتے هیں - تاکه روپیوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کیا ' اور اُسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے اور چیزیں بهي بهیج دي گئیں !

آدرشه نیٹنیگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ - کلکته
سب ایجنٹ شاهنشاه اینڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذیرو بازار - ڈهاکه

# حُسنِ قبول

## وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں ۔ اسکو دیکھ گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے۔ اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر ۔ اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم و بہم ۔ یعنی انجمن افراد مختلف ایکمشت مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے سمجھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفا سے ثابت کیا جاسکتا ہے ؛

## چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "**تاج روغن گیسو دراز** کو جو مجھے انتی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو نہ صرف بہینی بہینی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔
"زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں بسایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے۔ کیا بہینی بہینی دلکش خوشبو ہے "سر دست تیل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے + ہوا ہی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء ۔ اعصاب و رطوبات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زیادہ خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو لگا ہے۔ مگر لطیف ۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال ۔ ایم ۔ اے بیرسٹر ایٹ لا ۔ لاہور "یہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ اور عمدہ تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب شرر** لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح ۔ شیریں ۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قائم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر منتقد اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر بی۔ اے۔ سکریٹری میونسپل بورڈ غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازار کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ (تاج مینوفیکچری نے) ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے"

## چند مشہور اطبائے عہد کے خیالات

جناب حاذق الملک **حکیم محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیرآئل کے شوروم اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے کہ نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے۔ **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور مہک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔
"تاج ہیرآئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور اسکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

## چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

**الہلال کلکتہ**۔ جلد ۲ نمبر ۱۵ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

**روزانہ زمیندار لاہور**۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

**روزانہ وطن لاہور**۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷ ۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیرآئل مشہور ڈاکٹروں حکیموں ۔ اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کرچکا ہے۔ ہم اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

**روزانہ پیسہ اخبار لاہور**۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

**روزانہ اودھ اخبار لکھنو**۔ جلد ۵۵ $\frac{9۲}{۱۴}$ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

**اردوئے معلی علی گڈھ**۔ نمبر ۴ جلد ۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیار نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے نیز نظر کو بڑھانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر نہ معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ توجہ کبھی ادھر منعطف ہونا چاہیئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید تر روغن گیسو ہیں۔




**تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن**
فی شیشی عہ
فی شیشی عہ

**تاج روغن آملہ و بنولہ**
فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک و خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۵ ر فی شیشی ہے کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

**منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)**

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA

لا تھنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مومنین (القرآن الحکیم)

# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۳ — کلکتہ : چہار شنبہ ۲۳ صفر ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 24, 1914.



قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

# دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی سری نگر کشمیر

| | |
|---|---|
| شال | لوئیان |
| چادرین | گلوبند |
| تافتہ | ٹوپیان |
| الوان | ریشمی تھان |
| دُھسّہ | پوستین |
| رفلی پارچات | نمدے |
| اونی پارچات | گبھے |
| ایمبرائیڈری | نقاشی |

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

55

## ایک مسلمان ڈاکٹر

(پنشن یافتہ سب اسسٹنٹ سرجن) کسی ایسے مقام پر بود و باش کرنا چاھتا ھے جہاں وہ انگریزی دوا خانہ کھولکر علاج معالجہ سے اپنی گذران کر سکے - ابتدءً اگر ڈاکٹری یا غیر ڈاکٹری خدمت کا براے نام معاوضہ ملسکے تو سہارے کو کافی ھوگا - بفضلہ تعالی اپنے کام میں ھوشیار' بیس سال کا تجربہ محنتی ' دیانت دار' ھر کام میں مستعد' انگریزی کی لیاقت انٹرنس تک' ڈاکٹری میں سوا سو روپیہ ماھوار تک تنخواہ پائی ھے - علاوہ ڈاکٹری کے ایک بڑی تجارتی کارخانہ کا عرصہ تک منتظم رھا - اگر کوئی صاحب مطلع کرینگے کہ آنکے یا کسی دوسرے قصبہ یا موضع میں ایک ڈاکٹر کے پریکٹس کی گنجایش ھے یا ضرورت ھے تو باعث مشکوری ھوگا -

پتہ

ڈاکٹر صولت - مقام آررن - براہ گونا - ریاست گوالیار - وسط ھند

58

## الات ازاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رھا ھے) کے پر زور قلم ظرافت رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ھی نظیر ھے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ھے - ذیل کے پتے سے بذریعہ ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی جادو بیانی او ر معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید فضل الرحمن نمبر ۶۲ تالتلا لین کلکتہ -

## کانپور موسک (انگریزی ایڈیشن)

مصنفۂ مسٹر بی - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالی -

مچھلی بازار کانپور کے واقعہ کی نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹی کی کارروائی ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست ' عدالت کی کارروائی' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے ھیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالی خود کانپور میں موجود تے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بھی ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع ھوئی ھے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسی قومی کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود ھے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آنی چاھئیں - اور الھلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ *

المشتہر

بی - کے - داس - گپتا - بنگالی آفس - بہو بازار اسٹریٹ - کلکتہ



۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندی - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندی ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز ھنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر ھے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکھنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہین جچتی - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹی ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایٹ (پتلی) - نکل - کیس اوپن فیس (کھلا منہ) کسی حرکت سے بند نہ ھو گی - گارنٹی ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹی لیور لنڈن واچ معہ محصول چھہ روپیہ -

۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹی ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والی - گارنٹی ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ -

المشتھر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

32



# اثار هند

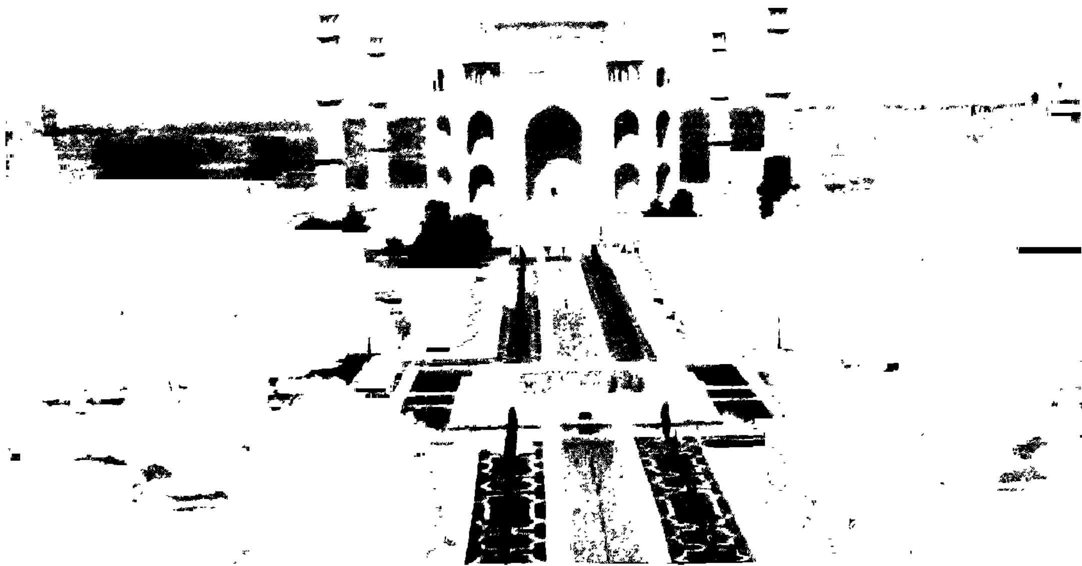
تلک اثارنا تدل علینا
فا سئلوا بعد نا عن الاثار!




صاحب قران اعظم ( شاهجہاں )
جس کي تعميرات سے هندوستان ميں حسن و استحکام کا ایک نیا دور شروع هوا



ارجمند بانو بیگم ( ممتاز محل )
جسکي آرام گاه " روضۂ تاج " هے



جمال هند یا حسن "تاج" کا ایک بیروني منظر!
جو شاهجہاں کي تمام تعميرات ميں ایک اول درجے کي یادگار هے!

به تقریب اجتماع آگره ۲۶ دسمبر ۱۹۱۳

## اطلاع

( ۱ ) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے ' تو تاريخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع ديں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قيمت لي جاليگي -

( ۲ ) اگر کسي صاحب کو پته کي تبديلي کرانا هو تو دفتر کو ايک هفته پيشتر اطلاع ديں -

( ۳ ) نمونے کے پرچه کے لئے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهيں يا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

( ۴ ) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام هميشه خوش خط لکهيے -

( ۵ ) خط و کتابت ميں خريداري کے نمبر کا حواله ضرور ديں ورنه عدم تعميل حکم کي شکايت نه فرماويں

( ۶ ) مني آدر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خريداری ( اگر کوئی هو ) ضرور درج کريں -



## خضاب سيه تاب

هم اس خضاب کي بابت لن ترانی کي لينا پسند نهيں کرتے ليکن جوسچي بات هے اسکے کهنے ميں توقف بهي نهيں' خواه کوئي سچا کهے يا جهوٹا حق تو يه هے که جتنے خضاب اسوقت تک ايجاد هوے هيں ان سب سے خضاب سيه تاب بڑهکر نه نکلے تو جو جرمانه هم پر کيا جاوے گا هم قبول کرينگے - دوسرے خضاب مقدار ميں کم هوتے هيں خضاب سيه تاب اسي' قيمت ميں اسي قدر ديا جاتا هے که عرصه دراز تک چل سکتا هے - دوسرے خضابوں کي بو ناگوار هوتی هے خضاب سيه تاب ميں دلپسند خوشبو هے دوسرے خضابوں کي اکثر دو شيشياں ديکهنے ميں آتي هيں اور دونوں ميں سے دو مرتبه لگانا پڑتا هے خضاب سيه تاب کي ايک شيشي هوگي اور صرف ايک مرتبه لگايا جائيگا - دوسرے خضابونکا رنگ دو ايک روز ميں پهيکا پڑجاتا هے اور قيام کم کرتا هے - خضاب سيۀ تاب کا رنگ روز بروز بڑهتا جاتا هے اور دو چند قيام کرتا هے بلکه پهيکا پڑتاهي نهيں - کهونٹياں بهي زياده دنوں ميں ظاهر هوتي هيں - دوسرے خضابوں سے بال سخت اور کم هوتے هيں خضاب سيه تاب سے نرم اور گنجان هوجاتے هيں مختصر يه که همارا کهنا تو بيکار هے بعد استعمال انصاف آپ سے خود کهلائيگا که اس وقت تک ايسا خضاب نه ايجاد هوا اور نه هوگا خضاب بطور تيل کے برش يا کسي اور چيز سے بالوں پر لگايا جاتا هے نه باندهنے کي ضرورت نه دهونے کي حاجت لگانے کے بعد بال خشک هوے که رنگ آيا - قيمت في شيشي ۱ روپيه محصول ڈاک بذمه خريدار - زياده کے خريداروں سے رعايت خاص هوگي -

ملنے کا پته کارخانه خضاب سيه تاب کٹرہ دلسنگه امرت سر

S. C. MITRA & Co

بهترين طريقے اور عمده تياری

هندوستان ميں فرد

کارخانه

هاف ٹون - لائن اور رنگين بلاک کيواسطے

هزاروں روپيه صرف کرکے يه کارخانه شروع کيا گيا جسکے تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائيں يوروپ سے منگائی گئی هيں ...

کارخانے کي خصوصيات

(۱) وقت مقرره پر هر چيز کو تيار کرنا (۲) کم قيمت

(۳) هر قسم اور هر طرح کی خواهش کی پوری طرح تعميل کرنا۔

...

نمونه اور نرخ کے لئے تمام درخواستيں منيجر کے نام آئيں اور براه اس اخبار کا حواله ديا جاے

المشتهر ايس سي مترا ايند کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لين کلکته

12, NARIKEL BAGAN LANE

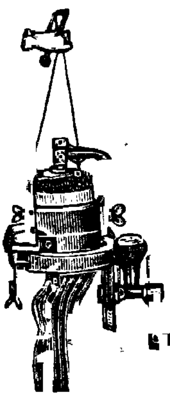
CALCUTTA.

## مسلمان مستورات کيوں اپني بيش قيمت وقت کو ضائع کرتي هيں ؟

### گهر بيٹهے روپيه پيدا کريں !!!!

### ايک سے تيس روپيه تک روزانه

پراسپکٹس ايک آنه کا ٹکٹ بهيجکر طلب فرمائيے



مرد ' عورتيں ' لڑکے ' فرصت کے اوقات ميں روپيه پيدا کر سکتے هيں - تلاش ملازمت کي حاجت نهيں اور نه قليل تنخواه کي ضرورت - ايک سے ۳۰ روپيه تک روزانه - خرچ ' براے نام - چيزيں دور تک بهيجي جاسکتي هيں - يه سب باتيں همارا رساله بغير اعانت استاد بآساني سکها ديتا هے جو مشين کے ساتهه بهيجا جائيگا -

تهوڑے سے يعني ۱۲ روپيه بتّل نت کٹنگ ( يعني سپاري تراش ) مشين پر لگائيے - پهر اس سے ايک روپيه روزانه حاصل کر سکتے هيں - اور اگر کهيں آپ آدرشه کي خود باف موزے کي مشين ۱۵۵ - کو منگائيں تو ۳ روپے - اور اس سے بهي کچهه زياده حاصل کرسکتے هيں - اگر اس سے بهي زياده چاهيے تو چهه سوکي ايک مشين منگائيں جس سے موزه اور گنجي دونو تيار کي جاتي هے اور ۳۰ روپيه - روزانه بلا تکلف حاصل کرليں يه مشين موزے اور هر طرح کي بنيانيں ( گنجي ) وغيره بنتي هے -

هم آپ کي بنائي هوئي چيزوں کے خريد نے کي ذمه داري ليتے هيں - نيز اس بات کي که قيمت بلا کم و کاست ديدي جائيگي !

هرقسم کے کاتے هوئے اون ' جو ضروري هوں ' هم محض تاجرانه نرخ پر مهيا کرديتے هيں - تاکه روپيوں کا آپ کو انتظار هي کرنا نه پڑے - کام ختم هوا ' آپ نے روانه کيا ' اور اسي دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف يه که ساتهه هي بننے کے ليے اور چيزيں بهي بهيج دي گئيں !

ادرشه نيٹنيگ کمپني - نمبر ۲۰ کالج اسٹريٹ - کلکته

سب ايجنٹ شاهنشاه اينڈ کمپني - نمبر ۸۰ نذير بازار - ڈهاکه

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly ,, ,, 4 - 12

# الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت

٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفـون نمبـر ٦٤٨

قیمت

سالانہ ٨ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

نمبر ٣ — کلکتہ : چہارشنبہ ٢٣ صفر ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, January 21, 1914.

## فہرست



## آخر الانبـــاء

اس ہفتے جنوبي افریقہ کے ہندوستانیوں سے متعلق کوئي اہم خبر نہیں آئي - مقاومت مجہول بدستور موقوف ہے اور گو بعض ہندوستانیوںکي راے ہے کہ اس سلسلہ کے دوبارہ شروع کرنے کا وقت آگیا ہے ' مگر ریورینڈ اندریوز کا بیان ہے کہ رئیس الاحرار مسٹر گاندھي کہتے ہیں کہ وہ اپنے ہموطنوں کو شخصي طور پر یہ نصیحت کرینگے کہ ابھي مقاومت مجہول شروع کر کے یونین گورنمنٹ کے مشکلات میں اضافہ نہ کریں -

ایک طرف تو مسٹر گاندھي اسدرجہ امن پسندي وصلح جوئي کا اظہار کر رہے ہیں دوسري طرف جنرل بوتھا نے اپني جوہانسبرگ کي اسپیچ میں ہندوستانیوں کے مسئلہ کا ذکر کرتے ہوے یہ اعلان کیا کہ جنوبي افریقہ میں تمام گورے اس موضوع پر یکدل اور یکخیال ہیں کہ نہ تو ہندوستاني مطالبات کے آگے سر تسلیم خم کرینگے اور نہ بیروني مداخلت ہونے پائیگي -

جنـوبي افـریقـہ میں ریلوے ملازمین کا اسٹرائـک اس طـرح شروع ہـوا کہ اسٹـاف کی تحقیق کے متعلق گـورنمنٹ نے مـلازمین ریلوے کا مطالبہ منظور نہیں کیا ' اس پر انہوں نے اسٹرائک کردي ہے - اسٹرائک کا آغاز اورنج کالوني سے ہوا ' مگر بعد کو ٹرانسوال میں بھي پھیل گئي - اسٹرائک والوں نے وپٹورجي اور لپ انر دسرسلي کي درمیاني لائن اور ٹرانسوال میں ڈاینامیٹ سے ٹرینوں کے اڑانے کي کوشش کي - پہلي کوشش ناکام رہي ' کیونکہ زبردست ٹرین کے آنے سے ڈاینامیٹ دیکھہ لیا گیا - دوسري کوشش میں انکو کامیابي ہوئي مگر صرف اسقدر کہ انجن اور لائن کو صدمہ پہونچا - کوئي جان ضائع نہیں ہوئي -

اسٹرائک کو فرو کرنے کے لیے گورنمنٹ نہایت سرگرمي سے کوشش کر رہي ہے - مزدوري پیشہ جماعت کے سات لیڈر گرفتار کرلیے گئے ہیں ' جوہانسبرگ کي فیڈریشن آف ٹریڈ نے ان ماخوذین کي رہائي کا مطالبہ کیا ہے اور یہ دھمکي دي ہے کہ اگر انکو رہا نہ کیا گیا تو عام اسٹرائک ہوجائیگي - لیکن جب ٹریڈ ہال میں اسکے متعلق لوگوں کي راے معلوم کي گئي تو عام اسٹرائک کي تائید میں بہت کم ہاتھہ اٹھے اگرچہ ماخوذین کي رہائي کي تائید میں اٹھنے والے ہاتھہ بہت تھے -

## شذرات

### زر اعانۂ مسجد کانپور

افسوس کہ کانپور فنڈ کے متعلق ابتک بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ چونکہ مقدمات ختم ہوگئے' اسلیے اب روپیہ کي ضرورت نہیں رہي' اور وہ جمع شدہ روپیہ کے مصارف کے متعلق طرح طرح کے خیالات ظاہر کرتے ہیں - چنانچہ بعض مراسلات اس بارے میں دفتر الہلال تک پہنچي ہیں -

لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ یہ خیال بہت محدود ہے اور تقریباً تمام مسلمان جنھوں نے اس فنڈ کي فراہمي میں حصہ وافر لیا ہے' مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ات لا کے اس خیال سے بالکل متفق ہیں کہ یہ روپیہ بدستور مسجد کانپور کے نام سے جمع رہے' اور جس نیت سے دیا گیا ہے' اسي میں خرچ ہو - مستحقین حادثۂ ١١ - اگست کیلیے دو سو روپیہ ماہوار اعانت کي ضرورت ہے' اور بہت سے بچوں کي تعلیم و تربیت کے مصارف اسکے علاوہ ہیں - پس یہي مناسب طریق کار ہے کہ اس روپیہ کو بالکل محفوظ رکھا جاے اور صرف اسکي آمدني سے کانپور کے مصیبت زدگان کي ماہوار اعانت ہو -

اسطرح ایک کافي رقم سے گویا قومي بیت المال کي بھي تاسیس ہوجائیگي' اور روپیہ ہمیشہ جمع نہیں ہوتا -

پس میں تو اس راے پر بالکل مطمئن ہوں اور چاہتا ہوں کہ بعض متعمدین کانپور و لکھنو کي ایک کمیٹي بطور ٹرسٹیوں کے منتخب ہوجاے تاکہ صرف مسٹر مظہر الحق کي شخصي ذمہ داري باقي نہ رہے -

الہلال کي فہرست زراعانہ کي کل رقم ٢٧٧٨ روپیہ ٣ - آنہ ہے - مولوي شمس الہدی صاحب نے بانکي پور سے پندرہ روپیہ بعد کو بھیجے تھے جو درج نہیں ہوے تھے - اسکے اضافہ کے بعد ٢٧٩٣ - تین آنہ ہوے -

ایک ریشمي اچکن جو پٹنہ سے ایک بزرگ نے بھیجي تھي باقي ہے - اسے فروخت کردیا جائیگا -

اس میزان میں پانچ سو روپیہ مسجد مسوري کے جلسے کے شامل نہیں ہیں جنکے اعلان سے فہرست کھولي گئي تھي - کیونکہ وہاں جسقدر روپیہ جمع ہوا ' میرے آنے کے بعد براہ راست بھیجدیا گیا -

ضعفا ؤ مولفة القلوب ' اور بہت سے منافقين و مفسدين بهي شامل كارهوگئے : واذا لقو الذين آمنوا ' قالو آمنا ' واذا خلوا الى شياطينهم ' قالوا انا معكم ' انما نحن مستهزئون - اور بظاهر ايک ايسي حالت شروع هوگئي جو خاموشي و افسردگي كا يقين دلانے لگي - بس اسي وقت كا انتظار كيا جا رها تها ' چونكه وہ آگيا ' اسليے اب اصلي ارادے اور منصوبے ظاهر هونا شروع هوگئے هيں ' جنكے اولين تجربے كي قسط زميندار پريس كا خاتمه هے اور آنے والے واقعات ابهي غفلت مزيد كے منتظر هيں : وما تخفي صدورهم اكبر ' قد بينا لكم الايات ان كنتم تعقلون ( ۳ : ۱۱۴ )

اصول كي محبت فروعات كے مناقشات سے بالا تر هے ' اور حقيقت كے سوال كے سامنے اشخاص و مخصوص حالات كي بحث باقي نہيں رهتي - پس اس وقت همارے سامنے زميندار نامي اخبار كي محض ضبطي كا سوال نہيں هے جسكا مالک و ايڈيٹر ايک شخص خاص هے اور جسميں بہت سے لوگ مضامين لكهتے تهے ' بلكه يه ايک حق و قانون ' اور عدالة و حريت كا مسئله هے ' اور آن واقعات و حوادث كا جو اسكي تہه ميں پوشيده هيں - ميرے دوستوں كو معلوم هے كه ميں شخصاً زميندار كي بہت سي كمزوريوں سے نه صرف شاكي بلكه واقعي طور پر متالم و متاذي تها - ميں اسكے طرز تحرير و انشاء مضامين كو پسند نہيں كرتا تها - مجهے اسميں بہت زياده عاميت اور سوقيت نظر آتي تهي - اسميں عوام كے مذاق كو بہت زياده دخل تها اور حقيقت كبهي كبهي اسكے استيلاء سے دب بهي جاتي تهي - اشخاص كي بحث كے انهماک كو ميں پسند نہيں كرتا ' اور چاهتا هوں كه هر شخص نكته چيني و احتساب كي بنياد صرف اصول كے وعظ پر ركهے ' اور اسكے ضمن ميں اگر اشخاص كي بحث ناگزير هو تو مضائقه نہيں ' ليكن زميندار ميں اشخاص كا مسئله حد اعتدال سے گذر گيا تها ' اور بسا اوقات جس عاميانه و سوقيانه انداز ميں داد ظرافت دي جاتي تهي ' اس سے اخبار بيں پبلک كے مذاق كو نقصان پہنچنے كا انديشه تها -

معہذا بعض اهم مسائل كے متعلق اسكي غلطياں بهي شديد تهيں - مسئلۂ كانپور كے فيصلے پر جس طرح اس نے خوشي ظاهر كي اور جو مضامين لكهے ' انهوں نے فيصله كي صورت اصلي كے خلاف ايک دوسري صورت لوگوں كے ذهن ميں پيدا كر دي -

اسكے مقامي اور معاصرانه نزاعات بهي هميشه مجهے دكهه پہنچاتے رهے -

تاهم اس سے كوئي شخص انكار نہيں كرسكتا كه اسكي نيكياں اسكي غلطيوں سے زياده تهيں ' اور اسكا فائده آن بعض نقصانات سے بہت عظيم و اعم تها ' جو اسكي غلطيوں اور كمزوريوں سے پيدا هو سكتے تهے - اگر اسكي نسبت كہا جاے كه : خلطوا عملاً صالحا و اخر سئيا - تو اسكے پاس اسقدر ذخيرۂ حسنات بهي موجود هے جو اسكے كفارے كيليے كافي هوسكتا هے :

ان الحسنات يذهبن السئيات ! اور نيكياں برائيوں كو محو كر ديتي هيں -

روزانه زميندار كي اشاعت سے پہلے اخبار بيني صرف طبقۂ خواص ميں محدود تهي ' اور عام بيداري و احساس كے پيدا هونے ميں يه ايک ايسا مانع عظيم تها ' جسكي وجه سے كوئي تحريک اور كوئي آواز عام قوت و اثر پيدا نہيں كرسكتي تهي - جنگ طرابلس نے قوم كے تمام طبقات كو خبروں كا شائق بنايا ' اور زميندار كي عام مقبوليت شروع هوگئي - اسكي اشاعت بيس بيس هزار روزانه تک پہنچي ' اور اسكي ارزاني اور عام فہم هونے نے اسے عام دكانداروں اور بازار كے بيٹهنے والوں تک پہنچاديا - هر شخص جو اردو عبارت پڑهسكتا هے ' علے الصباح اس طرح زميندار كا خواهشمند هوتا تها ' گويا يورپ اور امريكه كا ايک تعليم يافته عادتاً صبح كے وقت مطالعه اخبار كيليے بيقرار هے - اس نے گو ابتدا ميں هندوستان كے معاملات كے متعلق كچهه نه لكها اور مسلمانوں كي سياسي حالت پر بهي كوئي توجه نه كي ' تاهم اس نے جن جن معاملات كو لكها ' ازادي اور جرأت كے ساتهه لكها ' اور اپنے پڑهنے والوں ميں يقيناً زندگي كي ايک روح پيدا كردي -

اسكے بعد حالات ميں مزيد تغيرات هوے اور زميندار نے بيرون هند كے اسلامي مسائل كے علاوه هندوستان كے سياسي مسائل كے متعلق بهي لكهنا شروع كيا - گو اس سے بے اعتداليان هوئي هوں ليكن اسميں شک نہيں كه اصولاً اس نے هميشه آزادي كے ساتهه اظهار خيال كي سعي كي -

وہ روزانه تها اور متفرق فروخت هوتا تها - ايک پيسه يا دو پيسه ديكر هر شخص اسے خريد لے سكتا تها - گذشته دو سال كے تغيرات و حالات نے خود بخود اسے مقبول عام بنا ديا تها ' قوم كے هر طبقه ميں روزانه پڑها جاتا تها - ان تمام اسباب كي وجه سے وہ ايک بہت بڑي قوت تهي جو حسن اتفاق سے پيدا هوگئي تهي ' اور ايک ايسا وسيلۂ وحيد تها جسكے ذريعه هر روز هزاروں مسلمانوں كے اندر بيک وقت زندگي پيدا كي جاسكتي تهي - اس قسم كے وسائل هر وقت حاصل نہيں هوسكتے ' اور نه تغيرات و حوادث كا موسم هميشه رها كرتا هے -

پس " زميندار " كا بند هونا في الحقيقت مسلمانان هند كيليے ايک عظيم ترين ضائعات مليه ميں سے هے ' اور تمام قوم عند الله اس غفلت كيليے جوابده هے جس نے حريف قوي پنجه كو ايسا كرنے كي فرصت دي ' اور پهر اسكے ليے بالكل خاموش اور مردوں كي سي بے حسي گوارا كرلي -

وقت نازک اور موسم مخالف هے - غفلت كے جهونكے چلنے لگے هيں ' اور جهنجهوڑنے والے هاتهه بے حركت سے هوگئے هيں - حريف قوي و شاطر ' مقابل فريب خورده ' دسائس و مطامع دلفريب ' اور ايمان كي آزمايش امتحان طلب هے - سفر صرف ابهي شروع هي هوا هے ' اور تجربے كے زاد راه سے مسافر تہي دست هيں - نهو كه قدرت كي بخشي هوئي ايک هي فرصت هشياري ضائع كردي جاے ' نهو كه وہ ' جو برسوں كي جگه مہينوں ميں حاصل هوا تها ' پهر غفلت و سرشاري پر قربان كرديا جاے - فالحذر ! الحذر ! الحذر ! ايها المسلمون الغافلون ! ولا تكونوا كالذين قالوا سمعنا و هم لا يسمعون ! !

همه اندرز من بتو اينست
كه تو طفلي و خانه رنگين ست !

پهر كوئي هے جو اس غفلت موت آور ' اس سرشاري مسموم ' اس سكون ممات ' اور اس عمل السحر باطل كے پردے كو چاک كردے ؟ فاين شرف الاسلام و اين مجد المسلمين ؟ هل فقد المسلمون كل ذالك ؟ ام على قلوب اقفالها ؟

بال بكشا و صفير از شجر طوبى زن
حيف باشد چو تو مرغے كه اسير قفسى !

آج ڈيڑهه سال كا زمانه گذر گيا كه ميں تمهارے سامنے هوں - ميں نے هميشه اپني فريادیں بلند كي هيں ' اور هميشه وہ سب

# انــا للہ و انــا الیـــہ راجعــون ! !

## اللـہ اللـہ ایهـا المسلمـون ! هل بعد هذ الذل تسکتـون ؟

# ابلغکم رسالـة ربي و انا لکم ناصـح امیـن !

اے لوگو ! میں تمھیں اپنے پروردگار کا حکم سناتا هوں اور یقین کرو کہ میں تمھارے لیے ایک دیانت دار ناصح هوں - میں کبھي اعلان حق میں خیانت نہ کرونگا - ( ۷۰ : ٦٥ )

زمیندار پریس لاهور سے دو هزار روپیہ کي ضمانت لي گئي تھي - اسکے بعد دس هزار کي طلب کي گئي - اب وہ دس هزار بھي ضبط کرلیے گئے اور پریس کا تمام سامان اور مشینیں بھي ' جنکي قیمت کا پندرہ هزار تک تخمینہ کیا گیا ھے - بنیاد چند مضامین قرار دیے گئے هیں جو اجودھیا کے واقعۂ عید اضحی پر نکلے تھے ' اور ایک مضمون مسٹر ظفر علي خان کا جو انھوں نے لندن سے لکھکر بھیجا تھا - هندوستان کي فیاض و عادل گورنمنٹوں کي یہ انصاف پروري ھے کہ وہ پریس ایکٹ کے احکام نافذ کرتے هوئے کبھي کبھي جرم کي نوعیت سے بھي مجرموں کو مطلع کردیتي هیں ' ورنہ سچ یہ ھے کہ "حق و آزادي" کے دو قدرتي جرموں کي موجودگي کے بعد آور کسي جرم کے قرار دینے کي ضرورت هي کیا ھے ؟

وجودک ذنب ' لا یقاس بہ ذنب

پھر آج همالہ کے اس جانب بسنے والوں میں سے کون ھے جو مجرم نہیں ھے ؟

ملکوں اور قوموں کي تاریخوں میں ایک وقت آتا ھے جبکہ انسانوں کیلیے زندگي کي خواهش معصیت هوجاتي ھے ' اور زندہ رهنے سے بڑهکر آور کوئي جرم نہیں هوتا -

جبکہ اونچي اونچي دیواروں اور آهني دروازوں کي آبادي بڑهجاتي ھے اور آهن گري کي صنعت کي سب سے زیادہ مانگ هوتي ھے - جبکہ درختوں کي ٹہنیوں میں رسیاں لٹکائي جاتي هیں ' اور جبکہ لکڑي کے تختے بنائے جاتے هیں تا کہ اُن پر فرزندان آدم کھڑے هوں - یہ وقت آتا ھے اور انقلاب امم کے ایک قدرتي قانون کے ماتحت گذر جاتا ھے ' اور پھر بربادي و هلاکت کا هر وہ بیج جو زمین میں ڈالا گیا تھا ' نئے موسم کے شروع هوتے هي زندگي اور حیات قائم و دائم کا پھل پیدا کر دیتا ھے !

هندوستان بھي ایک ملک ھے جہاں قومیں بستي هیں اور وہ سب کچھہ اپنے اندر رکھتي هیں ' جو انسانوں کے دلوں کے اندر هوتا ھے - یہاں بھي انسان هیں جنکو زندگي محبوب اور زندگي کي قوت مطلوب ھے - یہاں کے بسنے والوں کے پہلو میں بھي دل ھے ' جو عزت کا خواهاں اور ذلت سے نفور ھے - یہاں کے رهنے والے بھي اُس متاع عزیز ' اُس جنس گرامي ' اور اُس شاهد محبوب حق و حریت کے عشق کا حق رکھتے هیں ' جسکو اس آسمان کے نیچے هر آدم کے فرزند نے چاها ھے اور اُسکے جمال مقدس کي هواداري میں اپني قیمتي سے قیمتي چیزوں کي بھي قرباني دیدي ھے - پس کوئي وجہ نہیں کہ جو کچھہ هر جگہ هوا ھے ' اور جسکو انسانوں کي جماعتوں نے هر جگہ جھیلا ھے ' اُس سے هندوستان مستثنی کردیا جاے ؟ کیا سبب ھے کہ سفر حیات ملي و فلاح ملکي کي قدرتي منزلوں سے گذرے بغیر وہ وهاں پہنچ جاے جہاں پہنچنے کیلیے همیشہ سے یکساں شرطیں قوموں کے سامنے پیش کي گئي هیں ؟

پھر اگر یہ سب کچھہ سچ ھے تو ابھي تو اُن باتوں کا وقت نہیں آیا - کیا ھے جو ابتک هوا ھے ' اور کونسي منزل ھے جہاں سے کاروان هند کو گذر جانے کا فخر حاصل ھے ؟ اگر نظر بلندي پر ھے تو سامنے کي گري هوئي چیزوں کو کیوں دیکھو ؟ میں نے همیشہ تم سے سچ کہا ھے اور آج بھي میں تم سے سچ سچ کہتا هوں کہ یہ جو کچھہ کہ هوا اور هو رها ھے ' یقین کرو کہ اسکے مقابلے میں بہت هي حقیر و معمولي ھے جو کچھہ کہ هونا چاهیے ' اور جو کہ اپنے وقت پر هوگا - لیکن : و ان ادري اقریب ام بعید ما توعدون !

تاریخ کي زبان کو کوئي بند نہیں کر سکتا ' اور وہ جو سبق دیتي ھے وہ صرف ایک هي قسم کا ھے - دنیا میں بہت سي حقیقتیں ایسي هیں جنکو انسان جانتا ھے اور اُن پر یقین رکھنے کیلیے مجبور هوتا ھے ' تاهم انکي صداؤں کو سننا پسند نہیں کرتا ' اور چاهتا ھے کہ لوگوں کي زبانوں سے نہ نکلیں - لیکن وقت آتا ھے جب وہ سننے پر مجبور هوتا ھے ' اور زبان سے اٹھي هوئي صدائیں نہیں بلکہ واقعات کے اجتماع و هجوم سے پیدا شدہ طاقتیں اسکے کانوں کو کھولکر بجلي کي کڑک اور بادل کي گرج کي طرح سب کچھہ سنادیتي هیں : فهل ینظرون الا سنة الاولین ؟ فلن تجد لسنت اللہ تبدیلا ' ولن تجد لسنت اللہ تحویلا ( ۳۵ : ۴۱ )

تعجب همیشہ اُس واقعہ پر هوتا ھے جو نادر و غریب هو ' اور شکایت همیشہ اس سے هوتي ھے جس سے توقع هو - مجھکو نہ تو اس واقعہ پر تعجب هوا اور نہ شکایت پیدا هوئي - میرے سامنے تاریخ ھے اور قوموں کي سرگذشتیں هیں - مجھے معلوم ھے کہ طاقت نے همیشہ غرور کیا ھے ' اور حکومتوں نے همیشہ حق و حیات کے سائلوں کو ایسا هي جواب دیا ھے - میں روز اول هي سے جانتا تھا کہ یہ سب کچھہ یکے بعد دیگرے هونے والا ھے ' اور وقت اور موسم کے تغیر کا انتظام کیا جا رها ھے - جنگ طرابلس کے بعد هي بلقان کا ماتم شروع هوا ' اور وہ ابھي جاري هي تھا کہ مسجد کانپور کے واقعہ نے حیات ملي و حس غفلت کي بخشش سے تمام قوم کو مالا مال کردیا - پس ضرور تھا کہ تغافل سے کام لیا جاے ' اور ایک شاطرانہ حکمت تھي کہ رفق و مدارا سے وقت کي طاقت کو پہلے ضعیف کردیا جاے - پس اسکے لیے تمام سر و سامان مہیا کیا گیا اور کہا گیا کہ هم نرمي کرتے هیں ' همارے ساتھہ بھي نرمي کي جاے : ودوا لو تدهن فیدهنون ! جبکہ کوششیں کارگر هوگئیں تو بہت سے

# الهلال

## ۲۲ صفر سنه ۱۳۳۲ ہ

## فاتحة السنة الثانية

## المجلد الرابع


## (۲)

انسان كي ساري مصيبت اس ميں هے كه وه جن چيزوں كو تمام عمر ديكهتا اور جانتا هے ' كبهي انپر غور و فكر نهيں كرتا ' پر هميشه اُن چيزوں كي تلاش ميں رهتا هے جنهيں وه نهيں جانتا ' حالانكه اگر وه فكر زياده اور تلاش كم كرے تو يه بهتر هے اس سے كه تلاش لا حاصل هو اور حقيقت سے جهل - و لله درالشاعر :

هـر كس نـه شناسندهٔ راز ست و گـر نه
اينها همه راز ست كه معلوم عوام است !

قران كريم بهي يهي كهتا هے :

وكاين من آية في السماوات و الارض يمرون عليها وهـم عنها معرضون (۱۳ : ۱۰۵) " آسمان و زمين ميں حكمت الهي كي كتني هي نشانياں هيں جن پر سے لوگ بے سونچے گزر جاتے هيں پر افسوس كه غور نهيں كرتے ! "

قران كريم بار بار اسي ليے بارش اور زمين كي حيات نباتاتي پر توجه دلاتا هے كه گو يه سامنے كي باتيں هيں جنهيں هر انسان ديكهتا اور كرتا هے ' ليكن انكے اندر حكمت الهيه كے جو عجائب و مواعظ پوشيده هيں ' انپر كوئي غور نهيں كرتا -

صرف اسي ايک بات پر غور كرو كه قدرت الهي كي يه كيسي نصرت اور فيضان فطرة كي يه كيسي فياضي هے ؟ كس بے چارگي اور بيكسي كے عالم ميں تم زمين سے اپنا معامله شروع كرتے هو اور كس طرح مجبور و بے بس هوتے هو جب اپني دولت تخم اسكے حوالے كر ديتے هو؟ كون كهه سكتا هے كه اسكا نتيجه كيا هوگا اور يه جو محنت كي جا رهي هے ' كن نتائج سے دو چار هوگي ؟ ليكن جب نصرت الهي موفق هوتي هے اور دانے بار آور هوكر آتهتے هيں ' تو نتائج اعمال كا كيسا عجيب منظر تمهارے سامنے هوتا هے ؟ كس كي حكمت هوتي هے جو ايک سياه اور خشک دانے سے سرسبز و ثمر دار شاخيں پيدا كر ديتي هے ؟ اور يه كس كا كارو بار هے جو ايک خشک دانه ليتا هے پر اسكے معاوضے ميں هزاروں تر و تازه دانے واپس كرديتا هے ؟ پهر كون هے جو مضطر دلوں كي پكار كو سنتا ' اور مضطرب هاتهوں سے پهينكے هوے دانوں پر اپني قبوليت كي مخفي چادر ڈالديتا هے ' اور اس طرح ان ميں سے هر چهوٹے سے چهوٹے دانے كي پرورش كرتا هے كه كل كو وهي بڑے سے بڑا درخت بنكر حيرت افزاے انظار و اثمار هوجاتا هے ؟

امن خلق السماوات و الارض و انـزل لـكـم من السماء ماء فانبتنا بـه حدائق ذات بهجـة ما كان لكـم ان تنبتوا شجرها ' االـه مـع الله ؟ بـل هـم قـوم يـعـدلـون ( ۲۷ : ۶۱ ) كون هے جس نے آسمانوں اور زمين كو پيدا كيا اور آسمان سے تمهارے ليے پاني برسايا ' پهر اُس كي آبياري سے ( كيسے كيسے ) حسين و شاداب باغ و چمن پيدا هوگئے ' حالانكه تم انسانوں كي قوت سے بالكل باهر تها كه اُن كے درختوں كو نشوؤ نما ديتے ؟ كيا الله كے سوا اور بهي كوئي هے ؟ هرگز نهيں !

### ( قوت الهي اور عمل شيطاني كے دو بيج )

يهي تمثيل انسان كي زندگي اور اسكے كار و بار كي هے كه :

انما مثل الحيـاة الدنيا كماء انزلناه من السماء - حيات دنيوي كي مثال بارش كے پاني كي سي هے جو زمين پر گرتا هے - پهر بهت سے بيج اس سے زندگي حاصل كرتے هيں اور بهت سے ضائع جاتے هيں - ايک مشهور حديث نبوي هے كه : الدنيا مزرعة الاخرة - دنيا آخـرة كيليے مثل ايک كهيتي كے هے ' جسميں آج دانے بوے جـاتے هيں اور كـل كو اسكي فصل كاٹي جائيگي - در اصـل يه ايک اشـارهٔ لطيف هے مكافات عمل كے قانون طبيعي كي طرف كه فطـرة كے ساتهه جو كچهه كيا جاتا هے ' ويسا هي جواب اسكي طرف سے ملتا هے ! وقال في المثنوي المعنوي :

از مكافات عـمـل غافـل مشو
گنـدم از گندم برويـد جو ز جو

ياد ركهو كه انساني كاروبار كے وه تمام اعلانات جو حق و صداقت سے خالي هوں ' شيطان كے هاتهه سے ڈالے هوے بيج هيں ' جو اسليے انسانوں كے انـدر سے كام كرتا هے تاكه ضـلالت اور گمراهي كا پهل پيدا كرے - ليكن دنيا ميں گمراهي كا پهل تو پيدا هوسكتا هے پر اسكي جڑ كبهي بهي مستحكم نهيں هوسكتي ' اور يه يقيني هے كه شيطاني تخم ' باوجود قواء ابليسيه كي عظيم الشان مادي طاقتوں كے بالاخر نشوو نماء الهي سے محروم رهے :

ومـن يتخـذ الشيطـان وليـا مـن دون اللـه فقـد خسـر خسـرانا مبينـا - يعـد هـم و يمنيهم وما يعـدهم الشيطان الا غـــرورا ( ۴ : ۱۱۹ ) اور جو شخص صداقت الهي كو چهوڑ كر شيطان سے اپنا رشته پيدا كريگا تو ياد ركهو كه وه صريح نامرادي و ناكامي ميں آگيا - شيطان ان سے كاميابي كے وعدے كرتا اور اميديں دلاتا هے ليكن شيطان كا وعده نرا دهوكا هي دهوكا هے !

پس دنيا في الحقيقت ايک زراعت گاه هے ' اور انسان كے اعـمال اور ارادے مثل اُس بيج كے هيں جو بار آور هونے كيليے اُسميں ڈالے جائيں - پهر ديكهو كه ان ميں ايک بيج تو عمل باطل و ضلالت كا هوتا هے جو صـداقت الهي كي روح القدس سے خالي هوتا هے - انسان بڑے بڑے ارادوں كے ساتهه اسے بوتا هے ' اور تمام انساني تدبيريں عـمل ميں لائي جاتي هيں تاكه كاميابي و فتح يابي كا پهل لاے - اسباب و وسائل دنيويه ميں سے هر چيز اسكے ليے مهيا هوتي هے ' اور انسان اور انساني قوتيں جس قدر بهي انتهائي سعي و كوشش كرسكتي هيں ' اسكے ليے كرنے ميں قصور نهيں كرتيں - تاهم اسكي مثال اس بد نصيب دانے كي سي هوتي هے جس كو دهقان مغرور نے بڑے بڑے دعووں كے ساتهه زمين ميں ڈالا ' پر نه تو زمين نے اُسے قبول كيا كه اپني آغوش ميں لے ' اور نه آسمان كي بخشش اُسپر مهربان هوئي كه اُسكي آبياري كرے - هر كوشش جو اُسكے ليے كي گئي مردود هوئي ' اور هر محنت جو اُسكے ليے برداشت كي گئي بے نتيجه نكلي - كيونكه اُس نے چاها كه وه حق و ايمان كا كارو بار كرنے والوں كي طرح كارو بار كرے ' پر نه تو اُس نے حق كو چاها اور نه حق هي نے اسكے رشتے كو قبول كيا - پهر وه جو حق كو دوست ركهتا اور باطل كو پيار نهيں كرتا ' كيسے ممكن هے كه باطل

کچهه تم کو بتلا دینا چاها هے جو میرے دل نے مجهے بتلایا هے - میں تم سے سچ سچ کہتا هوں که میں نے کبهي بهي حق کے کہنے میں تامل نہیں کیا ' اور کبهي بهي میرا نفس اپنے فوائد اور اپني ذاتي تحفظ کے مطامع دکهـلا کر مجهے رام نه کرسکا - میرے آگے دنیوي عزت کے حصول اور دولت و جاه سے مالا مال هونے کي بہت سي راهیں آئیں ' اور اگر میں صرف تهوڑي سي غیر محسوس تبدیلي بهي اپني روش میں کردیتا ' تو حق پرستي کے دعوؤں کو باقي رکهکر بهي دنیا حاصل کرسکتا تها - پر خدا نے میرے دل کو همیشه اپني قدوس انگلیوں میں اس طرح رکها که چند لمحوں کے فاني تزلزل کومستثنی کردینے کے بعد ' میں اسکے تخت جلال و عظمت کي قسم کها سکتا هوں که میں نے کبهي اپنے ذاتي فائده کیلیے اپني روش سے ایک رائي برابر بهي اعراض کرنا پسند نہیں کیا - اور میرے دل کے سچے ناز اور جائز فخر کے لیے یه بس کرتا هے که مجهے حق کي راستبازانه پرستش کي توفیق ملي -

میں نے کبهي نصیحت کرنے میں خیانت نه کي اور آئنده کي مادي عقوبتوں کا تصور میرے لیے کبهي بهي مہیب نہیں هوا - میں نے اکثر وقت سے پہلے غفلت کو دور کرنا چاها ' اور اکثر عین وقت پر بیدار کرنے کي کوشش کي - آج بهي میں حالت کو دیکهه رها هوں ' اور خاموشي کو گناه اور اعراض کو کفر سمجهتا هوں ' کیونکه نتائج قریب اور آنے والا وقت موجوده سے زیاده آزمایش طلب هے - میں آج پهر اپني صـدا بلنـد کرتا هوں ' اور هر شخص کو جو ملت کا درد ' زندگي کي خواهش ' اور حاصل کرده متاع کے ضائع نهونے کا خواهشمند هے ' اپنے دل کے درد اور دکهه کي آواز میں دعوت دیتا هوں که غفلت و سرشاري کا اور زیاده یقین نه دلائیں ' اور اس موقعه پر " زمیندار " کے مسئله کو موجوده تحریک کے قیام کے حقیقي مسائل میں سے سمجهیں - اُس زبان وقوت سے جو خدانے دي هے حیف هے اگر آج کام نه لیا گیا - بعض لوگ جو خاموش هیں اور افسردگي کو گہرا اور پائدار کرنے میں شریک هو رهے هیں ' انکي جانب نه دیکهو که انکا ایمان اتني هي قیمت رکهتا تها جو اُنهیں ملگئي ' اور وه اسپر قانع هیں - یه کوئي وفاداري اور غیر وفاداري کا سوال نہیں هے - یه باغیـانه ایجي ٹیشن یا شورش مخفي کا مسئله نہیں هے - یه محض ایک قانوني مسئله ' ایک جابرانه قانون کا نفاذ و عمل ' اور بعض گورنمنٹوں کے نا عاقبت اندیشانه اقدامات کے خـلاف قوت حق و عدل کے ساتهه احتجـاج کرنا هے اور بس -

---

میں جانتا هوں که وقت اور موسم میں ایک سطحي تبدیلي هوئي هے ' اور فتنۂ وقت نے بظاهر کامیابي سي حاصل کرلي هے - اخبارات خاموش کیے گئے هیں ' اور بعض مدعیان حریت کو بهي سمجها دیا گیا هے که انکے لیے خاموشي هي میں امن هے - پس ایسي حالت میں جو شخص عام پبلک کے اصلي خیالات کي ترجماني کریگا ' اور حق و قانون کي عزت کیلیے قلم و زبان سے کام لیگا ' اسکي نسبت کہا جایگا که یهي ایک تنہا شخص هے جو ایجي ٹیشن کے فرضي عفریت کو دوباره دعوت دے رها هے -

تاهم باوجود اس علم کے میں اپنے اندر باطل اندیشي کي ایسي قوت نہیں پاتا که دیکهوں اور چپ رهوں ' اور جو کچهه که لاکهوں دلوں کے اندر هے ' اسکو اپني زبان و قلم پر جگه نه دوں - وه سکون و امن جو مسئلۂ کانپور کے بعد شروع هوگیا تها ' اسي کا یه غلط فائده هے جو اٹهایا جا رها هے ' اور جو لوگ امن کے بعد پهر تشدد کا بیج بوتے هیں ' اسکے پهل کي کڑواهٹ سے انهیں منهه نہیں بنانا چاهیے - آج علی الاعلان میـري پـکار هے که اگر مسلمان اپني زندگي کے ولولوں سے هاتهه نہیں دهو چکے ' تو اُنهیں چاهیے که زمیندار کے مسئله کے متعلق پوري قوت ' پورے اتحاد ' سچے جوش ' مگر باقاعده و با امن طریقه سے اپني صدائیں بلند کریں ' اور اُس وقت تک دم نه لیں جب تک که اس ضبطي کے حکم پر نظر ثاني نه کي جاے -

ساتهه هي پریس ایکٹ کے بے اماں حملوں سے دفاع کیلیے بهي هندو مسلمانوں کو متحده کوشش کرني چاهیے ورنه یاد رهے که ملک کي سیاسي ترقي کا مسئله سالها سال کیلیے صرف اس ایک ایکٹ کے نتائج قاهره کي بدولت رهجائیگا -

---

آخر میں گورنمنٹ کے متعلق صرف اسقدر کہدینا کافي هوگا که مسئلۂ کانپور کے بعد عام طور پر ایک خاموشي سي شروع هوگئي تهي ' اور بعض الهام سرایان حکومت لوگوں کو نصیحتیں کرتے تهے که وه گورنمنٹ کے ساتهه نرمي کریں ' تا که وه بهي نرمي کرسکے - لیکن زمیندار پریس کي ضبطي کا واقعـه وه نیا قدم هے جو سکون کے بعد بے چیني پیدا کرنے کیلیے اٹهایا گیا هے : ولا تفسدو فی الارض بعد اصلاحها - اگر پنجاب گورنمنٹ کو اس تشدد کیلیے چهوڑ دیا گیا اور اس میں مداخلت نه کي گئي ' تو پهر پبلـک کي بے چیني کي پوري ذمه داري خود گورنمنٹ هي پر هوگي -

گورنمنٹ دنیا کي تاریخ اور قوموں اور ملکوں کے تغیرات کے قدرتي اصولوں سے کیوں غافل هو رهي هے ؟ کیا وه نہیں جانتي که اس گیند کو جتنے زور سے پٹکا جائیگا ' اتنا هي وه آور قوت سے اچهلیگا ؟ چشمے کا پاني رکاوٹ پاکر آور اُبلتا هے ' اور آگ کے بجهانے کیلیے پاني کي ضرورت هوتي هے نه که تیل کي - دلوں کا طوفان صرف کسي اخبار کے دفتر هي میں نہیں هے جسکے بند کر دینے کے بعد فضا صاف هو جائیگي - اگر حق اور حق کي پیدا کي هوئي زندگي چند پریسوں کے بند کر دینے کے بعد مر جا سکتي هے تو بہتر هے که اسکا بهي تجربه هو جاے - میزینی کے چلے جانے کے بعد اٹلي چپ نہیں هوگئي تهي :

اولم یسیروا في الارض فینظروا کیف کان عاقبـة الـذین من قبلهم و کانوا اشد منهـم قوة ' و ما کان الله لیعجزه من شی في السماوات و لا في الارض ' انه کان علیمـا قـدیرا - ولو یواخذ الله الناس بما کسبوا ما ترک علی ظهرها من دابة ' و لکن یو خرهم الی اجل مسمی ' فاذا جاء اجلهـم فان الله کان بصیـــرا ( ۳۵ : ۴۵ )

پهر کیا یه غافل زمین پر چلتے پهرتے نہیں که گذشته قوموں کے حالات و آثار کا مطالعه کریں اور سونچیں که اُن قوموں اور طاقتوں کو انکي غفلت و زیادتي کا کیسا نتیجه بهگتنا پڑا ' حالانکه وه قوت و تعداد میں انسے بهي بڑهي هوئي تهیں ؟ یاد رکهو که الله تعالی کو ( جو حق کا حامي اور زیادتي کا انصاف کرنے والا هے ) دنیا کي کوئي بهي طاقت عاجز نہیں کر سکتي - وه سب کے حال سے واقف اور هـر بات کي قدرت رکهنے والا هے - اگر وه لوگوں کو انکے ظلم و زیادتي کے پاداش میں فوراً پکڑتا تو روے زمین پر کسي جاندار هستي کو بهي باقي نه چهوڑتا - لیکن یه اسکا قانون هے که وه اپنے هر کام کو اسباب و علل کي ترتیب و طبیعي تدریج کے ساتهه انجام دیتا هے ' اور اسي لیے وه ایک وقت مقرره تک ظالموں کو مہلت دیتا هے - پهر جب اُنکا وه وقت آ پہنچیگا تو خود بخود تم انقلاب حالت کو دیکهه لوگے بیشک الله تعالی اپنے بندوں کے هر عمل نیک و بد کو دیکهه رها هے -

آخري آيت جو سورۂ توبه کے اُس موقعه کي هے' جهاں " مسجد ضرار " او ر بعض رؤساء منافقين کي سعي باطل کا ذکر کيا گيا هے که وہ مسلمانوں ميں تفرقه ڈالنا چاهتے تھے' اور ايک مسجد بنا کر اسکے ذريعه اپنے کفر مخفي کا کاروبار شروع کرنا چاهتے تھے - خدا نے آنحضرة صلی الله عليه وسلم کو وهاں تشريف ليجانے سے روکا که " لا تقم فيه ابدا " اُن لوگوں کے ساتھه هرگز شريک نهو جنهوں نے اپنے کاموں کي بنا دعوۂ باطله پر رکھي هے !

پھر اسکے بعد يه آيت هے جسميں ايک سوال کے طور پر اس حقيقت کو واضح کيا هے که کاميابي و فتح مندي صرف اسي عمل و دعوۂ کيليے هوسکتي هے جسکي بنا مرضات الهيه پر رکھي گئي هو - اسکي بنياد ايسي محکم هوگي ' گويا پهاڑ کي کسي چٹان پر رکھي گئي هے' اور خدا اپني نصرت کي مدد سے اس بنياد کے اغاز کو تکميل کي تعمير و رونق تک پهنچاديگا - ليکن جو کام که رضاء الهي اور حق و صدق سے خالي هے ' اُسکي مثال اُس بنياد کي سي هے جو کسي غار کے کنارے پر رکھي گئي هو اور اسکي زمين بھي بالکل کھوکھلي هو - خواہ معمار کتني هي محنت و جانفشاني او ر صرف قوت و وقت کريگا ' ليکن کبھي بھي وهاں بنياد قائم نهو گي' اور اگر چند اينٹيں کھڑي هو بھي گئيں تو معاً غار کے اندر گر پڑينگي اور اپنے ساتھه اپنے بنانے والوں کو بھي لے جائينگي -

چنانچه ايسا هي هوا اور مسجد ضرار کا فتنه ذرا بھي کاميابي حاصل نه کرسکا : لا يزال بنيانهم الذي بنوا ' ريبة في قلوبهم' الا ان تقطع قلوبهم ' و الله عليم حکيم ( ۹ : ۱۱۱ )

ذلـک بان الله مولی الـذين آمـنـوا ' و ان الکافرين لا مولی لـهم ( ۴۷ : ۱۱ )

" ايسا هونا اس قانون الهي کي بنا پر هے که ارباب ايمان و حق کا سرپرست تو خدا تعالی هے ' اور وہ جو باطل پرستي و ضلالت کے داعي هيں' انکا کوئي مدد گار نهيں جو انکے کاموں کي مدد کرے "

## ( کلمۂ خبيثه و کلمۂ طيبه )

پس در حقيقت. حق و باطل کے دو بيج هيں جو هميشه اس دنيا ميں بوئے جاتے هيں - ان ميں ايک بيج ضلالت عالم و فساد في الارض کا هوتا هے ' اسليے وہ شيطان کے هاتھوں سے ڈالا هوا بيج هے' اور اُسيکا قائم کيا هوا کلمۂ خبيثه و باطله - وہ انسانوں کے اندر سے اپنا کار و بار زراعت شروع کرتا هے' اور چاهتا هے که بهت جلد گمراهي کے پھل سے عالم کو معمور کردے - پر اسکي پهچان يه هے که هر ايسا تخم ابليسي ضرور هے که خدا کي مدد اور نصرت سے محروم رهے' اور اسکي توفيق فرمائي کي وہ غيبي رحمتيں ( نه ملائکۂ نصرت کا نزول اُنهي سے عبارت هے ) کبھي بھي اُسے ميسر نه آئيں - اسکا حال خدا نے خود هي بتلا ديا هے :

و مثل کـلـمة خبـيـثـة کشجرة خبيثـة اجتثت مـن فوق الارض' ما لها من قرار ( ۱۴ : ۲۶ )

" کلمۂ خبيثه کي مثـال ايک درخت خبيث کي سي هے جو حق و صداقت کي قوت سے محروم هے ' اور جسکي بے ثباتي کا يه حال هے که جب چاها اُسے اکھاڑ کر پھينک ديا - اسميں ذرا بھي استحکام و ثبات نهيں "

اسکا بيج بار آور هوسکتا هے' پر پھل نهيں لا سکتا ' اور اکثر ايسا هوتا هے که زمين کے اندر هي اندر سڑ کر ضائع هوجاتا هے اور اُسے باهر نکلنے کي مهلت هي نهيں دي جاتي - چنانچه سورۂ بقر ميں اعمال خير و شر کي مثال ديتے هوئے فرمايا :

فمثله کمثل صفوان عليه تراب' فاصابه وابـل ' فـترکه صلدا ' لا يقدرون علی شي ممـا کسبوا ' والـلـه لا يـهـدي القوم الکافرين ! ( ۲ : ۲۶۴ )

" پس اُسکي مثال ايک سنگي چٹان کي سي هے جسپر تھوڑي سي مٹي جم گئي هے - زور سے پاني برسا اور اُسے بها کر لے گيا - جو کچھه انهوں نے کيا تها ' اُس ميں سے اُنهيں کچھه بھي هاتھه نه آيا اور اصل يه هے که جو لوگ فرمان الهي سے سرتابي کرکے کذب و فساد کا ساتھه ديتے هيں ' خدا انپر حق کي راہ نهيں کھولتا "

يعني وہ ذرا سي مٹي کي تهه جو کسي چٹان پر بيٹھه گئي هو' کيا هستي اور ثبات رکھتي هے ؟ پاني کا ايک هلکا ساچھينٹا بھي اُسکي موت کے ليے کافي هوتا هے جو اُسے معاً بها کر ليجاتا هے - بعينه يهي حال دعوۂ شيطاني کے بيج کا بھي هے جو اول تو زمين ميں اپنے ليے کوئي جگه پا هي نهيں سکتا ' اور پا بھي جاے تو اسپر جم کر ٹھہر نهيں سکتا -

ليکن ايک اور بيج هے جو گو اُسي طرح' اور اُنهي حالتوں ميں بويا جاتا هے جيسا که پهلا بيج' ليکن اسکي زندگي کا هر دور پہلے بيج سے بالکل مختلف هوتا هے - يه کلمۂ طيبه کا تخم صالح هے جسکو خدا کا دست قدرس بوتا هے' تا که اُس سے حق و ارشاد اور هدايت و سعادت انساني کا شجرۂ طيبۂ مبارکه پيدا هو' اور پھر اپني کاميابي و فتح مندي کے پھل سے اپني زمين کي گود بھر دے - اس سے مقصود وہ تمام اعمال حقه و صادقه اور اعلانات ربانيه و الهيه هيں جو خدا کي راستبازي اور عدالت کو قائم کرنے اور اعمال شيطانيه کي تاريکي و ضلالت سے بندگان الهي کو نجات دلانے کيليے' نيت صالح اور ارادۂ صادق کے ساتھه ظهور ميں آتي هيں - جنکے اندر مرضات الهيه کا عشق مخفي' اور لقاء وجه رب کا شوق مستور هوتا هے - جنکو انساني قوتوں کا اعتماد اور مادي ساز و سامان کا گھمنڈ ظهور ميں نهيں لاتا ' بلکه محض تحريک الهي کا ايک جذبۂ ملکوتي هوتا هے جو خود هي آتا هے' اور خود هي اپنے چهرے سے نقاب اُٹھاتا هے - پس وہ ايک درخت هوتا هے جسکا بيج بھي خدا هي بوتا هے ' جسکي آبپاشي بھي اُسي کے هاتھوں سے هوتي هے' اور آخر ميں اُسکا پھل بھي وهي اُتارتا هے - چونکه اُسکي زندگي خود اُسکے اندر پوشيده هوتي هے ' اسليے وہ بغير کسي باهر کي اعانت کے خود هي بڑھتا اور خود هي پھيلتا هے - اسکي ابتدا بھي عجيب هوتي هے اور انتها بھي - ابتدا س ليے که وہ اس قوت سے اُٹھتا اور بڑھتا هے که زمين کے اوپر اور آسمانوں سے آنے والي ' کوئي بھي قوت اُسکے اُٹھان کو روک نهيں سکتي - اور انتهـا اسليے که اُسکي جڑ ايسي مضبوط اور محکم هوتي هے ' گويا زمين کے آخر تـک اسکے ريشے پهنچ گئے هيں ' اور پهاڑ کي کسي چٹان کي طرح اسے زمين کي سطح سے جوڑ ديا گيا هے :

الم تـر کيف ضرب الله مثـلاً ؟ کلمـة طيبـــة کشجرة طيبة ' اصلهـــا ثابت و فرعها في السماء تؤتي اکلـهـا کل حين باذن ربها ' ويضرب الله الامثال للناس لعلهـم يتذکرون - ( ۱۴ : ۲۵ )

" آيا تم نهيں ديکھتے که خدا نے کلمۂ طيبه کي کيسي عمدہ مثال دي هے ؟ اسکي مثال ايسي هےگويا ايک پاک و مقدس درخت - اُسکي جڑ تو زمين ميں قائم و محکم اور ٹهنياں آسمان ميں پھيلي هوئيں ! اپنے پرور دگار کے قانون کے مطابق وہ هر وقت پھل لاتا رهتا هے' اور الله يه مثاليں بيان کرتا هے تا که لوگ سونچيں اور غور کريں "

ديکھو ! اس آيۂ کريمه ميں کلمۂ طيبۂ الهيه کي مثال ديتے هوے ( که في الحقيقت اس سے مقصود دعوۂ الی الحق هے ) ايک درخت کا ذکر کيا ' اور اسکا وصف يه بيان کيا که اسکي جڑ ثابت و محکم اور ٹهنياں بلندي پر پھيلي هوئي هيں - اس سے معلوم

پرستي کے دعوؤں کے ساتھه بھي وهي سب کچھه کرے ‘ جو حاملان حـق اور حلقه بگوشان صدق کے ساتھه کـرتا ہے ؟ افنجعل المسلمين کالمجرمين ؟ ما لکم کيف تحکمون ؟

تم ميں سے کون ايسا ہے جو روشني اور تاريکي ميں تميز نه کرے ‘ اور کون ہے جو رات اور دن ‘ دونوں کو يکساں بتلاے ؟ ہر شخص جو حواس رکھتا اور آنکھوں سے ديکھه سکتا ہے ‘ کبھي بھي روشني اور تاريکي کي تفريق ميں غلطي نہيں کر سکتا - پھر اگر ايسا هي ہے تو سمجھه لو که حق و باطل کا فيصله بھي هو گيا - جب تم که انسان هو‘ روشني اور تاريکي ‘ دونوں کے ليے ايک هي راے نہيں رکھتے ‘ تو وه جو خدا ‘ اور نيکيوں اور ربوبيتوں کا سرچشمه ہے‘ کيونکر حق اور باطل ‘ دونوں کے دعووں اور اعلانوں کو ايک هي طرح پھولنے اور پھلنے ديسکتا ہے ؟ اگر ايسا هو تو دنيا سے امان اُٹھه جاے‘ اور انسان کي شرير روح کبھي بھي سچ کا ساتھه نه دے - دنيا جو خداے حق و صداقت کي ہے‘ هميشه کے ليے شيطان ضلالت کو نہيں بخشدي جا سکتي !

قـل هـل يستـــوي الاعمى و البصير ؟ ام هل تستـــوي الظلمــات والنور ؟ ( ۱۳ : ۱۷ )

کيا ايک اندھا اور ايک ديکھنے والا ‘ دونوں يکساں هيں ؟ اور کيا تاريکي اور روشني ‘ دونوں ايک هي طرح هو سکتے هيں ؟ کبھي نہيں !

## ( قانون نصرت حق و خـذلان باطل )

قرآن کريم نے اس حقيقت الهي پر جس قدر زور ديا ہے‘ وه اور کسي بيان کو نصيب نہيں هوا - اُن ارباب نظر و فکر کو جو قرآن کريم کا تدبر و تفکر کے ساتھه مطالعه کرتے هيں‘ ميں توجه دلاتا هوں که اس حقيقت کو زير نگاه رکھکر اُسپر نظر ڈاليں - وه ديکھيں گے که يه حقيقت اسکي تمام موعظة و تذکير کيليے بجاے ايک اصل جليل و اساسي کے ہے‘ جس پر اسکي اکثر تمثيليں اور تقريباً تمام قصص و حکايات متفرع هوتي هيں -

سورة ابراهيم ميں اُن لوگوں کے اعمال باطله کي مثال دي جنکے دل نور ايمان و صداقت سے محروم هيں :

اعمالهـم کرماد اشتدت بـه الـــريح في يـــوم عـــاصف ‘ لا يقـــدرون مما کسبوا على شي ‘ ذلك هو الضلال البعيد ! ( ۱۴ : ۲۱ )

انکے اعمال باطله کي مثال راکھه کے ڈھير کي سي ہے که آندھي کے دن آ ے هوا لے اُڑي - جو کچھه محنت ومشقت انھوں نے کي ہے‘ اسميں سے کچھه بھي انکے هاتھه نہيں آئيگا - يهي وه نامرادي ہے جو انتہا درجه کي نامرادي هوتي ہے !

اعمال باطله اور اراده هاے سيئة و مفسده کي ناکامي و نامرادي کي کيسي پر تاثير مثال ہے جو اس آية کريمه ميں دي گئي ہے ؟ فرمايا که راکھه کے ايک ڈھير کا تصور کرو جو کسي جگه اکٹھي کي گئي هو‘ پھر سونچو که آندھيوں کے چلنے کا دن آيا اور زور سے ايک آندھي اٹھي جو اسپر سے گـذر گئي - ايسي حالت ميں اُسکا کيا حشر هوگا اور وه قائم رهسکيگا يا نہيں ؟ هر شخص جانتا ہے که اُسے جواب ميں کيا کہنا چاهيے -

سورة نور کے پانچويں رکوع ميں جہاں هدايت الهي کي روشني و نورانيت کے ظهور و قيام کي مشهور مثال دي ہے ‘ اسکے بعد هي اعمال باطله و شيطانيه کي نسبت فرمايا :

اعمالهـم کسراب بقيعـة يحسبه الظمــان ماء ‘ حتى اذاجاءه لـم يجده شيئًا - ( ۲۴ : ۳۹ )

انکے اعمال باطله کي مثال ايسي ہے جيسے کسي چٹيل ميدان ميں چمکتا هوا ريت که پياسا ديکھتا ہے تو اُسے پاني سمجھتا ہے ليکن جب اسکے پاس آيا تو کچھه بھي نه پايا !

سورة رعد کے آغاز ميں فرمايا که " له دعوة الحق " صرف الله هي کيليے حق کي دعوت ہے ‘ اور جو اسے چھوڑ کر باطل پرستي کے طرف جاتے هيں ‘ انکي مثال يه ہے که :

کباسط کفيه الى المـاء ليبلغ فاه وما هو ببالغه ‘ وما دعاء الکافرين الا في ضلال ( ۱۳ : ۱۵ )

" جيسے ايک شخص اپنے دونوں هاتھه پاني کے طرف پھيلاے تاکه پاني آپ سے آپ اُسکے منه ميں اُڑ کر آ جاے حالانکه وه اسطرح کبھي بھي آنے والا نہيں - اور يقين کرو که باطل پرستوں کي پکار بھٹکتي رهتي ہے - اسکي قبوليت کيليے کہيں بھي قرار نہيں "

اسليے که کون ہے جسے وه پکاريں گے ؟ کون ہے جو انکي سنے گا ‘ کون ہے جو انکي نصرت و اعانت کيليے اپنـا هاتھه بڑھائيـگا ؟ جو خداے قدوس که فريادوں کو سنتا ‘ اضطرابوں کو تسکين ديتا ‘ نيک ارادوں کو شرمندگي سے بچاتا ‘ اعلان حق کو استيلاے باطل سے محفوظ رکھتا ‘ اور هر سچائي کے بيج کو اپنے هاتھوں سے پاني دے دے کر سرسبز کرتا ہے ‘ اسکے تعلق اور رشتے سے تو انکے کام خالي هيں ‘ او ر اسکے دروازے کو چھوڑ کر انھوں نے شيطان ضلالت کا دامن پکڑ ليا ہے - ممکن ہے که وه زبان سے خدا پرستي کا دعوا کرتے هوں‘ ليکن جبکه انکي دعوت ‘ حق کي جگه باطل کي ہے ‘ اور انکي کوشش سچائي کي جگه کذب و فساد کيليے ہے ‘ تو وه اس پاک اور قدوس هستي سے رشته رکھنے والے نہيں هو سکتے‘ جو صرف حق هي کا سر پرست او ر صرف صداقت هي کا مدد گار ہے :

الـلـه ولي الذين امنـوا يخـرجهـم من الظلمات الى النــور ‘ والذين کفروا اوليـاءهـم الـطـاغـوت يخرجونهم من النور الى الظلمــات ‘ اولائـک اصحاب النار هـم فيها خالدون ( ۲ : ۲۵۸ )

" الله ارباب حق و ايمان کا مددگار ہے - وه اُنھيں تاريکيوں سے نکال کر روشني ميں لاتا ہے - مگر جو لوگ که حق سے روگرداني کرنے والے هيں‘ اُنکے حمايتي شياطين هيں جو انھيں روشني سے نکالکر تاريکي ميں دھکيلتے هيں - يهي لوگ اصحاب النار هيں جو کبھي اصحاب الجنة کي سي کاميابي نہيں پا سکتے ‘ اور وه هميشه عذاب الهي ميں گرفتار رهينگے "

اگر ميں ان تمثيلوں کو جمع کروں جن ميں حق و باطل کي اس اختلاف حالت کي طرف اشاره کيا گيا ہے ‘ اگر ميں ان تمام آيتوں کو يک جا کروں جن ميں " اصحاب الجنة " اور " اصحاب النار " کي اصطلاح الهي ميں کامياب و نامراد کاموں کي تقسيم کي گئي ہے ‘ اگر ميں اُن تمام مواعيد الهيه و تصريحات بينة قرانيه کو نقل کروں جن ميں حق کے بيج کو سرسبزي و شادابي کي ‘ اور ضلالت کے تخم شيطاني کو عاقبت کار ناکامي و نامرادي کي کھلے کھلے لفظوں ميں بشارت و نذارت دي گئي ہے‘ تو الهلال کي ايک پوري ششماهي جلد صرف اسي بيان سے مرتب هوجاے - مختصر يه ہے که قران کريم نے اس قانون الهي کا بار بار اعلان کرديا ہے که :

افمن اسس بنيانه على تقوى من الله و رضوان خير ‘ ام من اسس بنيانه على شفا جرف هار فانهار به في نار جهنم ؟ والـلـه لا يهدي القوم الظالمين - ( ۹ : ۱۱۰ )

" بھلا جو شخص خدا کے خوف اور اُس کي رضا جوئي پر اپنے کاموں کي بنياد رکھے ‘ وه بهتـر ہے يا وه ‘ جو کسي گرنے والي گھاٹي کے کنارے اپنا مکان بنـانا شروع کرے اور پھـر وه اُسے آتش جهنم ميں لے گرے ؟ ياد رکھو که الله ان لوگوں پر کاميابي کي راه نہيں کھولتا جنھوں نے حق و عدل سے روگرداني کي ہے "

زياده نہيں تو صرف انھيں چند آيتوں پر غور کرو که قلوب صافيه کيليے ارشادات ربانيه کا ايک لفظ بھي بہت ہے - على الخصوص

# مدارس اسلامیه

## نـــدوة العـــلمـــا

اجمال تاريخي - عروج و زوال - انقلابات ماضيه - حالت موجوده - و نظر به مستقبل

( ١ )

بہت سي باتيں ايسي هيں جنهيں انسان سونچتا هے تو كہتا هے كه انهوني اور ناممكن هيں ' اگر ايسا هوا ' تو نہيں معلوم كيا كچهه هو گذريگا ؟

ليكن جب انكا وقت آتا هے اور اسباب فراهم هو جاتے هيں ' تو اس طرح ظہور ميں آجاتے هيں گويا انكا ظہور دنيا ميں كچهه بهي اثر نہيں ركهتا تها ' اور مثل تغيرات عاديه كے ايك قدرتي تغير تها ' جو ظہور ميں بهي آيا اور گذر بهي گيا ! حجر بن اوس نے ايك دوسرے پيرايه ميں اسي كو لكها هے كه :

فان ما تحذرين ' قد وقع !

دار العلوم ندوة العلما كے متعلق برسوں سے بعض ايسے مناقشات و منافسات موجود تهے جنكي رجه سے كسي نه كسي تغير كي توقع هميشه كي جاتي تهي ' تاهم يه تو كسي كے وهم و گمان ميں بهي نه تها كه ندوه كے آخري تغيرات وقوع ميں آئينگے ' اور تمام ملك اسدرجــه بے توجهي برتيگا ' گويا اُسے ندوه ' ندوے كے مقاصد ' اسكي بست ساله تاريخ ' اور اُس معتد به رقم كي كچهه پروا هي نہيں هے ' جو اُسكي جيبوں سے نكلكر اسپر صرف هو چكي هے !

پهر يه زمانه وه پچهلا عهد غفلت نه تها جبكه تمام قومي كام محض اشخاص كے اعتماد و حسن ظن پر چهوڑ دیے جاتے تهے ' اور نكته چيني ناجائز ' اور احتساب جرم سمجها جاتا تها - بلكه يه وه عهد تغير و انقلاب تها جسكو گذشته استبداد شخصي كے اختتام اور نئے دور جمهورية كا باب افتتاح كہا جاتا هے ' اور جبكه هر چهوٹے سے چهوٹے معاملے پر بهي اخبارات اسقدر هنگامه آرائي كرتے هيں گويا طاقت و حكومت كا سررشته بالكل انهي كے قبضة تصرف ميں هے -

رازداري اب كسي معاملے ميں گوارا نہيں - پرسش و احتساب كي شدت كے لوگ شائق هيں ' اور ارباب كار اسكے تواتر و عدم انقطاع سے گهبرا اٹهے هيں - كالجوں كے سكريٹريوں سے پوچها جاتا هے كه كيوں وه ايسي راے ركهتے هيں جو جمهور كي راے نہيں هے ؟ افسران مدارس كو مجبور كيا جاتا هے كه وه بتلائيں كه كيوں انهوں نے فلاں حكم جاري كيا ' اور كيوں فلاں عقيدے كو بغير كسي دليل معقول كے وه ركهتے يا بناے حكم قرار ديتے هيں ؟ اخبارات ايك دوسرے كو الزام ديتے هيں ' اور كہتے هيں كه قومي حقوق كے تحفظ كيليے يه محض ايك جمهوري فوائد كا كام هے جو كر رهے هيں - رازدارانه مراسلات و مكاتيب كو كسي نه كسي طرح حاصل كركے شائع كيا جاتا هے ' اور كہا جاتا هے كه اگر يه سب كچهه قوم كے متعلق اور قوم كے مقرر كرده اركان كار كے متعلق هيں تو كوئي وجه نہيں كه قـوم اس سے بے خبر رهے !

اگر في الحقيقت يه سب كچهه سچ هے تو پهر نـدوة العلما كے طرف سے يعني مسلمانان هند كے قومي كاموں ميں سے ايك عظيم الشان اور مايۂ صد اميد و آمال كام كي طرف سے كيوں بكلي غفلت برتي جاے جبكه اسكي تعليمي ' مالي ' اور انتظامي حالت علي الاعلان توجه كي طالب ' بحث و مذاكره كيليے مضطر ' نقد و اختبار كي آرزو مند ' اور اعانت و توجه كيليے فريادي و فغاں سنج هے ؟ يه كيا هے كه هفتوں پر هفتے اور مهينوں پر مهينے گذرتے جاتے هيں اور نه تو كوئي كان اسكے ليے كهلتا هے جو اُسكي سنے ' اور نه كوئي آنكهه اسكي طرف اٹهتي هے كه اُسكي حالت پر روے ' اور نه كوئي قلم اُسكے ليے حركت كرتا هے كه قوم كو اُسپر توجه دلاے - يہاں تك كه وقت جو اپني طبيعي رفتار ميں كسي كيليے رعايت نہيں ركهتا ' بے خبري ميں گذرتا جاتا هے ' اور قريب هے كه لوگ اس افسانے كو اس طرح بهلا ديں كه كانه لم يكن شيئًا مذكورا ! !

غمت بشهر شبيخوں زنــاں به بنگــه خلق
عسس بخانۂ و شه در حرمسرا خفتست

اس سے بهي بڑهكر يه كه ندوة العلما ابتداے تاسيس سے تمام قوم ميں ايك مشهور ترين موضوع بحث رها هے - لوگوں نے موافق و مخالف ' جس درجه اسپر بحث كي هے ' شايد علي گڈه كے كاموں كے سوا اور كسي پر نہيں كي - درمياں ميں سر انٹوني ميكڈانل كي مخالفت اور سياسي سوء ظن نے اُسے بالكل گمنام اور بے اثر كرديا تها ' ليكن اسكے بعد سعي و كوشش كا ايك نيا دور شروع هوا ' سب سے پہلے رياست بهوپال سے پهر بهاولپور سے اعانت هوئي ' اُسكے بعد گورنمنٹ بهي متوجه هوئي ' يہانتك كه زمين ملي اور ماهوار گرانٹ كا اعلان هوا - ان تغيرات كے بعد قوم ميں پهر از سر نو ايك عام توجه پيدا هوگئي اور دهلي و لكهنؤ كے جلسے بهي بہت شاندار اور پر اثر هوے - باوجود ان حالات كے يه كيا هے كه جس وجود كي پرورش ميں ايسي كچهه دلچسپي لي جاتي تهي ' اب اسكے بستر مرگ كي طـرف كوئي جهانك كر ديكهنا بهي پسند نہيں كرتا ؟ پهر كيا دنيا سوگئي هے يا ندوه كي قسمت بيدار نہيں ؟

انـدكے اے ناله امشب بے اثر مي بـينمت
آنكه هر شب مي شنيد از من مگر بيدار نيست ؟

اسميں شك نہيں كه اس غفلت اور بے توجهي كيليے كچهه ايسے اسباب و وسائل يكے بعد ديگرے فراهم هوگئے جنكي رجه سے لوگ باوجود حس حالت كے اپنا وقت صرف نه كرسكے ' تاهم غفلت كيليے كتنے هي معقول عذر كيوں نهوں ' پهر بهي غفلت غفلت هي هے اور يقيناً مستحق ملامت و سرزنش -

سب سے پہلا سبب تو عام جذبات و قواے عمل كي وه مسلسل مشغوليت هے ' جو گذشتــه دو سال سے متصل جاري هے - جنگ طـرابلس كے بعد هي جنـگ بلقان شروع هوگئي ' اور مصائب اسلامي كے هجوم نے تمام قوم كو يكسر وقف ماتم و عزا داري بنا ديا - پهـر عين اُس وقت جبكـه ندوے كے معاملات تـه و بالا هو رهے تهے ' مسجد كانپور كا حادثۂ خونين وقوع ميں آيا اور يه ايك ايسا فزع اكبر تها جس نے تمام اقلام و افكار كو بجا طور پر صرف اپنے هي نظارۂ الم اور افسانه سرائي كي كئي ماه كيليے دعوت ديدي - اس اثنا ميں بعض مضامين لكهے گئے ' اور بعض اخبارات نے بحث و مذاكره كا دروازه بهي كهولنا چاها ( جنميں معاصر امرتسر سب سے زياده مستحق تحسين و تشكر هے ) تاهم ١١ - اگست كے حادثۂ مچهلي بازار كانپور كے مقدس مجروحوں كي چيخيں كچهه ايسي زهـره گـداز تهيں ' اور صحن مسجد كي خونچكاں لاشوں كا نظاره اس درجه المناك تها ' جس نے نه تو كسي كان كو مهلت دي كه ندوه كي صدا كو سنے ' اور نه كسي آنكهه كو اجازت ملي كه جاں فروشان كانپور كو چهوڑ كر لكهنؤ كے اِن حيات نفساني كے جهگڑوں كا نظاره كرے - -

هوا که کلمهٔ طیبه کا بیج جب اُگتا هے اور برگ و بار لاتا هے' تو ضرور هے که اسمیں دونوں باتیں پائي جائیں - اُسکي جڑ بھي مضبوط هو اور اُسکي شاخیں بھی پھیلي هوئي هوں - جڑ کي مضبوطي سے مقصود یه هے که اُس دعوۂ حق کي بنیاد ایسي محکم و ثابت هو جسے کوئی طاقت نه هلاسکے' اور " فرعها في السماء " سے مقصود یه هے که تھوڑے وقت کے اندر اُس دعوت کا اثر اور فیضان نہایت بلندي و رفعت تک پہنچے اور نہایت دور دور تک پھیل جاے - کیونکه ایک بڑے پھلدار درخت کي شاخیں بلند بھي هوتي هیں اور دور دور تک بھي پھیل جاتي هیں -

یه خدا کا بویا هوا بیج هے جسے کوئي ضائع نهیں کرسکتا ' پس وہ بڑھتا بھي هے اور پھیلتا بھي هے - انسان کي کوششیں سب کچھه کرسکتي هیں ' لیکن ایک حقیر و خشک دانے کو سرسبز کرنا صرف مدبرات ارضي و سماوي کے مالک هي کے هاتهه هے - پس وہ اُسے سرسبز کرتا هے تاکه اسکي شاخوں کا سایه وسیع هو ' اور اُسے کامیاب کرتا هے تاکه اس سے هدایت کا پھل پیدا هو - وہ جبکه بویا جاتا هے تو نہایت حقیر و ذلیل هوتا هے' لیکن جب پیدا هوتا هے ' تو اسکي شاخیں قیمتي اور شاداب پھلوں کے بوجهه سے جھک جھک جاتي هیں - خـدا اور انسان کے کاموں میں یهي فرق هے که پہلے کي ابتدا همیشه غربت و حقارت سے' پر وسط و اختتام عظمت و کامیابي پر هوتا هے ' لیکن دوسرا شروع تو شوکت و عظمت کے اعلانات سے هوتا هے ' لیکن خاتمه همیشه ناکامي و نامرادي پر هوتا هے -

ایسے هي کاموں کے بیج هیں جنکي کشت کاري کا پیمانهٔ حصول قرآن کریم نے بتلادیا هے - حیث قال :

| | |
|---|---|
| کمثل حبة انبتت سبع سنابل ' في کل سنبلـه مایـة حبة' و الله یضاعف من یشاء ' و اللـــه واسـع علیـــم - ( ۲ : ۲٦۱ ) | اُس کي مثال اُس دانے کي سي هے جو بویا گیا تو اُس سے ابتدا میں سات بالیں پیدا هوئیں' پھر هر بال میں سے سو دانے پیدا هوے' حالانکه وہ جب بویا گیا تھا تو ایک هي دانه تھا ! الله جس کو چاهتا هے برکت دیتا هے اور اُسکا فضل نہایت وسیع اور اسکا علم کامل هے - |

### ( دعوة الهدیۂ الهلال )

پس الهلال ' اور الهلال کي دعوت بھي ایک بیج تھا ' جو ابسے ڈیڑهه برس پہلے بویا گیا - دین جلیل حنیف کے داعي اول ' حضرت ابراهیم خلیل علی نبینا و علیه الصلوۃ والسلام نے جب خانۂ کعبه کي بنیاد رکھي هے تو دعا مانگي تھي :

ربنـا تقبل منا انك انت السمیع العلیـم ! — اے پروردگار! اس هم کو جو تیـرے لیے کر رهے هیں ' قبول کر لے - بیشک تو هي دعاؤں کا سننے والا اور نیتوں کا جاننے والا هے !

وہ ذرہ جو آفتاب کي روشني میں اڑتا هوا نظر آتا هے ' خواہ کتنا هي حقیر هو' تاهم آفتاب کی نسبت کا حقدار ضرور هے - اسي طرح دعوت الهي کي یه تعمیر بھي اُسي آفتـاب درخشنده حقانیت کا ایک ذرہ ' اور اُسي کے قائم کیے هوے دین حنیف کي خدمت کا ایک عاجز ارادہ تھا :

گرچه خردیم نسبتے ست بزرگ
ذرۂ آفتـــاب تـابـانیـــم !

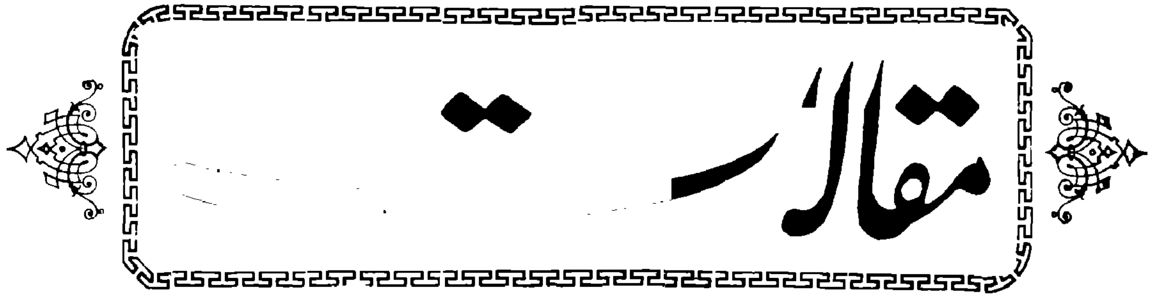
یه کاروبار قدرت کا کچھه عجیب کرشمه هے که خدا نے وہ کلمات دعائیه اس عاجز کي زبان پر جاري کردیے جو الهلال کي پہلي اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں شائع هوے هیں اور جس کو اس مضمون کے آغاز میں بھي نقل کرچکا هوں اور یہاں پھر نقل کرونگا :

" اگر خدا مجھه میں سچائي اور خلوص کي کوئي سرگرمي دیکھتا هے' اگر اُسکي ملت مرحومه اور اُسکے کلمۂ حق کي خدمت کي کوئي سچي تپش میرے دل میں موجود هے' اور اگر واقعي اُس کي راہ میں فدویت اور خود فروشي کي ایک آگ هے' جس میں برسوں سے بغیر دهوئیں کے جل رها هوں' تو اپنے فضل و لطف سے مجھے اتني مہلت عطا فرمائے که اپنے بعض مقاصد کے نتائج اپنے سامنے دیکھه سکوں - لیکن اگر یه میرے تمام کام محض ایک تجارتي کاروبار اور ایک دوکاندارانه مشغله هے' جسمیں قومي خدمت کے نام سے گرم بازاري پیدا کرنا چاهتا هوں تو قبل اسکے که میں اپني جگه پر سنبھل سکوں ' وہ میري عمر کا خاتمه کردے' اور میرے تمام کاموں کو ایک دن بلکه ایک لمحے کیلیے بھي کامیابي کي لذت چکھنے نه دے ! " الخ

اگر میرا کوئي اعتقاد آپکے دل میں جگه نهیں پاتا تو کم از کم مجھے تو اسکے اظہار سے نه روکیے - اس وقت میرے هاتهه میں قلم اور سامنے کاغذ کے اوراق هیں - اگر تمام دنیا کي طاقتیں اور تمام نوع انساني کا ادراک و تعقل ایک جگه جمع هو کر میرے سامنے آے اور چاهے که میں قلم و کاغذ کي موجودگي کا اعتقاد نه رکھوں - تو کیا میں اس شے کے اعتـقاد سے باز آجـاؤنگا جو میرے هاتهه میں محسوس' اور میري آنکھوں کے آگے مرئي هے ؟

یقین کیجیے که ٹھیک ٹھیک اسي طرح میں اس دعا اور اسکے عجائب اعمال کو بھي اپنے سامنے دیکھه رها هوں - میرے لیے بالکل آسان هے که میں چاند اور سورج کي هستي سے انکار کردوں' مگر یه تو کسي طـرح بھي ممکن نهیں که اس دعـا کي هستي سے منـکر هو سکوں -

یه میري دعوت کي صداقت و غیر صداقت کا ایک بنیادي فیصله تھا' جو اسنے میري زبان پر اول هي روز جاري کیا تاکه اسکي صداقت کے اعلان کي ایک نشاني هو' اور پھر اسي کے مطابق فیصله بھي کردیا - باوجود اُن تمام انتہائي بے سروسامانیوں کے جو دنیا کے سامنے هیں ' باوجود اُن تمام موانع اور مزاحمتوں کے جن سے لوگ بے خبر نهیں هیں اور جن میں سے هر مزاحمت کو اگر ایک ایک سطر میں بھي لکھوں' جب بھي کئي سو سطروں کي ایک کتاب بن جاے' اور پھر باوجود ایک قوي ترین گروہ مخالفین منکرین و معاندین مفسدین کي موجودگي کے اور هر دم سرگرم مخالفت و تعاند رهنے کے ' الحمد لله که میں زنـدہ و سلامت مشغول کار هوں - میرے کار و بار دعوت کي کوئي سعي ضائع نه گئي ' میرے جهد عمل کا کوئي قدم رائگاں نه اٹھا - میري دعوت اپنا کام کرچکي هے - میں نے جو مانگا تھا وہ مجھے حاصل هوگیا هے - مجھے مہلت بھي دي گئي اور اسباب بھي مرحمت هوئے - میں نے اپنے بعض مقاصـد کے نتائج کو اپنے سامنے دیکھنا چاها اور وہ پہلي ششماهي کے گذرنے کے بعد هي دکھـلا دیے گئے - مجھه میں اگر کوئي تپش تھي تو وہ بغیر بھڑکے نه رهي ' اور اگر میرے دل میں کوئي ذرۂ خلوص تھا' تو میرے خدا نے اُسے ضائع نه کیا - اُس نے بتلادیا که یه اُسي کا بویا هوا بیج هے جسکو وہ خود هي پرورش کرنا چاهتا هے - اور " کلمهٔ طیبهٔ " کا ایک " شجرۂ مبارکه " هے جسے کوئي دنیوي طـاقت ضـائع نهیں کر سکتي - پس جیسا که اُسکے کاموں کا همیشه قاعدہ رها هے' یه بیج برسوں کي جگه مہینوں میں بڑھا' اور مہینوں کي جگهه دنوں کے اندر پھیلا - اسکي جڑ جس طرح زمین کے اندر پھیلي ' اُسي طرح اسکي ٹہنیاں آسمان میں مرتفع هوکر پھیل گئیں - اسکي هر شاخ نے پھل پایا' اور اُسکا هر پھل اپني شیریني و حلاوت سے دلوں کو مرغوب هوا - میں بدیوں سے آلودہ هوں مگر میري پکار بدي کي نه تھي پس میري دعوت کے ساتهه رهي سلوک کیا گیا جو هر نیکي کے کام کے ساتهه هونا چاهیے ! اصلها ثابت و فرعها في السماء' تؤتي اکلها کل حین باذن ربه ' و یضرب الله الامثال للناس لعلهم یتذکرون -



تحکم - جب ندوۃ العلما کے معاملات گذشتہ قصۂ مضمون جہاد کے بعد آگے بڑھے تو میں مسئلۂ کانپور میں بالکل غرق تھا' اور بالکل مہلت نہ تھی کہ کسی دوسری طرف متوجہ ہوں -

الہلال ایک ہفتہ وار رسالہ ہے - اسکی گنجایش محدود اور ابواب و عناوین مختلفہ کا التزام ضروري - اسلیے جب کبھی کوئي ایک مسئلۂ اہم سامنے آجاتا ہے' تو ساری کی ساری گنجایش اسی میں صرف ہو جاتی ہے -

در اصل ہر طرح کی تحریک کے کاموں کیلیے سب سے زیادہ موزوں روزانہ اخبارات ہیں' جنکے لیے روز صبح کو ایک مبسوط لیڈنگ آرٹیکل کا میدان تازہ موجود ہوتا ہے' اور وہ گویا ہر ہفتہ چھہ بار وہ مہلت و گنجایش پاتے ہیں جو ہفتہ وار رسائل کو صرف ایک ہی بار ملتی ہے -

پس ضرور تھا کہ قوم میں جو بعض روزانہ اخبارات موجود ہیں اور جنکا بڑا حصہ محض فضول صفحات پری کی چیزوں بلکہ ہزلیات و خرافات تک میں ضائع جاتا ہے' اس مسئلہ پر توجہ کرتے اور اسکی اہمیت کو محسوس کرتے - لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا -

تاہم میں معذرت و شرمساری کے ساتھہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ غفلت ضرور تھی اور ہوئی - چونکہ میں جانتا تھا کہ اس مسئلہ کیلیے اب صرف چند نوٹوں یا ایک مضمون کا لکھدینا کافی نہیں ہے بلکہ ایک پورے سلسلے کی ضرورت ہے' اسلیے ہمشہ یہ خیال کر کے متوقف ہو جاتا تھا کہ بعض تحریکوں سے فراغت ہو لے تو پھر سلسلہ شروع کروں' حتی کہ کئی ماہ گذر گئے - چونکہ اس مسئلہ کو میں اپنے عقیدے میں اہم سمجھتا ہوں - سوال ندوے کا نہیں بلکہ اسکے مقاصد کا ہے' اور بحث اصول کی شروع ہو گئی ہے نہ کہ اشخاص کی' لہذا اب مزید توقف کرنا عند اللہ خیانت و معصیت ہے' اور ضرور ہے کہ بقدر سعی اسکے لیے کوشش کی جاے -

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ جب الہلال شائع ہوا ہے تو اسکے تمام ابواب مضامین کی سرخیاں عرصے تک لوح کے چوتھے صفحے پر چھپتی رہی ہیں - ان میں ایک عنوان " مدارس اسلامیہ " کا بھی تھا' اور مقصود یہ تھا کہ اسکے نیچے چند کالموں کو اسلامی مدارس کے متعلق بحث و مذاکرہ کیلیے مخصوص کردیا جائیگا' لیکن عدم ترتیب کار و عدم حصول اعانت تحریر و فرصت سے ابتک اسکا سلسلہ شروع نہو سکا -

لیکن اب " مدارس اسلامیہ " کا باب بھی آغاز جلد چہارم سے شروع کیا جاتا ہے - سب سے پہلے " دار العلوم ندوۃ العلما لکھنو " کے متعلق ایک سلسلۂ مضامین شایع ہوگا - جعله اللہ نافعا للمسلمین' وما توفیقي الا بفضله و کرمه !

## ترجمۂ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

# تاج انگلستان اور خزینۂ اسلام کا ایک گوہر

## داستان مسقط

### ( اجمال تاریخی اور طبیعی حدود )

مسقط ایک سرحدی اور ساحلی شہر ہے جو دریاے عمان کے ساحل پر عرض میں ۲۳ درجہ اور ۳۷ دقیقہ جانب شمال' اور طول میں ۵۹ درجہ اور ۱۵ دقیقہ جانب مشرق واقع ہے - اسکی آبادی قریباً ۳۵ ہزار ہے - اسکی بندرگاہ نہایت عمدہ اور مستحکم ہے - اس بندرگاہ کی تحصین و قلعہ بندی عرصہ ہوا پرتگالیوں نے کی تھی - اسوقت اسکی تجارت بمبئی اور خلیج فارس سے ہے اور نہایت سرسبز و کامیاب ہے - اسکے قریب ایک دوسری بندرگاہ ہے جسکو مطرح کہتے ہیں - مطرح بھی اسی کے متعلق سمجھا جاتا ہے -

سنہ ۱۵۰۷ ع میں بوکر نے مسقط کو فتح کیا' تو پرتگالی اس پر قابض ہوگئے - سنہ ۱۶۴۸ ع تک برابر پرتگالیوں کا قبضہ رہا - اسکے بعد مسقط انکے ہاتھوں سے نکلگیا - پرتگالیوں کے قبضے سے نکلنے کے بعد مسقط پر انقلاب و تغیر کے مختلف دور گذرتے رہے - آخر میں انگریزی نفوذ پھیلنا شروع ہوا' اور یہاں تک پھیلا کہ بالاخر انگریزوں نے اسکے متعلق احتلال ( قبضۂ غیر قانونی : Occopation ) کا اعلان کردیا' اور اب وہ بجاے ایک آزاد و خود مختار اسلامی ریاست ہونے کے' برطانی شاہنشاہی کا ایک جزو سمجھا جاتا ہے !

### ( عہد عروج )

سید سعید بن سلطان کے عہد میں مسقط کی حالت یادگار تھی - مسقط اسوقت ایک ایسی ریاست کا صدر مقام تھا' جو خلیج فارس پر قرب و جوار کے ساحلی مقامات سے لیکے جزیرہ بحرین تک پھیلی ہوئی تھی - قوت و شوکت کا یہ عالم تھا کہ گو اہل بحرین نے بارہا اسکے مقابلے میں علم جنگ بلند کیا' مگر کبھی فتحیاب و غالب نہ ہوے -

اس ریاست کی وسعت کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ ایک طرف تو لنجہ اور بندر عباس' وغیرہ وہ ایرانی مقامات' جو خلیج فارس پر واقع ہیں' اسکی قلمرو میں شامل تھے' دوسری طرف مشرقی افریقہ کے ساحلی مقامات مثل لامو' منباسہ' القزبعہ' بندر اسلام' ہنزوان' جزیرۂ خضراء' زنجبار وغیرہ وغیرہ -

اس عہد میں اس ریاست کے دو صدر مقام تھے' ایک مسقط' دوسرا زنجبار - مسقط دریاے عمان و خلیج فارس کے شہروں کا صدر مقام تھا' اور زنجبار افریقی شہروں کا مرکز -

سید سعید بن سلطان ایک عاقبت اندیش اور انجام بیں آدمی تھا - اس نے اپنے آپ کو متعدد با صولت و شوکت سلطنتوں میں محصور اور انکے نفوذ و اثر کو اپنی قلمرو میں پھیلتے ہوے دیکھا' تو والی بصرہ' فرانس' اور انگلستان سے اپنی خود مختاری کی حفاظت کا معاہدہ کیا - فرانس نے اس معاہدہ کا یہاں تک خیال کیا کہ اسکو " سلطان العرب " کا خطاب دیا !

اسکے بعد هي جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کا مسئله شروع هو گیا - پهر لیگ کے جهگڑے رهے - آنریبل سید امیر علي اور آل انڈیا مسلم لیگ کي معرکه آرائیوں کا لوگ انتظار کرنے لگے - غرضکه یکے بعد دیگرے ایک نــه ایک ایسي چیز ضرور رهي جس نے لوگوں کي توجه کو اپني جانب مشغول رکها - ان میں بعض واقعي توجه طلب تهیں، مثلاً مسئله اسلامیه کانپور، اور بعض ترک بهي کي جا سکتي تهیں - مثلاً حکایت لیگ لندن و هند، لیکن بهــر حال ندوه سے تغافل و غفلت کیلیے سب نے حجاباً مستورا کا کام دیا !

بیچاره ان اسیرکه امیدوار تست !

اصل یه هے که اسمیں شک نہیں که قوم کے عام و متوسط طبقه کے اندر ایک اصولي اور حقیقي تغیر خیالات میں یقیني هوا هے اور نسبتاً ایک واقعي بیداري ضرور هے جو پیدا هوگئي هے -

لیکن مصیبت یه هے که اس بیداري سے کام لینے والے مفقود هیں، اور کوئي کارکن جماعت اب تک هم میں پیدا نہیں هوئي هے جو کاموں کو تقسیم کرکے هر وقت اور هر کام کیلیے مستعد رهے - صرف چند اشخاص هیں جو اگر هر کام کو اپنے هاتهوں میں لے لیں اور هر موقعه پر تحریک و دعوت کیلیے مستعد رهیں، تو پبلک اپني قوت کا اظهار کر سکتي هے، اور اسکا مصرف اُسے معلوم هو سکتا هے، ورنه ایک عام خاموشي اور سناٹا چها جاتا هے - لیکن یه ظاهر هے که ایک ترقي خواه قوم کي صدها ضروریات و احتیاجات کیلیے صرف چند افراد هي کیونکر کافي هوسکتے هیں، اور یه کس طرح ممکن هے که ایک هي شخص کانپور کے واقعه پر بهي صرف وقت کرے - اصلاح و ترقي کي صداؤں کو بهي جاري رکهے - قومي درسگاهوں کي بهي خبر لیتا رهے، اور جلسوں اور انجمنوں کیلیے بهي ایک دائم نگراں و محتسب هو؟ پهر قلم بهي اسکے هاتهه سے نه چهوٹے، زبان بهي خاموش نہو، دماغ بهي مشغول فکــر رهے، اور قــدم بهي تــگ و پو سے نه تهکیں ؟

مي خواهي و تند و، تیز و، و اندکــه بسیار !
این باده فروش هست، ساقي کوثر نیست !

یه یقیني هے که اگر اس طرح حالات پیش نه آتے اور ندوه کا مسئله قوم کے سامنے آتا، اور وقت پر لوگوں کو بحث و مذاکرات کا موقعه دیا جاتا، تو ایک عام هلچل مچ جاتي، اور قطعاً عام راے کي قوت ایسي شکل اختیار کرلیتي که یه معامله صرف اشخاص کے هاتهوں میں نه رهسکتا -

تاهم عذر تغافل کیلیے یه اسباب کیسے هي قوي هوں لیکن یه کوئي اچهي حالت نہیں هے، اور غالباً موجوده تغیر حالت کے بعد اُس وقت تــک قدرتي طور پر رهیگي، جب تــک که عام راے میں اس هیجاني انقلاب کے بعد نظم و باقاعدگي نه آجائیگي اور ایک مستعد اور وسیع کارکن جماعت هر موقعه و وقت پر کام کرنے کیلیے مستعد نه هوجائیگي - قوم میں اس وقت قوت راے اور استعداد اعلان قوت، دونوں موجود هیں، مگر کارکن آدمیوں کي کمي هے جو اِن دونوں چیزونسے کام لیں، اور چونکه ملکي و قومي تغیرات حالات میں همیشه ایسا هوا هے، اسلیے امید هے که آنے والا وقت خود اسکا علاج کردیگا -

همارى موجوده حالت ایسي هو رهي هے که جماعتي کاروبار اور ترقي و اصلاح کي کوئي شاخ بهي ایسي نہیں جو مکمل هو، اور اب تــک تمام کاموں کا سر رشتۂ اختیار و تصرف صرف اشخاص هي کے هاتهوں میں رها هے - پس چاهیے که غفلت کیلیے کوئي عذر مقبول نہو که غفلت اب همارے لیے موت کے هم معني هے، اور هجــوم اشغال و تعدد امور کي بهي کبهي شکایت نہو، کیونکه ابهي همیں نہیں معلوم کتنے وسیع زمانے تـک کیلیے متصل کام کرنا هے، اور حیات قومي کي تعمیر میں ایک لمحه کا توقف بهي حرام هے - هم پر کاموں کا همیشه هجوم رهیگا - همــارے کانوں میں همیشه هر طرف سے صداے کار آئیگي اور همیشه ایک هي وقت اور ایک هي موسم میں بہت سي زمینوں کو درست کرنا اور مختلف قسم کي تخم ریزیاں کرني پڑینگي - بہت ممکن بلکه ضروري هے که ایک هي وقت میں همیں بہت سي نئي عمارتیں بناني بهي پڑیں، اور بہت سے غلط نقشوں کو مٹانا بهي پڑے - کچهه بعید نہیں که ایک هي وقت کے اندر همیں هندوستان سے باهر کے اسلامي مصائب کیلیے بهي ماتم کرنا پڑے، اور خود هندوستان کے اندر کے بهي کاموں کي صدا هاے توجه و اعانت کو سننا پڑے - ایسا همیشه هوگا که ایک طرف کسي حق دیني و سیاسي کي پامالي کیلیے دوڑنا پڑیگا اور اُسي وقت دوسري طرف کسي تعلیمي اور قومي کام کي درستگي و حفاظت کیلیے جانا پڑیگا - یه سچ هے که ایک هي وقت میں بہت سے کام نہیں هوسکتے، اور انسانوں کا دماغ اس بارے میں نہایت نازک واقع هوا هے که اکثر گهبرا اُٹهتا هے اور تهک کر کچهه دیر سو جانے کیلیے انگڑائیاں لینے لگتا هے - تا هم اگر زنده رهنا هے اور زندگي کي طلب هے، تو ضرور هے که زندوں کي طرح یه سب کچهه کرنا پڑیگا اور موت و حیات کا قانون الهي کبهي بهي همارے عذروں کو نه سنیگا - خواه کتناهي مشکل هو، کیسي هي متاعب و مصائب سے دوچار هونا پڑے، کتنا هي عسیر العمل اور ناممکن سا معلوم هو، لیکن اگر هم هر وقت اپنے تمام معاملات کي خبر لینے اور هر کام کي فریاد اعانت کو جواب دینے کي اپنے اندر استعداد و قوت پیدا نه کرینگے، اور ایک هي وقت کے اندر بہت سے کاموں کا هجوم دیکهکر، یا یکے بعد دیگرے پیش آنے والے مسائل کا تسلسل و تواتر دیکهکر گهبرا اُٹهیں گے، تو پهر اُن امیدوں کو اپنے دلوں میں جگه دینے کا همیں کیا حق هے جو ایک پوري گري هوئي عمارت کے هر حصے کو تعمیر کرکے، خرابۂ موت کے بعد، عمران و حیات کے قیام کي آرزومند هیں؟ قومي حیات کا محل اس طــرح تعمیر نہیں هوسکتا که پہلے دیواریں کهڑي هوجائیں، پهر اسکي محــرابیں اور اطــراف و جوانب بهي طیــار هوجائیں گے - کشاکش حیات و ممات اور تسابق اقوام کي کشمکش میں فرصت و مہلت کا سکون بغیر خواب ممات کے ممکن نہیں - یہاں تو هر دم اور هر لمحه کام کیے جایئے، اور ایک هي وقت میں اس عمارت کے هر حصے کي خبر لیجیے - یه نہو که دروازه بن رها هے مگر پشت کي طیار کرده دیواریں گر رهي هیں ! اس عالم میں جو کهوگیا وه پهر نہیں ملتا، اور جو وقت غفلت میں کٹا، پهر اُسکي تلافي کي مہلت نہیں دي جاتي :

هاں ره عشق سست و کج گشتن ندارد باز گشت
جرم را این جا عقوبت هست و استغفار نیست !

## ( الهــلال اور مسئلۂ نــدوه )

ضرور هے که خود الهلال بهي اس غفلت کیلیے جوابده هو که کیوں ندوة العلما کے متعلق برابر خاموش و غافل رها ؟

جیسا که ابهي کهه چکاهوں، غفلت هر حال میں مستحق سرزنش هے اور عذر اسکي شدت کو کم کرسکتا هے پر سیاه کو سفید نہیں کرسکتا - تاهم غور کیجیے تو الهــلال کس کس کام کو کرے اور صرف وهي ایک کیوں کرے ؟

میں اپنے حس و نظر کے هاتهوں سخت گرفتار الم هوں - هر شے مجهے نظر آتي هے، اور هر ضرورت کو الحمد لله که محسوس کرتا هوں، لیکن نه تو وقت پر تسلط هے اور نه طبیعي قوة عمل پر حق

# انتقاد

## تنـــدرستي

دفتر ظل السلطان - بهوپال

**مسئله حفظـان صحت و تربيت منـزل و تهـذيب معاشرت**

يا ايها الذين امنوا ! قوا انفسكم و اهليكـم نارا !

گذشته اشاعت ميں هم هر هائينس بيگم صاحبه بهوپال كے سلسله تصنيفات كا ذكر كرچكے هيں - اس سلسلے ميں سب سے پہلے انكي مفيد ترين تصنيف " تندرستي " پر نظر ڈالتے هيں -

كتاب كي لوح پر لكها هے كه " عليا حضرة بيگـم صاحبه بهوپال بالقابها نے متعدد انگريزي كتب حفظـان صحت وغيره سے مطالب اخـذ كركے اور اپني اعلى معلومات و مفيد تجارب شـامل كركے تاليف فرمايا "

كتاب عمده كاغذ اور عمده لكهائي كے ساتهه چهپي هے - ١٥٢ صفحے اصل كتاب كے هيں - عبارت نہايت صاف و سليس هے اور طبي ترتيب مطالب كے مطابق ابواب و فصول ميں منقسم -

كتاب كا موضوع يه هے كه اردو زبان ميں علم طب كے اصول پر وه مطالب جمع ليے جائيں ' جنكے مطالعه سے هر شخص اپني اور اپنے خاندان كي زندگي كيليے صحت و تندرستي اور قوت و توانائي حاصل كرسكے ' اور في الحقيقت كسي قوم كي حيات دماغي و ارتقاء ذهني كيليے پہلي چيز صحت اور قوت جسماني هے -

مصنفۂ عاليه ديباچه ميں لكهتي هيں :

" ميں نے يورپ كے سفر ميں وهاں كے لوگوں كو خواه وه كسي طبقه كے هوں أصول و قواعد حفظان صحت كا پابند پايا ' اور بارها مجهكو اپنے هندوستان كي حالت پر افسوس آيا - همارے ملك ميں عاليشان محلوں ميں بهي وه صفائي نہيں هوتي ' جو وهاں كے ايك غريب مزدور كے چهوٹے سے مكان ميں نظر آتي هے -

وهاں عورتوں ميں جن پر قدرت نے خانه داري اور اولاد كي تربيت جسماني و روحاني كا فرض عائـد كيا هے اس فرض كے ادا كرنے كي قابليت بهي پيدا كرائي جاتي هے ' اور تمام عورتيں بغير امتياز مراتب حفظان صحت ' تيمار داري ' او ر خانه داري كي تعليم حاصل كرتي هيں اور أس كے فوائد سے مستفيد هوتي هيں -

وهاں كے مصنف ' عالم ' ڈاكٹر ايسي تصنيفات و تاليفات كو اپنـا ضروري و قومي فرض تصور كرتے هيں ' اور اپني قابليت و محنت سے ملك كو فائده پہنچاتے هيں -

ان هي اغراض كے ليے متعدد رسالے اور اخبارات شائع هوتے هيں اور يه تعليم يافته خواتين أن كو نهايت دلچسپي كے ساتهه مطالعه كرتي هيں - ليكن همارے هاں بالكل برعكس حالت هے - حالانكه يه مسئله عام طور پر تسليم كيا جاتا هے كه نرسري ( تيمارداري ) مڈ وائفري ( دايه گري ) ڈاكٹري اور حفظان صحت كي تعليم عورتوں كے ليے بدرجۂ اتم ضروري چيز هے' اور خواه كيسے هي اعلى مرتبه كي عورت كيوں نه هو' أس كو بهي زندگي ميں متعدد مرتبه ان باتوں كے جاننے كي ضرورت لاحق هوتي هے "

اسكے بعد ايك نہايت هي اهم مطالب كي طرف توجه دلائي هے جو تمام ملك كيليے مستحق غور و فكر هے :

" گورنمنٹ آف انڈيا هر سال ايك معقول رقم حفظان صحت پر خرچ كرتي هے' ليكن أس سے كس طرح اصلي فائده حاصل هوسكتا هے جبكه عورتيں حفظان صحت كے اصول سے ناواقف هوں' او ر كيونكر ممكن هے كه جب تـك مكان ' لباس ' غذا ' او ر اسي طرح كے دوسرے امور ميں أن اصول كو نه اختيار كيا جائے ' كسي گورنمنٹ يا حكومت كي تدابير مفيد هوسكتي هيں "

انهوں نے يه بالكل صحيح لكها هے كه :

" كسي جگهه كا هيلتهه ڈپارٹمنٹ ( محكمۂ حفظان صحت ) سڑكوں كوچوں ' اور گليوں كي صفائي تو كرا سكتا هے ' كنوؤں ' چشموں وغيره كي نگراني ركهه سكتا هے' اشياء و اجناس خوردني كي اچهائي و برائي كو ديكهه سكتا هے ' ليكن مكان كے اندر كي غلاظت ' اور پاني كي حفاظت ' غذا كے پكانے ' اور ركهنے كا انتظام كيونكر كر سكتا هے ؟ هر ايك جگه شفاخانے كهولے جاتے هيں ' لائق ڈاكٹر مقرر هوتے هيں ' ميڈيكل ڈپارٹمنٹ ( محكمۂ طبي ) عمده قسم كي ادويه مهيا كرتا هے' ليكن يه كس طرح ممكن هے كه گهروں ميں تيمارداري كا بهي انتظـام كرے ؟ صدها مريض شفقت كرنے والي ماؤں ' محبت كرنے والي بيٹيوں ' دلسوز بهنوں ' اور همدرد بيويوں كے هاتهوں محض تيمـارداري سے نابلد هونے كے باعث سخت سے سخت تكاليف أٹهاتے اور لب گور پهنچ جاتے هيں " الخ

يه سچ هے كه هندوستان كا بجٹ همارے هاتهه ميں نہيں هے اور گورنمنٹ سب سے زياده كم جس كام پر روپيه خرچ كرتي هے وه تعليم اور حفظان صحت هے ' اور يه بهي سچ هے كه هندوستان كي ميونسپلٹياں يوربين كوارٹرز كي صفائي كا جسقدر اهتمام كرتي هيں ' ديسي آبادي كا نہيں كرتيں ' تاهم ميں نے اكثر اس بات كو سوچا هے كه كيا يه صرف گورنمنٹ هي كا قصور هے يا آبادي كا بهي ؟

اصل يه هے كه جو لوگ صاف اور تندرست رهنا چاهتے هيں ' أنهيں أس سے كوئي شے نہيں روك سكتي - گورنمنٹ قوانين نافذ كريگي اور ميونسپلٹي راستوں كو صاف ركهيگي' ليكن همارے دماغ ميں صفائي كا حس كون پيدا كريگا ؟ يه چيزيں وسائل و معاون هيں ليكن اصل كار نہيں - جب تـك هم خود صفائي كيليے ويسے هي مضطرب نهونگے جيسے كه انگريز هيں ' أس وقت تك نه تو هماري سڑكيں صاف رهسكتي هيں ' اور نه همارے گهروں ميں حفظ صحت و صفائي كے اصول پر عمل هوسكتا هے -

حقيقت يه هے كه آج ملك ميں اصلاح اور عمل كا جو هنگامه بپا هے ' اسكے شور و غل ميں بهت سے حقيقي كاموں كي صدائيں دبي جارهي هيں -

كسي قوم كے صحيح معنوں ميں شايسته هونے كے ليے اسكي معاشرتي حالت اور تربيت منزلي كو جس درجه دخل عظيم هے ' اسكا هر شخص اعتراف كرتا هے ' ليكن كتنے هيں جو اس راه كے ابتدائي كاموں كو بهي واقعيت كے ساتهه انجام دے رهے هيں ؟ هماري زندگي كا يه حال هے كه هم نے يورپ سے وه لباس تو سيكهه ليا هے جو بهت قيمتي' بهت خوش قطع' اور بهت شاندار هے - يقيناً هم جب كبهي بازار ميں سے گذرتے هيں يا كسي جلسے ميں نظر آتے هيں' تو از سر تا پا مجسمۂ تهذيب و مدنيۃ هوتے هيں' ليكن اگر وهي شخص جو هميں كچهه دير پہلے اس شان تهذيب آرا ميں ديكهه چكا هے ' همارا تعاقب كرے اور گهر كے اندر كي زندگي كو ديكهے ' تو بدنظمي و بد سليقگي ' بد تهذيبي و بے ترتيبي ' كوڑے كركٹ كے ڈهير اور كثافت و غلاظت كے آثار كے ساتهه ' منزلي وحشت و حيوانيت كا ايك پورا نمونه ديكهكر متحير رهجائيگا -

سید سعید بن سلطان کے ساتھہ ان فرنگي حلیفوں اور همسازوں کے علاوہ ' جنکے یہاں سب سے زیادہ آسان کام نقض عہد ھے ' ایک اور حلیف بھي تھا جو کبھي بے وفائي یا بد عہدي نہیں کرتا - یعني قـوت -

اسوقت ریاست کے پاس ایک قوي و باشوکت بیڑا تھا جو بحر هـنـد ' بحر عمان ' اور خلیج فارس میں گردش کرتا رهتا تھا -

وسیع حدود اور جنگي طاقت کے علاوہ ملک کي اندروني حالت بھي عمدہ تھي - اس عہد میں رعایا کو اسقدر امن و امان اور عیش و آرام حاصل تھا کہ نہ تو کبھي اس سے پہلے انکو نصیب ہوا اور نہ کبھي اسکے بعد -

( سید سعید کي وفات اور تقسیم )

سید سعید درحقیقت ملک کے حق میں ایک وجود سعادت و خوش نصیبي تھا - جب تـک وہ زندہ رہا ' ملک میں سرسبزي اور ترقي کا دور دورہ رہا - مگر اس کے مرتے ھي ریاست کا ستارہ گردش میں آگیا - اولین مصیبت تو یہ نازل هوئي کہ ملک کے دو ٹکڑے ہوگئے - ایک حصہ عربي اور دوسرا حصہ افریقي - افریقي حصہ سید ماجد اور اسکے بعد سید برغش کو ملا - عربي حصہ سید ثویني کو ملا - سید ثویني کا بیٹا سید سالم تھا - سید سالم نے اپنے باپ کو قتل کرڈالا اور خود تخت حکومت پر بیٹھگیا -

( بـد بخت سالـم )

تاج و تخت کے لیے سید سالم نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس دنیا میں قساوت و شقاوت کي انتہائي مثال هوسکتي ھے ! اس نے حکومت کي قیمت میں اپني عزیز ترین متاع یعني انسانیت بھي دیدي ' اور یہ گوارا کیا کہ وہ انسان کے بدلے ایک انسان صورت درندہ هو -

مگر اس بدبخت نادان کو یہ معلوم نہ تھا کہ جس مرغ زرین بال کو وہ اسقدر گراں قیمت خرید رہا ھے ' وہ اسکے پاس ٹھہرنے والا نہیں - وہ چاھتا تھا کہ اس کے سر پر تاج سلطاني هو ' مگر کاش اسکو معلوم هوتا کہ کارساز قدرت نے اس سر کے لیے خاک مذلت و مسکنت مقدر فرمائي ھے !

سید سالم ' پدر کش اور بدبخت سید سالم تخت حکومت پر بیٹھا ' مگر اسکے بیٹھتے ھي شومي و نحوست تمام ملک پر چھاگئي - ہر طرف فتنہ کي آگ بھڑک اٹھي - امن و سکون ' طمانیت و خاطر جمعي ' اور سرسبزي و خوش عیشي ' سب رخصت هوگئے اور اسکے بدلے نہب و سلب اور جنگ و جدل نے ملک کو یکسر نمونۂ جہنم بنادیا :

وکم اهلکنا من قریۃ بطرت معیشتھا ' فتلک مساکنھم لم تسکن من بعدھم الا قلیلا ' وکنا نحن الوارثین ! ( ۲۸ : )

سید سالم میں اتني جرأت ضرور تھي کہ وہ ایک شنیع ترین فعل کا مرتکب هوسکا ' پر افسوس کہ اس کے دماغ میں اسقدر تدبیر اور اسکے بازؤں میں اسقدر قوت نہ تھي کہ اس آگ کو بجھا بھي سکتا جو ملک میں ہر طرف پھیلي هوئي تھي - بالاخر اسے وہ تخت خالي کرنا پڑا ' جسکے لیے اس نے اپنے آپ کو جامۂ انسـانیت سے عاري کیا تھا ! فذاقت وبال امرھا ' وکان عاقبۃ امرھا خسرا !

( سید ترکي و عبد الحمید )

سید سالم کا حقیقي بھائي سید ترکي اٹھا اور اس طرح اٹھا کہ تمام مملکت پر چھا گیا -

اس تسلط کے چـند ھي روز بعد سید ترکي کو اپنے دوسرے بھائي سید عبد الحمید سے برسر پیکار هونا پڑا -

یہ جنگ انگریزوں کي شہ سے هوئي تھي - انگریزوں نے اسمیں سید عبد المجید کو علانیہ مدد دي - اسلیے اب سید عبد المجید اور سید ترکي کا مقابلہ نہ تھا ' بلکہ انگریزوں اور سید ترکي کا مقابلہ تھا - سید ترکي کو شکست هوئي ' اور وہ انگریزي جہاز میں قید ہو کے بمبئي لایا گیا - یہاں ایک طویل عرصہ تک نظر بند رہا -

سید عبد المجید سے عرب خوش نہ تھے کیونکہ وہ محض گوشت و استخوان کا پیکر تھا جو محض اُس ڈوري کي جنبش پر حرکت کرتا تھا ' جسکا سرا انگریزوں کے ھاتھہ میں تھا ' اور انگریز اس فرصت کو غنیمت سمجھکے اپنے قدم خوب جمار ھے تھے -

اسلیے سربرآوردگان عمان نے مخفي طور پر سید ترکي کو عمان آنے کي دعوت دي ' اور وعدہ کیا کہ وہ ہر ممکن مدد دینگے - اس مخفي دعوت پر سید ترکي بمبئي سے ایک عورت کے بھیس میں پھر عمان پہنچا -

حسن اتفاق کہ جسوقت سید ترکي عمان پہنچا ' اسوقت سید عبد المجید عمان سے باھر شکار میں مشغول تھا - ارکان و عمائد سلطنت نے بالاتفاق اسکو تخت پر بٹھا دیا ' اور شہر کے ناکوں پر فوج متعین کرکے یہ حکم دیدیا کہ اگر سید عبد المجید اندر آنا چاھے تو آنے نہ دیا جائے -

سید عبد المجید جب شکار سے واپس آیا تو شہر کے ناکوں پر فوج دیکھي ' اندر داخل هونا چاھا تو فوج نے مزاحمت کي ' آخر مجبوراً اندروني علاقوں میں چلاگیا ' اور جمیعت کے فراهم کرنے میں مصروف هو گیا -

جمعیت فراهم کرکے نکلا مگر اس نزاع کا فیصلہ تلوار کے بدلے ۶۰ ہزار ڈالر نے کردیا ' جسکو لیکے وہ اپنے دعوي حکومت سے دست بردار ہوگیا -

( انگــــریزي سیـــاست )

مگر یہ ۶۰ ہزار ڈالر کہاں سے آئے ؟

اسکا جواب انگریزوں کے دہاء سیاسي کي ایک حیرت انگیز داستان ھے - یاد هوگا کہ سید عبد المجید کو لڑوانے والے انگریز ھي تھے ' مگر جب انہوں نے یہ دیکھا کہ اهل ملک اس سے ناخوش ھیں ' اگر اسکے حکمران رہنے پر اصرار کیا گیا ' اور باشندوں کے خلاف سید عبد المجید کو علانیۃ مدد دي گئي ' تو انگریزي نفوذ کے قدم اکھڑ جائینگے ' تو وہ فوراً سانپ کي طرح پلٹ گئے ' اور یا تو سید ترکي کو بمبئي میں نظر بند کیا تھا ' یا پھر اسدرجہ اس پر مہربان هوگئے کہ اسکي طرف سے ۶۰ ہزار ڈالر سید عبد المجید کو دیدیے ! !

سید ترکي نو یہ نوازش اسلیے منظور کرنا پڑي کہ خود اسکے پاس کیا تھا جو دیتا ؟ اور اهل ملک بھي اسقدر کثیر مالي فدیہ دینے کے لیے تیار نہ تھے -

بہرحال سید ترکي کو کسي نہ کسي طرح اپنے حریف سے نجات ملي -

وفات سے چند دن پہلے سید ترکي کو راس الحد کے قریب ایک اور ملکي شورش کا مقابلہ کرنا پڑا جسکے فرو کرنے کے لیے اوس نے اپنے محبوب فرزند امیر فیصل کو روانہ کیا - امیر فیصل نے جو بعد کو سلطان فیصل هوا ' باغیوں کو شکست دي ' اور ایک انگریزي جہاز کي بدولت شدائد سفر بحري سے نجات پاکے عمان واپس آگیا -

( البقیۃ تتلي )

# شئون عثمانيه

تمام ملک کو شکر گذار هونا چاهیے سرکار عالیهٔ بهوپال ادامها الله بالعزو الاقبال کا ' جنهوں نے " تندرستي " نامي کتاب اسي مقصد کو پیش نظر رکهکر مرتب فرمائي ' اور گو اس موضوع پر اردو میں پہلے بهي بعض رسائل لکهے گئے هیں ' مگر جن مستند ذرائع ' کامل مطالب ' بهتر ترتیب ' اور عمده زبان و عبارت میں یه کتاب مرتب هوئي هے ' اسکے لحاظ سے بلا شبه اردو میں اولین کتاب هے -

کتاب تین بابوں میں منقسم هے - پهلا باب حفظان صحت کي ضروري هدایات پر مشتمل هے ' اور مختلف سرخیوں کے نیچے ضروریات سته ' اور مکان ' لباس ' غسل و حمام ' ورزش ' استراحت وغیره کے متعلق تمام ضروري معلومات جمع کي هیں -

دوسرا باب متعدي امراض اور انکے حفظ و دفع کے متعلق هے - اسمیں طاعون ' هیضه ' چیچک ' پیچش ' وغیره کو علحده علحده بیان کیا گیا هے -

تیسرا باب تیمار داري کے عنوان سے هے اور در اصل کتاب کا اهم حصه یهي هے - اسمیں متعدد عنوانات هیں ' اور هر عنوان کامل غور و فکر کے بعد لکها گیا هے - مریض کا کمره ' دوائیں ' لباس ' صفائي ' غسل ' تکور ' پلٹس ' پلستر ' جونکیں لگانا ' فصد ' مسهل ' مالش ' غـذا ' بعض انگریزي غذاوں کي ترکیب ' ڈس انفیکٹ کا طریقه ' غرضکه تمام ضروري امور به تفصیل تمام بیان کیے گئے هیں -

اس قسم کي کتابوں کیلیے جنـکا مقصد عام مطالعه هو ' سب سے بڑا مسئله زبان اور طرز عبارت کا هوتا هے - طبي مسائل میں بعض مطالب پیچیده هوتے هیں ' اور جب تک انکو اسطرح نه بیان کیا جاے که بغیر کسي مدد کے خود بخود قاري سمجهه لے ' اس وقت تک کتاب کا نفع کامل و عام نهیں هوسکتا -

" تندرستي " اس اعتبار سے ایک عمده نمونه هے - اسکي عبارت نهایت سلیس اور صاف هے - عربي و انـگریزي الفاظ سے معرا هے ' اور سهل و زود فهم طریق تفهیم و درس مطالب کیلیے ایک مثال سمجهي جا سکتي هے -

ضـرور تها که انـگریزي اسماء و اصطلاحات طبیه آئیں - بعض انـگریزي غذاؤں اور دواؤں کا ذکر کرنا بهي ناگزیر تها ' مگر اسکے لیے تمام کتاب میں یه التـزام کیا گیا هے که هر انـگریزي لفظ کا ترجمه متن یا حاشیه میں دیدیا هے ' اور اگر نام و اصطلاحات هیں تو انهیں انگریزي حروف میں بهي لکهدیا هے تاکه صحیح تلفظ کے ساتهه بولی جائیں ' اور بر وقت آن اشیا کے حصول میں غلط تلفظ سے اشتـباه نه پیدا هوجاے -

یه کتاب دفتر " ظـل السطان " بهوپال کو دیدي گئي هے تاکه اسکي قیمت سے تعلیم ڈاکٹري کے وظائف دیے جائیں اور یه نفع مزیـد هے - قیمت مجلد کي ۱۳ - آنـه ورنه ۸ - آنـه هے - هر اس شخص کا جو اردو زبان میں لـکهي هوئي عبارت پڑهه لے سکتا هے ' فرض هے که اس کتاب کو منـگوائے ' پڑهے ' اور اپنے گهر میں رکهے - علی الخصوص لڑکیوں کے لیے تو اسکا درس و مطالعه مثل فـرائض دینیه و شرعیه کے هے : یا ایها الذین آمنوا ! قوا انفسکم و اهلیکم نارا !!

## حکومهٔ حالیـهٔ آستانـه

( از مراسله نگار المؤید در آستانه )

آجکل یهاں کي پبلک اور سیاسي حلقوں میں اس گفتـگو کے علاوه اور کوئي تذکره نهیں ' جسکا محور دول یورپ کے دو مجموعوں یعني انـگلستان ' روس اور فرانس ' اور جرمني ' اطالیا ' اور آسٹریا کي باهمي منافست و رقابت ' اور چند ایسے امور کے متعلق مباحثه و گفتـگو هے جنـکا عکس آپکو یورپ اور یهاں کے اخـبارات کے آئینه میں نظر آتا هو گا -

جرمني کے اخبارات کي طرف توجه کیجیے تو وه یه کهه رهے هیں که " عثمـاني بیڑے پر انگریزوں کا اسقـدر توجه کرنا ایسي بات نهیں جس پر سکوت مناسب هو - آرمسٹرونگ کے کارخانے کے ساتهه دولت عثمانیه کے معاهدے نے آستانه سے بندرگاه اور اسکي بحري تجارت کو خاص طور پر انگریزوں کے هاتهه میں دیدیا هے ' آستانه میں انگریزوں کي بحري تجارت تمام دوسري قوموں کي بحري تجارت پر فائق و غالب هے - ایسي حالت میں بحري معاملات میں انگریزي اثر ' اور وه تمام معاملات ' جنکا تعلق عثماني بیڑے سے هے ' ایک خروش و هنگامه بپا کیے بغیر نهیں گزر سکتے "

ایک طرف تو جرمن اخبارات یه کهتے هیں ' دوسري طرف مفاهمت ثلاثي کے سفراء وزیر اعظم کے پاس آتے هیں ' اور سرکاري طور پر دریافت کرتے هیں که " یه جرمن جنـرل ' جسکو اول عثماني آرمي کور کي کمان دیگئي هے ' اسکا پوزیشن کیا هوگا ؟ قوانین استثنائي اور قلعوں پر ' اور بالاخر خود قسطنطنیه کے استقلال پر ' اسکا اختیار کهاں تـک هوگا ؟ "

باب عالي ان دونوں فریق کے مصالح میں توفیق و جمع کي کوشش کر رها هے - حق سبحانه و تعالی ارباب حکومت کو اس شے کي توفیق دے ' جسمیں خلافت اسلامیه کي بهبودي هو -

لیکن اس جرمن جنـگي مشن کے واسطے سے لوگوں میں یه خبر گرم هے که عثماني فوج میں جرمن افسروں کي تعداد بتدریج ۴ سو تک پهنچ جائیگي - غالباً اس مشن کو یه اطلاع جرمن ذرائع سے ملي هوگي -

( جاوید بک اور محرر زایت کی گفتگو )

اخبار زایت ( برلن ) کا اڈیٹر جاوید بک سے برلن میں ملا تها - جاوید بـک نے اس سے کها که " جرمن مشرقي بنک اور فرانسیسي وکلا میں عراق اور ما بین النهرین کي ریلوے لائن کے متعلق گفتگو هو رهي هے - اگر ان مفاوضات کي رفتار عمده رهي ' جب بهي ایک ماه سے پہلے ختم نه هونگے - غالباً فرانسیسوں کو دیار بکر میں ریلوے کے امتیاز ( لائسنس ) کے علاوه ارکنه میں بهي ریلوے لائن کا امتیاز ملیگا " اسکے بعد جاوید بک نے اپني گفتگو کا رخ عراق کي بابت انگریزي و عثمـانی اتفاق کي طرف پهیر کے کها :

یہ میں عام لوگوں کی حالت نہیں بیان کر رہا ہوں بلکہ میرے سامنے اُن تعلیم یافتہ ' تہذیب و تمدن فرما ' اور از فرق تابقدم فرنگی مآب حضرات کی معیشت منزلی موجود ہے ' جو ہمیشہ ملک کے افلاس مدنی پر نوحہ و بکا کرتے رہتے ہیں - بے شک ان میں بہت سے ایسے خواص و رؤسا یا اعلی ملازمتوں پر پہنچے ہوے اشخاص بھی ہیں ' جنھوں نے انگریزی طرز معاشرت اختیار کرلی ہے ' اور انکے مکان کا ڈرائنگ روم اور ڈائیننگ ہال نہایت مکمل اور آراستہ ہے - لیکن اس سے کیا حاصل ؟ کیونکہ اگر اُسی ڈرائنگ روم کے خوش منظر سواد سے نکلکر انکے زنانخانے کی طرف قدم بڑھائیے تو پھر نظر آجاے کہ انکی معیشت منزلی کی اصلی تصویر کیسی ہے ؟

میں جو نئے تعلیم یافتہ حضرات کا ہمیشہ شاکی رہتا ہوں تو اسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ انکی ہر گذشتہ خوبی کو اُنسے دور پاتا ہوں' اور اُسکی جگہہ کوئی نئی خوبی مجھے نظر نہیں آتی - ہماری گذشتہ مشرقی معاشرت ' اوضاع و اطوار ' اخلاق و عادات ' طریق بود و ماند ' یہ سب کے سب انھوں نے ضائع کردیے - اخلاق و تمدن کے بعد مذہب کا نمبر آیا ' اور جدید تعلیم و تہذیب کے مندر پر مذہب کی بھی قربانی چڑھائی گئی - خیر ' مضائقہ نہیں - خرید و فروخت کا معاملہ ہے اور متاع بے بہا ہاتھہ آتی ہو تو دل و جاں تک کو اسکی قیمت میں لگا دیتے ہیں - لیکن سوال یہ ہے کہ یہ سب کچھہ دیکر وہ کونسی چیز ہے جو ہاتھہ آئی ؟

علم ؟ نہیں - اخلاق ؟ نہیں - تہذیب معاشرت ؟ نہیں - ایک پوری انگریزی زندگی ؟ نہیں - ایک اچھی مخلوط معاشرت ؟ یہ بھی نہیں ! پھر یہ کیا بد بختی ہے کہ جیب اور ہاتھہ دونوں خالی ہیں ؟

آیندہ و گذشتہ تمنـا و حسـرت ست
یک " کاشکے " بود کہ بصد جا نوشتہ ایم !

انگریزی تمدن کی تقلید نے ایک معیشتی طوائف الملوکی پیدا کردی ہے لیکن ابتک کوئی زندگی پیدا نہیں ہوئی - انگریزی تہذیب کے معنی صرف کالر کی چمک اور پتلون کا بے شکن ہونا ہی نہیں ہے - انکے گھر کی صفائی اور نظم و باقاعدگی ' تقسیم ضروریات حیات و مکان اور ضبط اوقات ' تہذیب ذاتی اور حسن معیشت منزلی وغیرہ وغیرہ' یہ چیزیں ہیں ' جنھوں نے انکے گھر کو ایک بہشت حیات بنا دیا ہے - اسکے لیے وہ چند ظاہر فریب چیزیں مطلوب نہیں ہیں جو تمھارے جسموں اور زبانوں پر نظر آتی ہیں ' کیونکہ یقین کرو کہ اُن میں کچھہ بھی نہیں ہے - اصلی چیز گھر کی باقاعدہ زندگی ہے' اور بغیر اسکے ممکن نہیں کہ ہم میں محض تعلیم عمومی کی جگہ حقیقی تربیت ذاتی اور تہذیب شخصی پیدا ہو ' یعنے ہر شخص اپنی ذات سے اپنی حسیات و داعیات میں صفائی کیلیے مضطر ' باقاعدگی کا خوگر ' نظم و سلیقہ کا عادی ' اور اپنے ہر کام میں جمال و حسن کار کا خواہشمند ہوجاے - اس راہ میں سب سے مقدم عورتوں کی تربیت نہ کہ محض تعلیم ہے - عورت ہی گھر کی اقلیم حیات کی ملکہ ہے ' اور شہر کی خوشحالی و رونق شہر یار کی قابلیت و لیاقت پر موقوف ہے :

ضائع آن کشور کہ سلطانش نیست !

میں نے ہمیشہ ہندوستان کی تمام اُن قوموں میں جو نئے تمدن کی راہ سے ترقی کرنا چاہتی ہیں ' پارسیوں کی قوم کو سب سے زیادہ مستحق تعریف سمجھا ہے - انھوں نے صرف یہی نہیں کیا کہ کالجوں کی ڈگریوں کی سند جیب میں ' اور ایک عمدہ سوٹ جسم پر ڈال لیا ' بلکہ اپنی سوشیل لائف میں بھی یکسر تبدیلی کردی' اور فوراً تمام قوم ایک منظم و با قاعدہ طرز معیشت اختیار کرکے یک رنگ و یک حالت ہوگئی - ہندوستان میں اگر کوئی دوسری جماعت اس وصف کے لحاظ سے پارسیوں کے بعد قابل تذکرہ ہے تو وہ صرف بنگال کے برھمو خاندان ہیں ' اور میں اپنی ذاتی واقفیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ انکی معیشت منزلی اور قوموں کیلیے یقیناً موجب رشک ہے -

عورتوں کی تعلیم کیلیے بڑا ہنگامہ مچایا جاتا ہے - کہتے ہیں کہ وقت آگیا کہ انھیں انگریزی زبان و علوم کی بھی تعلیم دی جاے - اسمیں شک نہیں کہ اسلام نے مردوں اور عورتوں ' دونوں کیلیے یکساں طور پر تحصیل علوم و السنہ کا دروازہ باز رکھا ہے' اور اصولا میں کوئی وجہ نہیں پاتا کہ عورتوں کیلیے کسی خاص زبان یا علم کی تحصیل ناجائز بتلائی جاے - لیکن اصول دوسری چیز ہے اور وقت و گرد و پیش کے حالات دوسری چیز ہیں - اگر عورت نے انگریزی زبان سیکھہ لی تو کیا ہوا ' اور نہ سیکھی تو کیا ہوا ؟ اصلی چیز تربیت اور گھر کی معیشت کے نظم و ادارہ کی قابلیت ہے ' اور وہ کسی خاص زبان کے جاننے پر موقوف نہیں - دیکھنا یہ ہے کہ پچاس برس کی نئی ترقی و تعلیم نے جن لوگوں کو تہذیب و شائستگی کا ماتم گذار بنا دیا ہے' انھوں نے اس وقت تک اپنی عورتوں کو گھر کی زندگی درست کرنے' حفظ صحت کے ضروری اصولوں پر عمل کرنے' اور تہذیب و صفائی اور نظم و سلیقہ سے زندگی بسر کرنے کے لائق بنا دیا ہے کہ اب اُنکے ساتھہ کتب خانے کے کمرے میں بیٹھکر شیکسپیر اور گولڈ اسمتھہ کے متعلق صحبت کرنے کے خواہشمند ہیں ؟

میں تو کہتا ہوں کہ چھوڑیے انگریزی زبان کی تعلیم اور علم و ادب کے کسی اعلی نصاب کو - خدا را اپنی عورتوں کو ابھی اتنا ہی سمجھا دیجیے کہ پان کی پیک سے گھر کی دیواروں اور صحن کے گوشوں کو لالہ زار نہ بنائیں ' اور ڈرائنگ روم کی کرسیوں سے کتھہ اور چونے کی انگلیاں نہ پونچھیں' اور نیز یہ کہ بچوں کا علاج کرنے دیں تاکہ وہ ضائع ہونے سے بچ جائیں -

جو مہذب اور فرنگی مآب پیکران تہذیب اس عفریت پان کے خونریز حملوں سے اپنے گھر' اپنے لباس ' اور اپنے سامان کی حفاظت نہ کر سکیں ' انکے لیے یہ بحث چنداں ضروری نہیں ہے کہ عورتوں کو انگریزی پڑھائی جاے یا نہ پڑھائی جاے !

اصـل یہ ہے کہ ابـتدا سے ہماری تعلیم کی بنـیاد ہی ٹیڑھی پڑگئی ہے اور اسی میں اب عورتوں کو بھی گرفتار کرنا چاہتے ہیں - محض یونیورسٹی کی تعلیم تربیت نفس و جسم کیلیے بیکار ہے' اور تہذیب وشائستگی دیکھا دیکھی اور محض تقلید کے ایک بہیمی ولولہ سے حاصل نہیں ہوسکتی - میرا رونا اخلاق اور مذہب کے بلند و اعلی خصائل کیلیے نہیں ہے - میں تو تعلیم یافتہ لوگوں کو تہذیب و شائستگی کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی عاری پاتا ہوں - اگر انکا مایۂ ناز انگریزوں کی تقلید ہے تو خدا کیلیے پوری اور کامل تقلید کریں - ایک شخص نہایت قیمتی انگریزی لباس سے ملبوس ہے' چھری اور کانٹے سے کھانے کا شائق ' لیکن کھانے کے ضروری اداب و تہذیب سے اسدرجہ عاری کہ میز پر کے دوسرے لوگوں کو اسکی وجہ سے شرمندہ ہونا پڑتا ہے - گھر میں جائیے تو ایک گوشہ بھی صاف بیٹھنے کیلیے میسر نہیں - جب حالت یہ ہے تو پھر انگریزی تقلید کو کیا کہیے اور اس سے حاصل کیا ؟

اب اسکا علاج ایک ہی ہے ' یعنے ملک کو تہذیب معاشرت اور حفظان صحت کی خاصۃ تعلیم دینا ' اور علی الخصوص عورتوں کی تعلیم و مطالعہ کیلیے اس قسم کی کتابوں کا مرتب کرنا -

ڈاکوؤں کا سا برتاو کریگي ' اور اسليے جہاں کہيں گرفتار کريگي ' بغير تحقيقات کے پھانسي ديديگي - کيونکه مقدونيه کو اب با قاعده غارتگروں کي شکار گاه نه رهنا چاهيے -

چند نئي سڑکيں ابهي بني هيں اور ريلوے کا جال ' فوجوں کے بے امن و سکون رقبوں کے اندر جلد پہنچنے اور ملک کي تجارتي ترقي ميں مدد ديگا - جب نئي يوناني ريلوے تيار هو جائيگي تو سرويا کو اڈريا تک اور نيز ايجين تک رسائي حاصل هو جائيگي ' اور ڈينوب پر ايک پل جو سروي اور يوناني ريلوے لائنوں کو ملاديگا ' روماني تجارت کے بهاو کو سروي نهر ميں لے آئيگا - اس سے سر سبزي کا ايک ايسا دور شـروع هوجائيگا جو " بلغاري ساخته " يا مسلمان اهــل مقدونيه کي بلغاري يا ترکي حکومت کي خون شده اميدوں کے افسوس کو زائل کرديگا -

اسوقت بلغاريا شکسته اور قريباً بے بس هے ' اور اگر وهي اکيلي يه چاهتي هوتي که يه تصفيه آخري نه هو تو سرويا کے متعلق خيال کيا جاسکتا تها که وه غير متعين زمانے تک امن و امان ميں رهسکتي هے ' کيونکه اس باب ميں رومانيا اور يونان کے مصالح بعينه وهي هيں جو سرويا کے هيں -

مگر بد قسمتي سے يہاں يقين کيا جاتا هے که دول عظمي ميں ايک طاقت يعني آسٹريا نهيں چاهتي که بلقان کي موجوده حالت استوار و مستحکم هو - گـذشته زمانه ميں اسٹريا سرويا کي راه ميں بارها مشکلات پيدا کرچکي هے ' اور يه معلوم هوتا هے که وه اس پاليسي کو جاري رکهنا بلکه اس پر زور دينا چاهتي هے - يه تسليم کيا جاتا هے که وائنا ميں ايم - پيچش کي سفارت کا کوئي نتيجه نهيں نکلا ' اور اسٹريا تلي هوئي هے که وه اپني جنوبي سرحد پر ايک خوش ساخت اور قوي تر سرويا کي باليدگي کو روکيگي -

بليک درنگ کے جن مقامات پر سرويا نے قبضه کرليا تها ' ان کي واپسي کے متعلق اعلان آخرين ( الٹيميٹم ) ابهي تک بلغراد کے ارباب سياست کے کانوں ميں گونج رها هے ' اور انهيں يقين هے که البانيا کے ليے آسٹريا نے رائفليں اور روپيه بهم پہنچايا هے ' اور يه که اسي کے ايجينٹ نے سروي اور جبلي قلمروں ميں يورشوں کي تحريک کي هے -

بلغراد سے سيو پار جانے والے مسافروں کے متعلق ابهي تک يه فرض کيا جاتا هے که انهيں هيضه کي هوا لگي هے اور اسليے وه روکے جاتے هيں اور تکليف ده تکلفات انکے ساتھه کيے جاتے هيں حالانکه اب عملاً بيماري کا استيصال هوگيا هے -

آسٹريا کا يه دعوى هے که اسے سالونيکا اپنے مال کے ليجانے کے ايک مخصوص ٹيرف ( فهرست اشيا مع محصول در آمد يا برآمد ) ملنا چاهيے اور غالباً سروي حکومت اسکو منظور کرليگي - ليکن اگر آسٹريا نے سروي قلمرو ميں رومن کيتهولک البانيوں کي حفاظت کا دعوى پيش کيا تو غالباً وه نهايت سختي کے ساتھه نا منظور کيا جائيگا اور بهت ممکن هے که پيچيدگياں پيدا هوجائيں -

( مراسله نگار خصوصي )

## الهــــلال کي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

# رئيس مجلس آل انڈيا مسلم ليگ کي افتتاحي تقرير

## (۲)

### ( شان و اقتـــدار )

دوسرے پامال شده لفظ " شان و اقتدار " کے بارے ميں بحث کرنے ميں ميں آپ کا زياده وقت نهيں لوں گا - گذشته ايام ميں اس لفظ کے خيال پر کام لينے کي وجه سے عمده محسوسات کي کس قدر قرباني هوئي هے ؟ حتى که مسٹر ماينٹگو بهي اس پامال شده لفظ سے متاثر هوئے بغير نه ره سکے - چنانچه انهوں نے مندرجۂ ذيل پر معنى الفاظ ميں اس مضمون پر مجلس عامۂ انگلستان ميں بحث فرمائي هے :

" لاريب ايـک وقت ايسا تهـا که اس امر پر غور کرنا اس مجلس کا نهايت هي اهم فرض تها که هندوستان ميں اپنا اقتدار قائم رکهنے کے لحاظ سے گورنمنٹ کي کارروائي حد سے تجـاوز نه کرجاے - شان قائم رکهنے کے خيال سے جو سلطنت کي جاتي هے اس کي انتهـائي درجه ميں يه حالت هوتي هے که جو لوگ حکومت کرتے هيں وه صرف اپنے بالا افسروں کے رو برو مسئول هوتے هيں ' اور به طور استحقاق کسي محکوم کو يه دعوى نهيں رهتا که کسي حـاکم کے افعال کے خلاف داد خواه هو - مـثلاً اگر حاکم قوم ميں سے کوئي فرد کسي محکوم پر ظلـم کرے تو کوئي سوال اس قسم کا پيـدا نه هوگا که اس ظلـم کي داد خواهي کے ليے حـاکم مستوجب سزا ٹهہرے - قابل غور امر صرف يهي رهيگا که آيا ظالم کو سزاديني اور اس طرح سے حاکم جماعت ميں کوئي نقص قبول کرنے سے شان کو زياده نقصان پهونچتا هے - يا اسے سزا نه دينے سے اور محکوم جس پناه کا مستحق هے - اور جو ايک کارگر حکومت کے ليے ضروري هے اس سے تغافل کرنے سے پہنچتا هے -

ميں يه نهيں کہتا که اس طرح کي حکومت هندوستان ميں جاري کي گئي - اسليے که برطانيه کي خلق ' برطانيه کي عمومي راے اور برطانوي پارليمنٹ نے اس کي مضرت کو دور رکها - خير جس قسم کا اطمينان حکومت هندوستان پر تها - اس کا قائم مقام وه اطمينان هوتا جا تا تها - جو همارے بے لاگ انصاف اور قوت اور حق شناس حکومتي کارروائي پر هوتا جاتا هے - ليکن اب بهي مجهے ايسا معلوم هوتا هے که شان حکومت کے بارے ميں وافر لغويات کهے جاتے هيں - آپ خواه اسے ايک مفيد ماحصل سے تعبير کريں ' جو سلطنت برطانيه اور هندوستان کے تعليم يافته افراد کے درميان قائم هے - کهيں ايسا نه هو که آپ ميرے مفهوم کے سمجهنے ميں غلطي کريں ' اور ميرا روے سخن خاصکر ان اصحاب کي طرف هے جو ميرے کلام پر اس چار ديواري کے باهر نکته چيني کرينگے ' اقتدار سے ميري مراد گورنمنٹ کا وه اصول هے جس کا ميں ابهي ذکر کرچکا هوں - جس سے سلب ذمه داري اور غرور پيدا هو ' ميں اس سے وه ناموري مراد نهيں ليتا جو مستحکم اور ذي شان حکومت کي وجه سے حاصل هوتي هے ' اور جسکو کوئي گورنمنٹ نظر انداز نهيں کرسکتي -

يه تقرير هاؤس آف کامنس ميں سـنه ۱۹۱۱ع ميں کي گئي تهي - ليکن اس کے دو سال بعد جب حضور وايسراے بهادر نے اپني سياسي قابليت سے مسجد کانپور کا معقول فيصله کرکے مسلمانوں کے زخمي محسوسات پر مرهم رکهي تو انهي کے هموطنوں نے ان پر " مقتدر شان " پر ضرب شديد لگانے کا الزام عائد کيا -

" هاں انگريز نہر دجله ميں کچهه جهاز چلائينگے' جسکے سرمايه ميں انکے سرمايه داروں کا حصه پچاس فيصدي هوگا - عثمانيوں کا حصه تيس فيصدي هوگا - باقي بيس فيصدي جرمني کا حصه هوگا -

يه صحيح نہيں نه شام' عراق' اور عرب ميں مٹي کے تيل کے تمام چشموں کا امتياز انگريزوں نے ليليا هے' کيونکه دولت عثمانيه نے صرف انهي چشموں کا ٹهيکا ديا هے' جو بغداد ميں جرمن مشرقي بنک کے جوار ميں واقع هيں - دولت عثمانيه اس امر سے بہت بچتي هے که وه يکايک کوئي بہت بڑا امتياز کسي سلطنت کو ديدے" اسکے بعد انهوں نے عام قرضوں کے رياستہاے بلقان پر تقسيم کرنے کا ذکر کيا اور کہا :

" يه صحيح نہيں که تمام قرضوں کا اندازه ٥٠ کرور هوا هے اسکي صحيح مقدار پيرس کي مالي کانفرنس کے بعد معلوم هوگي - رياستہاے بلقان پر تقسيم قرض کے متعلق جو خبريں شائع هوئي هيں وه في الجمله صحيح هيں - يونان ان شہروں کے بار ميں سے ٦٠ فيصدي ليگا جو اس نے هم سے ليے هيں - بلغاريا ١٨ فيصدي' سرويا ١٧ فيصدي' البانيا ساڑهے چار فيصدي' اور جبل اسود ½ فيصدي ليگا - "

## ( جديد قرض )

جنگ طرابلس سے ليکے اسوقت تک دولت عثمانيه نے جسقدر قرض ليے هيں' انکي مجموعي تعداد ٢ کرور ٨٠ لاکهه ٣٠ هزار پونڈ هے - اکتوبر سنه ١٩١٣ ع کو عثماني خزانه سے مالي مصارف کے ليے جسقدر رقم مطلوب تهي' اسکي تعداد ٢ کرور ٤٩ لاکهه ٦٠ هزار پونڈ تهي - کيونکه جن قرضوں کے وعدے پورے هوچکے هيں اور وه دے جا چکے هيں' انکي تعداد کچهه اوپر تين مليين پونڈ هے -

فقط ان دو آخري سالوں ميں دولت عثمانيه نے ٣٣ قرض ليے - ان ٣٣ قرضوں ميں سے ٦ قرض اس نے محکمه قرض عام سے ليے' جنکي مقدار ٣ لاکهه ٣٠ هزار پونڈ هے - اس ميں ٣٠ هزار پونڈ تو دے جا چکے هيں اور مابقي اس قرض ميں سے ديا جائيگا جو سب سے پہلے دولت عثمانيه کو مليگا -

٥٨ لاکهه پونڈ دولت عثمانيه نے عثماني بنک سے ليے هيں جنميں سے ٧ لاکهه ٣٠ هزار تو ادا هوگئے هيں' اور باقي ابهي واجب الاداء هيں - عثماني بنک کے بعض قرض بحساب ٧ فيصدي هيں اور بعض بحساب نو فيصدي -

محکمه مناره هاے روشني دولت عثمانيه سے اپنے قرضوں کي ادائگي چاهتا تها جنکي مقدار ٤٠٦٩ و ١٥٣ پونڈ تهي - مگر اپريل ميں دولت عثمانيه نے اس سے تجديد امتياز کے مقابله ميں بحساب ٧ فيصدي ٥ لاکهه پونڈ اور قرض لے ليا -

مارچ سنه ١٩١٣ ع ميں دولت عثمانيه نے مشرقي عثماني بنک سے بحساب ساڑهے چهه فيصدي ٢٩ لاکهه ٣٠ هزار پونڈ قرض ليے' جسميں سے ٨٠ هزار ادا هوے هيں - باقي ابهي واجب الاداء هيں -

اواخر سنه ١٩١١ ع ميں عثماني اهلي بنک سے دولت عثمانيه نے ٢٠ لاکهه ٥٠ هزار پونڈ جنگي جهازوں کي قيمت دينے کے ليے قرض ليے تهي' جنميں سے ٦ لاکهه ٩٦ هزار ديچکي اور باقي ابهي دينا هے -

اسکے بعد پهر فروري سنه ١٩١٢ ع ميں اس بنک اور سلانيک کے بنک سے ايک ساتهه ١٦ لاکهه ٥٠ هزار پونڈ بحساب ٩ فيصدي

# بريد فرنگ

## جديد سرويا

( ٹائمز ١٩ دسمبر )

تمام سروي امن و سکون کے ليے چيخ رهے هيں' کيونکه سرويا کي مسلسل فتوحات کے نتائج نے انکي قلمرو کو دو چند کر ديا هے - اب سرويوں کو جس شے کي ضرورت هے وه امن و سکون هے جس کي وجه سے وه نو الحاق ممالک کو اپنے اندر جذب کر سکيں -

سرويوں کو يقين هے که اگر مقدونيه کو انکے قبضه ميں اسطرح رهنے ديا جاے که کوئي انکا منازع و حريف نه هو' تو ١٠ يا ١٥ سال ميں تمام مقدونيه والے بخوشي سروي هوجائينگے - وه مقدونيه کے بلغاري عنصر کو اصلي بلغاري نہيں بلکه "بلغاري ساخته' مقدوني" خيال کرتے هيں - انکا دعوى هے که گذشته ٤٠ سال ميں بلغاري مبلغين اپنے حريف يعني غير بلغاري مبلغين سے زياده سرگرم اور زياده کامياب رهے هيں -

گذشته زمانے ميں مقدونيه والوں کو اپني قوميت کے انتخاب کا اسيطرح اختيار تها' جسطرح که انگريزوں کو اسطرف محض ميلان طبع کي وجه سے اپني سياسي جماعت کے انتخاب کرنے کا اختيار هوتا هے - ظاهر هے که انکے ليے مادي طور پر مفيد هوگا که وه سروي قوميت اختيار کرليں اور انتظامي عهدے تلاش کريں' ليکن ساتهه هي يه ياد رکهنا چاهيے که حکومت سرويا انکو پراني سلطنت کے اشخاص سے معمور کرنے کے ليے کچهه زياده بے چين نہيں هے -

ضروري سکون کي راه ميں اصلي پتهر وه بلغاري جرگے هيں' جنکي يورشيں مقدونيه ميں البانيا اور الست کي راه سے هوتي رهتي هيں' انکے متعلق يقين کيا جاتا هے که دوسري جنگ کے زمانے ميں بکثرت بلغاري بهاگنے والوں نے وهاں پناه لي' اور اب بهي بلغاريه سے روزانه ڈينيوب اور ٹريست کي راه سے آرهے هيں - سروي حکومت اپنے اس ارادے کو پوشيده نہيں رکهتي که وه ان کے ساتهه

( بقيه پہلے کالم کا )

قرض ليے' جسميں سے صرف ٨٠ هزار پونڈ ابهي واپس دے هيں -

ريجي کي کمپني سے دولت عثمانيه نے ١٧ لاکهه پونڈ قرض ليے هيں جنميں سے صرف ٨٠ هزار ادا کيے هيں -

فرانسيسي بنک سے ١١ لاکهه ٩٠ هزار بحساب ٦ فيصدي اور ٤ لاکهه ٢٨ هزار بحساب ٧ فيصدي قرض ليے هيں' اور سب ابهي واجب الاداء هيں -

سوتيه ناسيونال اور انتر برنج کمپني نے علاوه اپنے واجب الاداء قرض کے ٧٥ لاکهه کے عثماني پراميسري نوٹ بهي ليے هيں -

قرضوں کي ان هولناک فہرست کو پڑهو' اور انکے ساتهه ان قرضونکو ملاؤ جو جنگ طرابلس کے آغاز سے پہلے ليے گئے تهے' اور پهر سونچو که اگر بلاد عثمانيه ميں تمهيں وه مدني و عمراني ترقي نظر نہيں آتي جو فرانس اور انگلستان ميں نظر آتي هے' تو اسکے ليے دولت عثمانيه کس درجه معذور بهي هے - اور جنگوں کي وجه سے جو فقر مالي چها گيا هے' وه کس درجه لاعلاج هے ؟

خواہ وہ کیسی ہی خفیف ہو کہیں جمع ہوگئے ہوں ' اور منتشر ہونے کے حکم کی نا فرمانی کے مرتکب ہوئے ہوں ؟ جسکی وجہ بعض اوقات صرف یہ ہوتی ہے کہ وہ منتشر ہونے پر راضی ہونیکے باوجود بھی تعمیل حکم سے مجبور ہوتے ہیں - کیا یہ درخواست کچھہ بہت زیادہ ہے ؟ کہ ہر افسر خواہ وہ کتنا ہی بڑا ہو - اور گورنمنٹ کی ملازمت میں اسکی کتنی ہی وقعت ہو - ہمیشہ اس علم کو اپنی آنکھہ کے سامنے رکھے کہ ایسے معاملات میں اعلی حکام کی اندھا دھند تائید کے بجائے آسے ایک آزاد عدالت کا اطمینان کرنا پڑیگا کہ غیر مسلم آدمیوں کی جان لینے میں وہ نظر بر واقعات حق بجانب تھا - جیسا کہ میں نے پہلے جتا دیا ہے ' برطانوی حکومت کی نیک نامی اور ان افسروں کے فایدہ کے لیے جنہیر فیر کا حکم دینے کی ذمہ داری قانوناً عاید ہے ' اور عوام الناس کی نفع رسانی کی غرض سے وہ پابندی جو میں نے بتائی ہے - عاید ہونی لازمی ہے - "

( ہندوستان کے سول عہدہ دار )

کانپور کے واقعہ کے فیصلہ میں جو معیار حکمرانی کا حضور لارڈ ہارڈنگ بہادر نے ہمارے سامنے پیش کیا ہے وہ وزیر ہند لارڈ کریو کی تازہ ایجاد کی طرف ہماری توجہ مبذول کرتا ہے - میرا اشارہ انکی اس تجویز کی طرف ہے کہ تمام وہ نوجوان جو ہندوستان کے سرکاری عہدوں پر ملازمت اختیار کریں آن سے لارڈ ممدوح " رہایت ہال " میں ملاقات کرکے چند کلمات پند و نصیحت آن کے گوشگذار کریں - میرا خیال یہ ہے کہ یہ موقع زیادہ فایدہ رساں شکل اختیار کرتا - اگر لارڈ ممدوح سول سروس کے ایوان میں داخل ہونے والوں کو دھلیزھی میں یہ حقیقت ذھن نشین کر دیا کریں کہ وہ ہندوستان میں حکومت کرنے کے لیے نہیں بلکہ خدمت کرنے کے لیے جاتے ہیں - آئی - سی - ایس کے جو تین حروف ان کے ساتھہ عمر بھر لگے رہیں گے - جسپر وہ جایز طور پر فخر کر سکتے ہیں وہ مخفف ہیں تین الفاظ کے جس کے معنی ہیں " خادمان ہند " اور جس میں کسی قسم کی حکومت کا شائبہ بھی نہیں پایا جاتا - اگر ممبران سول سروس ہر وقت اسکو پیش نظر رکھیں کہ وہ خادمان ہند ہیں اور خواہ عہدہ داری کے زمانہ میں خواہ ملازمت سے سبکدوش ہونیکے بعد ہندوستان کے نمک خوار ہیں ' اور جیسا کہ مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں ان دنوں کہا ہے انہیں اس ملک کی بہبودی کے لیے ہندوستان کی رعایا کے ساتھہ شامل ہوکر کوشش کرنی چاہیے - نہ صرف ایسے طریق سے جو آن کو بہتر معلوم ہوتے ہوں بلکہ ایسے طریق سے جو ان کی رعایا کی نظروں میں بھی انسب معلوم ہوں - اس صورت میں اس ملک کی حکمرانی کا کام نہایت آسان ہو جائیگا ' اور ہندوستان کی ترقی سرعت اور سکون سے ہوگی ' اور بے اطمینانی اور تنفر بین الاقوام کی بیخکنی ہو جائیگی - سالہا سال کے عرصہ میں میں نے اپنی زندگی کا معتدبہ حصہ علاقہ بمبئی کے رفاہ عام کے کاموں میں صرف کیا ہے ' مجھے متعدد سویلینوں سے ملاقات اور رفاقت کرنے کا موقع ملا ہے ' اور ان میں سے بہت سے میرے درست ہیں - عام طور پر میں نے ان کی دیانتداری ' صداقت ' اعلی قابلیت اور فرایض کے انہماک کو قابل تسلیم پایا - آیا ان سے یہ امید رکھنا حد سے زیادہ ہوگا کہ وہ ان ہندوستانی خادمان ملک کا زیادہ لحاظ رکھیں ' جو اپنا بہت سا وقت ملک کی خدمت گذاری میں صرف کرتے ہیں ' اور جنکی اس خدمت گذاری سے کوئی شخصی غرض نہیں ہے ' اور ان پر خود غرضی کی تہمت لگانے سے باز رہیں ' اور ان کی آراء کو وقعت کی نظر سے دیکھیں ' اور اس امر کے قبول کرنے پر آمادہ رہیں کہ ممکن ہے کہ مسئلہ زیر بحث کا دوسرا پہلو ایسا ہے کہ جسکی وجہ سے کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہو -

میں کہہ چکا ہوں کہ سویلین جیسا کہ آن کے نام سے ظاہر ہے خادمان ہند ہیں - جس طرح کہ ہم اپنے وطن کے خادم ہیں - فرق صرف یہ ہے کہ ان کو ان کی خدمت کا معاوضہ ملتا ہے ' اور ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ملک کی خدمت کے لیے مامور تو ہیں ' مگر تنخواہ دار نہیں -

مجھے حیرت ہے کہ عالیدماغ اور وہ افراد جو اپنی تجارت ' حرفت اور صنعت میں نہایت کامیابی کے ساتھہ مشغول ہیں - کثیر التعداد میں ایثار نفس کرکے اور سخت حوصلہ شکن موانع کا مقابلہ کرکے ملک کی خدمت گذاری کے لیے آمادہ رہتے ہیں - کیا اس سے بڑھکر کوئی ثبوت ایسے لوگوں کی استوار حب الوطنی کا مل سکتا ہے جو اپنے بے بہا وقت اور زر کو صرف کرکے حتی الامکان کوشش کرتے ہیں کہ ہندوستان کی سلطنت باحسن وجوہ قایم رہے - میری رائے میں ایسے آدمیوں کا فرقہ سلطنت کے لیے قابل قدر بضاعت ہے ' اور اس فرقہ نے اپنے ذمہ بذات خود جو خدمت لے لی ہے اس کے لیے وہ ہر طرح سے مستحق حوصلہ افزائی ہے ' اگر ان کی ذات پر کسی قسم کا شبہہ یا بے اعتمادی ظاہر کی جائیگی تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حالت موجودہ میں مشکلات کا اضافہ ہوجاے گا -

( البقیۃ تتلی )

حضور وایسراے پر جو نکته چیني هوتي هے اس پر اس سے بڑھکر تنقید نہیں هوسکتي که اس قسم کي نکته چیني کرنے والے "مقتدر شان" کے ایسے آرزومند هیں که ان کا خیال هے که اسکي عمارت هندوستان میں "مس ماڈ ایلن" کے مجمع عام میں رقص سے بھي متزلزل هو جائیگي -

( گولیاں چلانا )

اس دانشمندانه تجویز کي تعمیل کي گئي جو حضور وایسراے سے جب که وہ تشریف فرماے کانپور هوئے تھے پیش کي گئي تھي ' اور جس کي وجه سے اس سوال کا تصفیه هوا هے - اس بارہ میں کچھه زیادہ عرض کرنا نہیں چاهتا ' بہر حال اس سوال کا ایک ایسا پہلو هے جسپر کچھه نه کچھه بحث کي ضرورت هے - اگر اس واقعه کا صرف مسجد کانپور هي سے تعلق هوتا تو میں اس کا ذکر بھي نه کرتا - مگر چونکه اس کا آیندہ واقعات سے ایک گہرا تعلق هے اس لیے میں اس کے بارہ میں کچھه کہے بغیر بھي نہیں رہ سکتا -

میں آپ کي توجه اس بات کي طرف منعطف کراتا هوں که موجودہ قانون نے بعض حالتوں میں سرکاري افسروں کو رعایا پر فیر کرنیکے فیاضانه اختیارات دے رکھے هیں ' اور گذشته چند سال میں کئي ایسے واقعه هوچکے هیں که اس اختیار کے استعمال کا نتیجه نقصان جان کي صورت میں نمودار هوا هے - اس بات کے تسلیم کرنے میں تامل نہیں هونا چاهیے که امن و امان قائم کرنے کي غرض سے بعض حالتوں میں افسروں کو پرجوش مجمعوں پر فیر کرنے کا اختیار رهنا چاهیے - لیکن اس کے ساتھه هي جب نقصان جان کا سوال هے تو سخت سے سخت احتیاطي تدابیر بھي لازمي هیں - یقیناً کوئي معمولي حالت عام رعایا کے خلاف یاد رکھنا چاهیے که هندوستانیوں کا خواہ کتنا هي مجمع هو وہ غیر مسلح هوتا هے ' اور حقیقة اس میں پولیس یا دوسرے لوگوں کو نقصان پہنچانے کي انتہائي محدود قابلیت هوتي هے - اب یه بات فوراً مان لیني پڑیگي که یه اختیار صرف ایسے موقعوں کے لیے مخصوص هونا چاهیے که جہاں مجمع کو منتشر کرنے یا قابو میں لانے کي انتہائي کوششیں ناکام ثابت هوچکي هوں - اس مسئله پر بہت کچھه اختلاف رائے هوگا - اس لیے فیر کا حکم دینے والے افسر اور عام رعایا کے فایدہ کے لیے میري رائے میں کسي ایسي شرط کا اضافه ضروري هے جس سے باوثوق طور پر صحیح واقعات کي تحقیقات کي جاسکے ' اس لیے میں اس بات پر زور دیتا هوں که گورنمنت هند ایک مستقل حکم جاري کردے که فیر هونے سے مناسب عرصه کے اندر ایک آزاد تحقیقاتي کمیشن معامله کي تفتیش کے لیے مقرر کیا جائیگا جس میں هندوستاني عنصر بھي کافي طور پر موجود هوگا - اس کمیشن کو اختیار هوگا که شہادت لے اور ان وجوہ کي بابت رپورٹ کرے جنکي بنا پر فیر کرنے کا حکم دیا گیا - صرف یہي بات که هر ایسے موقع پر جہاں آتشباري سے کام لیا جائے ایک تحقیقاتي کمیشن مقرر کیا جائیگا ان افسروں پر امتناعي اثر ڈالیگا جن پر قانوناً نقصان جان کي ذمه واري عاید هوتي هوگي ' اور عام پبلک میں یه اعتماد پیدا هوجائیگا که ایسے اختیارات کے استعمال کے بعد آزادانه تحقیقاتي کمیشن کے ذریعه تحقیقات هوگي - اس لیے حکام اور رعایا دونوں کے فایدہ کي غرض سے اس قاعدہ کا جاري هونا ضروري هے - ایسي تحقیقات حکام کو سخت مخالفانه نکته چیني سے بچائے گي جس کے هدف ملامت وہ نقصان جان کي صورت میں ضرور هونگے - برطانیه عظمی میں جمہوري اصول کي زیادہ ترقي کے باعث فایر کرنے پر سخت پابندیاں عاید هیں - پچھلے دنوں ڈبلن میں جو فسادات هوئے ان میں پولیس کے کئي شخصوں کو ایسا سخت صدمه پہنچا که هسپتال جانے پر مجبور هوئے - یہاں یه بات قابل لحاظ هے که عام برطانوي هندي قانون اسلحه کي سخت پابندیوں میں جکڑے هوئے نہیں هیں ' اور برطانوي مجمعوں میں بہت سے آدمیوں کے پاس هتھیار هوا کرتے هیں - لیکن تاهم فیر اسي وقت کیا جاتا هے جبکه دوسري تمام تدابیر بیکار ثابت هوچکتي هیں - ریوٹر کے تاروں میں سے حسب ذیل اقتباسات صاف ظاهر کردینگے که جب برطانیه کلاں میں: یہاں سے بھي زیادہ نازک حالت هوجاتي هے تو کیا هوتا هے ؟

" لنڈن ۳۱ - اگست - کل شب کو جو فساد هوا ' اس میں دو سو شہري اور تیس پولیس والے زخمي هوئے - ایک هسپتال میں مرچکا هے -

" لنڈن یکم ستمبر - کل ڈبلن میں فساد جاري رها اور دو سو مجروح هسپتال میں پڑے هیں - بیان کیا جاتا هے که پولیس کے حمله کے وقت جو لارکن کي گرفتاري کے موقع پر واقع هوا بہت سے بوڑھے ' مرد ' عورتیں اور بچے جو گرجا سے واپس آرهے تھے پولیس کے ڈنڈوں سے مضروب هوئے - لارڈ میر نے اپنے اس ارادہ کا اعلان کیا هے که وہ پولیس کے چال چلن کي تحقیقات کي تحریک کرینگے -

" لنڈن ۲۲ - ستمبر - کل شام ڈبلن میں هڑتالیوں کے جلوس کے سلسله میں سخت فساد هوا - مجمع نے حمله کرکے ٹرام گاڑیوں کو توڑ پھوڑ دیا ' اور پولیس سے خوب جم کر مقابله هونے لگا ' جس میں ڈنڈے ' پتھر اور بوتلوں کا نہایت آزادي سے استعمال کیا گیا ' بہت سے فسادي هسپتال میں پہنچائے گئے ' اور کئي پولیس والے زخمي هوئے هیں - "

یه سب کچھه هوا مگر مجمع پر کوئي فیر نہیں کیا گیا - لیکن هندوستان میں حالت اس سے بالکل مختلف هے - ایک پرجوش مجمع کے پاس اینٹوں اور لاٹھیوں کے سوا حمله آوري کا اور کوئي مہلک اسلحه نہیں هوتا ' اور ویسے بھي عام طور پر هندوستان کے آدمي امن و امان کي ضرورت کو خصوصیت سے سمجھنے والے واقع هوئے هیں - ایسے ملک میں مجمع پر فیر کرکے کسي کي جان لینا انگلستان کے مقابله میں نہایت هي سنگین معامله هے - لہذا یہاں اتلاف جان کے معاملات میں آزادانه تحقیقات کے قاعدہ کا اجراء از بس ضروري هے - میں اهل برطانیه اور گورنمنت برطانیه سے اعتماد تائید کے ساتھه اپیل کرتا هوں که وہ اس مشورہ پر جو میں نے هر ایک کے بھلے کے لیے دیا هے عمل کریں ' اور میرے اعتماد کي خاص وجه یه هے که برطانوي پالیسی رجحان همدردي انساني کي طرف هے - گورنمنت نے حفاظت جان کي بہترین تدابیر اختیار کرنے میں کبھي تامل نہیں کیا هے ' خواہ وہ تدابیر کیسي غیر هر دلعزیز کیوں نه هوں - قحط کے زمانه میں قحط زدوں کي جانیں بچانے کے لیے بڑے بڑے کیمپ قایم کرنے کي سرکاري پالیسي احاطه ستایش سے بالاتر هے - گورنمنت نے باوجود مخالفت کے ملک کے طول و عرض میں حفظ صحت کي تدابیر نہایت سرگرمي سے جاري کي هیں ' اور ان کا مقصد بھي تندرستي اور حفاظت جان هے - بلکه جان کي حفاظت کے لیے گورنمنت نے هندي رعایا کے مذهب ' حقوق اور آزادي میں مداخلت نه کرنے کا اصول بھي چھوڑ دیا هے - میرا مطلب رسم ستي کي موقوفي سے هے ' حالانکه ستي کي رسم بہت مقدس هے - مگر برٹش گورنمنت نے لوگوں کي جان بچانے کے لیے اس قسم کي قرباني کے خلاف قانون بنانے سے دریغ نہیں کیا - کیا ایسي گورنمنت سے یه درخواست کرنا کچھه بہت زیادہ هے که وہ ان لوگوں کي جان بچانے کے لیے کافي اور مناسب انتظام کرے ' جو کسي جوش انگیز وجه سے

## عرق پودینہ

ہندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاہیے - تازی ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ہو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ہضمی اور متلی - اشتہا کم ہونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوافروش کے یہاں ملتا ہے -




## کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ہی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ہیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاہری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ہی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیر پا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے ہیں - جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ہوتے درد سر' نزلہ ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے از بس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ہوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ہاں سے مل سکتا ہے
قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

ہندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجا یا کرتے ہیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دوا خانے ہیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ہمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ہزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ہیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ہوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ہزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ہیں اور ہم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ہو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ہو - سردی سے ہو یا گرمی سے - جنگلی بخار ہو - یا بخار میں درد سر بھی ہو - کالا بخار - یا آسامی ہو - زرد بخار ہو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

## اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ہوجاتے ہیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ہیضہ ہوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ہوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ہمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ہندوستان میں جاری ہے' اور ہیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ہو گئی ہوں - اور اعصا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ہو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ہونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ہو اور ہاتھہ پیر ٹوٹتے ہوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاہلی رہتی ہو - کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو - کھانا دیر سے ہضم ہوتا ہو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ہو جاتی ہیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ہو جاتے ہیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ
پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ہمراہ ملتا ہے
تمام دوکانداروں کے ہاں سے مل سکتی ہے
۱۰ و۱۵ ور وہروہرا لثر
ایم - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

## اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت
## ایک دن میں پچاس ہزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ہزار " یعنی اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ہزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ہوں ' تو اُس کی صرف ایک ہی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

' یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ہزار کیا معنی پچیس ہزار بھی نہیں ہیں - لیکن ساتھہ ہی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ہزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ہفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ہوی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے ' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ہی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ہی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اُس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اُسکے اندر شائع ہوتے ہیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اُسی میں چھپ سکتے ہیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -
منیجر الہلال ۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

# حُسنِ قبول

## وہ پھول چنے میں جو گلستان میں نہیں ہیں

یں شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں مادیہ
یا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی تشخیص یہ ہے کہ اس شئے کے معترف
مند طبیب۔ مشاہیر امرا اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہم دیگر۔ یعنی انجمن افراد مختلف
سے شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی
مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق
سے ثابت کیا جا سکتا ہے :

## چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجیے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ
بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج
روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو
حیرت انگیز بیش خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرور اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال
سفارش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب اکبر الہ آبادی فرماتے ہیں۔
"زیتون (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں
بسانا بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے۔ کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے "سر دست یہی
پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کھیل اچھا ہے + ہوا یہی ست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی "تاج روغن گیسو دراز
انسانی جسم کے اندرونی اجزاء اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسلئے
دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زائد خوبی یہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو
بھی ہے۔ گو لطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے"

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور "یہ کہہ
سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ خوشرنگ
مصفا تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا"

جناب مولانا **عبد الحلیم** صاحب شرر لکھنوی "ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ
مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح۔ شیریں۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن
تک قائم رہتی ہے۔ بہت اکثر سقراط اور نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا"

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختر بی۔ اے۔ سکرٹری میونسپل بورڈ
غازی آباد "اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازاری تیل
کے مروجہ مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل
میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست
پر غور کیا جائے تو یہ ظاہر ہوگا کہ تاج مینوفیکچری نے ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان
کے تاجر پیشہ اصحاب کے لئے قابل تقلید ہے"

## چند مشہور اطبا کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز
میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ
رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شوروم
و کارخانہ کو بھی دیکھا ہے"

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز
مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے
نوم راحت کیلئے محرک کہنی بجا نہیں"

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔
"تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے
صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت اور
مہک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جوانسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا
دائمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔
"تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔
یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

جناب پنڈت **مان سنگھ** صاحب وید۔ سکریٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی
فرماتے ہیں "روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے
کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ پچھلے اور ہمارے موروثی
طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے
روح آملہ کو بنولے کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے
جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز
کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں"

## چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

**الہلال کلکتہ**۔ جلد ۲ نمبر ۱۵ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو ہر شیشی کی اپنے حال پر شاہد
ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کو
تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک
میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

**روزانہ زمیندار لاہور**۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل
خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف
میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے
مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

**روزانہ وطن لاہور**۔ جلد ۲ نمبر ۳۰۷۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "تاج ہیر آئل شہور
ڈاکٹروں حکیموں اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ ہمیں بعد
اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے"

**روزانہ پیسہ اخبار لاہور**۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا
رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے"

**روزانہ اودھ اخبار لکھنو**۔ جلد ۵۵ نمبر ۹۲۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تیل بالوں
کو نرم کرتا ہے اور مرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے
بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے
ہیں انکے لئے یہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا"

**اردوئے معلیٰ علی گڈھ**۔ نمبر ۴ جلد ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء "یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے
نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑھانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی
و نیز نظر کو بڑھانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں
کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا"

مندرجہ بالا خیالات کا اثر معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز
کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکہ آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی
توجہ کو بھی ادہر منعطف ہونا چاہیے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام و خوشبو کے مفید ترین
روغن گیسو ہیں۔




**تاج روغن بادام و بنفشہ - تاج روغن زیتون و یاسمن**

فی شیشی عہ / فی شیشی عہ

**تاج روغن آملہ و بنولہ**

فی شیشی ۱۲ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۵ر فی شیشی ہے۔
کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجیے اسلئے کہ یہ روغن قریب
قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ
بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

**تھوڑے مقامات میں جہان ایجنٹون کی ضرورت ہے**

المشتہر

**مینیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)**

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB. G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ۴

Calcutta: Wednesday, January 28, 1914.





قیمت فی پرچہ

ساڑھے تین آنہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/ 1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half-yearly ,, ,, 1 4-2

# الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ ـ ۱ مکلاؤڈ اسٹریٹ

کلکته

تیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ٤ | کلکته : چهارشنبه یکم ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, January 28, 1914.

## فهرست



## تصاویر



## الاسبوع

مسٹر گاندهی اور یونین گورنمنٹ کی مراسلت شائع هوگئی هے - ماحصل یه هے که مقاومت مجهول کمیشن کی رپورٹ تک ملتوی رهیگی - ماخوذین چهوڑ دیے جائینگے - نه هندوستانیوں کی طرف سے بد سلوکی پر زور دیا جائیگا اور نه گورنمنٹ اپنی صفائی کے گواه پیش کریگی -

مسٹر گاندهی خود تو گواهی نهیں دینگے تاهم وه سر بنجمین کو مدد دینگے -

ڈبلو - جی - آر - مسٹر ڈنگ ایک مشهور کاشتکار نیشکر هے - اس پر بڈن کی هندوستانیوں کی طرف سے ڈرلم میں یه دعوی دائر کیا گیا هے که موجوده اسٹرائک میں اس نے جسمانی نقصان پهنچانے کا اراده کیا تها - ملزم اقرار کرتا هے که اس نے کیا تها مگر اسکے بعد اتنا اور بهی اضافه کرتا هے که میں نے ازراه مدافعت کیا تها ! سچ هے - حکمراں قوم کے افراد کے حملے همیشه مدافعت هی کے لیے هوتے هیں !

روز انه اخبارات میں آپ نے پڑها هوگا که مزدوری پیشه جماعت کے لیڈروں میں مسٹر کریسویل بهی گرفتار هوے تهے - مسٹر کریسویل نے ایک پمفلٹ شائع کیا تها جسمیں انهوں نے اسٹرائک کرنے والوں کو ثبات و استقامت کی دعوت دی تهی - عدالت نے یه تسلیم کیا که اس پمفلٹ کا مقصد اس سے زیاده نه تها - مگر با ایں همه انکو ایک ماه قید محض کی سزا دیگئی !

جوهانسبرگ کے ایک تار سے معلوم هوتا هے موجوده اسٹرائک سے فی هفته ایک لاکهه پونڈ کا نقصان هو رها هے - یه نقصان فوجی قانون کے مصارف کے علاوه هے جسکی تعداد ڈیڑ لاکهه هفته وار هے -

ترکوں کے موجوده افلاس مالی کی اصلی دوا اقتصادی اصلاح هے' مگر بد قسمتی سے

## شذرات

### اسلامیه اسکول بریلی

اسلامیه اسکول بریلی کی حالت چند در چند وجوه سے ردی هو رهی تهی - سب سے پهلے اسکے مکان کا مسئله پیدا هوگیا تها' پهر اسکے افلاس مالی کی مصیبت بهی نهایت شدید تهی - پچهلے دنوں بعض احباب بریلی سے اسکے حالات همیں معلوم هوے تهے اور اراده تها که اسکی نسبت الهلال میں لکها جاے -

لیکن اب ایک خط سے یه معلوم کرکے نهایت مسرت هوئی که هز هائینس نواب صاحب رامپور نے اسکی حالت پر توجه فرمائی اور دس هزار روپیه کے عطیه سے مسلمانان بریلی کی تعلیم کو زنده کردیا - فجزاهم الله عن الاسلام والمسلمین خیر الجزاء -

دولت و ریاست ایک سب سے بڑا عطیهٔ الهی هے بشرطیکه وه اسی کی راه میں صرف هو' اور اسکی راه اسکے بندوں کی خدمت کی راه میں پوشیده هے - آج ملک میں کارهاے خیریه کیلیے دولت کی اتنی کمی نهیں هے جتنی ان دست هاے کرم کی کمی هے جو اسکا اصلی مصرف سمجهیں' اور اسکا صحیح استعمال کریں - ایسی حالت میں همارا فرض هونا چاهیے که جب کهیں سے دولت کے صحیح استعمال' اور خدمت خلق الله کی سچی مثال کی صدا آے تو فوراً اسکا استقبال کریں' اور عزت و مدح کی وه بڑی سے بڑی جگهه دیں' جو اسکا اصلی حق هے -

هم کو بریلی کے اسکول کا حال معلوم هے' نیز مسلمانان بریلی کی تعلیمی ضروریات کا - هم سمجهتے هیں که هز هائینس کا یه عطیه ایک نهایت قیمتی اور بر وقت فیاضی هے جسکے لیے قوم کو انکا شکر گذار هونا چاهیے -

مترجه هوے هیں - غیر اسلامی دکانوں کے بائیکاٹ کی جو تحریک شروع هوئی تهی وه ابهی جاری هے - ۲۰ ماه حال کے تار سے معلوم هوتا هے که ایک یونانی حلوائی کی دکان کی کهڑکیاں توڑ ڈالی گئیں' اور غیر مسلم دوکانوں سے خرید نے والوں کو سخت ملامت کی گئی -

عثمانی بیڑے میں جو اضافے هوے هیں' انکے حالات تو آپ پڑهچکے هیں - اسکے جواب میں یونانیوں نے بهی چند جهاز خریدنا چاهے تهے مگر اس خیال میں کامیابی نهیں هوئی' لیکن اگر یونانی بیڑے میں جهازوں کا اضافه نهیں هوسکا تو برباد کن کشتیوں کا اضافه تو هو گیا - ۲۳ کا تار هے که کیل سے ۶ تارپیڈ کشتیاں یونان روانه هو گئیں -

اسماعیل کمال بے ایک قدیم و مشهور فتنه پرداز البانی هے - یه اسیکی کوششیں تهیں جنهوں نے یورپ کو اپنے ارادے میں کامیاب کیا اور گو البانیا میں مسلمانوں کی آبادی ۵ فیصدی هے مگر با ایں همه وه هلال کے سایه سے محروم کیا گیا -

اسماعیل کی یه اسلام سوز کوششیں صرف البانیا کا حکمراں بننے کے لیے تهیں - یورپ نے چاها تها که وه چند روز تک اپنی اس دیرینه تمنا کا لطف اٹهالے لیکن حالات نے ساتهه نه دیا - ۲۳ کا تار هے که اسماعیل نے البانیا کی صدارت سے استعفا دیدیا - کمیشن نے فیضی بے وزیر داخلیه کو انکی جگه مقرر کیا هے' اور اسکی اطلاع تار کے ذریعه الکیسن اور بیروت میں دیدی هے -

اسی تاریخ کے دوسرے تار سے معلوم هوتا هے که البانی جرگوں نے ایپرس اور البانیا کے ان دیهاتوں کو تاراج کرنا شروع کردیا هے' جو یونان نے خالی کیے هیں -

## اطلاع

( ۱ ) اگرکسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پہنچے ' تو تاریخ اشاعت سے دو هفته کے اندر اطلاع دیں ' ورنه بعد کو في پرچه چار آنے کے حساب سے قیمت لي جائیگي -

( ۲ ) اگرکسي صاحب کو پته کي تبدیلي کرانا هو تو دفتر کو ایک هفته پیشتر اطلاع دیں -

( ۳ ) نمونے کے پرچه کے لئیے چار آنه کے ٹکٹ آنے چاهئیں یا پانچ آنے کے وي - پي کي اجازت -

( ۴ ) نام و پته خاصکر ڈاکخانه کا نام همیشه خوش خط لکھیے -

( ۵ ) خط و کتابت میں خریداري کے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کي شکایت نه فرماویں

( ۶ ) مني آڈر روانه کرتے وقت کوپن پر نام ' پورا پته ' رقم ' اور نمبر خریداری ( اگر کوئی هو ) ضرور درج کریں -

بنگالیوں کي تحریک جب شروع هوئي تو بهتر تها که تقسیم بنـگال کا اُسے بهانه نه دیا جاتا اور غیر مدبر لارڈ کرزن کي جگه مدبر و دانا لارڈ هارڈنگ کي پالیسي اختیار کي جاتي - لیکن ایسا نهیں کیا گیا - سختي اور قوة سے هر آواز کو بند کر دینا چاها ' اور قانون کے جا و بیجا استعمال کي غلط و نا کام قدرت نے یه غلط مشوره دیا که درخت جڑ سے اکهاڑ کر پهینک دیا جاسکتا هے - پس اخبارات بند هوے ' پریس ضبط کیے گئے ' جلسوں کو روکا گیا ' شهر کے اندر انعقاد مجالس کا قانون نافذ کیا گیا ' اور هر مجسٹریٹ اور هر حاکم ضلع کو اپنے انتهائي اختیارات کي نمایش کیلیے چهوڑ دیا گیا -

لیکن اسکا کیا نتیجه نـکلا ؟ اگر مقصد حاصل هو جاتا تو یه اچها تها ' مگر کیا مقصد حاصل هوا ؟ کیا پهوڑے کو دبانے کي کوشش سے یه نهیں هوا که جو ماده باهر نکلکر بهتا وه اندر هي اندر پکنے لگا ؟ مانا که پیشاني اور منهه بے داغ هوگیا ' مگر کپڑے کے اندر کي چهپي هوئي پیٹهه پهوڑوں سے بهر بهي تو گئي ؟

وه آگ جو شکوهٔ و شکایت کا دهواں بنکر دهیمي پڑجاتي ' جب دبا دي گئي تو گندهک کے آتش فشاں مادے کي طرح اندر هي اندر کهولنے لگي - پهر ایسا هوا که یکایک بهونچال آے ' اور زلزلوں نے دیواروں کو ٹکرا دیا اور بنیادوں کو هلا کر گرا دیا - آج دس برس سے طاقت اور هشیاري اپني انتهائي قوتوں کو صرف کرچکي هے ' لیکن نه تو اُس اندروني اتش افشاني کا سراغ لگتا هے ' اور نه کوئي پاني ایسا میسر آتا هے جس سے پورے طور پر وه آگ بجهائي جاسکے - ملک کي تمام امن خواه عقول یکسر مضطرب اور عاجز هیں -

همـدرد و غمگسار پادشاه آیا ' مگـر افسوس که مـرض کے مهلک هو جانے کے بعد اُسکا علاج کیا گیا - تقسیم بنگال کي منسوخي گویا اُس آگ پر بعد از وقت پاني کا ڈالنا تها - مگر کل تک کے واقعات سے پوچها جاسکتا هے که وه بجهه گئي هے یا ابهي باقي هے ؟

کیونکه اگر آگ زمین کے اوپر هوگي تو بجهائي جا سکیگي ' پر اگر تم نے غلطي سے اُسے نیچے جانے دیا تو پهر وه چلي جائیگي ' اور نه تو تمهارا هاتهه وهاں تـک پهنچ سکے گا که خاک ڈال سکو ' اور نه تم اُسے دیکهه سکوگے که اسپر پاني چهڑکو !

برخلاف اسکے موجوده اسلامي تحریک ایک پر امن اور عافیت خواه حرکت تهي ' جو ابتدا میں تو عام مصائب اسلامیه کي وجه سے نمایاں هوئي ' اور پهر اندرون هند کے بعض حوادث کے متعلق قومي بیداري و اتحاد کي صورت میں ظاهر هونے لگي - چونکه اسکے کاموں کو بند کرنے کي کوشش نهیں کي گئي ' اور اُس طرح کي سختي اور تشدد کا سلوک ابتدا میں نهیں هوا جیسا که اس سے پہلے هوچکا هے - اسکا نتیجه یه نکلا که باوجود انتهاء جوش و خروش اور مذهبي درد و الم کے ' تمام هندوستان میں ایک واقعه بهي اب تـک ایسا نهیں هوا ' جسکي نسبت کها جاسکے که یه امن اور وفاداري حکومت کے منافي هے !

مثلاً هلال احمر کے جلسے هر جگه هوتے تهے ' اور لوگ هندوستان کے باهر کے اسلامي مصائب پر ماتم کرتے تهے - انهوں نے ماتم کیا ' رزولیوشن پاس کیے ' اور رو دهو کے متفـرق هوگئے - لیکن اگر حکومت کي طرف سے کهلي رکاوٹیں پیدا کي جاتیں ' جلسے روکے جاتے ' اخبارات کو بند کردیا جاتا ' تو دنیا دیکهه لیتي که کیا نتائج نکلتے ' اور یهي جوش جو صرف اجتماع و انعقاد مجالس کي صورت اختیار کرکے ختم هو جاتا تها ' کیسي خطرناک حالت پیدا کرلیتا ؟

کیونکه جوش خواه کسي قسم کا جوش هو ' لیکن دبانے سے پرورش پاتا ' اندر هي اندر کهولتا ' اور پهر کبهي نه کبهي پهوٹتا هے -

پس گورنمنت کیلیے بهترین حکمت عملي یهي تهي که وه اسلامي تحریک کے ساتهه بندش اور رکاوٹ کي پالیسي کا نهیں بلکه تسامح اور فیاضي کي دانشمندي کا سلوک کرتي - کیونکه نه تو اسمیں غیر وفاداري کي آمیزش هے اور نه بغاوت کا بیج - وه صرف اپني اصلاح کرنا چاهتي هے ' اور اپني حکومت کو ایک کانسٹي ٹیوشنل گورنمنٹ یقین کرکے بعض حکام کي بیجا سختیوں کیلیے فریادي هے -

اسي کانپور کے واقعه کو دیکهو ! کیا وه بهتر تها جو سر جمیس مسٹن نے کیا ' یا وه ' جو لارڈ هارڈنـگ نے ؟ پہلے نے بهڑکایا اور دوسرے کي دانشمندي نے بهڑکتے هوے کو یکایک بجها دیا -

اب هر طرف سکوت تها اور خاموشي ' لیکن زمیندار پریس کا واقعه وه نیا قدم هے جو خود گورنمنٹ پنجاب نے بڑهایا هے -

تاهم اس غفلت آباد حکومت میں ایک آنکهه هے جو تدبیر و دانش کي سچي روشني سے منور ' اور حکمت و عاقبت بیني کي بصیرت سے مجلی هے - وه ' جس نے دهلي میں زخم و خون کا جواب صبر و تحمل سے ' اور دشمني کے پیغام کو محبت کے جواب سے سنا - جو ١٤ - اگست کو کانپور آیا تا که زندانیان بے جرمي کو امن کا پیغام سنائے اور اس نے کها که میں پدرانه محبت کے لہجے میں تم سے کهتا اور تمهارے پاؤں کي بیڑیاں کهولتا هوں - وه کون ؟

دانشمند لارڈ هارڈنـگ !

وقت هے که وه اپنے زمانهٔ حکومت کي سب سے آخري مگر حکومت کیلیے سب سے بڑي نیکي انجام دے -

لیکن اگر ایسا هوا تو یه گورنمنٹ کیلیے عافیت اور بهتري هوگي ' اور اُسکي خیر خواهي اگر منظور هو تو صرف اسي مشورے میں سچائي هے جو دیا جاتا هے - ورنه جیسا که لکهه چکا هوں ' موجوده تحریک کي علی الرغم حکومت پرورش کیلیے تو واقعات کا نیا سلسله مهلک هونے کي جگهه یقیناً حیات بخش هے -

مجهے همیشه حیرت هـوتي هے که دنیا کے بعض مسلم اور معلوم حقائق کے اعلان و تذکره سے باوجود علم و واقفیت کے لوگ کیوں گهبراتے هیں ؟ یه جو کچهه که میں کهه رها هوں یه بهي ایک ایسي هی تلخ مگر غیر متزلزل حقیقت هے - دنیا کي تمام قوموں کي تاریخوں کو پڑهو - یورپ کے متمدن ترین ممالـک کي گذشته چار پانچ صدیوں پر نظر ڈالو - اگر ان سب کے لیے وقت و مهلت کا عذر هو تو مشرق کے قریبي حوادث و تغیرات کو دیکهو ' کیا هر جگهه اور هر مرتبه ایسا هي نهیں هوا هے که زندگي کي گرمي کو بربادي کي آگ سمجهه کر جبر و تشدد کا پاني ڈالا گیا هے اور وهي پاني تیل کا سا اثر پیدا کرکے بجهانے کي جگهه اور مشتعل کرتا رها هے ؟ یه سچ هے که هوا چراغ کي لو کو بجها دیتي هے مگر کیا یه بهي سچ نهیں هے که انگیٹهي کے شعلوں کو بهڑکا بهي دیتي هے ؟

پهـر وه لوگ جو وه کچهه کرتے هیں جس سے بهـڑک پیدا هو ' گورنمنٹ کے خیرخواه هیں ' یا وه جو ایسا مشوره دیتے هیں جس سے شعله افروزي کي جگهه سکون و امن پیدا هو ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

# حادثــۂ ,, زمیــندار پریس " لاهــور

[illegible]

وهــم بــدؤکــم اول مــرة !

اتخشونهــم ؟ فاللــه احق ان تخشوه ان کنتــم مومنین !

تاثیــر آہ و ناله مسلــم ' ولے متــرس
مارا هنوز عربده باخویشتن بسے ست !

واقعۂ " زمیندار پریس " لاهور میں فی الحقیقت ارباب بصیرة کیلیے بہت سي عبرتیں پوشیده هیں جنهیں یکے بعد دیگرے بیان کرونگا ' گو انکا بیان کرنا بعض لوگوں کیلیے کتنا هی موجب غیظ و غضب هو : قل موتوا بغیظکم ' ان الله علیم بذات الصــدور (۳ : ۱۱۵) میں اُن لوگوں کو کبهي بهي اپنے سے خوش نہیں رکهه سکتا جنکي نسبت مجهے یقین هے که انکي خوشي خدا کي خوشي کے خلاف هے - پهر یه مغرور نادان کیوں ایسا چاهتے هیں ؟ مسیح اپنے پیروؤں سے یقیناً زیاده حکیم تها جبکه اُس نے کہا که ایک نوکر دو آقاوں کو خوش نہیں کرسکتا - پس ایک راه کا اختیار کرنا ناگزیر هے !

ولن ترضی عنك الیهود ولا النصاری حتی تتبع ملتهم ' قل ان هــدی اللــه هو الهدی ' ولئن اتبعت اهــواءهم بعــد الذي جاءک من العلم ' مالك من الله من ولي ولا نصیــر (۲ : ۱۱۴)

اور تم سے یہود اور نصاری کبهي بهي خوش نہونگے جب تک که اُنهي کا طریقه اختیار نه کرلو - پس اُن لوگوں سے کہدو که الله کي هدایت تو وهي هدایت هے جس پر هم چل رهے هیں - اور اگر تم نے بعد اسکے که تمهارے پاس علم صحیح موجود هے ' اُنکي خواهشوں کي پیروي کي تو پهر جان لو که تم کو الله کے غضب سے بچانے والا نه تو کوئي دوست هوگا اور نه کوئي مددگار !

سب سے پہلے تو میں اس واقعه کے اندر ایک عظیم الشان احسان الهي کي بشارت دیکهتا هوں ' اور سچ یه هے که اُس حق نواز قدوس کا کوئی کام ارباب حق کیلیے مصلحت و حکمت سے خالي نہیں هوتا - قوموں اور جماعتوں کے حس و غیرت اور جوش حیات کي پرورش کیلیے جبر و تشدد مثل اُس پاني کے هے جو کسي خشک و افسرده درخت کي جڑ پر ڈالا جاے - یه پاني جس مقدار میں اُسے میسر آتا هے ' ٹهیک ٹهیک اُسي کے مطابق اُسکي نشوونما بهي هوتي هے -

خدا کي یہي مرضي معلوم هوتي هے که اب هندوستان کے مسلمان جاگیں ' اور اس طرح جاگیں که پهر اُنهیں کوئي نه سلا سکے - خدا کي آواز اسکے کاموں سے نکلتي هے اور اُسکي مشیت کي زبان تغیرات و حوادث عالم کي زبان هے - اگر ایسا نہوتا تو اسباب و بواعث مسلسل نه هوتے ' اور تنبیه و غفلت شکني کے تازیانے اس طرح یکے بعد دیگرے نه پڑتے -

جنگ طرابلس نے زمین طیار کي اور تقسیم بنگاله کي منسوخي نے اسمیں بیج ڈالا - اب پاني کي ضرورت تهي جو برسے ' اور آفتاب کي ضرورت تهي جو گرمي پهنچاے - پس جنگ بلقان نے بارش خونیں سے سیراب کیا ' اور اسکے بعد هي مچهلي بازار کانپور کے افق پر آفتاب مظالم نے سرخ نقاب اوڑهکر اپنا چهرۂ لاله گوں دکهلادیا - یه سب کچهه اس بیج کي پرورش کیلیے کافي تها ' لیکن کیا کیجیے که دهقان کي غفلت بهي شدید تهي اور دزدان زراعت سے کمین گاهیں بهي خالي نه تهیں - پس ضرور تها که خود قدرت الهي هي اسکا سامان کرتي ' اور جس پاني کے برسے بغیر یه بیج بارآور نہیں هوسکتا ' اسکي آبپاشي نه رکتي -

چنانچه ایسا هي هوا اور زمینــدار پریس کي ضبطي سے اس بارش نشو فرما کي ابتدا هوگئي هے - جیسا که برستا رها هے' ویسا هي اب بهي برسیگا ' اور جیسا که همیشه هوا هے ' اب بهي وه سب کچهه هوگا - عقلمند کیلیے دانائي هے' پر نادان کیلیے غفلت لکهي جا چکي هے' اور روشني دیکهتي هے ' مگر تاریکي کیلیے کچهه بهي نہیں :

پس اگر آنکهیں هیں تو دیکهیں' اگر کان هیں تو سنیں' اور اگر دل هیں، تو سمجهیں : وهو الذي جعل لکم السمع والابصار والافئده ' قلیلا ما تــذکرون !

حادثۂ مسجد کانپور کے بعد غفلت کے سرد جهونکے چلنے لگے تهے ' خدا نے چاها که ایسا نهو ' کیونکه اسکي مرضي یہي معلوم هوتي هے که اب ایسا نہوگا - پس اس نے تمهاري پشت غفلت پر ایک اور تازیانه لگایا ' اور تمهارے دل غفلت سرشت کو ایک اور مهلت بیداري دیني چاهي - اسکي هر بخشي هوئي فرصت کو تم نے ضائع کیا هے' اسکي هر دي هوئي قوة عمل کو جو ادهر تین سال کے اندر تمهیں عطا هوئي' نذر غفلت و ناداني کیا گیا هے' اور وقت کي هر صدائے کار جواب عمل سے محروم واپس کردي گئي هے - لیکن کچهه ضرور نہیں که همیشه ایسا هي هو - اگر تمهاري غفلت شدید هے تو خدا کا تازیانۂ بیداري بهي کچهه کم شدید نہیں - یه تمهاري غفلت اور وقت کي هشیاري کا مقابله هے - آخر میں تمهیں هارنا هي پڑیگا - کب تک ایسا هوگا که اُٹهوگے اور پهر لیٹوگے ؟ کهڑے هوگے اور پهر گروگے ؟ اگر اٹهانے والا هاتهه قوي هے تو وه تمهیں بستر پر لوٹنے کي جگه زمین پر دوڑا هي کر چهوڑیگا !

لیکن افسوس هے که اس حقیقت کے سمجهنے کي هم سے زیاده ضرورت هماري گورنمنٹ کو تهي ' مگر تاریخ عالم بتلاتي هے که جب هونے والا هوتا هے ' اور آنے والا وقت آتا هے تو جاننے والے ناسمجهه ' اور دیکهنے والے کور هوجاتے هیں - افسوس که گورنمنٹ میں صوبوں اور شہروں کے حکام کا عنصر اصلي قوام حکومت هے' اور حکومت کي اعلی قوتیں وقت کي اصلي حالت اور ملک کے حقیقي دکهه سے بے خبر رکهي جاتي هیں -

هندوستان میں آج دو تحریکیں موجود هیں : ایک وطني تحریک هے جو هندوستان کي سب سے بڑي کثیر التعداد قوم میں پیدا هوئي' اور اسکا مرکز بنگال هے - دوسري اسلامي تحریک مسلمانان هند کي بیداري کي هے ' جو اب اپني غفلت کي ضائع کرده جگه جلد جلد چلکر کسي طرح حاصل کرنا چاهتي هے - کیا یه بہتر نہیں هے که پچهلے کیلیے پہلے سے عبرت پکڑي جاے ؟

الهلال

يكم ربيع الاول ۱۳۳۲ هجري

# مدارس اسلاميه

## ندوة العلما

( اور مسئلهٔ اصلاح و احياء ملت )

( ۲ )

( الهـــلال اور مسئلــهٔ نـــدوه )

ميں ندوه کے مسئله پر کئي نمبروں ميں ايک مفصل تحرير لکهنا چاهتا هوں - ميرا مقصود اصلي اُسکي موجوده حالت هي نهيں هے اور نه اشخاص کا کوئي سوال - ضرورت اسکي هے که ندوه کي هستي' اسکي ضرورت و عدم ضرورت ' اور اسکے بقا کے طريق و وسائل پر ايک آخري نظر ڈالي جاے -

ميں يه بهي ظاهر کر دينا چاهتا هوں که ندوه کے موجوده مسائل نے اگرچه زير نظر موضوع کو بحث و اختبار کي آخري منزل تک پهنچا ديا هے' ليکن في الحقيقت ميرے ليے اُن ميں کوئي نئي تحريک نهيں هے - اگر يه گذشته حالات ظاهر نه هوتے' جب بهي ميں اس موضوع کو اُسي طرح بحث و فيصله طلب سمجهتا ' جيسا که اب سمجهتا هوں - البته يه ضرور هے که بستر مرض کا هر عهد يکساں نهيں هوتا ' اور اِسي ليے علاج کا فرض و عمل بهي هميشــه بدلتــا رهتا هے - کبهي نبض پر هاتهــه رکهنے اور نسخه لکهدينے هي پر معالج کا کام ختم هوجاتا هے' ليکن کبهي ضرورت هوتي هے که آلات جراحي کا کيس بهي کهولا جاے' کيونکه جو مواد اندر پيدا هوگيا هے وه نه تو اب خشک هو سکتا هے اور نه اپنے عمل مهلک سے باز آ سکتا هے -

پس اگر گذشته تغيرات پيش نه آتے جب بهي ميں کسي نه کسي وقت ندوه پر لکهتا ' اور ٹهيک ٹهيک وهي سب کچهه کهتا جو آج کهونگا - اگر گواهي کي ضرورت هو تو ميں متعدد ناموں کو پيش کرسکتا هوں جو اس امر کي شهادت دينگے که ابسے چار پانچ برس پہلے ندوه و دارالعلـوم کے متعلق کيا رائے رکهتــا تها' اور کس طرح بار بار چاهتا اور کهتا تها که خاموشي مهلک اور دفع وقت و تسامح مرض پرور ي هے - چاهيے که ايک مرتبه اوپر کے دبيز کپڑے اُتار کر ندوه کے سينهٔ و پشت کي هڈياں دکهلا دي جـائيں - ليکن هميشه مجهے اس سے روکا گيا اور کها گيا که اس سے اصل کار کا نقصان متصور ' اور اصلاح و فلاح بصورت ديگر متوقع هے - ميں نهايت رنج کے ساتهه کهتا هوں که روکنے والے جناب مولانا شبلي نعماني تهے' جو سمجهتے تهے که بغير کسي مخالفانه رويه کے اختيار کيے مقصد اصلي حاصل کيا جاسکتا هے - حالانکه يه ايک کبهي نه پورا هونے والا حسن ظن تها -

دهلي ميں جب نـدوة العلما کا جلسه هوا تو ميں موجود تها - ميں سچ کهتا هوں که آج جس نظـر سے ندوه کو ديکهه رها هوں ' بعيـنه اسی نظـر سے اس وقت بهي ديکهتا تها - مجهکو پورا يقين تها که جب تـک ايک مرتبه فيصله کن وقت نه آئيگا ' اس وقت تـک ندوے کي زندگي هميشه خطرے ميں رهيگي - مولانا کو ياد هوگا که ميں نے مولوي عبدالاحد مالـک مجتبائي پريس اور متعدد اشخاص کي موجودگي ميں کها تها که تسامح و التوا کي بنا پر کب تـک بنياد اور اُصول کے سوال سے غفلت کي جائـيگي ؟ ايک پيمفلٹ لکهنا چاهيے اور اسميں شـرح و بسط کے ساتهه نـدوه کي زندگي کے مسئله کو صاف کردينا چاهيے تاکه ايک مرتبه ياس و اميد کا فيصله هوجائے -

ميري يهي رائے بغير کسي تزلزل کے اُسکے بعد بهي رهي ليکن کها گيا که نئے انتخابات هونگے' ارکان کے تعداد اور قائم مقامي کا سوال چهيڑا جائيگا اور اس طرح خود بخود يه حالت بغير کسي هنگامے کے درست هوجائيگي -

( " دفع الوقتــي " اور " التـوا " )

دنيا ميں تمام کام کسي حقيقت اور اصول کے ماتحت هوتے هيں ' ليکن ندوه کي حالت ابتدا سے عجيب رهي هے - مقصد کي رفعت و علو کا تو يه حال که آج تمام عالم اسلامي ميں اصلاح و ترقي کي جتني تحريکيں هيں ' اُن سب ميں کوئي مقصد بهي اس درجه صحيح و حقيقي اور متيقن الفلاح نهيں جيسا که ندوه کا - ليکن طريق کار کا يه عالم که نه تو اسے کوئي متفق عقيده حاصل اور نه کوئي متحد اصول موجود - صرف " دفع الوقتي " اور " التوا " کے دو نو ايجاد طريق عمل تهے' جن پر اسکے تمام کام چل رهے تهے - يعني هميشه اسکي زندگي کے اساسي سوال کو آينده کيليے ملتوي کردينا' اور اس التوا سے فرصت حاصل کر کے تهوڑا بهت کام کر ليذ !

گويا شاه عالم کے اس بهت مشهور شعر کا مطلب صرف ندوه هي نے سمجها تها :

ابتـــو آرام سے گـــذرتـــي هے
عاقبت کي خبر خـــدا جانے

اُسکي حالت بالکل اُس غفلت سرشت مريض کي سي تهي جو فرصت حاصل کو فکر آينده پر ترجيح دے ' اور محض اس ليے که مرض اپنا عمل هـلاکت بتدريج انجام دينا چاهتا هے ' هميشه عمل جراحي کو کل پر ٹالتا رهے - يه ضرور هے که تهوڑا اُسے مهلت ديگا کيونکه هڈي کے گلنے کا عمل ايک دن ميں انجام نهيں پاتا ' ليکن ساتهه هي وه وقت بهي ضرور آئيگا جبکه حالت لا علاج اور نشتر کا عمل بهي بے سود هو جائيگا !

چنانچه وه وقت آگيا اور نهيں آيا تو صرف چند دنوں هي کي دير هے : فاني رجدتها قريباً ان انتم تجدرنها بعيدا !

جب الهلال شائع هوا تو ميں نے اراده کيا که ندوے کے مسئلے پر بهي ايک سلسلهٔ مضامين شروع کروں حالانکه اس وقت تک موجوده قصے شروع بهي نهيں هوے تهے ' ليکن کچهه مشيت الهي ايسي هي تهي که لکهنے کي مهلت نه ملي ' حتی که مدارس اسلاميه کا باب بهي شروع نهو سکا -

پس ايسا سمجهنا بالکل غلط هوگا که موجوده حالات کي بنا پر ميں نے ندوه کے متعلق بعض رائيں قائم کي هيں اور انهيں شائع کرنا چاهتا هوں ' بلکه سچ يه هے که اگر يه تغيرات پيش نه بهي آتے جب بهي ميں اپنے پيش نظر کاموں ميں سے ايک ضروري کام

# مســاجد اسلامیــه و مجــالس سیاسیــه

روزانه معاصر دهلي سے معلوم هوتا هے که مساجد میں انعقاد مجالس کا مسئله پهر چهڑ گیا هے -

شاید کوئي کمیٹي قائم هوئي هے جسکا مقصد یه هے که دهلي میں ایک مسلم هال تعمیر کیا جاے - یه مقصد بہت اچھا هے اور هر جگه ایسا هي هونا چاهیے - لیکن ساتهه هي یه تو کچهه ضرور نہیں که هر عمل صواب کے ساتهه ایک غلطي بهي ضرور کي جاے ؟

مسلم هال کي ضرورت کے اعلان کیلیے جو اشتهار شائع هوا هے ' اسمیں لکها هے که چونکه مساجد میں هر طرح کي سیاسي و تعلیمي مجلسیں منعقد نہیں هوسکتیں ' اور وهاں عبادت کے سوا اور کسي کام کي شرعاً اجازت نہیں ' اسلیے مسلم هال بنانا چاهیے -

مسلم هال بنانے کي تجویز ایک صحیح تجویز هے ' مگر افسوس که جو اسکي وجه بتلائي گئي هے وه غلط هے ' اور بغیر اس غلطي کے بهي مسلم هال بن سکتا تها -

دهلي میں مسلم هال اگر بن جاے تو اسکا نفع اُس نقصان عظیم کے مقابلے میں بہت کم هوگا جو اس غلط فهمي کے خدا نخواسته قائم هوجانے سے مسلمانوں کو متصور هے -

مسلم هال اگر نہیں بنتا تو جانے دیجیے ' مگر خدا کیلیے اسلامي تعلیم و احکام کے متعلق غلط فهمیاں تو پیدا نه کیجیے -

میں اس امر کي علت سمجهنے سے همیشه عاجز رهتا هوں که جو لوگ مذهب اور مذهب کے احکام سے بے خبر هیں ' انکو کونسي ایسي شدید مجبوري پیش آتي هے که مذهبي فتوا دیں ؟

میں نے اس مسئله پر الهلال میں چار پانچ مقالات افتتاحیه مسلسل لکھے تھے مگر وه صرف تصریحات قرانیه پر مبني تھے - آج پهر چند سطریں لکهونگا -

ان لوگوں کا بیان هے که مساجد صرف عبادت الهي کیلیے هیں - یه بالکل ٹهیک هے : ان المساجد لله - لیکن اس سے یه نتیجه کہاں نکلتا هے که مساجد میں اغراض صادقه و حقه کیلیے اجتماع مسلمین جائز نہیں ؟ بلکه حقیقت یه هے که جب تم نے یه تسلیم کرلیا که مسجد الله کي عبادت کیلیے هے ' تو ضمناً یه بهي مان لیا که مسلمانوں کے حقوق دیني و سیاسي و فوائد تعلیمي و اخلاقي کیلیے سعي و اجتماع بهي وهیں هوسکتا هے - کیونکه اسلام صرف جسم کے رکوع و سجود هي کو عبادت نہیں کہتا ' بلکه راستبازي و صداقت ' اور حق پرستي و عدالت کا هر کام اسکے نزدیک مفهوم عبادت میں شامل هے -

بہتر هے که اس بارے میں آنحضرة صلی الله علیه وسلم اور خلفاء راشدین کا اُسوۂ حسنه تلاش کریں - عصر نبوت میں مسجد نبوي ایک عام اجتماع گاه اسلام و مسلمین تهي جس میں هر طرح کے معاملات انجام پاتے تھے - میں شواهد کتب سے اسکے نظائر بکثرت پیش کرسکتا هوں که آنحضرة صلی الله علیه وسلم نے مسجد هي میں تمام سیاسي مجامع منعقد کیے ' مسجد هي میں جنگ کي طیاریوں کے خطبے دیے ' مسجد هي ایک عدالت کده تهي جہاں مقدمات فیصل هوتے تھے ' اور اسي کا صحن دار الشوری تها جسمیں مهاجرین و انصار سے مهمات امور سیاسیه پر مشورے لیے جاتے تھے - کتب سیر و حدیث ابهي دنیا سے نابود نہیں هوئي هیں اور علم ابهي مسلمانوں میں باقي هے - تعجب هے که لوگ غلط دعوؤں کے کرنے میں کیوں اس درجه بے باک هیں ؟

کم از کم لوگ زاد المعاد اور طبري هي کو پڑهلیں - نه صرف یه که انحضرة نے مسجد میں سیاسي اجتماعات کیے بلکه یه که اسلام کے بڑے بڑے مهمات امور مسجد نبوي هي کي مجالس میں طے پائے - فدیۂ اسیران بدر ' جنگ احد میں مدینه سے نکلنا ' غزوۂ خندق کي محصوري ' حمله آوروں سے مدینه کي ایک ثلث پیداوار پر صلح کرلینے کا مسئله ' مسئلۂ حدیبیه ' یه اور اسي طرح کے بے شمار مسائل هیں جو مسجد نبوي هي میں طے پاے تھے -

خلفاء راشدین کا زمانه اسلام کي ایک کامل ترین عملي تصویر تهي ' اور اُس زمانه میں مسجد نبوي ٹهیک ٹهیک مدینه کا ایک " مسلم هال " تهي - عام قاعده یه تها که جب کبهي کوئي اهم واقعه پیش آتا تو موذن نکلتا اور پکارتا " الصلوة جامعه " یه سنکر تمام لوگ گهروں سے نکلتے اور مسجد نبوي میں جمع هوجاتے - پهر خلیفۂ وقت کهڑے هوکر خطبه دیتا اور اس معامله کو بیان کرتا - ملکوں پر حمله و دفاع کے مشورے یہیں هوئے ' فتح کي خوشخبري یہیں سنائي گئي ' ذمیوں کے حقوق پر یہیں بحث هوئي ' جزیه کا مسئله یہیں طے پایا ' مختلف مسائل دینیه پر یہیں بحثیں هوئیں ' احادیث کي تحقیق و تنقیح یہیں کي گئي ' والیان ولایت سے باز پرس کي گئي تو مسجد هي میں ' حقوق و دعاوي کا فیصله هوا تو اسي مسجد میں ' حکومت سے ناراضگي و رضا کے اظهار کي مجلسیں بهي یہیں هوئیں ' اور حکام و عمال کا تقرر اور انکي رپورٹیں بهي یہیں پیش هوئیں -

اتنا هي نہیں بلکه مسجد نبوي فی الحقیقت ایک دائمي انجمن تهي - علامۂ بلاذري لکهتے هیں :

| | |
|---|---|
| کان للمها جرین مجلس في المسجد ' فکان عمر یجلس معهم و یحدثهم عما ینتهي الیه من امر الافاق ( فتوح البلدان صفحه : ۳۱ ) | مسجد نبوي میں مهاجرین کي ایک مجلس تهي - حضرت عمر انکے پاس بیٹهتے تھے اور ملک کے جو واقعات اُن تک پهنچتے تھے ' انکو بیان کرتے تھے - |

مورخ طبري بلکه جمیع مورخین نے لکها هے که جب حضرة عمر رضي الله عنه نے مسجد نبوي کو وسیع کیا تو ایک خاص چبوتره اسلیے بنایا تا که لوگ وهاں بیٹهکر صحبت کرسکیں -

اگر مسجد کا عبادت کیلیے مخصوص هونا یه معني رکهتا هے که نماز و اعتکاف کے سوا وهاں اور کچهه نهو ' تو علاوه ان تمام شواهد معتبرۂ تاریخ و حدیث و سیر و اعمال صحابۂ کرام کے ' صحیح ترمذي کي اُس حدیث کا لوگ کیا جواب دینگے جسمیں حضرة عائشه فرماتي هیں که " کان رسول الله ینصب لحسان ( بن ثابت ) منبراً فی المسجد فیقوم علیه یهجو الکفار " یعني انحضرة صلی الله علیه و سلم مسجد هي میں منبر نصب کرتے تھے اور اسپر حسان بن ثابت کهڑے هوکر اپنے وه قصائد سناتے تھے جنمیں کفار کي هجو اور برائیاں هوتي تهیں !

اگر مسجد میں کفار و اعداء اسلام کي هجو نظم میں جائز تهي تو کیا آج نثر میں حرام هوگئي ؟ فاین تذهبون ؟

معلوم نہیں لوگوں کا " سیاست " سے کیا مقصود هے ؟ کیا قتال مرتدین ' مسئلۂ جزیه ' عمال و حکام کا تقرر ' امراے فوج کا انتخاب ' تقسیم غنیمت ' سنۂ هجري کا تعین ' ترتیب دیوان و دفاتر ' تجارت غیر قومي کا محصول ' وغیره وغیره ملکي مسائل نہیں هیں ؟ اگر هیں تو میں اسکا ثبوت دینے کیلیے موجود هوں که یه مسجد کي هي مجالس میں طے پاتے تھے -

مسجد هي مسلمانوں کے هر طرح کے اجتماعات دینیه و سیاسیه کي اصلي جگه هے اور یه نا ممکن هے که هم مسلمان اسکو فراموش کرسکیں - مسلمانوں کیلیے اسوۂ حسنه آنحضرة اور صحابۂ کرام هیں ' نه که کسي مسجد کي کمیٹي ' یا کسي شهر کے چند بڑے آدمیوں کے ترهات و اباطیل -

شیخ عبد الله الشرقاوي نے اپني تاریخ " تحفة الناظرین " اور شیخ عبد الرحمن جبرتي نے " عجـائب الاثار في التراجم و الاخبار " میں نہایت تفصیل سے یہ حالات بیان کیے ھیں - یہ دونوں شخص ازهر کے شیوخ میں سے تھے - فرانسیسوں نے مصر کیلیے جو پارلیمنٹ باسم " دیوان " بنائي تھي ' اسکے ممبر بھي تھے " اور ھمیشہ انکے اکابر و علماء سے ملتے رهتے تھے - " عجائب الاثار پہلے تاریخ ابن اثیر کے حاشیہ پر چھپي تھي - اب مصر میں علحدہ بھي چھپ گئي ھے -

## ( مصـــر میں نئي تحــریک )

اسي عجائب الاثار سے معلوم هوتا ھے کہ فرانسیسیوں کے اس سہ سالہ قیام اور غیر حاکمانہ و غیر متعصبانہ رفق و مدارا سے علماء مصر و شام کو موقعہ ملا کہ وہ یورپ کی تمدني و علمي ترقیات کا اندازہ کریں اور اُن میں سے بعض نے اندازہ کیا - شیخ جبرتي بار بار لکھتا ھے کہ فرانسیسي لوگ عجیب و غریب ھیں " انھوں نے نئے علوم ایجاد کیے ھیں اور اسمیں کوئي شک نہیں کہ علوم عقلیہ میں وہ ھم سے بہت بڑھگئے ھیں - انھوں نے عجیب عجیب آلات ایجاد کیے ھیں جنسے بہت سي کار آمد باتیں لمحوں میں معلوم ھوجاتي ھیں - میں ایک دن انکي رصدگاہ میں گیا ' جہاں علم ھیئت اور زمین کي کرویت و حرکت کے متعلق انکے بعض علما نے تقریریں کیں اور علم ریاضي کے متعلق بہت سي نئي باتیں بتلائیں " وغیرہ وغیرہ - و من شاء التفصیل فلیرجع الیہ -

ڈھائي تین سال کے بعد انگلستان نے ترکي کے ساتھہ ملکر ایک جنگي بیڑہ اسکندریہ بھیج دیا - فرانس میں نپولین کا پہلا دور بھي ختم هوگیا تھا - بالاخر فرانسیسي مصر سے چلے گئے لیکن مصر و شام میں نئے تمدن و انقلاب کي تحریک کي بنیادیں پڑگئیں -

اسکے بعد ترکي میں سلطان عبد المجید نے ایک قدم آگے بڑھایا ' اور گل خانہ کا مشہور اصلاحي " فرمان شریف " نافذ هوا - مصر میں علي پاشا نے گذشتہ فرانسیسي اثر کو اور زیادہ قوي کیا اور " ارسالیات " کا سلسلہ شروع کیا - ارسالیات کا مقصد یہ تھا کہ مصر سے تعلیم یافتہ اشخاص یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں درس و تعلیم کي غرض سے بھیجے جائیں - رفاعہ بک رافع طهطاوي اور فتح اللہ مراش اُسي زمانے میں فرانس اور آسٹریا گئے - یہ دونوں علماء مصر میں سے تھے -

## ( وسط ایشیا و ترکستـــان )

ادھر روس کا اقتدار وسط ایشیا میں ساعت بساعت عروج پر تھا ' اور ترکستان کا بڑا حصہ جو چھوٹي چھوٹي اسلامي ریاستوں میں منقسم ھوگیا تھا ' آپس کے نزاع اور خانہ جنگیوں کي وجہ سے خود بخود روسي امپائر میں جذب هوتا جاتا تھا -

روسیوں کے اختلاط و معاشرت نے وهاں کے لوگوں میں سے بھي بعض ذکي الحس طبیعتوں کے اندر مقابلۂ حالت کي تحریک کي ' اور کچھہ لوگ اصلاح و تغیر کي دعوت میں مصروف ھوگئے -

## ( مغـرب اقصی )

افریقہ میں مصر کے علاوہ ایک اور حصہ بھي تھا جہاں فرانس کي همسایگي کام کررهي تھي ' اور اُسکے سیاسي نفوذ نے مغربي تمدن کے مطالعۂ و تاثر کے ذرائع پیدا کردیے تھے - یہ اندلس کے جلا وطن مسلمانوں کا گوشۂ پناہ اور عربي حکمراني کا آخري نقشقدم ' یعني مراکش تھا - اور اسکے ساتھہ ھي الجزائر اور تیونس کي خود مختار عثماني ولایات بھي تھیں - اِن تمام مقامـات میں فرانسیسیـوں کے سیـاسي دسائس پیهم کامیابیاں حاصل کر رہے تھے اور انکا سلسلـہ اٹھارھویں صدي کي ابتدا ھي سے قائم تھا - ضرور تھا کہ یہاں بھي کچھہ لوگ نو عروج اقوام کي ترقیات سے متاثر ھوکر اصلاح حالت کا خیال پیدا کرتے ' چنانچہ ایسا ھي هوا -



شیخ العصر و استاذ الامام - الشیخ محمد عبدہ المصري
( جو دعوت و اصلاح دیني کے ایک مشہور رکن تھے - )

## ( ھندوستـان )

ان تمام ممالـک میں سب سے زیادہ انقلاب و تغیـر کے اسبا ب ( باستثنائے مصر ) هندوستان میں فراھم ھوے ' جہاں یورپ کي زیادہ آمد و رفت پندرھویں صـدي عیسوي سے شـروع ھوگئي تھي ' اور پھر سترھویں کے اختتام سے انگریزي تسلط نے علانیہ کام کرنا شروع کردیا تھـا - واقعۂ پلاسي کو اگر انـگریزي حکومت کا پہلا دن قرار دیا جاے تو اس صورت میں بھي پوري اٹھارھویں صدي انقلاب حکومت میں گذر جاتي ھے -

اس اعتبار سے هندوستان کو تمام دیگر اسلامي ممالک میں ایک خاص خصوصیت حاصل تھي - جن جن ملکوں میں یورپ کا تمدن پہنچا ' وهاں اسلامي حکومتیں قائم تھیں ' اور گو اُن میں سے بعض براے نام رهگئي تھیں تاهم ملک کا نشۂ حکومت ابھي باقي تھا - اسلیے بہت مشکل تھا کہ اس عالم میں اپنے تنزل اور نئي قوموں کے عروج کا حس پیدا هوتا - برخلاف هندوستان کے کہ یہاں خود یورپ کي ایک عظیم الشان قوم کي حکومت قائم هوگئي تھي '

مسئلۂ ندوہ کو بھي سمجھتا تھا ' اور کسي نه کسي وقت ضرور اسکو لکھتا - البته جيسا که کہه چکا ہوں ' بستر مرض اور بستر نزع ' دونوں کے ساتھه علاج کا يکساں سلوک نہيں ھوسکتا -

نـدوہ کي تعمير ھي ميں خرابي مضمر تھي ' ليکن وہ وقت گذر گيا اور کئي دور رونکے گذرنے کے بعد مولانا شبلي کي معتمدي سے نيا دور شروع ھوا - اسوقت جوکچھه کيا جاتا وہ نسخه نويسي و پرھيز ميں داخل تھا - پھر کچھه زمانه گذرا اور ايک وقت آيا که نشتر کي ضرورت ھوئي - وہ وقت بھي گذر گيا - اب معلوم نہيں که کيا کرنا چاھيے ؟ بہرحال مايوسي کيسي ھي اپني آخرين منزل ميں کيوں نہو ' ليکن پھر بھي سعي غفلت سے بہتر ھے :

چوں دمبدم عنايت توفيق ممکن ست
در تنگ ناے نزع نه کوشد کسے چـرا ؟

( مسئلۂ اصلاح اور قـرون اخيرۂ اسلاميـه )

ندوۃ العلما کي حقيقت يه ھے که گـذشتـه قرون اخيـرہ ميـں مسلمانوں کے امراض تنزل کے دفع و علاج کيليے جو بے شمار نسخے لکھے گئے ' منجمله انکے ايک نسخه ندوۃ العلما کي تحريک بھي ھے -

اسليے ضروري تھا که سب سے پہلے ايک نظر اُن تمام نسخوں پر ڈالي جاتي ' يعني قرون اخيرہ ميں جس قدر مشہور تحريکيں اصلاح و تغير کي پيدا ھوئيں ' اُن سب پر بحث کي جاتي ' اور ديکھا جاتا که ندوہ کو اُن سب ميں کونسا درجه حاصل ھے ؟ ليکن وہ ايک موضوع مستقل ھے اور اگر بالتفصيل اسے چھيڑا گيا تو اصلي مبحث رھجائيگا - پس صرف ايک تمہيدي اشارہ کرکے نـدوہ کي جانب متـوجـه ھوجاؤنگا -

گذشته نصف صدي تمام مشرقي ممالک ميں اصلاح و تغيرات کي تاسيس و تحريک کا ايک دور گذارا ھے ' جو يکسر اسي مشغله ميں بسر ھوا - نئي عمارت گو کوئي نہيں بني ليکن نقشے صدھا کھينچے گئے ' اور کام گو بہت کم ھوا ليکن کام کرنے کا شور و غل ھر جگه رھا -

اس صدي کے آغاز ھي ميں يورپ کا سياسي و تمدني عروج اور مشرق کا تنزل پوري طرح نماياں ھوگيا تھا - يورپ کي متمدن قوميں اپني جديد ترقيات کے ذخائر ليکر تقريباً تمام بڑے بڑے مشرقي ممالـک ميں پہنچ گئي تھيں ' اور اکثر مقامات ميں تو انکا سياسي اقتدار ھي انکے تمدن کي نمايش کر رھا تھا -

قوموں اور ملکوں کے عروج و زوال کے ھر ايسے موسم ميں ھميشه کچھه لوگ وقت سے پہلے بيدار ھو جاتے ھيں ' اور جبکه تمام ملـک خواب غفلت ميں سرشار ھوتا ھے تو ھشياري و بيداري کي صدائيں انکے اندر سے اٹھنے لگتي ھيں -

( مبـــدء تحـــريک و دعـــوت )

اسلامي ممالک کے تمام حصے اگرچه يکساں غفلت و بے خبري ميں آنے والے مہالک و مصائب کا انتظار کررھے تھے ' اور اس انقلاب عظيم کي طاقت سے بے خبر تھے جو يکايک يورپ کے تمدني اقتدار سے نکلکر تمام عالم کو مغلوب کر دينے والا تھا - تاھم چونکه يورپين اقوام سے اختلاط و تعارف شروع ھوگيا تھا ' اسليے قدرتي طور پر بعض ذکي الحس اور صاحب فکر طبائع وقت کے اثرات سے متاثر ھوئيں اور اپني حالت کا انکے عروج و اقتدار سے مقابله کرنے لگيں - اس طرح تغير و اصلاح کي تحريکوں کا ايک سلسله شروع ھوگيا ' جس کا محرک اصلي تو مغربي تمدن کے اقتدار کا انفعالي اثر تھا ليکن اس اثر نے مايوسي کي جگه سعي و کوشش کے جذبات پيدا کرديے تھے ' اور ترقي کا مطالعه ' تنزل کے اسباب و بواعث کے کشف و حس کا ذريعه بنگيا تھا -

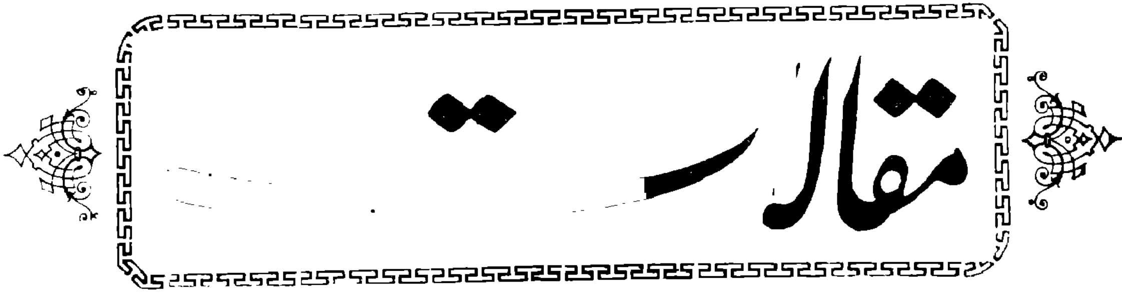


المصلح العظيم ' والمرشد الحکيم ' السيد جمال الدين اسد ابادي - طاب الله مضجعه -

( جو دعوت و اصلاح کي قسم سياسي کا ايک بزرگ ترين داعي تھا )

ميں سمجھتا ھوں که اسکي ابتدا اٹھارھويں صدي عيسوي کے پہلے عشرہ سے ھوئي جبکه سلطان محمود خاں مصلح نے بعض جديد اصلاحات حکماً جاري کيں ' پھر سنه ۱۸۰۵ ميں نپولين بونا پارٹ نے مصر پر قبضه کيا اور تين برس تـک فرانسيسي فوج مصر ميں مقيم رھي - فرانس نے دو علمي مہميں فوج کے ھمراہ روانه کي تھيں ' اور ايک جماعت علماء ھيئت و ھندسه کي بھي اس غرض سے آئي تھي تاکه درياے نيل کا منبع دريافت کرے - نيز بولاق ميں ايک رصدگاہ بھي طيار ھوئي تھي - مصر پہنچکر فرانسيسيوں نے غلبۂ و تسلط کي جگه نفـاق و مدارا کي ايک عجيب پاليسي اختيار کي - مصر ميں داخل ھوتے ھي انھوں نے معلوم کرليا که ممالـيک و چرکس امرا کے ظلم اور فسق و فجور سے لوگ عاجز آگئے ھيں ' اور ترکي واليوں کي غفلت نے انھيں خودمختار کرديا ھے - پس انھوں نے عربي ميں اعلانات شـائـع کيـے ' جنميـں حمـد و نعـت کے بعـد سلطـان قسطنطنيه کي خلافۃ کا اعتراف اور بقاے خلافۃ عثمانيه کيليے دعا تھي ' اور اسکے بعد لکھا تھا که ھم اسليے آئے ھيں تاکه ان غلام امرا کے ظلم سے لوگوں کو نجات دلائيں ' اور سلطان المعظم کي زير خلافت و حکومت اھل مصر کي خدمت کريں -

نپولين جامع ازھر ميں آيا اور مسلمان ھوکر نماز پڑھي - اسکے جانے کے بعد فرانسيسيوں نے ايک عارضي فوجي حکومت قائم کي جسکا نائب السلطنت سلومن جاک تھا - يه بھي مسلمان ھوگيا اور عبد الله جاک کے لقب سے اپنے تئيں مشہور کيا اسنے - ايک مصريه مسلمه سے نکاح کرليا تھا جس سے دو لڑکے بھي پيدا ھوے - انکے نام اسلامي رکھے گئے ' اور شيخ عبد الله شرقاوي اور ديگر شيوخ ازھر نے عقيقه وغيرہ کي تقريب ميں شرکت کي !




## تاج انگلستان اور خزينۂ اسلام کا ايک گوهر

### داستـان مسـقط

### ( ۲ )

### ( سيــد فيصـــل )

سيد ترکي کے بعد سيد فيصل هندوستاني تجار کے انتخاب اور حکومت برطانيه کي رضا سے امير عمان هوا - اس کے زمانے ميں رياست عمان کي بد قسمتي کا ايک نيا دور شروع هوا -

معاملات عمان ميں پہلے تو دول يورپ ميں سے صرف دو سلطنتيں فرانس اور انگلستان حصه ليتي تهيں ' مگر سنه ۱۸۸۶ ع ميں ايک تيسري سلطنت بهي شريک هوگئي جو پہلي دونوں سلطنتوں کي حريف قديم هے ' يعني عظيم الشان جرمني -

جرمني کي شرکت سے ( ايک انگريز کاتب سياسي کي زبان ميں ) " معامله پيچيده سے پيچيده تر هوگيا " - اب عمان ايک هڈي تهي جو انگلستان کے گلے ميں پهنسگئي تهي - نه تو اسکا اوگلنا ممکن تها' کيونکه وه ايک بحري اسٹيشن هے' اگر حريف لے اڑے تو هندوستاني دريا کي طرف سے خطره ميں پڑجائيگا اور جزيرہ نماے عرب پر قبضه کي اسکيم برهم هوجائيگي' اور نه نگلنا هي ممکن تها' کيونکه جرمني کا پنجۂ فولادي هر وقت گلا دبانے کے ليے مستعد تها-

ليکن يہاں بهي انگريزوں کے دهاء سياسي نے مدد کي - جرمني سے گفتگو کرکے يه طے کيا که رياست کے دو حصے کردے جائيں - ايک حصه انگريزي حمايت ميں هو' دوسرا حصه جرمني کي حمايت ميں -

چنانچه انگريزي حمايت ميں محمره' بحرين' کويت' مسقط وغيره آئے - اس تصفيه کي پختگي سنه ۱۸۹۰ ع ميں ايک معاهده کے ذريعه سے هوگئي -

اس معاهده کے بعد انگريزي سياست کے ليے ميدان صاف تها - اس نے اپني پوري قوت و سرگرمي کے ساتهه کام شروع کيا' جسکا نتيجه يه نکلا که آج ۲۴ سال کے بعد ان تمام مقامات کے شيوخ و امراء ايک باجگذار والي رياست سے زياده نهيں !

### ( اباحت و تـنـفر )

فرنگيوں کا قاعده هے که جهاں جاتے هيں' وهاں کے باشندوں کے ليے سب سے پہلے آزادي کا تحفه ليکے جاتے هيں - ليکن اس آزادي کے معني کيا هيں ؟ اخـلاق و آداب اور مذهب و هيئت اجتماعي کي بندشوں سے آزادي' يعني بالفاظ واضح تر فسق و فجور' رندي و مستي' اور تنصر و تفرنج کي اجازت - جب اس آزادي کي بدولت باشندوں کي اخـلاقي اور مـذهبي حالت خراب هوجاتي هے تو پهر بتدريج فنا قوائے عمل کي اعانت سے اس ملک پر قابض هوجاتے هيں -

ليکن انگريز عمان ميں اس آزادي کے بدلے چند بند شوں کا تحفه ليکر گئے -

اگرچه يه فرنگي خود ايشيا والوں کے ساتهه غلاموں سے بهي بدتر سلوک کر رهے هيں' مگر تا هم وه جهاں جاتے هيں' انکي کوشش هوتي هے که وهاں انسانيت کو غلامي کے عذاب سے نجات دلائيں - کيونکه يه کوشش ايسي هے که اگر کوئي فرنگي سلطنت کسي ايشيائي سلطنت کو اسکے ليے مجبور کرے تو دوسري فرنگي سلطنت اس سے بازپرس نهيں کرسکتي -

انگريزوں کو يه معلوم هوچکا تها که امير مسقط کمزور هوگيا هے' مگر وه يه بهي ديکهنا چاهتے تهے که امتحان ميں يه ضعف کهاں تک مفيد مطلب ثابت هوتا هے ؟

عرب عمان ميں ابهي تـک مغربي خيالات کي هوا نهيں چلي تهي - وه برده فروشي کو جائز سمجهتے تهے' اسکي ممانعت کے معني يه تهے که انهيں امير مسلم اس تجارت سے بجبر روکتا هے' جس سے خود خدا نے نهيں روکا - جو لوگ عربوں کے مزاج سے واقف هيں وه جانتے هيں که انکے ليے اس قسم کا استبداد کسقدر هيجان انگيز هے ؟ پس انسداد برده فروشي کا مطالبه امير مسقط کے ضعف و انقياد کي ايک عمده آزمايش تهي -

### ( انسداد برده فروشي )

انگريزوں نے امير سے فرمايش کي که آينده اسکي قلمرو ميں برده فروشي نه هو - امير کے ليے سوائے تسليم کے چـاره کار کيا تها ؟ کيا وه انگريزوں کا مقابله کرسکتا تها ؟ شايد' اگر تمام قبائل اسکے ساتهه هوتے' مگر جنگي دخاني جهازوں کے جواب ميں اسکے پاس کيا تها ؟ وهي پراني وضع کي باد باني اور ڈانڈوں والي کشتياں ! اسے دهمکايا گيا که اگر اس نے ذرا بهي انـکار کيا تو معاً انگريزي جهاز گولا باري شروع کردينگے جو ساحل سے تهوڑے هي فاصله پر پهريرے اڑا رهے تهے - بهر حال يه فرمايش مجبوراً اسے منظور کرني پڑي -

اس مطالبه ميں کاميابي آينده کيليے گونا گوں و اشد شديد مطالبات کا باعث هوئي -

### ( مـزيد مـطالبات )

قوموں کي خود مختاري اور آزادي انکے جنـگي قوی کے ساتهه وابسته هے' اور جنگي قوی کا وجود اسلحه کے وجود تـک هے - پس کسي قوم سے هتيار لے لينے کے معني يه هيں که اس سے اسکي آزادي اور خود مختاري ليجا رهي هے جسکے بعد صرف غلامانه زندگي هي رهجاتي هے جو في الحقيقت موت سے بهي بدتر هے -

مگر اس اولين کوشش ميں کاميابي سے انگريزوں کا حوصله اتنا بڑهگيا که انهوں نے امير مسقط سے انسداد اسلحه فروشي کا بهي مطالبه کيا - امير انـگريزوں کي بحري طاقت سے مرعوب هو چکا تها اسليے اس مطالبه کے آگے بهي که ملک کے استقلال و حريت کے ليے پيغام فنا تها' اسکي گردن فوراً جهک گئي !

پهر تو انگريزوں نے خوب پير پهيلائے' اور اس خـالص عربي و اسلامي رياست ميں اپني حريت ملي و اخلاقي کا مطالبه کيا' جو ظاهر هے که نا منظور نهيں هوسکتا تها - اس آزادي کے ملتے هي تمام مسقط جو انگريزي نفوذ کا مرکز هے' ميخانوں' عفت فروشي کے ذلتکدوں' اور مبشرين و مبلغين نصرانيت کي خانقاهوں سے اسطرح معمور هوگيا' گويا ايک اسـلامي سلطنت کے بدلے ايـک پوري فرنگي سلطنت کا صدر مقام هے !

### ( عـــام شورش )

اس سے قبائل عرب ميں ايک عام برهمي پهيل گئي -

شيخ عبد الله سالمي (۱) پهلا شخص هے جس نے اس حالت سے فائده اٹهانا چاها - شيخ عبد الله کا وطن ضبيه هے مگر وه رهتا قابله ميں هے - قابله کے شيخ کا نام عيسی بن

( ۱ ) شيخ سالم کے متعلق جو کچهه کها گيا هے وه اس تحرير سے ماخوذ هے جو معاصر قاهره' المنار نے سليمان آفندي صاحب الرياض کي روايت سے شائع کي هے -

اور وہ مجبور ہونگے تھے کہ انکے آگے جھکیں ' اُنسے ربط و اختلاط پیدا کریں ' انکی ملازمتوں کو قبول کریں ' انکے ساتھ سیر و سیاحت کریں ' اور اس طرح جبراً انکی تمام خوبیوں اور تمام برائیوں کو دیکھیں -

اسی کا نتیجہ تھا کہ بہ نسبت دیگر ممالک اسلامیہ و مشرقیہ کے ہندوستان میں اصلاح و تغیر کا حس زیادہ قوی اور زیادہ عام ہوا -

( دعوت تغیر و اصلاح کی اصولی تقسیم )

غرضکہ گذشتہ ایک صدی کے اندر بالعموم اور نصف صدی کے اندر خاصتاً بیک وقت و بیک ہیئت ' تقریباً تمام اسلامی ممالک میں اصلاح و تغیر کی تحریکیں پیدا ہوئیں - ان سب کا سرچشمہ اقوام یورپ کے عروج کا انفعالی اثر ' اور اس کی تحریک سے اپنی روبہ تسفل و تدنی حالت کا احساس تھا ' اور اسی بنا پر یہ تمام تحریکیں اصلاح ملت کی اُس دعوت سے بالکل مختلف تھیں ' جو بغیر یورپ کے اثر و تقلید کے ' محض حس حقیقت و جذبۂ صحیحۂ احیاء و تجدید کی تحریک سے قرون اخیرۂ اسلامیہ میں پیدا ہوئیں - میرے اعتقاد میں انقلاب حالت کا حقیقی اور اصلی سر چشمہ صرف وہی تحریکیں تھیں لیکن انکا ذکر میں اس جگہہ کرنا نہیں چاہتا -

بنیاد اگرچہ ان سب کی ایک ہی تھی اور مقصد بھی ایک ہی ' یعنے مسلمانوں کے اندر اُن تمام وسائل ارتقاء ذہنی و مادی کو پیدا کرنا جنکی وجہ سے وہ دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عزت حاصل کریں - لیکن چونکہ ہر دعوت تغیر اپنے مخصوص حالات و اطراف سے متاثر ہوکر اٹھتی تھی اسلیے ضروری تھا کہ طریق اصلاح و عمل میں اختلاف ہوتا -

( طرق ثلاثۂ دعوت و اصلاح )

میں اصولاً انکو تین قسموں میں تقسیم کرتا ہوں :

( ۱ )

وہ تحریکیں جنکی بنیاد سیاست پر رکھی گئی - یعنے سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک سیاسی تغیر پیدا کیا جاے ' بقیہ اسلامی حکومتوں کو متحد و باہمدگر مربوط بنایا جاے ' اُن تمام نزاعات باہمی کو دور کیا جاے جنکی وجہ سے اسلام کسی سیاسی مرکز وحید سے محروم ہے ' یہ وغیرہ وغیرہ ' اصلاحات سیاسیہ انکے مقاصد مہمہ میں داخل ہیں -

مشہور امیر نظام ( ایران ) کا یہی مسلک تھا - مدحت پاشا ابوالاحرار قسطنطنیہ اور اسکے ہم مشرب معاصرین ' مثلاً مصطفی فاضل پاشا ' رشید پاشا ' ضیا پاشا ' علی سعاوی آفندی ' سید امین عالی پاشا ' فواد پاشا ' اور عمر پاشا وغیرہ کی تحریکیں اسی اصول پر مبنی تھیں - ان سب کے بعد سید جمال الدین اسد آبادی کا ظہور ہوا ' جس نے اس طریق اصلاح کو اپنے پیشروؤں سے بھی زیادہ قوی اور سریع العمل بنادینا چاہا - فی الحقیقت اسکا وجود اس دور آخر میں قوۃ انقلاب و تغیر کی ایک بخشش فوق العادہ اور آیۃ من ایات اللہ تھا ! طاب اللہ مضجعہ و جعل الجنۃ مثواہ -

( ۲ )

دوسری قسم ان تحریکوں کی ہے جنکی بنیاد تمدن جدیدۂ فرنگ کی تحصیل و اتباع پر رہے - اس اصول اصلاح کا محرک و مبدء اگرچہ محض تقلید ہے لیکن تقلید نے ایک مقلدانہ اجتہاد کی صورت اختیار کرلی ہے - انسان کا قاعدہ ہے کہ جب کسی شخص کو اپنے سے بہتر حالت میں پاتا ہے تو اپنی بہتری کیلیے اُسے پہلا خیال یہی ہوتا ہے کہ اُسکی سی باتیں اختیار کرکے اپنے تئیں بھی بہتر بنالے - جذبۂ فطریۂ محاکات کا بھی منشا ہے - پس اصلاح کا یہ اصول بہت سادہ و قدرتی تھا جسے بغیر کسی کاوش فکر و اجتہاد کے ہر شخص اختیار کرلے سکتا تھا - یہ ایک کھلی ہوئی بات تھی کہ اقوام مشرقیہ کی غفلت اور نو عروج اقوام کی بیداری نے پہلی قوموں کو علوم و فنون اور تمام ارکان ضروریۂ مدنیۃ سے محروم کردیا ' اور اخرالذکر اقوام قوۃ تمدن و علوم ' و کثرت صناعۃ و فنون سے تمام عالم پر مسلط ہوگئیں - پس ان مصلحین کیلیے یہ راہ اصلاح اختیار کرنی بالکل آسان اور سہل الاعتقاد تھی کہ اپنی اصلاح کی بنیاد تمدن یورپ کے اخذ و حصول پر رکھیں اور اُن تمام چیزوں کو دور کریں جو اس مقصد کی تکمیل میں حائل ہیں -

اس تحریک کے لیے شیخ محمد عبدہ مصری نے ایک مرتبہ بہت اچھا نام وضع کیا تھا - میں بھی اسی اصطلاح سے اسے تعبیر کرونگا یعنی " الاصلاح الافرنجی "

شیخ محمد بیرم التونسی صاحب الافادۃ و الاعتبار اسی اصول کا داعی تھا مگر یہاںکے لوگ انکے نام سے بہت کم واقف ہیں - اس نے گیارہ جلدوں میں اپنا سفرنامہ لکھا تھا جو چھپ گیا ہے - اسمیں بہت تفصیل سے ان امور پر بحث کی ہے ' اور اپنی وزارت تیونس کے زمانے میں عملی طور پر بھی اسی بنیاد پر تعلیم و تاسیس مدارس و مجامع کی کوشش کی - جامع زیتونی جو فی الحقیقت آج ازہر کے بعد عالم اسلامی میں علوم اسلامیہ کی سب سے بڑی یونیورسٹی اور طریق تعلیم و نتائج میں اس سے بہتر و انفع ہے ' اسمیں شیخ موصوف نے فرانسیسی زبان اور علوم جدیدہ کی کتابیں داخل کیں ' اور تمام اعلی ملازمتوں کیلیے شرط قراردی کہ فرانسیسی زبان و علوم سے واقفیت ہو -

سید خیرالدین پاشا صاحب اقوم المسالک جو بائی تیونس کا وزیر تھا ' اور پھر سلطان عبد الحمید نے بھی کچھہ دنوں کیلیے اُسے ترکی کا صدر اعظم بنا یا تھا ' اسی اصول پر اصلاح کرنا چاہتا تھا - تیونس میں اس نے بڑے بڑے کام اسی اصول پر انجام دیے -

ابراہیم پاشا دوم خدیو مصر کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ اس صنف کے معتدل و محتاط مصلحین میں شامل تھا " ارسالیات خارجہ " کا ( یعنی ممالک یورپ میں اخذ علوم کیلیے لوگوں کو بھیجنے کا ) سلسلہ اُس نے نہایت فیاضی کے ساتھہ وسیع کیا ' اور مختلف مجالس تراجم و نقل علوم حدیثہ کی قائم کیں - مدارس امیریۂ مصریہ کی بھی اولین بنیاد اُسی نے ڈالی تھی جو آج تمام بلاد مصریہ میں تعلیم انگریزی کا وسیلۂ وحید ہیں -

اسی طرح تمام مصلحین مصریہ مثلاً علی پاشا مبارک ' رفاعہ بک رافع طہطاوی ' محمود پاشا فلکی ' فتح اللہ مراش ' وغیرہ اسی اصول کے واعظ تھے - اسماعیل پاشا خدیو مصر کو بھی اسی اصول کا ایک نا سمجھہ اور مسرف واعظ سمجھنا چاہیے -

ہندوستان میں سر سید احمد خاں مرحوم کی تحریک بھی اسی قسم میں داخل ہے اور اس اصول نے تیونس کے بعد سب سے زیادہ کامیاب صورت ہندوستان ہی میں حاصل کی -

( البقیۃ تتلی )

## مکتوب آستانۂ علیہ

هرکه فیکٹري همایوني (قسطنطنیه) کے حضرت شاکر افندي آپ کے اخبار کے مضامین کا ترجمه مجهه سے سنتے رهتے هیں' اور ان کو جسقدر آپ کي ذات سے انس و محبت اور عقیدت هوگئي هے اسکا اظهار نا ممکن هے - آج انهوں نے ایک مضمون آپ کے اخبار میں روانه کرنے کے واسطے بزبان ترکي مجهے دیا تها جسکا ترجمه کرکے روانه کرتا هوں - یه ظاهر کردینا ضروري هے که جو کیفیت اصل مضمون میں هے میں اسکا ویسا ترجمه نهیں کرسکا هوں - سات آٹهه مهینے میں اس سے بهتر ترجمه کرنا مجهه جیسے جاهل آدمي سے ناممکن هے - زیاده نیاز -

خادم عبد القیوم بیگ

## الهـــلال !!

اسـلام کے عاشق ! حریت کے پرستار ! میں تسلیم کرتا هوں که تو اپني ملت مظلوم کي خدمت کر رها هے - جسم هي سے نهیں بلکه روح و دل سے کر رها هے - اپنے آرام کي فکـر نهیں' مگر اپنے اهل وطن کي راحت کا تو خواهاں هے ! پیـروان اسلام کو اُن کي ابتدائي حریت و مساوات کي حالت میں دیکهنے کیلیے تیري آنکهوں میں اضطرار کي چمک هے اگرچه شب بیداري کي بدولت تیري آنکهیں بے نور هوگئي هیں ! تو فقیروں کي همدردي کـرتا هے کیونـکه تو دولت فقر سے مالامال هے - تو ملت فروش امیروں کي پروا نهیں کرتا' اسلیے که تجهے استغنا کے خزانے دیدیے گئے هیں -

تو سنیگا ؟ میں تجهسے خواهش کروں ؟ تجهسے تمنا کروں ؟ تجهکو باور کراؤں ؟ تجهسے منت کروں ؟ گو عالم اسلامي کا هرگوشه تجهه جیسے خادمان ملت کیلیے بیقرار و منتظر هے' مگر سب سے زیاده میرا وطن' آه میرا وطن عـزیز و محبوب' تجهه جیسے شیدائي' تجهه جیسے جانفروش کا زیاده حقدار هے - بسملوں کے ساتهـه تڑپ اور دل زخم خورده رکهتا هے تو زخمیوں کی بستي ڈهونڈهـه ! قبرستان میں تیري آواز کون سنیگا ؟ مردوں کے مرگهٹ سے زندے کي پکار کب جواب پائیگي ؟ آ ! ادهر آ ! - دریا کي رواني کي طرح به سرعت آ ! - بجلي کی کڑک کي طرح هوش افگن آ ! - برسنے والے بادل کي طرح سرگرم رفتار هو ! زمین خشک اور پیاسي هے' اور دهقان کیلیے مهلت کا ضائع کرنا معصیت هے -

تو آئیگا - هاں تو آئیگا - تو ایک دن ضرور آئیگا اور شاید خود بخود آئیگا - کیونکه تیرے اهل وطن تجهے نهیں پهچانتے' اور کیونکه حلقه بگوشان اسلام کا کوئي وطن نهیں - دشمنان حریت' اعداء حقانیت' تیري مقدس تعلیمات سے لرزاں هیں - هاں یاد رکهه که تو آئیگا' اور ایک جلا هوا دل اپنے ساتهه لائیگا - تیري خوں فشاں آنکهیں اشکبار هونگي جب که تو آئیگا !

قلم کی برچهي تیرے هاتهه میں هے - سیف زباني کے جوهر دکهـا رها هے اور میدان کارزار عمل گرم هے - کہاں ؟ ترکي میں' میرے وطن محبوب و مقدس میں - قریب ترین زمانه میں' میں ایسا دیکهه رها هوں -

درد ملت کي تصویر ابوالکلام ! مرثیه خوان ملت ابوالکلام ! تو آئیگا همارې پراني روایات همکو یاد دلائیگا' کیونکه یه تیري عین فطرت هے اور تو اسیواسطے پیدا کیا گیا هے - پس چمک اور چمکا ! گرج اور دهلا دے ! پهر تو وه سب کچهه دیکهیگا جیسا که تو دیکهنا چاهتا هے' کیونکه بارش کیلیے موسم اور ارض صالح' دونوں کي ضرورت هے - تیرے علم صداقت' تیرے لواے حریت' تیرے برق انتقام کے سایے میں اناطولیه کے وه جوان هونگے جنکے رنگ گلاب کو شرماتے هیں' چوڑے چوڑے سینے هیں' اور ان سینوں میں اسلامیت کا مقدس خون بهرا هوا دل هے -

یه قوي اور لمبے لمبے هاتهوں والے بے خوف اناطولي جنکي مائیں اُن کي جسارت و تهوري پر ناز کرتي هیں' اور جنکي سب سے بڑي آرزو دنیا میں یه هے که وه راه اسلام میں شهید هوں' لا تعد و لا تحصی تیرے ساتهه هونگے - یهي هیں جو فطرتاً صرف تجهه ایسے پرستاران ملت هي کے فدائي هوسکتے هیں - یه وه فدائي هونگے جنکے لب مدت سے دریاے طونه کے سرد اور شیریں پاني پینے کے خواهشمند هیں - جو اب بهي ویانا کا محاصره کرسکتے هیں اگر انکي الهی قوتوں کا کوئي محاصره نه کرے - جو اب بهي فـرانس کے سواحل کو پهر تـکبیر کي آوازوں سے لرزا دینا چاهتے هیں' بشرطیکه کوئی مقدس صداے لاهوتي انکے دلوں کو بهي ایک لرزش اسـلامیت سے لرزا دے -

پهر کیا تو ان کي ایسي حسین' ایسي جمیل آرزؤں کي قدر نهیں کریگا ؟ یه ایک رهبر کے طالب هیں - ان کو راسته بتادے اور راستے پر لگادے - کیا تو ایسا نهیں کریگا ؟

بلقان کي زمین پر' طرابلس کے ریگستـان پر' شهدا کا خون سوکهنے سے پہلے' معصوم بچوں کي هڈیاں گلنے سے پہلے' بیوه عورتوں کے هلاک گریه هوجانے سے پہلے' آ' اے اپني دولت سعي کو ضائع کرنے والے آ ! !

میری آنکهیں تیري فرش راه هونگي ! میرے لب قدمبوسی کا شرف حاصل کرنیکے آرزو مند هیں -

شـــاکر

فابریقه هماني - هرکه (قسطنطنیه)

( بقیه صفحه ۱۰ کا )

انگریز تو موقع کے منتظر هي تهے - انهوں نے فوراً چهه هولناک جنگي جهاز اور ایک سو سپاه بهیج دي اور آینده هر قسم کي مدد کا وعده بهي کیا' نیز هدایت کي که خشکي میں ایک گهنٹه کي مسافت سے آگے نه بڑهنا -

انگریزي فوج نے چند قلعوں میں بیٹهکے امام کي فوج کا مقابله کیا اور بالاخر اسکو شکست دیکے خود سیاه و سفید کي مالـک بن بیٹهي - جب انگریزوں کے قدم اچهي طرح جمگئے اور معاملات پوري طرح انکے هاتهوں میں آگئے تو انهوں نے دوباره امن و نظام قائم کیا -

اسوقت اگرچه سید فیصل امیر هے مگر درحقیقت تمام معاملات انگریزوں کے هاتهه میں هیں - وهي یهاں کے سیاه و سفید کے مالک هیں - سید فیصل ایک تنخواه دار ملازم هے جسکي مرضي وهي هے جو انگریزوں کي مرضي هے - وه نه اپني راے سے کوئي حکم دیسکتا هے اور نه کسي حکم کو روک سکتا هے -

یه هے وه عمان' جسکي آزادي حفاظت کا عهد سنه ۱۸۴۳ ع میں اور پهر دو باره سنه ۱۸۸۶ میں کیا گیا تها ! یا ایها الذین آمنوا ان تطیعوا الـذین کفروا' یریدوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خاسـرین' بل الله مولاکم و هو خیر الناصرین ( ۳ : ۹۵ )

سالم هے - اس نے شرقیه کے لوگوں کو بیعت کي دعوت دي - اس بیعت کا مقصد یه تها که سید فیصل امام شرعي هو بادشاه نه هو' یعني اگر اسکا کوئي حکم یا معاهده خلاف شریعت هو تو وه رعایا پر راجب العمل نه هوگا بلکه اسکي پاداش میں وه خود مسند خلافت سے اتار دیا جائیگا - لا طاعة لمخلوق في معصیة الخالق -

سب سے پہلے قابله کے شیخ نے اسکے هاتهه پر بیعت کي -

شیخ سالم نے اپنے اس ارادے کي اطلاع سید فیصل کو دي - سید فیصل نے جواب دیا که وه امام بهي هے اور بادشاه بهي هے - وه اپني قلمرو میں بالکل آزاد هے یعمل مایشا و یقول ما یرید !

شیخ سالم اور شیخ عیسی کو جب یه جواب موصول هوا تو سخت غصه آیا - ان دونوں شیخوں اور انکے ساتهه انکے همخیالوں نے باهم ملکر تمام میخانوں' عفت فروشوں' مبلغین وغیره وغیره کے متعلق چند مطالبات سید فیصل کے سامنے پیش کیے - اسکے جواب میں سید فیصل نے کہا که انسان آزاد پیدا کیا گیا هے' پس میں اسکو مقید نہیں کرسکتا -

( دعـــوت و بیعـــت )

اس خشک و قطعي جـواب کے بعد سمائم میں شیخ عبد الله سالمي' شیخ عیسی بن صالح' اور شیخ عبد الله بن سعید نے پوشیده طور پر ایک مجلس شوری منعقد کي' اور یه طے کیا که شیخ عبد الله بن حمید کو بهیجا جائے - وه تمام عمان میں گشت کرکے سید فیصل سے جنگ کے لیے بیعت لیں -

حسب قرار داد شیخ بن حمید گئے' اور تمام قبائل میں صلح کرا کے انمیں دوستانه تعلقات مستحکم کیے اور عهد لیا که وه سید فیصل سے بیک جسم و جان هوکے لڑینگے - اس مهم سے فارغ هوکے شیخ بن حمید تنوف آئے - تنوف ایک چهوٹا سا شهر هے جو نزوه کے قریب واقع هے - تنوف میں یہاں کے شیخ حمیر اسامي سے ملے - شیخ حمیر اسامي کے حکم سے تمام علماء اباضیه ( خوارج ) جمع هوے اور اس باب میں مشوره هوا - مشوره میں طے پایا که ایک امام مقرر کرکے اسکے هاتهوں پر بیعت کیجائے - چنانچه شیخ سالم بن راشد خروسي کے هاتهه پر بیعت کي گئي - بیعت کے بعد یه لوگ پوشیده طور پر نزوه آئے - اور وهاں کے باشندونکو امام کے هاتهه پر بیعت کي دعوت دي - اسکي دعوت کے جواب میں بہت سے لوگوں نے امام کے هاتهه پر بیعت کي - ان بیعت کرنیوالوں میں بدویام اور بنو کندود پیش پیش تهے -

( مقابلـــه اور جنـگ )

سید سیف بن احمد کو جو نزوه کے امیر اور خاندان بن سعید کے ممبر تهے' یه خبر پہنچي تو وه ان لوگوں کو روکنے کے لیے حمله آور هوے - سخت جنگ هوئي - بہت لوگ کام آئے - خاص بنو سعید میں سے ۲۵ سے زیاده آدمي ضائع هوے - خود والي زخمي هوا اور بالاخر نزوه تسخیر هوگیا - یا یوں کہو که اپنے باشندوں کے ضعف اور حمله آوروں کي قوت کي وجه سے نزوه نے اپنے آپ کو حمله آوروںکے حواله کردیا - قلعه حصینه سے والي کي فوج نکلگئي اور انکي جگهه امام کي فوج وهاں قیام پذیر هوئي -

یه حالت دیکهکے والي ایک مسجد میں پناه گزیں هوا - لوگ وهاں پہنچے اور اس سے کہا که امام کي اطاعت قبول کرے ورنه اُسے گرفتار کرلینگے اور پهر اسکے ساتهه ایک اسیر جنگ کا سا برتاؤ کیا جائیگا - والي نے ایک گهنٹے کي مهلت مانگي - مهلت دیگئي اور اس نے خود کشي کرلي -

نزوه میں امام نے زمام حکومت اپنے هاتهه میں لي' اور جب قـدم جمگئے' تو بیت سلیط والوں سے کہلا بهیجا که "اطاعت کرو ورنه جنـگ" انهوں نے اطاعت قبول کي - امـام اپني فوج کے دو حصے کرکے آگے بڑها - ایک حصه نے بڑهکے اطوز اور دوسرے حصه نے رستاق کا رخ کیا -

فوج جونهي رستاق پهنچي' فوراً لوگوں نے بلا معارضت و مقاومت اطاعت قبول کرلي - یهاں سے فوج بلاد حزم کي طرف بڑهي - یہاں والوں نے بهي اطاعت قبول کرلي - بلاد حزم سے ولایت عوبي آئي' یہاں بهي کسي نے مقاومت نه کي -

برکة الموز والي فوج وهاں سے کامیاب هوکے ولایت ترکي میں آئي اور یہاں کے والي سے کہا که "اگر تم هم سے ملجاؤگے تو هم تم کو امام بنا دینگے" اس سبز باغ کو دیکهکر اس نے قلعه کي کنجیاں حوالــه کردیں - لوگوں نے فوراً اسکے سر پر ایک عمامــه باندهکے کہا: "لو! مستعد هو جاؤ! همارے امام کے بعد اسکے جانشیں بننا !"

( سیــد فیصــل اور امـــام )

سید فیصل کو جب یه حال معلوم هوا تو اُس نے ایک هزار فوج جمع کي اور اپنے بیٹے نادر کو اس پر سپه سالار بنا کے امام کے مقابله کے لیے روانه کیا - نادر یه جمعیت لیکے چلا - جب امام کے جدید مرکز سمائم کے قریب پہنچا تو فوج کا بیشتر حصــه امـام کي فوج سے جاملا - نادر کے ساتهه بلوص اور بنو سعید میں سے کچهه لوگ رهگئے جنکي مجموعه تعداد ۷۰ آدمیوں سے زیاده نه تهي - یه حالت دیکهکر وه مجبوراً سمائم کے قلعه میں پناه گـزیں هوگیا اور محصور هوکے اس قلعه کي توپوں سے فائده اُٹها تا رها -

یہـاں کے قبائل سے نادر کو ذرا بهي مدد نه ملي کیونکه قریباً سب کے سب امام سے ملگئے تهے - مگر امام کو اس محاصره سے کوئي فائده نه هوا - نادر قلعه میں بیٹها شدید گوله باري سے امام کي فوج کو پامال کرتا رها - امام نے جب یه رنـگ دیکها تو اُسکو علی حاله چهوڑ کے شهر کا نهایت سخت محاصره کرلیا تا که سید نادر قلعه سے نکلکے بهاگ نه جائے -

امام کے ساتهه جو شیوخ تهے' وه فوجیں لیکے مختلف اطراف و جوانب ملک میں پهیلگئے - شیخ حمیر فوج لیکے سمائم سفلي کی طرف گئے - شیخ عیسی شهر سرور گئے - سرور والوں نے اطاعت قبول کرلي - خود امام شیخ عبد الله کو لیکے سمائم علیا گیا اور نادر کو گهیرے پڑا رها' مگر جب دیکها که اس محاصره کا کوئي نتیجه نہیں نکلتا تو قلعه سے پندره منٹ کے فاصلے پر ایک سرنگ کهودي اور اسمیں آگ لگادي - اس سے قلعه کا ایک حصه تو اڑ گیا مگر کسي کو کوئي نقصان نہیں پہنچا - دوباره پهر بارود بهرکے آگ لگائي تو بارود کا اثر خود امام کي جماعت کي طرف پلٹ پڑا اور بہت سي جانیں کام آئیں -

شیخ عیسی اپني فوج کو لیے اندرون ملک میں بڑهتا گیا - جہاں جہاں سے گزرتا تها' وهاں کے لوگوں سے بیعت لیتا جاتا تها - یہاں تـک که شهر فنکا پہنچا - اتنے میں سید فیصل نے اسکے مقابله کے لیے ایک لشکر گراں بهیجا - یه لشکر جب خوشا تـک پہنچا' تو شیخ عیسی اسکو دیکھے بغیر صرف اسکي آمد کي خبر سنکے سیب چلا آیا -

رستاق پر جو فوج قابض هوگئي تهي' وه بڑهتي هوئي عوانی آئي - یہاں سید فیصل کے لڑکے سید حمود اور سید حمد اور انکے ساتهه سید هلال والي برکه تها - جب فوج کو آتے دیکها تو یه لوگ بهاگے - امام نے شهر پر قبضه کرلیا' سرکاري فوج کو نکال دیا' اور ذخائر و اسلحه جسقدر موجود تهے وه سب کے سب قبائل کے هاتهه فروخت کردیے -

( فتـــح اور موجـــوده حالت )

چالیس دن تـک جنـگ جاري رهي - جب سید فیصل نے دیکها که اب تاب مقابله نہیں تو اس نے انگریزوں سے مدد مانگي -

# مراسـلات

## نـدوہ اور قوم کي سرد مهري

یه واقعه بهي عجائبـات عـالم میں سے هے که جس قوم نے ندوة العلما کا خیر مقدم مرحبـا اور بارک الله کے پرجوش نعروں سے کیا هو' آج اسیکي جانب سے ایسي سرد مهریونـکا ثبوت مل رها هو جسکي کچهه انتها نهیں - کیا وہ نعرہ هائے مبارکباد و شادماني اسلیے تھے که قوم نے ندوہ کو ایک بہت ضروري اور امید افزا شے خیال کیا تها؟ اور کیا یه افسردگي اور بے اعتنائي اب اسلیے هے که قوم کے نزدیک ندوہ اب وہ ندوہ نهیں رها' یا قوم کي وہ تمـام ضرورتیں جو ندوہ سے وابسته تهیں پوري هوچکیں؟ یا یه که اس تبدیل نظامت سے قوم کچهه بد دل سي هوگئي هے؟ بهر حال قوم کي سرد مهریونکے وجوہ چاهے جو کچهه بهي هوں' میں یه ضرور عرض کرنے کي جرأت کرونگا که قوم نـدوہ کي جانب سے غافل هے' اور اگر اسي طـرح غفلت شعاري سے کام لیا گیا تو قوم کو اپني جگهه پر یه یقین کرلینا چاهیے که اب تک جو کچهه بهي اسنے ندوہ کیلیے کیا' اسمیں مطلقاً کسي خلوص و همدردي کا شـائبه نه تها - قوم نے نـدوہ کو صـرف ایک طلسمي کهیل سمجها تها جسکے تماشـه بینوں کي تعداد میں اضافه کیا گیا' اس سے زیادہ اور کچهه نهیں - ورنه یه غفلت نهیں تو اور کیا هے که آج نـدوہ میں ایک انقلاب عظیم پیدا هوگیا هے اور قوم ٹس سے مس تـک نهیں؟ اگر چنـد انجمنوں نے مولانـا شبلي صاحب کے قطع تعلق پر اظهار ناراضي کا رزو لیوشن پاس کرکے اراکین نـدوة العـلما کے پاس بهیجدیا تو کیا یـه کها جـاسکتا هے که قومي دلچسپي کیلیے یه کافي تها' اور اسکو قومي دلچسپي کهه سکتے هیں؟ هرگز نهیں' میں قوم سے پوچهتا هوں که کیا اسیقدر همدردي ندوہ کے بقا اور بهبود کیلیے کافي هے؟ اور پهر ندوہ کے حق میں اسکا کیا اثر مرتب هوا؟ یه تو صرف ایک رسمي طریقه تها جسکو چند افراد قوم نے ادا کردیا - اس میں کونسي همدردي اور کون سا مبارک خلوص پایا گیا؟

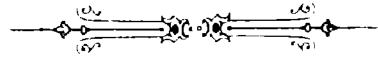
قوم کي اصلي همدردي اور اسکا سچا خلوص اس وقت هوتا جبکه بهي خواهاں ندوہ کسي مقام پر مجتمع هوتے' اسکي نا کامیوں کے اسباب پر غور فرماتے' اسکے فلاح اور بهبودي کے وسائل کي تلاش کرتے' اور ایک کامیاب اور امید افزا روش اختیار کرکے نـدوہ کو اسکے اصلي مقاصد و اغراض میں فایز المرام بنانے کي کوشش کرتے -

یه ایک حد تک ممکن هے که صحیح هو که اگر بعد علحدگي علامهٔ شبلي اراکین ندوة العلما نے انکي جگهه پر ایک ناظم کو منتخب کرلیا هے تو کیا ضـرور هے که قوم اسپر اعتماد نکرے؟ میں کهتا هوں که قوم ضرور اعتماد کرے' لیکن یه اعتماد یومنون بالغیب نهو' کیونکه وہ ملک مقرب نهیں' کوئي وحي منزل نهیں' کوئي رسول نهیں' بلکه کچهه بهي نهیں - کم از کم اتنا تو ضرور هو که قوم اسکے حالات سے واقف هو - اسکے فضائـل علمیه و دینیه سے آشنا هو - یه کسقدر حیرت انگیز اور افسوسناک امر هے که ایک ایسي مجلس کا جسکے مقاصد عظیم الشان هوں اور جسکي کامیابي بهي یقیني هو' اور جسکا عزم وحید یه هو که قوم کي تمام وہ ضرورتیں جو ایک مدت سے مدفون اور قحط الرجال سے قریب الفنا هو چکي هیں' دوبارہ زندہ اور بار آور کیجائیں' اسـکا میر مجلس ایک ایسا شخص کیا جاتا هے جس کے نام سے قوم کے کان بهي آشنا نهیں - لیکن ایسا کیوں هوا؟ صرف اسلیے هوا که قوم کي آنکهیں ندوہ کیطرف سے بند هیں' اور اسلیے هوا که اب وہ دل نهیں رهے جن میں همدردي اور خلوص کے جذبات تھے اور وہ هاتهه نهیں رهے جو همیشه بڑهنے کیلیے طیار اور مستعد رهتے تھے' اور وہ دماغ نهیں رهے جن میں قومي ضروریات پوشیدہ رهتي تهیں اور انکے تمام حقوق کي نگهداشت کي جاتي تهي - یـه کسقدر تعجب بالاے تعجب هے که ناظم کا انتخاب صرف چند اشخاص کے هاتهوں سے هو جاتا هے' اور قوم سے پوچها تک نهیں جاتا؟ ناظم کو کیا پڑي هے که قوم کے حصول آرا کا لحاظ کرے' اسکو ایک مغتنم موقع ملتا هے اور ایک غیر معمولي قدر و قدرت چنـد منٹوں میں هاتهه آجـاتي هے' وہ خوش خوش مسند نظامت پر جلوہ آرا هو جاتا هے' اور پهر اسکا جو کچهه بهي جي چاهے کر گذرتا هے -

میں حیران هوں که کس منه اور کس زبان سے کها جاتا هے که هم میں بیداري اور قومیت کا احساس هے؟ اگر یهي بیداري اور احساس هے تو میں سچ عرض کرتا هوں که یهه ایک نوم الحیات هے جسکو غلط فهمي سے آپ بیـداري تصور کیے بیٹـهے هیں - خـدارا سونچیے اور اپني ضروریات پر ایک گهري نظر ڈالکر ندوہ کے فلاح اور بهبودي کے اسبـاب فراهم کرنے میں سرگـرم هو جائیے! و ما علینا الا البلاغ - والسلام

ایـم - احمد - از بارہ بنـکي

# مطبوعات جدیدہ



## افــــادہ

قیمت سالانہ ۲ - روپیہ مع محصول - سدر لائن - آگرہ

یہ اردو کا ایک جدید ماهوار رسالہ هے جو نہایت نفیس کاغذ اور عمدہ چھپائي کے ساتھہ گذشتہ نومبر سے نکلنا شروع هوا هے - جناب نواب حاجي محمد اسمعیل خان صاحب اسکے مدیر اور ایڈیٹر هیں - غالباً مقصد اشاعت یہ هے کہ ملک میں جو تعلیمي اور سیاسي کام هو رهے هیں انپر ماهوار بحث کي جاے ' اور اوسکے علاوہ " دوسرے قسم کي بهي سوشیل ' ناول ' اور تاریخي مضامین " شائع کیے جائیں -

نـواب صاحب اردو کے قـدیمي اهـل قلم هیں جبکہ اردو کے لکھنے والے بہت کم تھے اور نہ اسقدر رسائل و اخبار نکلتے تھے - علي گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ میں عرصے تک انکے مضامین نکلے هیں اور مشہور رسالہ " معارف " کے بھي وہ نہ صرف مالک تھے بلکہ ایڈیٹري میں بھي شریک تھے - امید هے کہ انکي ایڈیٹري میں یہ نیا رسالہ ترقي کریگا ' اور دیگر اهل قلم بھي انکي اعانت کرینگے -

نومبر کا نمبر بطور نمونے کے شائع کیا گیا هے اسلیے اسمیں صرف وہ مضامین جمع کردیے هیں جو بعض اخبارات میں شائع هوے تھے ' مگر دسمبر کے نمبر میں متعـدد مستقل مضامین هیں اور پہلا مضمون جو ایجوکیشنل کانفرنس کے متعلق هے ' نہایت مفید نقد و مشورہ پر مشتمل هے اور ارباب کار کیلیے قابـل توجہ ' بشرطیکہ وہ توجہ کرنا چاهیں -

نواب صـاحب کے سیاسي افکار و آرا سے آجکل بڑا طبقہ قوم کا مخالف هے ' اور یہ امر بھي آشکارا هے کہ وہ الهـــلال کے کاموں سے خوش نہیں هیں ' تاهم میں یہ کہنے سے کسي طرح باز نہیں رهسکتا کہ نواب صاحب جس استقلال اور یک رنگي سے اپنے سیاسي عقائد پر قائـم هیں ' اور جس غیر متزلزل لب و لہجـہ میں همیشہ اپنے خیالات ظاهر کرتے رهتے هیں ' میں اپنے عقیدے میں اسے نہایت قابل تعریف و تحسین سمجھتا هوں -

زمانے کے خیالات یکسر پلٹ گئے هیں اور وقت کے طوفان نے بڑے بڑے محکم ستونوں کو بھي اپني جگہ سے هلا دیا هے - جو لوگ پچھلي صحبتوں کے مشہور رکن سمجھے جاتے تھے اور کل تک اپنے گذشتہ اصولوں کا وعظ کررهے تھے ' انھوں نے بھي زمانے کا رنگ دیکھکر بالاخر اپني جگہ چھوڑي ' اور زیادہ نہیں تو نئے خیالات و عقائد کي طرف دو چار قدم تو ضرور بڑھہ آئے ' مگر تاهم لوگ دیکھہ رهے هیں کہ نواب صاحب ممدوح اپنے خیالات پر اُسي استحکام و استواري سے قائم هیں جس طرح گذشتہ عہد میں تھے ' اور هر موقعہ پر بلا تامل اور بلا خوف تحقیر و تضحیک اپني قدیمي راے ظاهر کرتے رهتے هیں -

لوگ همیشہ انکے خیالات کي مخالفت کرتے هیں اور شاید هي کسي شخص کے سیاسي خیالات کو اسدرجہ عام طور پر مذموم سمجھا گیا هو ' جس قدر نواب صاحب کي تحریرات کو - عموماً انکي تحریرات کو حکام کي خوشامد اور انتہا درجہ کي خوشامد سے تعبیر کیا جاتا هے ' تاهم وہ اسکي کچھہ پروا نہیں کرتے اور اپنے خیالات برابر ظاهر کرتے رهتے هیں -

میں نے کسي قدر تفصیل سے اس امر کو اسلیے لکھا کہ میں انکے استقلال میں آجکل کے لوگوں کیلیے ایک بڑي عبرت پاتا هوں - انکو خوشامد اور غلامي کا الزام دیا جاتا هے - میں چاهتا هوں کہ کاش آجکل کے مدعیان حریت کي آزادي میں بھي ویسا هي استقلال غیر متغیر اور استقامت محکم پیدا هو جاے ' جسقدر ثبات و یک رنگي نواب صاحب کي خوشامد اور غلامي میں هے !

اگر ایسا هو تو پھر مصیبتوں کا خاتمہ هے - یاد رهے کہ کفر هو یا ایمان ' پہلي چیز استقامت هے ' اور ایمان نفاق آلود سے ثبات کفر بہر حال بہتر هے :

دو دل بودن دریں رہ سخت تر عیبیست سالک را<br>خجل هستم زکفر خود کہ دارد بوے ایمـان هم !

اُس حریت کے ادعا کو لیکر کیا کیجیے جسمیں ایک ادنی سي آزمایش کي بھي تاب نہ هو ؟ وللہ در الشاعر :

وفـاداري بشـرط استـواري اصـل ایمـاں هے<br>مرے بتخانے میں تو کعبے میں گاڑو برهمن کو

میں جانتا هوں کہ جمود فکر اور استقامت راے ' دو مختلف چیزیں هیں ' اور جس طرح ثبات راے ایک عمدہ جوهر اخلاقي هے ' اُسي طرح طلب حق اور اعتراف گمرهي بھي بنیاد هدایت و سعادت هے - لیکن اگر ایک شخص کو اپني غلطي محسوس نہیں هوتي اور اسلیے اپني غلط راے پر صداقت سے قائم هے ' تو اُسکي راے کي تو پوري سختي سے تغلیـط کیجیے ' مگر ساتھہ هي اُسکي استقامت کي پوري فیاضي سے تعریف بھي کیجیے ' اور بن پڑے تو اپنے حق کے قیام کیلیے اُسکے باطل کے ثبات سے سبق لیجیے !

اگر افادہ کو تمام اردو اخبار و رسائل اور قومي کاموں کے پر انتقاد و بحث کیلیے مخصوص کردیا جاے تو یہ بہت بہتر هوگا ' کیونکہ اس قسم کا کوئي اردو رسالہ ملک میں نہیں هے -

چھپائي لکھائي اور ضخامت کے اعتبار سے قیمت نہایت کم هے اور امید هے کہ لوگ اسکي قدرداني میں بخل نہ کرینگے کیونکہ ملک میں سنجیدہ رسائل کي ضرورت شدید هے ' اور گو انکے سیاسي آرا سے هم لوگوں کو اختلاف هو تاهم رسالے کے دیگر حصص کے فوائد میں تو کلام نہیں -

## هندوستاني دوا خانہ دهلي

# جـــزائـــر فلـي پـائـن

شیخ الاسـلام کا تقرر اور دعوۃ دینیہ کی تعریف

## الشیخ محمد وجیهه النـابلسي



( جزائر فلي پائن کے باغات کا ایک منظر ! )



( جزیرہ صرور ( فلي پائن ) کا ایک مکان )

الہلال کی کسی گذشتہ اشاعت میں جزائر فلي پائن کے مسلمانوں کا تذکرہ بہ تفصیل ہوچکا ہے - قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ مسلمانان جزائر مذکورہ نے اپنے امریکن گورنر میجر فنلي کو اپنـا وکیل بنا کر قسطنطنیہ بھیجا تھا ' اور اُس نے پیشگاہ خلافۃ علیہ میں انکی جـانب سے مندرجۂ ذیل مواد عرض کیسے تھے :

" مسلمانان فلي پائن نے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں ان کی جانب سے سلطان المعظم کے رئیس دیني اور خلیفـۃ المسلمین ہونے کی حیثیت کا اعتراف کروں ' اور اطمینان دلاؤں کہ ریاست ھاے متحدہ امریکہ ان کے مذہبي امور میں کسي طرح کي مداخلت کرنا نہیں چاھتي بلکہ انکي دیني حالت کي اصلاح و ترقي کي خواھشمند ہے -

نیز وہ چاھتے ہیں کہ پیشگاہ خلافت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کرکے بھیجا جاے جوانکے مذہبي اعمال و اعتقاد کي اصلاح کرے ' اور اُسکي نگراني میں وہ ایک سچے مسلمان ہونے کا درجہ حاصل کرسکیں - حکومت امریکہ نے انکي اس خواهش کو معقول قرار دیا ہے اور وہ اپنے صرف و تنخواہ سے ایک ایسے رئیس دیني کے تقرر کي بدل خواهشمند ہے "

سلـطان المعظم نے انکي درخواست کو منظور فرمایا اور جزائر فیلي پائن کیلیے " شیخ الاسلام " کا ایک عہدہ قرار دیا گیا جسکے مصارف حکومۃ امریکہ دیگي ' اور جو اپني ریاست دیني میں بکلي آزاد و خود مختار ہوگا -

چنانچہ اس عہدۂ جلیلہ پر سب سے پہلے جو بزرگ مامور ہوے ' وہ حضرۃ الشیخ ' السید محمد وجیهہ افندي النـابلسي امین الفتـاوی مشیخت اسلامیہ ہیں -



السید محمد وجیهہ افندي ' شیخ الاسلام جزائر فلي پائن

تمام امور ضروریہ کے طے پا جانے کے بعد وہ آستانے سے بعزم جزائر روانہ ہوگئے - ۱۴ - دسمبر کو بمبئي پہنچے - وهاں سے دهلي آئے - دهلي سے علیگدہ ' علي گـدہ سے دیوبند گئے - پھر چند دنوں بہ تقریب اجتماع اسلامي آگرہ میں تشریف فرما رہے - وهاں سے کلکتہ اور رنگون ہوتے ہوے غالباً فلي پائن روانہ ہوگئے ہیں -

آگرہ میں مجھے سید موصوف سے شرف نیاز حاصل ہوا ' اور دو تین مفصـل صحبتیں مختلف شئـون و مسائل اسلامیہ و سیاسیہ پر ہوئیں - وہ ایک نوجوان فاضل ہیں جنکا اصل وطن نابلس ( اطراف شـام ) ہے ' مگر پرورش قسطنطنیہ میں پائي ہے ' اور علوم دینیہ کي تحصیل و تکمیـل کے ساتھ فرانسیسي اور ( غالباً ) جرمن زبان کو بھي حاصل کیا ہے - ترکي کے توطن کي وجہ سے ترکي زبان مثل مادري زبان کے بولتے ہیں ' اور عربي بطور زبان ثاني کے مگر صحیح و فصیح -

میں نے انھیں ایک فاضل ' وسیع المعلومات ' اور ایک عالم منور الفکر و روشن خیال پا یا - انکے خیالات میں جمود نہیں ہے ' مگر ساتھ هي غیر معتدل آزادي بھي نہیں ہے - عہد حمیدي کا ذکر آیا تو انھوں نے اسکے استبداد و جبر کو مخالف کتاب و سنت بتلا یا ' لیکن نئے عہد عثماني کي بے اعتدالیاں بیان کي گئیں تو انکو بھي انھوں نے تسلیم کیا -

دعوۃ و اصلاح کے مسئلہ میں وہ بالکل الہلال کے مشرب سے متفق

# اقدامات عثمانیہ

ایـک عثـماني طیـــارہ

•

شوکت بلقیس خانم

انـگلستان کي نئي ڈاک کے اخـبارات میں مس فـریھوک (Miss Frehauke) کا تـذکرہ نہـایت فخر و مبـاهات کے ساتھہ کیا گیا ھے جس نے ایک ھوائي جہاز میں کچھہ دور تک سفر کیا -

یورپ میں ایسا ھونا کچھہ بھي عجیب نہیں ' بلکہ ایک ایسي معمولي بات ھے جسکا تذکرہ بھي ضروري نہ تھا - البتہ حال میں ایک نوجوان ترک خاتون شوکت بلقیس خانم کا ھوائي جہاز میں اڑنا اور ادرنہ سے قسطنطنیہ تـک آنا ' یقیناً ایسا واقعہ تھا جسپر فرانس کے تمام اخبارات و رسائل نے بجا طور پر تعجب کیا -

خانم موصوفہ ایک نوجوان تـعلیم یافتہ خاتون اور فتحي بک کي بیوي ھیں - پچھلے دنوں جو مشہور انجمن خواتین عثمانیہ کي اعانۃ حکومت کیلیے قائم ھوئي تھي ' اُسکي تاسیس میں سب سے زیادہ حصـہ انھوں نے لیا تھا - انـقلاب دستوري کے بعد باعانـۃ



احمد رضا بک جو جمعیۃ طلب حقوق نسواں کیلیے قائم ھوئي تھي ' جسکے دو عـظیم الشان جلسے منعـقد ھوکر تمام یورپ میں مشہور ھوگئے تھے ' اور جسکي اعانت کا سلطان المعظم نے بہ نفس نفیس وعـدہ کیا تھا ' اسکے ارکان مشہورہ میں سے ایک رکن رکین یہي بلقیس خانم تھیں -

انکے اس مردانہ وار طیـران ھوا نے تمام ترکي میں شہرت حاصل کرلي ھے ' اور متعدد مقامات سے عورتوں کي انجمنوں نے انکے لیے تحائف بھیجے ھیں - اڑنے سے پہلے اور بعد ' خواتین عثمانیہ کے دو جلسے منعـقد ھوے ' جسمیں بڑے بڑے اعیـان و مشاھیر کي خواتین شریک تھیں - بلقیس خانم نے ایک فصیح و بلیغ تقریر کي اور کہا :

" وقت آگیا ھے کہ اپني ملت کے زوال و ادبار کے ماتم میں ھم عورتیں بھي مساویانہ حصہ لیں ' کیونکہ ھر بات میں ھم اپنا مساویانہ حق مردوں سے طلب کرتي ھیں "

انھوں نے کہا کہ :

" ھوائي جہاز میں بیٹھکر کچھہ دور تـک جانا اب متمدن عالم کي ایک نہایت ھي معمولي اور عامۃ الورود بات ھوگئي ھے - اسمیں کوئي ندرت نہیں پس میں نے جو یہ ارادہ کیا تو اسلیے نہیں کہ یہ کوئي عجیب اور نادر واقعہ ھوگا ' بلـکہ صرف اس غـرض سے کہ همت اور اقـدام عملي کي ایک نظیر قائم کروں - وہ میري ملت محبوب و محترم کیلیے اولوالعزمانہ اعمال کا محرک ' اور بـلند نظرانہ مقاصد کیلیے داعي ھو "



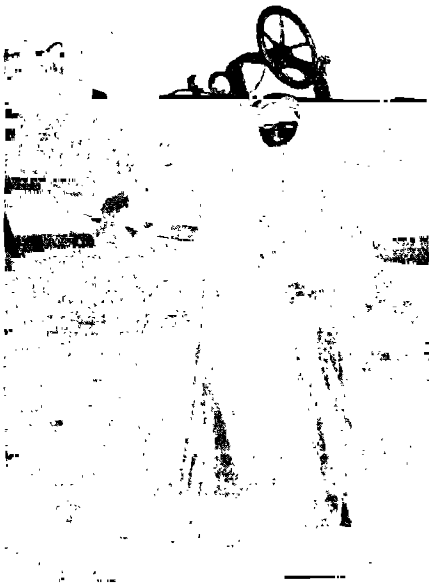
بلقیس خانم ھوائي جہاز میں

خـانم موصوفہ کي اس دلیري نے تمام خواتین عثـمانیہ میں ایک تازہ روح عمل پھونک دي ھے - صرف عورتیں ھي نہیں بلکہ مردوں پر بھي اسکا ھمت افزا اثر پڑا ھے - انھوں نے اپنے ساتھہ بہت سے چھپے ھوئے اوراق رکھہ لیے تھے جو ھر آبادي پرسے گذرتے ھوئے پھینکتي جـاتي تھیں - اُن میں سے بعض پر طلب غیرت و حمیت کے جملے تھے ' بعض پر دعائیہ فقرے ' اور اکثر اوراق پر تو یہ لکھا تھـا کہ " ملـۃ نجیبۃ عثـمانیہ کے نام ' غیرت ' حمیت ' صـداقت ' اور عمل کا پیام مقدس !! "

یہ گویا دارالخلافـۃ عثمانیـہ کا ایک افتراعي واقعہ ھے - لیکن جو با قاعدہ اور منظم آزادي بوجہ اپني حکومت ھونے کے رھاں جدید نسل کي عورتوں کو ملي ھے ' امید ھے کہ وہ ابھي عرصے تـک اُنھیں بے اعتدالانہ آزادي کے نقائـص سے محفوظ و مصئون رکھیگي -

گذشتہ ڈاک کے تمام عثماني جرائد و رسائل نے اس واقعہ کي تشہیر و تعظیم میں حصہ لیا ھے ' اور مصور رسائل نے اس دلیرانـہ سفر فضائي کے مختلف حصونکي تصویریں شائع کي ھیں - علي الخصوص معاصر محترم آستانہ " شھبال " اور " رسملي " جنکي اشـاعـات کا بـڑا حصہ اسي واقعـہ کے رسوم و صـورہ سے پـر ھے - ھم بھي تین مختلف تصـویریں معـاصرین آستـانہ سے نقل کرتے ھیں -

دو تصویریں تو خود خانم موصوفہ اور ھوائي جہاز کي ھیں ' اور ایک تصـویر اُس مجلس خـواتین کي جو اُس موقعہ پر منعقد ھوئي تھي -



بلقیس خانم ھوائي جہاز کے لباس میں

# مذاكرۂ علميه

## اثــار عــــرب

مصر کے موجودہ تعلیم یافتہ اشخاص سے مجھے ہمیشہ بے اعتقادي رهي هے ' الا دو شخص ' ایک قاسم امین بک مرحوم صاحب تحریر المراۃ ' اور دوسرے احمد زکي بک صاحب السفر الي المؤتمر و الدنیا في باریس وغیرہ -

پچھلے دنوں احمد زکي بک نے جامعہ مصریہ میں اثار عرب پر تقریروں کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا ' جسمیں مختلف مواضیع ادب و تاریخ و علوم و علم اللسان پر نہایت وسعت نظر و دقت راے سے بحث کي تھي - اب اُن سب کا مجموعہ شائع ہو گیا ھے - آج انکي ایک تقریر کا تھوڑا سا حصہ درج کیا جاتا ھے جو زیادہ خشک او علمي نہیں ھے تا کہ عام طور پر دلچسپي سے پڑھا جاے ( ایڈیٹر ) -

حضرات !

سب سے پہلے میں عربي طریقہ پر سلام کرتا ھوں اور ھر شخص سے فرداً فرداً کہتا ھوں کہ " سـلام علیک " اسکے بعد میں اسـلامي طریقہ پر سلام کرتا ھوں اور کہتا ھوں " السلام علیکم " -

اس سلام مزدوج کے بعد میں وہ لفظ استعمال کرتا ھوں جو اھل فرنـگ نے عربوں سے لیا ھے اور جسے بلحاظ معني اصلي کے میں آپ سے کہتا ھوں ' یعني " Salamlek " -

حضرات ! اھل یورپ تو اس تیسرے لفظ کو تملق و تذلل اور انتہاء خضوع و خشوع کے لیے استعمال کرتے ھیں ' مگر در حقیقت یہ لفظ اس اثر کا ھمیں پتہ دیتا ھے جو اسلامي تمدن نے یورپ کي مغربي قوموں پر ایک زمانے میں ڈالا تھا -

کیا اس عالم کي یہ سنت جاریہ نہیں ' کیا تمدن کا یہ قاعـدہ نہیں کہ جب مختلف و متبائن قومیں باھم ملتي ھیں اور ایک کو دوسرے سے سابقہ پڑتا ھے ' تو ضرور اس سے ایک کا اثر دوسرے پر پڑتا ھے ' اور یہ اثر اسقدر قوي ھوتا ھے کہ بالاخر عام اور خاص ' دونوں قسم کے حالات میں ظاھر ھوتا ھے ؟ اس تاثیر کا سر چشمہ تمدن کي قوت ھے - غالب و چیرہ دست قوم معراج تمدن کے جسقدر بلند زینے پر ھوگي ' اور مغلوب قوم پر اسکو جسقدر تسلط و اقتدار حاصل ھوگا ' اسي نسبت سے یہ اثر بھي کمزور و ضعیف اور قوي و استوار ھوگا -

کسي قوم میں جب تمدن پھیلتا ھے ' تو ضرور اسکے افراد بھي اس بسیط زمین پر پھیلتے ھیں اور دوسري قوموں پر غالب ھوجاتے ھیں - وہ قبائل جو اسکے جوار میں یا اسکے ساتھہ رھتے ھیں ' اسکا کہنا مانتے ھیں ' ان پر فوراً اُس قوم کو یک گونہ حکومت حاصل ھوجاتي ھے گو یہ حکومت ظاھري نہ ھو بلکہ معنوي ھو - جو لوگ تفکر و تامل کو کام فـرماتے ھیں انہیں اس حـکومت معنوي کے آثـار تجارت ' زراعت ' صنعت ' اخلاق و عادات ' علوم و معارف ' بلکہ لہو و لعب ' ظرافت و مزاح ' وقار و رندي ' غرضکہ زنـدگي و تمدن کے ھر شاخ و مظہر میں اسطرح نظر آجاتے ھیں ' جسطرح صبح کي پیشاني یا دن کي روشني نصف النہار میں !

اجتماع و تمدن کے اس بدیہي قانون کے ثبوت کے لیے میں آپ کو دور نہیں لیجاتا - صرف اتنا کہتا ھوں کہ آپ ذرا اپنے گرد و پیش پر ایک نظر ڈالیں - کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ھم میں سے ایک شخص جو اپني مادري زبان بھي اچھي طـرح بول نہیں سکتا اور ( اسکے نزدیک ) اسکي بدقسمتي سے خدا نے اسکو کسي عجمي زبان میں استعـمال و انہماک کا موقع بھي نہیں دیا ' مگر با ایں ھـمہ جب وہ اپنے کسي دوست اور ھم چشم سے ملتا ھے تو فوراً کہتا ھے : " بونجور موں شیر بوں سیوار " ( یہ ایک فـرانسیسي کـلمۂ مـزاج پرسي و تعارف ھے جو اب فرنـگي مآب مصریوں میں بجاے کیف حالک کے جاري ھوگیا ھے ' اور انکي تقلید سے اسکا استعمال اسقدر بڑھگیا ھے کہ عام طور پر ھر شخص بولنے لگا ھے حتی کہ سلام علیک تک متروک ھے ! - الھلال ) کیا یہ امر اب قطعي نہیں کہ عنقریب وہ دن آنے والا ھے جبکہ ھمارے لڑکے گھروں میں بھي گوڈ مارنـنگ گوڈ نائٹ مائي ڈیر ' کہا کرینـگے -

نہیں ' وہ دن تو آگیا - اب تو گھروں میں بھي ھمارے لـڑکوں کي زبان سے یہي نکلتا ھے -

لعمري ( اپني عمر کي قسم ) ' یـہ نفوس کا ضعف ' مزاج کي کمزوري ' اور اخلاق کي پستي ھے - یـہ حرکت علما کے نزدیک تنـگ ظرفي ھے اور نیـم علما کے نزدیک خود نمائي - رھے جاھل تو انکے لیے اسقدر کہدینا کافي ھے کہ وہ جاھل ھیں !

میرے نزدیک اس تنگ ظرفي اور خود نمائي ' دونوں کے خلاف اخـلاقي جنـگ کرنا چاھیے تاکہ ھـم اپني قـومیت اور زبان کو محفوظ رکھہ سکیں ' اور اپنے ملک کے زندہ کرنے کے متعلق ھماري کوششیں کامیاب ھوں -

لیکن آج شب کي صحبت کا میرا موضوع مجھے مجبور کرتا ھے کہ میں بہت سے مقامات پر عربي الفاظ کے بدلے غیر عربي الفاظ استعمال کروں ' یہ اسلیے تاکہ ان پس ماندہ آثار اور لازوال ماثر کو بیان کرسکوں جو ھمارے آباء و اجداد یورپ کي قوموں میں اپنے بعد چھوڑ آئے ھیں - ( اسکے بعد خطیب نے فرانسیسي زبان کا ایک فقرہ لکھا ھے مگر وہ ھم نے اسلیے خذف کردیا کہ قارئین الھـلال میں بمشکل کچھہ لوگ ایسے ھونگے جنکے لیے وہ چند اصوات مرتبہ سے زیادہ ھو - الھـلال )

آپ نقش حیرت بنجائینگے جب میں آپ سے کہونگا کہ (Ebahi) اور (Ahuri) یہ دونوں فرانسیسي لفظ خالص عربي اصل سے مشتق ھیں - پہلا لفـظ (Ebahi) جسکے معني پریشان و حیـران کے ھیں ' اور اسي طرح اطالي زبان کا یہ فعل (baire) جو اسکے ھم معني ھے ' دونوں عرب کے اس قول سے نکلا ھے کہ " فلاں مائر بائر " یعني حیران و پریشان ھیں - دوسرا لفظ یعني (Ahuri) جسکے معني مبہوت و مرعوب ھونیکے ھیں ' وہ بھي اس جملے سے نکلا ھے کہ " بہرت فلاناً فانبہرا " کیا اب بھي کسیکو حیرت و تعجب ھے ؟ حالانکہ جب سبب ظاھر ھو جاے تو تعجب دفع ھوتا جاتا ھے ' اور اشتقاق جسقدر واضح ھے وہ تو ظاھر ھي ھے -

اس فرانسیسي فقرہ میں میں نے ایک لفظ (Sauche) استعمال کیا تھا - یہ لفظ بھي عربي نژاد ھے - اگر اطالي لہجہ میں اسکا تلفظ کریں تو " سوکي " ھوگا ' اور اگر ھم اطالي زبان میں اسکے ھم معني لفظ تلاش کریں تو ھمیں دو لفظ (Zicca) اور (Zucco) ملینگے ' اور اگر اب ھم اسکے بعد یہ آیت تلاوت کریں : زرع اخرج شطأہ فآزرہ فاستغلظ فاستوي علی ( سوقہ ) یعجب الـزراع تو اسکا مشتق منہ واضح ھو جائیـگا ( یعني لفظ سوق ) -

هیں مجھے پوري امید ہے کہ انشاء الله العزیز انکا قیام جزائر فلي پائن میں ایک قوي حرکت دیني پیدا کر دیگا - مسئلۂ تبلیغ اسلام کے متعلق میں نے بہت سے مطالب ضروریہ انکي خدمت میں عرض کیے ہیں -

ایک ایسے دور دراز مقام کے قیام کو منظور کرنا هي انکے ایثار نفس کي دلیل بین ہے - انھوں نے اس دیني خدمت کیلیے تنخواہ لینا بھي گوارا نہیں کیا - صرف پچاس پونڈ ماهانہ اپنے مصارف کیلیے لینگے ' اور قسطنطنیہ میں انکے اهل و عیال کیلیے ۳۰ پاؤنڈ ماهانہ پہنچتے رهینگے -

انھوں نے کرنل فنلے سے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کے بارے میں بالکل آزاد و خود مختار هونگے - عربي تعلیم کے نشر و اشاعت میں حکومت محلیہ انہیں مدد دیگي - خطبہ میں سلطان المعظم کا نام لیا جایگا ' اور أنکے تمام احکام و اوامر دربار خلافۃ کے احکام تصور کیے جائینگے -

جزائر فیلي پائن میں مسلمانوں کي آبادي پانچ لاکھ سے زیادہ ہے - انکے علاوہ قدیمي بت پرستي بھي باقي ہے جو بہت تھوڑي سعي سے مبدل بہ اسلام هو سکتي ہے -

هندوستان کے مسلمانوں کے لیے یہ سمجھنا مشکل هوگا کہ دولۃ برطانیہ جو کچھہ اپنے سات سے دس کروڑ مسلمان رعایا کیلیے نہیں کرسکتي ' اس سے کہیں زیادہ ریاست هاے متحدۂ امریکہ صرف پانچ لاکھہ نفوس اسلامیہ کیلیے کر رهي ہے - وہ خود اپني معرفت سے انکے لیے ایک شیخ الاسلام مقرر کراتي ہے اور سلطان المعظم کے تحت ریاست دیني انہیں سپرد کردیتي ہے - انگلستان کیلیے ( بقول ٹائمس ) ایک وحشي گورے کے خون کے آگے تمام مسلمان رعایاے هند کا اضطراب اور ایک عظیم الشان اسلامي حکومت کي تباهي کوئي شے نہیں ' مگر غنیمت ہے کہ امریکہ ایسا نہیں سمجھتي !

حال میں سر ولیم ویڈر برن کي ایک چٹھي اخبار نیشن میں شائع هوئي ہے جسمیں انھی جزائر فلي پائن کا ذکر ہے اور امریکہ کے طرز حکومت سے گورنمنٹ هند کا مقابلہ کیا ہے - وہ لکھتے هیں :

" امریکہ کے پریسیڈنٹ ولسن کا رویہ اهل برطانیہ کیلیے قابل غور و عبرت ہے - جب هندوستان کي کونسل میں مسٹر گوکھلے کا بل جبري تعلیم کے متعلق نامنظور هوا تو اسي وقت بیان کیا گیا تھا کہ جزائر فلي پائن میں امریکن گورنمنٹ نے میونسپلٹیوں کے ذریعہ جبري تعلیم رائج کردي ہے ' اور اسکا نتیجہ یہ ہے کہ برٹش انڈیا کے مقابلہ میں وهاں طلبا کي تعداد دس حصہ زیادہ نظر آتي ہے !

پریسیڈنٹ ولسن نے علانیہ وعدہ کیا ہے کہ امریکن گورنمنٹ بہت جلد ان جزائر کو آزادي عطا کر دیگي ' مگر هندوستان کو ابتک کوئي ایسي امید نہیں دلائي گئي ! ! "

## زمینــدار ریلیف فنڈ ڈیپوٹیشن

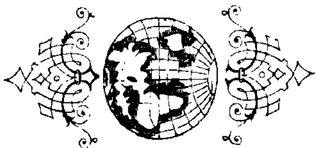
بسرپرستي علامہ عبد الله عمادي ایڈیٹر زمیندار بغرض فراهمي چندہ ۲۱ جنوري کو لاهور سے روانہ هوگا - همیں اپنے مسلمان بھائیوں سے پوري توقع ہے کہ حتی الامکان اس ڈیپوٹیشن کي حوصلہ افزائي سے اپنے قومي اخبـار ( زمینـدار ) کے ساتھہ سچي همدردي اور محبت کا عملي ثبوت دینے سے دریغ نہیں فرمائیں گے -

منیجر زمینــدار

## مشاهیر اســلام رعایتي قیمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۲ ) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۳ ) حضرت محبوب الهي رحمۃ الله علیہ ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۴ ) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۵ ) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۶ ) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۷ ) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۸ ) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۱۲ ] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۴ ) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۵ ) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۱۶ ) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۷ ) حضرت امام بخاري ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۱۸ ) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۰ ) نواب محسن الملک مرحوم ۳ نہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۲ ) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ ( ۲۳ ) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۲۴ ) حضرت شہباز رحمۃ الله علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ نہ ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمۃ الله ۲ نہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۷ ] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۸ ] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۰ ] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۱ ] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۶ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [ ۳۶ ] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ ( ۳۸ ) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ ( ۳۹ ) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحہ کي قیمت یک جا خریـد کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۴ - انہ - ( ۴۰ ) یاد رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ ( ۴۱ ) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - انہ - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [ ۴۴ ] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [ ۴۵ ] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھہ هزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۶ روپیہ ۷ انہ [ ۴۶ ] هشت بہشت اردو خواجگان چشت اهل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [ ۴۷ ] رموز الاطبا هندوستان بھر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکے نام بھي لکھدئے هیں - عام طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [ ۴۸ ] الجریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۴۹ ] صابون سازي کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -

ملنے کا پتہ ـــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین ضلع گجرات پنجاب



# بريد فرنگ

## سنـــه ۱۳ - اور هـــلال

### قديم و جديد مسئله شرقيه

( از گرافک ۲۷ دسمبر )

انيس سو باره نے همیں پرانے " مسئلــه شرقيــه " کا خاتمه دکهايا اور انيس سو تيره نے اپني طنز آميز فياضي سے ايک نيا مسئله " شرقيه " ايجاد کرديا - يهي شے اس سـال کي اصلي مزيت اور ديرپـا خصوصيت هے جسکي وجه سے يه سـال يورپ کي تـاريخ ميں هميشه مشهور و معروف رهيگا -

اس لحاظ سے يه سال نه صرف برا تها ' بلکه بلا ادنى مبـالغه کے ايـک مضرت رساں سـال تها - بلقان ميں يورپ کي بزدلي اور شديد بربريت کي کاميابي سے جو اچهه هوا ' ارباب سياست کے ليے اميد کي برباد شده صـورت هے ' اور اصحاب خـيـال ( Idealist ) کے ليے اس فـريب کا انکشاف جسميں وه اب تـک مبتلا تهے - مگر يه اسکي اکيلي برائي نهيں کيونکه يه اپنے انـدر اور بهي برائياں رکهتا هے -

اس نے آينده کے بے گناه لوگوں کے ليے ايک ايسا بوجهه ترکـه ميں چهوڑا هے ' جسکا فيصله وه هميشه کے ليے کـرسکتا تها اور صـرف اسيقدر نهيں بلکه اس بوجهه کے ساتهه مزيد پيچيدگياں بهي - سر ايڈ ورڈ گرے ' همیں حکم ديتے هيں که هم شکر کريں که جنگ يورپ سے بچگئے - سر ايڈورڈ گرے کا يه قول تو بالکل غير فاني تک کے انداز ميں هے ' بلکه اسکے اس دائمي تسلي کي دوسري شکل که " جب تک خوش طبعي کي شمع ميں روح کي آگ روشن هے اور درستي کا بازو پر نهيں جهاڑتا ' اسوقت تک مهر و عنايت ميں تفريق کي کيا پروا ؟ "

بدقسمتي سے اس صورت خاص ميں زندگي کي شمع بڑي حد تک بے حيائي کي شمع هے -

اور رها " بين القومي دوستي کا بازو " تو اسکي اصلي فکر يه هے که ان غير " زنده دل " جنگي تيـاريوں کي عظيم الشان وسعت کو پوشيده رکها جائے جو هر سلطنت دوسرے کے ليے کررهي هے !

بيشک هم اس سال جنگ سے بچگئے هيں اور شايد آينده سال بهي بچے رهيں ' مگر نو حلقه بگوش قوموں کا آه و زاري کرنا ' دول کي نا جائز خواهشوں کے ليے نئے رقيبوں کا پيدا هونا ' اور اسلحه بندي ميں دول کي منافست کا وسيع اور تيز هونا ' يه چيزيں اس صلح کي داستان سنائيگي جس پر سر ايڈ ورڈ گرے کو اسقدر ناز هے !

آؤ ذرا اور زياده قريب سے ۱۹۱۳ کے ترکه کو ديکهيں ! گذشته سال تو معقول اميدواري ميں ختم هوا تها - بلغاري قسطنطنيه کے دروازه پر تهے - ترک اپنے آخري يورپي خندقوں ميں چهپے هوے تهے - سرويا اور بلغاريا کا عهد نامه اتحاد اپنے ان دفعات کے ساتهه ابهي تـک صحيح و سالم تها جو مفتوحه زمينوں کي قوميت کے اصول پر تقسيم کے متعلق تهيں - يورپ کي سياست کا يه شعار تهاکه بلقان بلقانيوں کے ليے هے ' اور اس شعار کي پيروي بلکه اسکے معني کي تصوير کشي کے ليے دول نے البانيه کے آزاد کرنے کا فيصله کرليا تها - ايشيا ميں ايک مستحکم اور دوباره پيدا هونے والي ترکي کے مستقبل نے بظاهر وزير اعظموں کي تمام قيمتي اور تازگي بخش فياضي کو مشغول کر ليا تها ' اور انهوں نے ترکي کي اس نئي قلمرو کي حفـاظت کے ليے جزائر ايجين کي قسمت کا فيصله اپنے هاتهوں ميں ليليا تها - ان تمام باتوں سے ايک لـلچانے والي اميد پيدا هوئي ' اور اس توقع کي پوري پوري تصـديق هوئي که بالاخـر يورپ کے وجـدان ( کانشنس ) سے مسئـله شـرقيه کا اثر اتر جائيگا -




يه صحيح هے که اس زرد هلال کا گردش کرتا هوا آسمان ' ابر سے صاف نه تها -

ليکن يه بهي تو معلوم هوتا تها که صبح طوفان کي علامتيں اگر درحقيقت غفلت و بے پرواهي کے قـابل نهيں ' تو انکا انتظام هوسکتا هے -

افسوس ! يورپ کي فـياضـي اور اسکي همت ' دونوں فريب ثابت هوئيں - اسکا مصنوعي اتحاد ضروري تصفيه کے بجبر نفـاذ کرنے کے قـابل نـه نکـلا ' اور اسليے سنـه ۱۹۱۲ ع کي درخشاں اميديں خون کے سمندر ميں حل هوگئيں ' اور انـکي يه گم گشتگي عهدنامه بخارست کي بے شرم خشک مزاجي کي صورت ميں قلمبند کي گئي !!

غرض سال گذشته کے تمـام نتـائج کي فهرست اسطرح بنـائي جاسکتي هے :

( ۱ ) مسئلهٔ مقدونيه ايک ايسي صورت ميں دوباره زنده هوا هے جو " عثماني مظالم " کے زمانے سے بے انتها زياده خطرناک هے -

( ۲ ) ايک نيا مسئله البانيـا پيدا هوا هے جس نے بلقان کي معمولا پريشان سياست کے ليے بے چيني کے نئے عناصر فراهم کردیے اور يورپ کے توازن دول کے خوشگوار ميدان ميں زلزله ڈالديا -

( ۳ ) ڈنيوب کے جنوب پر ايک بلغاري ( Alsace ) تخت نشين هوا هے -

( ۴ ) اور آخر ميں يه که دول عظمى کي جوع الارض نے اپنے کو کمزور باب عالي کے ايشيائي ممالک پر مبعدود کرليا هے ' جهاں

اصل یه هے که اهل یورپ نے زراعت کے متعلق بہت سي چیزیں عربوں سے سیکھیں جیساکه هم آگے بیان کرینگے - ان امور کے ساتھه انکے اسماء بھي اپني زبان میں داخل کرلیے' لیکن یه اسماء کبھي بحالت مفرد لیے اور کبھي بحالت جمع - Sonche جو اسوقت زیر بحث هے' انھوں نے لفظ ( سوق ) سے لیا هے جو جمع هے ساق کي - اسکے بعد اسمیں تحریف کي اور اسکو سطح زمین سے زیر زمین لیگئے اور بیخ و بن کے معني میں استعمال کرنے لگے - پھر اس تصرف و تحریف کا دائرہ اور وسیع کیا اور اسکو ان تمام معاني میں استعمال کرنے لگے جن میں که لفظ جرثومه استعمال کیا جاتا هے -

هزارها الفاظ هیں جو همیں یه بتاتے هیں که عربوں نے اهل یورپ پر اپنے اثر کا جو نقش بٹھایا تھا وہ اسقدر پائدار تھا که آج تک باقي هے - هاں یه صحیح هے که قصر تمدن کو زمانے اور حوادث کے هاتھوں نے مسمار کردیا' مگر اسکے کھنڈر ابتک قائم هیں جو اپني خاموش آواز میں شاعر سے باتیں کرتے هیں' مسافر کا دامن دل کھینچتے هیں' اور دلوں میں گزرنے والے خیالات سے سرگوشیاں کرتے هوے عربوں کے ان مآثر و مفاخر کي داستانیں بیان کرتے هیں جو کل تک تھے مگر آج نہیں هیں !

آج میں آپکے سامنے ایسے الفاظ کے متعلق اپني معلومات کا ایک حصه بیان کرونگا' جو فرانسیسي ( اور اسکے مختلف لہجوں یعنے ڈائلیکٹ میں جو فرانس کے بعض حصوں میں رایج هیں ) اطالي ( اور اسکے ان مختلف لہجوں میں جو جزیرہ نماے اطالیه اور اس سے ملحق جزائر میں پیدا هوے ) اسپیني اور پرتگالي میں ( اور ان دونوں کے ان لہجوں میں جو اندلس میں پیدا هوے اور حسب قانون نشو و ارتقاء اب نیست و نابود هوگئے ) موجود هیں -

میں نے ابھي آپ سے کہا که ساغترف ( خطیب نے اس مضمون کے لیے که " میں اپني معلومات کا تھوڑا سا حصه بیان کرونگا " یه الفاظ استعمال کیے هیں : " ساغترف لکم " و لکن ما اعلم انه ماخوذ عن العربیه - الهلال )

مگر اس لفظ سے اسوقت تک آگے نه بڑھونگا جب تک که آپ کو یه نه بتاؤں که اهل یورپ نے (Carate) اسي لفـظ سے نکالا هے - (Carafe) تو فرانسیسي هے' مگر یہي لفظ بتغیر بعض حروف اطالي میں (Caraff) صـقلیه میں (Carabba) اور اسپیني میں (Carrafa) هے - گو ان تمام قوموں کے تلفظ میں اختلاف هے مگر یه امر ان سب میں مشترک هے - ان سب نے مصدر کا استعمال اسم کے معني میں کیا هے - چنانچه انکے یہاں اسکے معني هیں ایک شیشے کا برتن جسمیں پاني یا شراب رکھي جاتي هے ( یعني واٹر گلاس - - الهلال ) -

میں ایک ایسے میدان میں اترنا نہیں چاهتا جسکا میں مرد نہیں - انگریزي کے متعلق میري واقفیت محدود' جرمني کے متعلق اسکا عدم وجود برابر' یوناني کے متعلق اس صفر کے برابر جو رقم کے دهني طرف لکھا جاتا هے' علی هذا وہ تمام زبانیں جنھوں نے ٹھیک اسیطرح علوم اور روزانه زندگي کے متعلق الفاظ کا ایک کثیر ذخیرہ عربي سے لیا' جسطرح که آج هم بے سوچے سمجھے انکے هزارها الفاظ استعمال کررهے هیں' اور هماري اس بے پرواهي کا یه عالم هے که بہت سے ایسے الفاظ کیلیے بھي انکے دست نگر هیں جنکے هم معني الفاظ هماري زبان میں موجود هیں - یہاں ان الفاظ کا ذکر نہیں جنکو ارباب علم و فضل مخصوص اغراض یا ایسي نو ایجاد اشیاء کے لیے وضع کرتے هیں' جو پہلے غیر معروف و معلوم تھیں - یه الفاظ تو تمام بني نوع انسان کي ملک هیں' هر شخص انکے استعمال کا حق رکھتا هے - اس عالم میں یہي سنت الهیه هے - البته کبھي انکا سرچشمه هم تھے' آج دوسرے هیں : و تلک الایام نـداولھـا بین الناس -

مجھے امید هے ( استغفر الله میں کیا کہه رها هوں ) نہیں' همارا فرض هے که هم تمام عربي بولنے والے سب ملکے ایک هوجائیں' اور اسباب ترقي پیدا کرنے کے لیے اپنے علوم کي تجدید اور اپني زبان کے زندہ کرنے کي پیهم کوشش کریں - علوم کي تجدید اور احیاء لغت کا صرف وهي طریق رهگیا هے جس پر چلکر هم اپنے نامور آباء و اجداد کي طرح لوگوں میں بلـنـد مرتبه حاصل کر سکتے هیں -

اے حضرات ! یه عاجز جو اسوقت آپکے سامنے بول رها هے' یه ایک بار افتتاح جامعهٔ مصریه کي تقریب میں اعلی حضرت عباس حلمي ( خدیو مصر ) کے سامنے تقریر کرچکا هے - اس تقریر میں میں نے بیان کیا تھا که مسلمان جو اوج ترقي پر پہنچے تو صرف اسلیے که انھوں نے اس امر الهي کے بموجب بحري اور بري سفر کیے جو ان پر فرض کرتا هے که وہ طلب رزق کے لیے کوشش کریں اور اس وسیع کرہ زمین میں سفر کریں - یه معلوم هے که رزق دو قسم کے هیں - ایک مادي اور دوسرا اخلاقي - ( غالباً یه اس آیت کریمه کي طرف اشارہ هے : فانتشروا في الارض و ابتغوا من فضل الله - الهلال )

اس حکیمانه آیت پر همارے اسلاف نے عمل کیا' اور وہ اس درجه پر پہنچے - هـم نے اس آیت کے برعکس کیا' هماري یه حالت هوگئي !

حضرات ! هم سب نے همیشه دیکھا هے که گرمي آئي اور مصریوں نے کہنا شروع کیا : چلو' گرمي کا موسم بسر کرنے یورپ چلیں - یه گرمي کا سفر ائلاف قریش کے لیے تھا ! ( یه اشارہ هے واقعهٔ نزول سورۂ لائیلاف کي طرف - الهلال ) مگر وہ یه بھولگئے که گرمیوں میں قریش کا سفر تجارت سے مال و دولت حاصل کرنے اور سفر کے فوائد و نتائج سے متمتع هونے کے لیے تھا - آہ ! هماري قوم کا بیشتر حصه جس غرض کے لیے یورپ بھاگتا هے' اور جو کچھه وهاں کرتا هے' اسکو تو تم خوب جانتے هو - یه لوگ خفافاً یا ثقالاً ( هلکے یا بوجهه سے بھاري ) کس عالم میں هیں ؟ افسوس' همیشه خفافاً جاتے هیں' مگر جیب میں وہ شے هوتي هے جسکا وزن تو هلـکا مگر قیمت گراں هوتي هے' یعني نوٹ' اور اسطرح اس شاعر کي گویا تکذیب کرتے هیں جس نے اپنے ممدوح سے کہا تھا :

اهـدیتني ورقـاً لم تهدني ورقـا
قـل لي بلا ورق ما ینفع الـورق ؟

( یعني تم نے مجھے کاغذ بھیجا مگر چانـدي نه بھیجي - بتاؤ' بے چاندي کے کاغذ کس کام کا ؟ )

اگر یه شاعر اسوقت زندہ هوتا تو کبھي اپنے ممدوح کو اسطرح نه لکھتا' بلکه اس سے کسي هنڈي پر دستخط کرا لیتا یا جس بنک میں اسکے ممدوح کا روپیه هوتا اسکے نام ایک چک لیلیتا -

یادش بخیر - چک ( چ کو عربي میں شین سے بدلدیتے هیں اسلیے خطیب نے چک کو شک کہا هے - الهلال ) بھي عربي لفظ هے جو فارسي سے عربي میں آیا هے - یه در اصل صک هے اور اسکي جمع هے صکوک - اهل یورپ نے ان هزارها تجارتي اور زراعتي الفاظ کے ساتھه جو انھوں نے عربي زبان سے لیے هیں' لفظ صک کو بھي لیا - اور Cheque کہنے لگے ( غالباً فرنچ میں " س " کو " Ch " لکھتے هیں - انگریزي میں بھي چک کا املاء یہي هے - حالانکه " ص " کے لیے انگریزي میں " Ch " نہیں استعمال کیا جاتا - مگر یه یاد رکھنا چاهیے که انگریزي میں یه لفظ فرنچ کے واسطه سے آیا هے - الهـــلال - )

# شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹــر ایٹ لا کی

# میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعنی طب متعلقــه مقـدمـات عـدالت پــر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پرڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پرڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کها جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا بالجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو اِن مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عهده داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے نه کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعت کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

## عــدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاتبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمــد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

## مقــدمات قــتــل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابــدهي ( ۳ ) شهادت قرینه ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پهانسي یا گــلا گهوٹنا وغیرہ -

## عــورتــوں کے متعلق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچه کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -

( ۱ ) معدني سمیات ( ۲ ) فلزي سمیات ( ۳ ) نباتي سمیات ( ۴ ) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

## امــــور مختلفه کے متعلق

( ۱ ) زندگي کا بیمه ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغیرۃ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئي که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

# مــولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

( از مــولانا شبلــي نعمــاني )

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملــک کي خــوش قسمتي هے که مــولوي عبــد الله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سروآزاد اور مآثر الکرام - سروآزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هــزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

ســروآزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کي مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانه آصفیه حیــدر آباد دکن

وہ رقابتیں ' جنکي بے ترتیب تماشاگاہ ایک زمانے میں بلقان تھا ' اپني بازگشت اور افزایش کي عمدہ علامتیں ظاہر کر رہي هیں -

* * *

الباني مقدونیه کي حالت نه صرف تدبر کے غلط استعمال کي حیثیت سے قابل افسوس ھے بلکه دراصل وہ ایک مشهور شرمناک واقعه ھے - ھمعصر ترکي مدبروں میں ایک قابل ترین شخص یعني حسین حلمي پاشا نے ' جو یوریپین ترکي میں مصلحین کي امیدگاہ تھے اور اب وائنا میں عثماني سفیر ھیں ' نومبر سنه ۱۹۱۲ع میں اعلان کیا که " جہاں تک مسئله مقدونیه کے حل کا تعلق ھے ترکونکا مقدونیه سے نکلنا اسکو اور پیچیدہ کردیگا "

انکي پیشینگوئي بہت زیادہ پوري ہوئي - چند ھفتے ھوے که مقدونی وکلا مجھے ملے جو اسوقت یورپ کے دفتر ھاے خارجیه سے ملنے کے لیے بیکار دورہ کر رہے ھیں - انکي دعاؤں میں ٹیپ کا مصرعه یه تھا :

" همیں همارے نئے عیسائي مالکوں سے نجات دو ! همکو خود مختاري دو ! ! لیکن اگر یه ناممکن هو تو پهر جسطرح ممکن هو ' همارے پچھے ظالم آقا یعني ترکوں کو همیں واپس دیدو ! ! ! "

یہي صدا نئے سروي اور یوناني مقبوضات کے بلغاریوں ' یہودیوں ' اور البانیوں ' اور نئے سرویا کے یونانیوں ' اور نئے یونان کے سرویوں کي طرف سے بھي آ رهي ھے -

اس واقعـه کي تردیـد نا ممکن ھے که نه صرف ان لوگوں کے ساتھ ترکوں کے زمانے سے بدتر سلوک کیا جا رہا ھے ' بلکـه یه عهد نامه کے شرائط کي ایک سونچي سمجھي ھوئي خلاف ورزي ھے - اپنے اندر جذب کرنے کے متعلق سرویا کي اسکیم یه ھے که پہلے فن کنفرمست گرجوں اور اسکول کو دبایا جاے ' اور سچ یه ھے که اسوقت یونانیوں نے بھي اپنے کو زیادہ روا دار ثابت نہیں کیا -

سر ایڈورڈ گرے نے مداخلت کا وعدہ کیا ھے ! !

لیکن کیا ایک کارگر علاج کے استعمال میں وہ اپنے ساتھ اتحاد یورپ کو بھي شریک رکھہ سکینگے ؟ یه ابھي مشکوک ھے -

[ بقیه مراسلات ]

## آل انـڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفـرنس

### کـي مخـالفـانـه روش

غالباً جناب میري اس جرأت کو معاف فرمائینگے اگر میں کہوں که " محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس " تمام مسلمانوں کي کانفرنس نہیں ھے ' کیونکه اگر یه مسلمانوں کي کانفرنس ھوتي تو اسکے لیڈر ( انما المومنون اخوة ) کے خلاف معاندانه کارروائي کا اظہار نکرتے اور اپني یعني مسلمانوں کي قوم میں سے ایک کثیر التعداد فرقه ( قصاب ) پر اظہار نفرت نکرتے ' اور اس فرقے کو اپنے سے جدا نـه سمجھتے ' اور عـام جلسه میں اسکے کہنے کي ضرورت محسوس نکرتے که " اگر تم قصابوں کے پاس بیٹھنے سے نفرت کرتے هو تو کرو ' لیکن تم انکو چندہ لینے کي غرض سے اپنے جلسے میں شریک کرلو " کیا اسکے لیڈر ( انما المومنون اخوة ) کے پیرو هو سکتے ھیں ؟ کیا کانفرنس کا نصب العین مسلمانوں میں فرقه بندي کرنے کا ھے ؟ کیا اتفـاق اسي کا نام ھے اور کیا آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ) کے یہي معني ھیں ؟

مولانا ! میري حیرت کي انتہا نہیں رهتي ' جبکه مقرر لیڈر کے مذکورۂ بالا فقرہ پر نظر ڈالتا ھوں ' افسوس که مقرر کي نظر اُس نقطۂ خیال تک نه پہنچ سکي ' اور اُسنے اُس بیدلي کے اسباب پرغور نہیں کیا جو قصابوں کے دلوں میں پیـدا هو جانے والي تھي - غالباً اسپر کوئي صاحب خیال کرینگے که اگر قصاب بد دل هوں تو ھو جائیں ' کیا اُنکي وجه سے کانفرنس کا کام نہیں چلیگا ؟ مگر میں پوچھتا ھوں که اگر کوئي شخص جسم کے تمام اعضا میں سے صرف ایک عضو کاٹ کر پھینک دے تو کیا اسکو آرام مل سکتا ھے ؟

حافظ امام الدین اکبـر آبادي

### الهـــلال :

معاف کیجیـگا - آپنے بغیر خبر کے مبتدا شـروع کردیا - معلوم نہیں یـه جمله کس نے کہا اور کب کہا ؟ بہتر تھا که اسکي تشریح کي جاتي - پھـر اگر ایک شخص نے کہا تو کانفرنس اُسکي ذمـه دار نہیں هوسکتي - اسلام میں پیشه اور خاندان کوئي چیز نہیں - یه ھماري بنائي ھوئي حدود ھیں جنھیں ھمارا خدا منظور نہیں کرتا - تمام مسلمان باھم بھائي اور یک درجـه ھیں ' الا وہ جسکے اعمال بہتر ھوں : ان اکـرمکـم عنـد الله اتقـاکـم -

حضرت مولانا ! السـلام علیکم و رحمت الله و برکاتـه -

اس ڈویزن میں ایک نہایت شریف هندو دیسي اگزکیوٹر انجنیر ھیں - اُردو انکي مادري زبان ھے ' اور برخلاف ھمارے نو تعلیم یافتوں کے اُردو کي قدر بھي کرتے ھیں -

مجھه سے اُنھوں نے شکایت کي که مسلمان اخبار جنوبي افریقه کے هندوستانیوں کے متعلق لکھتے ھي نہیں یا بہت کم لکھتے ھیں - آپ الهـلال کو لکھیں که وہ اس بارہ میں قلم اُٹھاے - انجنیر صاحب کے جس فقرہ نے مجھے اس تحریر پر آمادہ کیا ھے وہ یه ھے که " کانپور کے معامله میں میں نے الهلال کي تحریریں دیکھي ھیں - بے اختیار دل چاھتا ھے که جاکر قلم چوم لوں " - آپ کے قلم کا غیروں پر یه اثر ھے تو اپنے کیونکر اسکي مدح سے عہدہ برا ھو سکتے ھیں ؟

جدید تعلیم یافته نو جوانوں کے دل سے مذھب کي گرفت جسقدر ڈھیلي ھوتي جاتي ھے آپ مجھه سے زیادہ جانـتے ھیں - خواہ علي گڈہ کے تعلیم یافـته هوں یا کہیں کے - کیا کوئي ایسي تصنیف و تالیف اُردو یا انگریزي میں موجود ھے ( کیونکه یه لوگ عربي سے بالکل نا اشنا ھوتے ھیں ) جس سے اصل اسلام کا نقشه انکے دلوں میں جم سکے ؟

وہ لوگ مروجه اسلام کو اسلام سمجھتے ھیں ' اور اسلیے رسماً یہي مانتے بھي ھیں -

ایک ایسے تعلیم یافته سے میرا بھي تعلق هوگیا ھے ' اور میں چاھتا ھوں که کسیطرح اُسکے دین کے متعلق خیالات میں اصلاح ھوجاے -

امید ھے که آپ اس بارہ میں امداد فرماینگے - انسانوں کي ممنونیت و تشکر سے تو آپ مستغني ھیں ' آپ نے اپنا وقت ' قلم ' اور زبان اصـلاح قـوم کے لیے وقف فرما دي ھے - خدا آپ کي مدد کریگا اور اجر دیگا -

گل پھینـکے ھے غیروں کي طرف بلـکه ثمر بھي
اے ابر کرم بحر سـخا کچھه تو ادھـر بھي

سـید عبد الوحید ڈپٹي کلـکٹر -

### الهـــلال :

کرم فرمائي کا شکریه - یه تو صحیح نہیں که الهـلال نے جنوبي افریقه کے مسئله میں حصه نہیں لیا - آپ الهـلال کے گذشته پرچے ملاحظه فرمائیں - علي الخصوص جلد ۳ نمبر ۲۱ - اور نمبر ۲۲ - نمبر ۲۲ کا لیڈنگ آرٹیکل " النداء الالیم " کي سرخي سے اسي موضوع پر تھا - اسکے پڑھنے سے آن جـذبات کا انـدازہ هوسکیگا جو اسکے متعلق میرے اندر ھیں -

جن کتابوں کي نسبت آپنے دریافت کیا ھے ' سچ یه ھے که اسکے متعلق ھمارے پاس کچھه سامان نہیں - اسبارے میں آپکو خط لکھونگا -

## عرق پودینہ

ھندوستان میں ایک نئی چیز بچے سے بوڑھے تک کو یکساں فائدہ کرتا ہے ہر ایک اہل وعیال والے کو گھر میں رکھنا چاھیے - تازی ولایتی پودینہ کی ھری پتیوں سے یہ عرق بنا ہے - رنگ بھی پتوں کے ایسا سبز ہے - اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے - مندرجہ ذیل امراض کیواسطے نہایت مفید اور اکسیر ہے : نفخ ھو جانا ' کھٹا ڈکار آنا - درد شکم - بد ھضمی اور متلی - اشتہا کم ھونا ریاح کی علامت وغیرہ کو فوراً دور کرتا ہے -

قیمت فی شیشی ۸ - آنہ محصول ڈاک ۵ - آنہ

پوری حالت فہرست بلا قیمت منگواکر ملاحظہ کیجئے -

نوٹ — ہر جگہ میں ایجنٹ یا مشہور دوا فروش کے یہاں ملتا ہے -




## مسیحا کا موہنی کسم تیل

تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا ھی کرنا ہے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکنی اشیا موجود ھیں اور جب تہذیب و شایستگی ابتدائی حالت میں تھی تو تیل - چربی - مسکہ - گھی اور چکنی اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافی سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کی ترقی نے جب سب چیزوں کی کانٹ چھانٹ کی تو تیلوں کو پھولوں یا مسالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسی ظاھری تکلف کے دلدادہ رہے - لیکن سائینس کی ترقی نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا ہے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھی جویاں ہے بنابریں ہم نے سالہا سال کی کوشش اور تجربے سے ہر قسم کے دیسی و ولایتی تیلوں کو جانچکر " موہنی کسم تیل " تیار کیا ہے اسمیں نہ صرف خوشبو سازی ھی سے مدد لی ہے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھی جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئی کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتی تیل پر تیار کیا گیا ہے اور اپنی نفاست اور خوشبو کے دیرپا ہونے میں لاجواب ہے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اُگتے ھیں - جڑیں مضبوط ھوجاتی ھیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں ھوتے درد سر' نزلہ' چکر' اور دماغی کمزوریوں کے لیے ازبس مفید ہے اسکی خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز ھوتی ہے نہ تو سردی سے جمتا ہے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا ہے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے ھاں سے مل سکتا ہے قیمت فی شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

## تریاق ملیریا [partly legible]

ھندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمی بخار میں مرجایا کرتے ھیں' اسکا بڑا سبب یہ بھی ہے کہ اُن مقامات میں نہ تو دواخانے ھیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئی حکیمی اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبی مشورہ کے میسر آسکتی ہے - ھمنے خلق اللہ کی ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کی کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا ہے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر ھزارہا شیشیاں مفت تقسیم کردی ھیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ ھوجاے - مقام مسرت ہے کہ خدا کے فضل سے ھزاروں کی جانیں اسکی بدولت بچی ھیں اور ھم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے ھیں کہ ھمارے عرق کے استعمال سے ہر قسم کا بخار یعنی پرانا بخار - موسمی بخار - باری کا بخار - پھر کر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھی لاحق ھو' یا وہ بخار' جسمیں متلی اور قے بھی آتی ھو - سردی سے ھو یا گرمی سے - جنگلی بخار ھو - یا بخار میں درد سر بھی ھو - کالا بخار - یا آسامی ھو - زرد بخار ھو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں

## اصل عرق کافور

اس گرمی کے موسم میں کھانے پینے کے بے اعتدالی کیوجہ سے پتلے دست پیٹ میں درد اور قے اکثر ھوجاتے ھیں - اور اگر اسکی حفاظت نہیں ہوئی تو ھیضہ ھوجاتا ہے - بیماری بڑھ جانے سے سنبھالنا مشکل ھوتا ہے - اس سے بہتر ہے کہ ڈاکٹر برمن کا اصل عرق کافور ھمیشہ اپنے ساتھہ رکھو - ۳۰ برس سے تمام ھندوستان میں جاری ہے' اور ھیضہ کی اس سے زیادہ مفید کوئی دوسری دوا نہیں ہے - مسافرت اور غیر وطن کا یہ ساتھی ہے - قیمت فی شیشی ۴ - آنہ ڈاک محصول ایک سے چار شیشی تک ۵ - آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

بھی ھوگئی ھوں - اور اعضا کی کمزوری کی وجہ سے بخار آتا ھو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا ہے' اگر شفا پانے کے بعد بھی استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتی ہے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا ھونے کی وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستی و چالاکی آجاتی ہے' نیز اُسکی سابق تندرستی ازسرنو آجاتی ہے - اگر بخار نہ آتا ھو اور ھاتھہ پیر ٹوٹتے ھوں' بدن میں سستی اور طبیعت میں کاھلی رھتی ھو - کام کرنے کو جی نہ چاھتا ھو - کھانا دیر سے ھضم ھوتا ھو - تو یہ تمام شکایتیں بھی اسکے استعمال کرنے سے رفع ھوجاتی ھیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوی ھوجاتے ھیں -

قیمت بڑی بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ

چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے ھمراہ ملتا ہے

تمام دوکانداروں کے ھاں سے مل سکتی ہے

الـمـشـتـهـر ایچ - ایس - عبد الغنی کیمسٹ ۴۲ و ۷۳

کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

## اشتہارات کیلیے ایک عجیب فرصت

## ایک دن میں پچاس ھزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس ھزار " یعنی اگر آپ چاھتے ھیں کہ آپکا اشتہار صرف ایک دن کے اندر پچاس ھزار آدمیوں کی نظر سے گذر جاے ' جس میں ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگ ھوں ' تو اُس کی صرف ایک ھی صورت ہے - یعنی یہ کہ آپ " الہلال کلکتہ " میں اپنا اشتہار چھپوا دیجیے -

یہ سچ ہے کہ الہلال کے خریدار پچاس ھزار کیا معنی پچیس ھزار بھی نہیں ھیں - لیکن ساتھہ ھی اس امر کی واقعیت سے بھی آجکل کسی با خبر شخص کو انکار نہوگا کہ وہ پچاس ھزار سے زائد انسانوں کی نظر سے ہر ھفتے گذرتا ہے -

اگر اس امر کیلیے کوئی مقابلہ قائم کیا جاے کہ آجکل چھپی ھوئی چیزوں میں سب سے زیادہ مقبولیت اور سب سے زیادہ پڑھنے والوں کی جماعت کون رکھتی ہے ؟ تو بلا ادنی مبالغہ کے الہلال نہ صرف ھندوستان بلکہ تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا ہے' اور یہ قطعی ہے کہ اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

جس اضطراب ' جس بیقراری ' جس شوق و ذوق سے پبلک اسکی اشاعت کا انتظار کرتی ہے اور پھر پرچے کے آتے ھی جس طرح تمام محلہ اور قصبہ خریدار کے گھر ٹوٹ پڑتا ہے ' اسکو آپ اپنے ھی شہر کے اندر خود اپنی آنکھوں سے دیکھہ لیں -

اُس کی وقعت ' اُن اشتہارات کو بھی رفیع بنا دیتی ہے ' جو اُسکے اندر شائع ھوتے ھیں -

با تصویر اشتہارات ' یورپ کے جدید فن اشتہار نویسی کے اصول پر صرف اُسی میں چھپ سکتے ھیں -

سابق اجرت اشتہار کے نرخ میں تخفیف کردی گئی ہے -

منیجر الہلال ۷/۱ - مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ -

# حُسنِ قبول

## وہ پھول چُنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

کسی شئے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور یہی قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہہ ہے کہ اُس شئے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہہ باہم دیہیم۔ یعنی انجمن افراد مختلف کسی شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہوتو۔ ایسی شئے یقیناً حُسن قبول کی حد سے آگے سمجھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ دہی نہیں ہے۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاقات سے ثابت کیا جا سکتا ہے ✦

## چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں ”میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ اس بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں“

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ۔ ”**تاج روغن گیسو دراز** کو جو مجھے اپنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو درحقیقت بہترین خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا“

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین** صاحب **اکبر** الہ آبادی۔ فرماتے ہیں۔ ”زیتون۔ بادام دبنولہ وغیرہ کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں۔ ان چیزوں کو خوشبو میں ملایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا بھینی بھینی دلکش خوشبو ہے ”سر دست تیل پر لگانیکے لئے یہہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا تیل اچھا ہے ✦ ہوا ہی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے

جناب شمس العلما ابو محمد **عبد الحق** صاحب مفسر تفسیر حقانی دہلوی ”تاج روغن گیسو دراز انسانی جسم کے اندرونی اجزاء۔ اعصاب و رباطات وغیرہ کو خشکی کے اثر سے محفوظ رکھتا ہے اسلئے دماغ کو قوی اور پٹھوں کو طاقتور کرتا ہے۔ اس میں زاید خوبی یہہ بھی ہے کہ ایک قسم کی عمدہ اور دلکش خوشبو بھی ہے۔ گرلطیف۔ اور نیند لانے میں تو عجیب الاثر چیز ہے“

جناب پروفیسر ڈاکٹر **محمد اقبال** صاحب اقبال۔ ایم۔ اے۔ بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور ”میں یہہ کہہ سکتا ہوں کہ تاج کے استعمال سے دماغ کو آرام اور قلب کو راحت ملتی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہہ خوشرنگ اور مصفا تیل ہندوستان کے دل و دماغ پر حکومت کریگا“

جناب مولانا **عبد الحلیم صاحب** شرر لکھنوی ”ہر ایک تیل میں نفاست کے ساتھ مشرقی مذاق کے پھولوں کی خوشبو پیدا کی گئی ہے۔ جو نہایت مفرح۔ شیرین۔ اور مستقل ہے۔ کئی دن تک قایم رہتی ہے۔ ہمارے اکثر مبتذل و نفیس مزاج احباب نے ان تیلوں کو بہت پسند کیا“

جناب مولوی **محمد عبد الغفار** خانصاحب اختری۔ اے۔ سکرٹیری میونسپل بورڈ غازی آباد۔ ”اس تیل میں بعض ایسے عجیب اوصاف معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے عام طور پر بازاری مشہور اور مستعمل روغن خالی نظر آتے ہیں۔ جو اہتمام بلیغ انہوں نے تاج کی تکمیل میں کیا ہے۔ اس سے انکا غیر معمولی استقلال پایا جاتا ہے۔ اگر صرف پیکنگ ہی کی نفاست پر غور کیا جائے تو یہہ ظاہر ہوگا کہ (تاج مینوفیکچری نے) ایسی ذہانت دکھلائی ہے۔ جو ہندوستان کے تاجر پیشہ اصحاب کیلئے قابل تقلید ہے“

## چند مشہور اطبائے عہد کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں ”تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اُسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئیل کے مشہور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے“

جناب شفاء الملک حکیم **رضی الدین احمد** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں ”تاج روغن گیسو دراز مسکن اور مقوی دماغ ہے۔ بالوں کو نرم کرتا ہے اسکی نفیس خوشبو فوراً دماغ کو ایسی تسکین دیتی ہے جو نوم راحت کیلئے محرک کہنی بیجا نہیں“

جناب لفٹننٹ کرنل ڈاکٹر زیڈ۔ اے **احمد** صاحب ایم۔ ڈی۔ آئی۔ ایم۔ ایس فرماتے ہیں۔ ”تاج روغن گیسو دراز قدرتی تخموں سے کشید کئے ہوئے تین مختلف تیل ہیں۔ جو نہایت عمدگی سے صاف کرکے اور ادویہ کی ترتیب سے تیار کئے گئے ہیں۔ ان تینوں روغنوں کی خاصیت ایک عجیب لفریب اختلاف پر مبنی ہے اور جو انسانی دماغ کیلئے بہترین ہیں مجھے یقین ہے ان تیلوں کا دایمی استعمال بچوں سے لیکر بوڑھوں تک کو مفید ہوگا“

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکرٹری مدرسۂ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ ”تاج ہیر آئیل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہے۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے“

جناب پنڈت **مان سنگہ** صاحب وید۔ سکرٹری آل انڈیا ویدک طبی یونانی کانفرنس دہلی فرماتے ہیں ”روغن بادام و روغن زیتون کے اثرات اہل ہند کو خود معلوم ہیں انکی نسبت میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں آملہ کی نسبت یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہہ پہلے اور ہمارے موروثی طریقہ علاج میں بالوں اور دماغ کیلئے بہترین چیز تصور کیا گیا ہے۔ اب کارخانہ تاج مینوفیکچری نے روح آملہ کو بنولہ کے تیل میں شامل کرکے ایک نہایت لطیف و دلکش خوشبو میں بسا دیا ہے۔ جس کا ہم پایہ مرکب طب قدیم و جدید میں اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ میں تاج روغن گیسو دراز کی ہر سہ اقسام کو بہت پسند کرتا ہوں اور انکے مفید ہونے کا معترف ہوں“

## چند مستند اخبارات ہند کا حُسن قبول

**الہلال کلکتہ** جلد ۲ نمبر ۱۹ ”اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ ہمارے ملک کی ہمت افزائی کریں۔ شاید آپ جو نیت سے تمام پھولوں کو تیل دے کسی کارخانہ میں نہیں ہیں۔ یہ آپ موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے“

**روزانہ زمیندار لاہور**۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۔ ۲۰ اپریل ۱۹۱۳ء ”حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں“

**روزانہ وطن لاہور**۔ جلد ۲ نمبر ۶۰۳۔ ۱۵ اپریل ۱۹۱۳ء ”تاج ہیر آئیل مشہور ڈاکٹروں حکیموں۔ اور ویدوں سے اپنی عمدگی اور فائدہ کی تصدیق حاصل کر چکا ہے۔ ہمیں بھی اسکی خوشبو اور تیل کے اوصاف میں پورا ہونیکا اعتراف ہے“

**روزانہ پیسہ اخبار لاہور**۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء ”یہہ خوشرنگ دماغ کو ٹھنڈا رکھنے والا مفرح تیل ہے۔ جو کمپنی کے اصلی سارٹیفکٹ دیکھنے سے عام پسند معلوم ہوتا ہے“

**روزانہ اودھ اخبار لکھنو**۔ جلد ۵۵ $\frac{92}{14}$ ۱۹ اپریل ۱۹۱۳ء ”یہہ تیل بالوں کو نرم کرتا ہے اور مُرطب مقوی دماغ ہے اسکی دلربا خوشبو مشام جان کو معطر کرتی ہے۔ ہم نے بھی اس تیل کو استعمال کیا اور حقیقت میں مفید پایا۔ جن صاحبان کو دماغی کام کرنے پڑتے ہیں انکے لئے یہہ تیل نہایت نفع بخش ہوگا“

**اردوئے معلّیٰ علی گڈھ**۔ نمبر ۴ جلد ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۳ء ”یہ تین مختلف قسم کے تیلوں کے نمونے ملے ہیں جنہیں بالوں کو بڑہانیوالی۔ انکو سیاہ و نرم رکھنے والی اور گرنے سے روکنے والی و نیز نظر کو بڑہانیوالی دوائیں شامل ہیں اور جنہیں تازہ پھولوں کی تازہ خوشبو دیگئی ہے۔ ان تیلوں کی تعریف مشہور حکیموں نے کی ہے۔ خود ہم نے بھی انکو استعمال کیا اور ہر طرح سے قابل اطمینان پایا“

مندرجہ بالا خیالات کا اثر نہ معلوم آپ پر کیا ہو۔ مگر ہم خوش ہیں کہ ہم نے ایک حد تک تاج روغن گیسو دراز کی مقبولیت کا ایک مختصر مگر اہم ترین خاکا آپکو دکھلانے میں کامیاب ہوئے ہیں بس ضرور ہے کہ آپکی توجہ کو بھی ادہر منعطف ہونا چاہئے۔ تاج مندرجہ ذیل تین مختلف اقسام خوشبو کے مفید ترین روغن گیسو ہیں۔




**تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن**

فی شیشی ۱۲ر  فی شیشی ۱۲ر

**تاج روغن آملہ و بنولہ**

فی شیشی ۱۲ر

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۵ر فی شیشی ہے۔ کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات میں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر

**مینجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)**

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUB G. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

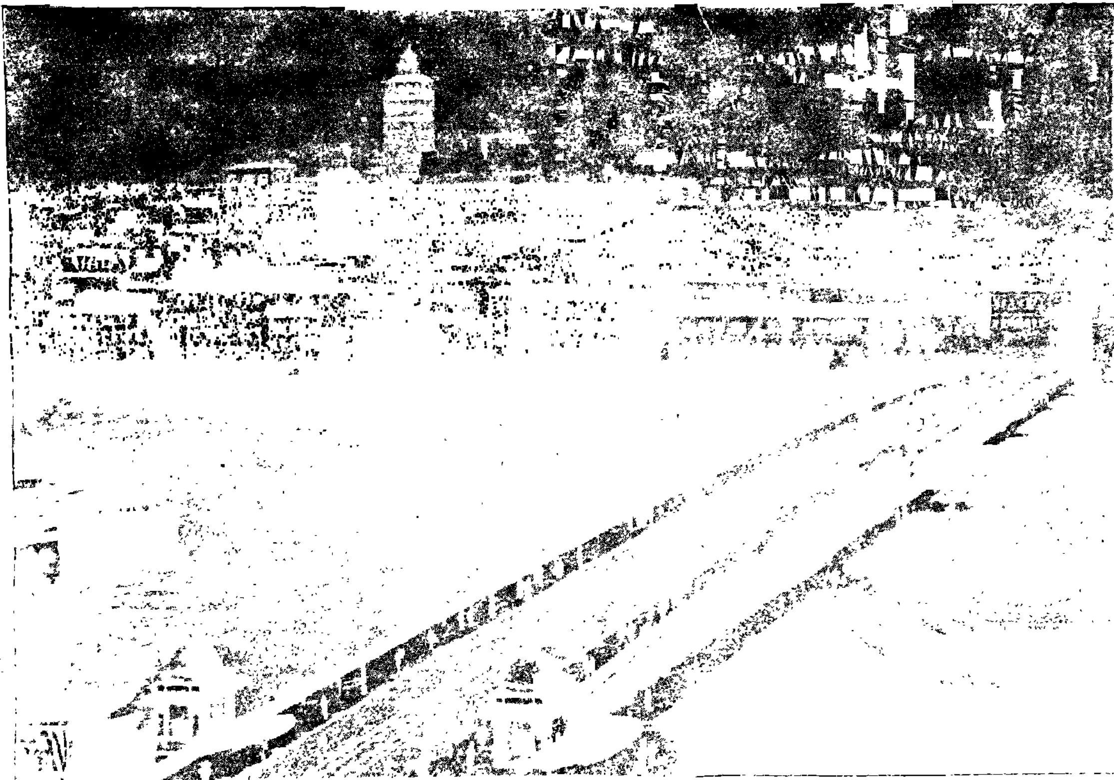
Telegraphic Address,
"Al-Hilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

تار کا پتہ
"الہلال کلکتہ"
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.



قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

## اهل اسلام کو مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعہ فروخت کرنا چاهتے هیں؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریت - رنگون

The Universal Book Agency,

32 Brooking Street

Rangoon

## ایک یورپین کے تازہ خط کا ترجمہ

آپکے جو ( ع - ی - ن - ک ) مجھے بهیجي هے بجمیع الوجوہ قابل تشفي هے مجھے بڑي مسرت هوئي - میں بلا تامل کہتا هوں کہ مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز سودگران عینک نہایت معتبر اور راستباز هیں' اس دوکان کي خصوصیت یہ هے کہ چیز بکفایت اور عمدہ ملتي هے -

ٹي - چورلٹن - سروے جنرل آف انڈیا آفس کلکتہ -

زندگي کا لطف آنکهونکے دم تک هے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں' تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائے تاکہ همارے تجربہ کار ڈاکٹروں کي صلاح سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بکفایت بذریعہ وي - پي کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بهي اگر آپ کے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

مسرز ایم - ان - احمد اینڈ سنز

ممتحن چشم سوداگران عینک و گهڑي وغیرہ

نمبر ۱/۱۵ رپن اسٹریت ڈاکخانہ ویلسلي - کلکتہ

15/1 Ripon Street, P. O. Wellesley, Calcutta.

## کانپور موسک ( انگریزی ایڈیشن

مصنفۂ مسٹر بي - کے - داس - گپتا - سب ایڈیٹر بنگالي .

مچهلي بازار کانپور کے واقعہ کي نہایت مشرح و مفصل حالت ' میونسپلٹي کي کارروائي ' مسجد کا انہدام ' واقعہ جانکاہ ۳ - اگست' عدالت کي کارروائي' اور آخر معاملات کانپور پر حضور وایسراے کا حکم - یہ تمام حالات نہایت تفصیل و تشریح سے جمع کیے هیں -

مصنف بہ حیثیت نامہ نگار بنگالي خود کانپور میں موجود تہے اسمیں بہت سے واقعات ایسے بهي ملینگے جن سے پبلک اب تک واقف نہیں - کتاب دو حصے میں شایع هوئي هے - اسکے نفع کا ایک حصہ مسلمانوں کے کسي قومي کام میں دیدیا جائیگا - درمیان میں جابجا متعدد فوٹو موجود هے - تمام درخواستیں پتۂ ذیل پر آني چاهئیں - اور الهلال کا حوالہ دیا جاے - قیمت ایک روپیہ *

المشتهر

بي - کے - داس - گپتا - بنگالي آفس - بہو بازار اسٹریت - کلکتہ

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

شال | چادرین | تافت | الوان | دُهسّہ | قلمی رجائیات | اونی رجائیات | ابریشمی

لوئیان | گلوبند | ٹوپیان | ریشمی تهان | پوستین | نمدے | گبهے | نقاشی

مشک نافہ | زعفران | جدوار | ممیرہ | سلاجیت | زیرہ

۱ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ مثال چاندي - ڈبل و خوبصورت کیس - و سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول پانچروپیہ -

۲ - ۱۵ سائز - سلنڈر واچ خالص چاندي ڈبل منقش کیس سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۳ - ۱۵ سائز هنٹنگ کیس سلنڈر واچ جو نقشہ مد نظر هے اسے کہیں زیادہ خوبصورت سونیکا پائدار ملمع دیکهنے سے پچاس روپیہ سے کمکی نہین جچتي - پرزے پائدار - سچا ٹائم - گارنٹي ایکسال معہ محصول نو روپیہ -

۴ - ۱۷ سائز - انگما سلنڈر واچ - فایت ( پتلي ) - نکل - کیس اوپن فیس ( کهلا منہ ) کسي حرکت سے بند نہ هوگي - گارنٹي ایکسال معہ محصول پانچروپیہ -

London Watch Syndicate Lever 10 years guarantee Nickel Case size 18 Rs. 6/- only including postage.

۵ - ۱۸ سائز - دس سال گارنٹي لیور لنڈن واچ معہ محصول چهہ روپیہ -

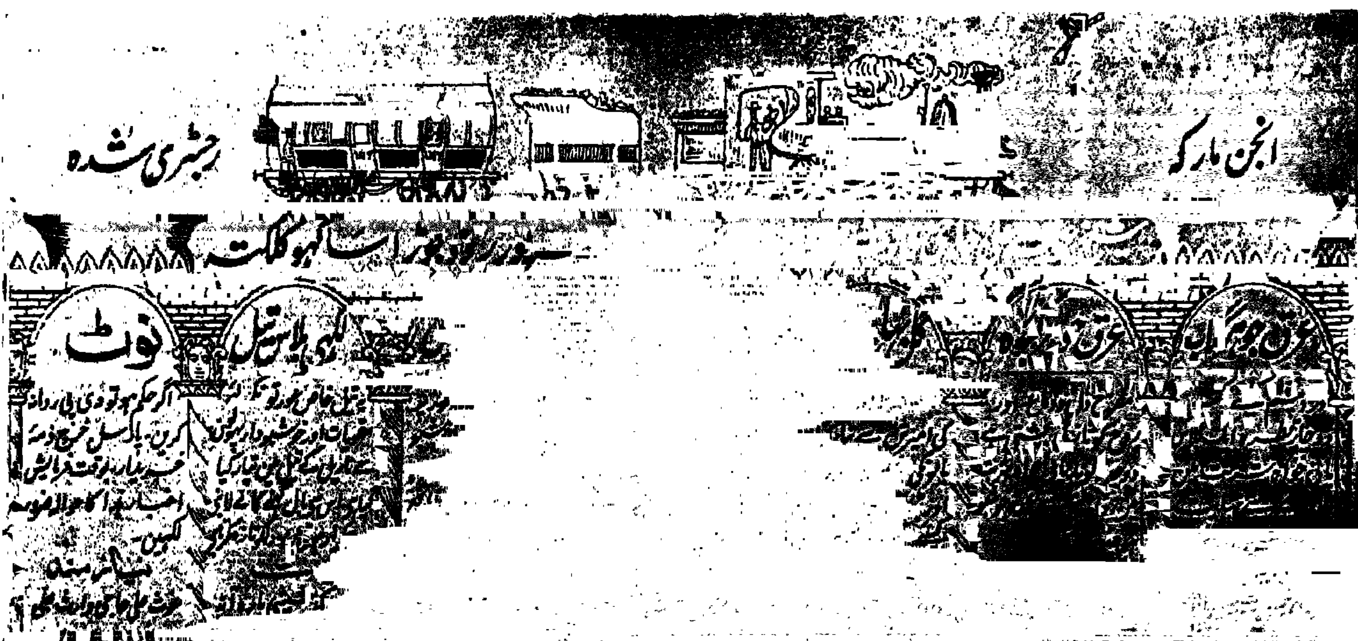
۶ - ۱۶ سائز - راسکوف - پٹنٹ لیور واچ - مضبوط - سچا ٹائم - گارنٹي ایک سال معہ محصول تین روپیہ آٹهہ آنہ

۷ - ۱۹ سائز - راسکوف لیور واچ سچا وقت برابر چلنے والي - گارنٹي ایکسال معہ محصول دو روپیہ آٹهہ آنہ -

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریت پوسٹ آفس دهرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.





AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly ,, ,, 1 4-2

# الهلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٦ — کلکتہ : چہارشنبہ ١٥ ربیع الاول ١٣٣٢ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 11, 1914.


## فہرست



## تصــاویــر



## الاسبـوع

ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ جزائر ایجین کے متعلق دولت علیہ اور حکومت اطالیا میں براہ راست گفتگو شروع هوگئي ہے - حکومت اطالیا چاهتي ہے' کہ تخلیہ جزائر کے معاوضے میں اسے اڈیلیا ( ایشیاے کوچک ) میں مراعات دیے جائیں - لیکن خوف یہ ہے کہ کہیں برطاني مصالح سے تعارض نہ ہو ' اور توسیع ریلوے کي تجویز کو صدمہ نہ پہنچے - حکومت اطالیا اس معاملہ کے متعلق برطاني کمپني سے دوستانہ طور پر گفتگو کر رهي ہے -

البانیا کے اس حصہ میں جو مؤتمر السفراء ( ایمبیسڈرس کانفرنس ) نے البانیوں کو واپس دلوایا ہے مگر ابھي تک یوناني اس پر قابض هیں یوناني فوج اور الباني جرگون میں برابر تصادم هو رہے هیں - یہ حالت روز بروز بد سے بدتر هوتي جاتي ہے- اتھینس کے تار بموجب ٥ کے معرکے میں ۶۴ الباني کام آے اور ۲۲ یوناني -

اتحاد ثلاثی کے سفـراء نے سرحد البانیا و اپیرس اور جـزائر ایجین کے متعـلق سرایڈورڈ گرے کي یاد داشت کا جواب زباني دیدیا -

یہ معلوم هوا ہے کہ برطاني تجاویز سے اصولاً سب کو اتفاق ہے - یہ مشورہ دیا گیا ہے کہ سر ایـڈورڈ گرے کا مجوزہ تخلیہ کو یکم مارچ سے لیکے ۳۱ مارچ کے انـدر عمل میں آ جانا چاهیے -

دولت علیہ اور یونان کے سفارتي تعلقات یکم فروري سے پھر با قاعدہ شروع هوگئے - گفتگو کا آغاز جزائر ایجین سے هوا -

شکر ہے کہ نیٹال انڈین کانگرس نے خیانت وطن اور عصیان ضمیر کي جو ناپاک مثال قائم کي تھي اسکي تقبیح و تشنیع میں هندوستانیوں نے تساهل نہیں کیا -

کانگرس کي اس حرکت مذموم سے اپني بیزاري و برات کے اعلان کے باوجود جب وہ ریو رینڈ انڈریوز کے استقبال کے لیے جمع هوے ' تو انہوں نے پھر نہایت بلند آهنگي سے یہ طے کیا کہ کانگرس جو مٹھي بھر اشخاص سے عبارت ہے هرگز یہ حق نہیں رکھتي کہ کمیشن کے سامنے تمام هندوستانیوں کي طرف سے شہادت دے ' اور مسٹر گاندھي کي تردید کرے -

کمیشن کے سامنے نیٹال کے ایک افسر امتیازات [ لائسنسنگ آفیسر ] نے یہ بیان کیا کہ ” تجارتي امتیازات کے متعلق هندوستانیوں کو یوروپین آبادي کے برابر حقوق حاصل هیں- اگر هندوستانیوں کو حصول امتیاز میں کامیابي نہیں هوتي تو اسکي وجہ یہ ہے کہ قانون کے شرائط پورے نہیں هوتے “ !

لیکن اس مغالطہ کي پردہ دري اس درویش نے کردي جو نیٹال انڈین کانگرس کے وفد شہادت میں شریک تھا -

اس درویش نے کہا کہ جب کوئي یوروپین مخالف هوتا ہے تو هندوستاني کو امتیاز نہیں ملتا - سنہ ۱۹۰۴ میں هندوستانیوں کے پاس ۷ سو تجارتي امتیازات تھے مگر اب ۳ سو سے زیادہ نہیں !

قانون ازدواج کے متعلق اس درویش نے کہا کہ اگر هم وحدت ازدواج کو منظور کرلیں تو هزارها مسلمان کہینگے کہ هم نے انکے حق پیدائش کو فروخت کرڈالا -

جنرل اسمٹس نے جنوبي افریقہ کے ایوان مجلس میں ڈھائي گھنٹے تک تقریر کي - اثناء تقریر میں انہوں نے اس پیچیدگي کي سنگیني' ضرورت ' اور مخصوص نوعیت کو واضح کیا - انہوں نے جلا وطن اشخاص کي تقریر کے فقرے نقل کیے جس سے معلوم هوتا تھا کہ انکا مقصد انقلاب اور خانہ جنگي ہے- انہوں نے بتایا کہ سنہ ۱۹۱۰ع کے قانون حفظ امن نیٹال نے خطرناک اشخاص کے جلا وطن کرنے کا اختیار انہیں دیدیا ہے - اگر ان اشخاص کو معمولي عدالت کے حوالہ کیا جاتا تو حکومت کو ایک شخص کے متعلق بھي کامیابي نہ هوتي -

انگلستان میں حزب المحافظین کے شام کے اخبارات نے اس تقـریـر کي تعـریف کي ہے -

جلاوطن اشخاص میں سے مسرس کریسویل ' لوکس ' اور کینڈل نے بھاگنے کي کوشش کي ' دو اول الذکر تو کامیاب نہ هوے ' مگر مسٹر لینڈل عین وقت پر نکلگئے -

خط وکتابت میں خریداري ے نمبر کا حواله ضرور دیں ورنه عدم تعمیل حکم کی شکایت نه فرماویں

## هندوستان میں ایک نادر ایجنسي

یعنے

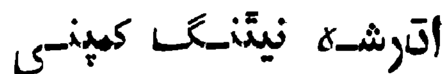
## الہ لال ایجنسي

بهت جلد پبلک کے فایده کے راسطے مقرر هوگي - ناظرین الهلال اسکي تفصیلي حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آڈرونکو سر دست ملتوي رکھیں -

المشتهر

منیجر الهلال نمبر ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته





همتي سے يه كيوں سمجھتے هيں كه اس سرزمين ميں بھي نه هوگي جسے انگلستان كہتے هيں اور جہاں حق اور مظلوم كے دستگير معدوم نہيں -

آپ جب تک آئيني حكومت كے ماتحت هيں اسوقت تک آپكو فرياد رسي سے مايوسي كي كوئي وجه نہيں - البته شرط يه هے كه آپكي صداے نغاں سنج و دادخواه اگر شمله كي چوٹيوں سے ناكام واپس آئے تو سمندر كو عبور كر كے ايوان پارليمنٹ ميں غلغله انداز هو -

---

مسٹر ظفر عليخاں حادثۂ كانپور كے زمانه ميں لندن گئے تھے - ابھي تک وهيں مقيم هيں - قيام كے جو نتائج زميندار پريس كے حادثے كے بعد ظاهر هوے هيں انميں همارے ليے بہت بڑي بصيرت و عبرت موجود هے -

زميندار پريس كي ضبطي كے تار پہنچنے كے بعد انگلستان كے دو مشهور و مقتدر اخبار يعني "ڈيلي نيوز اينڈ ليڈر" اور منچسٹر گارجين كے نامه نگار مسٹر ظفر علي خاں سے ملے' اور دونوں اخباروں نے اپنے اپنے كالموں ميں اس واقعه پر نوٹ لكھے -

ليكن اس سے زياده اهم يه واقعه هے كه پارليمنٹ كے ممبروں سے مسرس جان ڈيلن' كير هارڈ' جوسيا ويجوڈ' هربرٹ بروز (ايک مشهور سوشيالسٹ) اور فلپ سنوڈون نے خطوط كے ذريعه سے اظهار تاسف و همدردي كے علاوه يه وعده كيا هے كه اگر وه پارليمنٹ ميں كوئي خدمت انجام ديسكتے هيں تو وه اسكے ليے تيار هيں -

آخر ميں ميں پھر كہتا هوں كه اس واقعه كو سرسري نظر كے حوالے نه كيجيے كه اس ميں همارے ليے عبرتوں اور بصيرتوں كا ايک دفتر موجود هے' اور سعي و عمل كي صداے دعوت آرهي هے -

## سنہ ۱۹۱۴ کی موتمر امن

انساني طبائع بھي كسدرجه بو قلموں هيں !

ايک طرف تو علم و دانش' اور مدنيت و تهذيب' كي اس حيرت انگيز ترقي كے باوجود انسانوں كي ايک كثير جماعت ان عادات كے ترک كے ليے مستعد نہيں' جو اسكے دور همجيت و سبعيت كي يادگار سمجھي جاتي هيں - بلكه علم جسقدر نواميس فطرت كو بے نقاب كرتا جاتا هے اور وسائل و حالات جسقدر وسيع هوتے جاتے هيں' اسيقدر اسكا تاهب و استعداد' اور ساز و سامان بھي بڑھتا جاتا هے -

مگر دوسري طرف اسي آسمان كے نيچے ايک اور جماعت هے' جو جمال اميد كے فريب ميں گرفتار هے' اور تجربه و اختيار كے علي الرغم ان عادات كا استيصال چاهتي هے' جو انسان كے آب و گل كے ساتھه خمير هوے هيں -

حال ميں دول يورپ نے اپني بري و بحر فوجوں كي ترقي كے علاوه' بڑا ... هيں - يه ... سرگرمياں دكھائي هيں وه تو آپ تلغرافات كے سلسله ميں ... هونگے' اور غالبا آپ نے يه بھي پڑھا هوگا كه انگلستان ميں نيچے ... ي زندگي كي طرف لوگونكي رغبت كم هوتي جاتي هے' ... جهيل ... ... كو متحرک تصاوير كے ذريعه سے فوجي زندگي كے مختلف "... دكھاے جائينگے تاكه اسكا جنگي جوش اور فوجي زندگي ... م رهے -

اب ايک خبر اسكے بالكل متضاد و متناقض سنيے -

ڈاكٹر ولسن رئيس جمهوريت امريكه نے تيسري موتمر امن كے ليے دعوت نامے بھيجدیے هيں' جو اس سال حسب معمول هيگ ميں منعقد هوگي -

---

ليكن اس اجتماع كا كيا حاصل هے ؟

ريو يو آف ريويوز كے مضمون "سنه ۱۴ ع كي موتمر السلام" (نمبر ۵ جلد ۴ الهلال) ميں آپ نے پڑھا هوگا' كه موتمر امن كے هر اجتماع كے بعد دول كے جنگي مصارف ميں حيرت انگيز و اميد سوز اضافه هوا هے - كيا يهي موتمر كے اجتماعات كا نتيجه هے ؟

پھر صحراء ليبيا اور جزيرہ نماے بلقان ميں جو انسانيت سوز واقعات پيش آئے - انميں اس موتمر نے كيا كيا ؟ كيا يه موتمر انهي قوموں ميں امن قائم كرنا چاهتي هے جنميں پہلے سے امن موجود هے ؟

---

بہتر هے كه اس سلسله ميں ايک مغالطه كي حقيقت سے پرده اٹھا ديا جائے -

يه صحيح نہيں كه آج يورپ ميں قيام امن كي وجه اسكي امن پرستي هے - اگر يورپ درحقيقت امن پرست اور انسانيت دوست هوتا' تو اسكے گرجوں كے ممبر' جلسوں كے اسٹيج' اور اخبارات كے صفحات پر بلقان كے دشمنان انسانيت كا اس گرمجوشي سے استقبال نه كيا جاتا' اور وه خود اپني آبادي اور خزانے كے ايک كثير حصه كو سبعيت و درندگي كي طياري كے ليے وقف نه كرديتا -

في الحقيقت يورپ ميں موجوده قيام امن كا سبب اور هے - يورپ كي هر سلطنت مسلح هے' اور اسطرح مستعد كه گويا ميدان جنگ جانے كے ليے آخري بگل كي منتظر هے - اسليے دوسرے كو جرأت دست درازي نہيں هوتي كه جواب تركي بتركي مليگا -

اسكے ساتھه مشغله كے ليے ايشياء اور افريقه موجود هے اسوجه سے يه نہيں هوتا كه قوت پيدا هو' اور تعطل و بيكاري كي وجه بالاخر اندر هي اندر كام كرنے لگے -

پس قيام امن كا اصلي راز يه هے - جب يه مشغله ختم هوجائيگا اور تعطل و بيكاري كا دور شروع هوگا تو وه وقت هوگا كه قلم كي جگهه تيغ' ڈپلوميسي كي جگه سپه سالاري' انسانيت و اخلاق كي جگه بربريت و درندگي' اور صلح كي جگه جنگ ليگي' اور يورپ كے تمدن زار ميں وهي نظر آئيگا جو ايشياء كے وحشتكده ميں نظر آرها هے - سنة الله التي قد خلت من قبل ولن تجد لسنة الله تبديلا -

### تقريب تخت نشيني و مسلم قرباني

اس كرہ ارض پر هم اكيلے نہيں جن پر سے مصائب و محن اور شومي و بدبختي كا سيلاب گزر رها هے - بلكه دنيا كي بہت سي قوميں هماري شريک حال هيں - ليكن آه ! يه هماري مزيت هے كه جب دنيا كو خون كي ضرورت هوتي هے تو هماري هي رگيں كھولي جاتي هيں -

سنه باره اور تيره انسانيت كي تاريخ ميں دو خونين سال تھے' مگر يه كسكا خون تھا' جس نے انهيں رنگين كيا ؟ اس كا جواب ميں كيا دوں كه طرابلس كے ريگستان' بلقان كے دشت و جبل' ايران كے ميدان لاله زار' اور كانپور كي سرزمين كا ايک ايک ذره جواب ديرها هے - ذلك لمن كان له قلب او القى السمع وهو شهيد -

ان دو سالوں ميں مسلمانوں كا جسقدر خون بها هے وه پوري ايک دهائي كے ليے كافي هے' مگر جو شے بلا معاوضه هاتھه آئے اسكے استعمال ميں كيوں دريغ كيا جائے -

گذشته نمبر كے "الاسبوع" ميں آپ يه خبر ديكهه چكے هيں كه انقلاب البانيا كے سلسله ميں كئي عثماني افسروں كو پھانسي كا حكم ديا گيا هے - اس هفته كي يه خبر هے كه اس حكم كا نفاذ پرنس وائڈ كے آنے تک ملتوي ركھا گيا هے تا كه اس خوشي كے شكريه ميں كه خداوند نے ايک ۹۵ - فيصدي مسلم آبادي والے ملک كے تخت پر ايک مسيحي شهزاده كو بٹھايا هے وه خود ان مسلمانوں كو قربانگاه مسيحيت پر چڑھا سكيں !

# افکار و حوادث

## زمیندار پریس اور اعضاء برلمان انگلستان

و اتـوا البیـوت من ابوابهـا

## موعظـة و ذکـری

اس کارساز قدیر و حکیم کي ایک بہت بڑي رحمت یہ ھے ' کہ اس نے ظلوم و جہول انسان کي رھنمائي کے لیے خود اسمیں ایک ایسی قوت ودیعت کی ھے ' جسکو وہ اگر استعمال کرے تو اس کاروبار عالم کا ایک ایک ذرہ اسکے لیے درس دہ حقیقت و سبق آموز معرفت ھے -

* انسان حقیقت اگہی اور راز آشنائي کا تشنہ لب ھے' وہ اسکے لیے کتب و سفار کي ورق گردانی کرتا ھے' مگر اپنی سادہ لوحي سے یہ نہیں جانتا کہ جس شے کو وہ اپنے باھر ڈھونڈھتا ھے' وہ اسکے اندر ھے - وہ معرفت حقائق و اسرار کا طالب ھے - اس گوھر مقصود کو وہ کاغذ کے نقش و نگار میں ڈھونڈھتا ھے' مگر نادان یہ نہیں جانتا ' کہ یہ تو ان واقعات میں موجود ھے جو روز مرہ اسکي نظر سے گذرتے ھیں -

اینها همه راز ست که معلوم عوام است

اگر قران حکیم کو آپ پڑھتے ھیں تو آپ نے محسوس کیا ھوگا کہ حق سبحانہ تعالی نے گونہ گوں طریقوں سے تفکر و تدبر اور استبصار و اعتبار کی تاکید فرمائی ھے - بعض آیات میں صاف صاف تفکروا و تدبروا فرمایا ھے ' بعض میں بصیغہ ترجي و امید لعلکـم تتفکرون ارشاد ھوا ھے - کسی جگہ افلا تتفکرون سے اظہار تعجب و حیرت کیا ھے' اور کسی مقام پر لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہم و لہم آذان لا یسمعون بہا ' اولٹک کالانعام بل ھم اضل سے عدم تفکر کي مذمت و نکوهش کی ھے -

یہ عبارات شتي اور اسالیب متنوعہ صرف اسلیے اختیار کیے گئے ھیں کہ انسان قوت تفکر و اعتبار کي اھمیت کو محسوس کرے - اور اس دلیل راہ و مرشد طریقت کی پیروي کرے جو ھروقت اور ھر حالت میں اسکے ساتھہ رھتا ھے' اور شب و روز کے ۲۴ گھنٹوں میں ایک منٹ کے لیے بھي اس سے جدا نہیں ھوتا -

لوگ ھمیشہ تفکر و اعتبار کے لیے کسي اھم اور عظیم الشان واقعات کے منتظر رھتے ھیں' گویا وہ اپنے قوی کو اس سے ارفع و اعلی سمجھتے ھیں کہ وہ معمولی چیزوں میں مشغول ھوں ' یا معمولي واقعات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ اسمیں عبرت و بصیرت ملے - مگر یہ ایک دوسری نادانی ھے -

جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ھوں اس عالم کا ایک ایک ذرہ اپنے اندر عبرت و بصیرت کا ایک دفتر رکھتا ھے - اگر تم نہیں دیکھتے تو یہ تمہارا قصور ھے - بقول مرحوم غالب :

محـرم نہیں ھے تـوھـي نواھاے راز کا
یہاں ورنـہ جو حجاب ھے پردہ ھے ساز کا

اگر ایک واقعہ معمولي ھے تو یہ نہ طے کرلو کہ اسمیں تمہارے لیے عبرت آموزي کا سامان نہیں - کیا نہیں دیکھتے کہ خداے تعالی نے انسانوں کي ھدایت و ارشاد کے لیے جن چیزوں کو تمثیلاً ذکر فرمایا ھے ان میں مچھر' مکھي ' اور اونٹ بھي ھیں ؟

عبرت و بصیرت اگر چاھتے ھو تو یہ علو و ترفع کیوں ؟ روشني کے طالب ھو تو جہاں ملے لو' یہ نہ دیکھو کہ چراغ شمع کافوري ھے یا متي کا دیا ؟

پھر جواھر کي جگہ تو زمین کے نیچے ھي ھے - اور جس لعل شب تاب کو تم آج تاج شاھي میں چمکتے دیکھتے ھو کل یہي زمین کے نیچے سنگریزوں میں ملا تھا -

زمیندار پریس کے واقعہ کو اگر صرف واقعے کي حیثیت سے دیکھیے تو وہ اس سے زیادہ کا مستحق نہیں کہ چند سطروں میں لکھکے اس کے ساتھہ معاصرانہ تاسف و ھمدردي کا اظہار کردیا جائے - لیکن اگر بصیرت کي آنکھوں سے دیکھیے تو وہ ھمارے ماضي و مستقبل کا آئینہ اور عبر و بصائر کا ایک دفتر ھے - جنمیں سے بعض کي طرف گذشتہ نمبر میں اشارہ کرچکا ھوں اور بعض کي طرف اس نمبر میں توجہ دلانا چاھتا ھوں -

بعض امور ایسے ھیں جنکو میں بارھا کہہ چکا ھوں مگر پھر کہتا ھوں اور اسوقت تک کہتا رھونگا جب تک زبان میں قوت نطق اور قلم میں قوت تحریر ھے - ممکن ھے کہ انکے اعادہ و تکرار میں آپ کو لطف نہ آئے' لیکن اگر آپ لذت جو اور جـدت پسند ھیں تو میں مجبور نہیں کرتا کہ آپ سنیں -

میں افسانہ گو نہیں کہ ھر بار نیا قصہ سناوں ' میں تو حق و صداقت کا داعي ھوں ' جو ھمیشہ یکساں رھتے ھیں - اسکے علاوہ حق و صداقت کي دعوت تو لطف و لذت کے لیے نہیں بلکہ اصلاح و ارشاد کے لیے ھے - پس اگر آپ اصلاح چاھتے ھیں تو آئیے اور اگر ذرا تلخ ھے تو منہ نہ بنائیے کہ :

داروے تلخ ست دافع مرض

حق و صداقت کا ایک مسکت و قاطع معجزہ یہ ھے کہ وہ جب اپني آواز بلند کرتا ھے تو وہ بے اعوان و انصار اور بے سازو برگ ھوتا ھے - مگر زیادہ عرصہ نہیں گزرتا کہ باطل کي جماعت میں سے ایک گروہ نکلکے ان کے ساتھہ ھو جاتا ھے' اور یہ گروہ بڑھتے بڑھتے اسقـدر بڑھجاتا ھے کہ بالاخر حق کو اپني ابتـدائي بے نوائي و کس مپرسي کے با وجود فتح اور باطل کو اپني ابتدائي سرو سامان اور کثرت سواد و جماعت کے باوجود شکست ھوتي ھے -

بالفـاظ دیگر اگـر آپ حق کے داعي ھیـں تو آپ کو اپني کوششوں میں مصروف رھنا چاھیے' اور ظلم و عدوان کي زور آزمائیوں سے مرعوب یا شکستہ دل نہ ھونا چاھیے' کیونکہ اگر حق آپکے ساتھہ ھے تو نا ممکن ھے کہ دنیا آپ کے اعوان و انصار سے خالي ھو - وہ وقت ضرور آئیگا جب آپکے گرد پرستاران حق کي فوج جمع ھوگي اور آپ کو ظلم و عدوان کے پنجے سے نجات دلائینگے - اس خداے توانا و قدیر کا وعدہ ھے کہ و العاقبة للمتقین -

ھماري ایک عقل سوز بوالعجبي یہ ھے کہ ھمیں انگلستان کے زیر حکومت آئے ھوے نصف صدي سے زیادہ عرصہ ھوا مگر آج تک ھم اسکے طرز حکومت سے نا واقف ھیں -

ھماري حق طلبي اور داد خواھي کا سدرۃ المنتہی شملہ ھے - حالانکہ شملہ کو تو آسمان اول سمجھیے جہاں نفاذ کے لیے احکام اترتے ھیں' ورنہ خود احکام کا مصدر تو اس بر اعظم کے پار ھے -

پھر جب آپ شان عبودیت کو ھاتھہ سے دیتے ھیں اور رضا و تسلیم کو چھوڑ کے طلب و سوال کے میدان میں آتے ھیں - تو کیوں نہ آواز کو اسقدر بلند کیجیے کہ خود عرش تـک پہنچے اور وساط کي ترجماني سے بے نیاز ھو جائے ؟ آپ اس سے کیوں سوال کرتے ھیں جو آپ کو دینے کے لیے خود دوسرے کا محتاج ھے ؟ اگر سوال کرنا ھے تو خود اس دوسرے سے کیوں نہ کیجیے -

آپ مظلوم ھیں اور انصاف چاھتے ھیں' بسم اللہ فریاد کیجیے اگر یہاں آپکي فریاد رسي نہ ھوگي تو اپني کوتہ نظري اور پست

و مصلحين و مرشدين کو پيدا کرنا جنکے ذريعه سے تمام قوم کي اصلاح هوسکے -

اصلاح ديني کي ضرورت جن جن مصلحين نے محسوس کي انهوں نے دعوت و ارشاد اور تنبه افکار کيليے صدائيں بلند کيں ' درس و وعظ کا سلسله شروع کيا ' مقالات و رسائل تحرير کيے ' اخبارات و مجلات شائع کيے ' اور انکي کوششيں بيکار بهي نه گئيں ' ليکن تاهم کوئي انقلاب خيز نظام عمل هاتهه نه آيا ' جس سے اس قوم کے اندر تبديلي پيدا هوسکتي جسکي غفلت صديوں سے اور جسکي تعداد تيس کرور سے متجاوز هے -

مصلحين هميشه مظلوم و قليل رهے هيں کيونکه اصلاح جب کبهي اٹهتي هے تو اسکا کوئي ساتهي نهيں هوتا - البته وه خود هي اپني فوج ترتيب ديتي هے - پس اصلاح کا اولين کام يه هونا چاهيے که مصلحين کي تعداد بڑهائي جاے اور سب سے پہلے ايسے لوگ پيدا کيے جائيں جو اصلاح کے کاموں کو انجام ديسکيں - ورنه محض راه دعوت و مواعظ بيداري تو پيدا کرديگي ليکن قوم کو بدل نهيں سکتي -

اس سے بهي زياده يه که اصلاح ديني کي بنياد مذهبي اعمال کے انقلاب پر هے ' اور قدرتي طور پر اسکا ذريعه صرف علما هي هوسکتے هيں - پس جب تک علوم دينيه کي تعليم اس نهج پر نهوگي ' جس سے علماء کاملين پيدا هو سکيں ' اس وقت تک صرف چند مصلحين کا وجود کوئي بڑي تبديلي پيدا نهيں کرسکتا -

چنانچه ندوة العلما سے پيشتر جن جن مصلحين نے صداء اصلاح بلند کي ' انکا بهي منتهاے فکر يهي تها که علوم دينيه کي ايک نئي درسگاه قائم کي جاے ' اور علماء کے اندر اصلاح و تغير کے افکار پيدا کيے جائيں -

## ( شيخ محمد عبده کي اسکيم )

مرحوم شيخ محمد عبده جو اس طريق اصلاح کے ايک بهت بڑے داعي تهے ' اور جنهوں نے تمام عمر اسي کي دعوت ميں بسر کردي ' انکا منتهاء آمال و کعبۂ مقاصد بهي هميشه يهي رها که ايک دارالعلوم اصلاح طريق تعليم و نصاب کے بعد قائم کيا جاے -

گذشته نمبر ميں انکے مشهور اخبار " العروة الوثقى " کا ذکر کرچکا هوں - اسکے پانچويں نمبر ميں انهوں نے علماء اسلام کو اس طرف توجه دلائي تهي - چنانچه اپنے مقالۂ افتتاحيه کے آخر ميں لکهتے هيں :

" لو تدبرنا آيات القرآن و اعتبرنا بالحوادث التي ألمت بالممالك الاسلامية لعلمنا أن فينا من حاد عن أوامر الله وضل عن هديه ومنا من مال عن الصراط المستقيم الذي ضربه الله لنا و ارشدنا اليه و بيننا من اتبع أهواء الانفس وخطوات الشيطان ( ذلك بان الله لم يك مغيرا نعمة أنعمها على قوم حتى يغيروا مابانفسهم و ان الله سميع عليم ) فعلى العلماء الراسخين وهم روح الامة وقواد الملة المحمدية أن يهتموا بتنبيه الغافلين عن ما أوجب الله و ايقاظ النائمة قلوبهم عما فرض الدين و يعلموا الجاهل ويزعجوا نفس الذاهل و يذكروا الجميع بما أنعم الله به على آبائهم ويستلفتوهم الى ما أعد الله لهم لو استقاموا ويحذروهم سوء العاقبة لو لم يتداركوا أمرهم بالرجوع الي ما كان عليه النبي ( صلي الله عليه وسلم ) و اصحابه ( رضي الله عنهم ) ورفض كل بدعة والخروج عن كل عادة سيئة لا تنطبق على نصوص الكتاب العزيز ويقصوا عليهم أحوال الامم الماضية وما نزل بها من قضاء الله عند ما حادت عن شرائعه و نبذت أوامره فأذاقهم الله الخزي في الحياة الدنيا ( ولعذاب الاخرة أكبر لو كانوا يعلمون ) "

يعني اگر هم قران کريم کا تدبر و تفکر کے ساتهه مطالعه کريں اور پهر ان تمام حوادث و انقلاب پر نظر ڈاليں جنکي وجه سے آج تمام عالم اسلامي مبتلاے مصائب و آلام هے ' تو هم پر واضح هوجائيگا که يه سب کچهه نتيجه صرف اس امر کا هے که خدا کے حکموں سے هم

نے روگرداني کي ' هدايت قرآني کي راه سے هٹ گئے ' اور صراط مستقيم کو چهوڑ کر تابع هواء نفس و خطوات شيطانيه هوگئے - اور قرآن کهتا هے که خدا کسي قوم کو کوئي نعمت ديکر پهر واپس نهيں ليتا جب تک که وه خود اپني صلاحيت کو ضائع نه کردے !

پس علماء راسخين پر که في الحقيقة جسم ملت کيليے روح اور امۃ مرحومه کے قدرتي پيشوا هيں ' فرض هے که سب سے پہلے بيدار هوں اور غافلوں کو بيدار کريں - الله نے يه خدمت هدايت انکے ذمه واجب کردي هے اور اپنا فرض حقيقي ادا کرنا چاهيے -

اگر انهوں نے قوم کو بيدار نه کيا اور اس گذري هوئي حالت تک نه لوٹايا ' جو عصر نبوت و صحابۂ کرام کے وقت تهي ' اور نيز تمام بدعات و زوائد اور اعمال سئيۂ خلاف قران و سنت کي ظلمت سے مسلمانوں کو باهر نه نکالا ' تو يه يقيني هے که وه وقت آخر اس قوم کيليے بهي آنے والا هے ' جو امم ماضيه پر آچکا هے : فاذا قهم الله الخزي في الحياة الدنيا ولعذاب الاخرة اكبر لو كانوا يعلمون -

اس سے ظاهر هے که شيخ محمد عبده کے پيش نظر اصلاح و دعوت کے مسئلے ميں يهي دو مقاصد مهمه و اساسي تهے :

( ۱ ) مسلمانوں کي موجوده حالت ترک کتاب و سنت کا نتيجه هے -

( ۲ ) علماء کو که روح امۃ اور قواد ملت هيں ' بيدار هونا اور قوم کو شريعت کي اصلي و حقيقي تعليم کي طرف بلانا چاهيے -

عروة الوثقى کے صرف ۱۹ - نمبر نکلے اور تمام عالم اسلامي جنبش ميں آگيا - مجبوراً انگلستان اور فرانس نے متعدد سازش کرکے اسے بند کرايا اور سلطان عبد الحميد نے بهي اسميں شرکت کي مگر وه اپنا کام کرچکا تها -

اس سے بهي بڑهکر يه که سنه ۱۳۰۴ هجري ميں جبکه شيخ موصوف بيروت ميں تهے ' تو انهوں نے احياء تعليم علوم دينيۂ اسلاميه کي ايک مبسوط اور مفصل اسکيم لکهي اور " لائحة الاصلاح والتعليم الديني " کے نام سے بذريعه شيخ الاسلام سلطان عبد الحميد کے حضور ميں پيش کي - اسميں نهايت تفصيل سے اس حقيقت کو واضح کيا تها که دولت عثمانيه آخري اسلامي حکومت هے اسليے وه تمام مسلمانان عالم کي اصلاح حالت کيليے ذمه دار هے اس اصلاح کے حصول کا ذريعه صرف يهي هے که مسلمانوں ميں اسلام کي صحيح و حقيقي دعوت و اصلاح کے وسائل پيدا کيے جائيں ' اور وه ممکن نهيں - جب تک تعليم ديني کي اصلاح و تجديد نهو -

تمهيد کے بعد اسميں تعليم ديني کے تين درجه قرار ديے تهے : الابتدائي ' الاوسط ' العالي -

ابتدائي تعليم عامۂ مسلمين کيليے هوني چاهيے ' اور اسکے ليے ايک جامع و سهل الفهم نصاب عقائد و فقه اور تاريخ اسلام و سيرۃ نبوت و صحابه کا هونا چاهيے ' جو يکسر تعليم قراني سے ما خوذ اور لا حاصل مباحث خلاف و جدال سے معرا هو -

تعليم درمياني اس طبقۂ خواص و متوسطين کيليے هوني چاهيے جو مختلف السنۂ ملکي و اجنبي اور علوم و فنون جديده کو حاصل کرکے مختلف مشاغل معاش و ملازمت ميں مشغول هوں -

انکے ليے ايک دوسرا نصاب هونا چاهيے جو پہلے سے وسيع تر هو مگر تمام تر کتاب و سنت سے ماخوذ ' اور صرف عقائد ' فقه ساده و سهل ' اور تاريخ ديني و مدني اسلام پر مشتمل هو - البته ايک کتاب اسميں ايسي بهي هوني چاهيے جو علوم اسلاميه و مذاهب اسلام کي تاريخ سے پوري واقفيت پيدا کرادے -

آخري درجۂ عالي صرف ان لوگوں کيليے هے جو بحکم : ولتكن منكم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر ' قوم کيليے مرشد و معلم اور داعي و رهبر هوں - انکے ليے ايک نهايت اعلى درجه کے جامع و اصلاح يافته نصاب تعليم کي ضرورت هے - [illegible]

الهلال

١٥ ربيع الاول ١٣٣٢ ہجری

# مدارس اسلامیه

## ندوة العلما

### اور مسئلۂ احیاء اصلاح

( ٢ )

گذشته تمهید سے مقصود یه تها که ندوة العلما کے مقاصد کي اصلي حیثیت سب سے پہلے صاف هو جاے ' اسلیے که اعجوبه زار ندوه کے عجائب و غرائب میں سے ایک بوالعجبي یه بهي هے که اُسے نه صرف باهر کے تماشائیوں هي نے بلکه خود اندر کے کار فرماؤں نے بهي بهت کم سمجها هے ' اور بعض حالتوں میں تو بالکل سمجهاهي نہیں !

ندوه کي حالت پر فطرة نگار نیشا پوري کا یه مقطع ٹهیک ٹهیک صادق آتا هے :

تو نظیري ز فلک آمده بودي چو مسیح
باز پس رفتي و کس قدر تو نشناخت دریغ !

ندوه کي بنیاد کچهه عجیب طرح سے پڑي - ایک عمارت بنگئي ' مگر اسطرح که معماروں کي نیت اور ارادے کو اسمیں بهت کم دخل تها ' اور بهت سے تو سمجهتے هي نه تهے که یه جو کچهه بن رها هے اُس سے کیا کام لیا جائیگا ؟ اسکي سر گذشت اگر تفصیل سے بیان کي جاے تو اس امر کي ایک نهایت موثر اور قریبي مثال هوگي که دنیا میں بهت سی نیکیاں خود بخود ظهور میں آجاتي هیں ' اور وه اپنے ظهور میں کام کرنے والوں کے علم و اراده کي بالکل محتاج نهیں -

بهر حال گذشته بیانات سے مندرجۂ ذیل امور آپ پر واضح هو گئے :

( ١ ) قرون اخیرۂ اسلامیه میں اصلاح و تغیر کي جسقدر تحریکیں پیدا هوئیں ' انکي تین قسمیں تهیں ' جنهیں میں نے اصلاح سیاسي ' اصلاح افرنجي ' اور اصلاح دیني کے لقب سے یاد کیا هے -

( ٢ ) ان سب میں صحیح اور متقین الفوز راه " اصلاح دیني " هي کي هے - کیونکه دونوں ابتدائي قسمیں نتائج میں انقلاب پیدا کرنا چاهتي هیں ' اور یه علل و اسباب کو فراهم کرنا چاهتي هے - اس کي بنیاد ایک راسخ و محکم اعتقاد اور وحي الهی کے پیدا کیے هوے یقین پر هے ' اور اُن دونوں کي بنیاد محض تقلید پر -

( ٣ ) اسي " اصلاح دیني " کی قسم میں " ندوة العلما " کي تحریک بهي شامل هے -

ندوة العلما نے اگرچه دعوت و ارشاد کا کوئي اهم کام انجام نهیں دیا ' مگر اسکي مزیت و خصوصیت یه هے که وه بهت جلد اُس اصلي کام کي طرف متوجه هو گیا ' جو اصلاح دیني کي راه کے تمام موانع و مشکلات کو دور کرنے والي هے ' یعنے علوم اسلامیه و عربیه کے طریق تعلیم کي اصلاح اور ایک نئي درسگاه کي تاسیس -

یه واضح رهے که میري بحث صرف مقاصد اور اصول تک محدود هے ' طریق عمل اور جزئیات کار کے متعلق ابهي کچهه نهیں کهتا - بهت ممکن هے که بهت سي باتوں سے مجهے اختلاف هو - مثلاً یه که اُس درسگاه نے جو طریق تعلیم اختیار کیا ' یا اصلاح نصاب کے اهم اور بنیادي مسئلے کو جس طرح طے کیا گیا ' یا تکمیل وعلوم کي جو جماعتیں قرار دي گئیں ' یا تکمیل کے بعد جو مقصد پیش نظر رکها گیا - لیکن یه تمام چیزیں اصول اصلاح میں داخل نهیں هیں -

میرا ذاتي خیال ان امور کے متعلق جو کچهه هے وه پیش نظر حالات سے مختلف هے اور اس وقت تک انکا بیان کچهه مفید نهوگا جب تک خاص مسئلۂ اصلاح پر ایک مستقل مضمون لکهکر به تفصیل اپنے خیالات ظاهر نه کروں -

یهاں صرف اس اصول عمل اور اساس کار سے بحث هے که ندوه نے اصلاح دیني کا طریق اختیار کیا ' اور اس طریقه کے سب سے بڑے اهم اور بنیادي مسئلے کو پوري صحت کے ساتهه سمجها ' یعنے سب سے پہلے موجوده طریق تعلیم کي اصلاح کرني چاهیے اور اسکے لیے ایسي درسگاه قائم کرني چاهیے جس سے علماء مصلحین اور مرشدین مهتدین پیدا هو سکیں -

پس مندرجۂ ذیل اصول زیر بحث هیں ' جن میں جزئیات عمل اور اسلوب و طریق عمل کو کوئي دخل نهیں :

( ١ ) اصلاح دیني کا کام انجام نهیں پا سکتا ' جب تک قوم کو اسلام کي صحیح تعلیم نه دي جاے ' اور تمام طبقات امت کا جهل دیني دور نهو -

( ٢ ) اسکا ذریعه صرف علماء کاملین و حق هیں ' جو روز بروز هم میں قلیل و مفقود هوتے جاتے هیں ' اور جنکي قلت هي کا یه نتیجه هے که قوم میں حیات دیني کے نتائج و ثمرات مفقود هیں -

( ٣ ) انقلاب حالات نے بعض اور ایسي ضرورتیں بهي پیدا کر دي هیں ' جو کل تک نه تهیں - مثلاً علوم حدیثه و السنۂ اقوام متمدنه ' ضرور هے که علماء حال انسے بهي واقف هوں -

( ٤ ) اسکا وسیله یه هے که علوم دینیۂ و عربیه کي تعلیم و طرز تعلیم کي اصلاح و تهذیب و تسهیل کي جاے ' اور ایک نئي درسگاه قائم هو -

فی الحقیقت اصلاح دیني کا اصلي اور صحیح راسته انهي اصولوں میں هے - اسکے سوا اور کوئي طریقه نهیں هوسکتا - ندوه کو گو وه اسباب نه ملے جنکي وجه سے وه صحیح و اقرب طریق عمل اختیار کرتا ' اور نیز میرے خیال میں ایک بڑي غلطي یه بهي هوئي که علماء راسخین و حق کي جگهه " موجوده ضروریات کے مطابق علما " پیدا کرنے پر زیاده زور دیا گیا ' جو در اصل اهمیت کے لحاظ سے دوسرے درجه کي ضرورت تهي نه که اصل ضرورت تاهم اسنے حقیقت کو سمجها اور اصولاً جو راه اختیار کي ' وهي اصلي و حقیقي راه عمل و وسیلۂ اصلاح دیني هے -

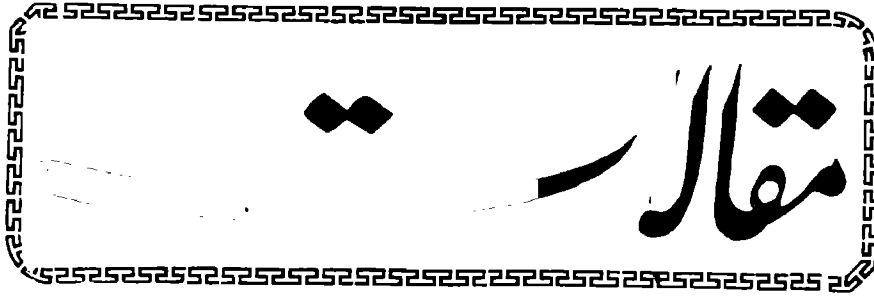
میں کسي قدر اسکي تشریح کرونگا -

### ( اصلاح دیني اور اساس عمل )

گذشته نمبر میں میں " اصلاح دیني " کي تحریک ' اور اسکے بعد مصلحین کا مختصراً ذکر کرچکا هوں ' لیکن اصلي سوال ره هے جو اُسکے بعد سامنے آتا هے یعنے اصلاح کے عمل و نفاذ کا ذریعه کیا هو ' اور کیونکر مسلمانوں کے اندر تعلیم اسلامي کي صحیح و حقیقي زندگي پیدا کي جاے ؟

اس اصلاح کے حماة و دعاة متبعین فرنگ اور متلاشیان تمدن و علوم سے کهتے هیں که تم جس متاع گم گشته کیلیے سرگرداں هو ' اُسکا سراغ بهي اسي راه سے لگے گا ' پهر وه وسائل عمل کیا هیں جنکے ذریعه سے دین الهي کي صحیح رهنمائي ' اخلاق و تربیت ' علوم و فنون ' صنائع و حرف ' معاشرت و تهذیب ' غرضکه حیات اجتماعي کے تمام اجزاء صالحه تک پهنچا دے ؟

درحقیقت اسکا جواب ایک هي هے - یعنے قوم کو مذهب کي صحیح و حقیقي تعلیم دینا ' اور ایسے علماء راسخین و حق '



## علوم القرآن

از جناب مولانا سليمان صاحب دسنوي

مسلمانوں کے حريف اگر انکے تمام ابواب فضائل و مناقب کي صحت روايت سے انکار کرديں تو بهي ايک باب يقيناً ايسا رهجائيگا جسکے انکار کي وہ کبهي جرات نکر سکينگے - همارا اشارہ اس سے مسلمانوں کے اس شديد جدو جهد و سعي و محنت کيطرف هے' جو انهوں نے " اپني کتــاب الهي " کي تشريح و توضيح ' تحقيق و تدقيق' اور فهم و تفهيم ميں صرف کي - دنيا ميں متعدد قوميں هيں ' جنکے پاس حسب ادعا و زعم کتب الهي محفوظ هيں ' ليکن مسلمانوں نے اپني کتاب الهي کے لئے جو خدمتيں انجام ديں اور اوسکے متعلق جو ذخيرہ علوم و تصنيفات فراهم کرديا ' کيا اسکا ايک حصه بهي دوسري قوميں پيش کر سکتي هيں ؟ بلاشبهه بحيثيت ترجمه ' مسيحي قوم کا کوئي قوم مقابله نهيں کر سکتي ' ليکن اون تراجم سے کيا فائدہ جنهوں نے خود اصل کو گم کرديا هو ؟

مسلمانوں نے قرآن مجيد کے ساتهه جو اعتنا کي اور اوسکے متعلق جو خدمتيں انجام ديں' انکي هم حسب ذيل جلي تقسيم کرسکتے هيں :—

( ۱ ) تشريح مسائل عامه متعلقۂ قرآن ' مثلاً کيفيت نزول ' کتابت قرآن ' قراءت وتجويد قرآن -

( ۲ ) تدوين علوم متعلقۂ قرآن ' مثلاً علم الامثال ' علم الاعراب علم المجاز -

( ۳ ) تفسير معاني و الفاظ قرآن ' مثلاً کتب تفاسير عامه -

ان امور ثلاثه ميں سے هر ايک اس لائق هے که اگر اوسکي تفصيل کي جاے تو خود اوسکے متعدد شعبے نکل سکتے هيں ' ليکن بخوف تطويــل هم صرف ضروري اور مــايحتــاج امور پر اکتفا کرينگے -

### ( مسائل متعلقۂ قرآن )

ان سے وہ مسائل مراد هيں ' جو اختصار مبــاحث کي بنا پر مستقل فن نهيں بن سکتے ' اور اسليے اُنکے متعلق مستقل کتابيں نهيں لکهي گئيں - اس عنوان کے تحت ميں حسب ذيل مسائل علما نے بيان کيے هيں :—

( ۱ ) معرفت کيفيت نزول قرآن و بدء و انتهاے نزول قرآن' (قرآن آنحضرت صلعم پر کسطرح نازل هوتا تها ' اور سب سے اول اور سب سے آخر کون سي آيت يا سورت نازل هوئي )

( ۲ ) معرفت آيات و سور مکيه و مدنيه - ( مکه ميں کون کون آيتيں اور سورتيں نازل هوئيں' اور مدينے ميں کون ؟ )

( ۳ ) معرفت اوقات و ازمنۂ نزول - ( يه آيتيں اور سورتيں کس وقت نازل هوئيں ؟ )

( ۴ ) معرفت مقامات و اماکن نزول - ( کهاں اور کس مقام پر نازل هوئيں ؟ )

( ۵ ) معرفت جمع و ترتيب قرآن - ( قرآن کسطرح جمع و مرتب هوا ؟ )

( ۶ ) معرفت تعداد سور و آيات و کلمات قرآن - ( قرآن ميں کتني سورتيں' کتني آيتيں اور کتنے حروف هيں ؟ )

( ۷ ) معرفت مجمل' و بين' و مفيد و مطلق' و عام و خاص' و منطوق و مفهوم' و محکم و متشابه قرآن -

( ۸ ) معرفت اقسام دلائل قرآن -

( ۹ ) معرفت طرق مخاطبات قران -

( ۱۰ ) معرفت حصر و تخصيص و ايجاز و اطناب قرآن - وقس علی ذلــک -

### ( علوم متعلقۂ قران )

علماے اسلام نے قران مجيد کے متعلق جو خدمات انجام دي‌ے هيں اوسکي عملي دليل يه هے که اونهوں نے قران مجيد کے هر شعبه کے متعلق اتنے علوم مدون او ر اسقدر کتابيں تصنيف کردي هيں که اونکا حصر بهي مشکل هے - کشف الظنون اور فهرست ابن نديم ميں سيکڑوں علوم و تصنيفات متعلقۂ قران کا ذکر هے' جو آج بالکل ناپيد هيں ' تاهم تلاش و جستجو سے جن علوم وتصنيفات کا پته ملتا هے' وہ حسب ذيل هيں :—

رسوم القران ' تجويد القران ' اعراب القران ' مصادر القران ' افراد القران و جمعه ' مفردات القران ' غرائب القران ' معاني القران ' اعجاز القران ' مجاز القرانْ ' تشبيه القــران ' امثال القــران ' امثلة القــران ' بدائع القــران ' اسباب النــزول ' مبهمات القــران ' متشابه القــران ' اقسام القران ' مناسبــة الايات و السور ' مطالع القــران و مقاطعــه و فواتح السور ' اعلام القران ' ناسخ القران و منسوخه ' مشکلات القــران ' حجج القران ' احکام القران ' جوهر القران ' نجوم القران -

ان تمــام علوم کے متعلق دو قسم کي تصنيفــات هيں ' ايک وہ جن ميں ان تمام علوم و مسائل سے ايک هي کتاب کے مختلف ابواب ميں بحث کي گئي هے ' اور باختصــار وہ ان تمام مباحث پــر مشتمــل هيں - اس صنف تصنيفات کو هم نے " جوامع علوم قران " دوسري قسم اون تصنيفات کي هے جن ميں ايک ايک علم اور ايک ايک مبحث سے مستقلاً بحث هے اور وہ صرف ايک هي علم يا مبحث کے مختلف انواع مسائل نکات اور فوائد کو جامع هيں -

### ( جوامع علوم القران )

دنيا ميں هر شے اپني بسيط اور سادہ حالت سے شروع هوتي هے اور پهر رفته رفته ايک شاندار ترکيبي حالت تک پهنچ جاتي هے - علوم قران کے متعلق بهي ابتدائي کوششيں انفرادي علوم و مسائل سے شروع هوئيں' اور ايک مدت کے بعد وہ تکميل کو پهونچيں - يهي سبب هے که علوم قران کے متعلق منفردہ تصانيف دوسري صدي ميں موجود هوگئي تهيں' ليکن جوامع تصنيفات کا سراغ همکو سب سے پہلے پانچويں صدي ميں ملتا هے - هم جوامع علوم قران کا پهلا مصنف علي بن ابراهيم الحوفي المتوفي سنه ۴۳۰ کو جانتے هيں' جنکي تصنيف کا نام علوم القران هے' اسکے بعد شيخ مکي بن

( ۱ ) فن تفسير القران اور اسكے تمام متعلقات - ليكن اس سے مقصود جلالين يا بيضاوي نهيں هے بلكه وه شے ' جو قران حكيم كے معارف و حقائق ' علوم و اخلاق ' و اسرار رباني و حكمة الهامي كے فهم و درس سے طالب كو قريب كرے ' اور اسكي شرح و تفسير سے اسپر واضح هو جاے كه تمام عالم انسانية كے نجاح و فلاح كا تنها وسيله صرف يهي كتاب اور اسكي تعليمات حقه هيں !

( ۲ ) وه تمام علوم جو فهم و درس قران كيليے ضروري هيں -

( ۳ ) فنون متعلق لغة عربيه -

( ۴ ) حديث وهاں تک كه قران حكيم كي تفسير ميں اس سے مدد لے اور اخلاق و حكمت اور سيرة نبوت كے متعلق معلومات حاصل هوں مع فنون روايت و درايت -

( ۵ ) فن اخلاق و اداب ديني اس اسلوب پرجو إمام غزالي نے احياء العلوم ميں اختيار كيا هے' مگر قواعد ادبيۂ شرعيه سے منطبق كرنے كے بعد -

( ۶ ) اصول فقه مگر نه اس معني ميں جس معني ميں اب سمجها جا تا هے بلكه ايسي كتابيں جنكے پڑهنے سے صحت استدلال بالنص اور كليات احكام ' اور قواعد اساسيۂ حلال و حرام معلوم هوسكيں -

( ۷ ) تاريخ قديم و حديث - سيرة حضرة خاتم النبين و صحابۂ كرام اسكا جزو اصلي هے - اسكے علاوه اسلام كے تمام انقلابات سياسي و اجتماعي و مدني كي تاريخ ' قرون وسطی كے حوادث اور حروب صليبيه كے انقلابات ' اور تمام ممالک و اقوام اسلاميه كے تفصيلي حالات ماضيۂ و حاليه كي كتابيں بهي اسميں هوني چاهئيں ' اور هرموقعه پر اُن علل و اسباب طبيعيه كو حسب اصول فلسفۂ تاريخ حال واضح كرنا چاهيے ' جو اقوام كے عروج و تنزل و ارتفاع و انقراض كا موجب هوتے هيں ' نيز احكام الهيه سے انهيں توفيق و تطبيق ديني چاهيے -

( ۸ ) بقدر ضرورت فن منطق و خطابة و اصول مناظره -

( ۹ ) فن كلام و عقائد و ملل و نحل و تاريخ عقائد و فرق اسلاميه ' ليكن اس اسلوب پر جس سے مباحث توحيد و عقائد پر حسب ادلۂ عقليه و مباحث حكميه عبور هوجاے ' اور اسرار معارف حكميه شريعة ميں بصيرة حاصل هو - نه كه فلسفۂ ارسطو كا ايک شكل ديگر ميں مطالعه -

اسكے بعد انهوں نے لكها تها كه سب سے پہلے ان تمام اقسام و مدارج كي تعليم كيليے ايک نصاب تعليم كو مدون كرنا چاهيے كيونكه جوامع آستانه اور ازهر قاهره اس بارے ميں كچهه مفيد نهيں هے ' اور اسكے ليے بهت سي كتابوں كي تهذيب و تلخيص و تعليق كرني پڑيگي ' اور بهت سي كتابيں از سرنو مدون هونگي -

نيز انهوں نے لكها تها كه مشكلات شديد اور كام اهم و نازک هے - ليكن ساتهه هي نتيجه فوز و فلاح اور اسكے سوا تمام ابواب عمل مسدود - پس ناگزير هے كه تعليم ديني كے نظام ميں ايک عظيم الشان انقلاب پيدا كيا جاے -

طريق تعليم بهي همارا بهت كچهه محتاج اصلاح هے - اساتذه كو كتاب سے كوئي تعلق نهيں هونا چاهيے - همارا قديم املاء جو ٹهيک ٹهيک آج كل كي يونيورسٹيوں كا طريق تدريس هے ' پهر جاري كيا جاے -

آخر ميں انهوں نے تجويز پيش كي تهي كه سب سے پہلے ايک مركزي جامعۂ اسلاميه ( يونيورسٹي ) قسطنطنيه ميں قائم كي جاے اور شيخ الاسلام كے زير ادارت هو - اور اسكے بعد تمام ممالک عثمانيه و خارجه بلكه بلاد بعيدۂ اسلاميه مثل هندوستان ' جاوا ' اور چين تک ميں اُسكي شاخيں قائم كي جائيں ' اور وه تمام مكاتب و مدارس اور جامعۂ عاليه اپنے مركز سے ملحق هوں -

اگر سلطان عبد الحميد اور اولياء يلدز نے اس مصلح خبير و مقدس كي تجويز پر عمل كيا هوتا اور كوئي ايسي يونيورسٹي عثمانيه

سلطان عبد الحميد كا عقيده يه تها كه اصلاح خواه كسي قسم كا هو اور خالص ديني هي كيوں نهو' ليكن اُسكے بعد ميري سياست قائم نهيں رهسكتي - صيغۂ معارف كو حاكم ديدياگيا تها كه جس كتاب ميں لفظ "انقلاب" يا "اصلاح" يا "تجديد" هو' اُس كي اشاعت روک دي جاے !

شيخ جب اسطرف سے مايوس هوگئے تو انهيں جامع ازهر كا خيال هوا جو آج سب سے بڑي درسگاه علوم دينيۂ اسلاميه كي هے ' اور جسميں به يک وقت آٹهه هزار تک طلبا دنيا كے مختلف حصوں كے موجود رهتے هيں -

انهوں نے درس قران شروع كيا ' حكومت كو توجه دلائي ' اصلاح كيليے كميٹي قائم كي ' رياض پاشا كو اسكا صدر بنايا ' دس برس سعي و كوشش كرتے رهے ليكن كوئي نتيجه نهيں نكلا حتى كه ازهر سے مستعفي هوگئے -

اسكے بعد " مدرسۂ دار العلوم " كي اسكيم بنائي - اور محكمۂ اوقاف كو اسكے مصارف كيليے آماده كيا - گورنمنت خديوي نے مدرسة قائم كرديا ' مگر جو مقصود تها وه حاصل نه هوا - البته اتنا هوا كه علوم عربيه كے ساتهه بعض علوم و السنۂ حديثه كي تعليم كي ايک راه كهل گئي -

اس تفصيل سے مقصود يه تها كه شيخ محمد عبده كي تمام حيات اصلاحي كا اصلي نصب العين يهي تها كه تعليم ديني كي اصلاح و تجديد هو اور علماء و مرشدين مصلحين پيدا كيے جائيں - وه مصر كے مفتي ' حكام اعلى ميں داخل ' صاحب اثر و رسوخ متعدد محاكم و مجالس رسميه كے ممبر ' خديو مصر اور وزراء كے هم جليس و هم سفر اور بالاخر ايک بهت بڑے مسلمان ليڈر كي حيثيت سے تمام عالم اسلامي ميں تسليم كيے جاتے تهے' تاهم وه كسي ايسے مدرسے كي تاسيس ميں كامياب نهوسكے - انتقال كے وقت يه اشعار اُنكي آخري صدا تهي :

ولست ابالي ان يقال محمد
ابل او اكتظت اليه المآتم
ولكن ديناً قد اردت صلاحه
احاذر ان تقضى عليه العمائم !

( شيخ صدر الدين تركستاني )

گذشته نمبر ميں بسلسلۂ مصلحين و دعاة اصلاح ديني شيخ صدرالدين قاضي القضاة بلاد تركيۂ روسيه كا ذكر كرچكا هوں - ميں نے انكي كتاب پڑهي هے اور ميں سمجهتا هوں كه انكا وجود موجوده عهد كے بزرگ ترين مصلحين امة ميں سے تها -

انكي كتاب كا جو صرف موضوع اصلاح پر هے اور جسكے تين حصے هيں' اگر ايک سطر ميں خلاصه پوچها جاے تو اسكے سوا كچهه نهيں هے كه هم ميں علماء مصلحين اور دعاة مرشدين پيدا هونے چاهئيں اور يه هو نهيں سكتا جب تک كه تعليم ديني و عربي كي اصلاح نهو' اور ايک نئي درسگاه قائم نه كي جاے -

انهوں نے آخر عمر ميں ايک اور مختصر رساله اس موضوع پر لكها تها اور وه رسالۂ المنار مصر كي كسي ابتدائي جلد ميں شائع هوا هے - اسميں تمام علوم اسلاميه كے كتب تدريس و طريق تعليم پر فرداً فرداً بحث كي هے' اور آخر ميں لكها هے كه يه كام نهايت اهم اور اساسي هے - كاش حكومة عثمانيه اسكي طرف متوجه هو اور جهاں سب كچهه كر رهي هے ' وهاں ايک چهوٹي سي درسگاه جديد بهي آستانے ميں كهولدے -

انكي اور بعض ديگر ارباب علم و فكر كي سعي سے تركستان ميں ايک كانفرنس منعقد هوئي تهي تاكه مسئله تعليم ديني پر غور كرے - چهه دن تک اُسكے اجلاس هوے تهے اور اسكي مفصل رپورٹ اخبار ترجمان سے المويد نے نقل كي تهي - تمام مباحث كا خلاصه يهي تها كه ايک نئي درگاه قائم هو - اسكے سوا اصلاح كا اور كوئي

# مذاکرۂ علمیه

## اثـــار عــرب

### موجوده ترقیـــات بحریه اور تمـــدن اسلامي

( ۳ )

مجھه سے یه نہیں هوسکتا که ساحل کو چھوڑ کے عرب کے ساتھه هولوں اور پہلے یه بیان نه کردوں که جب انکے قدم ان سواحل میں جمگئے تو انھوں نے دار الصناعه ( کارخانه‌هاے جهاز سازي ) بناے جیسا که میں نے ابھي تونس اور مصر کے متعلق بیان کیا هے -

اسي دار الصناعه کے لفظ کو اطالیوں نے Darsena بنایا - اسوقت تو وه مثل اهل اسپین اور اهل پرتکال کے یهي کهتے تھے مگر بعد کو عجب عجب رنگ بدلے - Darsena کو Tarzana کیا' پھر Arzana بنایا ' پھر Arsenale بولنے لگے - چنانچه اسوقت سے آج تک یه آخري لفظ هي استعمال کرتے هیں -

فرانسیسیوں کا لفظ Arsenal اسي اطالي لفظ سے ماخوذ هے -

جب محمد علي اول خدیو مصر نے مصر کي عنان حکومت اپنے هاتھوں میں لي' تو اُسے نظر آیا که مصر کي سیاسي زندگي ایک عمده بیڑے کے بغیر نا ممکن هے - اس نے اسکندریه میں ایک کارخانه قائم کیا اور اسمیں بهت سے ترک ' اطالي ' اور انکے علاوه دیگر بني الاصفر ارباب صناعة کو ملازم رکھا - یه گویا یورپ کا ایک مقابله تھا جو مثل اسلاف بعید اولوالعزم کے همارے یه قریبي اسلاف کرنا چاهتے تھے' اور اس طرح انھوں نے وه عربي لفظ جو یورپ کو دیا تھا ' پھر واپس لے لیا - لیکن افسوس که یه واپسي خالص اور اصلي حالت میں نهوئي - اسکے اصلي خط وخال ضائع هوچکے تھے - چنانچه وهي لفظ اب " ترسانه " کي صورت میں ترکوں کے ذریعه آیا' اور ترسانه کے بدلے پھر " ترسخانه " هوگیا جو در حقیقت ایک قسم کا مبالغه هے - مگر سامع کو گمراه کرنے یا حقیقت کے مٹانے کیلیے !

یه دونوں لفظ اب عام طور پر عوام و خواص بولنے لگے هیں' اور انکي تصحیح بهت مشکل هوگئي هے' حالانکه اطالي آج تک اور ( یقیناً آج کے بعد بھي ) Darsena کهتے هیں - اگرچه کارخانۂ جهاز سازي کے لیے نهیں بلکه جوف بندرگاه کے اس حصے کے لیے جسمیں مرمت طلب جهاز آلات و اسلحه سے خالي کرنے کے بعد باندھے جاتے هیں - تاهم لفظ کا تلفظ نسبتاً صحیح هے -

دار الصناعة کا اصلي فرض کیا هے ؟

جهازوں کا بنانا اور انمیں جو " عوار " یعني نقص پیدا هو' اسکي مرمت کرنا -

یورپ نے اس دوسرے لفظ " عوار " کو بھي لیا ' اور Auarit بنا لیا ' پھر اسکا اطلاق نقصان کي تمام قسموں پر کرنے لگے' خواه وه جهاز میں هو یا سامان تجارت میں یا کسي اور شے میں !

یه معلوم هے که جهازوں کے بنانے میں قلفا کے لیے اس شے کي کي ضرورت هوتي هے جسکو هم " قلفطه " کهتے هیں - اس لفظ کا بھي وهي حال هوا جو " دار الصناعه " کا هوا تھا -

اهل یورپ کے اسلاف نے دار الصناعه میں مسلمان کاریگروں کو دیکھا که " قلافه " میں مشغول هیں تو کها : Calfa ( جو عربي لفظ قلف سے ماخوذ هے ) -

پھر اسمیں اپنے یهاں کي علامت مصدر اور علامت مصدر سے پہلے تاء لگادي تا که دونوں ساکنوں میں ایک ذریعۂ نطق پیدا هو جائے' جسطرح که وه حالت استفهام میں کهتے هیں : A-t-il



اهل عرب کے اسلحۂ ناریه چھٹي صدی هجري میں

پیرس کے کتب خانے میں یه مرقع محفوظ هے - ان میں دکھلایا هے - که فوج جنگ کیلیے جارهي هے

تاج العروس میں هے : " قلف السفینة قلفا " یعني اسکے تختوں میں سوراخ کرکے انهیں کھجور کي چھال سے سیا اور انکي درازوں میں روغن رفت بھر دیا - حاصل مصدر " قلافت " بکسر القاف هے -

* * *

هر بیڑے کے لیے ایسي کشتیاں ناگزیر هیں جو مال و اسباب وغیره اٹھائیں - ان میں سے بعض وه هیں جنکو هم " نقالات " (Transports) کهتے هیں لیکن اسلامي بیڑوں میں یه خدمت " قراقیرا " انجام دیتي تھیں - " قراقیرا " قرقور کي جمع هے - اطالیوں نے اس لفظ کو لیا اور کها : (Carraca) فرانسیسیوں نے اسي کو لیا اور (Carraque) کها - اصل و فرع میں جو بعد نظر آتا هے اس پر آپ تعجب نه کریں که ایک لفظ جب ایک زبان سے دوسري زبان میں جاتا هے تو اکثر نهایت بعید و ابعد اصوات و معاني پیدا هوجاتے هیں - و لتعلمن نبأه بعد حین -

آپ جب یه معلوم کرینگے که پرتگالي اسي کشتي کا نام Carcara رکھتے هیں تو آپکے نزدیک میري صداقت ثابت هوجائیگي -

هم نے آجکل یه لفظ ان سے واپس لیلیا هے مگر ایک فرنگی ماب شکل میں - هم " کراکة " کهتے هیں جو اطالیوں کے Carraca

ابي طالب المتوفی سنہ ۴۳۷ کي " الهداية الی بلوغ النهايــة " کا نام لينا چاهيے ' مصنف نے يہ کتاب ۷۰ جزء ميں معاني و انواع علوم قران پر لکهي هے اس باب ميں تيسري تصنيف مرسس فن بـلاغت امـام عبد القاهر جرجاني المتوفي سنہ ۴۷۵ کے تلميذ رشيد ابو عامر فضل بن اسماعيل جرجاني کي البيان في علوم القران هے ' اسکے بعد ابو موسی محمد بن ابي بکر اصفهاني المتوفي سنہ ۵۸۱ کي مجموع المغيث في علم القران و الحديث - يہ پهلا شخص هے ' جسنے علوم قران و حديث پر يکجا کتاب لکهي - علامہ ابن حوزي المتوفي سنہ ۵۹۷ کي " فنــون الافنان في علوم القران " بهي اس فن کي ايک مبسوط تصنيف هے - بديع الدين احمد بن بکر بن عبـد الـوهاب القزويني المـوجود سنہ ۶۲۵ کي الجامع العزيز العادي معلوم کتاب الله العزيز اپني دلالت عنوان کے لحاظ سے ايک قابل قدر کتاب معلوم هوتي هے ' اسي موضوع پر جمال القراء و کمال الاقراء علم الدين ابوالحسن علي بن محمد سخـاوي المتــوفي سنہ ۶۴۳ کي بهي تصنيف هے جو قراءت وقف و ابتداء ناسخ و منسوخ وغيرہ مباحث قران پر مشتمل هے - محمد بن عبد الرحمان بن شامہ المتــوفي سنہ ۷۰۸ کي المرشــد الوجيز في علوم متعلق بالقران العزيز بهي اس فن ميں ايک کتاب هے ' ليکن ان تمـام تصنيفـات سے بهتــر بدر الدين محمد بن بهادر زرکشي الـمتوفي سنہ ۷۹۴ کي " البرهان في عــلوم القرآن " جس ميں ۴۷ مختلف حيثيات سے قران مجيد کے متعلق مباحث هيں ' اسکے بعد قاضي جلال الدين بليقي المتوفي سنہ ۸۲۴ کي مواقع العلوم من مواقع النجوم هے - اس کتاب ميں چهہ فصول کے تحت ميں قران مجيد کے مختلف پچـاس مبـاحث و فنون هيں - سنہ ۸۵۶ ميں محي الدين محمـد بن سليمـان کافيجي نے " التيسر في علم التفسير " کے نام سے ايـک چهوٹا سا رسالہ لکهـا جسپر کو کافيجي کو فخر تها مگر اسـلام کو فخر نہ تهـا - سب سے آخر ليکن سب سے جامع اور بهتر اس باب ميں جلال الدين سيوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ کي " الاتقان في علــوم القران هے " جسميں ۸۰ ابواب کے تحت ميں علوم قران کے متعلق ۳۰۰ سے زائد مباحث هيں اور حقيقت يہ هے کہ اگر حسب عـادت سيوطي نے موضوع و ضعيف احاديث و روايات کو اسميں جگهہ ندي هوتي تو کتبخانۂ اسلام کي يہ ايک بے نظير تصنيف هوتي -

يہ تصانيف مذکورہ جيسا هم نے پہلے لکها هے جوامع علوم قران پر مشتمل هے - آيـنـدہ سطـور ميں هم ايک ايک فن کا ذکر کرتے هيں ' جسميں بہ ترتيب ( ۱ ) کتابت و قراءت قران ( ۲ ) الفاظ قران ( ۳ ) معاني قران ( ۴ ) مقدمات مقاصد قران اور ( ۵ ) مقاصد قران پر گفتگو هوگي -

( رسـوم القـران )

نزول قران کے بعد قران کے متعلق سب سے پهلا کام يہ تها کہ قلم سے اسکو لکها جاے ' اور زبان سے ادا کيا جاے - نوع اول کا نام "رسوم القران" هے جسميں قران مجيد کے اصول کتابت اور طريقۂ تحرير سے بحث هوتي هے - يہ ممکن تها کہ جسطرح عربي زبان کي تمام کتابيں لکهي جاتي هيں اسيطرح قران بهي لکها جاتا ' اور عهد بعهد اصول خط عربي ميں جو تبديلياں هوئيں ان سے کتابت قرآن ميں بهي کام ليا جاتا ' ليکن مسلمانوں نے بسلسلۂ حفظ قران ضروري سمجها کہ جو لفظ عهد قديم نبوي ميں جسطرح لکهديا گيا هے اسيطرح باقي رکها جاے ' تا کہ مسلمان نہ صرف يہ دعوی کرسکيں کہ الفاظ قران محفوظ هيں ' بلکہ يہ بهي دعوی کرسکيں کہ خط و رسوم قران بهي محفوظ هيں -

عملاً مسلمانوں نے اس فن کو عهد نبوت سے اسوقت تــک باقي رکها هے ' کيونکہ قران کو باوجود کثرت نسخ هميشہ اسي رسم خط ميں لکها جسميں صحابہ نے قران عام مسلمانوں کو سپرد کيا - تدوين فن کے لحاظ سے اس باب ميں سب سے پهلي تصنيف حسب معلومات موجودہ ' ابو عمرو عثمان بن سعيد الداني المتوفي سنہ ۴۴۴ کي تصنيف " الاقتصاد في رسم المصحف " اور " المقنع في رسم المصحف " هے ' المقنع ميں باختصار مصاحف بلاد اسلاميہ کے مختلف و متفق خطوط کا اور قران ميں زير و زبر اور نقطے لگانيکي کيفيت کا بيان هے - علماے اسلام نے اس تصنيف کي بڑي قدر کي - ابو محمد قاسم بن فيرہ شاطبي المتوفي سنــہ ۵۹۰ نے بنظر تسهيل حفظ اسکو ايک قصيدۂ رائيہ ميں نظم کر ديا - اس رسالہ کا نام " عقيلہ اتراب القصائد " هے - برهان الدين ابراهيم بن عمر جعبري المتوفی سنہ ۷۲۳ نے اس قصيدہ کي بنام " جميلة ارباب المراصد " علم الدين علی بن محمد سخاوي المتوفي سنہ ۶۴۳ نے بنام " الوسيلہ الی کشف العقيلہ " شهاب الدين احمد بن محمد بن جبارہ المرداوي المقدسي المتوفي سنــہ ۷۲۸ محمد بن قفال شاطبي تلميذ سخاوي اور احمد بن محمد بن شيرازي کازروني نے سنہ ۷۹۸ ميں اور ابو البقا علي بن القاصح المقري المتوفي سنہ ۸۰۱ نے بنام " تلخيص الفوائد " اور نيــز نور الدين علي بن سلطان هروي المتوفي سنہ ۱۰۱۴ نے بنام " الهبات السنية العليہ علی ابيات الشاطبية الرائيہ فی الرسم " مبسوط و مختصر شرحيں لکهيں -

متاخرين ميں خطيب الروم سنہ ۹۵۹ کي " رسوخ اللسان في حروف القرآن " اور ابو العباس مـراکشي کي " عنوان الدليل في مرسوم خط التنزيل " کار آمد رسائل هيں ' هندوستان ميں مولانا بحر العلوم المتوفی سنہ ۱۲۲۶ هجري کا مختصر فارسي رسالہ " رسم مصحف " اکثر قرآن کے حاشيوں پر چهپا هے -

( تجويد القرآن )

يعني قران مجيد کا صحيح مخــارج حروف و تلفظ سے حسن ترتيل کے ساتهہ ادا کرنا - تجويدکو قران کے ساتهہ وهي نسبت هے جو نشيد و غنا کو زبور کے ساتهہ ' تاهم يهود و مسيحي اسکو کوئي فن نہ بنا سکے ' اور مسلمانوں نے اسکو بهي ايک فن بنا ديا هے - سيکڑوں ماهر اور امام اس فن کے ازمنۂ مختلفہ ميں ممالک اسلام ميں پيدا هوے ' اور اب تــک موجود هيں ' ممالـک عربيہ ميں عموماً اور هندوستان ميں کهيں کهيں باقاعدہ اسکي درسگاهيں هيں ' جهاں بواسطۂ اساتذۂ فن و مدونہ قواعد و اصول تجويد کي اب تــک خلفاً عن سلف تعليم هوتي چلي آئي هے -

تدوين فن کي حيثيت سے اس فن کے سب سے پہلے مصنف موسی بن عبيد الله خاقاني بغدادي المتوفي سنہ ۳۲۵ هيں ' اسکے بعد مکي بن ابی طالب قيسي المتوفي سنہ ۴۳۷ کي کتاب رعايہ لتجويد القراة تصنيف هوئي - اس فن کي مقبول ترين تصنيف محمد بن محمد جزري المتوفي سنہ ۸۳۳ کي مقدمۂ جزريہ منظومہ هے -

بڑے بڑے علما نے اسکي شرحيں لکهي هيں ' مثلاً زين الدين ازهري المتوفي سنہ ۸۷۰ خالد بن عبد الله ازهري المتوفي سنہ ۹۰۵ ' ابو العباس احمد بن محمد قسطلاني المتوفي سنــہ ۹۲۳ شيخ الاسلام زکريا انصاري المتوفي سنــہ ۹۲۶ ' شمس الدين دلجي شارح شفـا المتوفي سنــہ ۹۴۷ ' مولی عصام الدين طاشکبري زادہ المتوفي سنہ ۹۶۸ ' رضي الدين ابن الحنبلي الحلبي المتوفي سنہ ۹۷۱ ' برهان الدين جعبري المتوفي سنہ ۶۶۳ کي " عقود الجمان في تجويد القران بهي اسي فن کي تصنيف هے -

( البقية تتلی )

# بريد فرنگ

## ارض مقـدس

### صليبي اميـدوں كا عود !

هراے وان کرچنهيم Her Von Kirchenheim نے جرمني کے ايک مقتدر رسالے ڈيوش ريويو Deutxhe Revue ميں ايک مضمون شائع کيا ھے جسکا عنوان " ارض مقدس " ھے -

اس مضمون ميں اس سوال پر بحث کي ھے که بيت المقدس کس کے پاس رهنا چاهيے ؟

پهر خود هي اس سوال کا جواب ديا ھے که نام نهاد مشرقي سوال ميں سب سے زيادہ اهم سوال ارض مقدس هي کا ھے -

اسکے بعد مقاله نگار لکهتا ھے :

" فلسطين ايک ايسا درخشندہ گوهر بے بها ھے جسکے قبضے سے فوجي ' سياسي ' اور اقتصادي اهميت حاصل هوسکتي ھے - ليکن بيت المقدس بهي وہ دوسرا لعل جهاں قيمت ھے جسکے حاصل کرنے کے واسطے جنگهاے صليبي کے خونريز کارنامے اور رچرڈ شير دل اور عديم المثال صلاح الدين کے معرکے صفحۂ تاريخ پر خوني حروف ميں اب تـک ماتم سرا هيں' اور گذشتـه ستـر سال سے بهي يهي خاک مقدس جنـگ و فسادات کا سبب اصلي بني هوئي ھے -

بيت المقدس اور فلسطين کے مستقبل کا سوال اگرچه بهت طوفاں خيز نه هوگا مگر يه ضرور هوگا که ماهرين سياست اسکے حل کي طرف بهت جلد متوجه هونگے -

[ بقيه صفحه ۱۰ کا ]

کا رخ کريں' اور ايک با امن و امان' شهر امن' مدينة السلام' شهر ابي جعفر منصور' يعني بغداد ميں داخل هوں ؟

ابو جعفر منصور کا يه شهر هارون اور مامون خصوصاً متوکل کے زمانے ميں ايک دنياوي جنت تها - يهاں ايک شاعر ابو العبر نامي رهتا تها - اسکے عجيب و غريب حالات هيں - بلکه وہ تو ان ديوانوں ميں سے ھے جنکي مثاليں دنيا ميں بهت کم هوتي هيں - تاريخ و ادب کي کتابوں نے اسکے حالات کي تشريح کي کفالت کي ھے -

يه شاعر هر سال اپنے نام کے ساتهه ايک حرف بڑها ليتا تها' يهاں تـک که اسکا نام اتنا بڑا هوگيا : " ابو العبر طرد طيل طليري بک بک بک " متوکل اسکو حرير کا کرته پهناتا تها اور منجنيق ميں بٹها کے دجله کے اندر پهينکديتا تها - جب منجنيق اسکو هوا ميں پهينکتي تو وہ چلاتا : الطريق الطرق ( راسته دو راسته دو جيسے اردو ميں کهتے هيں هٹو بچو - الهـلال ) اور اسي طرح چلاتا هوا پاني ميں گرپڑتا تها - پهر غواص آتے تهے اور اسکو نکال ليتے تهے -

خليفۂ متوکل کے محل ميں ايک " زلاقه " تهي ( وہ جگه جهاں سے آدمي پهسل پڑے ) يه " زلاقـه " توبوجاں (Tobogan) سے کسي قـدر مشابه تهي جو اسوقت مصر جـديد ميں موجود ھے - خليفه کے حکم سے اس پر لوگ چڑهتے تهے' پهسلتے تهے - اور پهسلتے پهسلتے جب حوض ميں گرپڑتے تهے تو خـليفه جال ڈالـکے انهيں نکالتا تها - جيسے مچهلياں پکڑي جاتي هيں !!

اسي کے متعلق شاعر کهتا ھے :

يامر بي الملك - فيطرحني في البرک
بادشاہ اپنے حکم سے مجهے حوض ميں ڈلوا ديتا ھے
ثم يصطـادني - كانـي من السمك
پهر مجهے شکار کرتا ھے گويا ميں بهي مچهلي هوں !

( الهـلال )



سلطـان صـلاح الدين فاتح حروب صليبيه
نور الله مرقده

يه تصوير ايک قديم ترين مرقع کي ھے جو آثار عتيقۂ قسطنطنيه ميں محفوظ ھے -

سنه ۱۸۴۱ ع ميں مولتـک (۱) نے ايک مفصل تجويز شائع کي تهي - اسميں بحث کي گئي تهي که ارض مقدس کو ايک جرمن رياست اور بيت المقدس کو ايک جرمن شهر بنا ليا جاے - اس تجويز کي رو سے ايک قلعه ' کچهه فوج' اور سمندر تـک بے دغدغه جانے کيليے ايک راسته قائم کرلينا حصول مقصد کے اهم الامور تهے - اسکے بعد اندروني انتظام سلطنت کا مسئله تها جسکو آجکل مغربي يورپ کا ساخته و پرداخته سمجها جاتا ھے "

صاحب مضمون کي راے ميں دول يورپ کو اس سے زيادہ بهتر مفيد' اور عمدہ راے نهيں مل سکتي که وہ ' جرمني کے حقـوق کو ارض مقدس ميں تسليم کرليں - ليکن پهر يه سوال هوتا ھے که دول بهي اسکو منظور کرلينگي که جرمني کو اس ملک پر قبضه دلادے ؟ اسوقت ايک نهايت عمدہ موقع ھے خصوصاً انگلستان کے ليے که وهاں جرمني کي خواهشونکو پورا کرے "

پهر وہ تجويز پيش کرتے هيں :

" اول اس امر کي کوشش کرني چاهيے که اس حصۂ ملک کو غير جانب دار مشهور کيا جاے - اسطرح ارض مقدس کے تمام مسائل صرف حل هي نهيں هو جائنگے بلکه جنگ کے خطرات بهي جاتے رهينگے - هيکل مقدس اور زيارت گاهوں کے متعلق جنگ پيچيدہ ضرور هوگي' مگر جرمني کے دوسرے اهم ترين سوالات کا انتظام هوجائيگا "

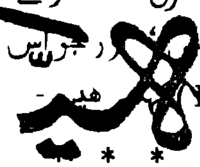
صاحب مضمون بيت المقدس کو ايک ضلع تجويز کرتا ھے جسکے حدود يه مقرر کيے گئے هيں :

"مشرق ميں جرداء تک اور جهيل جيتي سارت و بحر لوط تک ' مغرب ميں ساحل تـک ' شمال ميں عکه ' اور جنوب ميں بير شعيب ' اور موجودہ ضلع کے جو حدود هيں -

ايک ايسا ضلع بناديا جاے جس سے اسيکو کوئي تعلق نهو - خواہ اسطـرح آزاد کر ديا جـاے جسطـرح يورپ کا معـل اور اسکي ملحقه جائداد سلطنت اٹلي کے اقتدار سے باهر ھے - ايسے انتظام سے موجودہ انتظام ميں کچهه زيادہ فرق نهيں پڑيگا - لبنان اسکيليے اسکا ايک نمونه هوسکتا ھے - يهاں ايک خود مختار سلطنت هو - اسکے آئين بالکل جدا هوں - ايک عيسائي گورنر حکومت کرے جسکو باب عالي منتخب کردے اور جسکي منظوري دول يورپ دے - اس قسم کي سلطنت بهت آساني سے قائم هوسکتي ھے - يقيناً اسکے مويد ترک بهي هونگے - اس قسم کي تحريک نهايت درجه مفيد هوگي - اس سے صرف ملک کے دفاع هي کا انتظام نهيں هوگا بلکه انتظام سلطنت کے بدلنے کے بعد اقتصادي حيثيت سے بهي اس ملک ميں بهت سي اصلاحيں هوجاينگي کون جانتا ھے

مولتک سنه ۱۸ ع سے سنه ۱۸۹۱ ع تک زندہ رها - جرمني کي فوج کي تنظيم اسي

سے ماخوذ هے مگر ایک مخصوص قسم کی کشتیوں کے لیے جو نهر ' تالاب ' خلیج ' اور بندرگاهوں کے اندر سے مٹی اور ریت نکالنے کے لیے استعمال کیجاتی هیں اور جو اس کشتي کي طرح هیں جنکو فرانسیسي ( Bargue ) کهتے هیں -



* * *

هر بیڑے کے لیے ایسی کشتیاں بهي ضروري هیں جو گهوڑوں کے لیے مخصوص هوں - یهي کشتیاں هیں جنکو " طرائد " ( جمع طریده ) کهتے تهے - یورپ نے یهي نام بهي لے لیا - اطالیوں نے کہا (Tarida) - پهر ( Tareta ) کردیا - فرانسیسیوں نے اسیکو ( Tartane ) کہا مگر ان مخصوص بادباني کشتیوں کے لیے جو بحر ابیض متوسط میں عرب کے طرف چلتي هوں -

بیڑے کے متعلقات میں " فلائک " ( جمع فلوکه ) بهي هیں - اسي لفظ کو اطالیوں نے ( Feluca ) بنایا اور فرانسیسیوں نے ( Filauque )

اسیطرح " شباک " بهي بیڑے کے متعلقات میں سے هے - اطالیوں نے اسکو ( Scibecco ) کہا اور فرانسیسیوں نے ( Chebco ) -

بیڑے کي متعلقه کشتیوں میں " قوارب " بهي هیں ( قوارب جمع هے قارب کي ) اسکو انهوں نے ( Corvette ) کہا جو انکے واحد قارب کي ایک متغیر شکل هے -

مجهے ابهي " ثلمندیات " کے متعلق کہنا باقي هے جسکا ذکر بیڑے کے جهازوں میں کرچکا هوں - اسکا واحد " ثلندي " هے - لاطیني زبان میں اسکو ( Chalandime ) بنایا گیا ' روس نے اسکو ( Schelanda ) کہا - اطالیوں نے (Scialanco) اور فرانسیسیوں نے ( Chaland ) -

یه لفظ بهي هم نے اب ان سے واپس لے لیا هے اور ازراه تعریب و تغریب اسکو " صندلي " کهتے هیں - یه نام اب مع اپني ان تمام تحریفات کے جو انکے یہاں اور همارے یہاں هوئیں ' ان خاص قسم کي کشتیوں کے لیے استعمال کیا جاتا هے جو مال لاتي اور لیجاتي هیں ' جیسے " مواعـین " جو جمع هے مـاعون کي که اسکـو بهي فرانسیسي (Mahann) اطـالي ( Maona Mahona ) اور (Maganne) کهتے هیں -

* * *

آئیے ' ذرا پهر دریا کي طرف لوٹیں - کبهي ایسي هوائیں چلتي هیں جنهیں بیڑے پسند نہیں کرتے ' اور موجیں اس طرح انهیں الٹ دیتي هیں که نوتیه یا نواتیه (Nauronniet) (یعني ملاح) کو سخت مصیبت کا سامنا هوجاتا هے -

ان موجوں کے سخت تلاطم کو " هول " یا " هوله " کهتے هیں - فرانسیسي اسے houle بناکر موج کیلیے کہنے لگے جو پہاڑ کي طرح بلند هو - کبهي اسکو وه هوا الٹ دیتي هے جو " مشرق " کي طرف سے چلتي هے - یه دوسرا نام ( یعني مشرقي ) فرنگیوں کے حافظے میں رهگیا - پس اطالیوں نے کہا : Scerocco - پهر بنایا : Sirrceo - پهر اسکے بعد Scilocco مشهور هوا - فرانسیسیوں نے اسے پہلے Sicocco کیا پهر Sicoc -

یه تمام نام در حقیقت لفظ " شرق " اور " شروق " هي سے ماخوذ هیں -

اب لفظ " موسم " پر غور کرو ! اهل فرانس و انگلستان نے اسے Mausson اور اطالیوں نے Mansone بنایا -

اسپر تعجب نه کیجیے که آخر لفظ میں انهوں نے میم کي جگهه نون رکها هے - ایسي تبدیلیاں اختلاف لب و لہجه کا نتیجه هیں - کیا آپکو معلوم نہیں که شہر " سواکن " کو وه Sauakim کهتے هیں حالانکه سواکن کے آخر میں نون هے ؟

* * *

اب هم پهر بیڑے کي طرف عود کرتے هیں ' اور کهتے هیں که دریا میں بیڑے پر جو کچهه گزرنا تها وه گزرا - اسکے بعد وه بندرگاه میں داخل هوا ' اور به سبب کپتان کي ناواقفیت کے ایک شعب سے ٹکرا گیا - اس پر اهل یورپ نے اُسے پکي سڑکوں کے ساتهه تشبیه دیکر Recif کہا ( کیونکه مولدین عرب پخته راستوں کو رصیف کهتے هیں - اسي رصیف سے Recif بنایا گیا هے - الهلال )

اب بیڑا اس جگهه پهنچ گیا جہاں وه هواؤں کي پریشاني اور موجوں کي طوفان خیزي سے مامون و محفوظ تها - اس جگهه کو اهل اسپین و پرتگال نے Cala کہا ' اور فرانسیسیوں نے اسي لفظ کو جوف کشتي کے لیے استعمال کیا - اسکي اصـل ایک عربي لفظ " کلا " سے مشتق هے جسکے معني حفـاظت و حراست کے هیں - و هذا کما تری -

* * *

بیڑے نے کیا کیا ؟

جنگ کے لیے صـف بندي کي اور مـنجنیق نصب کي - " منجنیق " ایک یوناني لفظ هے جسکو عربوں نے ملحق کرلیا اور اسمیں نون داخل کردیا تاکه انکے اوزان کے تحت میں آجاے -

ابو عبد الله محمد بن علي صاحب غرناطه کي تلوار ( ۸۹۷ هجري ) جو اندلس کا آخري عرب فرمانروا تها -
یه پیرس کے قومي کتب خانے میں اب تک محفوظ هے -

اهل مغرب کي عادت یه تهي که فاء اور قاف کے اوپر اور یاء کے نیچے جبکه وه مفرد هوں یا کسي لفظ کے آخر میں هوں ' نقطے نہیں دیتے تهے ' کیونکه ان صورتوں میں التباس و تشابه کا خوف نه تها - پس اگر هم یـه سونچیں که بعض اشخاص نے اس آلے کا نام بغیر نقطوں کے لکها هوگا اور فرض کریں که آخري حرف کا نچلا حصه کسیوجه سے مٹگیا اور وه " منجنو " هوگیا تو اسکے بعد صاف واضح هوجاتا هے که رومن حرفوں میں Mangannoan دراصل منجنیق هي کي ناتمام صورت هے اور وه یوناني سے نہیں بلکه اندلس کے عربوں کے واسطے سے آیا هے - کیونکه اگر ایسا نه هوتا تو اسکي موجوده صورت عربي سے زیاده اصل یوناني سے قریب هوتي - وه لوگ " منجنو " یعني نون کو غیر مشدد پڑهتے هیں اگرچه لکهتے دو مرتبه هیں - یهي وه نام هے جو فرانسیسیوں کے یہاں منجنیق کے لیے هے -

* * *

میں نے دریا اور جنگ کا اسقدر ذکر کیا که آپ لوگ تهک گئے هونگے ' حالانکه آپکو جنـگ سے کیا دلچسپي ؟ آپ تو امن پسند اور اهل امن هیں اور جنگ و جدال کے میدان تو اب دوسروں کے سپرد کردیے گئے هیں - اچها تو کیا یه بهتر نہیں که سر زمین عراق

# مراسلات

قرار داده اند ؟ ايا تقسيم اقتصادي مملكت اسلامي عثماني بهمين ملاحظات نيست ؟ ايا كشيدن خط آهن در ايران و عثماني براے همين جهالت و خود پسندي و اختلافات نيست ؟ اگر بخواهيم بهمين عقيده و خيالات باطله بمانيم ' بسا خانقاه و مدارس درين راهاے خطوط ايران و عثماني پيش مي آيد ' بلكه مساجد و مقامات متبركه نيز' ازينها هم گذشته مكه شريف و مدينه منوره دوچار خواهد شد - هرچند بكنار باشد بميانش ميآورند - اگرچه مسلمانان حس شان زياد است و اين طور امتحانات مذهبي : : : : : : : : : : بسيار داده اند و تماماً پاس كرده اند - ازانجمله است قضيه فجيعه بمباردمان گنبد مطهر حضرت ثامن الائمه و واقعه ناگوار مسجد كانپور و دعوت مستورات مسلمانان با غيرت صحيح الاعتقاد شمله در روز دوازدهم ماه رمضان المبارك و تعبير عادات و سكنات بخصوص لباس و كلاه قومي -

گر نويسم شرح اين بيحد شود

چيزے كه ديگر على النقد باقي ست' همين تجديد اختلاف ميان شيعه و سني ست - آن هم بذريعه اخبارات كه فوري گوش زد تمام عالم گردد ' تاهركس هركجا كه هست' درين فيض عظماء خود شان شريك و سهيم نمايد و بواسطه جهالت و تعصب دوچار ننگ و بے شرفي و ذلت و خواري دنيا و عذاب اخرت شود: خسر الدنيا والاخرة' ذالك هو الخسران المبين !

لكن اين مطلب ديگر هم لازم است كه جسارتاً عرض شود' و آن اين ست كه ديه بر عاقله است' زيرا كه حضرت عالي الحمد لله بهتر از همه واقف بمواقف امروزه و سياسيات مسلمانان كنوني هستيد' و خود را مركز توجه عامه و خاصه ' و پيشواے عموم مسلمانان ' و طريق نجات و فلاح قرار داده ايد - چرا اين جور مطالبات نفاق آور و كدورت انگيز در جريدهٔ مقدسه الهـلال درج ميفرمائيد كه باعث خيالات برضى ' ورنجش بعضى ' و خشنودي دشمنان گردد ؟

اوقات عزيزگران بهاے محترم خود را بايد صرف اين طور كارها نه نمايند زياده جسارت است اميد عفو و اغماض را دارم -

( العبد سيد مرتضى ايراني - سنترل انديا هاوس اگر مالوا)

مدبر روشن ضمير جريدهٔ فريدهٔ الهلال دامت ايام افاضاته

امشب در كلب نشسته مشغول خواندن صفحهٔ ١٩ مورخهٔ ٩ و ١٦ ماه رواں الهـلال بودم كه چشمم بدين جملهٔ آتش فشاں افتاد - ( خواجه غلام الثقلين صاحب كا تو يه بيان هے كه ايران ميں زياده تر بهائيت اندر هي اندر كام كررهي هے ) و چوں اين يك الزام ناقابل برداشت بر ملت نجيبهٔ اثنا عشريهٔ خودم است با كمال ادب انرا ترديد كرده نميگويم كه خواجه صاحب ديده و دانسته بهتان ميگويند بلكه عرض ميكنم كه ايشان آگاهي ندارند و سزاوار نبود كه بگفتهٔ يك و دو تن باور نموده آشكارا يك ملت بايں بزرگي را بد نام فرمايند - اميد وارم' بدرج اين مختصر رفع اشتباه فرمائيد - اگرچه بنده در بعضي از مطالب اين مقالهٔ شما اختلاف كلي دارم' ولى چوں آوردن نام شيعه و سني را درميان مسلمانان گناه كبيره ميدانم چيزے

[ بقيه پہلے كالم كا ]

نمي نويسم - گذشت آن زمان كه دو برادر اسلامي فريب دشمنانرا خورده بآزار يكديگر كمر مي بستند - اكنون چوں شير و شكر بهم آميخته نواى دلكش مي سرايند :

من تو شدم تو من شدي من تن شدم تو جاں شدي
تاكس نگويد بعد ازيں من ديگرم تو ديگري

خاكسار حاجي ميرزا ابوالقاسم ايراني - پروفيسر فارسى
مدرسة العلوم عليگڈه -

## الهـــلال :

حقيقة الامر نه آنچنا نست كه حضرة عالي تصور فرموديد - مسئلهٔ اشاعة بهائيت در ايران را محض نقلاً و روايتاً عرض كردم نه بطور حقيقت الامر - مولانا فدا حسين صاحب در مقالهٔ شيعه و سني احتجاج از سفر نامهٔ خواجه غلام الثقلين صاحب كردند و نوشتند كه در قسطنطنيه مذهب شيعه روبه اشاعت و نفوذ ' و جالب قلوب اقوام عثمانيه و اتراك ست - عرض كردم كه صحيح نيست ' بحاليكه روايت جناب خواجه صاحب بر عكس اين معامله است و لو هر دو را اصلاً صحت نه باشد -

## معارف قرانيه

يک چراغيست درينخانه كه از پرتو آں
هر كجا مي نگري انجمنے ساخته اند

از جناب حكيم غلام غوث صاحب طبيب يوناني - خانپور - رياست بهاولپور

كلوا و اشربوا ولاتسرفوا ان الله لا يحب المسرفين

همارا ايمان هے كه قران مجيد كا لفظ لفظ رب العالمين كا كلام هے اور صوري و معنوي صلاح و فلاح كے اسباب اسي ميں موجود هيں :

جميع العلم في القران لكن * تقاصر عنه افهام الرجال

قران حكيم كي تعليم ايسي زبردست و صداقت لئے هوے هے كه جن قوموں اور مذهبوں نے اسے على الاعلان نهيں مانا ' انهوں نے بهي اپني كتابوں ميں جو سيكڑوں سال اس سے پہلے كي هيں ياسيكڑوں سال بعد كي هيں' اسي تعليم كے موجود هونے كا دعوى كيا هے' اور جو علوم عالم وجود ميں نهيں آئے اور آگے آئينگے وه قران حكيم ميں موجود هيں :

رخش خطے كشيده در نكوئي
كه بيرون نيست از ما خوبروي

جس آية شريفه كو ميں نے عنوان ميں لكها هے' ايک وسيع المعاني اور جامع المعارف هے - ميں اسكي تفسير صرف تفصيلات طب كے ساتهه كرنا چاهتا هوں -

كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله يحب المسرفين - يعنے كهاؤ پيو مگر حد سے مت بڑهو' كيونكه خدا حد سے بڑهنے والوں كو دوست نهيں ركهتا - يعنے ابهي اشتها باقي هو كه غذا سے هاتهه كهينچ لو - مانا كه غذا

که اس غریب ملک کے سواحل اور بازار دونوں براعظمونکي دولت سے ایک روز مالا مال هو جائینگے ؟ "

اسي رسالے میں سنیبرتی گیلمبرٹي (Signor T. Galimbarti) نامي ایک ممبر پارلمینٹ اٹلي تحریر کرتا ھے :

لکو سیڈ نے (Lacaussade) جو اسوقت ریویو یوروپین کا اڈیٹر تها ' لکها تها که یورپ کي تمام جائداد بیت المقدس میں شامل کردي جاے - اور خلیفۂ مسیح کي حفاظت پچاس هزار سپاهیونسے کي جاے ' جو تمام ایتهو لک اقوام سے جمع کي جائیگی - ترکي بالکل غیرجانب دار رھے - مصر کي آزادي کا اعلان کر دیا جاے - پهر نه مسئلۂ روم رهیگا اور نه مسئلۂ مشرق ادنی -

## اســـلام اور سلطنت

وه کمزور دل کے لوگ جو پان اسلامز (عالمگیر اسلامي اخوت) کے نام سے چونک پڑتے هیں' راونڈ تبل (Round Table) کے ایک مضمون " اسلام اور سلطنت " کو پڑهیں ' جس میں نهایت واضح اور روشن طریقے سے مسلمانونکي سیاسي بے چیني کا خاکه کهینچا گیا ھے - کاتب مداور لکهتا ھے :

" ترکونکي هزیمت سے جو عالمگیر بے چیني اسوقت دنیاے اسلام میں پیدا هوگئی ھے وه مقتضاے فطرت ھے - مگر یه امر که همیشه سے باهم جنگ کرنے والے یعني شیعه و سني اپني جنگ کو اسوجه روک لینگے که وه مغرب پر حمله کردیں' بالکل بعید از قیاس ھے - اگر اٹلي کے سپرد طرابلس کردیا جاوے تو بهت کم اُمید اور قرائن ایسے هیں که ایک عام جهاد کا اعلان هو جو روس کو ایران سے' اور انگریزونکو هندوستان اور مصر سے نکالکر ترکونکی سلطنت نئے سرے سے قائم کرے -

عالمگیر اخوت اسلامي ایک محض دهوکه ھے ' اس سے انسان کے جذبات کو کسی قسم کي تحریک نهیں هوتي ' اسمیں کوئي ایسي مقناطیسی جاذبیت نهیں کـه وه تمام منتشر اجزاے اسلام کو جمع کرکے ایک جگه پهر جمع کرسکے "

یه بیان کرکے که " هندوستان میں اب کوئي بغاوت یا غدر اسوقت تک نهیں هوگا جبتک که مسلمان عمده حکومت کے زیر سایه هیں اور مذهبی رواداري قائم رکهي جاتي ھے" صاحب مضمون کهتے هیں :

" مسلمان انگلستان کو سب سے بڑي اسلامي طاقت سمجهتے هیں - اسلام کے متعلق کونسل کے کمروں میں یه گفتگو کرنا که سب سے پیچهے رهنے والي قوم مسلمانوني ھے ' خود مسلمانونکے واسطے مفید هوگا - وه اپني پست حالت دیکهکر چونک جائینگے اور اپني نجات کا راسته آخر کار نکال لینگے - مسلمانونکو سخت صدمه اسوقت هوتا ھے جبکه وه یه سنتے هیں که گورنمنٹ اُنکے جائز حقوق کي طلب کو نظر انداز کردیتي ھے ' یا ملـک معظم کے وزرا سیاسي معاملات میں گفتگو کرتے هوے اپنے مذهبي خیالات کي جهلک کو نهیں چهپا سکتے هیں - مگر اب مسلمان اس بات کو بخوبي سمجهه سکتے هیں که اُنکو جو کچهه حاصل کرنا ھے ' مناسب اور ایمانداري کے وسائل اختیار کرکے حاصل کریں ' اور کسي قسم کي بے جا رعایت یا فائده نه اُٹهائیں -

یه خیال عام هوتا جاتا ھے که یوروپین اقوام ملک گیري کي طمع دولت یا حکومت کے واسطے کرتے هیں' بلکه حقیقت میں انکا منشا یه هوتا ھے که علوم و فنون کي مشعل لیکر تحقیقات علم و مدنیت کو از سر نو تازه کریں اور مشرقي اقوام کے مرده جسموں میں تهذیب کي روح پهونک دیں "

افسوس که اس خیال کي اشاعت کے متعلق نیک خیال مضمون نگار کا حسن ظن صحیح نهیں - ایک عرصے تـک اقوام یورپ کي نسبت مشرق میں یه خیال تها ' مگر اب برقعه اُلٹ چکا ھے اور جو صورت نظر آئي ھے وه بهت نفرت انگیز ھے -

# رسائل و مناظره

## اتحـــاد فیمـــابیـن شیعه و سنــی

قربانت شوم - امیدوارم که پیوسته آقات بر مسند نوع پروري و وطن خواهي و اسلام پرستي متکي و برقرار باشید -

بعد جسارۃ عرض مي شود که این بنده ضعیف قریب دو ماه ست که بتوسط دوست عزیزے از قرئت جریده فریده الهلال مشرف میشدم ولي اکنون یک دو نمره است که بعکس باعث غم و اندوه گردیده ' و اینهم بواسطه درج فرمودن محاجه و مناظرات یا اتحاد شیعه و سني است -

چه قدر جاے افسوس است ' زیرا که علما و پیشوایان ملل سائره از نکو ساختن کار زمین بکلي فارغ شده و اکنون به آسمان و سیارات پرداخته و مشغول اند ' لکن ازانطرف ما مسلمانان هم به بینید که از صقلیه و قبرس و قرناطه و اندلس و و' و' و' - و از طرف دیگر مصر و اسکندریه و مراکش بلکه تمام افریقه' و از طرف دیگر تمام هند و بخارا و خیوه وشیروان وقیزان تا برسد بدیوار چین' و از طرف دیگر بلغار و سرویا و البانیا ......بازهم اکتفا نکردیم و در مرتبه مشغول شدیم تا طرابلس و سلانیک !

اکنون پرداخته ایم به بقیة السیف یعني دولت عثماني و ایران و افغانستان - باوجودیکه همه چیز مي بینیم و میشنویم ' باز دست غرض بر نداشته - اگر در واقع معني اتحاد و برادري همین است که آقایان محترم فهمیده و میدانند جاے افسوس است :

حاجي بره کعبــه رواں کین ره دین ست<br>
خوش میرود اما ره مقصود نــه ایــن ست

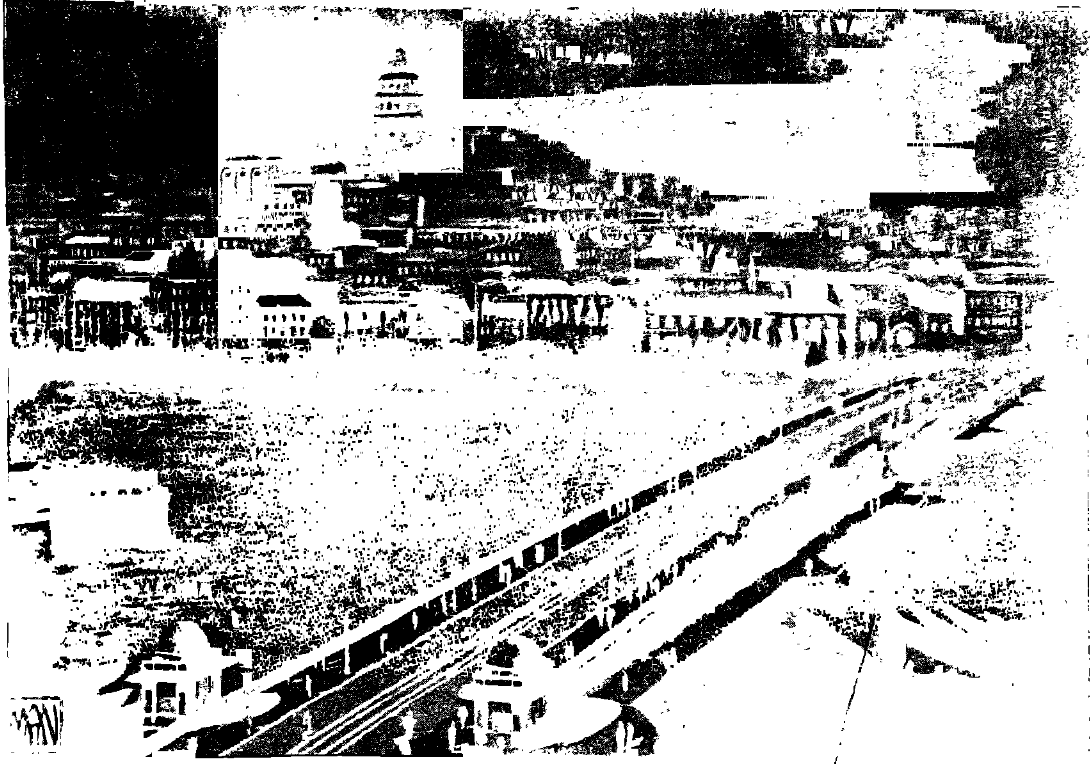
خوب است ' به اقایان محترم بفرمائید که این سیل اسلام کن و این مرض مهلک در عرب و عجم بود - باوجود آنها بکلي دست کشدند ' لکن در هندوستان هنوز تا درجۂ قوت دارد - یا این است که عرب و عجم بهتر فهمیده و دانسته و مصلحت وقت را ملاحظه مینمایند یا آنکه اقایان عظام که تربیت یافته بلکه تربیت کنند گان کالج ها و مدرسۃ العلوم ها هستند اشتباه فرموده اند ؟

خوب است ' حضرت عالي در جواب آقایان بفرمائید که امروزه مثال ما مسلمانان مثل چند برادر است که اموالے به ارث از پدر بچنگال شان افتاده و اکنون بواسطۂ تقسیم آن باهم میجنگند - ناگاه در بین زد و خورد جماعتے هم از دزدان براے بردن اموال حاضر و مصمم گشته - دران حال چه کنند ؟ ایا اول دزدان را از خانه بیرون و مغلوب و متفرق سازند و متفقاً حفظ اموال و ناموس نمایند یا ' انکه همین طور مشغول جنـگ و جدال باشند ؟ تاوقتیکه معلوم شود که از یک طرف تمام اموال شان از کف رفته و طرف دیگر خود شانرا تمام و نابود کرده اند - اگر ما اکنون شق ثاني را اختیار نمائیم خیلے زود خواهیم فهمید' و انوقت هم پشیماني سودے ندارد و نخواهد داشت -

بخداے لا یزال قسم است که بر حسب این اختلافات ننـگ آوري که این اوقات دارد روز بروز افزون میشود - مثلاً همین اختلاف شیعه و سني و اختلافات فیما بین قاید و پیشوایان هندوستان و جلسۂ دهلي و اختلافات داخلي و خارجـي ایران و عثماني - روزے خواهد آمد که زبانم از گفتنش لال و الکن است ! !

اگر بواسطۂ این طور اختلافات نبود ' چه طوري میتوانستند با تن زنده تشریح و پاره پاره بنمایند ؟ ایا نه بهمین سبب ها ست که منطقه هاے نفوذ همسایگان جنوب و شمال ایران براے خود شان

# شئون عثمانیه



شـاخ زرین کا ایک نظـارہ !
قسطنطنیه کا مشہور پل

## اخبار و حــوادث

از مراسلـه نـگار المویـد

### ( ۲ )

#### ( جرمني جنگي مشن )

جرمني کے جنگي مشن نے همارے فوجي حلقوں کي تفتیش شروع کردي هے - کمانڈر وان ساندرس ' جنکو همارے اول فیلق ( آرمي کور ) کي کمان ملي هے ' آستانه اور اسکے گرد و نواح کي عثماني فوج کي حالت سے واقف هونے کے لیے نهایت سعي و سرگرمي سے کام کر رهے هیں -

پرسوں ( یعني ۲۷ دسمبر کو ) دو جرمـن آفیسر لواء وان و یدرو اور لواء برسلت اور انکے ساتھه بکباشي ارکان حرب عاصم بـک اور ملازم محمد ضیاء آفندي مدرسه توپخانه کے ایڈیکانگ ' ادرنه ' قرق کلیسا ' دیموتقه اور شتلجا اسلیے روانه هوے هیں که وهاں کے فوجي اور جنـگي حالات کي تفتیش کریں - اور عنقریب وان سانـدرس بهي وهیں جائینگے -

یہاں تـک تو جرمني جنـگي مشن کے اندروني کاموں کا تذکرہ تها ' رها وہ بین الدولي مسئله جو اس جرمن کمانڈر کو همارے پہلے فیلق کي کمان پر ملنے پر پیدا هوا ' تو اسکے متعلق سب سے آخري خبر جو مشہور هوئي هے ' یـہ هے که شـاهنشاہ جرمني ' شاہ انگلستان ' اور زار روس میں اس سیاسي فوقیت کي تلافي کے لیے گفتـگو هو رهي هے ' جو جرمني کو دولت عثمانیه میں اس عظیم الشان برتري و تفوق کے حاصل هونے سے دول کے مصالح میں پیدا هوا هے -

ان معاملات میں جن لوگوں کي تیز نظري پر اعتماد کیا جاتا هے ' انکا قول هے که دوسري سلطنتوں کو جرمني کے امتیاز کے مقابله میں جو امتیازات ملنے والے هیں ' انکے بعد وہ اس معامله میں خاموش هو جائیگي ' بشرطیکه اس امر کي ذمه داري کیجائے که عثماني فوج میں جرمني کے اثر سے دوسري سلطنتوں کو کوئي نقصان نه پہنچیگا - اغلب هے که امور ذیل کے ذریعه یه بات حل هوسکتي هے :

( ۱ ) دولت عثمانیه وعدہ کرے که باسفورس اور دردانیال سے تجارتي جہازوں کے گزرنے کے نظام میں کوئي تغیر نه هوگا ' نیز ان دونوں آبناؤں میں کبهي حتی که زمانۂ جنـگ میں بهي تارپیڈو کشتیاں نه لگائي جائینگي -

( ۲ ) دولت عثمانیه سرکاري طور پر وعدہ کرے که اگر اسمیں یا اور کسي دول عظمی میں سے کسي میں جنگ چهڑیگي ' تو اسوقت اس مشن کے ممبر جرمني واپس چلے آئینگے -

( ۳ ) یه که اس جرمني کمانڈر کو ان آبناؤں کے قلعوں سے باقاعدہ یا عملي طور پر کسي قسم کا تعلق نه هو ' اور نه اسکو عثماني پولیس ' دفتر عرفیت ' اور قوانین استثنائیه پر اختیار حاصل هو -

پهر بهي بعض اخبارات کے خود غلط سمجهنے یا غلط سمجهانے کي کوشش کے علی الرغم یه مسئله ابهي غیر منفصل هے ' اور جب اسکا فیصله هوگا تو ایک دانشمندانه فرض هوگا که وہ ان ذرائع و وسائل پر سنجیدہ بحث کرے ' جن سے یه مسئله ' جسے یہاں منحوس مسئله کہتے هیں ' حل هوا هے -

#### ( عثماني فوج )

عثماني فوج عرب ' ترک ' البانی ' کرد ' اور چـرکس کے متعلق قدیم زمانے سے یه مشہور هے که وہ ایک ایسي مشہور ' پامرد اور شجاع فوج هے که تقریباً دنیا کي کوئي فوج اسکي همسري نہیں کرسکتي - اور اگر کبهی اسکو شکست هوئي هے تو یه ناممکن هے که اسـکا سبب اسکي بزدلي ' یا اسکي شجاعت کي کمي یا اسکي

بدل ما يتحلل هے اور قوام معجون بدن اسي سے هے ' اور يه بهي سچ هے كه انتعاش حرارت غريزي كا موجب يهي هے جيسا كه شعلۂ آتش كے ليے هيزم - ليكن واقعه يه هے كه افراط بجائے انتعاش كے بجهانے كا كام ديتي هے - جيسا كه آگ كے هالے شعلے پر لكڑيوں كا انبار اور بجهتے هوے چراغ پر بهت سا تيل -

قانون بوعلي سينا ميں هے كه غـذا اگر زيادہ از قدر حاجت وارد بدن هو تو وہ زيادتي موجب فساد هوجاتي هے - اولاً احداث تخمه كرتي هے ' بعد ازاں احداث سده ' سده سے عفونت حادث هوتي هے ' اور اس كميت سے ايـك كيفيت غريبه كا پيدا هونا لازمي هے - جب هضم تـك نوبت پهنچتي هے تو زيادتي رطوبت سے ( كه غذا سے حاصل هوئي ) احداث برودت بهي هو جاتا هے اور يهي برودت جمود و خمود هے -

چونكه ارواح و قوى كے روشن ركهنے كا ذريعه حرارت غريزي هي هے اور وہ ضعيف هے ' تو ارواح و قوى كي تازگي و لطافت قائم نهيں رہ سكتي - يهي تو وجه هے كه شكم سيري ميں نزول تجليات حكمت كا نهيں هوتا - صدق ما قال رسول الله روحي فداہ و صلى الله عليه وسلم : من اكل الطعام بشهوة حرم الله تعالى الحكمة على قلبه -

عبادت آخر الـليل كي فضيلت اسي حكمت پر مبني هے كه معدہ غذا سے خالي اور ارواح دخان طبخ هاضمه سے پاك - دعاے سحري ' مناجات نيم شبي ' و فكر صباحي مشهور اصطلاحيں هيں - في الجمله طب فرنگ و يونان و ويدك ميں زائد از اشتهـا كهانا ممنوع هے -

حكيم بختيشـوع نصراني هارون رشيد كے زمانه ميں دربار كا طبيب نامي تها - علي بن حسين بن واقد سے كها كه تمهاري كتاب ( قرآن ) ميں كوئي چيز طب سے نهيں - حالانـكه علم دو هيں : علم الابدان اور علم الاديان - اسنے كها كه حق تعالى نے تمام طب كو اس آدهي آية ميں جمع فرماديا هے : كلوا واشربوا ولا تسرفوا - اسنے كها كه آپ كے رسول سے كوئي چيز طب ميں منقول نهيں - علي بن حسين نے جواب ديا كه همارے رسول نے طب كو تهوڑے سے الفاظ ميں جمع كركے فرماديا هے : المعدة كل داء والحمية راس كل دواء - يعني معدہ سب بيماريونكا گهر هے اور پرهيز هر دوا كا سر هے -

بختيشوع نے كها كه سچ هے - تمهاري كتاب اور تمهارے پيغمبر نے جالينوس كے ليے كچهه بهي نه چهوڑا - اس تسليم اور اعتراف كو ديكهكر بے ساخته متنبي كا يه مصرع ياد آجاتا هے :

الفضل ما شهـدت به الاعداء

يعني بزرگي وہ هے جسكي دشمن بهي شهادت ديں !

عارف شيراز نے گلستاں ميں لكها هے كه بعض ملوك نے ايك طبيب كو پيغمبر آخر الزماں كي خدمت ميں ارسال كيا ' وہ مدت تك ٹهرا رها مگر كسي نے اسكي طرف رجوع نه كيا اور نه دوا پوچهي تنگ آكر حضرت كي خدمت ميں شكايت كي - ارشاد هوا كه يه لوگ اسوقت غذا كرتے هيں جب اشتها صادق هوتي هے ' اور چهوڑ ديتے هيں جبكه اشتها باقي رهتي هے - پس يه مريض نهيں هوتے - يه روايت كتب حديث ميں همـاري نظـر سے نهيں گذري ليكن اسميں ايك نكته نهايت جيد هے -

بعض تاريخوں ميں ديكها هے كه نوشيرواں كے پاس چار طبيب عراقي ' رومي ' هندي اور حبشي جمع هوے - اسنے پوچها كه كونسي دوا هے جسكے استعمـال سے مرض نهونے پائے ؟ عراقي نے كها كه تين جرعـه پاني گرم كا على الصبـاح پينـا - رومي نے كهـا كه هر روز حب الرشاد بقـدر كف دست كهانا - هندي نے كها كه تين هليله سياہ كا روزانه استعمال -

حبشي نے كها كه پاني گـرم معدہ كو ڈهيله كرتا هے اور گردہ كي چربي كو پگهلاتا هے - حب الرشاد مهيج صفرا اور هليلۂ سياہ مهيج سودا هے ' پس وہ دوا كه جس سے دوسري دوا كي حاجت نهيں پڑتي يه هے كه غـذا بعد بهوك كے كهائي جاے ' اور سير هونے كے قبل چهوڑدي جاے - سب نے كها سچ هے :

ثـلاثـة مهلـكات لـلانام * و داعيه الصحاح الى السقام
دوام منـامـه و دوام وطى * و ادخال الطعام على الطعام

حاصل كلام يه كه فيصله وهي هوا جو قرآن مجيد نے كيا هے كه كلوا واشربوا ولا تسرفوا ان الله لا يحب المسرفين - اب ديكهنا يه هے كه حد سے تجاوز كرنا اور اندازہ سے آگے بڑهنا مضر كيوں هے ؟ اور مضرت كيا هے ؟ هاں حديث شريف ميں آيا هے كه حرص و هوس سے طعام كهانے والے كا دل حكمت سے محروم كرديا جاتا هے ' اسكا سبب يه هے كه اشتها سے زيادہ كهانے ميں بدني فساد لازمي هے ' او ر بدني فساد سے روحي فساد و خرابي ضروري - پس ماننا پڑيگا كه ديني و دنيوي كاموں كے قابـل نرها - اس سے بڑهكر اور مضرت كيا هوگئي ؟

كلوا واشربوا ولا تسرفوا سے يه مطلب بهي نكل سكتا هے كه كهاؤ پيو مگر بهت خرچ مت كرو ' يعني مكلف غذا ' لطيف طعام ' لذيذ شربت ميں خرچ زائد نه كرو - يه نكته بهي بالكل طب كے موافق هے كيونكه جو غـذا غليظ هو اور جوهر اسكا متين - اوسكے كهانے والے او ر عادت كرنے والے كي عمر دراز اور تندرستي قوي هوتي هے كيونكه تبدل آثار و ضد تغير سے بعيد هے -

مانا كه طعام و شربت لطيف سے غذا حاصل هوتي هے ليكن بهت جلد متاثر و متغير هوكر مرض كا موجب بهي تو هو جاتي هے - تجربه اور مشاهدہ بهي يهي شهادت ديتا هے جيسا كه فلاكت زدگان فـقر اور صحرا نشيان و غير شهري قوت ميں زيادہ ' عمر ميں دراز ' جسم ميں تندرست هوتے هيں ' اور شربت نوشان لذيذ و معطر و طعام خوران لطيف و خوش منظر ' قوت ميں ضعيف ' عمر ميں كوتاہ ' اور گونا گوں امراض ميں مبتلا ديكهے جاتے هيں -

هاں اس مسئله كي دليل پكڑكر كه جو لطيف هے زود متاثر از غير ' اور جو كثيف هے دير متاثر از غير هوتا هے ' كها جاے گا كه كثيف دير و بد هضم ٹهرا -

تو ايك حد تـك يه مسئله صحيح هے ' مگر يه مسئله غير معتاد كي نسبت هے - جب عادت هوجائے تو وهي شے زود هضم هوجاتي هے ' توليد خلط صالح و مدد صحت لازمي هوجاتي هے ' اور بسبب كثافت كے دير متغير و دير تحليل ثابت هوكر درازي عمر كا باعث هوتا هے - آية شريفه كا منشا يهي هے كه طبيعت ميں عادت نيك ڈالو كيونكه : ان الله لا يحب المسرفين -

بهرحال " ولا تسرفوا " كو هر جگه دخل هے - سخاوت اور فياضي كے متعلق اكثر لوگ غلطي كرتے هيں يعني اسراف اور فضول خرچي كي حد تـك پهنچ جاتے هيں - قران حكيم نے ايك اصول قايم كرديا هے - كلوا و اشربوا و لا تسرفوا ان الـله لا يحب المسرفين - اسي كي تفسير ميں حديث شريف هے : خير الامور اوسطـها - في الجمـله صحت ' قناعت ' تمدن ' تهذيب ' اور اخـلاق كا سبق اسي ايك آية شريفۂ مندرجۂ عنوان سے ملتا هے : فاعتبروا يا اولى الابصار -

# [illegible] کے اسباب

## انکشاف حقیقت

### شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

جنگ بلقان کي مشغولیت نے مظلوم و بے نوا مگر مقدس و اولو العزم طرابلس کي طرف سے دنیا کو بالکل بے خبر کردیا حالانکہ اس سر زمین صحرائي کے فقرا اور بادیہ نشینوں نے جو کچھہ کیا ' اُسکي قدر و قیمت جنگ بلقان کي با ساز و سامان نا کامیوں نے اور بڑھا دي ھے !

جنگ بلقان کي وجہ سے جب دولۃ علیہ مجبور ھوئي اور اٹلي سے صلح کرلي تو اسکا کوئي اثر اندرون طرابلس کے مجاھدین پر نہ پڑا - وہ برابر مصروف دفاع و جہاد رھے - چنانچہ کئي سخت معرکوں کي خبریں سننے میں آئیں اور اٹلي کے حملے برابر ناکام و شکست یاب رھے -

ترک افسر جو وھاں مقیم تھے ' ان میں سے اکثر بدستور صلح کے بعد بھي ٹھہرے رھے - غازي انور پاشا کو اگرچہ اتحاد و ترقي نے بلالیا لیکن اور متعدد رؤساء جنگ وھاں باقي تھے ' اور سنوسیوں اور عثمانیوں میں پوري طرح اتحاد تھا -

منجملہ رؤساء قبائل و جنگ کے ' شیخ سلیمان الباروني ' عزیز بک مصري ' عزیز بک سابق والي عراق ' ایوب بک وغیرہ بھي تھے -

پچھلے دنوں یکایک یہ خبر مشہور ھوئي کہ مجاھدین طرابلس نے جنگ ختم کردي ' عزیز بک مصري اور دیگر رؤساء و شیوخ قبائل میں باھم اختلاف ھوگیا ھے ' اور شیخ سلیمان باروني مع ایک بڑي جماعت کے جنگ سے دست بردار ھوکر تیونس چلے گئے !

پھر ایک شدید اختلاف روایت شروع ھوا - رسالۃ الھدایۃ قسطنطنیہ کے مضمون نگاروں نے جو حالات بیان کیے وہ اُس سے بالکل مختلف تھے جو المؤید مصر میں شائع ھوے -

یہ بھي مشہور ھوا کہ سلیمان باروني ( جنھوں نے آغاز جنگ سے نہایت نامورانہ حصہ تمام مدافعات و مجاھدات طرابلس میں لیا اور جنکی مراسلات بارھا الہلال میں شائع ھوچکي ھیں ) اٹلي والوں سے ملگئے اور رشوت لیکر جنگ ختم کردي -

بہر حال حالات نہایت تاریکي میں آگئے - ھم نے بارھا ارادہ کیا کہ اس مسئلۂ کو صاف کیا جاے لیکن محققانہ ذرائع بحث کا انتظار تھا -

اب چاھتے ھیں کہ طرابلس کے بعد از صلح اور موجودہ حالات کو موثق ذرائع سے حاصل کرکے شائع کیا جاے ' کیونکہ مسلمانان ھند صلح کے بعد سے بالکل بے خبر ھیں - اس سلسلے میں سب سے پہلے خود شیخ سلیمان الباروني کي ایک چٹھي کا ترجمہ شائع کرتے ھیں جو انھوں نے مسٹر درسے محمد ایڈیٹر افریقن ٹائمز لندن کے نام لکھي ھے اور اسکا اصلي عکس اخبار مذکور نے شائع کردیا ھے -



شیخ سلیمان الباروني ایک سنوسي شیخ طرابلس کے ساتھہ کھڑے ھیں ( واقعۂ بنغازي )

مسٹر درسے محمد کي بھي مختصر تقریب کر دیں - قاریین کرام نے ایک پر اسرار فرقہ کا نام سنا ھوگا جو " دروز " کے لقب سے مشہور ھے اور جس کي ایک بہت بڑي جماعت شام اور اطراف بیروت و جبل لبنان میں موجود ھے - خیال کیا جاتا ھے کہ غالباً یہ لوگ باطنیہ و قرامطہ کا بقیہ ھیں -

مسٹر درسے محمد اسي فرقے سے ھیں - انکے والد شیخ سلیم ایک نامور عالم تھے - انکي ایک فرانسیسي شخص سے بہت دوستي تھي جسکا نام " درسے " تھا - اسیکي یادگار میں انھوں نے اپنے لڑکے کے نام میں بھي " درسے " کا لفظ شامل کر دیا -

انھوں نے یورپ میں تعلیم پائي اور تصنیف و تالیف میں مشغول رھے - کچھہ عرصے سے ایک انگریزي رسالہ " افریقین ٹائمز " کے نام سے نکالا ھے جس کا مقصد اقوام مشرقیہ کي حمایت اور انکے حالات سے اقوام یورپ کو آگاہ کرنا ھے - مصر کے متعلق بھي انکي ایک دلچسپ کتاب حال میں شائع ھوئي ھے - وہ لندن میں مستقل طور پر مقیم ھیں -

انھوں نے شیخ سلیمان باروني سے حالت دریافت کیے - اسکے جواب میں وہ لکھتے ھیں :

" آپکا خط موصول ھوا ' آپ چاھتے ھیں کہ میں :

( ۱ ) طرابلس میں نئي حکومت کے قائم کرنے اور پھر اسے چھوڑ دینے کا سبب بیان کروں -

( ۲ ) یہ جو ھمارے متعلق اخبارات نے مشہور کیا ھے کہ ھم نے ایک کثیر رقم رشوت میں لیلي ھے اور اسي لیے جنگ ختم کر دي ' اسکي حقیقت بتاؤں -

( ۳ ) میرے متعلق کہا جاتا ھے کہ مجھے بڑے بڑے چندے وصول ھوے مگر میں نے انھیں جنگ میں صرف نہیں کیا بلکہ اپنے لیے رکھلیا - اس الزام سے پردہ اٹھاؤں -

انمیں سے ھر ایک سوال کا واقعي جواب دیتا ھوں جسمیں کسي طرح شک کي گنجایش نہیں - اس امید پر کہ پہلے یہ عربي میں شائع ھونگے پھر اسکا ترجمہ اس رسالہ کي زبان ( انگریزي ) میں ھوگا :

مشہور و معروف خصوصیات کا نقص هو - بلکه همیشه اصلي نقطه ضعف اسکا نظام هي هوا هے - نظام دو ان معاني میں سے خواه کسي معني کے لیے لیجیے جن پر لفظ نظام دلالت کرتا هے -

جن عثماني اور غیر عثماني واقف کاروں نے عثماني فوج کو جنگ اور صلح دونوں حالتوں میں دیکھا هے ' قریباً ان سب کا اس پر اتفاق هے که دولت عثمانیه کے فوجي نظام میں سب سے بڑا عیب یه هے که گرم ملکوں کے سپاهیوں سے سرد ملکوں میں کام لیا جاتا هے ' اور سرد ملکوں کے سپاهیوں سے گرم ملکوں میں - اور کسي ایسي غلط فهمي کي بنا پر جو حکمت و تدبیر اور انصاف و عدل کے ذریعه سے رفع کیجاسکتي هے ' ایک صوبه کے باشندوں سے مقابله کے لیے دوسرے صوبے فوج سے خالي کردیے جاتے هیں -

آج سو برس سے عثماني فوج کي اصلي مصیبت یه هے که اسکے عثمانیوں سے برسر پیکار کر کے دونوں کو کمزور کردیا جاتا هے ' حتی که جب بیروني دشمن سے جنگ کا وقت آتا هے تو یه حالت هوتي هے که فوج ضعیف القوی هوتي هے ' ملک اقتصادي مرض فقر الدم ( کمي خون ) میں مبتلا هوتا هے ' خزانه اس خانه جنگي میں صرف هوچکا هوتا هے ' اور اس پر مستزاد یه که فوجي خدمت کي مدت اسقدر طویل هے که اس طول مدت نے اس فن کو صرف اهل فوج هي میں محدود کردیا - اگر مدت خدمت کم هوتي تو چهه سال میں ایک دفعه کے بدلے دو دفعه فوج بدلي جاسکتي - اس سے یه هوتا که فوجي تعلیم عام هوتي ' اور جسطرح اب هے اسطرح تهوڑے سے اشخاص تک محدود نه هوتي -

بظاهر معلوم هوتا هے که قائد اعظم عزت پاشا کو تمام امور اور انکے نتائج اس آخري جنگ میں مجسم هوکے نظر آگئے ' اسلیے انهوں نے ایک نئي اسکیم تیار کي هے جسکے اور مهمه حسب ذیل هیں

( ۱ ) اس عیب سے نجات حاصل جو آخري جنگ میں ظاهر هوا یعني میدان جنگ تک فوج کي ضرور مقدار نه پہنچا سکنا -

( ۲ ) فوجي تعلیم کا عام کرنا -

( ۳ ) ناگهاني حادثات کي طرف سے اطمینان کے لیے هر جگه فوج مرابط یعني ایسي فوج کي کافي تعداد رکھنا جو همیشه رهے -

یه تینوں مقصد جسقدر عمده هیں قارئین کرام خود اسکا اندازه کرسکتے هیں ' اور ایسے وقت میں ظاهر کیے گئے هیں جبکه لوگ انکي ضرورت محسوس کر رهے هیں -

مگر افسوس هے که واضع اسکیم نے ایسا راسته اختیار کیا جس سے لوگوں میں اضطراب پیدا هونے لگا هے ' حالانکه اس نتیجه تک پہنچنے کے دوسرے ایسے راستے موجود هیں جو ملک اور فوج دونوں کے مصالح کے جامع اور اسکیم کے مقصد کے ضامن و کفیل هیں - جب آخرین واقعات میں عثماني فوج کا جهل ظاهر هوا ' تو عزت پاشا نے یا عزت پاشا کي وزارت میں اصلاح فوج کي اسکیم کے واضع نے یه چاها که فوجي تعلیم عام هوجائے ' اور یه فیصله کردیا که فوجي تعلیم لازمي هوگي ' اس سے وه لوگ بهي مستثنی نه هونگے جو ایسي عورتوں کے کفیل هیں جنکا اور کوئي کفیل نہیں -

یہاں همیں اسکا ضرور اعتراف کرنا چاهیے که همارے فوجي نظام کے طول مدت نے اور اسکے علاوه اور بہت سے اسباب نے باشندوں کو فوجي خدمت سے متنفر سا کردیا هے -

پس یه ممکن تها که هماري حکومت بهي تجنید ( فوج سازي ) کا وهي طریقه اختیار کرتي ' جو اهل جرمني نے اسوقت اختیار کیا تها جبکه انهیں نیپولین کے تسلط و اقتدار نے فوج کے بڑهانے سے منع کیا تها - انهوں نے مدت خدمت کم کردي ' اور فوج کي تعداد رهنے دي جو نیپولین چاهتا تها - اس سے یه هوا که ایک شخص آتا تها ' دو تین برس قواعد جنگ سیکهتا تها ' اور پهر اپنے کام پر چلا جاتا تها - اسکي جگه نیا سپاهي آتا اور اسي طرح سیکهکے چلا جاتا - اگر پہلا سپاهي اتنے زمانے تک رهتا جتنے زمانے تک که دونوں رهے ' تو یقیناً فوجي تعلیم حاصل کرنے والوں کي تعداد اس تعداد سے کم هوتي جو تخفیف مدت کے زمانے میں تهي -

یه هے تفسیر میرے اس قول کي که تجنید کا جو طریقه اهل جرمني نے نیپولین کے وقت میں اختیار کیا تها ' وهي طریقه فوجي تعلیم کي اشاعت کا ضامن هے ' اور اسي میں ملک کا اقتصادي فائده هے - اسکا ایک بہت بڑا فائده یه بهي هے که وه جندیت ( سپهگري ) کو قوم کي نگاهوں میں محبوب و پسندیده بناتا هے -

یه تو فوجي تعلیم کي حیثیت سے بحث تهي ' باقي رها مسئلۂ دفاع ملي تو اسکي نئي اسکیم کے متعلق همکو جو کچهه معلوم هوا هے اس سے ظاهر هوتا هے که اسمیں صوبه وار خدمت کا مسئله ملحوظ رکها گیا هے - یعني هر سپاهي اپنے صوبه هي میں رهکے خدمات انجام دیگا اور جو لوگ ایسي عورتوں کے کفیل هیں جنکا کوئي کفیل نہیں ' وه اپنے اهل عیال سے دور نه بهیجے جائینگے -

ایک صحافي ( جرنلسٹ ) سے عزت پاشا نے یه بهي بیان کیا هے که فوجي خدمت کي مدت کم کرنے کا اراده هے - مگر ابهي تک اسکي مقدار نہیں معلوم - ( اسکے بعد وزارت جنگ بدل گئي ' اور انور پاشا وزیر جنگ هوے - الهلال )

## اضـــافـۂ قیمت الهـــلال

الهلال کي معنوي اوصاف سے قطع نظر صرف ظاهري حالت بهي اسکي متقاضي هے که قیمت میں کچهه اضافه کیا جائے -

نـــرخ بـــالاکن کـــه ارزانـــي هنـــوز

میرے اس بیان میں مبالغه کا شائبه تک نہیں هے که ایک نمبر دیکهه لینے کے بعد دوسرے هفته کے الهلال کا انتظار اوسي دن سے شروع هوجاتا هے - اور اگر سوء اتفاق سے ڈاک میں ایک دن کا بهي توقف معمول سے زیاده هوتا هے تو وه اسقدر شاق گذرتا هے که الاماں - اس کے ساتهه هر اخبار بین خواهشمند هے که اسکے حجم میں حتی الامکان زیادتي هوجائے - مجهے یقین هے که جسوقت ایسا ممکن هوگا آپ اس کا حجم بڑهانے میں ایک لمحه کا بهي توقف نکرینگے لیکن جبکه الهلال کے چهپائي کا غیر معمولي اهتمام اور تصاویر کا التزام حالت موجوده میں بهي آپکو زیر بار کررها هے تو یه خواهش کیونکر کیجا سکتي هے - البته اگر اسکي اشاعت میں توسیع هوجائے اور خرچ سے آمد بڑه جاے تو حجم میں اضافه کرنیکي خواهش بجا هوگي - میري راے میں سردست یه مناسب هوگا که چنده سالانه میں دو روپیه کا اضافه کردیا جائے ' اور ساتهه هي ایک پاپولر ایڈیشن جس کا کاغذ اس سے کم قیمت هو مگر باقي تمام باتیں اسي کي موافق هوں جاري کردیا جاے اور اسکا چنده یهي رکها جائے جو اس وقت هے تو خریداران اخبار کو هرگز گراں نہوگا ' اور جو لوگ پہلے سے زیاده نه دے سکیں وه پاپولر ایڈیشن لیتے رهیں گے - اسي کے ساتهه دلدادگان الهلال کو بهي توسیع اشاعت کے طرف بهي متوجه هوں ' اوسطاً هر خریدار ایک ایک خریدار پیدا کردے که جو مقاصد آپکے پیش نظر هیں اس سے جلد مستفید هونے کا موقع ملے - اگر اضافه چنده کي راے قرار پائے تو میں بلا توقف بقیه کمي کو پورا کرونگا والسلام مع الاکرام -

نیازمند غـــلام حسن از امروهه

اب هم میں اور اُن میں شب کي تاریکي حائل هوگئي - همارے پاس اتنے کارتوس بهي نه تهے که گهنٹه بهر اور لڑ سکتے - اسیطرح رسد بهي نه تهي که دو چار دن تک بهي کام دیتي - باهر سے بهي رسد ' کارتوسوں ' یا روپیه کے آنے کي امید نه تهي - لاچار هوکر راتوں رات همیں یفرن واپس آنا پڑا ' زخمیوں کو بمشکل کاندهوں پر اُٹها کر لاے ' کیونکه کرایے کیلیے همارے پاس روپیه نه تها ! !

دوسرے دن اطالیوں نے اپني تمام فوج کے ساتهه دوسرا حمله کیا کیونکه انهیں معلوم هوگیا تها که همارے پاس سامان مدافعت میں اب کچهه بهي نهیں رها هے - اس حمله میں هماري فوج کا ایک بڑا حصه منتشر هوگیا -

اسي اثنا میں جو وفد هم نے بهیجا تها اسکا جواب آ گیا که همیں خود مختاري دینا حکومت اطالیا کو منظور هے - میں نے تمام سر برآوردہ اشخاص کو جمع کیا اور ان سے مشورہ کیا - سب نے بالاتفاق طے کیا که همیں بهي منظور کرلینا چاهیے -

اب میں نے لڑنے والوں کو حکم دیا که وہ سرحد تونس کي طرف چلیں جو هم سے چار دن کي مسافت پر هے - اسکي اطلاع ساحلي مرکزوں میں دیدي تاکه کهیں ایسا نهو که اطالي اچانک حمله کردیں -

ان لوگوں نے کوچ شروع کیا - جب میں انکے همراه نالوت پہنچا تو مجهے کاؤنٹ سفورزا اور اسکے رفیق مسٹر دوزي کا تار ملا که اس قرار داد کي تکمیل کے لیے آؤ جو هم میں اور وفد میں هوئي هے -

اس سے مجهے معلوم هوا که وہ ابهي هماري واپسي سے بے خبر هیں - میں تونس روانه هوگیا اور ظاهر کیا که کونٹ سفورزا سے گفتگو کرنے کے لیے جا رها هوں - حالانکه میں اسلیے جا رها تها که حکومت تونس سے اسکي قلمرو میں داخل هونے کي اجازت لوں -

حکومت نے اس شرط پر اجازت دي که هم لوگ هتیار دیدیں - میں نے بخوشي اس شرط کو منظور کیا ' اور خیال کیا که یه اجازت هي اسکي بڑي مروت هے جسے میں کبهي نهیں بهولسکتا - کیونکه اگر وہ اجازت نه دیتي تو یا تو هم زبردستي داخل هوتے اور اس صورت میں اهل تونس اور انکے ساتهه انکي حکومت سے مقابله هوتا ' یا پهر واپس آتے اور اس صورت میں گرفتار هوتے اور سب کے سب مارے جاتے -

اسکے بعد میں کونٹ سے ملے بغیر سرحد واپس آیا کیونکه حکومت کو اس واقعه کي خبر هوگئي تهي اور قطع گفتگو کي غرض سے انهیں حکومت نے بلا لیا تها -

مگر یه کونٹ پهر تونس واپس آیا اور مجهه سے کها که انتظامي خود مختاري کو چهوڑ کے میں اور کوئي دوسرا مطالبه پیش کروں کیونکه اب اس مطالبے کے لیے تو کوئي وجه باقي نهیں رهي -

میں نے اسے ایک نقشه لکهکے دیا جسمیں عام اهل طرابلس اور خصوصاً لڑنے والوں کے فوائد کے متعلق چند مخصوص دفعات تهیں -

اس نے بالحاح واصرار کها که میں کچهه اپنے اور اپنے متعلقین کے لیے بهي طلب کروں - علاوہ اسکے که وہ خود جو کچهه مناسب سمجهیگا میرے لیے حکومت سے اسکي سفارش کرے هي گا - مگر میں نے اسے منظور نهیں کیا اور کها که اسکے بدلے یه کوشش کرے که تمام لڑنے والوں کو عام طور پر معافي دیدیجائے - مجهے خاص اپني ذات کیلیے کچهه نهیں چاهیے - چنانچه اس نے حکومت سے سفارش کي - حکومت نے معافي کا حکم صادر کردیا اور اسکي اطلاع سرکاري طور پر تونس کے اطالي کونسل جنرل کے ذریعه ملگئي - میں نے اسي وقت اهل طرابلس کو اسکي خبر کردي -

اسکے بعد اس نے اور حکومت فرانس نے مجهه سے کها که میں لوگوں کو طرابلس واپس جانے کا مشورہ دوں - حکومت فرانس نے اسکي وجه یه بیان کي که تونس کي تنگي کي وجه سے کسي نئي آبادي کي اسمیں گنجایش نهیں - میں نے اهل طرابلس کو لکها - انمیں سے بعض گئے اور بعض وهیں رهگئے - جو لوگ قلمرو تونس میں نهیں آئے تهے ' وہ اپنے هتیار لیکے اندرون طرابلس چلے گئے اور مجهه میں اور کونٹ میں گفتگو ختم هوگئي -

* * *

اس سے آپکو معلوم هوگیا هوگا که حکومت اسلیے قائم کي گئي تهي که اس خود مختاري کي حفاظت کي جائے جو سلطان المعظم نے همیں عطا فرمائي هے ' اور اسکے بعد اپنے آپ کو اطالیوں کے حوالے صرف اسلیے کیا که همارے پاس سامان مدافعت ' روپیه ' اور کارتوس نهیں رهے تهے -

پس نه تو هماري فوج کو الزام دینا چاهیے که اس نے بزدلي کي یا اسلام اور حقوق وطن کي مدافعت سے گهبرا گئي ' اور نه همارے اشخاص میں سے کسي کو یه الزام دینا چاهیے که اس نے خیانت یا طمع سے ایسا کیا - باستثناء بعض افراد کے که انهوں نے جو کچهه کیا وہ کیا ' اور اسکي پاداش میں هم نے انهیں آخر جنگ تک قید میں رکها -

( البقیة تتلی )

[ بقیه مراسلات ]

## زمیندار کي ضبطي

زمیندار پریس کي ضبطي سے غیر معمولي نقصان جو ملک و قوم کو هوا هے وہ ناقابل برداشت هوگیا - جسطرح سے زمیندار نے اپني زمانه اشاعت میں قوم کي نیابت کي هے وہ اظهر من الشمس هے - زمیندار پریس کي ضبطي سے یه معلوم هوتا هے که گورنمنٹ نے ابتک اس اُصول پر کافي توجه نهیں فرمائي که حکومت اصلاً دلوں پر هونا چاهیے اور محض زبان بند کرنے سے اور بجا یا بیجا شکایات اپنے کان تک نه پهونچنے سے حکومت کا استحکام مشکل هے - جو لوگ گورنمنٹ کے سچے خیرخواہ هیں اور جو چاهتے هیں که تاج برطانیه سے حقیقي الفت و وفاداري هندوستانیوں میں پیدا هو' انکا فرض هے که نهایت متانت سے گورنمنٹ کي اس روش پر نکته چیني کریں' اور پریس ایکٹ کي تنسیخ اور ترمیم پر کافي زور دیویں - زمیندار پریس کي ضبطي پر وایسریگل کونسل میں سوال اور ریزولیوشن پیش هونا چاهیے - انگلستان میں اس آفت سے نجات حاصل کرنے کے لیے هاوس آف کامنز اور هاوس آف لارڈز کا دروازہ کهٹکهٹانا چاهیے - اور سب سے ضروري امر جسپر قوم کو فوراً متوجه هونا چاهیے وہ یه هے که ایک مشترکه کمپني چندہ سے قایم کرکے فوراً اوسکے سرمایه سے ایک روزانه اخبار ایسے هي آب و تاب کا مولوي ظفر علیخانصاحب کي اڈیٹري میں نکالا جارے - اگر قوم اسوقت غفلت کریگي تو گویا وہ دیدہ و دانسته اپنے حقوق اور مطالبات سے دست بردار هوتي هے -

محمد سلیمان - از بدایون

## الهلال :

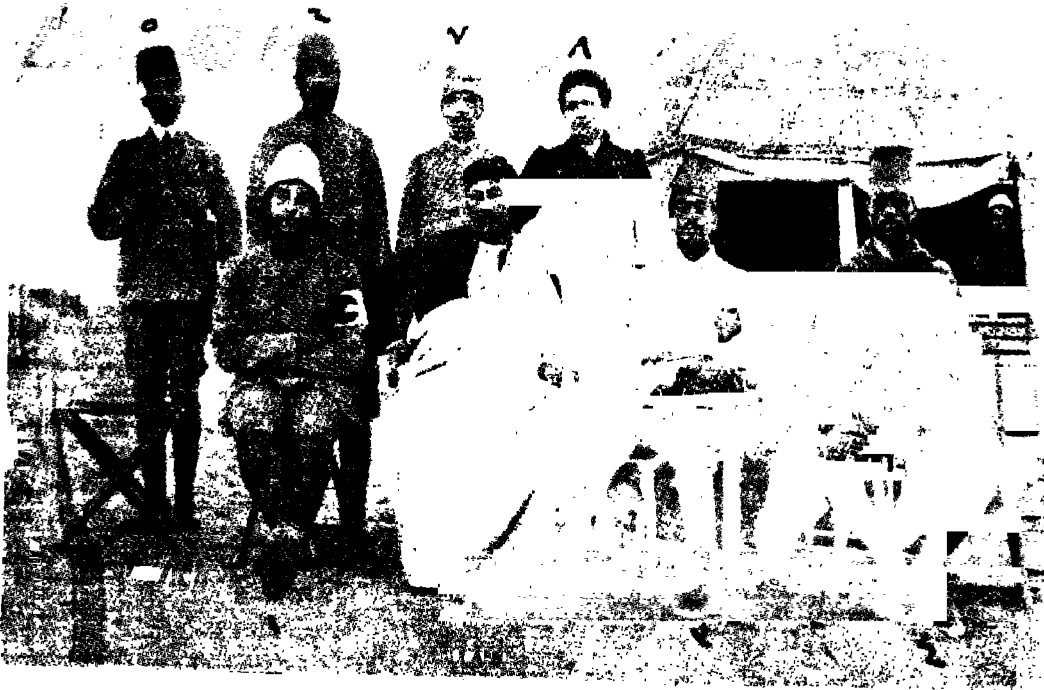
کمپني کي تجویز نهایت عمدہ تهي - اور ایک نهیں بلکه متعدد مصالح و فوائد پر مشتمل' لیکن اب چندے کي فراهمي کا سلسله شروع هوگیا هے اور معاونین حق و ناصرین حریت کو اب اسي کي تکمیل کیلیے کوشش کرني چاهیے -

( ۱ )

جب دولة عثمانیه اور اطالیا میں صلح هوگئي اور دونوں سلطنتوں کي طرف سے همکو سرکاري طور پر اطلاع دي گئي که سلطان المعظم نے اهل طرابلس کو کامل انتظامي خود مختاري عطا فرمادي هے' تو هم نے بالاتفاق یه طے کیا که اس خود مختاري کي حفاظت کي جاے -

اهل طرابلس نے مجهسے چاها که میں انکي صدارت قبول کروں' اور ایک حکومت قائم کردوں - انهوں نے اس مضمون کي درخواستیں اپنے خط میں اور اپنے دستخطوں سے میرے پاس بهیجیں' اسلیے میں نے اسکو منظور کیا' اور دول عظمی اور مشهور اخبارات کو تار کے ذریعه اسکي اطلاع بهي دیدي -

میں نے باقاعده حکومتوں کے پرداز پر ایک حکومت کي بنیاد ڈالي جسمیں متصرف ( کمشنر ) قائم مقام ( ڈپٹي کمشنر ) مدیر ( کلکٹر ) قاضي ( جج ) مفتش ( انسپکٹر ) اور کاتب ( منشي یا کلرک ) مقرر کیے - مسلح پولیس' نیز پیاده' اسپ سوار' اور شتر سواروں کي چند پلٹنیں بهي ترتیب دیں اور انهیں یورپ کي خوشنما وردیاں پهنائیں - مقام ورخله' غداس' اور مرزق تک تمام اطراف میں ڈاک کا' اور حدود تونس تک ٹیلیگراف اور ٹیلیفونکے اسٹیشنوں کا انتظام کیا - اطالیوں کے سامنے ایک خط جنگ بنایا جو ورخله سے شروع هوتا تها اور غریان' زعتریه' منطروس' اور بیر الغشت کے آگے سے گذرتا هوا عزیزیه کي طرف چلا جاتا تها -



طـرابلس کي عـارض حکومت کے بعض ارکان

نمبر ۸ مس کولیرا هیں جو موسیو کولیرا ایڈیٹر " الدیل " قاهره کي بهن اور اور انکے اخبار کي نامه نگار جنگ هیں -

اس ترتیب سے هم نے چند ماه تک ان مقامات سے اطالي فوجوں کي پیش قدمي کو روکے رکها جن پر وه اعلان صلح کے بعد قابض هوگئے تهے -

اس اثناء میں هم سے اور اطالیوں سے چهوٹے بڑے معرکے بهي هوے جنمیں انکے بهت سے آدمي کام آے اور سخت مالي نقصان هوا - نصرة الهي همارے ساتهه تهي -

لیکن بالاخر همارے پاس روپیه ختم هوگیا - اور اسقدر تهیدست هوگئے که جو اونٹ زخمیوں کو لاتے تهے' انکا کرایه اور نوکروں اور مسلح پولیس کي تنخواهیں' نیز شهداء کے پس ماندوں کے وظائف کیلیے بهي کچهه نه رها' علي الخصوص ان پس ماندگان شهداء کرام کا یه حال تها که انکے پاس ایک دن کے کهانے کا سامان بهي باقي نه رها تها - جو اونٹ روزانه جنگي مرکزوں تک رسد لیجایا کرتے تهے' انکا کرایه بهي هم نهیں دیسکتے تهے اور یه بڑي مصیبت تهي -

اسي اثنا میں چند در چند اسباب کي وجه سے ایک اور مصیبت عظیم پیدا هوئي یعنے تونس کي طرف سے رسد کے لانے میں بهي دقتیں پیش آگئیں - میں نے مجبور هوکر یورپ کے مشهور اخبارات کو تار دیے' اور جن مقامات سے تعلقات تهے وهاں وهاں شکایتیں کیں -

مذکوره بالا حالات جب پیدا هوے تو میں نے محسوس کیا که اب هم نهایت هي سخت خطرے میں هیں - بالاخر ایک وفد یورپ بهیجا تاکه وه دول عظمی کو هماري کار روائیوں سے مطلع کرے -

بعد کو همیں یقین هوگیا که اس سے کوئي فائده نه هوگا' اسلیے هم نے اپنے وفد کي معرفت جو اسوقت مرسلیز میں تها' اطالیا کو اطلاع دي که اب هم اس شرط پر جنگ ختم کرنے کے لیے تیار هیں که وه همکو پوري طرح انتظام خود مختاري دیدے -

اور اپنا یه خط کچهه اس طرح کي عبارت میں رکها جس سے اٹلي کو کسي طرح هماري کمزوري کا خیال پیدا نهو اور وه سمجهے که اگر عرصے تک همیں جواب نه دینگے جب بهي همارا کچهه نقصان نهوگا' اور همیں سامان مدافعت میں سے کسي شے کي ضرورت نهیں هے -

لیکن وه هماري حالت سے ناواقف نه تهے' انکو معلوم تها که دولة عثمانیه کے اولیاء امور صلح کے بعد چلے گئے' اور سامان و اسلحه کا آنا بهي بلقان کي جنگ سے رک گیا - نیز باهر سے بهي کوئي شے همارے پاس نهیں آئي' پس انهوں نے جواب میں لیت و لعل شروع کیا - اس سے بهي بڑهکر نقصان یه هوا که بعض وجوه سے همارا وفد عرصے تک تونس اور مارسلیز میں پڑا رها اور همیں اسکي کچهه خبر نه ملي !

اب میں نے اپنے یهاں کے اونٹوں اور بکریوں کو رجسٹر کرنے کا حکم دیا تاکه انکي شرعي زکواة ارباب نصاب سے لي جاے اور مصارف میں تهوڑي بهت مدد ملے - زکواة تخمیناً بیس هزار گني تهي - مزروعه زمینوں کے عشر قلمبند کرنے کے لیے بهي دو شخص مامور کیے - اسکي مقدار بهي بهت اچهي تهي -

تمام لوگوں نے جوش و مسرت کے ساتهه ان احکام کا استقبال کیا مگر افسوس که ان دونوں تجویزوں کو پایۂ تکمیل تک نه پهنچا سکے - کچهه ایسے واقعات پیش آئے اور یکایک حملے هوگئے' جنمیں مجبوراً همیں مصروف هونا پڑا اور ان دونوں تجویزوں کے متعلق کچهه بهي نه کر سکے - انهي حملوں میں همارا آخري ذخیرۂ جنگ یعني کارتوس بهي ختم هوگیا !

اسکے بعد اطالي فوجوں نے بڑے سرو سامان سے به یک روز و به یک وقت جندوبه' عتریه' منطروس' اور قبر زائد پر حمله کر دیا - نهایت دهشت انگیز معرکے هوے اور اطالیوں کے بهت سے آدمي کام آئے - میسره میں هم فتحیاب تهے اور میمنه میں وه کامیاب - لیکن وه آگے بڑهے اور بڑهکے اس پهاڑ پر قابض هوگئے جو همارے رابطه کے مرکز عام تک پهنچا هوا تها -

# عائشه بیگم صاحبه کا " اعجاز نما چاول "
# بالکل ۰۰۰ ھوگیا ھے

۱۲ مارچ سنه ۱۹۱۳ع تک درخواست بهیجنے والے اصحاب کو جناب عائشه بیگم صاحبه اپني عزیزه الف خاتون سلمہا کي صحت کي خوشي میں اپنا ایجاد کرده حیرت انگیز تحفه " اعجاز نما چاول " جسپر پوري قل هو الله شریف مع خریدار کے نام کے نہایت خوشخط تحریر فرماتي هیں بجاے اصلي قیمت گیاره روپے پانچ آنه کے بالکل مفت تقسیم فرما رهي هیں ' اور ساتهه هی اوسکے ایک چاندیکي قیمتي ڈبیه جسمیں چاول نہایت خوبي کے ساتهه رکها هوتا هے - اور ایک خوردبین جس سے ضعیف النظر اصحاب بهي ایک ایک حرف بآساني پڑه لیتے هیں - اور دو عدد ٹین کي منقش ڈبیاں وغیره بهي عنایت فرما دینگي - محض ان سب چیزونکي قیمت وه بهي نہایت رعایتي یعني صرف ایک روپیه پانچ آنه علاوه محصول ڈاک بذریعه وي - پي - طلب فرمارهي هیں - همارے خیال میں یه قیمت ان اشیاء کي بهي نہیں هے جو چاول مذکور کے همراه دے رهي هیں ' اسلئے هم ناظرین اخبار الهــلال کو بهي آگاه کرتے هیں تاکه وه بهي اس عظیم الشان رعایت سے مستفیض هوکر بیگم صاحبه کي اس تعجب خیز کمال کي داد دیں اور اونکي حوصله افزائي فرماویں -

بیگم صاحبه یه بهي وعده فرماتي هیں که اگر اعجاز نما چاول کسي صاحب کي ناپسند آوے اور کوئي حرف سورهٔ قل هو الله شریف کا معه خریدار کے نام کے پڑهنے میں نه آوے تو وه بغیر واپسي چاندي کي ڈبیه وغیره کے اپني یه معمولي قیمت ایک روپیه پانچ آنه بهي ایک هفته کے اندر واپس منگا سکتے هیں - اور ایک خاص رعایت یه بهي کیگئي هے که نصف درجن کے خریدار کے لیے محصولڈاک معاف کردیا هے ' اور ایک درجن کے خریدار سے مبلغ ۱۵ روپیه معه محصولڈاک لیے جاوینگے - مزید صداقت کیلئے ایک مشهور اخبار زمیندار کے ریویو کي نقل بهي ذیل میں درج کي جاتي هے -

نقل ریویو روزانه زمیندار لاهور

اول میں گذشتهٔ و موجوده صناعان هندوستان کا تذکره کرتے هوے اور اونکے کمالات سے عائشه بیگم صاحبه کے کمال کو ترجیح دیتے هوے رقم طراز هے که عائشه بیگم صاحبه نے حال میں ایک چاول جسپر پوري سورهٔ اخلاص نہایت خوشخط حروف میں لکهي هوئي هے همارے پاس ریویو کي غرض سے روانه کیا هے اگر کسي کي قدرتي بینائي علي حاله هو تو وه خالي آنکهه سے ایک ایک حرف پڑهنے پر بخوبي قادر هو سکتا هے - ضعیف النظر اصحاب خورد بین کي مدد سے ایک ایک حرف بلکه ایک ایک لفظ صفائي کے ساتهه دیکهه لیتے هیں - عائشه بیگم صاحبه کا کمال تعریف و قدرداني کا مستحق هے اوسکي اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه هے -

اخبار وطن کے اڈیٹر صاحب اپنے ریویو میں چاول کي کمال تعریف کرتے هوے فرماتے هیں که اسکي قیمت معه ڈبیه وغیره کے گیاره روپیه ۵ آنه کچهه بهي نہیں هے -

( نوٹ ) پته نوٹ کر لیجیے اور ۱۲ تاریخ ماه مارچ تک طلب فرمالیجیے اسکے بعد اصلي قیمت ۱۱ روپیه ۵ آنه لیجائیگي -

ملنے کا پته - عائشه بیگم صاحبه قاضي اسٹریٹ امروهه ضلع مراداباد

# شایقین زبان فارسي کو مــژده

کتاب مسٹر مورگان دگن شوسٹر امریکاے سابق خزانه دار ایران موسوم به ( آسٹر انگلنگ آف پرشیا ) کا عمده با محاوره فارسي جدید ترجمه آقا سید ابوالحسن صاحب طهراني نے کیا اور ( اختناق ایران ) اوس کا نام رکها یه کتاب اس زمانه کي نہایت صحیح تاریخ هے اور آج کل کے عمده محاوروں سے آراسته جسکي لطافت زبان دیکهنے سے تعلق رکهتي هے اززوے عبارت و انشا یه کتاب ( انوار سهیلي اور ابو الفضل ) کے هم پایه هے اُن لوگوں کے لیے جو تکمیل زبان فارسي کے طالب اور اس کے رسمي یعنے ( افیشل ) و معمولي محاورات کے خواهشمند هوں اس سے بهترذریعه ملنا دشوار هے ' جو شخص اس کو مطالعه کرے اوس کو حالت ایران سے ایسي واقفیت حاصل هوجاتي هے جیسے ایران کي کل سیاحت کرلي' اور ایرانیوں کے صبر و استقلال کي تصویر پیش نظر هوجاتي هے - ترجمه دوجلدوں میں مکمل هوگا ان دونوں جلدوں کي قیمت مع ستر صفحــه تصویر کے صرف دس روپیه اور بلا تصویر چهه روپیه ۸ - آنه اگر غیر مجلــد بلا تصویر مطلوب هو تو پانچ روپیه قیمت پر مل سکتي هے هر صورت میں محصول ڈاک ذمه خریـدار هوگا - یه قیمتیں ان لوگوں کے لیے هیں جو سال حال ربیع الثاني کے آخر تک درخواست خریداري ارسال کریں بعد انقضاے مدت مذکوره حسب مناسب قیمت میں اضافه کیا جائیگا -

( پتــه ) آقا سید ابوالحسن طهراني معلـم فارسي نظـام کالج حیدر آباد دکن المشتهـر - حاجي فتح الله مفتـون یزدي مدرس فارسي گورنمنٹ هائي اسکول چادرگهاٹ سرکار عالي

# زنــده دل نوجوانــان ملــک کا ایک ماهــوار رسالــه ظـریف

اغراض و مقاصد

( ۱ ) زنده دلي و ظرافت کي روح پهونکنا -
( ۲ ) سنجیده مهذب مذاق فراهم کرنا -
( ۳ ) مشرقي دماغ کو مغربي مذاق سے آشنا کرانا -
( ۴ ) ادبي - مذاق کو نشر و نما دینا -
( ۵ ) اخــلاقي و روحاني سبق سکهانا -

چنده سالانه

رؤسا سے ۵ روپیه امراء سے ۳ روپیه عام شایقین ۱ روپیه ۱۲ آنه

# تعلیــــم نسواں کے متعلـــق

هندوستان کے مشهور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو باره صفحه پر طبع هوا هے صرف دو پیسے کا ٹکٹ بهیجنے پر اُس کے دو نسخے روانه هو سکتے هیں -

# الهـلال کـي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهـلال پہلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

# اخوان الصفا

## دار المصنفین

دو یار زیرک و ، از بادۂ کہن دومنی
فراغتی ، و کتابی ، وگوشۂ چمنی
من ایں مقام بدنیاؤ عاقبت نه دهم
اگر چه در پیم اُفتند خلق انجمنی !
( لسان الغیب )

ذیل میں شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي ایک تحریر درج کي جاتي هے -

جو تجویز پیش کي گئي هے وہ برسوں سے پیش نظر هے - بارها اس بارے میں مشورے هوے اور نقش امید کے بہت سے خاکے بناے گئے :

یک " کاشکے " بود که بصد جا نوشته ایم !!

مولانا کا خیال تھا که دار العلوم ندوہ کے ساتھه ایک مخصوص عمارت اُن مہاجرین علم کي بھي هوگي جو علم و پرستاري علم کي خاطر اپنے تئیں عام زندگي سے الگ کر لینگے - اور اسکا انتظام کچھه مشکل نه تھا - لیکن اب تو خود دار العلوم ندوہ هي کا قیام مشکل هوگیا هے :

او خویشتن گم ست کرا رهبري کند ؟

في الحقیقة یه ایک نہایت هي اهم تجویز هے جو اگر پوري هوگئي تو موجودہ سنین عمل کا ایک عظیم الشان کام هوگا - یه بڑي هي غم کرنے کي بات هے که هم میں بہت سے کثیر المصارف کام هورهے هیں اور بڑي بڑي عمارتیں کھڑي کردي گئي هیں ، مگر ابتک تمام قوم ایک چھوٹا سا جھونپڑا بھي ایسا نه بنا سکي جو علم اور مشاغل علمیه کیلیے مخصوص هو اور جہاں عشاق علم و شیفتگان فن جمع هوکر شب و روز تحقیق و مطالعه اور تصنیف و تالیف پر مشغول رهتے هوں :

فراغتی و کتابی و گوشۂ چمنی !

بڑي مصیبت یه هے که جسقدر قابلیتیں موجود هیں ، فقدان اسباب و صحبت کي وجه سے ضائع جارهي هیں ، اور نئي قابلیت پیدا نہیں هوتي - علم کیلیے پہلي چیز صحبت و اجتماع هے -

چوتھي صدي هجري میں متوکل عباسي کي بد مذاقي اور تشدد و تعصب نے علماے بغداد کو ترک وطن پر مجبور کیا - مورخین نے اس عہد کو " هجرت علم " کے لقب سے یاد کیا هے که مشرق سے تمام اهل علم مغرب ( اندلس و افریقه ) کي طرف چلے گئے - اسي زمانے میں بعض علما و حکما کي ایک خفیه مجلس اس غرض سے قائم هوئي تھي که علوم حکمیه و الهیه میں ایسے رسائل مدون کر دیے جائیں ، جنکي وجه سے وہ علوم محفوظ رهیں - " اخوان الصفا " اس مجلس کا نام تھا ، اور اسکے رسالے موجود هیں -

آج بھي ضرورت هے که ایک مجلس " اخوان الصفا " قائم هو - همارے سر زمین سے علم هجرت کرچکا هے - اب دوبارہ اُسے دعوة دیکر بلانا چاهیے :

هزار بار برو صد هزار بار بیا !

پچھلے دنوں کسي ایسي صحبت کا خیال هوا تھا اور اسي لیے " اخوان الصفا " لکھوا کر اسکا بلاک بھي بنا لیا تھا - جناب مولانا کي تجویز اسي کے ذیل میں شائع کر دیتا هوں - اگر قابل اطمینان صورت اختیار کرلے تو میں اپنا پرائیوٹ کتب خانه جسمیں تقریباً اکثر علوم اسلامیه و عربیه کا ذخیرہ هے اور جسکي قیمت سات آٹھه هزار روپیه سے کسي طرح کم نهوگي ، دار المصنفین کیلیے وقف کر دینے کیلیے طیار هوں -

تقریباً هر ماہ اسمیں کتابوں کا اضافه هوتا رهتا هے -

پانچ سو روپیه کا ایک نیا ذخیرہ مطبوعات یورپ کا عنقریب پہنچنے والا هے - اس طرح ممکن هے که پیشکش کے وقت اُسکي حیثیت موجودہ حالت سے المضاعف هو -

افسوس کے نقد اعانة سے مجبور هوں ورنه مولانا کا اتباع کرتا -

## ایک اهم تجویز



خدا کا شکر هے که ملک میں تصنیف و تالیف کا مذاق پھیلتا جاتا هے اور قابل قدر ارباب قلم پیدا هوتے جاتے هیں ، لیکن با ایں همه اس گروہ میں زیادہ تعداد ان لوگوں کي هے جنکو مصنف کے بجاے مضمون نگار یا انشا پرداز کہنا زیادہ موزوں هوگا ، کیونکه ان کي مستقل تصنیفیں نہیں هیں ، بلکه معمولي رسالے یا مضامین هیں -

اسکي وجه یه نہیں هے که ان کو اعلی درجه کي تصنیف کي قابلیت نہیں ، بلکه اصل وجه یه هے که اعلی درجه کي تصنیف کے لیے جو سامان درکار هے وہ مهیا نہیں هے - ان میں سے اکثر کے پاس کتابوں کا ذخیرہ نہیں ، جو انتخاب اور استنباط و اقتباس کے کام آے - اتفاق سے اگر کوئي مقامي کتب خانه موجود هے تو دل جمعي کے اسباب نہیں که اطمینان سے چند روز وهاں رهکر کتابونکا مطالعه اور اس سے استفادہ اور نقل و انتخاب کرسکیں - ان باتونکے ساتھه کوئي علمي مجمع بھي نہیں که ایک دوسرے سے مشورہ اور مبادله خیالات هوسکے -

ان مشکلات کے حل اور تصنیف و تالیف کي ترقي کے لیے ضرور هے که ایک وسیع دار التصنیف اصول ذیل کے موافق قایم کیا جاے :

( ۱ ) ایک عمدہ عمارت " دار التصنیف " کے نام سے قایم کي جاے جسمیں ایک وسیع هال کتبخانه کے لیے هو اور جسکے حوالي میں ان لوگوں کے قیام کے لیے کمرے هوں جو یہاں رہ کر کتبخانه سے فائدہ اُٹھانا اور تصنیف و تالیف میں مشغول رهنا چاهتے هوں -

( ۲ ) یه کمرے خوبصورت اور خوش وضع هوں ، اور اُن مشہور مصنفین کے نام سے موسوم هوں جو تصنیف کي کسي خاص شاخ کي موجد اور باني فن هیں -

( ۳ ) ایک عمدہ کتب خانه فراهم کیا جاے جس میں کثرت تعداد هي پر نظر نهو بلکه یه امر بھي ملحوظ رهے که جس فن کي کتاب هو ، نادر اور کامیاب هو -

( ۴ ) تصنیفي وظایف قائم کیے جائیں اور وظیفه عطا کنندہ کے نام سے موسوم کیا جاے ، یہ وظایف یا ماهوار هونگے یا کسي تصنیف و تالیف کے صله کے طور پر دیے جائینگے -

( ۵ ) جو لوگ کم از کم پانسو روپیه یکمشت عطا فرمائینگے ان کے نام اس عمارت پر کندہ کیے جائینگے - میں یه تجویز بالکل ایک سرسري صورت میں پیش کرتا هوں ، اور چاهتا هوں که سردست محض ایک خاکه کے طور پر اسکي بنیاد قائم هو جاے جو رفته رفته خود بخود وسعت حاصل کرتي جائیگي - اس بات کا مجھکو اطمینان هے که ریاست هاے اسلامي سے اس کے لیے ماهواریں مقرر هوسکینگي - سردست هم کو صرف دس هزار روپیه درکار هے جس سے ایک مختصر تعمیر کي بنیاد ڈال دي جاے - اصلي فنڈ کیلیے پچاس هزار روپیه کا تخمینه کیا گیا هے -

( ۶ ) دس هزار کي رقم میں ، میں سردست ایک هزار روپیه اپنا پیش کرتا هوں - اور میں اسبات کا بھي مستدعي هوں که جن بزرگوں کو میري تجویز سے دلچسپي هو مجھه سے خط و کتابت فرمائیں ، اور مناسب مشورہ سے میري همت افزائي کریں - نیز ایڈیٹران همدرد ، وطن ، پیسه اخبار ، مشرق ، البشیر ، وکیل ، وغیرہ سے درخواست هے که اس تجویز کو اپنے اپنے اخبارون میں شائع فرمادیں -

( شبلي نعماني - لکھنؤ )

## شمس العلما ڈاکٹر سيد علي صاحب بلگرامي ايم - اے - دي ليٹ بيرسٹـر ايٹ لا کي

# ميـڈيکل جيـورس پـروڈنس

يعني طب متعلقہ مقدمات عدالت پـر

**حکيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اے - ايس - ايف آر - ايچ - ايس - کا ريويو**

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے يہ بتا دينا مناسب معلوم هوتا هے کہ ميڈيکل جيورس پروڈنس کيا چيز هے - کتاب کے شروع ميں فاضل مصنف نے رجہ تاليف بيان کرتے هوے ميڈيکل جيورس پروڈنس کے معني ان الفاظ ميں بيان کيے هيں :—

" ميڈيکل جيورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس ميں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هيں جو عدالتي انصاف سے متعلق هيں ' اور نيز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هيں غرض مختصر طور پر يہ کہا جاسکتا هے کہ ميڈيکل جيورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذريعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کيا جاتا هے -

ميڈيکل جيورس پروڈنس ميں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار ميں لاحق هوتي هے جيسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا با لجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغيرہ کے مقدمات هيں - ان کے متعلق طبي تحقيقات و شهادت کا هونا ان تمام آدميوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار ميں شريک هيں - مثلاً :

حکام عدالت - عهدہ داران پوليس - وکلاء پيروکار وغيرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفيت نہ هو تو اس کا نتيجہ يہ هوتا هے کہ کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کرديا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکيل يا پيروکار ان امور کا ماهر نهيں هے تو شهادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بيان هوتے هيں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهيں کرسکتا اور اس امر سے هميشہ مقدمات کے خراب هوجانيکا انديشہ لگا رهتا هے ميڈيکل جيورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکہ ان سے واقعات کو ترتيب دينے اور پھر ان سے ايسے صحيح نتائج استخراج کرنے کي قابليت پيدا هوجاتي هے جنپر

عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل ميں ڈاکٹر پياٹبرک هير ايم - ڈي - ايف - آر - سي - ايس نے ملکر انگريزي ميں تصنيف کيا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو ميں ترجمہ کيا اور اصل کتاب پر بهت کار آمد اضافے اور مفيد حواشي زيادہ کردیے هيں ' جسکي رجہ سے اس کتاب نے ايک مستقل تصنيف کي صورت اختيار کرلي هے -

اس کتاب ميں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هيں جو فوجداري مقدمات ميں هميشہ در پيش رهتے هيں مثلاً

مقـدمات قـتـل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابـدهي ( ۳ ) شهادت قرينہ ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پھانسي يا گـلا گھوٹنا وغيرہ -

عـورتـوں کے مـتـعـلـق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچہ کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -

( ۱ ) معدني سميات ( ۲ ) فلزي سميات ( ۳ ) نباتي سميات ( ۴ ) حيواني سميات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هيں ان کا بيان -

امـور مختلفـہ کے متعلـق

( ۱ ) زندگي کا بيمہ ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغيرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج هيں جن کي رجہ سے هر مسئلہ کے سمجھنے ميں بيحد سهولت پيدا هوگئي هے ' اور ساتھہ هي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا هے کہ ايسي حالتوں ميں عدالت نے کيا کيا فيصلے صادر کيے هيں -

اس کتاب کے ديکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلى علمي قابليت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بيان کيا هے کہ وہ نهايت آساني سے بلا کسي مزيد غور و فکر کے هر انسان کي سمجھہ ميں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ايسے موقع پر چسپاں هيں کہ بغير کسي ڈکشنري يا ريفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشين هو جاتے هيں -

مدت هوئي کہ اردو ميں ايک چھوٹي سي ميڈيکل جيورس پروڈنس شائع هوئي تھي ' جو نهايت نا مکمل اور ناقص تھي اور ايک ايسي کتاب کي شديد ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے کہ يہ کمي پوري هوگئي اور ايسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابليت اور همہ داني کے اعتبار سے تمام هندوستان ميں اپنا نظير نهيں رکھتا -

اميد هے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار ميں چراغ هدايت اور خضر رهنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کريں گے - يہ کتاب نهايت اعلى اهتمام کے ساتھہ مطبع مفيد عام آگرہ ميں چھپي هے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هيں - اس کي قيمت سابق ميں ۶ روپيہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تين روپيہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفيہ حيدر اباد دکن سے مل سکتي هے -

# مـولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو ناياب کتـابيں

( از مـولانا شبلـي نعمـاني )

مولانا غلام علي آزاد أن وسيع النظر محققين ميں سے هيں کہ ان کے هاتھہ کي دو سطريں هات آجاتي هيں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے هيں کہ ذخيرہ معلومات ميں قابل قدر اضافہ هوگيا - اهل ملک کي خوش قسمتي هے کہ مولوي عبد الله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفيہ حيدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنيفات سے دو نهايت اعلى درجہ کي تصنيفيں آج کل شائع هوئي هيں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرين کا تذکرہ هے - يہ تذکرہ جامعيت حالات کے ساتھہ يہ خصوصيت بھي رکھتا هے کہ اس ميں جو انتخابي اشعار هيں ' اعلى درجہ کے هيں ' ورنہ آزاد کے متعلق يہ عام شکايت هے کہ ان کا مذاق شاعري صحيح نهيں اور خزانہ عامرہ اور يد بيضا ميں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کيا هے - اکثر ادنى درجہ کے اشعار هيں -

مآثر الکرام ميں أن حضرات صوفيہ کے حالات هيں جو ابتداے عهد اسلام سے اخير زمانۂ مصنف تک هندوستان ميں پيدا هوے -

دونوں کتابوں ميں عام حالات کے ذيل ميں ايسے مفيد اور نادر معلومات هيں جو هـزاروں اوراق کے الٹنے سے بھي هات نهيں آسکتيں - ميں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں کہ علالت اور ضعف کي رجہ سے ان کي نادر تصانيف کے ريويو کا حق ادا نہ کرسکا ' ار صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - ليکن مجھے اميد هے کہ شائقين فن ' شوق خريداري کا ثبوت ديکر أن کي روح سے شرمندہ نہ هونگے - قيمت هر دو حصہ حسب ذيل رکھي گئي هے :—

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات قيمت ۲ روپيہ علاوہ محصولڈاک
سـرو آزاد ۴۲۲ صفحات قيمت ۳ روپيہ علاوہ محصولڈاک
ملنے کا پتہ يہ :—
عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفيہ حيدر اباد دکن -

# حُسنِ قبول

## وہ پھول چنے ہیں جو گلستان میں نہیں ہیں

کسی شے کی قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں۔ اور دیکھیے گویا قبول عام ہوئی۔ اب رہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا ہے اسکی شناخت یہ ہے کہ اس شے کے معترف مستند طبیب۔ مشاہیر اور اڈیٹران اخبارات ہوں۔ پس جب یہ باہمہ و بیہمہ یعنی انجمن انفراد مختلف ایک شے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو۔ ایسی شے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے سمجھی جائیگی مندرجہ بالا عبارت کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ دی نہیں ہ۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق سے ثابت کیا جاسکتا ہی +

## چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

جناب نواب **وقار الملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بہت بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہوئے اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں"

جناب آنریبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ "تاج روغن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے اسکو درحقیقت بہتر خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا۔ میں اسکے استعمال کی سفارش کرونگا۔"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین صاحب اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔ "زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں ان چیزوں کو خوشبو میں بسایا تو بڑی حکمت کی ہے۔ یہ ترکیب لائق تعریف ہے کیا یہی مشکل دلکش خوشبو ہے مسرت سے تیل پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیسں اچھا ہے + دوا بھی مست ہوئی ہے کہ تیل اچھا ہے"

## چند مشہور اطباء کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچاتے اور اسے تقویت دینے میں اچھا فائدہ رکھتا ہے۔ اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج ہیر آئل کے شورم اور کارخانہ کو بھی دیکھا ہے۔"

جناب حکیم حافظ **محمد عبد الولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مدرسہ طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔ "تاج ہیر آئل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہی۔ یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے۔"

## چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

**الہلال کلکتہ**۔ جلد ۲ نمبر ۱۹ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو شیشی کی اپنے حال پر شاہد ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام پھولوں کے تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے۔"

**روزانہ زمیندار لاہور**۔ جلد ۳۔ نمبر ۹۰۰۔ ۳۰ اپریل ۱۹۱۳ء "حاذق الملک حکیم خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز میں طب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہئے کہ تاج مینوفیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے مفید کام کیا ہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں۔"

**تاج روغن بادام و بنفشہ** فی شیشی عہ/ **تاج روغن زیتون و یاسمن** فی شیشی عہ/ **تاج روغن آملہ و بنولہ** فی شیشی ۱۲ ار

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو ۵ فی شیشی کارخانہ کو فرمایش لکھنے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں میں پہنچتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب گذارش بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت

**تھوڑے مقامات ہیں جہاں ایجنٹوں کی ضرورت ہے**

المشتہر

**منیجر دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر)**

## مشاهير اسلام رعايتي قيمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۲ ) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۳ ) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۴ ) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۵ ) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۶ ) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۷ ) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۸ ) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۱۲ ] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الف‌ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۴ ) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۵ ) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۱۶ ) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه ( ۱۷ ) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ( ۱۸ ) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۰ ) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۲ ) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه ( ۲۳ ) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۲۴ ) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۷ ] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۸ ] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۰ ] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۱ ] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [ ۳۶ ] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه ( ۳۸ ) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ( ۳۹ ) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - ( ۴۰ ) ياد رفتگان پنجاب کے اولياے كرام کے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه ( ۴۱ ) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [ ۴۴ ] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [ ۴۵ ] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [ ۴۶ ] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [ ۴۷ ] رموز الاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حكيموں کے بانصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات کے جو كئي سال كي محنت کے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [ ۴۸ ] الجريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۴۹ ] صابون سازي كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -( ۵۰ ) انگلش ٹيچر بغير مدد أستاد کے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه ( ۵۱ ) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جستہ بنانے کے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے کا پته — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

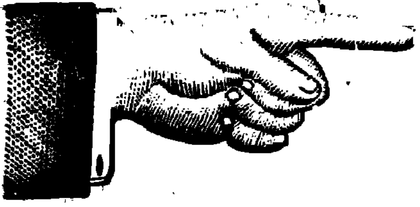
## هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سر پرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں ( جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں ) حاذق الملک کے خانداني مجربات ( جو صرف اس كارخانه سے مل سكتے هيں ) عالي شان كار و بار ' صفائي ' ستهرا پن ان تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے

فهرست ادويه مفت ( خط كا پته )

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي



## درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -



یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا ' پوٹاسیم ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هی بات نہیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ٥ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے ایسے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشی ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

## مسیح انٹی ملریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجا یا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتی هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

ال ۲۵ ... ر ...

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ ۲۲۰ و ۷۳

کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

## اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت
## ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظرسے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

**منیجر الهلال ۱-۷ مکلاؤڈ اسٹریٹ - کلکته -**

# جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگي

— * —

**اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو**

## ايک هـــزار روپيـــه نقد انعـــام

ايسي كار آمد ايسي دلفـــريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـــه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئيے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري ( كتبخانه ) كو مول لے ليا -

— * —

**هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه**

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـــروض - علـــم كيميا - علـــم بـــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حـــرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوســـرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آنكے عهد بعهد كے حالات سوانعمري و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' انكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره بهي - كهانه كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني و جسمي علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر' گائے بهينس' گهوڑا' گدها بهيڑ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دوركرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر ( جن سے هـــر شخص كو عموماً كام پـــڑتا هے ) ضابطه ديواني فوجداري ' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجستـــري استامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـــک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں اُردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كرلو اور هر ايک ملـــک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـــر كے متعلق ايسي معلومات آجتـــک كهيں ديكهي نـــه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـــه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے اسكے بعد ملـــک برهما كا سفر اور اُس ملـــک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان ( روبي واقع ملک برهما ) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـــرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـــر كا بالتشريح بيان ملـــک انگليند - فرانس - امريكه - روم - مصـــر - افـــريقه - جاپان - استريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دخاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـــر كا مجمل احوال كرايه وغيـــره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه ) طرز تحرير ايسي دلاويزكه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

## بغير مدد اُستاد انگريزي سهكلانيوالي كتاب

### حجم ۲۷۵ صفحے

**ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے**

ويسے تو آجكل بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهيـــنے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هر زبان محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليںگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

## تصوير دار گهڑي

**گارنـــٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے**

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

## آٹهه روزه واچ

**گارنـــٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه**

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط اور پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے نه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتياں اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـــڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهـــتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

## بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كار آمد' ابهي ولايت سے بنـــكر همارے يهاں آئي هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ راتكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطريسے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے اُٹهنا پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منـــگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت معه محصول صرف دو روپے -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑيونـــكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنـــما مل سكتي هيں - اپنا پتـــه صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منـــگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منـــگوا ليـــے -

**تمام كتب كے ملنے كا پته - منيجر كارخانه چندر گپت اوشدهاليه نمبر ۵۱۳ - توهانه**

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.
~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~~

ولا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
(القرآن الحکیم)

# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

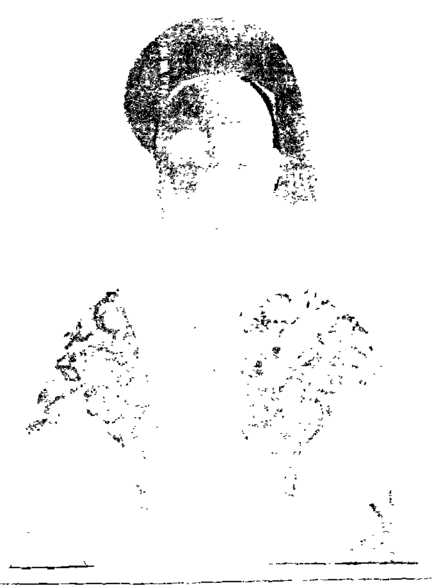
Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
[illegible] - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۷ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.



قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

## ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ ترجمه از انگریزي ]

مسٹر اي - سي - مٹر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج هوگلي و هوڑہ

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [ نمبر ۱ - ۱۵ ربن اسٹریٹ کلکته ] سے جو عینکین خریدي هیں ' وہ تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرتے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه همارے تجربه کار ڈاکٹروں کي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتھر کي عینک کے - ۸ روپیه سے ۱۲ روپیه تک محصول ۲ آنه -

نمبر ۱۵/۱ ربن اسٹریت ڈاکخانه ویلسلی - کلکته

## اهل قلم کو مژدہ

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں؟ اگر منظور هو تو شرائط و کمیشن بذریعه خط و کتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریت - رنگون

The Universal Book Agency,

32 Brooking Street

Rangoon

مکمل فہرست مفت طلب فرماوین

شال | لوئیان
چادرین | گلوبند
تافتہ | ٹوپیان
الوان | ریشمی تھان
دُھسّہ | پوستین
قلمی رجات | نمدے
اونی رجات | گھبے
ابریشمی | نقاشی

دی کشمیر کواپریٹو سوسائٹی

سری نگر کشمیر

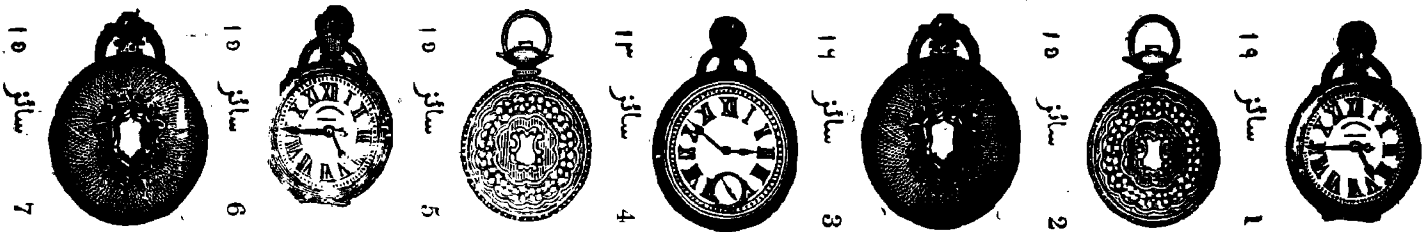
مشک نافہ | زعفران | جدوار | میرہ | سلاجیت | زیرہ

## بالکل مفت

مولوي ظفر علي خاں ایڈیٹر اخبار "زمیندار" کي سوانح عمري معه کیلنڈر سنه ۱۹۱۴ع کا صرف دو پیسه کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانه کررهے هیں - ذیل کے پته پر جلد درخواست کیجیے -

منیجر میو چوئل ٹریڈنگ ایجنسی

موچی دروازہ لاهور



1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول دو روپیه آٹھ آنه

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول پانچ روپیه

3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نهایت مضبوط هر جرزونپر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول بارہ روپیه

4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتھ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معه تسمه گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول چھه روپیه

5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول سات روپیه

6 — پیٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بهت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول تین روپیه آٹھ آنه

7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قیمت معه محصول پندرہ روپیه

نوٹ خدا کا شکر هے که جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتهار سے گھڑیاں منگائے هیں آجتک کسي نے شکایت نهیں کي

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co. No. 5/1 Wellesley Street, P. O. Dharamtollah, Calcutta.





تم سوتے سوتے أٹھے تو دیکھو ! تمہارے لیے بھي پیہم آزمایشیں شروع هوگئیں - سب سے پہلے طرابلس کا واقعہ آیا - پھر جنگ بلقان شروع هوگئي - اسکے بعد کانپور کا ورق خونیں آلٹا اور مسجد مقدس مچھلي بازار کا حادثہ پیش آیا - اسمیں في الحقیقت مدعیان میت کیلیے بڑي هي آزمایش تهي - تم ان سب سے کسي نہ کسي طرح گذر گئے - اب تم نے چاها تها کہ کچھہ دیر کیلیے سستالیں :

یعني آگے بڑھیں گے دم لیکر

لیکن آزمایش کا ایک نیا سلسلہ شروع هوگیا - شاید اس موسم میں تیز و تند هوائیں زیادہ چلیں اور آندھیوں اور طوفانوں کا بھي بہت زیادہ زور هو - اس سلسلے کي سب سے پہلي صداے همت آزما " زمیندار پریس " لاهور کا واقعہ ہے -

فهل من مجیب ؟

" زمیندار پریس " کے واقعہ کو اسکي اصلي روشني میں دیکھنا چاهیے - وہ نہ تو زمیندار نامي ایک اخبار کا مسئلہ ہے اور نہ هي کسي فرد واحد کا - بلکہ اصولاً قانون کے بیجا استعمال اور جبر و تشدد کے ذریعہ موجودہ تحریک کے مقابلہ کا سوال ہے - فرض کرو کہ یہ سلوک زمیندار کے سوا کسي دوسرے اخبار کے ساتھہ کیا جاتا - جب بھي مسئلہ کي صورت بعینہ رهي هوتي جو اب ہے - البتہ زمیندار کي مخصوص حالت نے واقعہ کو زیادہ اهم اور موثر بنا دیا ہے -

میں یہ نہیں جانتا کہ کل کو کیا هوگا مگر بتلا سکتا هوں کہ کام کرنے والوں کیلیے ترتیب عمل کیا هوني چاهیے ؟

( ۱ ) یہ مسئلہ در اصل پریس ایکٹ کا مسئلہ ہے اور جب تک حاتم طائي کے قصہ کا دیو زندہ ہے ' اس وقت تک جنگل کے هر مسافر کو هلاکت کیلیے آمادہ رهنا پڑیگا - پس پریس ایکٹ کے متعلق آخري مرتبہ ایک متحدہ جد و جہد کي ضرورت ہے - یہاں بھي اور انگلستان میں بھي جلسے هونے چاهئیں - قانوني پہلو سے بکثرت بحث کرني چاهیے - یکے بعد دیگرے باوجود ناکامي ' کونسل میں باشکال مختلفہ اسي سوال کو چھیڑتے رهنا چاهیے - ایک مرکزي انجمن هوني چاهیے - اور آیندہ موسم قابل و کارکن آدمیوں کو انگلستان میں بسر کرنا چاهیے -

( ۲ ) زمیندار کو بهر حال بہت جلد دوبارہ جاري کرنا چاهیے ' خواہ کل کو وہ پھر بند هي کیوں نہ کردیا جاے - زندہ آدمي ٹھوکر کھاکر گرتا ہے مگر پھر اٹھتا ہے - دس مرتبہ گریگا تو دس مرتبہ اٹھے گا بھي - لیکن کسي لاش کو اٹھا کر کھڑا بھي کردو ' جب بھي کھڑي نہ رهسکیگي -

قومي جد و جہد حیات کي بعینہ یہي مثال ہے -

( ۳ ) بہتر تها کہ اسکے لیے چندہ نہوتا بلکہ ایک کمپني قائم کي جاتي ' لیکن چندہ هورها ہے اور اسکي تکمیل میں تاخیر نہیں کرني چاهیے ' تاکہ جہاں تک جلد هوسکے ' زمیندار جاري هو جاے - یہ زمیندار نامي ایک اخبار کا سوال نہیں ہے بلکہ اسکا کہ مسلمان جو چاهتے هیں اسکے لیے کچھہ نہ کچھہ انتظام کر بھي سکتے هیں یا نہیں ؟

امر اول کے متعلق کوششیں هورهي هیں مگر اصل کام باقي ہے - میں نے پچھلے دنوں پریس ایسوسي ایشن کي تحریک کي تهي - وہ قائم بھي هوگئي لیکن اس وقت تک اپني مجوزہ کانفرنس منعقد نہ کرسکي - اب معلوم هوا ہے کہ پوري قوت اور جمع اسباب کے ساتھہ کام شروع هونے والا ہے - افسوس کہ میں تعداد امور و اشغال کا مقابلہ کرتے کرتے تھک گیا هوں اور اب صرف ایک هي کا هوکر رهسکتا هوں -

امر دوم یعنے اجراء زمیندار کے لیے بھي کوشش هو رهي ہے - لاهور میں جو نیا ڈکلیریشن دیا گیا تها ' اسپر دو هزار روپیہ کي ضمانت طلب هوئي ہے -

دهلي میں ایک جلسہ هوا اور پانچ هزار تک زر اعانہ کي فراهمي کا وعدہ کیا جارها ہے -

اس وقت دو قوتیں باهم دگر مقابل هیں - ایک زمیندار کو بند کرچکي ہے ' دوسري دوبارہ جاري کرنا چاهتي ہے - پہلي کے پاس قوت ہے دوسري کے پاس حق - دیکھنا یہ ہے کہ دونوں میں کون کامیاب هوتا ہے ؟ واللہ یوید بنصرہ من یشاء - ان في ذلک لایات لقوم یومنون -

## طلب اعـــانت

مسلمانان عالي همم سے

مسلمانان صوبۂ بنگال و دیگر حصص هند کو غالباً اس بات کي خبر بذریعہ اخبارات ملچکي هوگي کہ مسلمانان موضع برهروا علاقہ سب ڈیویزن سیتا مڑھي ضلع مظفر پور میں قریب دس برس کے زمانے سے اپنے یہاں کے هندوں کے ظلم و تعدي سے سختیاں جھیل رهے هیں - فوجداري خون کے مقدمہ میں سزایابي کے بعد جو هائیکورٹ سے خلاف مسلمانوں کے فیصل هوا ' اب دیواني مقدمہ کے مظلمہ میں گرفتار هیں ' جو بصیغہ اپیل اسوقت هائیکورٹ کلکتہ میں زیر تجویز ہے - یہ مقدمہ صرف واسطے استقرار حق قرباني کے مسلمانوں نے منصفي سیتا مڑھي میں دایر کیا تها ' جہاں سے خلاف انکے فیصل هوا ' مگر بر طبق اپیل ڈسٹرکٹ جج صاحب مظفرپور نے مسلمانوں کے حقوق قرباني کي نسبت ڈگري دیدي ہے - اب هندؤں نے اپیل هائیکورٹ کلکتہ میں دایر کي ہے - اسمیں صرفہ کثیر کي ضرورت ہے جسکا انجام بغیر امداد اهل اسلام هونا غیر ممکن ہے ' اسلیے محض اللہ کے واسطے آپلوگوں کي خدمت میں عرض ہے کہ جس سے جو کچھہ هوسکے حضرات ذیل کے پاس عنایت فرما کر عند اللہ ماجور هوں - وما علینا الا البلاغ -

اسماء گرامي ان حضرات جنکے پاس زر چندہ عنایت فرمایا جاے :

جناب مولانا حافظ محمد عبد العزیز صاحب محدث - رحیم آباد ڈاکخانہ ڈاجپور ضلع دربھنگہ -

جناب مولانا ضیاء الرحمن صاحب امام مسجد نمبر ۲ رٹو سرکار لین کولھو ٹولہ کلکتہ -

جناب مولوي عبد اللہ تاجر چرم - راجوپٹي - سیتا مڑھي - ضلع مظفرپور -

المشتہر

شیخ نبي بخش مختار سیتا مڑھي - ضلع مظفر پور

## اعلان

چونکہ ۲۴ جنوري کے شب کو بدمعاشوں نے آگ لگادي اسلیے دفتر پیسہ اخبار ان فرمایشوں کي تعمیل سے قدرتاً مجبور ہے جسکے لیے ۲۵ جنوري کا روز مقرر تها -

منیجر

خط وکتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

S. C. MITRA & Co.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے جسکے تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں جنکو دیکھ کر ہماری بنی ہوئی چیزیں کسی یورپ والے کی بنائی ہوئی نہیں

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا -

اگر آپ اپنا چاہتے ہیں تو اپنے یا اپنی کسی عزیز کی تصویر بلاک بنوا لیجئے کہ کسی مہری کے ساتھ بھیجدیں -

نمونہ اور نرخ کے لیے تمام درخواستیں منیجر کے نام آئیں اور براہ کرم الہلال کا حوالہ دیا جاے -

المشتہر اس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12, NARIKEL BAGAN LANE

CALCUTTA.

## ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

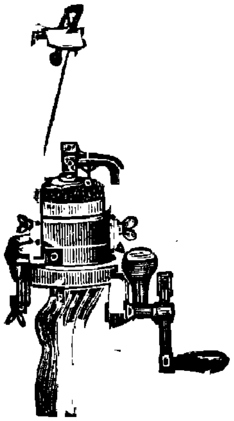
یعنے

## ال ہ لال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آڈرونکو سردست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

## ادرشہ نیٹنگ کمپنی



یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

( ۱ ) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ ( یعنے سپاری تراش ) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

( ۲ ) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

( ۳ ) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی درجنوں تیار کیا جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

( ۵ ) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری ( کلکتہ ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے ان چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

اي - گورونہ راؤ پلیڈر - ( بلاری ) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - ( ندیا ) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری نٹینگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

— :*: —

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے پرابلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنے

## ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

خريداري کے متعلق سلسله جنباني شروع هوئي - محمود پاشا وزير بحريه نے کارخانه آرمسٹرونگ کے وکيل سے اس جهاز کي خريداري کے متعلق باب عالي کا اراده ظاهر کيا ' اور يه فرمايش کي که يه معامله کارخانه اپني معرفت طے کرادے - چنانچه حکومت برازيل اور باب عالي ميں کارخانه ارمسٹرنگ کي معرفت گفتگو هونے لگي -

قريباً تمام امور طے هوگئے - باب عالي حکومت برازيل کي اس شرط کو بهي منظور کرنے کے ليے تيار تها که جهاز کي اصلي قيمت ميں سے دو مليين پونڈ اسکو اسوقت پيشگي ديديے جائيں - مگر با ايں همه يه معلوم هوتا تها که يه بيع الفاظ کي دنيا سے گذر کے واقعات کے عالم ميں آنے والے نهيں - کيونکه جس سلطنت نے اپنے ملازموں کي تنخواهيں قرض ليکے تقسيم کي هوں وه دو سو پونڈ پيشگي کهاں سے ديسکتي هے ؟ اور اسکي تو اميد کسے هوسکتي تهي که دولت عثمانيه کو جهاز کي خريداري کے ليے يورپ سے قرض مليگا - اسليے که مفاهمت ثلاثه کے سرمايه داروں سے قرض ملنے کي اميد خواب و خيال تهي - البته اتحاد ثلاثي کے سرمايه داروں سے اسکي توقع هوسکتي' تهي مگر يه نظر آتا تها که اگر ايسا هوا تو فوراً موتمرالسفرا منعقد جمع هوگي - اور ايم ساز انوف اور سر ايڈورڈ گرے اپني انتهائي قوت کے ساته اتحاد ثلاثي کے سفرا کو مجبور کرينگے که وه اس قرض کو رکواديں - ليکن اس خيال کے بالکل برعکس هوا ' دولت عثمانيه کو روپيه ملا اور وه بهي فرانس سے !

ترک اس جهاز کے ليے بيچين اور روپيه کے ليے کوشش کررهے تهے - انکے بعض وکلا پيرس گئے هوے تهے' اور سرمايه داروں سے گفتگو کر رهے تهے' مگر کاميابي نهيں هوتي تهي - اس ناکامي کے اسباب ميں اور امور کے علاوه انگلستان کي پس پرده درانـدازي کو بهي شريک سمجهنا چاهيے -

اسي اثناء ميں عثماني اوراق تحويلات ( بل آف ايکسچينج ) کا مسئله چهڑ گيا اور پيرس کے ايک بيريه نامي بنک نے ۲۷ دسمبر سنه ۱۳ ع کو دوملين پونڈ کے اوراق تحويلات خريد ليے -

دولت عثمانيه نے يه رقم فوراً کارخانه ارمسٹرونگ کي معرفت حکومت برازيل کو لندن ميں ديدي - اب دولت عثمانيه کو اسے صرف ايک ملين پونڈ اور دينا هے -

( طـول و عـرض و اسلحه وغيـره )

جهاز کا طول ۱۹۲ ميٹر اور ۹ سينٹيميٹر هے اور عرض ۲۷ ميٹر اور ايک سينٹيميٹر - ۸ ميٹـر اور ۲ سينٹيميٹـر پاني ميں غرق رهيگا - حجم ۲۸ هزار ٹن هے - اسکي طاقت ۳۲ هزار گهوڑوں کي هے - شرح رفتار في گهنٹه ۲۲ ميل هے -

ديواروں کے انـدروني حصه پر جو لوها چڑهايا جائيگا وه نهايت اعلى قسم کا فولاد هوگا ' جس کا حجم ۲۲۹ مليميٹر هوگا - جن کمروں ميں وزني توپيں رهينگي انکا لوها بعينه وهي هوگا ' جو ديواروں کا هوگا - جن کمروں ميں متوسط توپيں رهينگي انکے لوهے کا حجم ۱۵۲ مليميٹر هوگا - قائـد جس کمره ميں رهيگا اسکي اهميت اور شديد تحفظ کي ضرورت ظاهر هے - اسليے اسکے لوهے کا حجم ۳۰۵ مليميٹر هوگا - جهاز کے بيروني حصـه کے لوهے کا حجم سب سے زياده يعني ۴ سو مليميٹر هوگا -

اس جهاز کے اسلحه کے متعلق خـاص اعتناء و اهتـمام هے - اسميں ۲۴ توپيں هونگي ' جنميں سے ۱۴ توپيں ۵۰ و ۳۰ سينٹيميٹر ۱۰ توپيں ۱۵ سينٹيميٹر اور ۱۰ زود کار توپيں ۷۶ مليميٹر کے پيمانے کي هونگي -

( تـــاريخ تکميل )

قطعي طور پر تو يه نهيں کها جا سکتا که يه جهاز کب تک مکمل هوکے عثماني بيڑے ميں شامل هوجائيگا ' کيونکه حوادث و سوانح اور دول يورپ کي دراندازيوں کي کسکو خبر هے ؟ مگر بيعنامه کي رو سے اس جهاز کا تجربه مارچ ميں شروع هو جائيگا تاکه اپريل ميں جهاز بالکل مکمل هو جاے ' اور آغاز مئي ميں دولت عثمانيه کے حوالے کر ديا جاے -

( خريداري جهاز کا اثر )

اس دريڈ ناٹ کي خريداري سے يورپ ميں عموماً اور يونان ميں خصوصاً جو حيرت و استعجاب اور دهشت و اضطراب پيدا هوا وه خطره کے متعلق ترکوں اور اهل يورپ کے فرق نظر کي ايک واضح و سبق آموز مثال هے -

ترکوں کي حالت يه هے که وه مشکل سے مشکل خطرات کو نهايت حقارت و کم بيني کي نظر سے ديکهتے هيں ' اور اسوقت تک انکي پروا نهيں کرتے جب تک که انکا سيلاب سر سے نه گزرنے لگے - اسکے برخلاف يورپ کي حالت يه هے که اگر اسکے واهمه کي خلاقي سے بهي اسے کسي ادني سے ادني خطره کے آثار نظر آتے هيں ' تو وه اس طرح اسکے مقابله کے ليے مستعد هو جاتا هے که گويا وه ان خطرات ميں محصور هو گيا هے -

دولت عثمانيه نے جهاز ابهي صرف خريدا هے' اور بيعنامه کي رو سے مئي ميں اسکے عثماني بيڑے ميں شامل هونے کي توقع هے - کون جانتـا هے که فروري سے ليکے مئي تـک ميں کيا واقعات پيش آئيں ؟ خصوصاً دولت عثمانيه ميں ' جهاں کي سرزمين هر روز نئے حوادث و سوانح پيدا کرتي رهتي هے - مگر با ايں همه يورپ کے سياسي حلقوں ميں دهشت و اضطراب اور خوف و هراس چهايا هوا هے - انکو يه نظر آ رها هے که " سطح آب ايک ميدان کارزار هے جسميں عثماني بيڑا گرم جولاں هے ' اور انسانيت و امن کا خون کر رها هے " انکے دل ميں يه هول سمايا هے که دولت عثمانيه جزائر ايجين کے متعلق يورپ کے فيصله کو نا منظور کر ديگي ' اور قوت کي عدالت سے فيصله کرانے پر مصر هوگي - بلکه اغلباً اس جهاز پر غرور ميں اسقدر بڑهجائيگي که دريا کے علاوه خشکي ميں بهي هنگامه قتال و جدال گرم کريگي اور جزيره نماے بلقان پهر ايک بار ميدان جنـگ کي شکل ميں بدلجائيگا -

اس دريڈ ناٹ کي خريداري کي خبر نے يونان کي طمانيت و جمعيت خاطر پر ايک برق هلاکت گرادي هے - يوناني اخبارات خوف و هراس ' اضطـراب و پريشاني ' اور تنبه و اعتبـار کے لهجه ميں نهايت پرزور مضامين لکهرهے هيں' اور اس تازه تغيـر کے خطرناک و مهلک نتائج سے قوم کو آگاه کرکے يوناني بيڑے کي مزيـد تقويت کي ترغيب ديرهے هيں - ايمپروس يونان کا ايک مشهور و مقتدر اخبار هے وه اس عالم غيظ و غضب اور تنقيد و اعتراض ميں موسيو وينزلوس وزيراعظم يونان کو مخاطب کرکے لکهتا هے که " تم کهتے تهے که همارى بحري قوت دولت عثمانيه کي بحري قوت سے زياده هے اسليے ابهي مزيد اضافے کي ضرورت نهيں ' مگر درحقيقت تم نے هميں اور خود اپنے آپ کو دهوکے ميں رکها ' يهاں تک که اب يه طلسم فريب ٹوٹ گيا اور طرفة العين ميں بحري تفوق همارے هاته سے نکلکے ترکوں کے پاس چلا گيا ! همارے وزير اعظم صاحب کو اطمينان هے که انکے چهوٹے چهوٹے جهازوں سے انکا بحري تفوق هميشه قائم رهيگا - مگر وه براه مهرباني يه تو بتائيں که سلطنتوں کے بيڑوں ميں بڑے جهازوں کے مقابله ميں چهوٹے جهازوں کا پله کب بهاري رها هے ؟

# مذاكرهٔ علميه

## آثار عـــرب

( ۴ )

الغازي کو انهوں نے Alguozil کہا ( بعض لوگوں کا یه مسلـک هے که یه لفظ الوزیر سے ماخوذ هے ) اس دوسري صورت میں جیم کا اضافه کوئي تعجب انـگیز امر نهیں که وہ ان تمام عربی الفاظ کے ساتهه یهي کرتے هیں ' جو واو سے شروع هوتے هیں - چنانچه الوضو کو Algand اور وادي الکبیر کو Guadal Kivir -

علی هذا Alguazil سے فرانسیسوں نے ان مجرموں کي نـگراني کے لیے جمیں قید سخت کي سزا ملي هو Argausin بنا لیا -

اهل یورپ نے عربوں کو سبطانه استعمال کرتے دیکها - یه ایک آلـه هے جس سے گولي پهینکے پرنـدوں کو مارتے هیں - اسے اهل اسپـین نے کہا Cerbatana اور Sebratana اور اهل پرتـگال نے Sarabatana اور Saravatana کہا - رهے اطالي تو انهوں نے Cerbottana کہا اور فرانسیسیوں نے Sarbacane پر اکتفاء کیا - عجب نهیں که اهل اسپین کا Zarabande اور فـرانسیسیوں کا Sarabande یه دونوں بهي اسي اصل سے مشتق هوں -

انهوں نے عربوں کو قاطعه استعمال کرتے دیکها - قاطعه ایک قسم کي چهتري هے اسے کہنے لگے Cantean اور کیا عجب هے که یه Cantena قط' قطع من قط یقط قطاً سے ماخوذ هو -

باقي خنجر تو اطـالیوں نے اسے Cangiars اور فرانسیسیوں نے Alfange کہا اور زغایه کو جو ایک قسم کا عربي برچها هے Zagaie کہا -

قاعدہ یه هے که فوج بوق کي آواز پر جمع هوتي هے - لیکن جب اهل اسپین نے اس لفظ کو اپني زبان میں لیا تو چرواهے کے زمارہ ( بین یا بانسري کي طرح ایک ساز هے جو منهه سے بجایا جاتا هے الهـلال ) کو Albogue کہنے لـگے -

جب فوج معاینه ( پیریڈ ) یا مشق ( ڈرل ) کے لیے جمع هوتي هے تو هر سوار کچهه تو اپنے گهوڑے پر اتراتا هے اور کبهي گهوڑا خود هي کلیل کرتا هے اور گهومنے لگتا هے - اسي کو عرب کہتے هیں کرکر الفرس - فـرانسیسیوں نے اس لفـظ کو لیا اور ( Caracoler ) بنا دیا -

امرء القیس نے بهي ایک مصرعـه میں گهوڑے کي کیا خوب تعریف کي هے جسکا هر لفظ ایک مخصوص حرکت پر دلالت کرتا هے' اور سامع کو یه معلوم هوتا هے که یـه اسکے سامنے کا ایک واقعه هے شاعر کہتا هے -

مکـر' مفر' مـقـبـل' مـدبر مـعـاً

وہ اسطرح ایک ساتهه گهومتا بهي هے' بهاگتا بهي هے' آگے بهي بڑهتا هے' اور پیچهے بهي هٹتا هے -

کجلـمو صخر حـطـه الـسیـل من علي

جیسے ایک بڑا پتهر هو جسکو سیلاب نے اوپر سے گرا دیا هو اور وہ نیچے آ رها هو -

اس زمانے میں تیر هي ایک هتیار تها جسے لڑنے والے پهینکے مارتے تهے' اور عرب قادر اندازي میں همیشه سے مشهور چلے آتے هیں - فرانسیسي اس مفهوم کے لیے Cible کہتے هیں جو قبله سے مـاخوذ هے ( قبـله کے معنے کسي کام میں قابـل و لائق هونا' الهلال ) -

اس سے تو آپکي معلومات میں کوئي اضافه نه هوگا که تیر کنانه ( ترکش ) میں رکهي جاتے تهے' جسکو جعبه بهي کہتے هیں - لیکن اسکے بعد آپکو ایک نئي بات معلوم هوگي - جب عرب ایرانیوں اور ترکوں سے شیر و شکر هوے تو انهوں نے اپني زبان کے بدلے غیر زبان کا ایک لفظ اختیار کر لیا - یـه لفظ ترکش هے جو اسي معني میں آتا هے' اسکو اطالیوں نے Lureasso پهر Carcasso کہا جیسا که اهل اسپین Carcas اور اهل پرتکال اور فرانسیسیوں نے Carguaio کہا -

یه تو آپ کو معلوم هوگا که ابهي تهوڑے دنوں پہلے تـک ai کا تلفظ oi کي طرح کرتے تهے' لیکن اب ایسے مقامات پر انهوں نے oi لکهنا چهوڑ دیا هے مگر Cargoaiu کا رسم الخط تو انهوں نے پرانا رهنے دیا اور اسکا تلفظ جدید طریقے پر کیا' اسلیے اب اس نئے تلفظ والے لفظ میں اور اصل عربي لفظ میں بہت فرق هوگیا هے -

یہاں پہنچکر جنگ نے اپنے هتیار رکهدیے' فاتحوں کے قدم جمگئے تو انهوں نے اپنے لشکر کا معاینه کیا' جسکے سر پر رایت علم اور بند لہرا رهے تهے ( رایت' علم اور بند تینوں قریباً متحد المعني الفاظ هیں - الهلال ) اهل یورپ نے اس آخري لفظ کو لے لیا' اور بند' جو فارسي سے معـرب تها' اسے Bande بنا کے ایک ایسي جماعت کے لیے استعمال جو ایک علم کے نیچے جمع هوں' پهر اس قید سے بهي آزاد کردیا - اور صرف جماعت کو Bande کہنے لگے - اسي کو اطالیوں نے Bandiere کہا اور فرانسیسوں نے Banniere اب هم نے اطالیوں سے اپنا معرف لفظ واپس لیلیا چنانچه هم اب بندیرہ کہتے هیں - انکے جهنڈوں کا رنگ کیا هوتا تها ؟

دمشق' بغداد' اور قاهـرہ کي سلطنتوں کے تابع تها - بنو امیه کا شعار پوشاک میں سبز رنگ اور جهنڈوں میں سفید رنگ تها - یه رنگ انهوں نے جناب رسالت پناہ کے عمامه مبارکه سے اخذ کیے تهے - اور رهے بنو عباسي' تو انکا شعار سیاہ رنگ تها پوشاک اور علم دونوں چیزوں میں - یه رنـگ انهوں نے ان رنـگوں سے اخذ کیا تها' جسکے متعلق کہا جاتـا هے کـه آپ نے جنـگ حنین اور فتح مکه کے دن انتخاب فرمائے تهے - چنانچه آپ اپنے عم محتـرم کو جو علم دیا تها اسـکا پرچم سیاہ تها - مگر بعض لوگ کہتے هیں که یه سیاہ رنـگ ابراهیـم بن محمد اولین داعي دعوت عباسیه کے سوگ میں تهـا - کیونکه مروان بن محمد الجعدي نے جسکا لقب حمار تها ( یه اخرین اموي تاجدار هے ) جب ابراهیـم بن محمد کو شهید کرنے کے لیے گلا دبایا' تو انهوں نے اپنے رفقاء سے کہا " میرے قتل سے تم گهبرا نه جانا اور جب تمکو موقع ملے تو بنو عباس کو خلیفه بنانا " - جب مروان نے انـکو شهید کردیا تو انکي جماعت نے انکے سوگ و غم میں سیاہ پوشي اختیار کی - جب خلافت بنو عباس کے پاس آئي' تو انهوں نے هر شے میں سیاہ رنگ کو اپنا شعار قرار دیا - بنو عباس کي فوج مسودہ ( سیاہ پوش ) کہلاتی تهي - مسودہ مبیضه ( سفید پوش یعني

قصرهاني اور استحکام مصري پر اولین حملے سے لیکے میرے تونس آنے تک ہوے هیں -

میں نے آخرین عظیم الشان معرکے اور تونس آنے سے چار دن قبل ایک بہت بڑے مقرب بارگاہ اطالیا یعني هادي کعبار غراني کے خط کا جواب لکھا تھا جو یہ ہے :

" هادي ! جس نے تمہیں یہ خطاب دیا تھا اسے یہ خیال نہ تھا کہ ایک یہ زمانہ آئیگا جسمیں اس کي دلالت اپنے معنے کے نقیض پر هو رهي - اگر اسکے دل میں ذرا بھي اس کا خیال آتا تو وہ یہ خطاب تمہیں دے چکنے کے بعد بھي تم سے لیلیتا -

تمہیں هادي کا خطاب اسلیے نہیں دیا گیا تھا کہ تم اپنے وطن عزیز کے رہزنوں کي طرف غیروں کي رهنمائي کرو' اور انہیں اپنے هم مذهب اور هم قوموں کے ساتھہ فریب اور مکاري کے راستے بتاؤ - نہیں خـدا کي قسم یہ مقصد نہ تھا - بلکہ اس خطـاب دینے والے کا مقصد یہ تھا کہ تم اپني قوم کو غلامي سے نجات کے طریقے بتـاؤ - انہیں اپنے وطن' مذهب' اور شـرف کے لیے مقابلہ کي راہ دکھاؤ' اور اسلاف کي اس عزت کي راہ مدافعت میں جانیں دینے کے لیے پامرد بناؤ جسے تاریخ نے اسلیے محفوظ رکھا ہے کہ هم اس سے سبق حاصل کریں' اور یہ جانیں کہ یہ عزت انہیں صـرف اسلیے حاصـل هوئي تھي کہ انہوں نے دنیاوي زندگي کو حقیر سمجھا' عیش و آرام کو خیر باد کہا' اپني همتوں کو بلند رکھا اور اپني آپ عزت کي - همارے ان اسلاف امجاد کي پاک روحیں زندہ هیں اور اپني کوششوں کے پھل پارهے هیں - لا تحسبن الذین قتلوا في سبیل الله امواتا بل احیاء عند ربهم فرحین البتہ انکے بعض فرزند جو انکي عزت کے قصر بلند کو مسمار اور اپنے هاتھوں اپنے گھروں کو ویران کررهے هیں اس سے وہ بیشک بیچین هونگي اور حسرت و افسوس کرتي هونگي -

میں نے نہایت افسوس کے ساتھہ رؤساء مجـاهدین کے نام تمہارے وہ خطوط پڑھے جس پر تمہارے دستخط تھے اور جسمیں تم نے انہیں دھمکایا ہے' اور آقـے کے لیے لڑنے والے' چور' وغیرہ وغیرہ بنایا ہے - میں نہیں جانتا تھـا کہ تمہارے نسیـان کي یہ حالت هو جائیگي - یاد کرو ! تم بھي تو انهي کي طرح آقا لیتے تھے اور اسکے لیے لڑتے تھے - جب زیادہ ملجاتا تھا تو راضي هو رهتے تھے - ورنہ بگڑ جاتے تھے - اسیطرح دن بھر میں کئي مرتبہ راضي اور ناراض هوا کرتے تھے - ( یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب کہ ترک بھي جنگ میں شریک تھے ) اب تم میں اور ان میں اسکے سوا اور کوئي فرق نہیں کہ وہ جو آقا لیتے هیں تو اپنوں هي سے لیتے هیں' اور عنقریب وہ اپني کھیتوں کے عشر سے لینگے' جنکي وہ مدافعت کررهے هیں' اور تم نہایت ذلت و خشوع کے ساتھہ ان لوگوں سے لیتے هو جو تم سے بالکل بیگانے هیں ( یعني اطالی )

هادي ! کیا تم وہ زمانہ بھولگئے جب تم میرے ساتھہ زوارہ میں تھے اور سواني ابن آدم آقا لیتے تھے - اب تو تمہاري وہ حالت ہے کہ لبسنا الکتان فنسینا ما کان (کتان پہنکے هم اپني پچھلي حالت بھولگئے )

جن لوگوں کو تم مخاطب کرتے هو' انہیں جب سے نیکي اور بدي کي تمیز هوئي ہے اسوقت سے انہوں نے اپنے آپکو آقا کھانے کا خوگر صرف اسلیے بنایا ہے کہ خود مختاري کے سکھانے والے' غلامي کي بیڑیاں کاٹنے والے' حریت و آزادي پھیلانے والے' اور تمام انسانوں کے سردار کے فرمان ( اخشوشنوا فان الحضرۃ لا تدوم ) اور کسی حکیم کے قول :-

خلقنـــا رجـــالاً للتجـــلد والاســى

هم مرد غم انگیزنے اور صبر کرنے کے لیے پیدا هوے هیں

وتلـــک الایـــامي للبـــکاء والمـــاتم

اور یہ بیوائیں گریہ و ماتم کے لیے

پر عمل پیرا هوں -

ان تمام باتوں سے مجاهدین کا مقصد یہ تھا کہ وہ آجکل کے سے وقت کے لیے تیار هوں جبکہ اطالیا نے دریا اور فرانس نے خشکي کے راستے بند کردیے هیں - مگر اس عالم کے مالک نے جس کے هاتھہ خزانہاے رزق کي کنجیاں هیں انکے لیے آسمان کے دروازے کھولدیے هیں ( وفي السماء رزقکم وما توعدون ) اور زمین کے پوشیدہ خزانے اس طرح ظاهر کردیے هیں کہ انہوں نے صدیوں سے نہیں سنا تھا اور جنکے بعد عنقریب وہ تمام مخلوق کي مدد سے بے نیاز هوجائینگے -

ذلک فضل الله یوتیہ من یشاء ومن یتوکل علی الله فهو حسبہ '

ان لوگوں نے اپني پامردي کي بدولت اس پانچ مہینے کے عرصہ میں آزادي و خـود مختـاري کا ذائقہ چکھہ لیـا جسکو تـم صرف سنتے هي رهے - اگر خدانخواستہ اسکے بعد قسمت نے انکے حق میں عجز و درماندگي کا فیصلہ کیـا تو ان پر کوئي الزام نہیں - لیکن هادي ! تم تو ترکوں کي مذهبي سرداري سے نکلکے ایسي قوم کي غـلامي میں چلے گئے جس میں بشریت کے عـلاوہ اور کوئي رشتہ نہیں - اور میں نہیں سمجھتا کـہ وہ تمہارے لیے اس تعلق کا اقرار بھي کرتے هوں' کیونکہ تم انکي نظروں میں اپني آزادي کے بیچنے والے هو اور وہ خریدنے والے - تم غلام هو اور وہ آقا - ذرا ان دونوں مرتبوں کے فرق کو سونچو تو تمہیں اپني حیثیت معلوم هو اور اگر تم چاهو تو آیندہ کے لیے تمہاري آنکھیں کھل جائیں - مگر جو هونا تھا وہ هوچکا -

مجاهدین کا مرتبہ جنکو تمہارے دل میں جو کچھہ آیا ہے تم نے بنایا ہے - اسکا خود اطالیا اور تمام عالم کي نظروں میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ ہے جنہوں نے صرف طمع کي وجہ سے اپنے آپ کو غیروں کے هاتھہ میں دیدیا ہے - آزاد خیال اطالیوں سے پوچھو وہ اس حقیقت سے واقف هیں -

یقیناً ان مجاهدین کے لیے تو تاریخ کے صفحات میں حامیان دین' مردان وطن' نامواران جنگ کے خطاب رهینگے' اور ان لوگوں کے لیے غیروں کے خدمتگار' اور اپني عزت اور اپني عزیز ترین متاع پر دست درازي کرنے والوں کے مـددگار کے علاوہ کوئي دوسرا خطاب نہ هوگا -

عزیزیہ کے جلسہ میں تم نے ترک جنگ کي وجہ یہ بیان کي تھي کہ تم میں جنگ کي قدرت نہیں' اور نیز یہ تم باشندوں کي راحت سوزي اور خونریزي سے بچنا چاهتے هو - یہ اب تمہیں کیا هوگیا ہے کہ مجاهدین کو بربادي و هلاکت اور اهل غریان کے حملـہ کي دھمکي دیتے هو؟ ( هم کو جہاں تک تحقیق ہے اهـل غریان تو مسلمان اور همارے هم وطن هیں ) کیوں ؟ اب وہ وجہ کہاں گئي ؟ اچھا چونکـہ اب تم لڑسکتے هو اسلیے اطالیوں سے لڑو اور ملک کو اطالیوں سے نجات دو - اگر درحقیقت تم میں قدرت نہیں اور یہ محض دھمکي ہے تو گھر میں بیٹھو' دنیا میں تم لوگوں کي زبان سے محفوظ رهوگے' اور آخرۃ کے لیے اپنا معاملہ الله کے سپرد کردو کہ وہ غفور و رحیم ہے جو توبہ کرتا ہے اسکے گناہ بخش دیتا ہے -

کیوں هادي ! تم اپنا منھہ دریا کي طرف کرکے اپنے دشمنوں سے لڑو' کیا یہ اس سے بہتر نہیں کہ تم اپنـا منہ اپنے مذهبي' نسبي' اور وطني بھـائیوں کي طرف منہ کرکے ان لوگوں کي مدد کے لیے

یونان تو یونان یورپ کے عفریت اور انگلستان کے معبود و مسجود روس میں بھي اس خبر نے ایک اضطراب و هیجان پیدا کردیا هے - روسي اخبار چیخ رهے هیں که دولت عثمانیه کے مشرق میں بحري تفوق کا نشان امتیاز عنقریب ان سے چھنا چاهتا هے' روسکو سلافو (روسی اخبار) لکھتا هے که دولت عثمانیه کے مغرب میں یونان کو بحري تفوق حاصل تها' مگر وه تو اپنا تفوق کهو بیٹھا - دولت عثمانیه کے مشرق میں همیں بحري برتري حاصل تهی' مگر کچهه عجب نهیں هم بهي یونان کي طرح اپني برتري ضائع کردیں - خصوصا اگر باب عالي کو اپنے ارادے میں کامیابي هوگئي اور اس نے " ریفادیا " اور " موریذو " بهي خرید لیے جو اسوقت امریکه میں بن رهے هیں - بیشک هم نے یه طے کیا هے ایپرس میري کے طرز کے دو دریڈ ناٹ بنوائے جائیں' مگر هم اس تجویز کو سنه ۱۶ء سے پہلے پورا نهیں کرینگے"

( قوی بحریه و موازنه دولت عثمانیه و یونان )

یورپ کے ارباب سیاست کا قاعده هے که وه اپنے مخالف کي هر بات کو کئي گونه بڑهاکے دکهاتے هیں تاکه ارباب حکومت اور قوم اسکو حقیر سمجهکے بے اعتنائي نه کرے' اور قبل از وقت اسکے جواب کے لیے تیار هو جاے - اسلیے اگر تم دیکهو که اهل یورپ تمهاري کسي بیداري' یا حرکت کو اهمت دیتے هیں' تو اس سے مغرور هو کے واقعات کی طرف سے آنکهیں نه بند کرلو -

اگر دولت عثمانیه کي بحري قوت کا اندازه کرنا هے تو اسے یورپ کے سیاسي حلقوں کے اضطراب' یوناني اخبارات کے شور و غوغا' اور روسي اخبارات کے انذار و تنبیه میں نهیں بلکه واقعات کے جام حقیقت نما میں دیکهنا چاهیے - اسلیے هم اسوقت واقعات کي روشني میں یه دیکهنا چاهتے هیں که آیا در حقیقت دولت عثمانیه کي بحري قوت یونان سے زیاده هوگئي هے' یا حسب عادت یه یورپ کا شور و غوغاے محض هے -

جنگ بلقان میں یونان کي بحري کارروائیوں کا دار مدار افیروف' اسپیا' هیڈرا' ایسارا' ان چار آهن پوش جهازوں پر تها -

ان چاروں جهازوں کا مجموعي حجم همارے سلطان عثمان اول کے حجم سے کم هوگا اور صرف اس ایک جهاز کي قوت یونان کے چاروں جهازوں سے زیاده هوگي -

جنگ کے زمانے میں همارے جهازوں کا مجموعي حجم ۱۰۱۱۸ ٹن تها' یه سب ملکے " افیروف " کے مقابله میں نهیں ٹهر سکتے تهے جسکي طاقت سے " سلطان عثمان اول " کي طاقت دوگونه زیاده هے -

یه امر بهي قابل لحاظ هے که " افیروف " ایک منٹ میں ۲۲۷۳۰ کیلوگرام کے دو گولے پهینکتا تها' اور یه سب سے زیاده بهاري گولے تهے جنکو وه اس شرح سرعت سے پهینکتا تها - اسکے مقابله میں " سلطان عثمان اول " ۳۷۵۴۰ کیلوگرام کے گولے اسي شرح سرعت سے پهینکیگا -

یه تو سلطان عثمان اول کي حالت تهي پهر اسکے ساتهه " رشادیه " اور حمیدیه بهي هونگے اور اگر توفیق الہی شامل حال رهي تو ریفادیا اور مورنیو بهي - پس اگر یوناني بیڑے میں اضافه نه هو اور دولت عثمانیه دونوں موخر الذکر جهاز نه بهي لیسکے تو جب بهي دولت عثمانیه کي بحري طاقت یوناني کي بحري طاقت سے زیاده هوگي -

( قائد اور فوج )

سلطان عثمان اول جس شان و شکوه کا جهاز هے' اسکا قائد بهي اس قابلیت و استعداد کا هونا چاهیے' اور بالاخر وهي هوا جسکو خود قدرت نے اسکے لیے پیدا کیا تها -

اس جهاز کی قیادت کا مسئله صیغه بحریه کے ایک نهایت نازک اور دشوار حل مسئله تها - صیغه بحریه کے سامنے تین نام تهے اسماعیل بے' عارف بے' رؤف بے' اسماعیل بے' آهن پوش باربروس خیر الدین کے قائد هیں' عارف بے صیغه بحریه کے ارکان جنگ کے افسر اعلی هیں' اور رؤف بے " حمیدیه " کے قائد هیں - وه حمیدیه جسکی پر اسرار نقل و حرکت نے دنیا کو محو حیرت کردیا تها' جو کبهي حریفوں کو ته و بالا کرتا اور کبهي نظروں سے غائب هوجاتا تها' دم کے دم میں ازمیر پهنچتا تها اور پهر یکایک بیروت کے ساحل پر نمودار هوتا تها' دن کو بندرگاه سویس میں گولے بهرتا تها' اور شب کو سواحل بلقان پر چهاپے مارتا تها اور پهر غائب هوکے دمشق اور طرابلس کے ساحل پر دکهائي دیتا تها -



قهرمان مدافعت بحري رؤف بے جو سلطان عثمان اول کے قائد منتخب هوے هیں

رؤف بے کے طلسمی کارناموں کے بعد کون هے جو اسکا سهیم و عدیل هوسکتا هے؟ ایک هفته تک کامل غور و خوض کے بعد بهی انهی کو اس منصب جلیل کے لیے انتخاب کرنا پڑا -

اس جهاز میں ۱۱۰۰ فوج رهیگی - یه طے هوا هے که اسکو آبهاے عثمانی میں لانے کے لیے ۹ سو سپاهی برطانی بارکش جهاز پر سوار هوکے جائیں -

غالباً دو سو سپاهي اسوقت سے کارخانه آرمسٹرونگ میں بهیجدیے گئے هیں که یه لوگ وهاں رهکے اس طرز کے جهاز کے پرزوں اور انکي جڑنے کي ترکیب سے واقف هوجائیں -

# شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - ڈي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کی

# میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعنے طب متعلقـہ مقـدمـات عـدالت پـر

## حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھہ لکھا جاے یہ بتا دینا مناسب معلوم هوتا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز ھے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجہ تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام ھے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي ھے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ھے کہ میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم ھے جس کے ذریعہ سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا ھے -

میڈیکل جیورس پرودنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي ھے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي ھے جیسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا بالجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري ھے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نہ هو تو اس کا نتیجہ یہ هوتا ھے کہ کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي ھے اصل مجرم رہا کردیا جاتا ھے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نہیں ھے تو شهادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے همیشہ مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشہ لگا رهتا ھے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نہ صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي ھے بلکہ ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي ھے جنپر

### عـدل و انصاف کا انحصار ھے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملـکر انـگریزي میں تصنیف کیا تھا - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمہ کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمـد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجہ سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي ھے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشہ در پیش رهتے هیں مثلاً

### مقـدمات قـتـل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابـدهي ( ۳ ) شهادت قرینہ ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پھانسي یا گـلا گھونٹنا وغیرہ -

### عـورتـوں کے م ت ع ا ق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچہ کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -
( ۱ ) معدني سمیات ( ۲ ) فلزي سمیات ( ۳ ) نباتي سمیات ( ۴ ) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

### امـــور مختلفـــہ کے متعلـــق

( ۱ ) زندگي کا بیمہ ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتھہ قانوني نظائر بھي مندرج هیں جن کي وجہ سے هر مسئلہ کے سمجھنے میں بیحد سہولت پیدا هوگئي ھے ' اور ساتھہ هي ساتھہ اس کا بھي پتہ چل جاتا ھے کہ ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي ھے - مشکل سے مشکل مسئلہ کو بھي اس طرح بیان کیا ھے کہ وہ نہایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجھہ میں آتا ھے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں کہ بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئی کہ اردو میں ایک چھوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تھي ' جو نہایت نا مکمل اور ناقص تھي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت ھے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر ھے کہ یہ کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همہ داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید ھے کہ قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھہ کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یہ کتاب نہایت اعلی اهتمام کے ساتھہ مطبع مفید عام آگرہ میں چھپي ھے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیہ مقرر تھي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک کردي گئي ھے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیہ حیدرآباد دکن سے مل سکتي ھے -

# مـولوی غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

( از مـولانا شبلـي نعمـاني )

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں کہ ان کے هاتھہ کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکھوں سے لگاتے هیں کہ ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافہ هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي ھے کہ مـولوي عبـد الله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نہایت اعلی درجہ کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سروآزاد اور مآثر الکرام - سروآزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ھے - یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت بھي رکھتا ھے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجہ کے هیں ' ورنہ آزاد کے متعلق یہ عام شکایت ھے کہ ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانہ عامرہ اور ید بیضا میں انھوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا ھے - اکثر ادنی درجہ کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بھي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں کہ علالت اور ضعف کي وجہ سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نہ کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجھے امید ھے کہ شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نہ هونگے - قیمت هر دو حصہ حسب ذیل رکھي گئي ھے :—

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیہ علاوہ محصولڈاک
سـروآزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ یہ :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیہ حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیہ - قیمت حال ۳۰ روپیہ

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیہ
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعہ مصر مجلد ۳۰ روپیہ
مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیہ

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

# آثار عتيقه

## حفريات كريت

جزيرۂ كريت جسكو عربي ميں اقريطش كهتے هيں كوئي غير معروف مقام نهيں كه اسكي تعريف كي ضرورت هو ' كيونكه گذشته سال جب سے ريوٹر نے يه خبر سنائي هے كه " انگلستان كے ايك جهاز نے اپنے سامنے كريت سے عثماني جهنڈا اتروا كے يوناني جهنڈا نصب كرايا " اسوقت سے انگلستان كي " بے تعصبي " كي يادگار ميں لفظ كريت هر مسلمان كے لوح دل پر نقش هے -

هندوستان ' مصر ' اور ميسوپوٹيميا كي طرح كريت بهي قديم تمدن كا مدفن اور منقرض اقوام كا مسكن هے اسليے اثريين ( Archealogist ) كي ايك جماعت يهاں بهي مصروف كار هے -

قريباً نصف صدي سے تنقيب كي گرمبازاري هے - علما كي ايك كثير جماعت اپنے وطن سے نكلي هوئي هے ' اور مختلف مقامات ميں كام كر رهي هے - اس عرصه ميں بعض نهايت بيش قيمت آثار دستياب هوے هيں ' جن سے تمدن قديم كے متعلق همارے معلومات ميں بيحد اضافه هوا هے ' اور بعض قوموں كي تو پوري تاريخ مرتب هوگئي هے -

ليكن كريت ميں جو آثار دستياب هوے هيں انكے متعلق خيال كيا جاتا هے كه وه اپنے خصوصيات كے لحاظ سے اس نصف صدي كے آثار ميں عديم المثل هيں ' اور طلبه تاريخ كو ان سے بهت مدد مليگي -

جن لوگوں نے يوناني علم الاساطير (Mythology) كي كوئي كتاب ديكهي هے وه (Minotaur) كے نام سے نا آشنا نه هونگے - يه وهي منوس شاه كريت كا عجيب الخلقت بيل هے جسكا بدن نصف انسان كا سا تها اور نصف بيل كا سا - يه محل كي بهول بهليان ميں رهتا تها ' اور نوجوان مردوں اور عورتوں كا شكار كيا كرتا تها -

انهيں نوسوس كي بهول بهليان بهي ياد هوگي ' جهاں وه نوجوان مرد اور عورتيں ايک غار نما عميق اور چكني ديوار والے قيد خانے ميں بند كي جاتي تهيں ' جنكو ماتحت رياستيں بطور نذرانه شاه كريت كے پاس بهيجتي تهيں - يه بدبخت انسان اسي عميق اور تاريک قيد خانے ميں زندگي كے دن كاٹتے تهے - جب تهوار هوتا تو يه شوريده بخت اس جگه لائے جاتے جهاں انهيں اس بد تر از مرگ زندگي سے نجات ملتي -

يه مقام وه اكهاڑا هے جسميں وه بيلوں سے زور آزمائي كے ليے لائے جاتے تهے -

يهاں سے يه داستان غم نهايت دلدوز شكل اختيار كرليتي هے - ايک طرف ايک نوجوان مرد يا عورت كو قيد كے مصائب و شدائد نے پوست و استخوان كرديا هے ' عرصه كي بيكاري سے هاتهه پير پوري طرح كام نهيں ديتے - اس پر يه مستزاد كه بے هتيار هے اور كٹهرے ميں محصور ' - دوسري طرف ايک قوي الجثه بيل كهڑا هے - اس بيل كے سينگ لمبے اور انكي نوكيں تيز هيں - يه بيل جوش كے عالم ميں سينگ هلاتا هوا چلتا هے - يه بد بخت نهايت بيكسي و بے بسي كي نظروں سے ادهر ادهر ديكهتا هے اور نهيں سمجهتا كه بيل كے حملے كو كيونكر روكے - اتنے ميں بيل قريب آجاتا هے اور وه كهڑا كے اسكے سينگوں سے لپٹجاتا هے - بيل اپنے سينگ اسكے بدن ميں بهونكديتا هے پهر نكالتا هے پهربهونكتا هے اسيطرح دو تين دفعه كے بعد اسے پهڑكتا چهوڑ كے چلا جاتا هے - يه نيم بسمل تهوڑي دير تک خاک و خون ميں پهڑكتا هے اور اسكے بعد هميشه كے ليے ساكن هوجاتا هے !

سنگدل بادشاه اور اسكے درباري اس موت كے تماشے كو ديكهتے هيں اور خوش هو هوكے عيد مناتے هيں !

عام خيال كي بناء پر آپ ان قصوں كو محض افسانه سمجهتے هونگے ' مگر آپكو اپني راے ميں ترميم كرنا چاهيے - كيونكه تازه تنقيدات نے تاريخ كا ايک جونيا دفتر همارے سامنے پيش كيا هے وه انكي تصديق كرتا هے

يه هولناک بهول بهليان اب نكل آئي هے - اسميں بڑے كمرے چهوٹے كمرے ' كوٹهرياں ' سيڑهياں ' اور غلام گردشيں اس قدر پر اسرار طريقے سے بنائي گئي هيں كه ايک اجنبي اندر جاكے پهر باهر نهيں آسكتا -

ديواروں كے استر پر تصويريں بني هوئي ملي هيں ' انميں سے بعض ميں نوجوان انسانوں اور بيلوں كي اس كشتي كا نقشه كهنيچا گيا هے ' جو آپ ابهي پڑه آئے هيں - ان تصويروں كے علاوه بهت سے اور نقش و نگار بهي هيں - اگر ان نقوش و تصاوير كے سمجهنے ميں غلطي نهيں هوئي هے تو يه سمجهنا چاهيے كه يه قصے محض افسانے نهيں بلكه واقعات هيں ' جنكي تصوير ميں شعراء نے مبالغه و تخيل كا رنگ كسيقدر زياده بهر ديا هے -

( Minson ) وه قوم هے جو يونانيوں سے پہلے حكمراں تهي يه قوم صاحب شوكت و صولت تهي - اسكو اپنے بيڑے كي قوت پر اسقدر غرور تها كه اس نے كبهي اپنے شهروں كے گرد ديوار نه بنائي ' حالانكه اس عهد ميں شهر پناهيں حفاظت كےليے ناگزير سمجهي جاتي تهيں -

[ بقيه ١١ صفحه كا ]

گولياں چلاؤ ' جو اسليے آئے هيں كه تمهيں اور تمهارے بهائيوں كو تباه كريں اور تمهارا نام انسانيت كے نقشے سے مٹادیں ؟

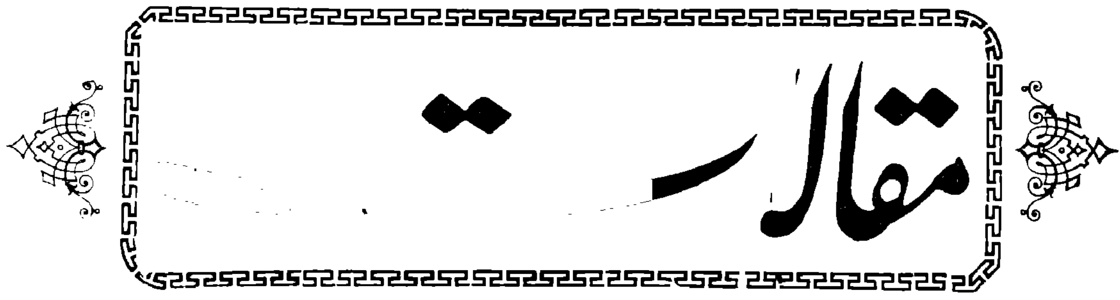
بيشک اهل اطاليا عقلمند اور روشن خيال هيں - وه آدمي كي قدر قيمت اسكے اعمال سے معلوم كرليتے هيں - انكے نزديک روپے كے بدلے اپنا وطن حوالے كرنے سے زياده سنگين كوئي جرم نهيں - جو ايسا كرتا هے وه اسكے ساتهه بهي ايک نه ايک دن خائنوں كا سا برتاؤ ضرور كرينگے - چاهے ايک عرصه كے بعد كريں -

ميري اس نصيحت كو سونچو جس سے ميرا مقصد صرف يه هے كه تم كو زندگي نصيب هو ' اور اپنا عقيده تو يه هے كه هر شخص كو ايک دفعه مرنا هے - اس سے چاره نهيں ' خواه عمر زياده هو يا كم - اسكي مقدار مقرر هے نه جنگ ميں آگے بڑهنے سے كم هوگي اور نه پيچهے هٹنے سے زياده هوگي - دونوں حالتوں ميں فرق يه هے كه ايک ميں شرف لازوال هے اور دوسرے ميں ذلت بے پاياں - و السلام علی من اتبع الهدي -"

٧ ربيع الثاني سنه ١٣٣١ھ ( سليمان البارُوني )

اس جواب كو غور سے پڑهيے تاكه آپ كو معلوم هوجاے كه اگر ميں روپے كا طالب هوتا يا ميں نے اطاليا سے ايک درهم بهي ليا هوتا تو اس جواب كي ايک سطر بهي نه لكهتا ' كيونكه ميں جانتا تها كه پہلے حكومت اطاليا كے پاس يه جواب اور اسكا ترجمه جائيگا اسكے بعد كهيں هادي كو مليگا - اسكے ساتهه يه يقين تها كه هادي اسے اطاليوں ميں اپنے تقرب كا ذريعه بنائيگا ' اور يه خوف بهي تها كه كهيں اطالي هماري جماعت كے لوگوں كو روپيه ديكے ملانے سے مايوس هوكے دفعة اپني پوري قوت كے ساتهه حمله نه كرديں -

( البقية تتلى )



# علوم القرآن

از جناب مولانا سلیمان صاحب دسنوي

( ۲ )

## ( قـراآت القران )

الفاظ قران باوجود بقاے معني مختلف وجوہ حرکات و اوقاف ' و ادغام و امالہ ' و فصل و وصل کے ساتھہ پڑھے جا سکتے ھیں ' اور یہ تمام طرق متواتر صحابہ سے مروي ھیں - ان وجوہ و حرکات و طرق مختلفہ سے یا ان میں سے کسي ایک سے بحیثیت روایت و سماعت بحث کہ آنحضرت سے کسطرح سنا گیا ھے ' اور صحابہ نے کسطرح پڑھا ھے ' علم قراآت القـرآن ھے ' صحـابہ کے بعد تابعین اور تبع تابعین میں اس فن کے سـات مشہور امام گذرے ھیں - تابعین میں عبـد اللہ بن عامر یحصبي قاري شـام المتوفي سنہ ۱۱۸ ' عبد اللہ بن کثیـر قاري مکہ المتوفي سنہ ۱۲۰ ' عاصم بن بہدلہ قاري کوفہ المتوفي سنہ ۱۲۷ ' اور تبع تابعین میں حمزہ بن حبیب التیمي قاري کوفہ المتوفي سنہ ۱۵۴ ' نافع بن عبد الرحمـان لیثي قاري مدینہ المتوفي سنہ ۱۶۹ ' علي بن حمزہ کسائي قاري کوفہ المتوفي سنہ ۱۸۹ ' اور ابو عمر بن العلاء المازني قاري بصرہ المتوفي سنہ ۲۴۶ ' ان سب میں سب سے زیادہ مشہور و مقبول قراءت نافع ھے جسکي عمـلاً تمام بلاد اسلامیہ میں تقلید کي جاتي ھے - نافع نے ستر قراء تابعین سے قراءت حاصل کي تھي -

اس فن کے مصنف اول حسب تحقیق علامۂ جزري ' ابو عبید قاسم بن سـلام المتوفي سنہ ۲۲۴ ھیں ' " شـاطبیہ " سے ( جو اس فن کي مقبول ترین تصنیف ) پہلے ابو علي حسن بن احمد فارسي نحوي المتوفي سنہ ۳۷۷ کي " الحجۃ في القراآت " عبید اللہ بن محمد اسدي المتوفي سنہ ۳۸۷ کي " المفصح في القراآت " ابو عمر و عثمان بن سعید الـداني المتوفي سنہ ۴۴۴ کي " کتاب التیسیر " " جامع البیان في القراآت السبع " اور " المحتوي في القراآت الشواذ " اور ابو طـاھر اسماعیل بن خلف المتوفي سنـہ ۴۵۵ کي " عنوان في القراءۃ " اور " الاکتفاء في القراءۃ " قابل ذکر تصنیفات ھیں - اواسط قرن سادس میں امام القراءۃ قاسم بن فیرہ شاطبي اندلسي المتوفي سنہ ۵۹۰ نے قصیدۂ لامیہ شاطبیہ تصنیف کیا ' جسکي شعاع شہرت کے پردہ میں اس سے پہلے کي تمام تصنیفات چھپ گئیں - " شاطبیہ " کے بعد قراء کبار نے مستقل تصانیف کي بجاے اوسکي شـرح کافي سمجھي - جـن میں مشہور اشخاص علم الـدین علي بن محمد سخاوي المتوفي سنہ ۶۴۳ ' برھان الدین ابو اسحاق ابراھیم بن عمر جعبري المتوفي سنہ ۶۴۳ ' ابوالخیر محمد بن محمد جزري المتوفي سنہ ۸۳۳ ' اور ابن القاصح صاحب سراج القاري ھیں - علامۂ جزري شـارح شاطبیہ ھونیکے سوا " النشر في القراآت العشر " اور " تحبیر التیسیر في القراآت العشر " کے مصنف بھي ھیں - علي نوري سفاقسي کي " غیث الـنفع في القراآت السبع " بھي اس فن میں ایک متداول کتاب ھے -

## ( عـلـل الـقـراآت )

جسطرح علم القراءۃ میں روایۃ و سماعاً الفاظ قـران کے مختلف اوصاف و احوال سماعیہ کا بیان ھوتا ھے ' علل القراآت میں انھیں چیزوں سے اصولاً اور عقلاً بحث ھوتي ھے کہ از روے اصول صرف و نحو و قواعـد و محاورات زبان عربي انکو کیونکر ھونا چاھیے - ان مباحث پر گفتگو کا سب سے زیادہ حق اھـل ادب اور علماے نحو کو ھے ' اسي لیے اس فن کا واضع و مدون یہي طبـقہ ھے ' مثـلاً ابو العبـاس احمد بن محمد نحوي ' سلیـمان بن عبد اللہ نحوي المتوفي سنـہ ۴۹۳ ع ' ابوالحسن علي بن حسین الباقولي الموجود سنہ ۵۳۵ -

## ( معرفـۃ الوقف و الابـتـداء )

انسان کسي حالت میں سانس کي آمد و رفت کو روک نہیں سکتا ' اسلیے ضرور ھے کہ کسي طویل عبارت کو پڑھتے وقت سانس کئي کئي بار ٹوٹ جاے ' ان سکنات تنفس کیلیے ضروري ھے کہ وہ بے موقع نہوں ' ورنہ عبارت کا سلسلۂ اتصال ٹوٹ جائیگا ' اور اکثر عبارتوں کا سمجھنا مشکل ھوگا - علماے اسلام نے اسي غرض کیلیے علم الوقف والابتدا وضع کیا اور قران میں جابجا علامات وقف کے نشان لگاے ' جن سے یہ معلوم ھوتا ھے کہ تلاوت قران میں کہاں وقف کرنا چاھیے یعني ٹھہرنا چاھیے ' اور کہاں سانس توڑ کر دوسري آیت سے تلاوت کي ابتدا کرني چاھیے - یہہ فن گو علم التجوید اور علم القراءۃ کا ایک جزء ھے لیکن غایت اھمیت کیلیے قراء نے اسکو مستقل فن قرار دیا ' اور اسمیں منفرد و مخصوص تصنیفات کیں -

ابو بکر محمد عیسی مغربي نے ان تمام اوقاف کو ایک رسالہ میں بنام " وقوف النبي صلعم في القران " جمع کردیا ھے - مکي بن ابي طالب المتوفي سنہ ۳۰۹ نے صرف اس موضوع پر ایک رسالہ الوقف علی کلا و بلی فی القران " لکھا کہ قران میں لفظ " کلا " اور " بلی " پر وقف کرنا چاھیے یا نہیں ؟ انکے علاوہ " کتاب الوقف و الابتداء " کے نام سے مشہور ائمۂ نحو و ادب مثلاً قدما میں یحیی بن زیاد الفراء المتوفي سنہ ۲۰۷ ابو العباس احمد بن یحیی ثعلب نحوي المتوفي سنہ ۲۹۱ ' مکی بن ابي طـالب المتوفي سنہ ۳۰۹ ' ابو اسحاق ابراھیم الزجاج نحوي المتوفي سنہ ۳۱۰ ابو بکر محمد بن قاسم ابن الانباري نحوي سنہ ۳۲۷ ' ابو جعفر نحاس بغدادي نحوي المتوفي سنہ ۳۲۸ ' ابو سعید حسن بن عبد اللہ سیرافي نحوي المتوفي سنہ ۳۶۸ اور متاخرین میں محسن عماني اور سجاوندي نے مستقل کتابیں تالیف کیں -

# الفاظ قران

## مفـردات الـقـرآن

اسلام جب تـک جزیرۂ عرب میں محدود تھا ' قران کے حل لغات و تفسیر الفاظ کي کوئي ضرورت نہ تھي ' لیکن غیر عربوں میں اشاعت قران کیلیے ضروري تھا کہ الفاظ و لغات قران کي تشریح کي جاے ' اور انکي ڈکشنري ترتیب دی جاے - بعض علماے

PRINTED & PUBLISHED BY A K AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

# بريد فرنگ



## بــلاد عثمانيــه كــي زر خيزي

### معــــادن و منــــاجــــم



قاريين كرام كو ياد هوگا كه گذشته جلد كے دو نمبروں ميں هم نے بلاد عثمانيه پر ايک نظر عمومي ڈالي تهي - اسميں هم نے لكها تها كه " تركوں نے جتني توجه اپنے يورپين مقبوضات پركی هے اگر اسكا ايک عشر بهي وه اپنے ايشيائي مقبوضات پركرتے تو آج دنيا كي قوي اور دولتمند سلطنتوں كي صف ميں كسي بلند و ممتاز نشست پر نظر آتے " - يه ايک اجمال تها جسكي تفصيل هم آج هم آپكو ايک انگريزي خطيب كي زبان سے سنانا چاهتے هيں -

يه خطيب مسٹر جي - ميٹليند ايدورڈس هيں -

اب تک عالم اسلامي ميں انگريزوں كي سياسی و اقتصادي سرگرمياں هندوستان ' ايران ' سودان ' مصر ' اور عراق تک محدود تهيں - ليكن اب كه نيل ' بحر هند ' اور خليج فارس پر انكا پاے اقتدار راسخ هوگيا هے انكي حوصله مندي نئے ميدان عمل كي طالب هے ! - شام ميں ابتداء اقتصادي كام شروع هوے تهے - جو عموماً اعمال سياسيه كا پيش خيمه هوتے هيں' مگر وه اس غير رسمي مفاهمت دي بنياد پر ملتوي هوگئے كه " شام فرانس كے ليے هے اور عراق انگلستان كے ليے" -

ليكن معاهده كويت كے بعد سے انگريزوں كے ايک طبقه ميں نئي حركت شروع هوئي هے - يه طبقه ارض مباركه شام كے هاتهه سے نكلنے پر سخت ماتم گسار هے ' اور چونكه ابهي تک اقتدار فرانس كي توثيق كسي معاهده سے نهيں هوئي هے' اسليے شام ميں فرانس كي سرگرميوں كو نهايت شرح و بسط' آب و رنگ' اور رشک و تحسر' كے هاتهه اپنے قوم كے سامنے پيش كررها هے - نير ايست كه ايک نيم سركاري پرچه هے اسكا مراسله نگار برابر بيروت سے اس قسم كے مراسلے بهيجتا رهتا هے -

اسي طرح ايک دوسري جماعت هے' جو يه چاهتي هے كه ايشياء كوچک كا ميدان جرمني اور روس كے ليے نه چهوڑ ديا جائے' بلكه اسميں انگريزوں كو بهي اترنا چاهيے' تاكه همارے حقوق بهي پيدا هو جائيں' اور آينده تقسيم كے وقت ( لا قدر الله ) هميں بهي اس ميں حصه ملے - يا اسكا معاوضه كسي دوسري جگهه ملے -

مختصراً يه كه جن اسلامي ممالک ميں اسوقت " انگريزي مصالح" كي قربانگاه استقلال و خود مختاري نهيں هے وهاں اُسكے نصب كرنے كے ليے انگلستان ميں ايک نئي حركت شروع هوئي هے اور مراسلات ' مقالات ' اور خطبات كے ذريعه سے انگريزي سرمايه داروں كو ان مقامات ميں جانے كي ترغيت دي جارهي هے -

يهي نوعيت هے اس خطبه كي جو حال ميں مسٹر ايڈورس نے انسٹيٹيوشن آف مائنگ اينڈ مٹيالركي ميں ديا هے اور جسكا خلاصه هم اس وقت شائع كرتے هيں -

هم كه همارا مايۂ زندگي خدمت و چاكري هے ان زمينوں كي قيمت كا صحيح اندازه نهيں كرسكتے' جن سے لوها ' تانبا ' وغيره خام معدنيات نكلتي هيں - اسليے يه مضمون همارے ليے اسدرجه مفيد نهيں جسقدر كه اسے هونا چاهيے' مگر تاهم فائده سے خالي بهي نهيں - اس سے بلاد عثمانيه كي معدني پيداوار' اسكے تنوع اور اسكي مقدار كا تفصيلي علم هو جاتا هے' جو بهرحال لا علمي سے بهتر هے -

ليكن اس خطبه سے ايک اور اهم فائده بهي ممكن هے بشرطيكه قاريين كرام اس نظر سے اسے پڑهيں - وه يه كه بقيه بلاد عثمانيه كے متعلق انگريزوں كے كيا مطامع و عزائم هيں' اور خزينۂ اسلام كے وه اور كون سے گوهر هيں جو تاج انگلستان كے ليے پيش نظر هيں ؟

مسٹر ايڈورڈس نے كها :

ايشياء كوچک ميں معدني دولت زياده تر اسكے شمالي حصه ميں هے ' جهاں بدقسمتي سے ريلوے وسيع نهيں - اس ملک ميں كان كني بهت كم هوئي هے - اسكي وجه يه هے - كه يهاں آمد و رفت كے ذرائع مفقود اور بار برداري كي آسانياں ناپيد هيں - شايد هي دنيا ميں كوئي ايسا ملک هو جهاں كانوں كي اتني سربمهر دولت موجود هو اور وه اپني ترقي كے ليے صرف ريلوے كا محتاج پڑا هو!

### كــــولا

كولے كي سب سے زياده مشهور اور اهم كان قسطنطنيه كے قريب يعني بحر اسود كے كنارے كنارے ١٥٠ كے فاصل پر هرقليه ميں دريافت هوئي تهي - اس كان كے متعلق يه اندازه كيا گيا تها كه اسكا رقبه ٦ سو مربع ميل هے - اس كے كولے كي قسميں مختلف تهيں ' مگر بحيثيت اوسط اس كا مقابله نيوكيسل كے كولے سے كيا جاسكتا تها -

ان كانوں ميں دس جدا گانه كارخانے كام كرتے تهے جنميں سب سے مشهور فرنچ كمپني تهي - اسكے نكالے هوے كولے كي مقدار ٥ لاكهه ٹن تهي - ڈالٹر ڈرے كے كنسيشن كے ليے جسقدر كولا نكالا جاتا تها اسكي مقـــدار ايک لاكهه دس هزار ٹن سالانه تهي ' اور يه سب كي سب فرنچ كمپني خريد ليا كرتي تهي - كرچي كنسيشن كے كولے كي مقدار ( اس كنسيشن كو حال ميں فرنچ كمپني نے ٨ هزار پونڈ كو خريد ليا هے ) ٨٥ هزار ٹن سالانه تهي' اور زير بجا برادرس سالانه ٦٠ هزار ٹن كولا نكالتے تهے - يه تهے اصلي نكالنے والے' علاوه ان چهوٹي چهوٹي كانوں كے جنميں سے ٥٠ هـــزار ٹن كے انـــدر كولا نـــكلا - اس ميدان كي پيدا وار كي كل تعداد ٨ لاكهه ٹن سالانه هے -

### ( لــــوهـــا )

ايشياء كوچک ميں كچے لوهے كي كانيں بكثرت هيں - يه كانيں جزيرۂ مٹلين كے بالمقـــابـــل براعـــظم ميں ازميت كے قريب واقع هيں - ان ميں سے سالانه تقريباً تيس هزار ٹن لوها نكلتا هے - شهر زيتون سے شمال كي طرف بيرت كي پهاڑيوں ميں جو سب سے بڑا ذخيره ملا هے وه ٩٠ ميل تـــک خليج اليگزنڈرٹيا سے ايک خط مستقيم كي شكل ميں چلا گيا هے - اس ذخيره كا رقبه وسيع هے اور اس سے سالانه ٣ لاكهه ٹن لوها نكلتا هے -

### ( تـــانـــبـــا )

يـــه ذرا بهي مبـــالغه نهيں كه كچا تانبا اشياء كوچک كے شمالي صوبوں ميں قريباً هرجگه ملتا هے - ملـــک كا اندروني حصه - كيونكه باسفورس سے باطوم تک تمام مسافت كي يهي حالت هے - ايک مس خيز خطه هے ' اور گويا يه ايک عام قاعده هے كه ان كانوں كي رگيں تنـــگ اور مايه دار هيں' جنميں ٢٠ فيصدي بلـــكه اس سے بهي زيـــاده تانـــبا هوتا هے - آغانا كي كان در حقيقت وسـط اشيــاء

ادب نے تمام الفاظ کا احاطہ کیا اور انکا نام مفردات القرآن رکھا - مثلاً مفردات القرآن امام راغب اصفہانی الموجود سنہ ۵۰۰ ' مفردات القرآن محی الدین محمد بن علی رزان حنفی' لیکن اکثر علماے ادب نے بجاے احاطۂ الفاظ صرف مشکل لغایت پر اکتفا کی' اور اسکو غریب القرآن کے نام سے موسوم کیا -

( غریب القرآن )

فن غریب القرآن پر نہایت کثرت سے علماے نحو و ادب نے تصنیفات کیں' اس موضوع پر سب سے پہلی کتاب غریب القران ابوعبیدہ معمر بن مثنی نحوی المتوفی سنہ ۲۰۹ کی ھے' اسکے بعد اس موضوع پر یہ کتابیں لکھی گئیں غریب القران احمد بن محمد بن یزداد طبری نحوی الموجود سنہ ۳۰۴' غریب القرآن ابن درید لغوی المتوفی سنہ۳۲۱' غریب القران عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ المتوفی ۳۲۲' غریب القـران ابوبکر محمد بن قـاسم ابن الانـباری المتوفی سنہ ۳۲۸' غریب القران ابو عمر محمد عمر الزاھـد تلمیذ ثعلب المتوفی سنہ ۳۴۵' الاشارہ فی غریب القران ابو بکر محمد بن حسن نقاش نحوی بغدادی المتوفی سنہ ۳۵۰' غریب القران قاضی احمد بن کامل المتوفی سنہ ۳۵۰' غریب القران ابوبکر محمد بن عزیزی سجستانی تـلمیذ ابن درید' غریب القران والحدیث ابو عبید احمد بن محمد ھروی المتوفی سنہ ۴۰۱' مشکل غریب القران مکی بـن ابی طـالب قیسی المتوفی سنـہ ۴۳۷' کتـاب الغث المستـدرک علی الھروی ابو موسی محمد بـن ابی بکر اصفہانی المتوفی سنہ ۵۸۱' تحفۃ الاریب فیما فی القـران من الغریب ابو حیـان محمد بن یوسف الاندلسی المتوفی سنہ ۷۴۵ -

غریب القران کی تدوین میں سب سے زیادہ کاوش و تلاش و صرف وقت ابن درید اور عزیزی نے کیا' ان دونوں استاد و شاگرد نے تدوین و ترتیب غریب القران میں پورے پندرہ برس صرف کیے -

( مصـادر القـرآن )

بعض ائمہ لغت نے قران کے اسماے جامدہ کو چھوڑکر صرف مشتقات کیطرف توجہ کی' اور مصادر قران کی تحقیق و تشریح کی' اس قسم کی پہلی تصنیف یحیی بن زیاد الفراء المتوفی سنہ ۲۰۷ کی مصادر القرآن ھے' اسکے بعد ابراھیم بن الیزیدی المتوفی سنہ ۲۲۵ نے مصادر القـران لـکھی' ابو جعفر احمد بن علی جعفر المتوفی سنہ ۵۴۴ نے تاج المصادر کے نام سے قران و حدیث دونوں کے مصادر یکجا جمع کردیے -

( الواحد و التثنیہ و الجمع فی القران )

ہم نے جیسا پہلے بیان کیا ھے کہ جسطرح تمدن اجتماعی میں نئے نئے تکلفات اور مختلف ضرورتوں کے سامان ہمیشہ پیدا ہوتے رہتے ھیں' اور وہ پھیلتے جاتے ھیں' بعینہ یہی حال تمدن علمی کا بھی ھے کہ ہر شے میں ذرا ذرا سی مناسبت سے نئے نئے شعبے پیدا ہوتے رہتے ھیں' ہر تثنیہ اور جمع کی اصلی صورت واحد ھے' اور واحد و مفرد اسماء کی تشریح مفردات و غریب قران میں گو ہوتی رہتی ھے' لیکن چونکہ تثنیہ اور جمع بنانیکے مختلف قواعد و اصول ھیں' بعض جمعیں بلا قاعدہ ہوتی ھیں' بعض جمعوں کی مفرد نہیں ہوتے' ان وجوہ سے علما نے اس موضوع پر بھی بالکل مستقل رسائل لکھے' جن میں سے سب سے پہلی تصنیف یحیی بن زیاد الفراء المتوفی سنہ ۲۰۷ کی کتاب الجمع و التثنیۃ فی القران اور دوسری اخفش اوسط سعید بن سعدہ نحوی المتوفی سنہ ۲۱۵ کی الواحد و الجمع یا الافراد و الجمع فی القران -

( معربـات القـران )

ہر زبان میں دوسری زبانوں سے باھمی اختلاط و تعلقات سیاسی و تجاری کی بنا پر کچھہ الفاظ آجاتے ھیں' اور تھوڑے تغیر کے بعد وہ اصل زبان کے الفاظ قرار پاجاتے ھیں - عربی زبان میں بھی اس قسم کے الفاظ ھیں' اور قران مجید نے اونکو استعمال کیا ھے - مجموعی مباحث میں علماے متقدمین میں سے تو متعدد علما مثلاً ثعالبی' ابن فارس' ابن جزری' ابن جریر طبری ( فی اول التفسیر ) وغیرہ نے انکا ایک باب علحدہ قرار دیکر اونکی تحقیق کی ھے - لیکن متاخرین میں جلال الدین سیوطی المتوفی سنہ ۹۱۰ نے " المذھب فیما وقع فی القران من المعرب " ایک مستقـل رسالہ تالیف کیا ھے - تاج الدین سبکی المتوفی سنہ ۷۷۱ اور ابن حجر عسقلانی المتوفی سنہ ۸۵۲ نے ان الفاظ معربہ کو نظم کردیا ھے -

( الوجـــوہ و النظـــائر فی القـــرآن )

قرآن میں اکثر ایک لفظ متعدد مقامات میں مختلف معنی رکھتا ھے - اھل بلاغت ایسے لفظ کو "مشترک" کہتے ھیں' لیکن علوم قرآن میں اونکو "نظائر" کہتے ھیں' اور بعض الفاظ ایسے ھیں جو متعدد مقامات پر بعینہ مستعمل ہوے ھیں' اور ہر جگہ اون سے ایک ھی معنی مراد ھیں - علماے قرآن اونکو وجوہ کہتے ھیں' وجوہ و نظائر کی واقفیت فہم معانی قرآن کیلیے نہایت ضروری ھے تاکہ معنی سمجھنے میں اشتباہ نہو - اس بناپر علماے اسلام نے وجوہ نظائر کی مستقل تصنیفات میں توضیح و تحقیق نہیں ضروری سمجھا - اس فن کی بناء اسقدر قدیم ھے کہ حضرت ابن عباس سے اونکے دو شاگرد عکرمہ اور علی بن ابی طلحہ نے اون سے اس فن کی روایتیں کی ھیں - بلحاظ تصنیف سب سے پہلے مقـاتل بن سلیمـان مفسر المتوفی سنہ ۱۵۰ کی تالیف الوجوہ و النظائر کا نام منقول ھے -

انکے علاوہ احمد بن فارس لغوی المتوفی سنہ ۳۷۵ ابو الفرج بن الجوزی المتوفی سنہ ۵۹۷ ' ابو الحسین محمد بن عبد الصمد مصری دامغانی' ابو القاسم محمود نیساپوری الموجود سنہ ۵۵۳ کی الوجوہ و النظائر فی القران کے نام سے تصنیفات ھیں - جلال الدین سیوطی کا رسالہ " معرک الاقران فی مشترک القران " بھی اسی فن میں ھے -

البقیۃ تتلی

# هر فرمـايش ميں الهـلال کا حواله دينـا ضروري هے

## پوئن ڈائين

— * —

معجز نما ايجاد اور حيرت انگيز شفا - دماغ کي شکايت کو دفع کرنے کيليے - مرجهاے هوئے دلکو تازه کرنيکے ليے - هسٹريه اور کلرو ٹيک کے تکليفونکا دفعيه فورً ميں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبديل - ايام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لئے مفيد قيمت دو روپيه في بکس جسميں چاليس گولياں هوتي هيں -

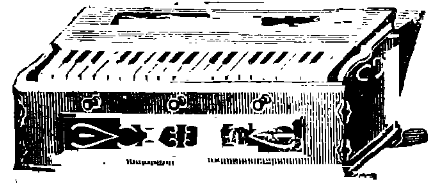
## زينو ٹون

—:*:—

ضعف باه کا اصلي علاج - قيمت ايک روپيه آٹهه آنه
ڈائيمن مائنڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ١٤١ کلکته

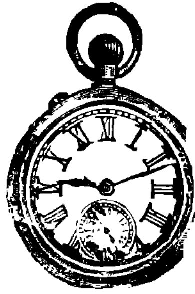
## نوفلوٹ سب سے بهتر

—:*:—



کيونکه تمام هارمونيم سے بڑهکر هے جسکي سرو تان ايک عجيب اثر پيدا کرتي هے - همارے فهرست کے واسطے بهت جلد درخواست آنا چاهيے -

ران اينڈ کمپني نمبر ١٠/٣ لور چيت پور روڈ - کلکته



گهڑيونکا خاص خزينه سب سے کم قيمت آده هے قيمت ميں تهوڑے دن کيليے -

قيمت تين روپيه پندره آنه اور چار روپيه پندره آنه رسٹ واچ آده هے قيمت پر - چار روپيه پندره آنه اور چهه روپيه پندره آنه اور دس روپيه - چهه کے خريدار کو ايک گهڑي مفت فهرست درخواست پر بهيجي جائيگي -

کمپيٹيشن واچ کمپني نمبر ٢٠ مدن متر لين - کلکته

## دافـــع جنـــون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کيفيت سے اطلاع ديجائيگي - پانچ روپيه في شيشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

## سال ويٹی

— * —

يهه دوا ايک عجيب اثر پيدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد يا شادي شده سب کے لئے يکساں اثر -

اس - سي - راے نمبر ٣٦ دهرمتله اسٹريٹ - کلکته

# HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغير کسي تکليف کے تمام روئيں اڑجاتے هيں -
آر - پي - گهوس
نمبر ٣٠٩ اپر چيت پور روڈ - کلکته

## پچـاس برس کے تجـربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزا لا سڈهاے -
گولياں — ايک بکس ٢٨ گوليونکي قيمت ايک روپيه -

مستورات کے بيماريونکے لئے نهايت مفيد دوا - خط کے آنے سے پوري کيفيت سے اطلاع کيجائيگي -
سواتهيا سهاے فارميسي - ٢/٣٠ هاريسن روڈ کلکته

## کايا پلٹ

اون اسيـروں کيلئے کايـا پلٹ هے اکسيـر
جو جواني ميں هوے رنج کے هاتهوںميں اسيـر

حضرات ! انسان چونکه اشرف المخلوقات بنايا گيا هے لهذا انتظام دنيا کيليے الله پاک نے اسکو دل و دماغ بهي خاص قسم کے عطا فرمائے هيں - بهت سے اهم کام اسکے ذمه عائد کئے هيں اور اجراے کار کيليے اسکو بڑي بڑي قوتيں عنايت کي هيں - ليکن تمام کام اور کل قوتيں سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکهتي هيں - جس انساني دل و دماغ صحيح اور جسماني قوتيں قائم هيں مستعدي اور چستي موجود هے تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا هے ورنه بيمار اور مايوس شخص کي زندگي ايک بيکار زندگي سمجهي جاتي هے - حضرات براے مهرباني همارے تيار کرده حبوب کاياپلٹ کو ايک مرتبه آزما ديکهيے که يه گولياں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقويت دينے ميں ممد و معاون هوتي هيں يا نهيں - بڑهاپے ميں جواني اور کم طاقتي ميں شه زور بناتي هے - اگرچه حبوب کايا پلٹ کي تصديق کو همارے اس تحرير کي شهادت کے ليے همارے پاس کافي سے زياده اعلى اعلى سند يافته ڈاکٹروں و ديگر اصحاب کے سرٹيفکٹ کثرت سے موجود هيں ليکن سب سے بڑا سارٹيفکٹ آپکا تجربه هے - هم اميد کرتے هيں که آپ همارے جورت سچ کا تجربه کرنيکے ليے هي کم از کم ايک مرتبه ضرور استعمال فرماوينگے اور هم آپکو يقين دلاتے هيں که آپ همارے احسانمند هونگے - حبوب کايا پلٹ جواهرات وغيره سے مرکب هيں اور قيمت نهايت هي کم رکهي گئي هے ايک روپيه في شيشي - ٦ - شيشي کے خريدار کو - ٥ - روپيه - ٨ - آنه نمونه کي گولياں - ٣ - آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هونگي پرچه ترکيب استعمال همراه دوا مع چند ايسي هدايات کے ديا جاتا هے جو بجائے خود وسيله صحت هيں -

المشتهر
منيجر " کاياپلٹ " ڈاک بکس نمبر ١٧٠ - کلکته
Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170.
Calcutta.

## الهـــلال کـي ايجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں ميں الهـلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ايک عمده اور کامياب تجارت کے متلاشي هيں تو ايجنسي کي درخواست بهيجيے -

کوچک میں ڈھائي سو میل کے فاصله پر واقع تھي - خود سلطنت کي مملوکـه تھي ' اور وهي اسمیں کام کرتي تھي - سنه ۱۸۹۲ سے لیکے اسوقت تـک سیاه تانبے کي پیداوار ۲۰ هـزار ٹن سے زیاده هوئي هے - گورنمنٹ کا تخمینه هے کـه اس کان میں ابھي ۷ لاکهه ٹن کچا تانـبا اور موجود هے جس میں عمده تانبے کا اوسط دس فیصدي هوگا -

ایک اور اهم ذخیره قسطنطنیه سے ۸۰ میل اور بغداد ریلوے کے اند بازار استیشن سے ۲۰ میل کے فاصله پر هندیقه میں موجود هے - اسکا تانبا صورتاً اس تانبے کے مشابه هے جو جرمني کي مینسفلڈٹ کے ذخیروں سے نـکلا تھا - جو تھوڑا سا کام هوا هے اور اسکي رپورٹ کي گئي هے - اس سے یه معلوم هوتا هے که بحیثیت اوسط هندیقه کي کانیں مینسفـلڈٹ کي کانوں سے زیـاده مایـه دار هیں - بہت دفعه یه جانچا گیا کـه انمیں خالص تانبا کتنا هے - ۵ فیصدي اوسط پڑتا هے - حال میں ایـک مکمل رپورٹ کي گئي هے ' اس سے معلوم هوتا هے که خالص تانبے کي مقدار ۷ فیصدي تـک هے -

( سیسه ' زنـک ' اور چـانـدي )

کچے سیسے (Gatena) کے ذخیرے بہت هیں اگرچه تانبے کے ذخیروں سے کم ' اور زیاده تر انہیں مقامات میں جہاں تانـبا هے - چاندي اور سیسے کي کانوں کے لیے سب سے زیاده مشهور زمین کا وه قطـعه هے جو قرۂ حصار کے نواح میں هے - ایک مشهور رگ جو دو انچ سے کم موٹي تھي - یہاں نـکلتي تھي - یہاں کي ایک ٹن معدني پیداوار کي قیمت تین سو پونڈ هوتي هے ' جسمیں سونا اور چاندي بھي شامل هوتي هے -

حکومت عثمانیه بوقـار دمي کي ایک کان کي مالـک هے اور اسمیں اسـکا کام بھي هوتا هے اس سے ۴ هزار پونـڈ سـالانه کي آمدني هے -

سیسے کي کانیں زیاده تر تنـگ رگوں میں ملتي هیں جنـکي ضخامت کا اوسط دو انچ هے - انمیں سیسے کے ساتھه چانـدي بھي ایک ٹن میں ۶ سو اونس تـک هوتي هے - سب سے عمده کان جو اسوقت تـک معلوم هے وه بالي قـرا دین کي هے - یه کان خـلیج اڈریامت سے شمال کي طرف تیس میل کے فاصلے پر ( جزیرۂ متلین کے بالمقابل ) واقع هے - اسمیں لوڈ ( وه رگ جسمیں خام معدنیات هوں ) بکثرت هیں اور انکي ضخامت ایک فٹ سے لیکے ۳۵ فٹ تک هے - ان امتحانات کي رپورٹ کے بموجب جو حال میں هوے هیں ان خـام معـدنیات میں سـاڑھے چهه فیصدي زنـک اور بارہ فیصدي سیسه هے -

( سـونا )

سمرنا اور درۂ دانیال کے پاس دو ضلعوں کے علاوه اور کہیں کي سونے کي کانوں میں ابھي تک کام نہیں هوا هے - عرب میں سونے کي کانیں هیں مگر یه نہیں معلوم که کہاں هیں ؟

در حقیقت قرہ حصار کے پاس ایک کان کے علاوه تمام شمالي صوبوں میں سونا نہیں هے - سمرنا کے قریب بعض کانوں میں سونا نکلا هے - کئي سال هوے چند کانیں کھودي گئي تھیں ' جنمیں سے زیاده نفع بخش میڈ ري ; آئدین کي کان تھي - اس سے دو اونس في ٹن سونا نکلتا تھا - درہ دانیال کے کنارے جنوب چنکالي میں ۵ گھنٹے کي مسافت پر سونا کھریا کي تھون میں نکلا هے - سونے کے علحده کرنے کے لیے جو تجربے کیے گئے انمیں في ٹن ۳ دینار سے لیکے ۱۵ دینار تـک سونا نکلا - مکه معظمه اور مدینه منورہ کے درمیاني راستے میں سونے کي کانیں ملینگي مگر اب تک انکے متعلق یاد داشت نہیں ملي هے -

( مٹي کا تیـل )

ایشیاء کوچک میں مٹي کے تیل کے موجود هونیکي علامتیں تقریباً تمام جزیرہ نما میں پائي جاتي هیں - تیل کي کانوں میں سے درحقیقت صرف صوبهاے بغداد و موصل اور ایک حد تـک بصرہ کي کانیں کھودي گئي هیں - تیل کے سوتوں تعداد کي کوئي ۲ سو تھي اور یه ۲ سو سوتے کوئي ۲۰ متفرق مقامات میں پھیلے هوے تھے -

یہاں قریباً ۴ خط تھے جو ایک دوسرے کے متوازي چلے گئے تھے - ان میں سے سب سے بڑا وہ خط هے جو سلسله کوہ جبل العمران کے کنارے کنارے مینڈیلي کے شمـال و مغرب کي طرف سے شروع هوتا هے ' اور جهـاں تـک دجله گیا هے چلا جاتا هے ' اسکے بعد حمان علي سے تقریبـاً شمال کي طرف مڑجاتا هے - دوسرا خط ایراني سرحد پر خانقین کے قریب سے شروع هوتا هے اور التین - کفرو کے آگے تـک چلا جاتا هے - تیسرا خط درحقیقت کوہ قرہ داغ کے بالکل برابر هے ' مگر پہلے خط سے چھوٹا هے - چوتھا اور سب سے آخري خط سلیمانیه سے شروع هوتا هے ' اور شمال و مغرب کي طرف چلا جاتا هے -

شمال کي طرف اور آگے بھي تیل کي کانوں کي علامتیں ملسکتي هیں - جیسے ارض روم کے جانب مغرب ضلع ترجان میں ران ' ( ایک جهیل هے ) اور پلک بحر اسود پر تیس میل کے اندر - پلک کي علامتیں بہت هي امید افزا تھیں ' مگر دو آبه دجله و فرات کے تیل کے چشموں کے مقابله میں اسـکا رقبه چھوٹا تھا - سنرپ کے جنوب میں پچاس میل پر تیل نکلا هے -

# کارزار طرابلس

اموي موالید ) باهم برسرپیکار هوتے تهے - لوگ دونوں طرف تهے' سفید پوش بهي هوتے تهے' اور سیاه پوش بهي - یہاں تک پہلے سیاهي سواد عراق پر چها گئي' اور پهر تمام عالم پر علم بنکے لہرائي - باستثناء اندلس کہ وہ عبد الرحمن داخـل کي بدولت پهر اموي هوگیا اور اسکے جهنڈوں کا رنگ سبز هي رها - جیسا کہ ان پس ماندہ یادگاروں کے دیکهنے سے معلوم هوتا هے' جو مدرید اور اسپین کے عجائب خانوں میں محفوظ هیں -

اهل اندلس نے اپني سلطنت کے زمانے میں سیاہ رنگ سے یہاں تک نفرت کي' کہ اسکو غم و سوگ میں بهي استعمال نہ کیا - وہ سوگ میں صرف سفید کپڑے پہنتے تهے' تاکہ وہ مصائب و نوائب تک نبو عباسي کے مشابہ نہ هوں -

آجکل امریکہ کي ایک نوجوان خاتون کے هاتهوں اهـل اندلس کے سوگ کي یاد تازہ هوئي هے چنانچہ معلوم هوا هے کہ وہ از راہ تبرع سوگ کے زمانے میں سفید کپڑے پہنیگي -

میرا اشارہ امریکہ کے کرور پتي مسٹر استوارٹ کي بیوہ کي طرف هے - اسکا شوهر حـال میں ٹائیٹنک کے ساتھ غرق هوگیا هے وہ خود بهي عنفوان شباب میں هے اس کا خیال هے کہ دنیا کے عام دستور کے بموجب اسے سیاہ پوش هوکے اپنے حسن کو بد نما نہ کرنا چاهیے' سلیے اس نے سفید پوشي اختیار کي هے -

پس کوئي هے جو مجهسے کہے کہ وہ مجتہدہ نہیں بلکہ عرب دلس کي مقلدہ هے ؟

سیاہ پوشي اور عورتوں کے متعلق ایک عجیب واقعہ یہ هے کہ صر کے خلیفہ فاطمي ظافر کو جب اسکے وزیر نے قتل کیا' تو اسکي ورتوں نے اپنے بالوں کي ایک لٹ صالح طلائع بن ازبک کے پاس یجدي - صالح اسوقت بنـدر گاہ ابن خصیب میں تها - ( یعني کا مدیر و منتظم تها - ) فوراً مـدد کے لیے روانہ هوا' اور اس نے خیال کیا کہ خـلافـت کي مدافعت اور حرم کي فریاد رسي کے ے کسی نہ کسي بتدبیر سے اهل مصر اور مصري فوج کو متوجہ ا چاهیے - اسکے لیے اس نے یہ کیا کہ نیزوں کے سروں میں یہ ٮ اور جهنڈوں میں سیـاہ پرچم باندهے تا کہ خلیفـہ مقتول اور ندان خلافت کے اندوہ و غم کا اظہار اور جنگ و انتقام کا اعلان هو- ٮ هیئت کذائي سے وہ قاهرہ میں داخل هوا - یہ ایـک عجیب ریب فال تهي - یعني مصر سیاہ پوشوں ( نبو عباس ) کے پاس گیـا - لیکن ۱۵ برس کے بعد عاضد آخرین خلیفـہ فاطمي کے ، میں صلاح الدین کے هاتهوں پهر وہ انکے پاس چلا آیا'

امیـر المومنین Miramolin کے جهنـڈے کي پیـروي میں ح الدین کے جهنڈوں کا سرکاري رنگ بهي سیاہ تها -

یهي حالت رهي یہاں تک کہ ممالیک کي سلطنت قائم هوئي' جهنڈوں کا رنگ زرد هوگیا - انکا ایک بہت بڑا زرد سلطاني جهنڈا جسکا حاشیہ کارچوبي تها' اور اسپر بادشاہ کے القاب لکهے هوے تهے - بعد ایک اور بہت بڑا زرد جهنڈا هوتا تها - اسکے سرے پر بالوں لٹ هوتي تهي - یهي هے جسکو " جالیش " کہتے هیں - اسکے اور چهوٹے زرد جهنڈے هوتے تهے' جنکو " سنجق " کہتے تهے - جب دولت عثمانیہ قائم هوئي تو سرکاري رنگ سرخ هوگیا جسکے میں هلال محبوب هوتا هے' جو هماري نظروں کو اپني طرف چتا هے' اور دلونکو اپنے چهار طرف جمع کرتا هے - پس آہ ! اسوقت ي کے نیچے ٹهر جائیں اور باقي داستان کو تقریر یا تقریروں ے چهوڑ دیں جو اگر خدا نے چاها تو اسکے بعد هونگي -

## ۱۹۱۲ م جنگ کے اسباب

### انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان البارونی کی تصریح

( ۲ )

اخبارات نے یہ جو لکها هے کہ میں نے ترک جنـگ کے معاوضہ میں حکومت اطالیا سے کوئي رقم لي هے' یا اسکي فرمایش کي تهي محض جهوٹ هے - مجهے افسوس هے کہ عالم صحافت میں ایسے اشخاص موجود هیں جو ایسے کهلے واقعات سے نا واقف هوتے هیں' اور از راہ تساهل اپنے اخبارات کے لیے ایسے کم درجہ کے لوگوں سے خبریں نقل کرتے هیں جو سچائي کي قدر و قیمت سے نا آشنـا محض هیں -

جس زمانے میں کہ هماري جنـگ عثماني و اطالي جنـگ تهي اسي زمانے میں حکومت اطالیا کو یہ معلـوم هو گیا تها کہ میرا دامن اخلاق داغوں سے پاک هے - اسلیے اسے کبهي یہ جرأت نہ هوئي کہ جسطرح اور لوگوں سے اس نے رشوت کا تذکرہ کیـا هے اسیطرح مجهہ سے بهي کرے - شروع شروع میں جب اس نے بعض نہایت مخفي اشارے کیے تو میں نے انکا یہ جواب دیا کہ هم اور همارے تمام آدمي صـرف اس خود مختـاري پر راضي هوسکتے هیں - جو همیں همارے سلطان المعظم نے عطا فرمائي هے - ورنہ هم برابر مدافعت کرتے رهینگے' یہاں تک کہ قوت هم پر غالب هو اور همکو همارے وطن عزیز سے نکالدے -

جو جوابات میں اطـالوي سپہ سالار کو بهیجے تهے ان میں سے ایک یہ هے :

( حمـد و نعت )

حضرت همام جناب سپہ سالار والي حکومت اطـالیہ و طـرابلس ارشدہ اللہ -

السلام علی حضرتکم - آپکو معلوم هونا چاهیے کہ میں نہ متلون المزاج هوں نہ غدار' نہ زرپرست هوں اور نہ اصلاح و تمدن کا دشمن - اگر آپکا جي چاهے تو یہ آپ ان سرداروں' قائم مقاموں' مدبروں' اور مجـاهدین سے جو میرے ساتهہ در شفانۂ' زاویہ' اور نواحي اربعہ میں تهے اور انکے علاوہ دوسرے لوگوں سے دریافت کر دیکهیں' آپکو خود هي حقیقت معلوم هو جائیگي -

میں تو ایک ایسا شخص هوں جو وطـن کي قـدر و قیمت' مذهب کي حقیقت' آزادي کي لذت' اور عزت کي فضیلت سے واقف هے - اور یـہ تو سب سے زیادہ میري دلي تمنا هے کـہ میرا وطـن عزیز جامـۂ ترقي سے آراستہ هو' اسمیں ریلوے جاري هو' معـدنیات نکالے جائیں' ( جو اسوقت تـک زمین کے طبقات میں مدفون هیں ) - تجارت کي گرمبازاري هو' اور موجودہ علوم اور فنون بقدر ضـرورت شائع هوں ( بشرطیکہ اسکے باشندوں کي عزت محفوظ مامون اور انکي جائز خود مختاري باقي رهے ) -

جیسا کہ میں نے اپنے دیوان ( البارونی ) میں آج سے چند سال پہلے کہا تها - مجهے یہ ناپسند نہیں کہ ایک یورپین خصوصاً همارا همسایہ اطالي اور ایک طرابلسي پہلو بہ پہلو چلیں' دونوں دوست هوں اور ان پیـداوارں سے فایـدہ اٹهـانے میں ایـک دوسرے کے معـاو

# حُسنِ قبول

## وہ پھول چنے ہیں جو گلستاں میں نہیں ہیں

۔نا تاج قبولیت کی معراج تو یہی ہے۔ کہ اسکو چھوٹے بڑے سب یکساں طور پر پسند کریں ساد دیکھیے
ں علم ہوئی۔ لیے ہی قبول خاص جو قبول عام کی انتہا کی شناخت یہ ہے کہ اس شئے کے معترف
لیب۔ مشاہیر اعلیٰ ویثران اخبارات ہوں پس جب یہ باہم دیکھیے۔ یعنی انکی انفرادی مختلف
شئے مخصوص کیلئے رطب اللسان ہو تو ایسی شئے یقیناً حسن قبول کی حد سے آگے بھی جائیگی
سندرجہ بالا عبارات کا جو مفہوم ہے وہ محض کوئی تذکرہ ہی نہیں ہو۔ بلکہ مندرجہ ذیل اتفاق
بت کیاجاسکتاہی :

## چند مشاہیر ہند کی قبولیت کو ملاحظہ کیجئے

نواب **وقارالملک** بہادر فرماتے ہیں "میں مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ
بڑے مقصد میں ایک حد تک کامیاب ہو اور خدا کرے کہ آیندہ بھی کامیاب ہوں
یبل **سید شرف الدین** صاحب بہادر چیف جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ" تاج
ن گیسو دراز کو جو مجھے اتنی شفقت سے پیش کیا گیا تھا استعمال کیاہے میں نے اسکو د
پی بھینی خوشبو کا بلکہ دماغ کو سرد اور ساتھ ہی بالوں کو نرم رکھنے والا روغن پایا میں اسکے استعمال
ش کرونگا"

جناب لسان العصر **سید اکبر حسین صاحب اکبر** الہ آبادی فرماتے ہیں۔

"زیتون۔ (بادام و بنولہ وغیرہ) کے خواص طبی کتابوں میں مندرج ہیں ان چیزوں کو خوشبو میں
بسانا تو بڑی حکمت کی ہے یہ ترکیب ایک تعریف ہو کیا ہی عمدہ دلکش خوشبو ہو عسر دست لیکن
پر لگانیکے لئے یہ شعر اچھا ہوگا ؎

دماغ کیلئے خوشبو کا کیل اچھا ہے ۔ دہو ایسی بہت بھلی ہے کہ تیل اچھا ہے

## چند مشہور اطباء ہند کے خیالات

جناب حاذق الملک حکیم **محمد اجمل** خانصاحب دہلوی فرماتے ہیں "تاج روغن گیسو دراز
میں نے خود بھی استعمال کیا۔ یہ تیل دماغ کو آرام پہونچانے اور اسکے تقویت دینے میں اچھا فائدہ
رکھتاہے اس میں بالوں کے خراب کرنے والی کوئی چیز نہیں۔ میں نے تاج پیرا ئل کے شوخ
(کارخانہ کو بھی دیکھاہے"

جناب حکیم حافظ **محمد عبدالولی** صاحب لکھنوی سکریٹری مجلس طبیہ لکھنو فرماتے ہیں۔
"یہ تاج پیرائل کو میں نے اکثر مرضا کو استعمال کرایا مفید پایا گیا اور خوشبو میں تو بہت ہی مرغوب ہو۔
یہ ایجاد حقیقتاً قابل قدر ہے"

## چند مستند اخبارات ہند کا حسن قبول

**الہلال کلکتہ**۔ جلد ۲ نمبر ۱۲ "اس میں شک نہیں کہ خوشبو پرستی کی اپنے حال پر شاہد
ہے۔ بہتر ہوگا کہ لوگ اس نئے کارخانہ کی ہمت افزائی کریں۔ شاید اس جامعیت سے تمام ہونو ہوں
تیل اور کسی کارخانہ میں نہیں بنتے۔ یورپ کے موجودہ اصول تجارت و تنظیم و ترتیب کے ساتھ ملک
میں اسطرح کے کارخانوں کا کھلنا یقیناً ہماری ہمت افزائی کا مستحق ہے"

**روزانہ زمیندار لاہور**۔ جلد ۲۔ نمبر ۹۰۔ ۱۳ اپریل ۱۹۱۳ء حاذق الملک حکیم محمد اجمل
خانصاحب اور شفاء الملک حکیم رضی الدین احمد خانصاحب دہلوی۔ تاج روغن گیسو دراز کی تعریف
میں رطب اللسان ہیں۔ اسلئے سمجھ لینا چاہیے کہ تاج مینو فیکچری دہلی نے ان لوگوں کیلئے
مفید کام کیاہے جو بالوں کی آراستگی و زیبایش کا خاص شوق رکھتے ہیں"

**تاج روغن بادام و بنفشہ۔ تاج روغن زیتون و یاسمن**
**فی شیشی عہ / فی شیشی عہ**
**تاج روغن آملہ و بنولہ**
**فی شیشی ۱۲ ار**

(نوٹ) یہ قیمتیں علاوہ محصولڈاک خرچ پیکنگ اور وی پی کے ہیں جو مرفی شیشی ہے۔
کارخانہ کو خواہش کیجئے سے پیشتر مقامی سوداگروں میں انکو تلاش کیجئے اسلئے کہ یہ روغن قریب
قریب تمام اطراف ہند کے بڑی بڑی دوکانوں پر ملتے ہیں۔ تجارت پیشہ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ
بھی جلد اسطرف متوجہ ہوں اسلئے کہ بہت **تھوڑے مقامات ہیں جہاں
ایجنسیوں کی ضرورت ہے**

المشتہر
**منیجر۔ دی تاج مینوفیکچری کمپنی دہلی (صدر دفتر دہلی)**

## مشاہیر اسلام رعایتی قیمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۲ ) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۳ ) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۴ ) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۵ ) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۶ ) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۷ ) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۸ ) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۱۲ ] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الفثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۴ ) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۵ ) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۱۶ ) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه ( ۱۷ ) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ( ۱۸ ) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۲ پيسه ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۰ ) نواب محسن الملك مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۲ ) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه ( ۲۳ ) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۲۴ ) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۷ ] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۸ ] حضرت ابو سعيد ابو الخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۰ ] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۱ ] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۲ پيسه [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۲ انه رعايتي ۱۰ پيسه [ ۳۶ ] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه ( ۳۸ ) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ( ۳۹ ) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً دو هزار صفحه كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - ( ۴۰ ) دفنگان پنجاب كے اولياے كرام كے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه ( ۴۱ ) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [ ۴۴ ] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [ ۴۵ ] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [ ۴۶ ] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت كے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [ ۴۷ ] رموز الاطبا هندوستان بهر كے تمام مشهور حكيموں كے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات كے جو كئي سال كي محنت كے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكي نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [ ۴۸ ] الجريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۴۹ ] صابون سازى كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه -( ۵۰ ) انگلش ٹيچر بغير مدد أستاد كے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه ( ۵۱ ) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے كے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

**ملنے كا پته ـــ منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين
ضلع گجرات پنجاب**

سعادت فلاح دارين - قران كريم - بيش قدر تفاسير - اكسير صفت كتب ديني و تاريخي و اسلامي - اور بيسيوں ديگر مفيد و دلچسپ مطبوعات وطن كي قيمتونميں يكم مارچ ۱۴- بروز اتوار- كيلئے معقول تخفيف هوگي - مفصل اشتهار مع تفصيل كتب بواپسي منگا كر ملاحظه كيجيے - تا كه آپ تاريخ مقرره پر فرمايش بهيج سكيں -

ا ۸ ، ـــ آ ر ر
منيجر وطن لاهور

لیکن بالاخر اسکے لیے بھي وہ وقت آگیا جو ہر قوم کے لیے آنے والا ہے - دشمنوں نے حملہ کیا اور وہ شاہي نوسوس جہاں انسانوں کي جان کے ساتھہ کھیل ہوتے تھے خود تاراج و آتشزدگي کا شکار ہوکے خاکستر کے ڈھیروں میں روپوش ہوگیا !

اوپر جو قصے آپنے پڑھے ہیں وہ اسي عہد کے ہیں - تازہ تنقیبات میں اس عہد کے بہت سے آثار نکلے ہیں ' جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ منوني تمدن بہت سي حیثیات سے اعلی درجہ کا تھا -

اس عہد میں شہروں کے نقشے نہایت عمدہ ہوتے تھے' اور نہ صرف نقشے عمدہ ہوتے تھے بلکہ بنتے بھي خوب تھے - مکان عموماً وسیع اور کشادہ ہوتے تھے' اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ ان مکانوں میں باقاعدہ نالیوں کا انتظام ہوتا تھا - جو اس تمدن کي ایک حیرت انگیز خصوصیت ہے -

فن تعمیر کے علاوہ دوسرے صنائع میں بھي انکي کامیابیاں قابل ذکر ہیں -

اب تک یہ خیال کیا جاتا تھا کہ یونانیوں سے پہلے اور خود یوناني ایک عرصہ تک نوشت و خواند سے محروم تھے ' مگر ان نو دریافت آثار سے اس نظریہ کي تکذیب ہوتي ہے - اس قوم کے پاس ایک خط تھا جو اس زمانے کے لحاظ معقول حد تک ترقی یافتہ تھا -

آپ کو معلوم ہوگا کہ مصریوں میں حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے - جس مفہوم کو وہ ادا کرنا چاہتے تھے اگر وہ مادي ہوتا تو خود اس کي تصویر بنا دیتے ' اگر غیر مادي ہوتا تو اس مفہوم کے لیے جو لفظ ہوتا اسکے ہر حرف کے لیے ایک ایسي شے کي تصویر بناتے ' جسکے نام میں پہلا حرف وهي ہوتا - اس رسم الخط کو خط تصویري (Hieroglyphic) اسکي اول الذکر شکل کو خط خیالي (Ideography) اور ثاني الذکر شکل کو خط صوتي (Phonotic) کہتے ہیں -

مصریوں کي طرح منونیوں کے یہاں بھي حروف کے لیے مخصوص نقوش نہ تھے بلکہ تصویروں سے کام لیتے تھے - البتہ ابتداً اس میں وہ تنظیم و تنسیق نہ تھي جو مصریوں کے خط تصویري میں تھي - لیکن بعد کو اس طرز تحریر نے خط تصویري کي شکل اختیار کر لي -

مگر ظاہر ہے کہ خط تصویر ایک دشوار عمل اور دیر طلب خط ہے - اور قدرتاً ایک ذہین اور عملي قوم یہ چاہیگي کہ اپنے روز مرہ کے لیے کوئي آسان اور مختصر رسم الخط ایجاد کرے -

منونیوں نے اپنے رسم الخط کو آسان اور سادہ بنایا ' اور خط تصویري کے بدلے خط مستقیم (Linear Seript) میں لکھنا شروع کیا - نوسوس کي تحریریں زیادہ تر اسي خط میں ہیں - خط مستقیم خط مسماري (Cunieform) سے کہیں زیادہ آسان اور سادہ ہے جو میسو پوٹیمیا کے حفریات میں نکلا ہے -

اسوقت آپکے سامنے ایک طبق کي تصویر ہے - اگر اسکي ناہموار شکل اور بد نما نقوش کو دیکھیے' تو لطف و خوبي تو ایک طرف ' بہت سي نگاہیں اسے نظر بھرکے دیکھنا بھي پسند نہ کرینگي ' مگر یہي طبق اپني قدامت اور تاریخي نتائج کي وجہ سے اسدرجہ عزیز الوجود اور گرانقدر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر رسالوں نے اسکے فوٹو شائع کیے ہیں -

اس طبق کو (Pheastos Disc) کہتے ہیں - یہ مٹي کي ایک ناہموار گول پلیٹ ہے - اسکا قطر قریباً ۶ ' ۷۶ انچ ہے - اسکے دونوں رخوں پر خط تصویري میں کچھہ لکھا ہوا ہے - اس طبق میں ۲۴۱ علامتیں اور ۶۱ علامتوں کے گروپ ہیں - ان علامتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تصویریں گیلے گوندے پر علحدہ علحدہ چھاپي گئي ہیں -

اس طبق کے متعلق سب سے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کس عہد کا ہے ؟

تازہ تنقیبات میں اس طبق کے علاوہ نوسوس کے اور بہت سے آثار نکلے ہیں مگر اس طبق کے نقوش کے چار خمس تو ان آثار کے نقوش بہت ہي مختلف ہیں صرف ایک خمس ان نقوش سے ملتا ہے مگر یہ مشابہت اس اختلاف سے کم ہے -

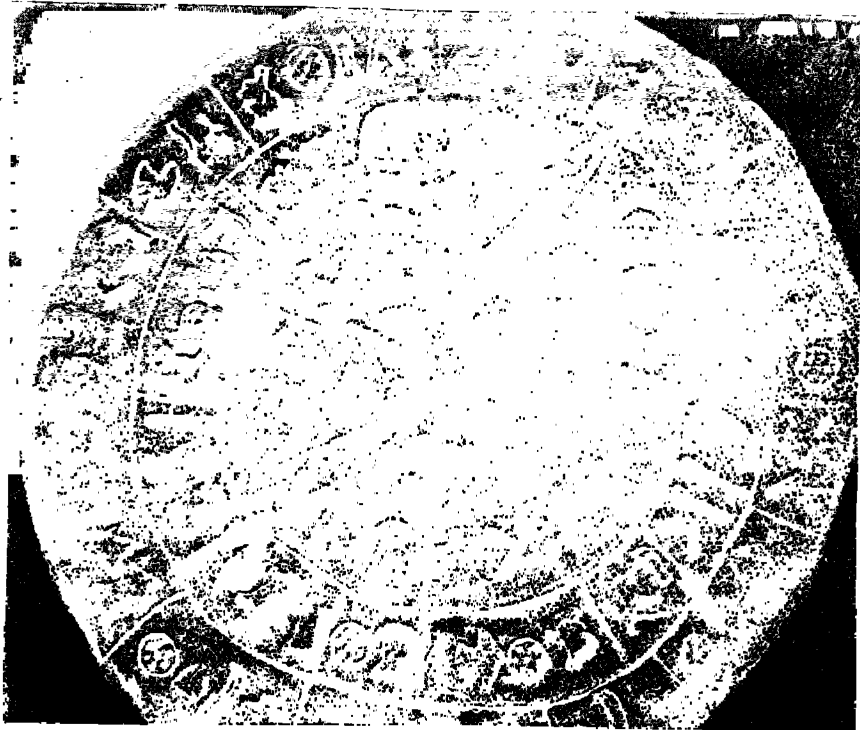
ذرا غور سے دیکھیے ! اس میں مردوں کي تصویروں میں سر منڈے ہوے ہیں - عورتوں کي تصویریں چوڑي' بھدي ' اور بدنما ہیں - ان صورتوں [illegible] دوشیزہ عورتوں کي تصویروں سے کیا واسطہ' جو دوسري تصو[illegible]یں اپنے نازک پیریشیان (Parisian) لباس دکھائي گئي ہیں اسمیں جہاز کي تصویر بھي اس تصویر سے بالکل علحدہ ہے جو نوسوس کے کھنڈروں میں ملي ہے ' اور عمارت تو مقبرہ لیشین (Lycian) سے ' جسکے نمونے ابھي تک برطاني عجائب خانہ میں محفوظ ہیں' اسقدر ملتي ہوئي ہے' کہ دیکھکے حیرت ہوتي ہے !

اس طبق کے متعلق سر ارتھر ایونسکي یہ راے ہے کہ:

(۱) یہ اهل کریت کا کام نہیں -

(۲) یہ کوئي مذهبي تحریر ہے -

اگر یہ طبق اهل کریت کا نہیں تو پھر کس کا ہے ؟ اسکے جواب میں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ کسي ایسي تہذیب کي یادگار ہے جو اهل کریت کي تہذیب کے همشکل اور اس سے نہایت قریبي طور پر متحد ہے - اس کے لیے وہ جنوب و مغرب ایشیاء کوچک کي لیشین تہذیب کو تجویز کرتے ہیں -



طبق فیستاس جو کریت کے غاروں سے نکلا ہے

اگر یہ مان بھي لیا جائے کہ یہ مذهبي تحریر ہے تو پھر بھي یہ سوال باقي رهجاتا ہے کہ یہ کیا ہے ؟

اسکے جواب میں سر ارتھر ایونس کہتے ہیں کہ کسي دیوي کي تعریف ہے - اسمیں ایک یوناني تصویر میں زمانے سنیے کو خاص طور پر نمایاں کرنے کي کوشش کي گئي ہے - اس کے بغور دیکھنے کے بعد یہ نتیجہ بیجا نہیں معلوم ہوتا کہ اسکا اشارہ کسي دیوي کي طرف ہے' جیسے کبیبي (Kybebe) یا دیاناے ایفیسس (Diana of Ephesus)

دو اور شخص ہیں جنہوں نے اس تحریر کي تشریح کي کوشش کي ہے' ایک کیلیفورنیا یونیورسٹي کے پروفیسر هیمپل - دوسرے نیوہم کالج کي مس ٹیول - پروفیسر هیمپل کہتے ہیں ' کہ یہ درگاہ میں تاراج شدہ مال کي واپسي کي یاد داشت ہے - مس ٹیول کي راے ہے کہ یہ کوئي قدیم متروک الاستعمال نظم ہے - مس موصوف سر ارتھر ایونس کے همخیال ہیں - لیکن سچ یہ ہے کہ ابھي کوئي امر قطعي نہیں اور اثریین کي کوشش کے لیے یہ میدان خالي ہے -

و مددگار' جو خدا نے همارے واديوں اور همارے پهاڑوں کي چوٹيوں ميں وديعت کي هيں -

مجهے يه منظر ناگوار نهيں که ان دونوں ميں سے جاهل عالم سے سيکهرها هے اور عالم اپنے نور علم کي بارش جاهل پر کر رها هے -

البته مجهے يه کسي طرح گوارا نهيں که ابناء وطن مملوک و غلام هوں جنکے هاتهه ميں نه انکا مذهب هو نه انکي عزت - کيونکه اس زندگي سے تو موت زياده آسان اور خوش ذائقه هے -

اذا لم تکن الا الاسنه مرکباً
جب سواري کے ليے صرف نيزے هي هوں
فلا يسع المضطر الا رکوبها
تو ايک مجبور کے ليے اسپر سوار هونا ناگزير هے

آزاد انسان کي قيمت اور اسکي خوشگوار زندگي کا لطف مجهے تجربه و سفر نے بتايا - غلامي کي تلخي کا يقين مجهے اسي تجربه و سفر سے هوا ' اور اس سے که ميں نے اپنے شهر اور اپنے گهر ميں سوداني غلاموں کو پلتے ديکها -

ميں نے اپنے والد کے پاس نازوں ميں پرورش پائي هے - اور ميں اپنے سفروں ميں هميشه خوشحال رها هوں - اسليے ميں جانتا هوں که تمدن کيا هے ؟ هاں ! ميں محلوں ميں رها هوں ' اور شاهي دسترخوان پر بيٹها هوں ' اور دنيا کي دوسري لذتوں سے واقف هوں ' مگر بايں همه آزادي کي راه ميں هر مشکل امر کو آسان سمجهتا هوں -

اسي آزادي کي بدولت ميں نے پہلے بهي (سلطان عبد الحميد کے عهد ميں ) جلا وطني قيد کے مصائب برداشت کيے ' اور اب بهي نهايت موٹا جهوٹا کهاتا هوں ' اپنے گهوڑے کي زين کا تکيه لگاتا هوں ' کهاري پاني پيتا هوں ' راتوں کو تاريکي اور بارش ميں اور دن کو دوپهر کے وقت دهوپ ميں پهرتا هوں - ليکن يه تمام تکليفيں مجهے شهد سے زياده شيريں معلوم هوتي هيں ' اور ان سے ميرے جسم ميں ' قوت اور دل ميں استقلال و ثبات اور زياده هوتا هے -

نفس بالطبع لذايذ زندگي کي طرف مائل هے - اسليے ميں بهي اسکا مشتاق هوں ' مگر بشرطيکه عزت و شرف محفوظ رهے - اور يقيناً يهي حالت هر شخص کي هوگي جو ميرے هم آهنگ هوگا -

پس اے جناب والي ! همارے اور اپني عزت کي حفاظت کيجيے ' اور اپني سلطنت کو مشوره ديجيے که شاهي فرمان کے بموجب همارے خود مختاري کي تصديق کرے - اور آئيے ! هم اور آپ ملکے اس ملک کي سرسبزي اور اسکے باشندوں کي بهبودي کي کوشش کريں ' کيونکه الله نے يه فيصله کر ديا هے که هم اور آپ بهي اسيطرح همسايه بنکے رهيں ' جسطرح که همارے آپکے آباء و اجداد رهتے تهے -

ديکهيے ! ايسا نه هو که آپ خود غرض ' طماع ' اور کم عقل اشخاص کے کہے ميں آجائيں - اور اپني سلطنت کو همارے ساتهه ايک نئي جنگ ميں مبتلا کرديں ' جسکے انجام کي آپکو کچهه خبر نهيں - کيونکه مدد و نصرت تو الله هي کے هاتهوں ميں هے - وه جسکو چاهتا هے عطا فرماتا هے ' بارها ايسا هوا هے که بهت سي چهوٹي جماعتيں محض اس کارساز قدير کي نصرت بخشي سے بڑي جماعتوں پر غالب هوئي هيں -

اے جناب والي ! آپکے پاس ايک عرضي بهيجتا هوں جو اور عرضيوں کے ساتهه آج ميرے پاس آئي هے - اس سے ان اهل ورقه کا جهوٹ معلوم هوتا هے جنکو آپ سچا سمجهتے هيں - براه عنايت اسکو اپنے کسي لائق مترجم کي زبان سے سنيے -

ميں نے آپکے پہلے جواب کے جواب ميں اپنے فيصلے اور اعلان سے آپکو مطلع کيا تها - اور آپ سے اسکا جواب مانگا تها - مگر آپ نے توجه نه کي اور اس سوال کو بغير جواب کے واپس کرديا -

اسليے ميں نے مجبوراً وه کيا جو ميرا فرض تها يعني دول عظمى کو تار کے ذريعه سے اپني خود مختاري کي اطلاع دي - اس کارروائي سے پہلے ميں نے آپکے جواب کا انتظار کيا ' مگر افسوس که آپ نے جواب نهيں ديا -

اے جناب والي ! شايد آپکا يه خيال هے که هم صرف ترکوں کے بل پر لڑتے تهے ' اسليے آپ چاهتے هيں که ايک هي معرکه سهي مگر آپ هميں آزما ضرور ليں - اگر يه هے تو همارے يهاں بهي لوگوں کو يقين هے که آپکي فوج همارے سامنے بڑے بڑے مورچوں اور جهازوں کي مدد سے ٹهير سکي - ايسي حالت ميں کيا آپ کو يقين هے که آپ ان مقامات ميں بهي کامياب هونگے ' جو ساحل سے دور هيں ؟ کيا هم کو اور آپکو محض تجربه کے ليے طرابلس اور اطاليا کے فرزندوں کے خون سے کهيلنا چاهيے ؟ ليکن اگر آپ اسي پر مصر هيں تو بسم الله آئيے هم مدافعت کے ليے حاضر هيں و الله معنا '

جو کچهه ميں نے لکها هے يه انسداد خونريزي کے ليے ايک قسم کا مشوره هے اسکا اظهار مجهے اسليے مناسب معلوم هوا که داخله سے عرضي آئي تهي ' جو آپکے پاس مرسل هے - آپ هميشه سلامت رهيں "

٢٠ محرم الحرام سنه ١٣٣١ھ مرکز جبل

الامـــر
سليمان الباروني

ميں نهيں سمجهتا که دنيا ميں کوئي ايسا عقلمند بهي هوگا جو مجهے رشوت ستاني کا الزام دے ' اور وه يه جانتا هو که ميں نے تونس ميں اسوقت پناه لي جب ميرے پاس سامان جنگ ميں سے جو کچهه تها وه سب ايسي شديد لڑائي ميں صرف هوچکا تها جسکے هول سے بچے بوڑهے هوجاتے هيں ' اور جسميں اطاليوں کي جان و مال کو ميں نے اتنا نقصان پهنچايا که آج تک کبهي نهيں پهنچا تها - پهر اسکے بعد ميں نے اسليے اپنے اسلحه فرانسيسي افسر کے حوالے کرديے که وه مجهے سرزمين تونس ميں داخل هونے دے -

آخر يه سونچيے که حکومت اطاليا مجهے اپنا روپيه کيوں ديتي ؟ ميں نے تو صلح کي گنجايش هي نهيں رهنے دي - اسکا برابر مقابله کرتا رها ' يهاں تک که اس نے فوج اور توپوں کي کثرت سے بزور و جبر مجهه سے ملک ليليا -

ميں جانتا هوں اخبارات کے مراسله نگاروں نے بعض اطالي اخبار کي تحرير کو باور کيا ' يا يه افواه طرابلس کے ان لوگوں کے منه سے سني جنکے پيٹ اطاليوں نے رشوت سے بهر ديے هيں اسليے انکي دل کي آنکهيں اندهي هوگئي هيں ' اور وه مجهکو بهي اپني طرح سمجهتے هيں -

اگر اخباروں کے مراسله نگار ' جنميں ٹائمس کا مراسله نگار بهي شامل هے ' حکومت اطاليا کے اعلى افسروں سے دريافت کرتے تو وه انهيں اصلي واقعه بتا ديتے - کيونکه يقيناً ان افسروں نے سنا يا خود ان رجسٹروں کو ديکها هوگا جنميں رشوت لينے والوں کے نام قلمبند هيں - وه هر اس شخص کو جانتے هيں جس نے ذلت و خواري کے ساتهه سر جهکا کے شرف و عزت کي قيمت لينے کے ليے اپنا حقير هاتهه بڑهايا هے -

مجهے يقين هے که انهيں ميرا نام انهي رجسٹروں کے سرورق ميں ملا هوگا جن ميں وه مشهور معرکے اور شب خون قلمبند هونگے ' جو

# الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half-yearly " " 4-12

نمبر ۷ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 18, 1914.


## فہرست مضامین



## تصاویر



## الاسبوع

جزائر کے متعلق دول کی یاد داشت قسطنطنیہ اور اتھینس میں پیش ہوگئی ، تینڈوس ، امبروس ، اور کیسٹیلا زیز کے تمام جزائر یونان کو اس شرط پر دیے گئے ہیں کہ وہ اس امر کی ضمانت کرے کہ ان جزائر میں بحری مرکز نہ بناے جائینگے اور نیز یہ کہ مسلمانوں کے حقوق کا احترام کیا جائیگا -

دولت عثمانیہ اور یونان دونوں کے جواب آ گئے ہیں - یہ دونوں جواب گول ہیں - دولت عثمانیہ کا جواب پرزور ہے - باب عالی نے لکھا ہے کہ اسکو امید تھی کہ جو جزائر کہ ابناوں کے قریب ہیں یا ایشیاء کوچک کا جزء ہیں انکا فیصلہ دول اس طرح کرینگی کہ جن سلطنتوں کا ان سے تعلق ہے انکے مصالح کے موافق ہوگا . . . . . . وہ ( باب عالی ) فرائض امن کو مانتا ہے مگر اس وقت تک جب تک مطالبات جائز حدود سے باہر نہ ہوں -

نارقش الجیمذی زیتنگ کا بیان ہے کہ مسئلۂ تخت البانیا کا حل روبہ ترقی ہے - اسٹریا اور اطالیا نے البانیا کے واسطے قرض کی ذمہ داری لیلی ہے - دوسری سلطنتیں بھی پچاس ہزار اسٹرلنگ تک کی ذمہ داری کے لیے تیار ہیں -

وینس میں اطالیا کے جنگی جہاز " کورتلو " کا انتظار کیا جارہا ہے جو اسلیے آ رہا ہے کہ تارنس کے ہمراہ بغرض حفاظت رہے - شہزادہ وائنڈ تارنس ہی میں دو ریزہ جائینگے -

ریوٹر نے یہ افواہ مشہور کی تھی کہ اگر بلغاریا اور دولت عثمانیہ کا زیر تجویز اتحاد مکمل ہوگیا تو رومانیا اور سرویا یونان کے ساتھ ہونگے - مگر موسیو وینزلوس وزیراعظم یونان نے اپنے سفر یورپ سے واپس آنے کے بعد وزراء کو یقین دلایا ہے کہ سرویا ، رومانیا ، اور یونان کی مفاہمت کی وجہ سے بلقان کی حالت سابقہ محفوظ ہوگئی ہے - اب یونان اور دولت عثمانیہ میں پیچیدگیوں کا پیدا ہونا نا ممکن ہے -

۱۶ ماہ حال کو یونانی وزراء میں بہت سے امور میں مباحثہ ہوا ، جس میں بیڑے کی فوری ترقی بھی شامل ہے -

ایشیاء کوچک میں اصلاحات کے متعلق دولت عثمانیہ روس اور جرمنی میں آخری فیصلہ ہولیا ہے - بطلس اور ارض روم کی ہدگانی مجالس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلمان ممبر ہونگے - خرپوت ، سیواس ، اور دیار بکر کی مجالس میں اعضاء کی تعداد آبادی کی نسبت سے ہوگی -

پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگیا - دار العلوم اور دار الامراء دونوں میں ہوم رول بل کے متعلق نہایت گرم مباحثے ہوے - مسٹر لوید جارج نے کہا کہ " السٹر کے متعلق تجاویز کو حکومت اپنی ذمہ داری پر پیش کریگی یہ ایک گراں ترین ذمہ داری ہے جو کسی حکومت پر عائد ہوئی ہے - اگر مخالف جماعت اسکی مخالفت کرتی ہے تو وہ اسکے نتائج کی ذمہ دار ہے " - سر ایڈ ورڈ کیرسن نے کہا کہ اگرچہ یہ تجویز کیا گیا کہ السٹر کو علحدہ کردیا جائے تو میں فوراً السٹر سے ہونگا اور انکے متعلق گفتگو کرونگا لیکن اگر السٹر کو بزور قبلن پارلیمنٹ کے ماتحت لیا گیا تو شخصی نتائج کو نظر انداز کرکے میں مقاومت کی پالیسی میں لوگوں کا آخر تک ساتھ دونگا - مسٹر بونر لا نے کہا کہ السٹر کو بل کے حدود سے ضرور نکلنا چاہیے - مسٹر ایسکویتھ خانہ جنگی روکسنے ہیں اسطرح کے تجاویز ایسے ہوں کہ اہل السٹر اسکو منظور کرسکیں - یا خود السٹر جائیں -

بالاخر یہ طے ہوا کہ ووٹ لیے جائیں - مسٹر والٹر لانگ کی ترمیم کے متعلق ووٹوں کی تعداد کا استقبال مخالف جماعت کی طرف سے استعفادہ کے نعروں میں ہوا -

## اطلاع

ایڈیٹر الہلال بعض ضرورتوں سے سفر میں ہیں مقالۂ افتتاحیہ وقت پر موصول نہیں ہوسکا اسلیے یہ پرچہ اسکے بغیر نکلتا ہے - انشا اللہ تعالے آئندہ نمبر کی ترتیب بدستور سابق ہوگی -

( سب ایڈیٹر )

## الہلال کی ششماہی مجلدات

### قیمت میں تخفیف

الہلال کی شش ماہی جلدیں مرتب و مجلد ہونے کے بعد آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتی تھیں لیکن اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو ، اسکی قیمت صرف پانچ روپیہ کردی گئی ہے -

دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

( منیجر )

# شئون عثمانيه

## ...ان عثـ... ان اول

### جديد عثماني دريڈ ناٹ



مکه معظمه کا ایک اجتماع رسمي جسمیں ارادہ سنيه يعني فرمان سلطاني پڑھا جارھا ھے

دولت عثمانيه کے نوخريد ڈريڈناٹ کا تذکرہ ھم گذشته نمبر میں اخبار و حوادث کے سلسلے میں کرچکے ھیں - اس نمبر میں ھم اِسکے حالات کسیقدر تفصیل سے لکھنا چاھتے ھیں -

( داستان خريداري )

سنه ۱۹۰۶ ع میں حکومت برازیل نے یه طے کیا تھا که اُسکے جنگي بیڑے میں تین قوي ترین جہازوں کا اضافه کیا جاے - چنانچه حسب قرار داد حکومت نے جہاز کے کارخانوں سے گفتگو شروع کي - اس ڈریڈناٹ کے متعلق کارخانه ارمسٹرونگ سے معامله طے ھوگیا' اور جہاز کي تعمیر شروع ھوگئي - جہاز ابھي طیار نہیں ھوا تھا که اطالیا نے طرابلس پر فوجکشي کي - اس جنگ میں ترکوں کو اپني بحري کمزوري کا خمیازہ کھینچنا پڑا - وہ اس مٹھي بھر فوج کو ذرا بھي مدد نه دے سکے' جو اگرچه اپنے سے کئي گونه زیادہ دشمنوں میں گھري ھوئي تھي' مگر با ایں ھمه داد شجاعت دیرھي تھي -

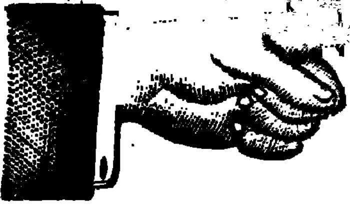


سید حسین شریف حال مکه معظمه جنھوں نے گذشته فتنه یمن میں دولت عثمانیه کي بیش قرار خدمات انجام دیے ھیں

یه کہنا تو صحیح نہیں که ترک اس جنگ سے پہلے اپنے بیڑے کی طرف سے بالکل غافل تھے' کیونکه انکا ایک جہاز اینلڈ یارڈ میں بن رھا تھا جسے اطالیوں نے اعلان جنگ کے بعد اس بناء پر گرفتار کر لیا که وہ دشمنوں ( ترکوں ) کي ملک ھے - البته اس جنگ نے اس احساس کو تیز اور اس جہاز کي گرفتاري نے تیز سے تیز تر کردیا - بیڑے کي تقویت و ترقي کا جوش پبلک میں پھیل گیا' اور مخلص و سر برآوردہ ترکوں کو ( جو قریباً سب اتحادي تھے ) ایک نئے جہاز کي خریداري کي فکر دامنگیر ھوئي -

اس بیان کي تائید کے لیے ھم جمعیة اعانت اسطول عثماني " کي طرف اشارہ کرینگے -

اس خیال کي تکمیل کے لیے باب عالي نے نومبر ۱۳ ع تک ( نومبر خارج ھے ) جو کچھه کیا ھم اسے اسلیے قلم انداز کرتے ھیں که وہ ھمارے اس سلسله داستان کا کوئی اھم حلقه نہیں - نومبر سنه ۱۳ ع میں اس ڈریڈ ناٹ کي



## درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جان سکتا هے



یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکھئے ! آج ارسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورة - بهنگ - بلاڈونا پرتاسراي ' اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑهه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه<br>
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے<br>
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتهر ر پروپرائٹر<br>
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳<br>
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائی حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے<br>
قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

## اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت
## ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار" یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظر سے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اس کی صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کی جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

**منیجر الهلال ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -**

## مسیح انٹی ملریا مکسچر
## اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که

# افکار و حوادث

## شکسـ ت صلـ ح

## اصـ : روداد ا وا !!!

الحمد لله که حادثۂ " زمیندار " کے متعلق هر طرف سے صدائیں آتهه رهي هیں - متعدد مقامات میں جلسے منعقد هوچکے هیں ' اور انکا سلسله برابر جاري هے - کلکته میں " پریس ایسوسي ایشن " کے طرف سے هندو مسلمانوں کا ایک عظیـم الشـــان متحده جلسه ٹون هال میں منعقد هونے والا هے ' جواب تک منعقد هوچکا هوتا اگر بعض موانع پیش نه آگئے هوتے - علی الخصوص کونسل کي شـرکت کي وجـه سے مسٹـر سریندر ناتهه بینرجي کي پیهم غیر موجودگي جو درمیان کے تمام ایام تعطیل میں پیش آتي رهي - غالباً اس جلسے کے پریسیڈنٹ هندوستان کے مشهور فاضل ڈاکٹر راش بهاري گهوش هونگے -

اس سے بهي اهم تر اور اصلي کارروائي یعني دوبارہ اجرا کي سعي بهي برابر جاري هے ' اور کارپردازان زمیندار کا ایک وفد دورہ کر رها هے - نواب وقار الملک بهادر قبله نے اس بارے میں جو تحریر شائع فرمائي هے ' اور اپنا قابل احترام چنده پیش کیا هے وہ خاص طور پر قابل ذکر هے -

لیکن وقت کا اصلي سوال یهیں تک پهنچکر ختم نهیں هو جاتا بلکه وہ بدستور باقي هے :

باین که کعبه نمایاں شود ز پا منشین
که نیم گام جدائي هزار فرسنگ ست !

بهت سے لوگ هیں جو اپنے ارد گرد طرح طرح کي مجبوریوں کا حصار پاتے هیں ' اور اسلیے صاف صاف زبان میں اصلیت ظاهر نهیں کرتے یا نهیں کرسکتے ' مگر میرے لیے تو اس قسم کي کوئي مجبوري نهیں هے ؟ پهر میں کیوں خاموش رهوں ؟

میرے عقیدے میں ضرورت اور وقت ' جب حق کے ساتهه جمع هو جائیں تو پهر خدا کے اس بنائے هوے سقف نیلگوں کے نیچے کوئي شے ایسي نهیں جو اعلان کیلیے " مجبوري " هوسکے ' اور اگر هو تو وہ تمهارے حس کا قصور هے - " اعلان حق " کے وجوب کا بطلان نهیں هوسکتا -

میں موجودہ حالات کو کبهي بهي ایسي تعبیرات باطله سے مخفي نهیں کرسکتا ' جس سے اسکي اصلي حقیقت پر پردے پڑ جائیں - اگر تم کسي خوں چکاں نعش پر ایک ریشمي لحاف ڈالدوگے تو کیا لوگ مان لینگے که مردہ لاش نهیں هے ' زندگي کي خواب نوشیں هے ؟

هاں ' جیسا که میں نے همیشه کها هے ' آج بهي کهتا هوں - مسلمانان هند آج اپني زندگي کي سب سے بڑي مشکل منزل سے گذر رهے هیں ' جهاں خطرے بهت اور کمین گاهیں قدم قدم پر هیں - فرصت مفقود هے اور مهلت نابود - بیداري غیر منقطع اور مستعدي پیهم چاهیے - یه ایک دائمي آزمایش کا مرحله هے جهاں سکون ایک دم کیلیے بهي میسر نهیں - ایک آزمایش ختم نهوگي که دوسري آزمایش شروع هو جائیگي - یه جان نثاري کي زندگي اور قرباني کي بستي هے - یهاں زندگي اسي کیلیے هے جسکا دل قرباني کے هر سوال کا جواب دے اور جسکا هاتهه بخشش و نثار سے کبهي بهي نه تهکے - حتی که لینے والے لیتے لیتے تهک جائیں پر دینے والونکو لٹنے اور قربان هونے سے سیري نهو !

سخت جاني تو نه همت هاریو هنگام قتل
دیکهنا هے ' زور کتنا بازوے قاتل میں هے !

جنگ کي اصلي گهڑیاں وهي هوتي هیں جب مقابله شروع هوتا هے ' اور درخت جب تک ابتدائي نشو و نما کے مرحلے میں هے ' اسي وقت تک زیادہ دیکهه بهال کي ضرورت هے - مسلمانوں کي کشاکش حیات کا معرکه شروع هوا هے ' اور بیداري کے بیج نے ابهي صرف چند نازک شاخیں هي پیدا کي هیں ' پس اگر آج اسکي حفاظت نه کي گئي جبکه وہ پیدا هوا هے ' تو کیا کل کو اس زمین کي حفاظت کروگے جهاں ایک پامال شدہ پودے کے آثار هلاکت کے سوا اور کچهه نهوگا ؟ فاتقو الله یا اولی الالباب !

میں نے ابهي کها که یه آزمایشوں کي منزل اور قربانیوں کي زندگي هے ' اور ایسا هوگا که ایک آزمایش ختم نهوئي هوگي که دوسري شروع هو جائیگي - اب میں زیادہ کهول کر کهتا هوں که گري هوئي قوموں کے اٹهنے کا اور سونے والوں کے هشیار هونے کا اصلي راز اسي میں هے - وہ جب اٹهتے هیں تو سلانے والے مثل اس خونخوار شکاري کے جو یکایک اپنے صید گرفتار کو آزاد هوتا دیکهے ' پوري قوت اور کامل تیزي سے تعاقب کرتے هیں ' اور پهر یکے بعد دیگرے گرفتاري کي هر تدبیر عمل میں لاتے هیں -

ایسي حالت میں آزادي اسي کو نصیب هوتي هے جو بهت نه هارے اور برابر دوڑتا هي رهے ' کیونکه اگر تهک کر گر پڑیگا تو پهر شکاري کے پنجه سے رها نهوسکے گا - آسے قدم قدم پر دام ملیں گے ' اور اسکي هر جست کے ساتهه ایک کمند بهي پهینکي جائیگي - اگر کهیں بهي اسکا پانوں الجها اور ایک لمحه کیلیے بهي اس کي رفتار رکي ' تو پهر اسے کبهي بهي آزادي نصیب نهوگي ' کیونکه قاعده هے که جو شکار ایک مرتبه چهوٹ کر پهر پهنستا هے ' اسکے هاتهه پانوں زیادہ مضبوط رسیوں سے باندهے جاتے هیں - اس نے خود بیدار هوکر شکاري کو بهي بیدار کردیا هے : وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم یتفکرون !

پس اگر آزمایشیں متواتر هیں ' اور مهلت و فرصت مفقود هے تو اس سے گهبرانا عبث هے ' کیونکه جس منزل سے گذر رهے هو ' وهاں ایسا هونا لکهدیا گیا هے - یه بچوں کا کهیل نهیں هے - قومي زندگي اور حیـات سیـاسي کي تعمیر هے - یهاں کام مسلسل اور محنت لگاتار هوني چاهیے - ایک آزمایش کا جواب ابهي نهیں دیچکوگے که ساتهه هي دوسري صداے جاں طلبي سنائي دیگي - یهاں صرف راحت کے دشمن اور فرصت کے فراموشکار هي قدم رکهه سکتے هیں - جسکي همت دو چار آزمایشوں هي سے تهک جانے والي هو اسکي بزدلي کے دکهـه کا صرف ایک هي علاج هے - یعنے راہ سے هٹ جاے تا اوروں کیلیے ٹهوکر کا پتهر نه بنے :

گریزد از صف ما هر که مرد غوغا نیست
کسیکـه کشته نشد از قبیلـۂ ما نیست

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين
القرآن الحکیم

# الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

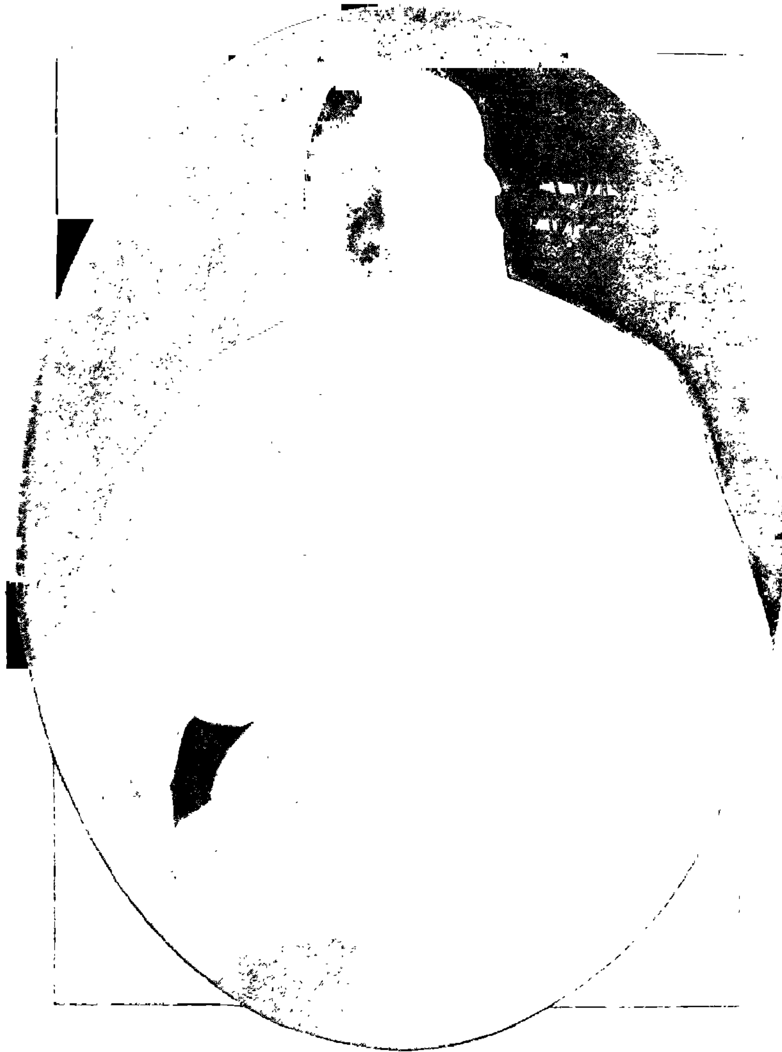
میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ۸ | کلکتہ : چہارشنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.



قیمت فی پرچہ
ساڑھے تین آنہ

[ ترجمه از انگريزي ]

مسٹر ای - سي - متر - آئي - سي - ايس تسترکٹ
و سيشن جج هوگلي و هوڑه

ميرے لڑکے نے مسزز ايم - ان - احمد اينڈ سنز [ نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹريٹ کلکته ] سے جو عينکين خريدي هيں ' وہ تشفي بخش هيں - همنے بهي ايک عينک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تيار هوئي هے - يه کارخانه موجوده دور ميں ايمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک ميں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا يقيناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهيں چاهتا که ميري بينائي مرتے دم تک صحيح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هيں تو صرف اپني عمر اور دور و نزديک کي بينائي کي کيفيت تحرير فرمائيں تاکه همارے تجربه کار ڈاکٹروں کي تجويز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عينک بذريعه وي - پي - کے ارسال خدمت کيجائے -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عينک ۳ روپيه ۸ آنه سے ۵ روپيه تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتهر کي عينک کے - ۸ روپيه سے ۱۲ روپيه تک محصول ۲ آنه -

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹريٹ ڈاکخانه ويلسلي - کلکته

## اهل قلم کو مژده

کيا آپ ملک برهما ميں اپني کتاب ميرے ذريعه فروخت کرنا چاهتے هيں ؟ اگر منظور هو تو شرائط و کميشن بذريعه خط و کتابت طے فرمائيے "

منيجر يونيورسل بک ايجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹريٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

## هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي کار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائيں (جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئي هيں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانه سے مل سکتے هيں) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کريں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستاني دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي کارخانه هے -

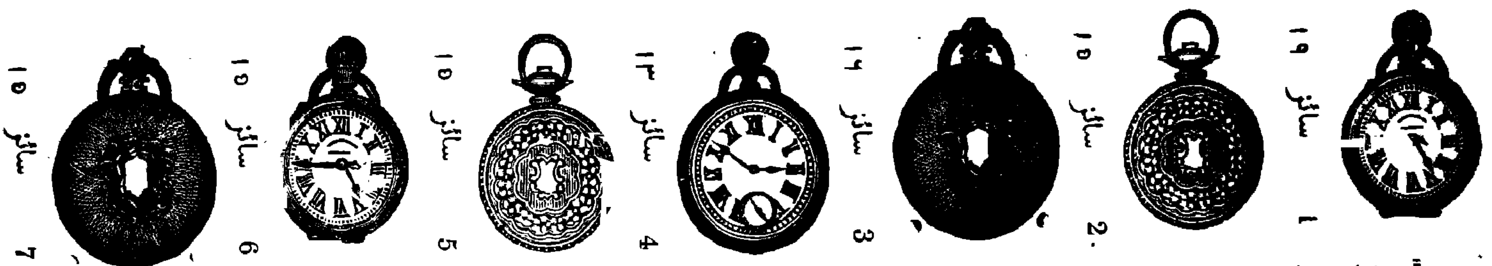
فهرست ادويه مفت، (خط کا پته)

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

## بالکل مفت

مولوي ظفر علي خاں ايڈيٹر اخبار "زميندار" کي سوانح عمري معه کلنڈر سنه ۱۹۱۴ع کا صرف دو پيسه کا ٹکٹ براے محصول ڈاک آنے پر روانه کررهے هيں - ذيل کے پته پر جلد درخواست کيجيے -

## منيجر ميو چوئل ٹريڈنگ ايجنسي
## موچي دروازه لاهور.



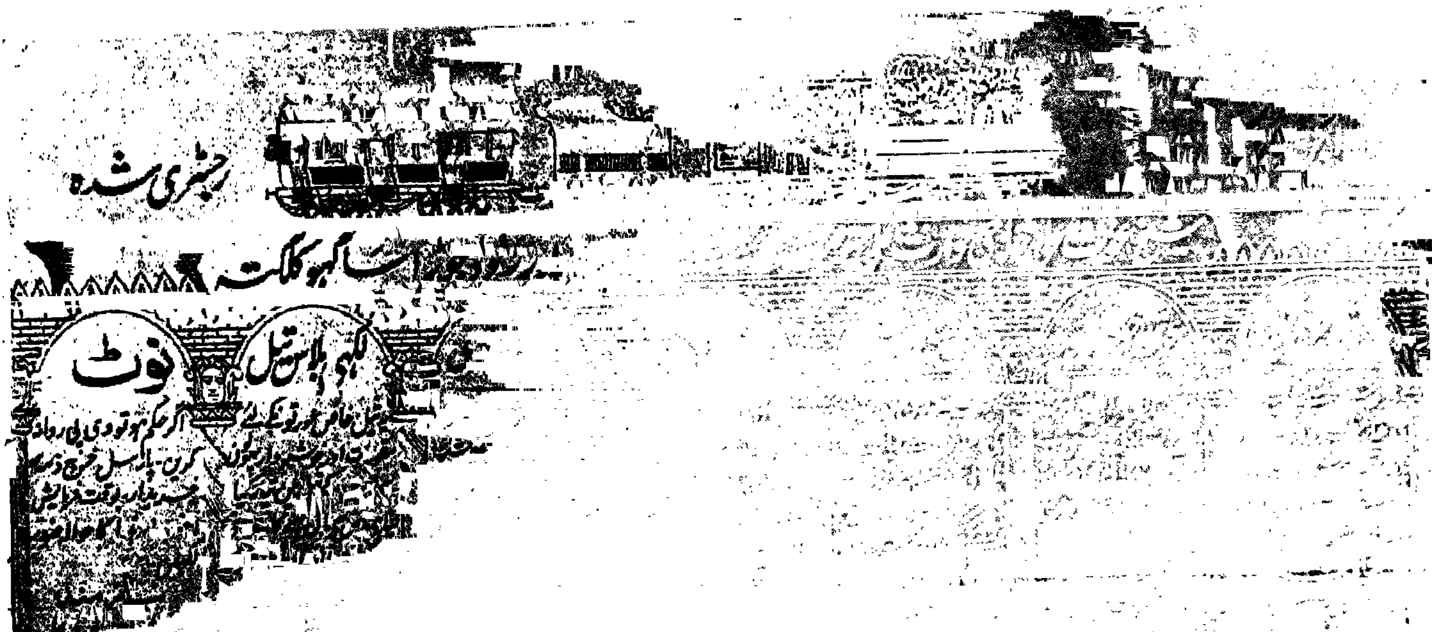
1 ــ سسٹم راسکوپ ليور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول دو روپيه آٹهه آنه
2 ــ امير واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل متل کيس ٹهيک ٹائم دينے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول پانچ روپيه
3 ــ چاندي ڈبل کيس ليور واچ نهايت مضبوط هر جوڑ ونپر ياقوت جڑا هوا گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول باره روپيه
4 ــ چاندي کي ليڈي واچ يا هاتهه کو زيب دينے والي اور خوبصورتي ميں يکتا معه تسمه گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول چهه روپيه
5 ــ چاندي ڈبل کيس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹائم ميں آزموده گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول سات روپيه
6 ــ پٹنٹ راسکوپ سسٹم ليور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول تين روپيه آٹهه آنه
7 ــ کرو والزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل کيس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قيمت معه محصول پندره روپيه

نوٹ خدا کا شکر هے که جسقدر همارے معزز خريدار اس اشتهار سے گهڑياں منگائے هيں آجتک کسي نے شکايت نهيں کي

المشتهر :ــ ايم - اے - شکور اينڈ کو نمبر ۱ - ۵ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.





# الهلال

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly „ „ 1 4-2

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد ابو الکلام الدهلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ۴ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۸ — کلکته : چهارشنبه ۲۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, February 25, 1914.


## فهرست



## تصاویر



## الاسبوع

۱۸ ماه کو شهزاده ویڈ نے شاه و ملکه انگلستان کے ساتهه قصر بیکهنگم میں لنچ کهایا سر ایڈ ورڈ اور دیگر سفراء سے گفتگو کي -

اثناء قیام لندن میں انهوں نے کامل مالي مدد کا وعده لیلیا هے - اس خیال سے شهزاده کو اتفاق هے که البانیا میں کسي ایک سلطنت کے اثر کا بڑهنا البانیا کے مصالح کے لیے مضر هے -

قرض کے متعلق ابهي کچهه طے نهیں هوا - امید هے که اسماعیل کمال نے نیشنل بنک کے لیےجو رعایتیں دي تهیں انکا رخ بین القومیت کي طرف پهیر دیا جائیگا - شهزاده ویڈ ایسے قرض کو پسند کرتے هیں جسکي ذمه داري دول یورپ متعدده طور پر نه کریں -

۲۲ فروري کو شهزاده ویڈ نے اسد پا شا کي سرگروهي میں ایک وفد کو بار دیا - وفد نے اهل البانیا کي طرف سے شهزاده سے درخواست کي که وه آزاد و خود مختار تخت کو قبول کرے - شهزاده نے جواب میں کها که میں اپني جان و دل کو البانیا کے لیے وقف کرونگا - مجهے امید هے که البانیا کو ایک درخشاں مستقبل تک لیجانے میں ضرور البانی میري مدد کرینگے -

ایک جرمني اخبار کا بیان هے که ۲۶ فروري کو شهزاده ویڈ زار روس سے ملنے جائینگے -

۲۱ فروري کو یونان کي طرف سے دول کي یاد داشت کا جواب پیش هوگیا - یونان نے دول کے اس "منصفانه" فیصله سے اتفاق اور انکا شکریه ادا کیا هے - جزائر کے متعلق وه دونوں شرطوں کو منظور کرتا هے مگر یه چاهتا هے که جزائر ناقابل حمله قرار پائیں - ترکي کو بهي ان جزائر کے معاذي ایشیاے کوچک کي سرحدوں پر قلعه بندي کي اجازت نه دیجاے - یوزجهاطه اور امبروز میں عیسائیوں کو وهي حقوق دیے جائیں جو مسلمانوں کو اسکے جزائر میں ملنے والے هیں -

وه مقابله کي پالیسي کو جاري رکهنا نهیں چاهتا ، مگر وادي ارگرو کیسٹرو میں بعض دیهات کے الحاق پر زور دیتا هے - ان دیهات کے معارضه میں وه تیار هے که البانیا کو ڈهائي ملین فرنک دے اور اس سرحد میں تخفیف کرے جو ساحل البانیا سے لیکے کیپ ٹیکینیا تک پهیلي هوئي هے -

چونکه لفٹنٹ کمال نے جنینیا میں اپني جگه چهوڑ دیتي تهي ، اسلیے ان پر کورٹ مارشل هوا - ۲۲ فروري کي صبح کو وه گولي سے هلاک کیے گئے -

ریورینڈ انڈریوز جنوبي افریقه سے روانه هوگئے - روانگي کي شام کو انهوں نے کیپ ٹائمز میں ایک خط شائع کیا هے، جسمیں اپنے ساتهه حسن مدارات کے شکریه کے بعد مسئله اهل هند کے بابت یه راے ظاهر کي هے که سابق کي نسبت اسوقت یهاں کي فضا کي حالت بهتر هے - انکا بیان هے که اثناء اسٹرائک میں مسٹر گاندهي کے طرز عمل اور جنرل بوتها کي دانشمندي نے ایک معقول و آشتي آمیز روح پیدا کردي هے - انکے نزدیک اصلي نقطے دو هیں ایک تین پونڈ ٹیکس اور دوسرا مسئله ازدواج - نقطه اول کے متعلق وه کهتے هیں که انکے نزدیک اسکے حل میں کوئي دقت نه هوگي - نقطه دوم کے متعلق انکا یه خیال هے که اگر حکومت جنوبي افریقه صرف ایک شادي کو جائز تسلیم کرے تو بهي یه مشکل حل هوسکتي هے لیکن اگر اس حد سے گزرے وه مسلمانوں کے مذهب پر حمله کریگي تو غیر متناهي مشکلات اور غلط فهمیاں پیدا هونگي -

برطاني مشرقي افریقه کي سرحدوں میں هنگاموں کي وجه سے مزید چار هزار فوج کسموں روانه کي گئي هے -

سوڈیش کپتان ڈي میرے اور بلوچي حمله آوروں سے بام میں جو جنگ هوئي هے اسمیں کپتان ڈي میر کے آدمیوں میں سے دو مقتول اور دو زخمي هوے هیں - میجر گلمسٹید کپتان ڈي میر کي مدد کے لیے کرمان روانه هوے هیں -

## الهلال کي ششماهي مجلدات

### قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو، اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

دوسري اور تیسري جلدیں مکمل موجود هیں - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -

( منیجر )

خط و کتابت میں خریداری کے نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل حکم کی شکایت نہ فرماویں

## ہندوستان میں ایک نادر ایجنسی

یعنی

## الہلال ایجنسی

بہت جلد پبلک کے فایدہ کے واسطے مقرر ہوگی - ناظرین الہلال اسکی تفصیلی حالت کا انتظار کریں ' اور اپنے سب آرڈرونکو سر دست ملتوی رکھیں -

منیجر الہلال نمبر ۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکتہ

S. C. MITRA & CO.

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لاین اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان درباتے بنانے کی دوائیں یورپ سے منگائی گئی ہیں جنکو دیکھکر ہماری خوبی ہوگی

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

اگر آپ اپنا ایجنٹ بنانا چاہتے ہیں تو ایک آزمایشی فرمایش ضرور بھیجیں

نمونہ اور نرخ کے لئے تمام درخواستیں منیجر کے نام آنی چاہییں

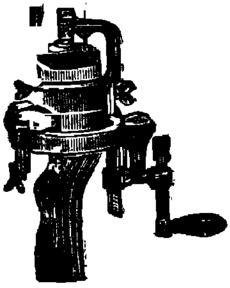
المشتہر: ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12, NARIKEL BAGAN LANE.

CALCUTTA.

## ادرشہ نیٹنگ کمپنی





یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے : —

( ۱ ) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ ( یعنے سپاری تراش ) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

( ۲ ) یہ کمپنی آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سہل ہے -

( ۳ ) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کیا جا سکے اور دس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خرید نے کی ذمہ داری لیتی ہے -

( ۵ ) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لئے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہے -

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری ( کلکتہ ) :— میں حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں اور مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گروانڈ راؤ پلیڈر - ( بلاری ) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - ( ندیا ) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکے نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

— :*: —

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے ہوم ریلم - سوادیشی - ملکی صنعت و حرفت - ٹارف ریفارم - پروٹکشن یہ سب مسئلہ کا حل کن ہم ہیں یعنے

## ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ

# مذاكرۂ علميه

## راہ اکتشاف و علم پرستي میں ایک سر فروشانہ اقدام

( یعني )

### قطب جنوبي کے لیے ایک اور مہم

( بسرگروهي )

### سر ایرینست شیکلٹن

اگر کوئي مجهه سے پوچهے کہ قوموں کي زندگي کے کیا معني هیں تو میں کهونگا کہ حوصلہ کي بلندي اور عزم کي پختگي -

اس وسیع کرۂ ارض پر صدها قومیں آباد هیں اور هر قوم کے افراد وہ تمام کام کرتے هیں جو حیات ظاهري و صوري کے مظاهر و لوازم سمجهے جاتے هیں - اسي آسمان کے نیچے اور اسی زمین کے اوپر هم بهی هیں اور اهل یورپ بهي' پهر هم میں جاپاني' چیني اور هندو بهي هیں اور مسلمان بهی - هم سب اکل و شرب' رفتار و گفتار' مسرت و عیش اور رنج و غم میں شریک هیں -

جسطرح انکي نبضیں متحرک هیں اسیطرح همارے نبضیں بهي چلتي هیں اور اگر انکي رگوں میں خون رواں هے تو هماري رگیں منجمد و ساکن نهیں' مگر با ایں همه پهر وہ کیا شے هے جسکي وجه سے بعض زندہ بعض نیم زندہ اور بعض جاں بلب کہلاتے هیں ؟

کیا یہ علو حوصلہ اور رسوخ عزم کے علاوہ اور کوئي شے هے ؟ جب زندگی کي حقیقت سفر و کوچ هو اور مسافر راستہ کي مشکلات سے کمر کهولکے بیٹهه جائے تو اسے کون زندہ کہیگا ؟ زندہ تو وهي هے جسکے کانٹے چبهیں' پتهروں کي ٹهوکریں لگیں' گهاٹیاں اور غار حائل هوں' مگر اس کے پیر کو قرار نہ هو -

ناکامیوں کا صدمہ' مشکلات کا تصور' خطرات و آفات کا خوف یہ تمام چیزیں انسان کي دشمن هیں' جو اسکے عزم و حوصلہ پر حملہ کرتي هیں' مگر اسي جنگ میں فتح کا نام تو زندگي هے - جو قومیں زندہ هیں انکے لیے ان میں سے ایک شے بهي مانع کار نهیں هوتي -

قطب جنوبي کے اکتشاف کے لیے کتني هي مہمیں گئیں' مگر ایک بهي کامیاب واپس نہ آئي - اگر واپس آئي تو ناکام ورنہ برف کے نا پیدا کنار سمندر میں غرق هوتي گئي' مگر یہ زندگي کي اعجاز نمائي هے کہ نامرادي و بربادي کي باد زمهریر جو ان هولناک برفستانوں میں چلتي هے سینوں کي آتش شوق کو افسردہ کرنے کے بدلے انکے شعلے اور بلند کرتي هے !

کپتان اسکاٹ کی مہم کا جو حسرتناک انجام هوا وہ انساني همت اور ارادے کے لیے ایک سخت ابتلا و آزمایش هے - لیکن ابهي اس حادثہ همت شکن و حوصلہ فرسا کو دوسرا سال بهي نهیں هوا کہ ایک اور جماعت اسي بحر هلاکت میں سفر کے لیے تیار هے' جسمیں انساني هستي کي صدها کشتیاں غرق هوچکي هیں -

قطب جنوبي کي سفر کي تاریخ میں سر ای - شیکلٹن کا نام نیا نهیں اس سفر میں وہ دو سال تک رهے هیں' اور قطب جنوبي سے ۱۱۱ میل کے اندر پہنچنے کے بعد وہ ۲۵ مارچ سنہ ۱۹۰۹ کو واپس' آئے جسکے متعلق وہ اپني کتاب قلب انٹراٹیک میں لکھتے هیں :

کہ اب هم انٹراٹیک کي اس نا قابل تازگي میں رنگرریلیاں منا رهے تهے' جو معلوم هوتا هے کہ انسان کي هستي میں سرایت کررهي هے' اور جسے اسي واپسي کي خواهش کا ذمہ دار هونا چاهیے جو قطب کے خطہ سے لوٹنے والوں پر حملہ کرتي هے "

اب وہ پهر قطب جنوبي کي طرف ایک مہم لے جانا چاهتے هیں -



سر ایرینست شیکلٹن

### ( بعض عام حالات )

اس مہم کا نام شاهي مہم ماوراء انیٹراٹک رکها گیا هے - اسکا مقصد یہ هے کہ براعظم انٹراٹک کے اس تمام حصہ میں سفر کیا جاے' جو اٹلینٹک کي جانب واقع هے - یہ حصہ ابهي تک نا معلوم هے - اگر سر شیکلٹن کو اپنے ارادے میں کامیابي هوئي اور انهوں نے بحر ویڈل (Weddell Sea) سے بحر روس (Rass Sea) تک کا دورہ کرلیا تو یہ پہلے شخص هونگے جو اس ملک میں آیا هے - یہ سفر سمندر هي سمندر میں هوگا - مسافت کي مقدار تخمیناً ایک هزار سات سو میل هوگي -

یوں تو قطب جنوبي کي طرف کون سا سفر آسان هے - کپتان کا سفر میں کچهه کم مشکلات نہ تهے' مگر اس سفر کي دقت ایک خاص نوعیت کي هے - اب تک قطب جنوبي کي طرف جسقدر سفر هوے هیں ان میں راستہ میں ایسے مواقع ملتے تهے جہاں رسد کے گودام قائم کیے جاسکتے تهے - مگر اس سفر میں رسد

# شذرات

گذشته هفته میں سرحد پنجاب سے دو نہایت اهم حادثوں کي خبریں موصول هوئي هیں - جنکي اصلي حقیقت سے دنیا یقیناً تاریکي میں هے ' اور شاید رهے - اسلیے که ان دونوں حادثوں کے متعلق ذریعه اطلاع یا انگلو انڈین اخباروں کے مراسله نگار خصوصي هیں یا پهر ایسوشیایٹیڈ پریس - اول الذکر کے متعلق تو کچهه کہنا فضول هے ' کیونکه ان سے توقع هي کسکو هے البته موخر الذکر کے متعلق هم اسقدر کہنا چاهتے هیں که ملک کي بد قسمتي سے وہ اب ایک صاحب گوش و هوش راوي نہیں بلکه بے روح و حیات فونوگراف هے ' جس سے وهي نغمه نکلتا هے جو اسمیں بهرا جاتا هے - پس اگر آپ میں کچهه بهي فراست هے تو پہچان لیجیے که یه لے کسکي هے -

پہلا حادثه ۱۹ فروري کا هے -

بیان کیا جاتا هے که دوشنبه کي شب کو گیاره بجے ایک جماعت نے اٹک کے پل پر حمله کیا ' پولیس نے دونوں جانب آتشباري شروع کي - ۸ آدمي نظر آئے ' مگر کسي زخمي کا پته نہیں ملا - ۱۲ بجے آتشباري موقوف هوئي - ٹرین روک لي گئي تهي - مگر بعد کو جب اطمینان هوگیا تو اسے جانے دیا گیا - بظاهر یه معلوم هوتا هے که اس حمله کا مقصد پولیس کي رائفلیں لوٹنا تها -

بعد کي خبر میں بیان کیا گیا هے که اس حمله میں یار شاہ کے جتهے کي کامیابي کار فرما هے - حمله کرنے والے ماهتاب کے بلند هونے سے پہلے غائب هوگئے - انکے حلیه غیر معلوم هیں - تعداد کا تخمینه ۵۰ هے -

تیسرے تار میں یه ظاهر کیا گیا هے که اٹک کے پل پر دو بار حمله هوا - پہلا حمله جمعه کي شب کو هوا تها - جسمیں فریقین نے اینٹیں پهینکیں ' اور اسکے بعد حمله آور چلے گئے - فریقین میں سے کسي کے آدمي زخمي نہیں هوے -

دوسرے حادثے کي خبر ۲۳ جنوري کي هے - دهلي کا تار هے :

حال میں بنیروال نے برطانوي قلمرو میں دو سنگین حملے کیے تهے پہلا حمله بلد گردهي میں ۴ جنوري کو اور دوسرا چینا میں ۹ جنوري کو هوا تها جسمیں برطانوي رعایا میں سے تقریباً ۸ آدمي کام آئے تهے - چنانچه یه طے کیا گیا که ان حملوں کي پاداش میں آج ملکنڈ کا کالم درہ ملندري سے هوتا هوا بنیر میں داخل هو اور تمام گاؤں میں صرف ان دو کو گهیرلے ' جنکو سب سے زیاده ان حملوں سے تعلق هے - یعني نواقلي اور لنگي خان بندا جو سرحد سے چند میل کے فاصله پر واقع هیں - اور دونوں حادثوں کے راجبي تصفیه کي ضمانت کے طور پر انکي جائداد منقوله پر قبضه کر لیا جائے -

آج صبح کو ۸ بجکے ۱۵ منٹ پر تهوڑے سے مقابله کے بعد درہ ملندري پر قبضه هوگیا - فوج نے شب کو نہایت تیز کوچ کیا جسوقت وہ چوٹي پر پہنچي هے اسوقت هر طرف کہرا چهایا هوا تها - فوج دونوں گاؤں کي تسخیر اور چند اشخاص کي گرفتاري میں کامیاب هوئي - هماري طرف کسي نقصان کي رپورٹ نہیں کي گئي -

اس هفته میں دهلي اور لاهور میں بعض خانه تلاشیاں اور گرفتاریاں عمل میں آئي هیں -

دهلي میں امیر چند اور سلطان سنگهه گرفتار هوے هیں - امیر چند ایک تعلیم یافته آدمي هے اور مشن اسکول دهلي میں مدرس اور سنسکرت اسکول دهلي میں هیڈ ماسٹر رهچکا هے - سلطان سنگهه ایک ۱۴ ساله لڑکا هے جسکو امیر چند نے متبني بنایا تها -

امیر چند کي گرفتاري کا تعلق بمب کیس سے بیان کیا جاتا هے - اثناء خانه تلاشي میں کاغذات کے علاوہ اون اور روئي سے بهرا هوا ایک بکس نکلا ' جو ممتحن کیمیاري کے یہاں بهیجدیا گیا - یه معلوم هوا هے که بکس سے اس شبهه کي تصدیق هوتي هے جو امیر چند کے متعلق پیدا هوا هے -

امیر چند کے یہاں سے بہت سے خطوط بهي بر آمد هوے هیں' جن میں زیاده تر سلطان سنگهه کے نام هیں -

امیر چند کے ساتهه ایک تیسرا شخص بهي گرفتار هوا هے جسکا نام اودهه بہاري بي - اے ' هے -

دهلي میں خانه تلاشیوں کے متعلق حسب ذیل کمیونک شائع هوا هے :

دو شنبه اور اسکے دوسرے دن دهلي میں بہت سي خانه تلاشیاں هوئي هیں - پولیس نے یه کارروائي کچهه تو اس وارنٹ کي بناء پر کي هے ' جو علي پور کے جوائنٹ مجسٹریٹ نے راجا بازار بمب کیس کے متعلق جاري کیا هے ' اور کچهه اس وارنٹ کي بناء پر جو دهلي کے ڈپٹي کمشنر نے شر انگیز نوعیت کي ممنوع الاشاعت تحریروں کي گرفتاري کے متعلق شائع کیا هے - ان تحریروں میں سے بعض راجا بازار بمب کیس میں بطور شہادت کے پیش هوئي هیں - یه معلوم هوا هے که دیگر کاغذات کي ایک تعداد گرفتار هوئي هے ' جو هنوز زیر امتحان هے - شبه کي بناء پر چند اشخاص بهي گرفتار هوے هیں - جنمیں سب سے زیاده قابل ذکر امیر چند سابق مدرس سینٹ اسٹیفن کالج اور اودهه بہاري بي - اے هیں - تحقیقات هو رهي هے -

بالاخر امید و یاس کي کشمکش اور سخت انتظار کے بعد زمیندار شائع هوگیا -

اے آتش فراق که دلها کباب کرد !

زمیندار کي اشاعت و عدم اشاعت کا سوال ایک روزانه اخبار کي موت و زندگي کا سوال نه تها که اگر صرف اسقدر هوتا تو یه ایک شخصي حیثیت رکهتا - اور هر همدردي و تعزیت یا تبریک و تہنیت جو کي جاتي محض شخصي اور پرائیوٹ تعلقات کي بنا پر هوتي - بلکه یه سوال تها مسلمانان هند کي بیداري' حس ملي' اور جوش حق پرستي کا ' یعني یه که آیا درحقیقت مسلمانوں میں فرض شناسي و حق پرستي کا جذبه پیدا هوگیا هے ؟ کیا وہ اس هستي کے لیے کچهه کرسکتے هیں جسکو طاقت کے عفریت نے صرف اسلیے نیم بسمل کر دیا هے که اس نے مسلمانوں کي حسیات و افکار کي ترجماني کي اور اس کي زبان پر حق جاري هوا ؟

شکر هے که اس کا جواب نفي میں نہیں ملا -

لیکن کسي جان بلب مریض کے بچنے کي اسوقت مسرت هو سکتي هے جبکه اسکے جسم میں روح بهي رهے ' ورنه اگر اسکي لاش ادویه کے ذریعه سے محفوظ رکهه لي گئي تو یه ایک لا حاصل فعل هوگا -

هم اپنے همعصر کو دوباره اشاعت پر مبارکباد دیتے هیں اور دعا کرتے هیں که خدا کرے زمانے کے لطمات اسکے هاتهه سے صبر و استقامت کا دامن نه چهڑاسکیں' اور وہ همیشه حق و صداقت کي دعوت میں اسي طرح جري و بیباک رهے جسطرح که ایک مسلم هستي کو هونا چاهیے -

# مقالات

## علوم القران

از جناب مولانا سليمان صاحب دسنوي

### ( ۳ )

### ( اعراب القرآن )

تمام سامي زبانوں ميں سے صرف بابلي اور عربي دو زبانوں ميں اجزاے کلام کے باهمي ارتباط و تعلق کے اظهار کيليے اعراب ( يعني آخر حرف ميں زير' زبر' پيش ) کا استعمال هوتا هے - انهيں اعراب کے ذريعه سے عربي زبان ميں فاعل' مفعول' مضاف' مضاف اليه' حال' تميز' وغيره کا امتياز هوتا هے - اسليے ظاهر هے که فهم معني کيليے واقفيت اعراب کي کسقدر ضرورت هے - علماے اسلام نے يه بهي ضرورت پوري کردي هے قران مجيد کے اعراب پر بے شمار کتابيں تصنيف کي هيں' جن ميں عموماً ايک ايک سورہ کو به ترتيب ليکر اونکے اعراب کي تحقيق کي گئي هے -

اعراب القران ابو حاتم سهل بن محمد سجستاني المتوفي سنه ۲۴۸' اعراب القران ابومردان عبد الملک بن حبيب قرطبي المتوفى سنه ۲۳۹ ' اعراب القرآن ابوالعباس مبرد المتوفي سنه ۲۸۶ ' اعراب القرآن ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱' اعراب القران ابو جعفر احمد بن محمد النحاس المتوفي سنه ۳۲۸' اعراب القران حسين بن احمد خالويه نحوي المتوفي سنه ۳۷۰ ( اس کتاب ميں بورہ طارق سے آخري تيس سورتوں کے اعراب بيان کيے گئے هيں ) غريب اعراب القران احمد بن فارس زکريا لغوي المتوفي ۳۷۵' اعراب القران على بن ابراهيم حوفى المتوفي سنه ۴۳۰ ( يه کتاب دس جلدوں ميں هے ) مشکل اعراب القران مکي بن ابي طالب قيسي المتوفي سنه ۴۳۷ ( ۳ جزء )' ابو طاهر اسماعيل بن خاف صقلي نحوي المتوفي ۴۵۵ ( نو جلدوں ميں ) اعراب القران ابو زکريا خطيب تبريزي المتوفي سنه ۵۰۲ ( چار جلدوں ميں ) ' اعراب القران قوام السنه ابو القاسم اسماعيل الطلحي الاصفهاني المتوفي سنه ۵۳۵' اعراب القران ابو البقاء عبد الله المعکري المتوفي سنه ۶۱۶ اس فن کي مقبول و مشهور کتابيں هيں' انکے علاوہ اس فن کي يه کتابيں بهي قابل ذکر هيں - اعراب القران موفق الدين عبد اللطيف بغداد المتوفي سنه ۶۲۹ ( صرف اعراب سورۂ فاتحه )' الکتاب الفريد في اعراب القران المجيد حسين بن ابي العز الهمداني المتوفي سنه ۶۴۳ ' المجيد في اعراب الکتاب المجيد برهان الدين ابراهيم بن محمد سفاقي المتوفي سنه ۷۴۲ (مخلوط باعراب تفسير) و اعراب القران احمد بن يوسف السمين المصري المتوفي سنه ۷۵۶ ' تحفة الاقران فيما قرى بالتثليث من حروف القران احمد بن يوسف بن مالک الرعيني الاندلسي المتوفي سنه ۷۷۷ ( اس کتاب ميں ان الفاظ کا بيان هے جنکو مختلف معاني کے لحاظ سے جو زير زبر پيش تينوں حرکات کے ساتهه پڑها جا سکتا هے )

## معانی بیان بدیع قران

### معاني القران

الفاظ کے بعد قران مجيد کے محاسن معنوي کي بحث هے که قران مجيد کن معاني پر مشتمل هے' وہ معاني کن طرق سے ادا هوئے هيں' کن معاني کو کن مختلف صلات و حروف روابط سے ادا کيا گيا هے' اور يه مختلف صلات و حروف روابط معاني ميں کيا اثر پيدا کرتے هيں' الفاظ کي تقديم و تاخير تعريف و تنکير' اطلاق و تقييد وغيره سے معاني ميں کيونکر اثر پيدا هوتا هے' ان تمام امور کي واقفيت کے بغير فهم مطالب قران غير ممکن هے - اسي ليے علماے ادب نے جنکو اس موضوع پر قلم اٹهانيکا سب سے زيادہ حق تها' ان مباحث پر نهايت کثرت سے کتابيں لکهيں' جن ميں سے حسب ذيل تصنيفات و مصنفين کے نام همکو معلوم هيں :

معاني القران يونس بن حبيب النحوي المتوفي سنه ۱۸۲ ' معاني القران علي بن حمزہ کسائى المتوفي سنه ۱۸۹' معاني القران محمد بن متنير قطرب نحوي المتوفى سنه ۲۰۶ ' معاني القران ابو الحي بن زياد الفراء المتوفي سنه ۲۰۷ ' معاني القران ابو عبيدہ معمر نحوي المتوفي سنه ۲۰۹ ' معاني القران اسماعيل بن اسحاق ازدي المتوفي سنه ۲۲۰' تفسير معاني القران سعيد بن مسعدہ اخفش المتوفي سنه ۲۲۱ ' معاني القران ثعلب نحوي المتوفي سنه ۲۹۱ ' معاني القران محمد بن احمد بن کيسان نحوي المتوفي سنه ۲۹۹ ' معاني القران ابو محمد سلمه بن عاصم نحوي المتوفي سنه ۳۱۰ 'معاني القران ابو اسحاق ابراهيم الزجاج المتوفي سنه ۳۱۱ 'معاني القران ابوعبد الله محمد بن احمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۰' معاني القران ابوالحسن عبد الله بن محمد نحوي المتوفي سنه ۳۲۵' معاني القران ابو جعفر نحاس نحوي المتوفي سنه ۳۲۸ ' معاني القران ابو عبيد قاسم بن سلام المتوفي سنه ۳۲۸ ' الموضح في معاني القران ابوبکر نقاش نحوي المتوفي سنه ۳۵۰ ' موجز التاويل عن معجز التنزيل احمد بن کامل بن شجرہ المتوفي سنه ۳۵۰ ' ايجاز البيان في معاني القران نجم الدين ابو القاسم محمود نيسا پوري المتوفي سنه ۵۵۳ -

### ( اعجاز القران )

انبيا پر خدا کي طرف سے جو کتابيں نازل هوئيں' وہ اپنے معاني' مقاصد ' ارشادات اور هدايات کي بنا پر هر زمانے ميں معجز رهي هيں ' ليکن يه قران مجيد کي ايک خصوصيت هے که وہ اپنے معاني و ارشادات کے ساتهه اپنے الفاظ' ترکيب کلام ' اداے مقصود ' اور تعبير مفهوم ميں بهي اعجاز رکهتا هے - يهي سبب هے که صحف قديمه گو اپنے معاني کے لحاظ سے اب تک باقي هوں' ليکن وہ اپنے الفاظ و ترکيب الهامي کے لحاظ سے مدت هوئي که دنيا سے مفقود هوچکي هيں - مگر قران مجيد جسطرح اپنے معاني تعليمات اور هدايات کے لحاظ سے غير فاني هے' اوسيطرح اپنے الفاظ و عبارات الهاميه کے لحاظ سے بهي غير فاني هے' قال الله تعالى انا له لحافظون -

کے گوداموں کے سلسلہ کا موقع نہیں ملیگا - یعني مقامي اور موسمي مشکلات پر رسد کي مصیبت مستزاد ہے -

مگر رسد کا انتظام ناگزیر ہے ' اسلیے یہ تجویز کیا گیا ہے کہ بر اعظم کے دونوں طرف دو جہاز رهیں جو ان لوگوں کو مـــدد پهنچاتے رهیں -

البتہ اس مہم کو بعض ایسي علمي مددیں بهي حاصل هیں جن سے پہلے کي مہمیں محروم تهیں - مثلاً تلغراف لاسلکي ' اور هوائي جہاز وغیرہ -

( راستـــہ )

آغاز اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ ع میں مہم بیونس ایرز (Buenos Aires) سے روانہ هوگي ' اور اگر هوسکا تو عرض البلد میں ۷۸ درجہ جانب جنوب یعني اس مقام تـک سیدهي چلي جائیگي جو جرمني مہم نے دریافت کیا تها -

اگر برف کے حالات سازگار هوے ' اور نومبر تـک عرض البلد میں ۷۸ درجہ تـک جانا هوگیا تو پهر ساحل کي جماعت فوراً پار روانہ هوجائیگي -! بحر ویدل سے اگر قلب تـک پهنچنا هوگیا تو امید ہے کہ پهر قطب سے بحر روس تـک آنا مشکل نہ هوگا - لیکن اگر بد قسمتي سے حالات موافق نہ هوے اور مہم آغاز نومبر تک بحرویدل میں کسي خشکي تـک نہ پهنچسکي تو پهر مجبوراً موسم سرما سے پہلے مستقل سرمائي مرکز اور رسد کے گودام بنالیگي اور آیندہ موسم میں روانہ هوگي -

اس صورت میں پہلا جہاز بحرویدل میں ساحل گریهم لینڈ (Graham Land) پر کام کرتا رهیگا ' جب سردي بہت بڑهجائیگي تو اسوقت جنوبي امریکہ چلا آئیگا ' اور آیندہ موسم میں بحرویدل کي جماعت کو لیکے پهر روانہ هوگا -

دوسرا جہاز نیوز لینڈ (Newzeland) روانہ هوگا اور ایک جماعت کو ماوراء بر اعظم جماعت سے ملنے کے لیے بحر روس میں اتاریگا - اور ماوراء بر اعظم جماعت کو لیکے نیوز لینڈ واپس آئیگا -

( سفــر ما وراء بر اعظم )

ماوراء بر اعظم کا سفر بحرویدل میں اٹلنٹیـک کي طرف سے شروع هوگا - لیکن ڈاکٹر بروس (Dr. Brouce) ۱۹۰۴ میں اسکوشیا (Scotia) سے اترے تے اور سنـہ ۱۸۲۳ ع میں ویدل جسکے نام سے بحر ویدل موسوم ہے جنوب میں ۷۴ درجہ تک چلا گیا تها -

ممکن ہے کہ علـم الحیات ' جغرافیہ ' طبقات الارض ' اور طبعیات کے علماء جو پہلے جہاز میں هونگے جاڑے بهر بحرویدل میں رهیں ' اور دوسري تین آدمیوں کي جماعت مشرق کي طرف اس قطعہ کے دریافت کرنے کو روانہ هوجاے جو هنوز بالکل غیر معلوم ہے -

ماوراء بر اعظم کے سفر میں سرشیکلٹن کے همراہ جو جماعت هوگي اس میں پانچ آدمي هونگے - یہ لوگ سید ہے قطب کي طرف روانہ هونگے اگر حالات سازگار هوے تو سر شیکلٹن سلسلہ کوہ وکٹوریا کو قطع کرکے نئي زمینیں دریافت کرتے هوے چلے جائینگے - لیکن اگر حالات سازگار نہ هوے اور انهیں مجبوراً اپنے ارادے کو فسخ کرنا پڑا تو پهـر مشرقي راستہ پر چل کهڑے هونگے - اس سفر میں غالباً وہ اسکاٹ ' امنڈسن ' یا خود اپني ابتدائي مہم کے نقشہاے قدم کي پیروي کرینگے - امید ہے کہ اسطرح وہ بحر روس میں پهونچکے اپنے دوسرے جہاز سے مل سکینگے -

( جلد سے جلد خبر کب ملیگي ؟ )

مہم اپنے همراہ دو سال کا زاد راہ لیکے جائیگي ' مگر یہ ضرور نہیں کہ وہ دو سال تـک دنیا کے اس عجیب و غریب خطے میں رہے - اگر حالات موافق هوے اور مہم اپنے مقصد میں کامیاب هوئي یعني اس نے ایک هي سال میں تمام خط کا سفر کرلیا تو انکے متعلق خبریں اپریل سنہ ۱۵ ع میں معلوم هو سکینگي ' اور اگر موسم بر سر پڑا تو پهر اس صورت کہیں آغاز سنہ ۱۶ ع میں مہم کے متعلق خبریں ملینگي -

( جہاز اور جہاز راں )

جہاز راني کے متعلق جنکو ذرا بهي علم ہے وہ جانتے هیں کہ بحر ویڈل میں جہاز راني بیحد مشکل اور نہایت خطرناک ہے -

سر شیکلٹن کو امید ہے کہ وہ ایورور Aurora نامي جہاز کے خدمات حاصل کرسکینگے اور اس نقطہ تـک اس جہاز میں سفر هوگا -

یہ وهي جہاز ہے جو ڈاکٹر ماسن Dr. Mawsan کي مہم میں تها -

ایورورا ایک نہایت عمدہ جہاز ہے اسکے قائد کپتان ڈیوس Captain Dauis هیں - کپتان موصوف سر شیکلٹن کي آخري مہم کے آخري حصہ میں صاحب مہم کے جہاز کے کپتان رهچکے هیں -

مہم کے همراہ جو جہاز هونگے ان میں سے ایک بهي انٹر اٹیک میں موسم سرما بسر نہ کریگا - بحر ویڈل کا جہاز اپني جماعت کو اتار دیگا - اور موسم جہاز راني کے ختم هونیکے بعد وہ آیندہ سال بحر ویڈل کي جماعت کو لینے جائیگا - یہ جماعت اس عرصہ میں نامعلوم خط ساحل کي سراغرساني میں مشغول رهیگي -

اس مہم سے پہلے جو مہمیں گئیں تهیں انکے ساتھ کے جہازوں میں اسٹیم کے لیے کوئلا استعمال کیا جاتا تها - مگر صرف اس ایک کوئلے کي وجہ سے گونہ گوں دقتیں پیش آتي تهیں - مگر اس مہم کے همراہ جو جہاز جائینگے وہ اسطرح بنائے گئے هیں کہ انمیں کوئلے کے بجاے تیل سے اسٹیم پیدا کي جائیگي - تیل کے استعمال سے پہلي سہولت تو یہ هوگي کہ حفظ توازن کي فکر سے نجات ملجائیگي ' کیونکہ یہ ظاهر ہے کہ تیل کا وزن کوئلے کے وزن سے کم ہے ' اور اسلیے جسقدر وزن کے کوئلے میں جتني اسٹیم پیدا هوتي تهي اب اتني هي اسٹیم اس سے کم وزن کے تیل سے پیدا هوگي -

دوسري سہولت یہ هوگي کہ حوضوں ( ٹینکس ) میں پاني پمپ کے ذریعہ سے بهرا جاسکیگا - اور جہاز بسہولت و آساني چلیگا -

غرض اس دفعہ یہ کوشش کي گئي ہے کہ جہانتک علم و دانش اور حیلہ و تدبیر کا دست رس هو وهاں تـک جہازوں کے سابق مشکلات میں تخفیف کي جاے -

مہم کے دوسرے قائد مسٹر فریڈنک وائلڈ هیں - مسٹر موصوف اول درجہ کے پیمایش کرنے والے هیں - انکا شمار اس عہد کے ان بہترین اشخاص میں ہے جو قطب جنوبي کي تلاش میں نکلے هیں - انکے تجربہ و مشق کا اس سے اندازہ هوسکتا ہے کہ وہ اسکاٹ کے ساتھ سنہ ۱۹۰۷ سے سنہ ۱۹۰۹ تک رہ چکے هیں - اسکے چند دن کے بعد انهوں نے اسٹریا کي مہم کے ساتھ ایک بہت بڑا سفر کیا ہے -

مہم کے هر جہاز میں چند علماء حیات ' جغرافیہ ' و طبعیات هونگے ' تا کہ جہاں سے گذریں وهاں کے ان عفونات کے متعلق حالات دیکهتے اور قلمبند کرتے جائیں -

جہاز رانوں کي جماعت بڑي نہ هوگي - کل اسٹاف میں ۳۰ - اشخاص هونگے - اسقدر تخفیف کي وجہ یہ ہے کہ یہ جہاز کوئلے کے بدلے تیل سے چلینگے - ان ۳۰ آدمیوں کے علاوہ ساحل کي جماعت میں ۱۲ آدمي هونگے - اس حساب سے جہاز رانوں کي جماعت میں کل ۴۲ آدمي هونگے -

سر شیکلٹن کے همراہ جانے کے لیے جو لوگ آرهے هیں ان پر سر شیکلٹن کو کامل اعتماد ہے - یہ در حقیقت مہم کي کامیابي کے لیے ایک فال نیک ہے - کیونکہ انتظامات خواہ کتنے هي مکمل هوں ' اور سازو سامان خواہ کتناهي هو مگر پهر بهي مہم کي کامیابي اسکے اعضاء و ارکان کي قابلیت پر موقوف رهتي ہے - گذشتہ مہم میں جو لوگ سر شیکلٹن کے همراہ تهے انهوں نے ایسے ایسے عمدہ مشورے دیے جنکا وہم بهي نہ تها - ان سابق رفقا میں بهي کچهہ همراہ

# نزار طرابلس

### ( امثلة القران )

حکما کے چھوٹے چھوٹے مقولے اور بلغا کے بلیغ فقرے لوگوں کي زبانوں پر چڑھجاتے هیں - اور وهي تقریباً انشا پردازي اور ادب کي جان هوتے هیں ' اور پھر وہ لٹریچر میں اسقدرسرایت کر جاتے هیں که اون سے سینکڑوں محاورے اور تلمیحات پیدا هو جاتے هیں - قران مجید ایجاز اور اعجاز کا کاملترین نمونه هے ' اسکي سینکڑوں چھوٹي چھوٹي آئتیں اور حکمیانه فقرے عربي علم ادب کے جز بنگئے هیں ' جنکے بغیر عبارت میں بلندي اور کلام میں لطف و شیریني نهیں پیدا هوسکتي - علماے ادب عربي نے قران مجید کي اس قسم کي تمام آئتیں الگ کر دي هیں - ثعالبي المتوفي سنه - ۴۳ ع نے کتاب الایجاز والاعجاز میں قاضي ماوردي المتوفي سنه - ۴۵ ع نے امثال القران میں - جعفر بن شمس الخلافه نے کتاب الاداب میں ' جلال سیوطي المتوفي سنه - ۹۱۰ ع نے الاتقان میں مستقل ابواب قران مجید کي ضرب الامثال کو جمع کردیا هے -

### ( بدائع القران )

کلام کے محاسن معنوي کے بعد اوسکے محاسن لفظي کا درجه هے جنکو عام طور سے "صنائع و بدائع" کهتے هیں ' زور بلاغت و فصاحت کے ساتھه اگر یه چیز کلام میں پیدا هوجاے تو عجیب لطف دیجاتي هے - یه بهي عجیب بات هے که تمام علوم و فنون اسلامیه کے باني و واضع اول عموماً ارباب خلوت و محراب اور بوریا نشینان کلبۀ فقر هیں لیکن علم بدیع کا مخترع اول ایک عباسي شاهزاده ابن المعتز المتوفي سنه ۲۹۲ هے ' اوسنے ۱۷ بدائع اپني تصنیف کتاب البدیع میں جمع کیے - قدامه بن جعفر نے جو ابن المتعز کا معاصر تها نقد الشعر میں ۳۰ تک پهونچایا ' ابو هلال عسکري المتوفي سنه ۳۹۵ نے کتاب الصناعتین میں ۷ کا اور اضافه کیا ' ابن رشیق قیرواني المتوفي سنه ۴۵۶ نے کتاب العمدة میں ۶۵ بدائع شمار کراے ' شرف الدین احمد بن یوسف تیفاشي نے ۷۰ کیا ' عبد العظیم بن ابي الاصبع المتوفي سنه ۶۵۶ نے کتاب التحریر کے نام سے خاص قران مجید کے بدائع کي کتاب لکهي ' جس میں بدائع کي تعداد ۱۱۰ تک پهونچادي -



## ختم جنگ کے اسباب

### انکشاف حقیقت

شیخ سلیمان الباروني کي تصریح

### ( ۳ )

ذرا انصاف کیجیے ! اگر میں روپیه کا طالب هوتا تو ایک رقم کثیر کونت سفورس اور انکے همراهیوں کے فدیه میں نه مانگتا ' جنهیں میں نے رها کرکے مسلح پولیس کے تیس سواروں کي حفاظت میں نشات بے کے پاس بهیجدیا ؟ کونت سفورس ایک مشهور دولتمند اطالي هے اگر میں اسکے اور اسکے همراهیوں کے فدیه میں لاکهوں روپیه بهي مانگتا تو خود اسکو اور حکومت کو گراں نه گزرتا - لیکن میں اس حرکت سے باز رها ' کیونکه یه لوگ ترکي جنگ کے قیدي تهے هماري نئي جنگ کے اسیر نه تهے -

ان لوگوں کو رخصت کرتے وقت میں نے کہا تها که هم نے جو کچهه طے کیا هے یعني مقابله کا اعلان و تجدید اسکي اطلاع تم اپني حکومت کو دیدینا -

یه لوگ خود اپنے اور نشاط بے اس یقین کے بعد که همارے هاتهه سے ان لوگوں کے نکلنے کي کوئي صورت نهیں جب صحیح و سالم طرابلس پهنچے اور جوکچهه دیکها تها بیان کیا تو والي طرابلس کے وکیل کو سخت تعجب هوا ' اور اسکے جواب میں یه خط مجهے لکها :

" جناب فاضل ادیب سلیمان بیروني جازاه الله -

همکو قطعي طور پر معلوم نهیں که ۲۴ - اکتوبر کا خط آپکو ملا هے بهرحال اطالیه کي بعثت علمیه ( علمي مشن ) کے اعضاء آج بخیریت پهنچگئے - جن کي زباني هم نے آپکے الطاف و عنایات کي داستان سني ' اور اس سے پهلے جوکچهه آپکے متعلق سنا تها اسکي پوري تائید هوئي - بیشک هم میں اور آپ میں علانیه عداوت کے موجود هوتے هوے آپکا یه طرز عمل آپکي شرافت اور کشاده دلي کي ایک روشن دلیل هے -

مستقبل تو الله کے هاتهه میں هے ' لیکن مجهے آپکو یه یقین دلانے کي اجازت دیگئي هے که خواه واقعات کي رفتار کچهه هو ' مگر هماري حکومت ایک زمانے سے جانتي هے که عربوں کے دلوں میں آپکي کتني وقعت هے اور بوقت فرصت آپکے خلوص و لطف کا لحاظ کریگي -

طرابلس الغرب ۱۴ نومبر سنه ۱۹۱۴ ع } جنرل توماترون وکیل والي طرابلس -

چونکه کونت مذکور کے ساتهه همارا برتاؤ یه رها تها اسلیے حکومت اطالیا نے همارے آخري مطالبه یعنے خود مختاري کے متعلق مرسیلیا میں همارے وفد سے ملکے گفتگو کرنے کے لیے کونت مذکور هي کو بهیجا - پهر جب میں تونس آ گیا تو وهاں بهي کونت مذکور هي مجهه سے گفتگو کرنے کے لیے بهیجے گئے -

جب اطالوي اخبارات نے مجهپر یه بهتان لگانا شروع کیا که میں نے انکي حکومت سے ایک رقم لیکے جنگ ختم کردي هے ' اور اس رقم کا اندازه دو ملین کیا ' تو انکو نهایت افسوس هوا اور انهوں نے مجهے ایک خط لکها جو ان دروغ بافوں کي زبان کاٹنے میں تیغ سے زیاده تیز هے - یه خط انهوں نے اس وقت لکها تها جب میں راڈس میں تها ' اور وه تونس میں ' گفتگو کے ختم هوچکي تهي اسلیے عنقریب وه رومه جانے والے تهے -

حقیقت اعجاز بیان ' اسباب اعجاز کي تشریح انواع اعجاز کي تقسیم و تحلیل ' محاسن عبارات قران کي تفصیل ' نکات و وجوہ بلاغت و فصاحت قران کي توضیح ' علماے اسلام نے اس خوبي اور عمدگي سے کي ھے کہ حیرت ھوتي ھے ' اور اسکے متعلق اس کثرت سے لٹریچر اونھوں نے فراھم کردیا ھے کہ اسکا احاطہ بھي دشوار ھے - اس فن کي پہلي کتاب جہاں تک ھمیں معلوم ھوسکا امام ابوالحسن علي بن حسین رماني المتوفي سنہ ۳۸۴ کي " نکت في الاعجاز " ھے ' اور دوسري امام سلیمان احمد بن محمد خطابي المتوفي سنہ ۳۸۸ کي اعجاز القران ' اور تیسري شریف ابو عبد اللہ محمد بن زید بن علی الواسطي المتوفي سنہ ۳۰۶ کي اعجاز القران ' چوتھي قاضي ابو بکر باقلاني المتوفي سنہ ۴۰۳ کي اعجاز القران ھے - شیخ عبد القاھر جرجاني المتوفي سنہ ۴۷۴ نے " المعتضد " کے نام سے شریف ابو عبد اللہ کي کتاب کي شرح لکھي - شیخ کي اسکے علاوہ اعجاز القران پر ایک دوسري تصنیف بھي ھے -

متاخرین میں زین المشائخ محمد بن ابي القاسم البقالي الخوارزمي المتوفي سنہ ۵۶۲ کي التنبیہ علی اعجاز القران ابو اسحاق ابراھیم بن احمد الجزری الخزرجي کي ایجاز البرھان في اعجاز القران ' امام فخر الدین رازي المتوفي سنہ ۶۰۶ کي اعجاز القران ' زکي الدین ابن ابي الاصبع قیرواني المتوفي سنہ ۶۵۶ کي البرھان في اعجاز القران ابو بکر محمد بن محمد بن سراقہ المتوفي سنہ ۶۶۲ کي اعجاز القران ' کمال الدین محمد بن علي زمکاني شافعي المتوفي سنہ ۷۲۷ کي البرھان في اعجاز القران الکبیر اور المجید في اعجاز القران المجید الصغیر ' اس فن کي نادر تصنیفات ھیں -

یہ تصنیفات عموماً قران مجید کے اُن طرق بلاغت و وجوہ فصاحت و انواع محاسن پر مشتمل ھیں جو حد اعجاز تک پہونچ گئے ھیں - ضرورت تھي کہ قران مجید کے عام محاسن کلام پر بھي گفتگو کی جاے چنانچہ مجاز قران ' تشبیہ قران ' امثال قرآن ' امثلۂ قران اور بدائع قران پر انکو مستقل فن قرار دیکر علحدہ علحدہ بیسوں کتابیں لکھي گئیں -

## ( مجاز القران )

فطرت انساني ھے کہ وہ پامال عامیانہ اور کثیر الاستعمال چیزوں سے نفرت کرتا ھے ' اور مخصوص الاستعمال نو ایجاد اور دست نارسیدہ اشیا کو پسند کرتا ھے ' اسي بنا پر عام اور متبذل ترکیب و الفاظ فصحا کي زبان میں متروک ھیں ' لیکن یہ ظاھر ھے کہ اگر ھر متکلم معاني کیلیے خود الفاظ گڑھکر اوسکا استعمال شروع کردے تو ھر شخص کي زبان کیلیے ایک نئي ڈکشنري کي حاجت ھوگي ' اور دنیا میں باھمي فہم و تفہیم کا سد باب ھوجائیگا ' کیونکہ الفاظ سے معاني تک انتقال ذھن فقط ملک یا قوم کے متفق علیہ وضع عام کا نتیجہ ھے اس بنا پر ایک طرف یہ ضروري ھے کہ وضع عام سے کنارہ کشي نکي جاے ' اور دوسري طرف یہ ضروري ھے کہ کلام میں جدت ترکیب ' خصوصیت استعمال ' اور بے ابتذالي پیدا ھو - اس شکل کا چارۂ کار صرف ایک چیز ھے یعني تعبیر معني کیلیے اون غیر مبتذل ' غیر عامیانہ اور مخصوص الفاظ کا استعمال کیا جاے جنکا گو اون معاني کیلیے وضع عام نھو کہ ابتذال پیدا ھوجاے ' لیکن ان الفاظ کے معاني موضوعہ اور اون معاني میں جنکو ھم ادا کرنا چاھتے ھیں ایک خاص قسم کي مناسبت و مشابہت ھو جسکي بنا پر جب ھم اون الفاظ کا استعمال کریں ھمارا مخاطب اونکے عام موضوع لہ معني سمجھے ' اور پھر جب وہ اونکو کلام کے مقصود اور موقع و محل کے موافق نہ پاے فوراً اوسکا ذھن ان عام معاني کو چھوڑ کر اونکے مناسب و مشابہ معني کیطرف منتقل ھوجاے ' اور متکلم کا مقصود اوسکے جدید ' غیر مبتذل اور غیر عامي الفاظ و ترکیب کے ذریعہ سے سمجھہ جاے -

اس تفصیل سے حقیقت و مجاز کي ماھیت اور مجاز کے حسن شرف اور رفعت کے اسباب کا اظہار مقصود تھا کہ حقیقت الفاظ کا اپنے وضع عام و معروف میں استعمال کا نام ھے ' اور مجاز اس عام و معروف وضع کے ذریعہ سے اوسکے مناسب و غیر معروف معني کو ادا کرنا ھے ' اور اس غیر معروفي ' بے ابتذالي ' اور جدت ترکیب کي بنا پر مجاز حقیقت سے بہتر اور اشرف قرار دیا گیا ھے -

قرآن مجید میں جسکا حسن عبارت ' خوبي کلام ' اور جدت ترکیب حد اعجاز تک ھے بے انتہا مجازات ھیں جو اکثر کتب سماویہ کي خصوصیت خاص ھے - فن معاني القران میں گو علما نے ایک حد تک اسکے مباحث سے تعرض کیا تھا لیکن انکي اھمیت ایک مستقل فن کي طالب تھي - اس بناپر مصنفین اسلام نے مجاز القران کے نام مستقل و مفرد تصنیفات کا سلسلہ شروع کیا ' اس سلسلہ کي پہلي کڑي ابو عبیدہ معمر بن مثنی نحوي المتوفي سنہ ۲۰۹ کي " مجاز القران " ھے - سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام المتوفي سنہ ۶۰۶ کي الاشارہ الي الایجاز في بعض انواع المجاز " اس فن کي بہترین تصنیف جسمیں نہایت استیعاب کے ساتھہ قران کي آیات کا استقصا اور اونکے معاني کي تشریح کي گئي ' اسکے بعد علامہ ابن قیم بن جوزیہ کي تصنیف " الایجاز في المجاز ھے - جلال سیوطي المتوفي سنہ ۹۱۰ نے سلطان العلماء کي " الاشارۃ " کا بنام ' مجاز الفرسان الی مجاز القران " اختصار کیا ھے '

## ( تشبیہ القرآن )

سینکڑوں معاني اور مطالب ایسے ھیں جو عام نظروں سے پوشیدہ ھیں اور جنکي تشریح و توضیح کیلیے ایک دفتر درکار ھوتا ھے - لیکن سب سے آسان ' مختصر اور بہتر صورت اوسکي یہ ھے کہ اونکو بذریعہ تشبیہ ادا کیا جاے ' یعني اونکو ایسے معاني و مطالب کے مماثل ومشابہ قرار دیا جاے جو عام طور سے معلوم ھیں ' اور نظروں کے سامنے ھیں کہ مخاطب ان ظاھر اور واضح معاني سے بواسطۂ مماثلت و مشابہت اون مخفي ' پیچیدہ ' اور دیر فہم معاني و مطالب تک پہونچ جاے -

مذھب چونکہ ما وراے مادہ سے بحث کرتا ھے اسلیے بیشتر مواقع پر اوسکو تشبیھوں سے کام لینا پڑتا ھے - قرآن مجید کے تشبیہات پر عام کتب بیان اور نیز فن معاني القرآن ' فن اعجاز القران ' اور فن مجاز القران میں ان پر کامل بحثیں موجود ھیں - اور الجمان في تشابیہ القرآن لابي القاسم عبد اللہ بن باقیا البغدادي المتوفي سنہ ۴۸۵ اس فن پر ایک مستقل کتاب بھي ھے -

## ( امثال القرآن )

جو اغراض تشبیہ سے متعلق ھے بعینہ وھي امثال سے مقصود ھیں - انبیاے مذاھب اور حکماے اخلاق نے تمام طرق استدلال سے زیادہ ان امثال سے کام لیا ھے کہ یہ استدلالات منطقي سے زیادہ موثر اور عام فہم ھیں ' اس لیے قرآن مجید میں بھي نہایت کثرت سے امثال ھیں - تفسیر کے ضمن میں مفسرین نے ان امثال کي جو تشریح کي ھے انکے علاوہ ابو عبد الرحمان محمد بن حسین سلمي نیساپوري المتوفي سنہ ۴۰۶ ' ابو الحسن علي بن محمد ماوردي المتوفي سنہ ۴۵۰ ' اور شمس الدین ابن القیم المتوفي سنہ ۷۵۴ نے امثال القرآن " کے نام سے مستقل کتابیں لکھي ھیں -

# عـالم اسـلامي

## از اودیسا تا تفلیس

اثــر: محمــود بــک رشاد رئيــس محکمه مصــر

بسلسله سياست روس

روسي قلمرو ميں اوديسا ايک نهايت خوشنما شهر هے - در اصل يه ايک چهوتا سا ترکي گاوں تها ' اس ميں ايک قلعه تها ' جو قلعه حاجي بک کے نام سے مشهور تها - ديرياس نامي اسپين کا ايک باشنده سنه ۱۷۶۹ع ميں روسي بيڑے ميں ملازم هوا ' اور ترقي کرتے کرتے امير البحر کے درجه تک پهنچگيا - يهي شخص هے ' جس نے اس گاوں پر قبضه کيا ' اور موجوده شهر کي داغ بيل ڈالي - يه واقعه کيتهرائن دوم کے عهد کا هے -

اسکے بعد يکے بعد ديگرے دو فرانسيسي حکومت روس کے ملازم هوے - ايک ڈيوک آف ڈاريشيليو اور دوسرے کونت آف دولا نجروں - ان دونوں شخصوں نے اوديسا کے حدود وسيع کيے ' اور اسکي رونق و آبادي کو ترقي دي - يهاں کي تجارت برابر ترقي کرتي رهي ' اور اب تو وه روس کا مرسيليز هے -

يهاں سب سے پهلے رومي ' يهودي ' اور بلغاريوں کي ايک جماعت معاش کي تلاش ميں آکے آباد هوئي تهي اور اب تو يهاں صدها اقوام کے لوگ رهتے هيں -

اس شهر کا نام ايک قديم يونان شهر کے نام سے ماخوذ هے ' جو اوديسوس کهلاتا تها ' يه شهر اسي طرف کهيں قريب تها - اس کا ذکر جنگ طراوده کي تاريخ ميں آتا هے - اس شهر کي سڑکوں ميں ايک سڑک کا بهي نام ديرياس هے - جيسے ايک هائي اسکول بعينه اسي نام سے موسوم هے - اور اس حصه شهر کا نام لانجروں هے ' جسميں دريائي حمام هيں -

اوديسا ميں متعدد مجسمے هيں ' جنميں ايک کيتهرائن دوم اور ايک ريشيليو کا هے - لب دريا ايک نهايت عمده سڑک هے - اس سڑک کا نام بولفار نيقولا هے -

شهر ميں بهت سے هوٹل هيں ' جن ميں سے لندن هوٹل ' سنيٹ پيٹرسبرگ هوٹل ' کونٹي نيٹل هوٹل ' اور برسٹول هوٹل قابل ذکر هيں - انکے علاوه بهت سے بنک ' تهيٹر ' عجائب خانے ' قهوه خانے ' قبرستان هيں - اوديسا کے سب سے بڑے قهوه خانے رو بينا اور فانکوني هيں - نواح شهر ميں حمام هيں ' جنکے متعلق مشهور هے که وه صحت کے ليے مفيد هيں -

سب سے پهلے يهاں سنه ۱۸۱۲ ع ميں طاعون آيا - قريب تها که تمام شهر ويران هوجاے - چنانچه اموات کي تعداد ۱۳ هزار تهي -

دول اتحاد ثلاثي کے بيڑوں نے بسلسله جنگ کريميا اس کا محاصره کيا ' اور گوله باري بهي کي - يهاں کي آبادي روسي ' اطالي ' اور يهوديوں کا ايک مخلوط مجموعه هے - يهاں بعض اطالي خاندان والي کے برابر دولتمند هيں ' جسکي آمدني ۴۰ مليں روبل هے -

قسطنطنيه کي طرف اوديسا سے ۸۰ ميل کے فاصله پر ايک چهوٹا سا کوهستاني جزيره هے ' جسے فيڈ ونيسي يعني اژدهوں کا جزيره کهتے هيں کفاک الله شرها -

اوديسا سے ميں کريميا روانه هوا جو اعتدال آب و هوا اور حسن مناظر طبعي ميں مشهور و معروف هے - ميرا يه سفر روسکي بار اخوت کمپني کے اسٹيمر پر تها ' جسکے اسٹيمر روميان بار اخوت کمپني کے اسٹيمروں سے کهيں زياده صاف و خوشنما هوتے هيں ' خصوصاً جبکه اعلى درجه کے هوں - يه اسٹيمر اپنے سينے سے پاني کو هٹاتا هوا هميں ليکے چلا ' يهاں تک که کريميا کے پهلے بندرگاه اوپاتوريا ميں لنگر انداز هوا ' جسے تاتاري کوزلاوه اور روسي کوزسوف کهتے هيں ' يه پهلے ايک نخاس تها ' جسميں غلام اور کنيزيں فروخت هوا کرتي تهيں -

کريميا کو سنه ۱۴۷۸ ع ميں ترکوں نے تسخير کيا اور سنه ۱۷۸۴ ميں روس نے اسے ترکوں سے ليليا - يهاں ايک جامع مسجد هے ' جو سنه ۱۵۵۲ ع ميں قسطنطنيه کي جامع ايا صوفيا کے طرز پر بنائي گئي تهي - اسکي آبادي ۲۵ هزار هے ' جسميں روسي تاتاري ' اطالي ' يهودي هيں - يهاں سے ۲ فرسخ ( ايک روسي معيار مسافت هے جسکي مقدار ۱۰۳۵ ميٹر هے ) پر بحيره مونياک ميں اور ۱۸ فرسخ پر بحيره ساک ميں صحت بخش حمام هيں - ان حماموں کا موسم ۲۵ مئي سے شروع هوتا هے ' اور آخر اگست تک رهتا هے - اس اثناء ميں هزاروں بيمار نهانے آتے هيں -

اوپاتوريا سے ۶۳ فرسخ پر سنفيرو پول يعني کريميا کا جديد دارالسلطنت واقع هے - يه ايک نهايت عمده شهر هے اسکي آبادي ۶۰ هزار هے -

و پاتوريا سے ۵ گهنٹے تک چلنے کے بعد همارا اسٹيمر سواسطابول پهنچا - يه ايک بهت بڑا شهر هے ' جسکي سڑکيں بڑي بڑي اور عمارتيں عظيم الشان هيں ' روشني برقي هے - سڑکوں پر ٹريموے چلتي هے - بندرگاه ميں بحر اسود کا بيڑا رهتا هے - يهاں روسي محافظ فوج اسقدر هے که نووارد کو اول وهله ميں تو يه معلوم هوتا هے که يهاں کے تمام باشندے افسر اور سپاهي هيں - گو يه تجارتي شهر هے ' مگر با اين همه اول درجه کا جنگي شهر هے - اسوقت ريلوے لائنوں نے تمام روس سے اسے ملاديا هے - يهاں تک افسروں کے مجسمے نصب هيں جنهوں نے جنگ ميں چند نماياں انجام دیے هيں ' خواه يه افسر بري هوں يا بحري - ان مجسموں کے علاوه جنگ کي يادگاريں بهي هيں جو بلجيم ميں ... کي يادگاروں کے مشابه هيں - يهاں کا سب سے زياده لطيف مقام مينوسپل باغ هے ' جو لب دريا واقع هے - باغ ميں روزانه باجا بجتا هے - افسر اور سپاهي جوق در جوق آتے هيں ' مگر سپاهيوں کو اندر جانے کي اجازت نهيں -

يهاں کي سڑکوں ميں سے ايک مهتم بالشان سڑک کا نام بولغا هے - اس سڑک پر ايک بهت بڑا باغ هے ' جسميں ايک عظيم الشان گول عمارت هے - اس گول عمارت کے اندر ايک دائرے ميں جنگ کريميا کے واقعات اور ان ترکي ' فرانسيسي ' انگريزي وغيره وغيره فوجوں کي تصويريں کنده هيں ' جنهوں نے جنگ کريميا ميں حصه ليا تها - انکے علاوه سامان مدافعت ' اسلحه ' ذخائر ' سامان استحکامات وغيره اس باغ ميں بکثرت موجود رهتے هيں -

بندرگاه کے دهانه سے قريب ايک دوسري سڑک پر ايک نهايت هي اهم عجائبخانه هے - يه عجائبخانه محاصره سواسطابول اور ان تمام توپوں ' ديگر انواع اسلحه ' نقشوں ' وغيره کے ساتهه مخصوص هے جو اس محاصره ميں استعمال کيے گئے تهے - سنه ۵۵ - ۱۸۵۴ کے اس محاصره نے سواسطابول کو تاريخ ميں مشهور کرديا - يه محاصره اسقدر شديد تها که سواسطابول قريباً بالکل برباد هوگيا تها - مگر اس ٹهوکر کے بعد وه فوراً سنبهلا اور بسرعت تمام ترقي کے ميدان ميں چلنے لگا - اسوقت اسکي آبادي ۵ هزار هے ' جسميں نصارے زياده اور تاتاري اور يهودي کم هيں -

خط کو عربي میں کونسل جنرل اطالیا کے مترجم نے لکھا تھا - وہ خط یہ ہے :

صدیقي !

اس خط کے ہمراہ آپکے بھائي شیخ احمد کے لیے فرمان پناہ بخشي بھیجتا ہوں ' اور خدا سے دعا کرتا ہوں کہ انکو توفیق خیر دے ' اور وہ بخیر و عافیت وطن واپس آئیں - یہي فرمان ایک چیز ہے جو آپ نے مجھہ سے لي ہے ' کیونکہ آپکو ہمیشہ اپنے وطن کے مصالح کي فکر رہتي ہے -

جسطرح آپکے اسلاف مال کو ہیچ سمجھتے تھے اسي طرح آپ بھي اسکو حقیر سمجھتے ہیں - چنانچہ آپ نے اپني ذات کے لیے ایک حبہ نہیں لیا ' اور اصل یہ ہے کہ مجھے آپ پر جو اسقدر اعتماد ہے وہ آپکي اسي شان استغنا کي وجہ ہے -

لیکن باایں ہمہ بد قسمتي سے اخبـاروں نے آپ پر اعتراضـات کیے اور بے اصل بہتان لگائے - مگر میں بخوبي جانتا ہوں کہ شاذ و نادر ہي ایسے لوگ ہونگے جو آپکي طرح یہ دعوی کرسکیں کہ اپنے وطـن کے فوائـد کے سوا نـہ کسي شے کا ارادہ کیا اور نہ کوئي شے چاھي - والسلام -

۱۶ جولائي } کونت اسفورس

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ ایک درہم بھي اس ہاتھہ نے لیا ہے ' یا اس زبان نے مانگا ہے ' یا اس قلم نے ایک حرف بھي لکھا ہے - تو میں اسکو آگ کي قینچي سے کاٹ دیتا ' بیشک میرے پاس اطالي سکے اور نوٹ تھے - یہ بـڑے بـڑے معرکوں کي غنیمت تھي ' جـو ہمارے مجاهدین کو ان مقتـول و مجروح افسروں اور سپاهیوں کي جیبوں میں ملے تھے ' جو میدان جنـگ میں پڑے رہجاتے تھے - انکو ہم نے فرانسیسي سکوں سے بدل لیا تھا ' کیونکہ ہم نے یہ طے کیا تھا کہ جب تـک ہم نئے سکے نہ ڈھالیں گے اسوقت تک ہم فرانسیسي سکے استعمال کرینگے -

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دولت عثمانیہ نے ہماري مالي مدد کي ' اسکے علاوہ ہندوستان ' شام ' مصر ' اور تونس میں ایسي جماعتیں ہیں جو برابر ہماري مالي مدد کرتي رہتي ہیں -

اسلیے آغاز جنـگ سے لیکے انتہاء جنـگ تـک مجھے جسقدر روپیہ بمد اعانت موصول ہوا ہے اسکي ایک فہرست دیکے اس وہم کے چہرے سے نقاب اٹھاتا ہوں -

| اسم معطي | جسقدر رقم کہ موصول ہوئي بحساب فرانسیسي پونڈ |
|---|---|
| یورپ سے ایک شخص نے | ۱۲۰۰ |
| مشرق سے ایک شخص نے | ۸۶۰ |
| مغرب سے ایک شخص نے ( مع اپنے رفقاء کے ) | ۲۰۰ |
| یورپ سے ایک اور شخص نے | ۴۲۰ |
| اهل مغرب کي ایک متفرق جماعت نے | ۲۷ |
| مغرب سے دو شخصوں نے | ۱۲ |

یہ چندے جن لوگوں نے مجھے لاکے دیے تھے - میں نے انہیں اپنے ہاتھہ سے لکھکے رسیدیں دیں ' اور اپني حکومت کے خزانچي کو یہ رقمیں دیدیں ' جو کوہ یفرن کي مجلس انتظامي کي معرفت صرف ہوئیں - میرے تونس آنے کے بعد جو چندے آئے وہ میں نے ان ملازموں اور سرداروں میں تقسیم کردیے ' جو میرے ہمراہ تونس آئے تھے - ان لوگوں سے میں نے انکي دستخطي رسیدیں لیلیں ہیں جو اسوقت تـک میرے پاس محفوظ ہیں -

جو شخص میري اس تحریر کو غور سے پڑھیـگا اور جنـگ اور حکومت کے معاملات سے واقف ہوگا تو اسے یقین ہوجائیگا کہ مجھے جسقدر روپیہ بطریق اعانت ملا تھا یعني ( ۲۷۷۷ لیرہ فرانسیسیہ ) وہ ایک مہینہ تـک ان بارکش اونٹوں کے کرایہ کے لیے بھي کافي نہ تھا جو مجاهدین کا سامان لاتے لیجاتے تھے ' اور اسلیے میں نے ضرور اپنے پاس سے ایک رقم کثیر صرف کي ہے جسکي مقدار میرے علاوہ اور کسي کو معلوم نہیں -

اگر ضرورت نہ ہوتي تو اپنے خدمات کا ذکر نہ کرتا کیونکہ میں نے جو کچھہ کیا ہے وہ وطن و مذهب کي راہ میں کیا ہے ' اسلیے اس کا کسي پر احسان نہیں - لیکن اب جو ذکر آگیا ہے تو اس تقریب سے میں بلا فخر کہتا ہوں کہ میں ہي وہ شخص ہوں جس نے اپني جان ' مال ' زبان ' اور قلم سے اپني اور اپنے ہموطنوں کي پیشانیوں سے داغ ننگ کے مٹانے کي آخر وقت تـک کوشش کي اور سواے ان لوگوں کے جنکا میں نے ذکر کیا ہے اور جنکے احسان کو میں بھي نہیں بھول سکتا ' اور کسي غیر کے منت کش نہیں ہوے -

میں نہیں سمجھتا کہ ان لوگوں کے علاوہ مشرق و مغرب میں ایک شخص بھي یہ دعوی کرسکتا ہے کہ اس نے ہمیں ایک درہم بھي دیا یا خود حکومت عثمانیہ یہ کہکے کہ اس نے ہماري اعانت کي ' بلکہ حکومت عثمانیہ نے تو ہماري یہ مدد کي کہ جو کچھہ سامان جنگ موجود تھا وہ بھي منگوا لیا - اب میں مع اپنے خاندان کے تونس آگیا ہوں اور مصر و آستانہ جارہا ہوں - اگر کسي شخص کو یہ دعوی ہو کہ اس نے براہ راست یا کسي وساطت سے مجھے روپیہ بھیجا اور وہ مجھے پہنچ بھي گیا تو میں اسے اجازت دیتا ہوں کہ وہ مجھہ سے اس رقم کا مطالبہ کرے -

مجھے یقین ہے کہ میں ان شہروں میں آؤنـگا اور انشاء اللہ کسي سے شرمساري کے بغیر واپس جاونگا ' کیونکہ تونس آنے کے بعد میرے پاس جسقدر چندہ آئے تھے وہ سب میں نے یہ کہکے چندہ والوں کو واپس کردیے کہ مجھے اب ایسي جنگ کے دوبارہ جاري ہونے کي امید نہیں جس سے اهل ملـک کو ذرا بھي فایدہ ہو - اسلیے ان چندوں کو لے لینا بے وجہ ہے - اس پر بہت سے لوگوں نے مجھے خطوط لکھے جس میں اس دیانت و استقامت کي داد دي -

اگر جنگ سے مقصد اصلي حاصل نہیں ہو اور ہمیں وطن عزیز بالا دست قوت کے حوالہ کرنا پڑا تو میري نزدیک اسمیں کوئي عیب نہیں - اسلیے کہ الحرب سجال اور ہم تو ہم ' ہم سے زیادہ بڑے لوگوں نے دشمن کي قوت کے آگے ہتیار ڈالدیتے ہیں - اور غیب کا علم تو اللہ هي کو ہے -

## تعلیـم نسـوان کے متعلـق



هندوستان کے مشہور و معروف عالم دین حضرات مولانا محمد اشرف علي صاحب کا نہایت مدلل و مفصل مضمون جو بارہ صفحہ پر طبع ہوا ہے - صرف دو پیسے کا ٹـکٹ بھیجنے پر اُس کے دو نسخے روانہ ہوسکتے ہیں -

**فقیر اصغر حسین عفي عنہ**

دفتر رسالہ القـاسم - مـدرسـہ اسلامیـہ دیوبنـد

باطوم کي هوا معتدل هے مگر یہاں کے پاني میں صابون بڑي مشکل سے حل هوتا هے - یہاں سویڈن کا مشہور انعام یاب بوبیل کے تین گیس کے کارخانہ هیں - یہیں جان باکو سے مٹي کا تیل آتا هے - اتني مسافت بہت طویـل هے اور ۲۴ گھنٹے میں اکسپریس کے ذریعه سے طے هوتي هے - باطوم کے گیس کے مشہور کارخانوں میں مشہور روتشیلڈ اور ماتنا شیف کے کارخـانے هیں - ریل میں باطوم سے افرست پر شکوی کے مشہور چاے کے کھیت هیں - باشندوں کي تعداد ۳۷ هـزار هے - یہاں کي آبادي روس ' گـرج ' ارمن ' چرکس ' اور ترکوں کا ایک مخلوط مجموعه هے - یہاں کے بہترین هوٹل مشرق ' خوشنما منظر ' فرانس ' اور امپیریل هیں -

میں باطوم سے اندرون قوقاز ' قرطایس ' بورجوم اور باکوریاني آیا - یه شہر اگرچـه چھوٹے هیں مگر اپنے راستوں کے پہاڑوں پہاڑوں کے سبزه زار ' نہرهاے رواں ' اور تالابوں کے لحاظ سے قابل دید هیں - قرطایس میں نہرهانو کے علاوه اور کوئي شے قابل ذکر نہیں هے - هانوں کے پاني کے گرنے کي آواز دور سے سنائي دیتي هے -

جورجوم معدني چشموں کا ایک شہر هے - اسمیں ایک تیزرو اور شدید الصوت نہر هے ' ایک اور نہر هے ' جو اس سے بڑي هے - حل صابون کے باب میں اسکا معمولي پاني باطوم کے پاني کے طرح هے -

خور باکوریاني تو اس قابل نہیں که کوئي اس میں دن بھر یا چند گھنٹوں کے لیے بھي ٹھیرے - البته بورجوم سے اسکا راسته نہایت خوش سواد مقامات سے گیا هے - بورجوم سے ایک نہایت خوش منظر راسته اباستومان کوگیا هے - اس راسته میں سفر موٹرکار پر هوتا هے - یه اباستومان وهي شہر هے جو اپنے اعتدال هوا اور حسن مناظر کے لحاظ سے مشہور هے -

بورجوم سے قوقاز کے دارالسلطنت تغلیس ریل پر آیا - تغلیس باطوم اور باکو یا بحر اسود اور بحر خزا کے وسط میں واقع هے - سطح آب سے اسکي بلندي ۳۰۰ میٹر هے -



# شئون عثمانیه

## جـــزائـــر ایجیـــن

بالاخر انگلستان نے نصرانیت کے لیے اسلام سوز جذبات کے سلسله میں اس حلقه کا بھی اضافه کردیا ' جس کا مزاج سناشوں کو خوف تھا -

ڈاونگ اسٹریٹ کے کارکنان قضاء و قدر نے جزائر ایجین کا فیصله صادر کردیا جو آپ گذشته نمبر کے الاسبوع میں پڑھچکے هیں -

لیکن کیا اسقدر کافي هے ؟ لیکن ظلم هوگا اگر ان جزائر کے حق میں همارے وقت کے صرف چند ثانیے ' همارے جرائد کي چند سطریں ' اور همارے ماتمگساري و حسرت سنجي کے دفتر بے پایاں میں سے صرف ایک لفظ " افسوس " هو -

یه صحیح هے که هم اس کره زمین کے ایسے ٹکڑے کھو چکے هیں جنکے آگے ان جزائر کي کوئي حیثیت نہیں ' اور یه بھي صحیح هے که اسوقت هماري پیشاني پر شکن تک نہیں پڑي تھي ' لیکن اگر اسوقت هماري پیشاني شکن آلود تک نہیں هوئي تھي تو اسوقت همارے گالوں بلکه دامنوں کو خونین آنسوں سے لاله گوں هونا چاهیے -

ایک زمانے میں زید کا کیسه جواهر سے پر رهتا تھا - اسوقت اگر ایک لعل بدخشاني بھي گر جاتا تھا تو اسے احساس تک نہیں هوتا تھا ' مگر اب که اس جواهر سے پر رهنے والے کیسے هیں چند پیسے رهتے هیں ' کیا اب اسکي وهي حالت رهیگي ؟ یقین مانیے که اگر اب اس کیسے سے ایک پیسه گریگا تو اسکي آنکھوں سے آنسوں کي جھڑي لگجائیگي -

اس اشکباري سے آپ اسکے ظرف کو الزام نه دیجیے که وه بیچاره صرف ایک پیسے کو نہیں روتا بلکه اسکو روتا هے که میں کیا سے کیا هوگیا -

یہي حالت هماري هے ' بلکه اس سے زیاده درد ناک - هماري جیب خالي هے ' مگر با ایں همه جو کچھه اسمیں هے وه بھي اسقدر قیمتي ایک عالم اسکو للچائي هوئي نظروں سے دیکھه رها هے - پس اگر اسوقت هماري جیب سے کچھه گرتا هے تو کیونکر هوسکتا هے که زبانیں خاموش اور آنکھیں خشک رهیں -

انگلستان کي تجویز میں صرف جزائر هي دولت عثمانیه کے هاتھه سے نہیں نکلے که گو کالے عزیز جاتا هي مگر غم دزد سے تو نجات ملتي هے ' بلکه یا تو اس کو ایسے مصارف برداشت کرنا پڑتے هیں جنکي وه اسوقت متحمل نہیں هوسکتي یا اسے اپنے پس مانده سرمایه حیات کو بھی وقف غارت و تاراج سمجھنا پڑتا هے ' اور افسوس که دونوں صورتیں جانکاه و روح فرسا هیں !

اس اجمـال کي تفصیل یه هے که جنگي حیثیت سے جزائـر ایجین کي تین قسمیں هیں :

( ۱ ) جو دهانه دره دانیال پر واقع هیں ' جیسے ایمروز ' Imbros برزجه اطه Tenedos لمني Lemnos سمادیر Samothrace

یہاں چند ہوٹل بھي ھیں جنمیں سے مشہور ترین کیست ہوٹل جو ساحل پر واقع ھے ' اور جران ہوٹل ھے - ۱۰ کیلومتر کے فاصلہ پر خانقاہ مارجرجس ھے ' جسکو بنے ھوے اسوقت ایک ھزار سال ھوے - اس خانقاہ کا موقع نہایت ھي عمدہ و خوشنما ھے -

ریل میں جانے والے کے لیے سوا سطابول سے کریمیا کے قدیم دار السلطنت باغچہ سراے تک ۳۳ کیلومیٹر ھیں - باغچہ سراے ایک چھوٹا سا شہر ھے - یہاں عہد قدیم کی چند جامع مسجدیں اور باغ تو ھیں ' مگر جدید ترقي کے آثار ذرا بھي نہیں - نہ عمدہ سڑکیں ھیں نہ ٹریموے ' نہ برقي روشني ' نہ قابل لحاظ ہوٹل -

ابھي تک خانات تاتار کا قصر موجود ھے ' جو سترھویں صدي میں بنایا گیا تھا -

یہاں کي جامع مسجد کے دروازہ پر یہ عبارت کندہ ھے :

" سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان سنہ ۱۱۵۵ "

وسط قصر میں ایک فوارہ ھے ' جس پر یہ عبارت لکھی ھوئي ھے :

" قیلان کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان غفر اللہ لہما و لوالدیهما سنہ ۱۱۶۲ ع "

اس عبارت کے بعد یہ آیت ھے : " سقاھم ربھم شرابا طهورا " - ان عبارتوں کے علاوہ گلاب کے دو درختوں اور تین قسم کے میووں کي تصویریں بني ھوئي ھیں -

وسط قصر میں ایک اور فوارہ ھے جس پر یہ آیت لکھي ھوئي ھے " عینا فیها تسمي سلسبیلا " اوپر کي منزل میں ایک کمرہ ھے ' جسکي دیواروں پر ایک فارسي قصیدہ لکھا ھوا ھے - قصیدہ مختلف قسم کے پہاڑوں کي پلیٹوں کي تصویریں بني ھوئي ھیں - خیال اس قصر کا سب سے زیادہ خوشنما حصہ ھے - کیونکہ ھم اسوقت تک منزل میں ایک ھال ھے جسکي چھت دستکاري کا نمونہ ھے - اسکے دروازہ پر یہ عبارت کندہ ھے -

" بہت زہ دیوان سلامت کراے خان ابن الحاج سلیم کراے خان مالي ۱۱ " اس قصر میں ایک باب السلسبیل ھے جس پر یہ لکھا ھے : ان گھروں کے مالک سلطان اعظم اکرم منکلي کراے خان ۰۰۰ الخ -

قصر کے اندر اور باھر باغ ھیں - یہي باھر کا باغ آجکل میونسپل کا باغ ھے ' جہاں لوگ سیر و تفریح کے لیے آتے ھیں - یہاں جامع سلطاني بھي ھے - مئي میں جبکہ میں یہاں تھا تو عشا کي اذان ساڑھے نو بجے دیجاتي تھي -

باغچہ سراے میں اسماعیل عصبر نسکي کا ایک اخبار ترکي زبان میں شائع ھوتا ھے ' جسکا نام ترجمان ھے - ایک لڑکیوں کا مدرسہ بھي ھے - جسے انکي بیوي چلاتي ھیں - اس مدرسہ میں لڑکیوں کو ترکي ' روسي ' عربي ' ( ابتدائي پیمانہ پر ) عقائد اسلامي ' حساب ' جغرافیہ ' علم الصحۃ ' خانہ داري ' دستکاري سکھائي جاتي ھے - بعض لڑکیاں قرآن شریف حفظ کرتي ھیں -

باغچہ سراے کي آبادي ۱۸ ھزار ھے جسمیں ۱۴ ھزار تاتاري ۳ ھزار نصاري اور ایک ھزار یہودي ھیں -

سوا سطابول سے یالطہ تک تین راستے ھیں - دریا ' موٹرکار ' اور ریل - پہلا راستہ عمدہ ھے - مسافر کو کریمیا کے ساحل پرتے رنگا رنگ پہاڑیوں کے دلفریب منظر دکھائي دیتے ھیں ' مگر دوسرا راستہ اس سے عمدہ ھے ' خصوصاً ابتداء میں بایدار ہے کہ یہاں سے تو پاکیزہ منظر پہاڑ اور درخت ھي درخت نظر آتے ھیں - تیسرے راستہ میں کوئي امر قابل ذکر نہیں -

کریمیا کے حمام والے شہروں میں یالطہ خوشنما ترین شہر ھے - اسکي ھوا گرمیوں میں نہایت معتدل اور امراض صدر کے لیے بیحد مفید ھے - اسي لیے اسے " نیس روس " کہتے ھیں - تمام عمارتیں اور راستے بالکل نئے طرز کے ھیں - ایک میونیسپل باغ ھے - اس باغ میں روزانہ باجا بجتا ھے - یہاں کے مشہور ہوٹل رشین فلا ایلن اور میرینو ھیں - آبادي ۳۵ ھزار ھے ' زیادہ تر نصاری ھیں اور کمتر مسلمان اور یہودي - یالطہ کے نواح میں لیفیڈي ' جہاں زار روس موسم گرما میں بسر کرتے ھیں ' الوپکا ' اور یانـدا وغیرہ نہایت خوش سواد مقامات ھیں -

یالطہ سے میں باطوم آیا - راستہ میں اسٹیمر بہت سي سرحدوں پر سے گذرا ' جن میں اھم یئو دوذي اور کریمیا کا آخري بندر گاہ کیرش ھے - اسے ابتداے کیرش میں آکے بحر ازدف اور بحر اسود دونوں ملتے ھیں -

غرض ساحل کریمیا باتوریا سے شروع ھوتا ھے ' اور کیرش میں آکے ختم ھوتا ھے ' اسمیں سے بعض حصہ تو میدان ھے اور بعض حصہ کوھستاني ھے - کوھستاني مناظر بیحد دلفریب ھیں -

کوہ قاف کا ساحل اناپا سے شروع ھوتا ھے ' اور باطوم میں ختم ھوتا ھے - تمام ساحل میں جھاڑیاں ' درخت اور انتہا درجہ کے خوشنما پہاڑھي پہاڑ ھیں - اسکي اھم سرحدیں نوفور ' سیسک ' ( جو ایک بڑا شہر ھے ) اور باجري ھیں - یہ تمام مقامات سبزي و شادابي میں غرق اور موسم گرما کي بہترین و جمیل ترین قیامگا ھیں ھیں -

۱۵ - فرست کے فاصلہ پر کوہ اتوس واقع ھے - یہاں ایک خانقاہ ھے ' جو پرانے کوہ اتوس کے راھبوں نے بنائي تھي -

سرخوم قلمرو ابازا کا دار السلطنت ھے ' یہ بھي میوں اور پھولوں سے پٹا پڑا ھے - اسکي ھوا غایت درجہ عمدہ ھے - یہاں سے مصر تمباکو بھیجا جاتا ھے - اسکے نواح میں پرانے شہروں ' ھیکلوں ' معبدوں ' قلعوں ' اور گڑھیوں کے بکثرت کھنڈر ملتے ھیں - آبادي ۲۰ ھزار ھے - خود قلمرو ابازا کي آبادي نصف ملین ھے - تین ربع مسلمان اور باقي ارتھوڈکس عیسائي ھیں - یہاں کے اکثر مسلمان باشندے ھجرت کرکے ترکي آگئے ھیں - اب کوہ قاف میں صرف ۳۰ ھزار مسلمان ھیں جنمیں سے ۸ ھزار سرخوم میں ھیں اور باقي بحر اسود کے ساحل پر نوفور اور سیسک وغیرہ میں پھیلے ھوے ھیں - انکے قبائل " اونج " کہلاتے ھیں -

جہاز پر ایک سیاح کو جاجبري سے لیکے باطوم تک ساحل قوقاز میں سرسبز و شاداب پہاڑ اور انکي ۲۰۰ میٹر بلند اور برف پوش چوٹیاں نظر آتي ھیں - یالطہ سے تین دن تک چلتے رھنے کے بعد اسٹیمر باطوم پہنچا ' جو بحر اسود میں روس کا آخرین بندرگاہ ھے - باطوم اور اوڈیسا میں ۵۹۳ میل کا فاصلہ ھے -

باطوم جسطرح کہ ایک تجارتي شہر ھے اسي طرح ایک جنگي شہر بھي ھے -

روس نے اسکے حدود وسیع کیے ھیں - نئي سڑکیں نکالي گئي ھیں - تمام شہر میں برقي روشني ھوتي ھے - ساحل پر بالکل نئے طرز کا ایک میونسپل باغ ھے ' جسکي تمام سڑکیں بالکل سیدھي ھیں - باغ میں روزانہ باجا بجتا ھے -

باطوم میں اس میونیسپل باغ کے علاوہ ترکوں کے زمانے کا ایک اور نہایت لطیف باغ ھے ' جو ایک چھوٹے بحیرے کے ساحل پر واقع ھے - یہ باغ اب الیگزنڈر پارک کہلاتا ھے -

صرف ایک شے یعنی قوت ہے ' جسوقت وہ جلوہ فرما ہوتي ہے تو یورپ اسکے چہرہ پر عدل کا نقاب ڈالکے اسکے سامنے سر بسجود ہوجاتا ہے - پس جبکہ اس قوت کي دیوي نے ہم سے اپنا رشتہ توڑ کے یورپ سے باندھا ہے تو پھر کون ہے جو یہ شرائط پورے کرائیگا ؟

" مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جاے " یہ کوئي نیا دام فریب نہیں - یہ تو وہي فقرہ ہے جو ہمیشہ یورپ نے کسي ملک کو ہلال کي قلمرو سے نکالکے صلیب کي بادشاہي میں داخل کرتے وقت کیا ہے -- پھر کیا اس کرہ ارض کي وسیع آبادي میں اسکي ایک عملي مثال بھي پیش کیجاسکتي ہے ؟ کیا اس وسیع عالم نصرانیت میں ایک شخص بھي اس باب میں مرد عہد ہونے کے ساتھہ مرد ایفاء ہونے کا بھي وعدہ کرسکتا ہے ؟

افریقہ ' یورپ ' اور ایشیا ' جاو وہاں کے اسلام سے چھنے ممالک میں پھرو اور سنو کہ وہاں کا ایک ایک ذرہ کیا کہرہا ہے -

" جنگي مرکز نہ بناے جائیں " مگر اس کا ذمہ کون لیتا ہے ؟ انگلستان ' جس نے اپنے سامنے کریت سے بین القومي علم اتروا کے یوناني علم نصب کرایا ! کیا اگر یونان جنگي مرکز بنائیگا تو انگلستان اسے منع کریگا ؟ اسیطرح جسطرح کہ اس نے فرانسیسیوں کو عربوں پر ظلم کرنے سے منع کیا تھا یعني اپنے جہاز جبل طارق سے فرانسیسیوں کي مدد کے لیے بھیجے تھے ؟

پھر یہ مانا کہ یونان نے ان جزائر میں مستقل جنگي مرکز نہ بنائے' لیکن اگر خود اس نے چھیڑ کے اعلان جنگ کیا اور گو بعض حصہ اسنے نہ فتح کیا ہو' مگر واقعہ ادرنہ کي طرح انگلستان نے کہا کہ یہ یونان کے مطلوبہ ملک اسے دیدیے جائیں ورنہ ان جزائر میں ہنگامي مرکز بناکے درہ دانیال اور تمام ایشیائي ترکي پر حملہ کردیگا تو ہم کیا کرینگے ؟

اصل یہ ہے کہ انگلستان نے اس طرح دولت عثمانیہ کے سر پر دشمن کو کھڑا کردیا ہے کہ وہ کبھي اسکے خیال سے اختلاف کي جرات نہیں کرسکتي' ورنہ اسکا لازمي نتیجہ ایشیائي ترکي پر حملہ ہوگا -

یہ ہے دولت عثمانیہ کے مصالح کے لحاظ ' جسکا وعدہ مسئلہ جزائر کو موتمرالسفراء کے ہاتھہ میں دیتے وقت کیا گیا تھا -

انگلستان نے یہ جزائر یونان کو اسلیے دلوائے ہیں کہ یونانیوں کے قدیم وطن ہیں' اور بقاعدہ " وطن اہل وطن کے لیے ہے " وہي اسکے مستحق ہیں - پھر یہاں کي آبادي ایک ایسي حکومت چاھتي ہے جو مہربان و عادل ہو' ان میں تعلیم پھیلائے ' شہروں کو آباد و اراستہ کرے' تجارت و صنعت کو ترقي دے' اور ملک میں امن و اطمینان کي زندگي پیدا کرے' اور ترک یہ نہیں کرسکتے - لیکن غور سے دیکھیے تو ان دونوں دلیلوں میں ایک دلیل بھي صحیح نہیں -

" وطن اہل وطن کے لیے ہے " اس قاعدہ کا صور اسوقت بیشک بہت بلند آہنگي سے پھونکا جاتا ہے ' جب کسي ایسے ملک کا سوال درپیش ہو جسکے باشندے نصراني ہوں اور وہ کسي اسلامي حکومت کے ماتحت ہوں - لیکن صورت حال یہ نہ ہو تو پھر یہ اصول طاق فراموشي میں رکھدیا جاتا ہے - مثال کے لیے زیادہ تفحص و تلاش کي ضرورت نہیں البانیا ابھي آج کا واقعہ ہے -

پھر ان جزائر میں صرف یوناني ہي آباد نہیں' بلکہ یہودي ' مسلمان بلغاري وغیرہ بھي رہتے ہیں - خصوصاً مسلمان کہ ان کي ایک کثیر تعداد صدیوں سے یہیں رہتي ہے - ایسي حالت میں یہ جزائر یونان سے کیوں ملحق کیے گئے حالانکہ اپیرس اور سالونیکا میں یونانیوں نے اپنے مختلف الجنس اخوان مذہب کے ساتھہ جو سلوک کیا ہے وہ اس امر کا ایک قاطع و مسکت ثبوت ہے کہ یوناني سخت متعصب و خونخوار قوم ہے' اور کسي طرح بھي اس قابل نہیں کہ دوسري قومیں اور خصوصاً وہ جو اس سے مذہباً بھي مختلف ہوں اسکے رحم کے حوالے کي جائیں -

اگر درحقیقت مقصود ان جزائر کي اصلاح و ترقي تھي تو پھر کیوں نہ انکو ساموس کي طرح خود مختار کردیا گیا ' کیونکہ یقیناً بحالت خود مختاري وہ اس سے زیادہ ترقي کر سکتے تھے جتني کہ اب وہ یونانیوں کے ماتحت رہکے کر سکینگے -

لیکن یہ تمام باتیں تو اسوقت ہوتیں جب کہ یورپ کے طرز عمل کا معیار حق و عدل ہوتا یہاں تو بقول مشہور کاتب سیاسي مسٹر لوسین ولف " یورپ نے بلقاني مدبر کي حیثیت سے اپنے طرز عمل کے لیے جس معیار وحید کو شروع سے آخر تک تسلیم کیا ہے وہ خود غرضي اور سختي ہے "

آخري نقطہ بحث یہ ہے کہ انگلستان نے ایشیائي ترکي کو کیوں خطرہ میں ڈالا ' حالانکہ اسکا تو یہ دعوي ہے کہ ایشیاء میں ایک مستحکم ترکي کا وجود اسکے ایشیائي مصالح کے لیے ناگزیر ہے؟

اس کا جواب انگلستان کے دہاء سیاسي اور آیندہ مقاصد کي ایک سبق آموز و بصیرت بخش داستان ہے -

جو لوگ دولت عثمانیہ کي موجودہ تاریخ سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ کاروان اسلام کا یہ آخرین نقش یا محض اسلیے اب تک باقي ہے کہ دول یورپ میں شدید رقابت و منافست ہے - اگر یہ رقابت نہ ہوتي تو وہ مسائل طے ہوگئے ہوتے جو ہنوز نا طے شدہ ہیں' اور جو واقعات اسوقت پیش آے ہیں یہ بلکہ اس سے سخت تر آج سے پہلے پیش آچکے ہوتے - وہ شخص نصرانیت کا سب سے بڑا فرزند ہوگا' جو دول کي اِس رقابت کو دور یا کم از کم اس حد تک کم کردیگا کہ وہ آخذ و اعطا کے اُصول پر اِس اسکیم کي تکمیل کے لیے متحد ہوسکیں جس کا آغاز اندلس میں ہوا تھا -

سر ایڈ ورڈ گرے جب سے وزیر خارجہ ہوے ہیں انکي تمامتر کوشش یہ ہے کہ کسیطرح یہ رقابت کم ہو' اور دول یورپ متحد ہو کے کام کر سکیں - ہم باب عالي کے نام دول کي یاد داشت اور بلقان کي جنگ ثاني کے علي الرغم کہتے ہیں کہ سر ایڈ ورڈ گرے اپني ان کوششوں میں نا کام نہیں رہے -

جدید یورپ کي تاریخ حیات میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ اس نے ازمنہ متوسطہ کي طرح اسلام کے مقابلہ میں متحد ہوکے کام کیا - پہلي کوشش کے بہمہ وجوہ مکمل ہونے کي توقع ایک غلط توقع ہے' اسلیے اگر اس اتحاد میں جا بجا اختلاف کے رخنے نظر آتے ہیں' تو اسکو نا کامي سے تعبیر کرنا صحیح نہیں - یہ یاد رکھنا چاہیے کہ دفعۃً چار ریاستوں کا اعلان جنگ' دول یورپ کا اعلان نا طرفداري' اسکے بعد فیصلہ بقاء حالت کے ساتھہ' اسکي تنسیخ' عدم سقوط کے باوجود تسلیم ادرنہ پر اصرار' وغیرہ وغیرہ یہ تمام واقعات اسطرح پیش نہ آتے اگر سر ایڈورڈ گرے کي سرگرم کوششوں نے یورپ کے اتحاد سیاسي کا درس اولین نہ دیدیا ہوتا - سچ یہ ہے کہ انگلستان اس فخر میں منفرد ہے کہ اسکے ایک فرزند نے یورپ کو اسدرجہ مسحور کرلیا کہ اسکے اشارے پر سب نے علانیہ صداقت و انصاف کو ٹھکرادیا -

بیشک انگلستان کے ایشیائي مصالح کے لیے ایشیامیں ایک مضبوط ترکي کا وجود نا گزیر ہے' مگر صرف اسوقت تک جب تک کہ یورپ سبق آموز اتحاد في العمل اور انگلستان کا پاے اثر راسخ نہیں ہوا ہے - کیونکہ اسکا مابہ الامتیاز حزم و تحوط ابھي اپنے اثر کے استحکام کو نا کافي اور یورپ کو خام کار سمجھتا ہے - ایشیائي ترکي کے استحکام کے لیے اسکے بحري دروازوں پر یوناني متعین کردیے گئے ہیں - سر ایڈ ورڈ گرے کے حلقۂ تعلیم میں درس اتحاد جاري ہے ' اور استحکام نفوذ و اثر کے لیے کوششیں ہو رہي ہیں - جب یہ دونوں سلسلے پورے ہوجائینگے تو وقت آئیگا جسکے دیکھنے کے لیے خدا کرے اس سر زمین پر کوئي مسلمان نہ رہے - انہ لقول فصل' وما هو بالهزل' انہم یکیدون کیداً لیطفؤ نورالله ' والله متم نورہ ولو کرہ الکافرون -

( ۲ ) جو خليج ازمير پر واقع هيں ان ميں مدلي Mytilene اور ساقز Chias سب سے زيادہ اهم هيں -

( ۳ ) جو انطوليا کے ساحل جنوب و مغرب کے طول ميں واقع هيں - انهي ميں وہ بارہ جزيرے هيں جن پر اطاليا قابض هے -

اب ذرا آپ جزائرايجين کے نقشے کو سامنے رکھيے - ديکھيے ! گيلي پولي کے رودر رو ايک جزيرہ هے - يهي سمادير هے - آپ ديکھتے هيں کہ يہاں سے گيلي پولي پر اور پھر گيلي پولي سے بسراہ خشکی قسطنطنيه پر کسقدر آساني سے حمله هو سکتا هے - سمادير کے بعد امبروز هے - يه جزيرہ اس طرح واقع هے که سمادير اور گيلي پولي کو ملا کے ايک مثلث شکل پيدا هوتي هے - يہاں سے بهي گيلي پولي اور قسطنطنيه پر بسهولت حمله هوسکتا هے - امبروز کے بعد درہ دانيال هے - درہ دانيال کے دهانے پر بوزجه اطه اور لمني واقع هيں - يه ظاهر هے که لمني سے براہ راست درہ دانيال پر اور بواسطه بوزجه اطه اور پر پوري طرح حمله هو سکتا هے - ان دونوں کے بعد مدلي کا نمبر هے ' جو ايشياء کوچک کی سرحد سے نهايت هی قريب هے - اور اس پر حمله کا بهترين و قريب ترين راسته هے - اسکے بعد ساقز هے - ساقز خليج ازمير پر واقع هے ' اور ازمير ميں آنے کے ليے صرف اس خليج کو عبور کرتا هے - ازمير کے بعد ساموس هے - مگر يه خود مختار هے - اسکے بعد نکيريا هے - نکيريا سے براہ راست يا براہ ساموس الدين پر حمله هوسکتا هے ' و هلم جراً -

اس تفصيل سے آپ کو معلوم هو گيا هوگا که دونوں اول الذکر قسم کے جزيروں پر سے قسطنطنيه يا ايشياء کوچک پر بے تکلف حمله هوسکتا هے -

ان جزائر ميں سے سمادير' لمني ' مدلی ' ساقز' نکيريا ' وغيرہ يونان کے قبضه ميں هيں ' اور امبروز اور بوزجه اطه دولت عثمانيه کے قبضه ميں -

اب ديکھنا يه هے که انگلستان نے کيا کيا هے ؟

انگلستان کي تجويز کا جو خلاصه رويٹر ايجنسی نے بهيجا هے وہ يه هے که باستثناء امبروز ' و بوزجه‌اطه ' اور تمام جزائر يونان کو دلوائے گئے هيں - يعني بالفاظ ديگر وہ جزائر جنکو يونان اپنے پرشوکت و قوت بيڑے کے باوجود نهيں ليسکا تها وہ تو دولت عثمانيه کے پاس رهنے ديے گئے' مگر جن جزائر ميں که يونان کي فوج اتر آئی تهي وہ اسی کے پاس رهنے ديے گئے -

کيا اگر يه فيصله خود يونان کے هاتهه ميں ديا جاتا تو وہ اپنے حق ميں اس سے زيادہ مفيد کوئی فيصله کرتا ؟

* * *

هماري قومي خصوصيت تو يه تهي که المومن لا يلدغ من حجر واحد مرتين يعني مسلمان کي شان يه هے که وہ ايک سوراخ سے دو بار نهيں ڈسا جاتا - مگر بد قسمتي سے آج هماري حالت اسدرجه متغير هوگئی هے که اب هماري قومي خصوصيت يه هے المومن يلدغ من حجر واحد الف مرة يعني مسلمان وہ هے جو هزار بار ايک هي سوراخ ميں ڈسا جائے ! چنانچه آغاز جنگ ميں هم جسکے فريب ميں آئے تهے انجام جنگ ميں بهي هم اسی کے فريب ميں آئے اور اسکا خميازہ کهينچا ! !

اعلان جنگ سے پہلے رياستهاے بلقان سرحدوں پر فوجيں جمع کر رهي تهيں - دولت عثمانيه نے بهي مقدونيه ميں فوج جمع کي اور نمايشي جنگ شروع کرائي ' مگر سفير انگلستان نے آکے هميں يقين دلايا که اس وقت تک تم پر حمله نهيں کيا جائيگا جب تک تمهاري طرف سے تحريک نه هوگي - فوج کو فوراً منتشر کردو - ورنه اسکے معني يه هونگے که تم جنگ کا ارادہ رکھتے هو ' اور يه امر حمله کے ليے محرک هوسکيگا -

هم نے اپني سادہ لوحي سے اعتماد کيا حالانکه قرآن حکيم نے هميں بتا ديا تها بعضهم اولياء بعض ' پس اس اعتماد کا نتيجه هم نے بهگتا - هماري فوجوں کے منتشر هوتے هي هر چهار طرف سے حمله هوا جنهوں نے - اطمينان دلايا وہ پہلے تو تماشائيوں کي طرح خاموشي کے ساتهه تماشا ديکھتے رهے - اسکے بعد اپني ناطرفداري کا اعلان کيا اور اسکے بعد وہ حرکتيں کيں که اگر انکا ذکر چهيڑا جاے تو خدا جانے هم اس موضوع سے کتني دور نکل جائيں -

جسطرح که آغاز جنگ ميں انگلستان نے پيشقدمي کي تهي اسي طرح انجام جنگ ميں بهي انگلستان هي نے پيشقدمي کي - اس نے دولت عثمانيه سے اعتماد کي فرمايش کي' اور جب اس نے فرمايش پوري کي تو اس کے صله ميں اس گهر کے دروازہ دشمنوں کے ليے کهولديے -

انگلستان نے اصرار کيا که جزائر کا فيصله موتمر الصلح ميں نه کيا جائے ' بلکه موتمر السفراء کے هاتهه ميں ديديا جائے - اس نے دولت عثمانيه کو يقين دلايا که وہ اسکے مصالح کا لحاظ رکهيگا ' مگر جب وقت آيا تو اسکے مصالح کو اسقدر پامال کيا که اس سے زيادہ پامال کرنا اختيار سے باهر تها -

اس نے يونان کو سمادير دلايا ' جو گيلي پولي کے محاذي اور نهايت هي قريب هے - لمني دلوايا ' جو درہ دانيال کے عين دهانه پر هے - مدلي دلوايا ' جو ايوالي سے بهت هي نزديک هے ' اور ساقز دلوايا ' جو خليج ازمير پر واقع هے - مختصراً يه که اس نے يونان کو وہ تمام جزائر دلواديے جنکي راہ سے وہ بآساني قسطنطنيه اور ايشيا کوچک پر حمله کر سکتا هے -

يه صحيح هے که امبروز اور بوزجه اطه يونان کو نهيں دلوائے گئے مگر يه کيوں ؟ اسليے که دولت عثمانيه کے مقبوضات محفوظ رهيں ؟ حاشا وکلا ! انگلستان کي يه دلي خواهش هوگي که ديگر جزائر کي طرح ان جزائر پر بهي نصرانيت کا علم لهراتا ' مگر يه کيونکر ممکن تها ؟ يورپ کي سلطنتيں بلکه خود انگلستان کي عاقبت انديشي کب گوارا کرتی که کليد عالم يعني درہ دانيال کو يونان کے رحم پر چهوڑ ديا جاتا ؟ انگلستان نصرانيت يا نصراني سلطنت کی بهبودي کے ليے اسلام کے مصالح کو قربان کرسکتا هے ' مگر کسي يورپ کي سلطنت يا خود اپني معمولي سي معمولي مصلحت کو بهي صدمه نهيں پهنچا سکتا -

* * *

اس تجويز ميں يه جزائر يونان کو اس شرط پر دلوائے گئے هيں که :

( ۱ ) يہاں کے مسلمانوں کے حقوق کا لحاظ رکها جائے -

( ۲ ) اور ان جزائر ميں کوئی جنگي مرکز نه بنايا جائے -

انگلستان سمجهتا هے که اس نے اس ابلـه فريبي اور طفل تسلي سے مسلمان عالم کے دلوں سے ان وسواس و شکوک کو نکالديا جو انهيں بيچين کر رهے تهے ' مگر وہ کاش اب هم کو اسقدر سادہ لوح اور نادان نه سمجهتا که اسکے ليے يهي بهتر تها !

اس موقع پر سب سے پہلے همارے سامنے وعدہ آتا هے ' اور يه خيال آتے هی که يه يورپ کا وعدہ هے همارے دلوں ميں بے اطمينانی و بے اعتمادي کا محشر بپا هوجاتا هے ' کيونکه تجربه نے هميں يه بتاديا هے که يورپ کو اپنے عهد و پيمان کے توڑنے کي اتني پروا بهي نهيں جتني که بوٹ کي ليس کے توڑنے کي هوتي هے -

هم نے يه بهی ديکهه ليا هے که دنيا ميں عدل و انصاف کا وجود دماغ کے خانه تخيل اور کاغذ کے صفحات کے علاوہ اورکهيں نهيں -

# مراسلات

## عـريضـه تشنــگان حجاز مكـۀ مكـرمه

چشم دارم از مسلمانان هنـد
عـاطفت بر حـال ما بيچارگان

حجاز كرام تو يقيناً نهر زبيده كے نام اور اسكي ماهيت سے واقف هي هونگے - مگر برادران اسلام ! جنـكو ابتك شرف زيارت بيت الله شريف نهيں حاصل هوا هے وہ اس نام اور اسكي اهميت سے نا واقف نه هونگے ' اس نهر كا سرچشمه وادي نعمان هے ' جو مكۀ مكرمه كي سطح سے ۸۰ وار بلند اور تين ميل كے فاصله پر واقع هے - ( عرفات ) سے يه نهر ۱۲ ميل دور هے ' يه نهر هارون الرشيد كي بيوي زبيده نے بصرف زر كثير ( ۱۷ لاكهه مثقال ) حجاج كرام كي راحت و سهولت كے ليے بنوائي تهي -

خلفاء عباسي ' و ايوبي ' و آل عثمان هر ايك اپنے زمانه ميں بوقت ضـرورت اسكي مرمت كراتے رهے - سنه ۱۳۰۲ هجري ميں مرحوم سيـتّه واحـدنا و عبد الله ميمن نے يه خدمت جليل انجام دي - انهوں نے اسكي مـرمت كے ليے ايك بهت بـڑا سرمايـه هندوستان ميں جمع كيا اور شريف مكه كي اجازت سے كاردان و ماهر انجينيروں كي زير نگراني اسكو درست كرايا - اور اسكي باره شاخيں تمام شهر ميں پهيلا ديں - ان ۱۲ شاخوں كے علاوہ بڑے بڑے حوض ( تنـك ) بنوائے كه اسميں پاني جمع رهے اور هنـگامي و فوري ضرورتوں كے وقت كام آئے - سنه ۱۳۲۴ هجري تـك اسكي حالت بهت اچهي رهي مگر بعد ازاں پاني ميں قلت هونے لـگي ' يه حالت ديكهكے حضرت امير مكه شريف حسين پاشا نے اسكي تعمير و تصليم كے ليے مصري ' و تركي ' و هندي وغيره معتبر تاجرونكي كي ايك كميٹي جناب سيد عبد الله زداوي ' كي زير رياست اور نـگراني بنام قوسيون عين زبيده ' مقرر كي اس كميٹي ميں ۳۱ ممبر تهے اسكا مقصد يه تها كه مختلف مقاموں سے چنده جمع كركے نهر مذكور كي از سر نو تعمير كـرائي جائے - كميٹي مذكور نے اپنا كام شروع كيا اور بهت كچهه اصلاح و درستگي كي ' اور اب بهي كچهه نه كچهه كر رهي هے ' ليكن يه ظاهر هے كه روپے كے بغير كوئي كام نهيں چل سكتا - اور اسي كي يهاں سخت ضرورت هے - لهذا جو صاحب اس كار خير ميں شريك هوكے ايك كے بدلے لاكهه كا ثواب لينا چاهيں انـكو چاهيے كه اپنا چنده حسب ذيل اشخاص كے پاس بهيجديں : شـهر دهلي چانـدني چوك كوٹهي مرحوم حاجي عليخان صاحب بمبئي نمبر ۱۳۶ ناگديوي اسٹريت حاجي عبد الله و بهائي عبد الرحيم صـاحبان - كلكته نمبر ۱۳۶ ازرا اسٹريت جناب حاجي سليم محمود خنجي صاحب جو صاحب ان حضرات كو چنده بهيجيں وہ انـكو يه بهي لـكهديں كه يه چنده بمد اصـلاح نهر زبيده هے و نيز اپنا نام اور پته صاف تحرير فرمائيں تاكه رسيد كے بهيجنے ميں دقت نهو-

( خاكسار محمد اسمعيل عفي عنه )

---

شهر دهلي ميں زير لال قلعه جو ايك مسجد احمد شاه بادشاه كے وقت سے ( تقريباً ۱۷۰ سال كي ) ايك مسلمان رئيس جاويد خواجه سرا كي بنائى هوئي سنهري مسجد كے نام سے مشهور هے وہ بعد ايام بلوه سنه ۵۷ ع كے بسبب قرب و جوار ميں آبادي نه رهنے كے غير آباد هو گئي تهي ' اور گورنمنٹ يا حكام ملٹري نے يقيناً بسبب غير آباد هو جانيكے اسپر اپنا قبضه كر ليا اور اسكے احاطه كي ديواروں اور حجره و حوض وغيره كو منهدم و مسمار كرا ديا ' اور مسجد كو غير محفوظ چهوڑ ديا مسجد چارديواري نهونے كے سبب سے مثل چـٹـيل ميـدان كے هوگـئي هے - اسميں بسـا اوقـات جـانـور چلے آتے هيں اور صحن كو اپني نجاست سے آلوده كرتے هيں - اور نمازيونكو نماز ادا كرنے ميں سخت پريشاني اور دقتيں پيش آتي هيں ' جـانوروں كے عـلاوه انسانوں كي بهي ايك سـراے يا آرامگاه هوگئي هے - هندو چرواهے مسجد ميں بيٹهتے ليٹتے ' اور حقه چلم پيتے هيں ' اكثر ديكها گيا هے ' كه پلٹن كے سكهه سپاهي مسجد ميں بيٹهكر شراب پيتے هيں جس سے مسجد كي بے حرمتي كے علاوه مسلمانوں كے دلوں پر چوٹ لگتي تهي - اب تقريباً ايك سال سے مسلمانوں نے وهاں كا مستقل انتظام كرديا هے اور با قاعده پانچوں وقت وهاں نماز هوتي هے -

خيال يه هوا كه اس جگه كسي آدمي كا رات دن حفاظت كے ليے رهنا ضـروري هے ورنه يهاں كا انتـظام نهوگا - انهيں دنوں ميں ايك تنهائي پسند درويش مسمي طـالب صفي نامي كهيں سے مسجد ميں آگـئے ' اور شب و روز رهنے لـگے ' جنـكے رهنے سے بدكار لوگوں كا مسجد ميں آنا اور رات كو رهنا بند هوگيا - اور مسجد كي حفاظت اور خدمت مسلمانونـكے حسب خواهش و منشا هونے لـگي ' ليكن نهيں معلوم كه كيا وجه هوئي كه ميجر بيڈن صاحب ڈپٹي كمشنر دهلي نے طالب صفي صـاحب كو ۵ - دسمبر سنه ۱۹۱۳ ع كو اپني كوٹهي پر بلاكر بيان لكهنے كے بعد حكم ديا كه تم دو دن ميں مسجد سے چـلے جاؤ ' اور مسجد خالي كردو - اس سے پيشتر بهي اكثر درويش وغيره وقتاً فوقتاً مسجد ميں مقيم هوتے رهے اور مسجد كي محافظت كرتے رهے -

مگر حكام سول نے كسي قسم كي كبهي انسے مزاحمت يا باز پرس نهيں كي - هم نهيں سمجهتے كه ميجر صاحب بهادر نے يه حكم كس مصلحت اور قانون كي رو سے ديا هے - جسكي وجه سے خانه خدا كي توهين اور مسلمانوں كے جائز حقوق كي ضبطي اور دل آزاري متصور هے - اميد هے كه ميجر صاحب اپنے اس فيصله پر نظر ثاني فرماوينگے اور آئنده مسجد ميں رهنے والے اور نماز پڑهنے والوں سے كسي قسم كي مـزاحمت اور سختي اور مسلمانوں كي مذهبي آزادي اور جائز و مسلم حقوق ميں دست اندازي نه كريں -

اے - كے - بيباك از دهلي

---

# آثار عتیقه

## حفریات بابل

حفریات بابل پر الهلال نمبر ۵ جلد ۲ میں ایک مفصل مضمون شائع هوچکا ہے - آج انکے نو دریافت آثار کا ایک اور مرقع شائع کیا جاتا ہے-

دیکھیے وسط صفحه میں ایک شخص کي تصویر ہے- یہي ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئی هیں' جنکي زیر نگراني دوآبه میں تمام کام هو رها ہے - ڈاکٹر موصوف آثار قدیمه مشرق کے ایک کامل و متبحر عالم سمجھے جاتے هیں - ارنکے ساتھ اور چند اشخاص بھي کام کررهے هیں' جنمیں ایک ڈاکٹر مارش بھي هیں -

اس تحقیقات کے لیے جرمن میں ایک انجمن قائم هوئي ہے - جسکي اعانت خود شاهنشاه جرمني نے ایک بہت بڑے عطیه سے کي ہے - یہي انجمن اس جماعت کو مالي مدد دے رهي ہے -

آپکے داهنے طرف ایک تصویر ہے یه اشوریوں کے گول چھتوں والے مقبرے هیں -

اس زمانے میں اینٹوں کے آگ میں پکانے کا رواج نه تها - کچي اینٹیں هر قسم کي عمارت میں استعمال کي جاتي تهیں - یه مقبرے بھي کچي اینٹوں کے هیں - یه اندر سے اسقدر وسیع هیں که انمیں کئي تابوت بآساني آسکتے هیں - انمیں سیڑھیاں بني هوئي هیں جن پرسے انسان مقبروں کي بالکل ته تک جاسکتا ہے -

مقبروں کے کھودنے پر لاشیں تو نهیں نکلیں البته هڈیاں نکلي هیں - انکي لاشوں کو دفن هوے ڈهائي هزار سال هوے هیں - اسقدر طویل مدت میں بھي ان هڈیوں کا بوسیده هوکے خاک نه هونا ایک حیرت انگیز واقعه ہے !

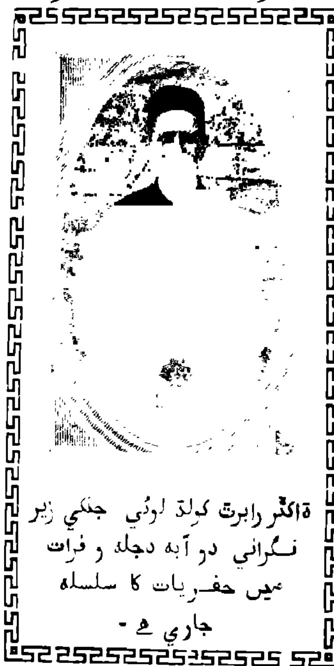
اس تصویر کے محاذي ایک اور تصویر ہے' جسمیں آپکو ایک بیل نظر آتا هوگا - یه تصویر بابل کے اس مشهور مقدس بیل کي ہے جسکا نام نیبو (Nebo) تها -

نو تنقیب آثار میں بابل کي دیوي ایستھر کے مندر کے کھنڈر نکلےهیں - نیبو کي یه تصویر اسي مندر کے دروازه پر بني هوئي ہے -

آجکل کي طرح اهل بابل کي عمارتیں بھي پکي اینٹوں کي هوتي تهیں اور جڑائي میں چونا استعمال کیا جاتا تها -



اسیریا کے شکسته مقبرے



ڈاکٹر رابرٹ کولڈ لوئي جنکي زیر نگراني دو آبه دجله و فرات میں حفریات کا سلسله جاري ہے -



بابل کي قدیم بنیادیں



بابل میں ۴۰ فیت عمیق غار

تیسري تصویر نیبچند نیزر کے محل کي نیو کي ہے - جسطرح آجکل اینٹوں کے رخ پر کارخانے کا نام یا سنه هوتا ہے' اسیطرح اس نیو میں هر اینٹ کے ایک رخ پر بادشاه کا نام اور اسکا شاهي خطاب خط میخي میں لکھا هوا ہے اور دوسرے رخ پر اسکي تصویر بني هوئي ہے -

چوتھي تصویر ایک غار کي ہے جو بابل میں کھودا گیا ہے - یه ۴۰ قدم گهرا ہے اور کئي سو قدم تک نیبو چند نیزر کے شاهي شهر کي پخته سڑکوں اور نیو تک چلا گیا ہے - خیال یه ہے که وه تمام رقبه کھودا جاے جسمیں شاهي محلات وغیره تھے - اس خیال کي تکمیل کي طرف یه غار پهلا اور کامیاب قدم ہے - اسوقت اس غار میں سو آدمي کام کررهے هیں -



مقدس بیل نیبو

# هر فرمایش میں الهلال کا حواله دینا ضروری هے

## پوٹن ٹائین

— * —

معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهاے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلرو ٹیک کے تکلیفونکا دفعیه فرو میں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونونکے لئے مفید قیمت دو روپیه في بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

## زینو ٹون

—:*:—

ضعف باہ کا اصلی علاج - قیمت ایک روپیه آٹھ آنه

ڈائین مایندگ کمپنی - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

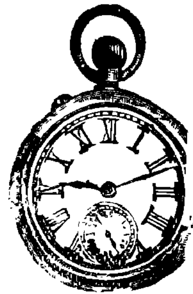
## نوفلوت سب سے بهتر

—:*:—



کیونکه تمام هارمونیم سے بڑهکر هے جسکي سروتان ایک عجیب اثر پیدا کرتي هے - همارے فهرست کے واسطے بهت جلد درخواست آنا چاهیے -

وان اینڈ کمپنی نمبر ۱۰/۳ لور چیت پور روڈ - کلکته



گهڑیونکا خاص خزینه سب سے کم قیمت آدهے قیمت میں تهوڑے دن کیلیے -

قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه رسٹ واچ آدهے قیمت پر -

چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه اور دس روپیه - چهه کے خریدار کو ایک گهڑي مفت فهرست درخواست پر بهیجي جائیگي -

کمپلیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین - کلکته

## دافع جنون

— • —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - رري کي مجرب دوا فوراً سے دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجائیگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A.
167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

## سال ویٹی

— * —

یهه دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد یا شادي شده سب کے لئے یکساں اثر -

اس - سي - راے نمبر ۳٦ دهرمتله اسٹریٹ - کلکته

## HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسی تکلیف کے تمام روئیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

نمبر ۳۰٦ اپر چیت پور روڈ - کلکته

## پچاس برس کے تجربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي - د س کا آرالا ساهاے -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لئے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

سواتهیا سهاے فارمیسي - ۲/۳۰ هاریسن روڈ کلکته

## کایا پلٹ

ان اسیروں کیلئے کایا پلٹ هے اکسیر
جو جواني میں هوے رنج کے هاتهونمیں اسیر

حضرات ! انسان چونکه اشرف المخلوقات بنایا گیا هے لهذا انتظام دنیا کیلیے الله پاک نے اسکو دل و دماغ بهي خاص قسم کے عطا فرمائے هیں - بهت سے اهم کام اسکے ذمه عائد کئے هیں اور اجراے کار کیلیے اسکو بڑي بڑي قوتیں عنایت کي هیں - لیکن تمام کام اور کل قوتیں سلامتي دل و دماغ اور صحت جسم سے تعلق رکهتي هیں - جس انساني دل و دماغ صحیح اور جسماني قوتیں قائم هیں مستعدي اور چستي موجود هے ' تو انسان تمام کاموں کو درست اور کل لوازمات زندگي کو بخوبي طے کر سکتا هے ورنه بیمار اور مایوس شخص کي زندگي ایک بیکار زندگي سمجهي جاتي هے - حضرات براے مهرباني هماري تیار کرده حبوب کایاپلٹ کو ایک مرتبه آزما دیکهیے که یه گولیاں آپکي دماغي اور جسماني قوتوں کو تقویت دینے میں ممد و معاون هوتي هیں یا نهیں - بڑهاپے میں جواني اور کم طاقتي میں شه زور بناتي هے - اگرچه حبوب کایا پلٹ کي تصدیق کو هماري اس تحریر کي شهادت کے لیے همارے پاس کافي سے زیاده اعلی اعلی سند یافته ڈاکٹروں و دیگر اصحاب کے سرٹیفکٹ کثرت سے موجود هیں لیکن سب سے بڑا سارٹیفکٹ آپکا تجربه هے . هم امید کرتے هیں که آپ همارے جهوٹ سچ کا تجربه کرنیکے لیے هي کم از کم ایک مرتبه ضرور استعمال فرماوینگے اور هم آپکو یقین دلاتے هیں که آپ همارے احسانمند هونگے - حبوب کایا پلٹ جواهرات وغیره سے مرکب هیں اور قیمت نهایت هي کم رکهي گئي هے ایک روپیه في شیشي - ٦ - شیشي کے خریدار کو - ۵ - روپیه - ۸ - آنه نمونه کي گولیاں - ۴ - آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هونگي پرچه ترکیب استعمال همراه دوا مع چند ایسي هدایات کے دیا جاتا هے جو بجائے خود وسیله صحت هیں -

المشتهر

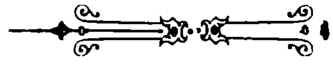
منیجر " کایاپلٹ " ڈاک بکس نمبر - ۱۷۰ - کلکته

Manager, Huboobe Kaya Palat Pharmacy, Post Box 170.
Calcutta.

## الهلال کي ایجنسي

هندوستان کے تمام اردو ' بنگله ' گجراتي ' اور مرهٹي هفته وار رسالوں میں الهلال پهلا رساله هے ' جو باوجود هفته وار هونے کے روزانه اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت هوتا هے - اگر آپ ایک عمده اور کامیاب تجارت کے متلاشي هیں تو ایجنسي کي درخواست بهیجیے -

# بريد فرنگ



## البـــانيـــا کا دار السلطنت کہـــاں ہوگا ؟

اثـــر: چارلس وڈ سیـــاح حال بلقـــان

گریفک ۳۱ جنوري سنہ ۱۹۱۴

اب کہ فرمانرواے البانیا اپنا کام شروع کرنے والا ھے' ان خیالات کا سمجھہ لینا نہایت ضروري ھے جو اس نو پیدا ریاست کے دار السلطنت کے لیے انتخاب مقام میں خود شہزادہ اور اسکے ارباب شوری پر اثر فرما ہونگے -

یوں تو ہر سلطنت کے لیـــے مقـــام دار السلطنت کا مسئلہ سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ھے' مگر البانیا میں جس قسم کے حـالات ہیں ان کي رجہ سے تو یہ ایک ایسا مسئـلہ ہوگیا ھے جو ریاست کے بننے اور بگڑنے میں بہت ہي نمایاں حصہ لیسکتا ھے- بیک لفظ البانیا کا آیندہ اور دائمي مرکز جہاں ہو وہ نہ صرف حتی الامکان ایسي جگہہ ہو جسے باشنـدگان جنـوب و شمال اور ملک کے مسلمان و عیسائي سب پسند کریں' بلکہ ایسي جگہ ہو جس سے یہ توقع ہو کہ وہ اغلباً ان مختلف و متعدد حکومتوں کو متحد کریگي' جو موجودہ بدنظمي کي ذمہ دار ہیں -

نظر انتخاب یقیناً چھہ شہروں میں سے کسي شہر پر پڑیگي - یہ چھہ شہر یہ ہیں -

( ۱ ) سقوطري جو اس ملک میں سب سے بڑا اور سب سے زیادہ اہم ھے -

یہاں عمارتیں اور پبلک دفتر موجود ہیں' جو شہزادہ ویڈ اور انکي حکومت کے قیام میں دائمي طور پر کام آسکتے ہیں - مگر سقوطري میں بہت بڑا عیب یہ ھے کہ وہ سرحد پر واقع ھے' اسکي آبادي مجنون اور جاہل ھے' اور سالہا سال سے جو واقعات پیش آئے ہیں ان میں آسٹریا نمایاں حصہ لیتي رہي ھے -

( ۲ ) کروجا - جو ایک خوش منظر اور دیدہ نما شہر ھے' اور سقوطري کے جنوب و مشرق میں ۴۵ میل کے فاصلے پر واقع ھے - اسکي سفارش کے لیے اسمیں اسکے علاوہ اور کوئي وصف نہیں کہ یہ ایک زمانے میں دار السلطنت تھا -

( ۳ ) تیرانا - جو خاندان ٹاپٹون کا مرکز ھے - میر خاندان اسد پاشا ھے - اگر یہاں اس قبیلہ کا اثر سب سے بالادست نہ ہوتا جسکي رجہ سے شہزادے کا پوزیشن نازک اور اس شک کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہیگا کہ کہیں شہزادہ اسکے ہاتھہ میں کھلونا نہ بنجاے' تو اس شہر کے انتخاب کے حق میں نہایت مستحکم دلائل قائم کیے جاسکتے تھے -

( ۴ ) دروز - اسکا موقع مرکزي ھے' مگر البانیا میں جو شخص سال میں زیادہ ترکسي ساحلي شہر میں رہتا ھے وہ ان لوگوں کي زندگي اور روح کو نہیں سمجھہ سکتا جو اندرون البانیـا میں رہتے ہیں -

( ۵ ) البیسن - اگرچہ موجودہ شہر مقتضي ھے کہ اسکي جگہ بدلے - قریب کي پہاڑیوں پر ایک نیا شہر آباد کیا جاے' مگر تاہم میرا خیال ھے کہ البانیا کے دار السلطنت کے لیے بڑي حد تک یہ شہر سب سے زیادہ مناسب ہوگا - صرف اس جغرافي موقع ہي مرکزي نہیں بلکہ یہ ہمیشہ ایک قسم کا دروازہ یا شمال و جنوب کا نقطہ اتصال خیال کیا گیا ھے - اس شہر کو دوریزو اور ریلونا سے ملانے کے لیے ریلوے لائن بنائي جاسکتي ھے' صرف یہي نہیں کہ البیسن' جو پست پہاڑیوں میں محصور اور زیتون کے کنجوں میں مستور ھے کبھي اغیار کي قوت کا مرکز نہیں بنا' بلکہ اس شہـر میں البـاني قومیت ہمیشہ ترقي پاتي رہي ھے -



خاندان شہزادہ ویڈ جو اسلام آباد البانیا کا بادشاہ منتخب ہوا ھے

اس ملک کے تمام شہروں سے زیادہ یہاں کے مسلمـان اور عیسائي (جو اپنے عدم جنون مذہبي کے لیے مشہور ہیں ) باہم نہایت گہرے دوست ہیں -

( ۶ ) ریلونا - یہ اس حیثیت سے ہنگامي مرکز کہا جاسکتا ھے کہ جب سے کمیشن گذشتہ اکتوبر کو البانیا پہنچا ھے' اسوقت سے اسکا مرکز یہي ھے - دوریزو کي طرح اسمیں بھي یہ بات ھے کہ یہ بندرگاہ ھے مگر یہ انتہاء جنوب میں ایسا واقع ھے کہ دار السلطنت کے لیے اسکا انتخاب ہر جگہ غیر مرغوب ہوگا - یہ انتظام جو بالفعل تجویز ہوا ھے کہ شہزادہ ویڈ آئے اور دوریزو میں رہے' اسکے غیر مناسب ہونے کا آثار مفقود نہیں - اگر یہ تجویز در حقیقت نافذ ہوئي تو یہ ہز رائل ہائنس ( شاہزادہ وائڈ ) کو اس اعتراض کا ہدف بنادیگي کہ وہ اسد پاشا کي حکومت کي رعایت کرتے ہیں - کمزور پالیسي کے اختیار کرنے سے فوري مشکلات سے نجات ملجاتي ھے' مگر یہ امر ابھي مشکوک ھے کہ آیا اسد پاشا در حقیقت وفاداري کے ساتھہ شہزادے کي تائیـد کریگا ؟ خصوصاً ایسي حالت میں کہ وہ ایک راہ سے آرہے ہیں جو موجـودہ حالت کے ضروریات کے بہت کم مناسب ھے -

# شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹـر ایٹ لا کي میـڈیکل جیـورس پـروڈنس

یعني طب متعلقه مقدمات عدالت پر

**حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو**

قبل اس کے کہ کتاب مذکور کي نسبت کچھه لکھا جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :-

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکھتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا با لجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نہیں هے تو شهادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پھر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

### عـدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پھر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

### مقـدمات قـتـل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابـدهي ( ۳ ) شهادت قرینه ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پھانسي یا گـلا گھوٹنا وغیرہ -

### عـورتـوں کے مـتـعـلـق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچه کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -
( ۱ ) معدني سمیات ( ۲ ) فلزي سمیات ( ۳ ) نباتي سمیات ( ۴ ) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

### امـــور مختلفـــه کے متعلـــق

( ۱ ) زندگي کا بیمه ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجھنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکھنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئی که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکھتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجھه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبدالله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

# مـولوي غلام علي ازاد بلگرامي کي دو نایاب کتـابیں

( از مـولانا شبلـي نعمـاني )

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خـوش قسمتي هے که مـولوي عبـدالله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکھتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انہوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تـک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هـزاروں اوراق کے اُلٹنے سے بهي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجھے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکھي گئي هے :-

ماثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک
ســروآزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :-

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

# درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات بهر سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورہ - بهنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرایي ' اوڈائڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارہي هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه ' محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر - ایس - کے - برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته






تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کانٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لا جواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاته پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۹۰۱ ور رجسٹرڈ ٹریڈ مارک

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۴۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

## اشتهارات کیلیے ایک عجیب فرصت
## ایک دن میں پچاس هزار ! ! !

" ایک دن میں پچاس هزار " یعني اگر آپ چاهتے هیں که آپکا اشتهار صرف ایک دن کے اندر پچاس هزار آدمیوں کي نظرسے گذر جاے ' جس میں هر طبقه اور هر درجه کے لوگ هوں ' تو اُس کي صرف ایک هي صورت هے - یعني یه که آپ " الهلال کلکته " میں اپنا اشتهار چهپوا دیجیے -

یه سچ هے که الهلال کے خریدار پچاس هزار کیا معني پچیس هزار بهي نهیں هیں - لیکن ساتهه هي اس امر کي واقعیت سے بهي آجکل کسي با خبر شخص کو انکار نهوگا که وه پچاس هزار سے زائد انسانوں کي نظر سے هر هفتے گذرتا هے -

اگر اس امر کیلیے کوئي مقابله قائم کیا جاے که آجکل چهپي هوئي چیزوں میں سب سے زیاده مقبولیت اور سب سے زیاده پڑهنے والوں کي جماعت کون رکهتي هے ؟ تو بلا ادنی مبالغه کے الهلال نه صرف هندوستان بلکه تمام مشرق میں پیش کیا جا سکتا هے ' اور یه قطعي هے که اسکو اس مقابلے میں دوسرا یا تیسرا نمبر ضرور ملے گا -

**منیجر الهلال ۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ - کلکته -**

## مسیح انٹی ملریا مکسچر
## اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که اُن مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیم اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورت کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هو جاے - مقام مسرت هے که

# جام جهـان نمـا

— * —

بالكل نئي تصنيف كبهي ديكهي نه هوگي

— * —

**اس كتاب كے مصنف كا اعلان هے كه اگر ايسي قيمتي اور مفيد كتاب دنيا بهركي كسي ايک زبانميں دكهلا دو تو**

## ايک هـزار روپيـه نقد انعـام

ايسي كار آمد ايسي دلفـريب ايسي فيض بخش كتاب لاكهه روپے كو بهي سستي هے - يـه كتاب خريد كر گويا تمام دنيا كے علوم قبضے ميں كر لئے اس كتاب سے درجنوں زبانيں سيكهه ليجے - دنيا كے تمام سر بسته راز حاصل كر ليجے صرف اِس كتاب كي موجودگي ميں گويا ايک بڑي بهاري لائبريري ( كتبخانه ) كو مول لے ليا -

— * —

**هر مذهب و ملت كے انسان كے ليے علميت و معلومات كا خزانه تمام زمانه كي ضروريات كا ناياب مجموعه**

— * —

فهرست مختصر مضامين - علم طبيعات - علم هئيت - علم بيان - علم عـروض - علـم كيميا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گيان سرود - قيافه شناسي اهل اسلام كے حلال و حرام جانور وغيره هر ايک كا حقيقي راز ايسے عجيب اور نرالے ڈهنگ سے لكها هے كه مطالعه كرتے هي دلميں سرور آنكهونميں نور پيدا هو' بصارت كي آنكهيں وا هوں دوسرے ضمن ميں تمام دنيا كے مشهور آدمي أنكے عهد بعهد كے حالات سوانحعمري' و تاريخ دائمي خوشي حاصل كرنے كے طريقے هر موسم كيليے تندرستي كے اصول عجائبات عالم سفر حج مكه معظمه و مدينه منوره كي تمام واقفيت - دنيا بهر كے اخبارات كي فهرست ' أنكي قيمتيں' مقام اشاعت وغيره - بهي كهاته كے قواعد طرز تحرير اشيا بروے انشاپردازي طب انساني جسميں علم طب كي بڑي بڑي كتابونكا عطر كهينچكر ركهديا هے - حيوانات كا علاج هاتهي ' شتر ' گا ئے بهينس' گهوڑا ' گدها بهيڑ ' بكري ' كتا وغيره جانورونكي تمام بيماريونكا نهايت آسان علاج درج كيا هے پرندونكي دوا نباتات و جمادات كي بيمارياں دور كرنا تمام محكمونكے قوانين كا جوهر ( جن سے هـر شخص كو عموماً كام پـڑتا هے ) ضابطه ديواني فوجداري' قانون مسكرات ' ميعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغيره وغيره تجارت كے فوائد -

دوسرے باب ميں تيس ممالـک كي بولي هر ايک ملک كي زبان مطلب كي باتيں أردو كے بالمقابل لكهي هيں آج هي وهاں جاكر روزگار كر لو اور هر ايک ملـک كے آدمي سے بات چيت كرلو سفـر كے متعلق ايسي معلومات آجتـک كهيں ديكهي نـه سني هونگي اول هندوستان كا بيان هے هندوستان كے شهرونكے مكمل حالات وهاں كي تجارت سير گاهيں دلچسپ حالات هر ايک جگـه كا كرايه ريلوے يكه بگهي جهاز وغيره 'بالتشريح ملازمت اور خريد و فروخت كے مقامات واضح كئے هيں اسكے بعد ملک برهما كا سفر اور اُس ملک كي معاشرت كا مفصل حال ياقوت كي كان ( روبي واقع ملک برهما ) كے تحقيق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل كرنے كي تركيبيں تهوڑے هي دنوں ميں لاكهه پتي بننے كي حكمتيں دلپذير پيرايه ميں قلمبند كي هيں بعد ازاں تمام دنيا كے سفـر كا بالتشريح بيان ملـک انگلينڈ - فرانس - امريكه - روم - مصـر - افـريقه - جاپان - اسٹريليا - هر ايک علاقه كے بالتفسير حالات وهانكي درسگاهيں دكاني كليں اور صنعت و حرفت كي باتيں ريل جهاز كے سفـر كا مجمل احوال كرايه وغيـره سب كچهه بتلايا هے - اخير ميں دلچسپ مطالعه دنيا كا خاتمه ) طرز تحرير ايسي دلاويز كه پڑهتے هوے طبيعت باغ باغ هو جاے دماغ كے كواڑ كهلجائيں دل و جگر چٹكياں لينے لگيں ايک كتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب كي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبيوں كے قيمت صرف ايک - روپيه - ۸ - آنه محصولڈاک تين آنے دو جلد كے خريدار كو محصولڈاک معاف

~~~~~~~~

## بغير مدد أستاد انگريزي سكهلانيوالي كتاب حجم ۲۷۵ صفحے

### ٹنڈن صاحب كا انگلش ٹيچر حجم ۲۷۵ صفحے

ويسے تو آجتک بيسيوں انگلش ٹيچر چهپ چكے هيں - مگر ٹنڈن صاحب كے انگلش ٹيچر كا ايک بهي مقابله نهيں كرسكتا - اس ميں انگريزي سكهينے كے ايسے آسان طريقے اور نادر اصول بتلائے گئے هيں جنكو پڑهكر ايک معمولي لياقت كا آدمي بهي بغير مدد اُستاد كے انگريزي ميں بات چيت كرنے اور خط و كتابت كرنے كي لياقت حاصل كرسكتا هے - هر طرح كي بول چال كے فقرے هر محكمے كے اصطلاحي الفاظ هزاروں محاورے جو كسي دوسري كتاب ميں نه مليںگے - انٹرنس پاس كے برابر خاصي لياقت هو جاويگي - اور جلدي هي آساني سے انگريزي ميں گفتگو كرنيكے قابل هو جاؤ گے - مجلد كتاب كي قيمت مع محصول صرف ايک روپيه ۳ تين آنه دو جلد ۲ روپيه ۴ چار آنه چار جلد ۴ روپيه -

مفت — كتاب انگلش گريمر هر ايک خريدار كو مفت مليگي -

## تصوير دار گهڑي

### گارنـٹي ۵ سال قيمت صرف چهه روپے

ولايت والوں نے بهي كمال كر دكهايا هے اس عجائب گهڑي كے ڈائل پر ايک خوبصورت نازنين كي تصوير بني هوئي هے - جو هر وقت آنكهه مٹكاتي رهتي هے ' جسكو ديكهكر طبيعت خوش هو جاتي هے - ڈائل چيني كا' پرزے نهايت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنيكا نام نهيں ليتي - وقت بهت ٹهيک ديتي هے ايک خريد كر آزمايش كيجئے اگر دوست احباب زبردستي چهين نه ليں تو همارا ذمه ايک منگواؤ تو درجنوں طلب كرو قيمت صرف چهه روپيه -

## آٹهه روزه واچ

### گارنـٹي ۸ سال قيمت ۶ چهه روپيه

اس گهڑي كو آٹهه روز ميں صرف ايک مرتبه چابي ديجاتي هے - اسكے پرزے نهايت مضبوط و پائدار هيں - اور ٹائم ايسا صحيح ديتي هے كه كبهي ايک منٹ كا فرق نهيں پڑتا اسكے ڈائل پر سبز اور سرخ پتيان اور پهول عجيب لطف ديتے هيں - برسوں بگـڑنيكا نام نهيں ليتي - قيمت صرف چهه روپے - زنجير سنهري نهايت خوبصورت اور بكس همراه مفت -

چاندي كي آٹهه روزه واچ - قيمت - ۹ روپے چهوٹے سائز كي آٹهه روزه واچ - جو كلائي پر بندهسكتي هے مع تسمه چرمي قيمت سات روپے

## بجلي كے ليمپ

يه نو ايجاد اور هر ايک شخص كيلئے كار آمد ليمپ ' ابهي ولايت سے بنكر همارے يهاں آئے هيں - نه ديا سلائي كي ضرورت اور نه تيل بتي كي - ايک لمپ انكو اپني جيب ميں يا سرهانے ركهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفيد روشني موجود هے - رات كيوقت كسي جگه اندهيرے ميں كسي موذي جانور سانپ وغيره كا ڈر هو فوراً ليمپ روشن كر كے خطرے سے بچ سكتے هو - يا رات كو سوتے هوے ايكدم كسيوجه سے آنكها پڑے سيكڑوں ضرورتوں ميں كام ديگا - بڑا ناياب تحفه هے - منگوا كر ديكهيں تب خوبي معلوم هوگي - قيمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسميں سفيد سرخ اور زرد تين رنگ كي روشني هوتي هے ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انكے همارے يهاں سے هر قسم كي گهڑياں' كلاک اور گهڑ يونكي زنجيريں وغيره وغيره نهايت عمده و خوشنما مل سكتي هيں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لكهيں اكٹها مال منگوانے والوں كو خاص رعايت كي جاويگي - جلد منگوا ليجے -

**منيجر گپتـا اينـڈ كمپني سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقـام توهانه - ايس - پي - ريلـوے**

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.
~~~~~~~~

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحکیم)

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

Telegraphic Address, "Alhilal Calcutta" Telephone, No. 648.

تار کا پتہ "الہلال کلکتہ" ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

میر مسئول و محرر خصوصی

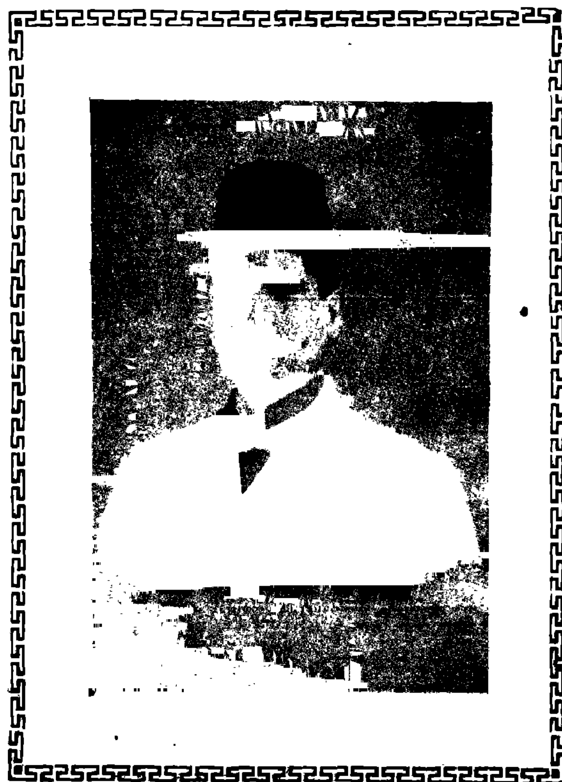
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ۴ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۱-۷ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ۴ — کلکتہ : چہارشنبہ ۶ و ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۹ و ۱۰

Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.


قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ۵ آنہ

## ڈرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ ترجمه از انگریزي ]

مسٹر لي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ
و سیشن جج هوگلي و هوڑه

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [ نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ کلکته ] سے جو عینکیں خریدي هیں ' وه تشفي بخش هیں - همنے بهي ایک عینک بنوائي هے جو اعلی درجے کي تیار هوئي هے - یه کارخانه موجوده دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونه هے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کهولنا یقیناً هماري همت افزائي کا مستحق هے "

کون نهیں چاهتا که میري بینائي مرنے دم تک صحیح رهے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاهتے هیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکه همارے تجربه کار ڈاکٹروں کي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتهر کي عینک بذریعه وي - پي - کے ارسال خدمت کیجاے -

نکل کي کماني مع اصلي پتهر کي عینک ۳ روپیه ۸ آنه سے ۵ روپیه تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني مع پتهر کي عینک کے - ۸ روپیه سے ۱۲ روپیه تک محصول ۶ آنه -

نمبر ۱۵/۱ رپن اسٹریٹ ڈاکخانه ویلسلي - کلکته

## اهل قلم کو مژده

کیا آپ ملک برهما میں اپني کتاب میرے ذریعه فروخت کرنا چاهتے هیں ؟ اگر منظور هوتو شرائط و کمیشن بذریعه خط وکتابت طے فرمائیے "

منیجر یونیورسل بک ایجنسي

نمبر ۳۲ - بروکنگ اسٹریٹ - رنگون

The Universal Book Agency,
32 Brooking Street
Rangoon

## هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادویه اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتهه بهت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں ) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانه سے مل سکتے هیں ) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فهرست ادویه مفت، ( خط کا پته )

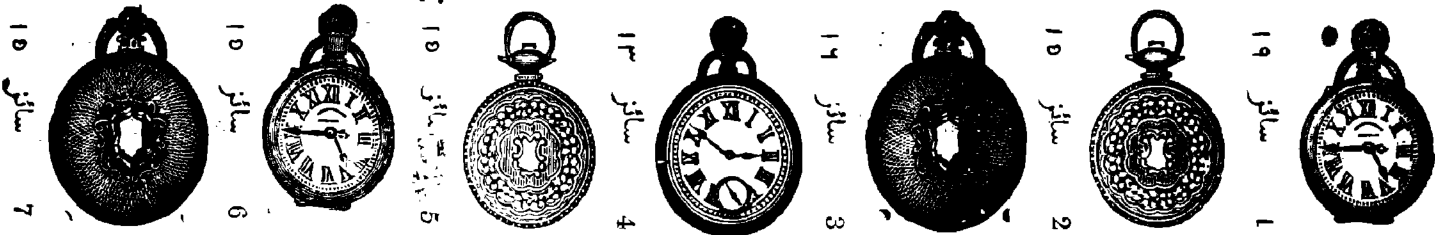
منیجر هندوستاني دوا خانه - دهلي

## کیا آپ پان کهاتے هیں ؟

— :*: —

آزاد کمپني مراد آباد کا تمباکو خوردنی پشاور سے کلکته تک پسند کیا جاتا هے - ارزاں اور نفیس ' قیمت ۱۲ آنه سیر سے ۶ روپیه سیر تک - گلابی منجن دانتوں کا بهترین محافظ قیمت في ڈبیه ۵ آنه -

## المشتهر منیجر ازاد کمپني مراد اباد



1 — سستم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول دو روپیه آٹهه آنه
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹهیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول پانچ روپیه
3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نهایت مضبوط هر جوزونپر یاقوت جڑا هوا گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول باره روپیه
4 — چاندي کي لیڈي واچ یا هاتهه کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معه تسمه گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول چهه روپیه
5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوه خوبصورتي کے ٹائم میں آزموده گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول سات روپیه
6 — پٹنٹ راسکوپ سستم لیور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معه محصول تین روپیه آٹهه آنه
7 — کرو والٹز سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قیمت معه محصول پندره روپیه

نوٹ خدا کا شکر هے که جسقدر همارے معزز خریدار اس اشتهار سے گهڑیاں منگائے هیں آجتک کسی نے شکایت نهیں کي

المشتهر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دهرمتله کلکته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



رجسٹری شده



نوٹ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8

Half-yearly " " 4-12

# الهلال

میر مسئول و محرر خصوصی

ابوالکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۹ ، ۱۰ — کلکته : چہارشنبه ۶ ، ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, March 4 & 11, 1914.


## فہرست



## تصاویر

# ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ ترجمہ از انگریزي ]

**مسٹر بي - سي - متر - آئي - سي - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلي و ہوڑہ**

میرے لڑکے نے مسزز ایم - ان - احمد اینڈ سنز [ نمبر ۱ - ۱۵ رپن اسٹریٹ: کلکتہ ] سے جو عینکیں خریدي ہیں ' وہ تشفي بخش ہیں - ہمنے بھي ایک عینک بنوائي ہے جو اعلی درجے کي تیار ہوئي ہے - یہ کارخانہ موجودہ دور میں ایمانداري و ارزاني کا خود نمونہ ہے - ملک میں اسطرح کے کارخانوں کا کھولنا یقیناً ہماري ہمت افزائي کا مستحق ہے "

کون نہیں چاہتا کہ میري بینائي مرتے دم تک صحیح رہے - اگر آپ اسکي حفاظت کرنا چاہتے ہیں تو صرف اپني عمر اور دور و نزدیک کي بینائي کي کیفیت تحریر فرمائیں تاکہ لائق و تجربہ کار ڈاکٹرونکي تجویز سے قابل اعتماد اصلي پتھر کي عینک بذریعہ وي - پي - کے ارسال خدمت کیجائے - اسپر بھي اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدلدیجائیگي -

نکل کي کماني مع اصلي پتھر کي عینک ۳ روپیہ ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک اصلي رولڈگولڈ کي کماني یعنے سونے کا پترا چڑھا ہوا مع پتھر کي عینک کے - ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ ۲ آنہ -

منیجـــر

# ہندوستاني دواخانہ دہلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستي میں یوناني و ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگي ادویہ اور خوبي کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بني ہوئی ہیں ) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِس کارخانـہ سے مل سکتے ہیں ) عالي شان کار و بار' صفائي ' ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہي کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت،                (خط کا پتــہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

S. C. MITRA & CO

بہترین نفیس زیورات کی تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے کہ تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں ...

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا    (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

اگر آپ اچھا چاہتے ہیں تو ایک مرتبہ ضرور آزمائیں ... آپکو خوشی ہوگی۔

نمونہ اور نرخ کے لئے نام درخواست فہرست کے نام آئیں اور ہمارا اس اخبار کا حوالہ دیا جائے۔

المشتہر - اس سي متر اینڈ کو نمبر ۱۲ - ۱ ارپل بگان لین کلکتہ

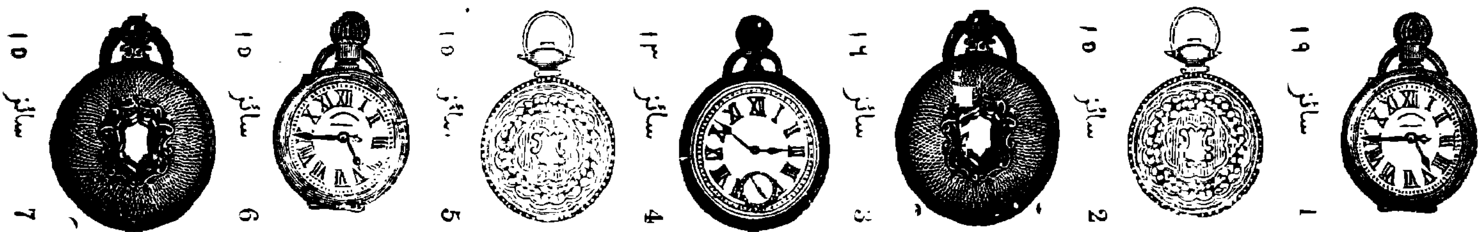
CALCUTTA.

## کیـا آپ پان کھـاتے ہیں ؟

— :*: —

آزاد کمپني مراد آباد کا تمباکو خوردني پشاور سے کلکتہ تک پسند کیا جاتا ہے - ارزاں اور نفیس ' قیمت ۱۲ آنہ سیر سے ۶ روپیہ سیر تک - گلابی منجن دانتوں کا بہترین محافظ قیمت في ڈبیہ ۵ آنہ -

**المشتـہر منیجر ازاد کمپني مراد اباد**



1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل متل کیس ٹھیک ٹائم دینے والي گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ

3 — چاندي ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ

4 — چاندي کي لیڈي واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والي اور خوبصورتي میں یکتا معہ تسمہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ

5 — چاندي ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتي کے ٹایم میں آزمودہ گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ

6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹي اور خوبصورت گارنٹي ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

7 — کرو وائزز سلنڈر واچ چاندي ڈبل کیس اسکي مضبوطي کي شہرت عام ہے گارنٹي ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کي

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلي اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتـہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.





مرتفع هوگئي هے جهان سے مولانا شبلي کي صحبت اور تعلیم بالکل بیکار و لا حاصل بلکہ تضیع وقت اور مضر نظر آتي هے !

مدار روزگار سفله پرور را تماشا کن !

طلباء دار العلوم کو عقل و فهم سے معرا سمجهه لینے کا حق مفروضه و مزعومه ناظم ندوه کو ملگیا هوگا مگر دنیا اس حق کو خود اسکے لیے بهي استعمال کرسکتي هے - وه یقیناً پوچهه سکتے هیں که اگر دار العلوم ندوه کي مخصوص طرز تعلیم کے شوق میں لکهنؤ آکر اور مدرسه میں شریک هوکر انهیں مولانا شبلي سے ملنے ' انکي صحبت سے مستفید هونے ' اور انکے درس و تعلیم میں شامل هونے کي اجازت نهیں هے تو پهر وه آور کہاں جائیں اور کیوں دار العلوم میں رهیں ؟

اصل یه هے که ندوه کے موجوده قابض گروه کي جرأتیں هماري غفلت اور عدم احتساب سے اسقدر بڑهگئي هیں که وه اپنے تئیں لا یسئـل عما یفعل کے مطلق العنانه مرتبه پر سمجهنے لگا هے اور اپني قوت کي نسبت ایـک غـرور باطـل اور یقین فاسـد میں مبتـلا هوگیا هے - وه سمجهتا هے کـه جب قوم کي بے حسي اور غفلت کا یه حـال هے که عـلانیه روز روشن میں اسکي ایک متاع عزیز و دیرینه کو تاخت و تاراج کیا جاسکتـا هے ' اور خلاف قاعدہ و قانون اور بغیر استحقاق و صلاحیت ایک شخص ندوه کا ناظم بنکر مطلق العنان حکمراني کرسکتـا هے ' تو پهر اسکے بعد جو کچهه بهي کیـا جاے جـائز هے ' اور خواه کتني هي لغویتوں اور جہالتوں سے بهرے هوے احکام نافذ کیے جائیں لیکن کوئي پوچهنے والا نہیں !

جہل و فساد جب کبهي موقعه پائیگا ' اپنے خواص طبیعي ظاهر کریگا اسلیے اسکي شکایت عبث هے - البته شکایت خود اپني غفلت کي هوني چاهیے که کیوں باطل کو اسقدر سر پر چڑها لیا که وه علانیه حق کو هلاک و برباد کرنے کیلیے اٹها ؟

خاموشي ما گشت بـد امـوز بتـاں را
زنـه اثرے بـود ازیں پیش فغـاں را

* * *

لیکن حقیقت یه هے که ان نادانوں نے اپني قوت کا اندازہ کرنے میں ویسي هي ٹهوکـر کهائي ' جیسي که وه ندوه پر قابض و مسلط هونے کے جنون دیرینه کے استیلاء میں روز اول کها چکے هیں - یه سچ هے که قوم نے غفلت کي' لیکن انکو یاد رکهنا چاهیے که وه جاگ بهي سکتي هے - یه ضرور واقعه هے که انهیں فرصت دیدي گئي ' لیکن ساتهه هی اُنهیں بهولنـا نه تها که احتساب و باز پرس کا دن بهي آ سکتا هے' اور وه ایک ایسا یوم الفصل هے که جب آتا هے تو نیتوں کے کهوٹ اور عملـوں کے فساد کیلیے ایـک بہت هي بڑا سخت دن هوتا هے : ویل یومئذ للمکذبین !

ان لوگوں کو معلوم هو جانا چاهیے که وه دن جسکي طـرف سے اُنکے نفس خادع نے انهیں مطمئن کردیا تها ' اب طلوع هوگیا هے اور انهوں نے جو کچهه کیا هے' قریب هے که اسکا حساب انسے لیا جاے - انکي هـلاکت خود اُنکے کاموں هي کے اندر تهي اور اب عنقریب اسکا بیج برگ و بار لانے والا هے - جس مهلت کو انهوں نے فرصت عیش سمجها تها ' وهي مهلت اب انکے لیے موجب عذاب ثابت هوگي ' اور صرف اتنا هي نهیں که جو کچهه انهوں نے لیا تها اُنسے واپس لیا جائیگا بلـکه اُسکے عـلاوه بهي انهیں بہت کچهه اپني گره سے دینـا پڑیـگا - نادانو ! اس مهلت کے انـدر جو راز مخفي تها اُسے تم نه سمجهے ' لیکن اب عنقریب سمجهه جاؤ گے : فسیعلمون غداً من الکذاب الاشر ؟ ( ۵۴ : ۲۲ ) -

* * *

ان لوگوں نے صرف اتنے هي پر بس نہیں کیا بلکه اپني مطلق العناني کے پورے کرتب دکهانے چاهے ( و الله خیر الماکرین ) اور اُن طالب علموں کو ' جو کوئي نه کوئي فـرضي الزام رکهکر مدرسے سے خارج کردینا چاها جو انکے خیال میں اُنکي بے قاعدگیوں اور لغویتوں کو سب سے زیاده محسوس کرتے تهے - چنانچه اسکي پوري کوشش کي گئي اور بعض طلبا کو خارج کرنے کیلیے بورڈنـگ هاوس کے مہتممین پر زور ڈالا گیا - لیکن مصیبت یه تهي که جن طلبا کو اپنے مقاصد کے لیے سب سے زیاده مضر پاتے تهے' وهي علم و شرافت اور اخلاق و تربیت کے اعتبار سے مدرسه کیلیے سب سے زیاده مفید تهے - اور ایسا هونا لازمي تها - انسان کي خوبیوں کو دوستي اور دشمني دونوں راهوں سے جانچا جاسکتا هے - اگر نیکوں کي دوستي کسي کیلیے معیار نیکي هے تو بدوں کي دشمني بهي ٹهیک اُسي طرح معیـار خوبي هے - جہل و نفسانیت کا جو مبغوض هوگا ' علـم و شرافت کا وهي محمود و محبوب بهي هوگا -

مجهے به تحقیق معلوم هوا هے که بعض طلبا کو خارج کرنے کیلیے جب فرضي الزامات کي تلاش هوئي تو بورڈنـگ هاؤس کے مہتمم نے صاف کهدیا که جن لڑکوں کو آپ نکالنا چاهتے هیں ' مصیبت یه هے که وهي لڑکے مـدرسے بهر میں اپنے کیریکٹر کي بے داغي اور اخـلاق و شـرافت کي فضیلت سے ممـتاز هیں - الـزام تصنیف هوں تو کیونکر ؟

اس مجبوري کا کوئي علاج نه تها - تاهم ایـک ذهیں و قابل طالب العلم کو ( جسکا نام شاید محمد حسین یا کچهه اور هے ) بغیر کسي قصور اور جرم کے بورڈنگ سے خارج کردیا گیا اور وه بیچاره اپني مصیبت زده حالت میں اپني قسمت کو رو رها هے !

سچ یه هے که ان لوگوں نے ان اعمال مفسده سے اپني هلاکت کیلیے خـود هي جلـدي کي : فسیعلمـون من هو شر مـکان واضعف جندا ؟

* * *

یه مختصر حالات ره هیں جنکا بلا واسطه تعلق طلبا سے هے اور میں سمجهتا هوں که موجوده اسٹرائک میں زیاده تر انهي کو دخل هوگا - ورنه خود ندوه اور ندوه کي تمام تعلیمي ' انتظامي ' مالي ' اور اخلاقي حالت جس طرح برباد هورهي هے ' اُسکي سرگذشت تو بہت طولاني هے اور آئے " مدارس اسلامیه " کے زیر تحریر سلسلے میں دیکهنا چاهیے -

ایسي حالت میں غفلت جرم' اور خاموشي معصیت هے - ندوه هماري بیس سال کي محنتوں کا نتیجه هے اور وه سب سے بڑي اصلاح دیني کي تحریک هے جو گذشته صدي کے اندر نه صرف هندوستان بلکه تمام عالم اسلامي میں ظاهر هوئي هے - پس یه محال قطعي هے که اس طرح اسکي بربادي دیکهي جاے اور چند بند گان اغراض و پرستاران جہل کو شتر بے مهار چهوڑ دیا جاے که وه اسکے خون حیات سے اپني خود پرستیوں کي پیاس بجهائیں - اگر ندوه کے کاموں کے طرف سے هم سیر هوگئے هیں ' تو ضرور نہیں که اُسے ان لوگوں کے هاتهوں برباد کیا جاے - اسکا بہتر ذریعه همارے پاس موجود هے - هم اسکي عمارت میں آگ لگا سکتے هیں اور اسکي دیواروں کو ڈائنامیت کے گولوں سے اڑا دیسکتے هیں - ایسا هونا هزار درجه بہتر هوگا اس سے که اپني بیس سال کي کمائي کو چند ارباب فساد کے حرص جہل پر قربان کردیں !

وه مخلصین ملت اور محبان قوم جنهوں نے همیشه میري فریادوں کو سنا اور میري معروضات کو قبـول کیا اور جنکو گذشتـه تجربوں نے یقین دلا دیا هوگا که میري فریادیں بے وجه نہیں هوتیں اور میري صدائیں بلا ضرورت شدید نہیں اُٹهتیں ' آج پهر ایک بار انهیں مخاطب کرتا هوں - آج همتوں کیلیے پیام عمل هے ' عزائم کیلیے دعوت کار هے' اور ندوه کیلیے فیصلـه کن وقت آگیـا هے - زبانوں کو کهلنا چاهیے اور صداؤں کو بلند هونا چاهیے - هر شهر بلکه هر قصبه میں چاهیے که جلسے منعقد هوں' اور ندوه کي

# ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب!

## دار العلوم ندوة العلما کا خاتمہ !

# طلبائے مدرسہ کی اسٹرائک

اور

مسلمانوں کی غفلت کا آخري نتیجہ !

بالاخر پانی سر سے گذر گیا اور ندوة العلما کی بربادیوں کی طرف سے قوم نے جس طرح آنکھیں بند کرلي تھیں ' اسکے انتہائي نتائج معزنہ کا ظہور شروع ھوگیا - آج ایک تار سے معلوم ھوا ھے کہ دار العلوم ندوة العلما کے تمام طلبا نے اپني شکایتوں سے عاجز آکر آخري علاج اختیار کیا ھے اور اسٹرائک شروع کردي ھے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !

* * *

جو غفلت ندوہ کي طرف سے کي گئي تھي اسکا لازمي نتیجہ یہی تھا ' اور پچھلے دو تین ھفتے کے اندر بار بار مجھے اسکا خوف ھوا تھا - مدارس در اصل ایک چھوتي سي آبادي ھوا کرتے ھیں جنکے لیے اگر شخصي حکومتوں کي مطلق العنانیاں مضر ھیں تو خود مختاري اور بے رعبي کی طوائف الملوکي بھي برباد کن ھے - اس آبادي کا حقیقي امن یہ ھے کہ اسکے بسنے والے صرف اپنے ایک ھي کام یعنے عشق علم و شیفتگي درس و تدریس میں مشغول رھیں اور اسکے انتظام کو ' جسکي درستگي باھر کی اصلاحي قوتوں سے ھوتي ھے ' خود اپنے ھاتھوں میں نہ لیں -

اس بنا پر مدرسوں کی اسٹرائک اصولاً کوئي اچھي چیز نہیں ھے اور امن و نظام کي ایسي غارت ھے جسے کوئي پسند نہیں کریگا -

تاھم ایسا ھوتا ھے اور خرابیوں اور شکایتوں کا جب کوئي علاج نہ کیا جاے تو اسکا اصلي علاج بالمثل خرابي ھي ھے - اسکي ذمہ داري حکام مدرسہ پر ھے اور پھر اس سے بھي زیادہ قوم پر جس نے باوجود بصارت رکھنے کے دیکھنے سے انکار کردیا !

* * *

ابھي ایک ھفتہ بھي پورا نہیں ھوا ھے کہ میں لکھنؤ میں تھا اور طلبا کو نہایت بیقرار و مضطر پایا تھا - وہ قوم کي طرف سے بالکل مایوس تھے اور کہتے تھے کہ ھماري حالت کا اب کوئي پرساں نہیں - میں نے انھیں اطمینان دلایا کہ کوئي نہ کوئي صورت اصلاح حال کي بہت جلد اختیار کي جائیگي کیونکہ میں اس وقت تک اپنے اس سوداے خام میں مبتلا تھا کہ ندوہ کي مشکل کو چند ارباب اصلاح کی سعي سے حل کیا جاے - معلوم ھوتا ھے کہ بے چینیاں زیادہ بڑھگئیں جنکے لیے یہ تشفي کافي نہ تھي اور بالاخر اس ناگوار صورت میں شکایتوں نے ظہور کیا -

* * *

بہت زیادہ قریبي حالات جو چند دنوں کے اندر پیش آئے ھوں مجھے معلوم نہیں لیکن اس اسٹرائک کے بعض قوي اسباب تقریباً ایک ماہ سے پیدا ھوگئے تھے - اُن کی مجھے خبر ھے -

کالجوں اور مدرسوں میں جب کبھي اسٹرائک ھوتي ھے تو عموماً اُسکا سبب کوئي غیر تعلیمي شکایت ھوتي ھے یا کسي انتظامي استبداد نے لڑکوں کو مجبور کردیا ھوتا ھے - اس اسٹرائک کیلیے بھي ایسے اسباب موجود ھونگے لیکن سب سے زیادہ قوي سبب اسکا خالص تعلیمي ھے - یعنے طلبا‌ء ندوہ اپنے کسي ارام و راحت کیلیے نہیں ' کسي انتظامي خود مختاري کیلیے نہیں ' کسي زیادہ فرصت اور کم محنت کے حصول کیلیے نہیں ' بلکہ صرف اسلیے فریادي ھیں کہ جس مقصد عزیز کیلیے انھوں نے اپنے وطن اور گھر کے آرام کو چھوڑا ھے ' اور جو خود اس عمارت کے قیام کا اصلي مقصد اور اس اجتماع کي غرض حقیقي ھے ' یعنے تعلیم اور حصول تعلیم ' خود اسیکي راہ میں موانع پیدا کیے جاتے ھیں اور انکو خلاف قانون و قاعدہ روکا جاتا ھے تاکہ وہ اس سے زیادہ علم حاصل نہ کریں جسقدر مدرسین مدرسہ انھیں مدرسہ کے اندر دیسکتے ھیں -

مولانا شبلي جب حیدر آباد سے لکھنو آے تو طلباء دارالعلوم نے خواھش کي کہ اوقات مدرسہ سے خارج ایک خاص درس انسے بھی لیں جیسا کہ ھمیشہ تفسیر وغیرہ کا لیا کرتے تھے - چنانچہ مغرب کے بعد صحیح بخاري کا درس شروع ھوا اور طلبا نہایت دلچسپي اور شغف سے شریک ھونے لگے -

جدید حکام ندوہ کو نہیں معلوم کیوں ' طلبا کا پڑھنا ناگوار گذرا اور انہوں نے علانیہ روکنا شروع کردیا - جب اسپر بھي طلبا نے جانا ترک نہ کیا تو باقاعدہ طور پر حکما و جبراً روکدیا کہ جو شخص دارالعلوم میں پڑھتا ھے وہ دارالعلوم سے باھر کسي شخص سے کچھہ نہ پڑھے !

حالانکہ یہ ایک ایسا تمسخر انگیز قانون ھے جو آجتک کسي مدرسے میں جو تحصیل علم کیلیے بنا ھو ' نافذ نہیں ھوا ' اور کوئي پڑھا لکھا آدمي اس جہالت و فساد پر غصہ میں آے بغیر نہیں رھسکتا -

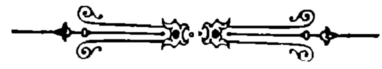
اسکا سبب بجز اسکے کچھہ نہ تھا کہ طلبا مولانا شبلي کے پاس نہ جائیں حالانکہ اگر وہ انکے پاس نہ جائیں تو پھر اور کیا کریں ' اور کہاں جاکر اپني تعلیمي آرزؤں کو خاک میں ملائیں ؟

اسي اثنا میں طلبا نے چاھا کہ ماہ ربیع الاول میں مجلس ذکر مولد نبوي منعقد کریں اور حسب معمول مولانا شبلي تقریر فرمائیں - کسي قاعدہ اور قانون کے بموجب یہ خواھش قابل اعتراض نہ تھي ' اور رشک و حسد اور بغض و عداوت کتني ھی شدید اور پاگل بنا دینے والي کیوں نہ ھو ' تاھم اسکے بخارات غلیظہ قانون کي دفعات نہیں بن سکتے - اگر یہ سمجھا جاے کہ جلسوں میں تقریر کرنا بھي منجملہ خواص نظامت و معتمدي کے ھے جسکي مدعیان نظامت کو مثل اور باتوں کے ریس اور نقل کرني چاھیے ' تو اسکا دروازہ بھی کسی نے بند نہیں کیا ھے اور قابلیت جسکے اندر ھو ' اپنے جوھر ھر وقت دکھلا سکتي ھے -

با ایں ھمہ اسکي بھي مخالفت کی گئي - پہلے کہا گیا کہ جلسہ اس شرط سے ھو سکتا ھے کہ مولانا شبلي تقریر نہ کریں - پھر جب دیکھا کہ طلبا سے ایسي خواھش کرنا طلب محال ھے تو کہا گیا کہ تقریر ایسي ھو ویسي ھو - نئے مدعي نظامت اسکے صدر بنائے جائیں - پورا جلسہ انکے زیر صدارت اظہار عجز و اعتراف عبودیت کرے وغیرہ وغیرہ من الخرافات ' و الا فلا !

یا سبحان اللہ ! طغیان جہل اور فتنۂ غرور کا یہ کیسا عجیب نمونہ ھے ! مولانا شبلي نعماني دار العلوم ندوہ کے طلبا کو درس دینے کیلیے اپنا وقت دیتے ھیں - وہ طلباء دارالعلوم کے سامنے سیرة نبوي پر تقریر کرنے کي درخواست منظور کر لیتے ھیں ' لیکن ایک جماعت ھے جسے اسکي منظوري دینے سے انکار ھے اور وہ گویا علم و فضل اور درس و تدریس کے ایک ایسے مرتبۂ بلند تک

# الهلال



٦ و ١٣ ربیع الثانی ١٣٣٢ ہجری

## مدارس اسلامیہ

### نـــدوة العلمـــاء

ماضي و حـــال

( ٥ )

یکایک سفر کے پیش آجانے کي وجه سے سلسله رک گیا تھا - امید ھے که گذشته صحبتوں کے تمام مطالب بالترتیب قارئین کرام کے پیش نظر ھونگے -

غرضکه اصلاح و تجدید کا وہ سر مخفي جسکي جستجو میں تمام مصلحین گذشته سرگرداں رھے مگر بہت کم افکار عالیه تھے جنکي اس تــک رسائی ھوئي - احیاء ملت کا وہ مقصد عالي' جسکو گو سمجھنے والوں نے سمجھا پر اسکے انجام دینےکي مہلت کسي نے نه پائي - تحریک دیني کا وہ مشروع عظیم' جسکو بااین همه سطوت و وسعت سلطان عبد الحمید نه کرسکا ' اور خدیو مصر نے سید جمال الدین سے اسکا وعدہ کیا مگر همت هاردي (۱) - اصلاح اسلامي کا وہ مطلوب عزیز' جس سے دار الخلافت اسلامي کے جوامع خالي رھے اور جسکا جمال اصلاح دس برس کي سعي و جستجو کے بعد بھي جامع ازھر کے ستونونکو نصیب نه ھوا - وہ یوسف گم گشته' جسکي آرزو تیونس کے جامع زیتوني میں کي گئي مگر پوري نه ھوئي' اور جسکو مراکش کے جامع ابن خلدوں میں پکارا گیا مگر جواب نه ملا - یعني وہ که نامور محمد عبدہ ساري عمر اسکے عشق میں رویا : و ابیضت عیناہ من الحزن فهو کظیم' مگر آسے نه پاسکا ' اور قاضي القضاة ترکستان نے چالیس برس اسکي حسرت میں کاٹے که وا اسفی علی یوسف ! مگر محروم رھا' خاک هند کے چند همم عالیه اور افکار صحیحه کي کوششوں کي بدولت ندوة العلما کے نام سے وجود میں آیا' اور باوجود فقدان اشخاص ' و احاطۂ جہل و جمود' و موانع چند در چند' و صدمات پے در پے' و مخالفت اناس' و تصادم اغراض و اهواء' بالاخر فنا و هلاکت کے عہد سے گذر کر اس حد تــک آگیا که ایک محکم و قائم زندگي اختیار کرلیتا' اور شاید چند تغیرات و مساعي کے بعد ایک وقت آتا که اصلاح ملت کے جن نتائج کو سلاطین عہد اور فرمانروایان عصر حاصل نه کرسکے اور عالم اسلامي کے بڑے بڑے مصلحین اسکي آرزو اپنے ساتھه لے گئے' کفر آباد هند کي ایک درسگاہ فقر و فقرا سے ظاهر ھوتے : و ما ذلك علی الله بعزیز -

* * *

لیکن جبکه ایسا ھوا اور مشکلوں اور مصیبتوں کا عہد گذر گیا - جبکه بیمار کي تیمار داري کے مصائب جھیلنے والے جھیل چکے' اور صحت و تندرستي کی صحبتوں کا وقت آیا - جبکه دهقان راتوں کي نیند اور دن کا آرام قربان کرچکا اور هل جوتنے کا نہیں بلکه فصل کاٹنے کا دور شروع ھوا ' تو نیتوں کے عدوان' طبائع کے طغیان ' اغراض کے فساد ' نفس کي شرارت ' اور جہل کے فتنه نے سر اٹھایا' تا خدمت اسلامي کي کوششوں کو اپنے مقاصد ردیه اور اغراض فاسدہ سے ناپاک کرے ' اور بندگان مخلصین نے جو نتائج حسنه اپني سالہــا سال کي مساعي سے حاصــل کیے ھیں ' اُنھیں پامال خود پرستي و شخص نمائي کرکے با وجود جہــل و نا اھلي ندوہ کو ایک وسیلۂ ریاست اعمال و وسیلۂ ولایت امور بنالے : استکباراً فی الارض و مکر السئي -

کچھه شک نہیں که شیطان افساد اور غرور باطل کا یه ایک بہت بڑا فتنه ھے جو ایک عظیم الشان دیني تحریک کي تخریب کیلیے بصورت اشخاص و اعمال متشکل و متمثل ھوا ھے - هذا من عمل الشیطان - اور وہ جب کبھي دنیا میں کام کرنا چاھتا ھے تو اسکا قدیمي قاعدہ ھے که خود نہیں آتا' بر جہل و باطل کے اندر سے اپني آواز نکالنے لگتا ھے : انه لکم عدو مبین !

پھر کیا وہ قوم جس نے اپني بــیداري اور احتساب اعمال کے دعووں سے گذشته تین سال کے عہد جدید میں ایک رستخیز هنگامه برپا کردیا تھا' اسکو گوارا کــرلیگي که اس طرح بلا ادنی جہد باطــل و سعي فساد کے' محض اسکے اغماض و غفلت سے فائدہ اٹھا کر جہل علم کو' اور فساد اصلاح کو شکست دیدے ؟ فاي فریق احق بالامن ان کنتم تعلمون ؟

* * *

اصــل یه ھے که نــدوة الــعلما میں اجزاء مفسدہ ابتدا سے موجود تھے - جب وہ مریض جاں بلب تھا اور اسکے بستر کے قریب آنا جرم سمجھا جاتا تھا' تو ایک ایک کرکے تمام مدعیان باطل فرار کرگئے ' لیکن جب صحت کي صــدائیں بلند ھوئیں اور نــدوہ اٹھکر بیٹھا ' تو یه لوگ حرص و طمع کي آگ سے مضطر ھوکر دوڑے اور ھر طرف سے اسکي رفاقت و معیت کے دعویدار بنکر اکٹھے ھوگــئے - انھوں نے حسرت سے باھم ایک دوسرے پر نظر ڈالي که کیونــکر دوسروں کي کوششوں کے نتــائج پر قبضــه کریں حالانکه کم بختي سے هم نے ندوہ کو چھوڑ دیا تھا : فاقبل بعضهم علی بعض یتلاومون - قالوا یا ویلنا انا کنا طاغین ( ٦٨ : ٢٠ )

پس وہ اپني ســازشوں میں مشغــول ھوے - کبھي باھم مراسلتیں کیں ' کبھی خفیه جلسے کیے ' کبھی اخوان فساد کی ایک برادري بنا کر ایک دوسرے کو پیام باطل بھیجا : یوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غرورا ( ٦ : ١١٢ ) ارباب کار کے بیجا تسامح اور ضعف عمل نے انکو بڑي بڑي فرصتیں دے رکھی تھیں تاهم انکي کوششوں کو همیشه وهي جواب ملا جو همیشه هر سعي باطل کو ملا ھے ' یعني حسرت نا کامي و ماتم نامرادي : و کان عاقبــة امرهــا خسرا ( ٩ : ٦٥ )

لیکن اسي اثنا میں رسالۂ الندوہ کے مضمون جهاد کا مسئله پیش آگیا' اور اُس نے ان بندگان اغراض مخفیه کیلیے ایک سنہري فرصت پیدا کر دي - ادھر جنــگ بلقان جاري تھي ' مسئله کانپور کا آغاز تھا ' ایڈریا نوپل کي دوبارہ فتح کا واقعه پیش آیا تھا

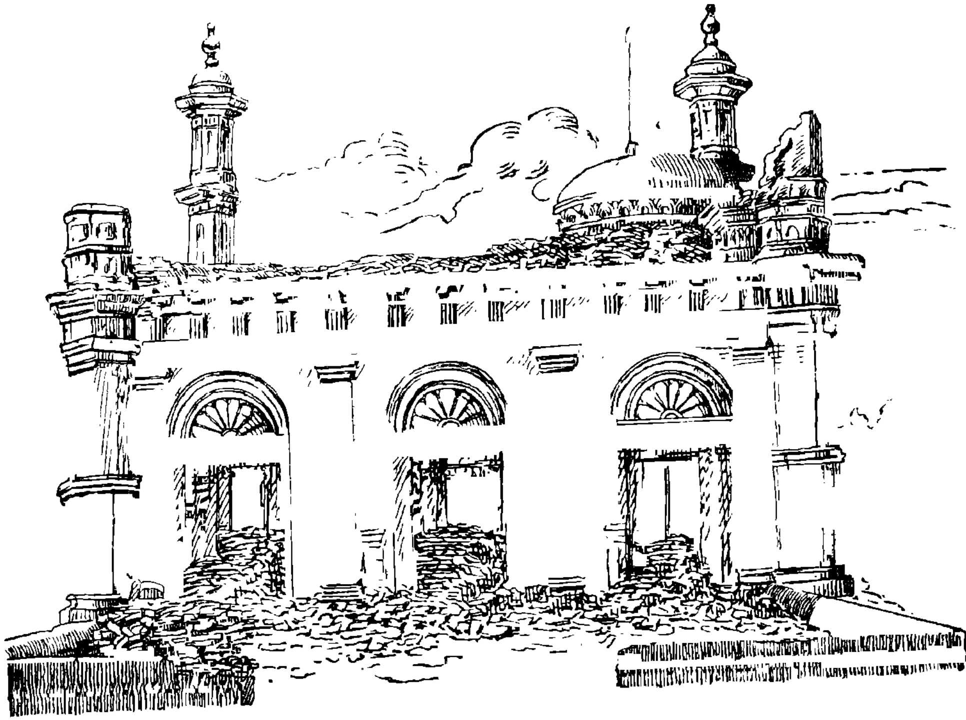
# ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان خطرے میں

## مسجد لشکر پور ( کلکته ) کا حادثه

اولا یرون انهم یفتنون في کل عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون ولا هم یذکرون ! ( ۹ : ۱۲۷ )

کیا یه لوگ نهیں دیکھتے که کوئي برس ایسا نهیں گذرتا جسمیں ایک مرتبه یا دو مرتبه یه لوگ آزمایشوں میں نه ڈالے جاتے هوں ' مگر بارجود اسکے نه تو وه اپني بد اعمالیوں سے توبه کرتے هیں اور نه اُن تنبیهوں سے عبرت پکڑتے هیں !

جبکه مسجد کانپور کا حادثۂ خونین اپنے جانفرسا راقعات کے ساتهه ابهي ذهنوں سے فراموش نهیں هوا هے - جبکه اس خون کی روانی جو مچھلي بازار میں بہا ' اور اُن لاشوں کي تڑپ جو مسجد کي دیواروں کے نیچے تڑپیں ' هندوستان کا سب سے آخري راقعه هے - جبکه ایک قانون کي امید دلائي گئي هے جو عمارات دینیه کي حفاظت کیلیے کامل انتظام کردیگا ' اور جبکه هندوستان کي سب سے بڑي حاکم زبان نے گذشته کونسل کي تقریر میں مقدس مقامات کے تحفظ کا پورا اطمینان دلایا هے ' تو لوگ نهایت تعجب سے سنیں گے



مسجد لشکر پور جسکے چار برج ۲۳ فروري کو گرا دیے گئے

که کلکته کے اطراف میں سے ایک آباد مقام یعنے لشکر پور میں علانیه مسجد کو منهدم کردینے کی کوشش کی گئي هے ' اور اسکے چار برج بالکل اس طرح گرادیے گئے هیں جیسے کسي پرانے کهنڈر کے آثار سے زمین کو پاک کرنے کیلیے اُسکی توٹتي هوئي دیواریں بے خوف گرادي جاتي هیں !

صرف اتنا هی نهیں بلکه ۱۵ مسجدوں اور باره قبرستانوں کے انهدام کا مسئله پیدا هوگیا هے - بیان کیا جاتا هے که کئي قبرستان کهود ڈالے گئے هیں جنکے اندر سے مرده لاشوں کی هڈیاں اور کهوپڑیاں نکلکر پامال هو رهي هیں - ایک دوسري مسجد کو بهي چاروں طرف سے مٹی ڈالکر چهپا دینے کی کوشش کي هے - اگر عین رقت پر مسلمان هشیار نه هو جاتے تو اکثر مسجدوں کا خاتمه اور تمام قبرستانوں کا انهدام درپیش تها !

اسکي تفصیل یه هے که کلکته کے قریب لشکر پور ایک گاؤں هے اور چوبیس پرگنه میں شامل هے - اسمیں ایک وسیع قطعۂ زمین کے اندر تقریباً ۱۵ - مسجدیں اور ۱۲ - قبرستان قدیم سے موجود هیں - کلکته پورٹ کمشنري کي جانب سے چهه هزار بیگهه زمین خریدي گئي تاکه خضر پور ڈک کو وسیع کیا جاے - اسي زمین میں یه تمام مسجدیں اور قبرستان بهي آگئے - مسلمانوں کو جب اسکي خبر هوئي تو سنه ۱۹۰۹ میں اطراف کے تمام مسلمانوں نے متفق هوکر ایک عرضداشت لفٹننت گورنر بنگال کي خدمت میں بهیجي که اس زمین کے اندر هماري مسجدیں اور قبرستان هیں - اور کئي ایسے بزرگوں کي قبریں بهي هیں جنکي هم بهت عزت کرتے هیں - ایسي حالت میں همیں معلوم هونا چاهیے که انکے ساتهه کیا سلوک کیا جائیگا ؟

معلوم نهیں اس عرضداشت کا کیا حشر هوا لیکن یه نتیجه تو اب همارے سامنے هے که کئی قبرستان بلا تامل کهود ڈالے گئے ' اور ۲۳ فروري کو پورٹ کمشنر کے آدمیوں نے ایک مسجد کو نهایت بے باکي اور بے خوفي کے ساتهه منهدم کرنا شروع کردیا !

اسکے چار برج گراے گئے - پانچواں خود گرگیا اور اسکے نیچے دبکر ایک مزدور مرگیا - اس اثنا میں مسلمانوں کو خبر هوگئي اور وه عین موقعه پر پهنچ گئے - موجوده حالت یه هے که انهدام روک دیا گیا هے اور مقامي حکام و پولیس نے مداخلت کی هے -

اس مداخلت کیلیے هم حکام کي تعریف کرتے هیں ' مگر اصلي سوال یهیں آکر ختم نهیں هو جاتا - سب سے پہلے پورٹ کمشنر کے حکام کو اس صریح مذهبي توهین و مداخلت کي قانوني جوابدهي بهگتني چاهیے ' جو انهوں نے اس جرأت اور خود مختاري کے ساتهه کي - پهر تمام مقامی حکام سے پوري باز پرس هوني چاهیے که کیوں انهوں نے ایسا هونے دیا ؟ اُسکے بعد تمام مساجد کے تحفظ کا ایک قطعي فیصله هونا چاهیے - هم ان تمام امور کي جانب صوبے کے اعلی حکام کو توجه دلاتے هیں اور خطره سے پہلے خبردار کردیتے هیں - اگر بهت جلد ایسا نهوا تو مجبوراً مسلمان اس معاملے کو خود اپنے هاتهوں میں لے لینگے ' اور پهر عام پبلک کي قوت کے هاتهوں معاملے کو سپرد کرنا هي پڑیگا -

( بقیه صفحه ۴ کا )

حفاظت اور اسکي موجوده خرابیوں کے انسداد کیلیے صدائیں بلند کي جائیں - سر دست اس کام کے لیے ترتیب عمل یه هوني چاهیے :

( ۱ ) هندوستان کے تمام مسلمانوں کو بذریعه مجالس و جرائد ندوه کي حفاظت و اصلاح کیلیے متعدده صدا بلند کرنا -

( ۲ ) فوراً ایک کمیشن کا تقرر جو لکهنو میں جاے اور دارالعلوم کے مفاسد کي تحقیق کرے - حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' نواب محمد اسحاق خاں صاحب ' ڈاکٹر محمد دین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بهاولپور ' مسٹر محمد علي کامریڈ - سید وزیر حسن ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل ' بابو نظام الدین صاحب امرتسر ' حکیم عبدالولي صاحب لکهنو ' ڈاکٹر ناظر الدین حسن ' مسٹر مظهرالحق بانکي پور ' حضرات دیوبند میں سے کوئي بزرگ جو شریک هوں ' یه حضرات میرے خیال میں اس کام کیلیے نهایت موزوں هونگے -

( ۳ ) ایک عظیم الشان جلسے کا انعقاد جو ندوه کے مسئله کا آخري فیصله کردے -

غفلت کیــوں نه کرے' حالات و حــوادث خواه کتني هي مهلت اور سامان فرصت کیوں نه فراهم نه کردیں ' تاهم ندوه کو برباد کرنا آسان نہیں هے' اور نه اس لقمے کا نگلنا اتنا سهل هے جسقدر ان احمقوں اور نادانوں نے سمجهه لیا هے - یه جو ایک وقتی کامیابی سي هوگئی هے تو اسکے غرور سے اپنے دماغوں کو مختل نه کرو - کبهي کبهی ایسا بهي هوتا هے که اغراض باطله کو تهوڑي سي مهلت دیدي جاتی هے تاکه اُسکا بلند هوکر پهر گرنا ' اور زندوں کی طرح چل پهرکر پهر مرنا دنیا کیلیے وسیلهٔ عبرت بنے - لیکن اب وه وقت گیا - تهوڑي سي مهلت اور باقي هے - جب تــک ارباب کار متوجه نه هوے تهے' اسي وقت تک کیلیے اسي تار عنکبوت کي عمارت سازي کا دور تها - لیکن اب احتساب کا طوفان سر پر آ پهنچا هے : و ان اوهن البیوت لبیت العنکبوت لو کانوا یعلمون !

* * *

الهلال ابتدا سے حق کي قوت کا واعظ هے ' اور الله علیم هے که مجهے سورج اور چاند کے وجود کا اتنا یقین نہیں جتنــا حق کي کامیابي اورباطل کے خسران پر ایمان هے - یه میري محسوسات و مرئیات هیں اور ان میں کسي کو مجهسے لڑنے کي ضرورت نہیں - پس اپنے اسي یقین ایماني کي بنا پر یه سب کچهه کہه رها هوں : فسیعلمون من هو شر مکانا و اضعف جندا - و تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا في الارض و لافسادا و العاقبة للمتقین -

( دار العلــــوم ندوه )

ندوة العلما جب قائم هوا تو هر طرح کے علما کا ایک وسیع مجمع اور مدعیان ریاست دیني کا ایک سب سے بڑا عرش جلال نظر آتا تها مگر در اصل اسکي حقیقت سمجهنے والے معدودے چند اشخاص تهے' اور وهي اس تماشه گاه کا اصلي گوشهٔ عمل تها - اکثروں نے اسے ایک دار الوعظ سمجها ' بہتوں نے اپني اظهــــار مولویت کیلیے اسے نمایش گاه قرار دیا ' بہتوں نے دیکها که مدتوں کے بعد ارباب عمائم کي مقبولیت و ریاست کا ایک میدان کهلا هے' استقبال و مشائعت کے هجوم هیں' اور دعوتوں اور سفر خرچ کے منی آرڈروں کا وسیله' پس وه اسکي جانب دوڑے - لیکن اس سفر بے مقصد میں دوتهن آدمي ایسے بهي تهے جو سمجهتے تهے که همارا مقصود کیا هے اور اس مجمع سے کیونکر کام لینا چاهیے ؟

ابتدا میں اجتماع علما ' رفع نزاع باهمي ' اشاعت اسلام ' تاسیس دار الافتا ' وغیره وغیره بہت سے مقاصد ندوه کے قرار دیے گئے - لیکن ارباب فکر نے دیکها که یه سب بے سود هے - اصلاح و عمل کے تمام ارادے یہاں آکر رک جاتے هیں که وه آدمي نہیں جو ان کاموں کو انجام دیں - پس اولین کار یه هونا چاهیے که ایک درس گاه قائم کي جاے -

یه ضرور هے که اصلاح نصاب کا مسئله ابتدا سے مقاصد میں رکها گیا تها ' لیکن صرف سالانه جلسے هوتے تهے اور لوگ اپنے اپنے گهر چلے جاتے تهے - کوئي مقصود عملي سامنے نه تها -

چنانچه مولانا شبلي نعماني نے " دار العلوم " کا ایک لائحه ( اسکیم ) مرتب کیا ' اور مولانا محمد علي صاحب کو جو ندوے کے ابتدا سے ناظم تهے' دیا که اپني جانب سے چهاپکر شائع کردیں - اسکے بعد میرٹهه میں ندوة العلما کا سالانه جلسه هوا جسمیں تجویز دار العلوم پر تقریریں هوئیں' اور بڑے جوش و خروش کے ساتهه هر طرف سے صداء اعانت بلند هوئي -

اسکے دو برس بعد لکهنؤ میں دار العلوم قائم هوگیا اور تعلیم شروع هوگئي -

( مقامي گورنمنٹ کي بد گماني )

خدمت انساني کا کوئی کام آزمایش سے خالي نہیں هوتا ' اور مجهے یقین هے که جسطرح دنیا میں هر شے کیلیے خدا کا ایک نظام و قانون هے ' بالکل اسي طرح ایک قانون ابتلا و امتحان بهی هے : ولنبلونکم حتی نعلم المجاهدین منکم و الصابرین ' و نبلو اخبارکم ( ۴۷ : ۳۳ )

اب تــک ندوه شرکاء کار کیلیے ایک بے غل و غش مائدهٔ لذائذ اور سفرهٔ نعائم تها' لیکن اب یکایک اسکي زندگي کي پہلي اور سب سے بڑي آزمایش شروع هوگئي - بعض اسباب ( جنکي یہاں تفصیل موجب طوالت هوگی ) ایسے پیش آے که صوبے کي گورنمنٹ کو ندوه کی طرف سے خواه مخواه سیاسي بدگمانیاں پیدا هوگئیں اور بعض لوگوں نے اس سوء ظن کو اور زیــاده قوي کردیا - اُس وقت صوبے کا حاکم اعلی سر انٹوني میکڈانل تها جسکو مسلمانوں کے وجود هي سے بــد گمانی تهي - اسکو خیال هوا که علما کا جمع هونــا اور ایک مذهبي تحریک کي پکار ضرور کسي نه کسي پوشیده منصوبے پر مبني هے - مولانا شبلي بهي اسي لیے تاڑے گئے تهے' اور صرف اسی لیے مذهب مذهب پکارا جاتا هے - چنانچه اس نے علانیه مولانا کي نگراني کا پولیس کو حکم دیدیا اور مشتبه اشخاص میں انکا نام لکهه لیا گیا !

بدقسمتي سے ایسا هي خیال مذهبي دعوت کي نسبت آجکل بهي بعض حکام کا هے -

وه اس خیال پر کچهه اسطرح جم گیا که اسکا دفعیه محال هوگیا - اسکي نظر بدلني هي تهي که یکایک ندوه کا عروج محاق میں آگیا - بربادي و تباهي کے تمام سامان ایک ایک کرکے فراهــم هوگــئے - جسقدر امرا و ارباب دول ندوه کے ساتهه تهے اور دارالعلوم کیلیے روپیه دینا چاهتے تهے ' انکے لیے صرف اسقدر علم هي کافي تها که صوبے کا حاکم اعلی نــدوه کو اچها نہیں سمجهتا - انهوں نے معاً انــکار و تبرا شرع کردیا -

اسکے بعد شرکاء نــدوه اور عهده داران جمعیة کي باري آئي - في الحقیقت یهي وقت اصلي آزمایش کا تها ' مگر بهلا وه لوگ جنهوں نے ندوه کو ایک منزل عیش سمجهکر اپنے اپنے خیمے گاڑ دیے تهے ' اسطرح کانٹوں سے بهرا دیکهکر کب جمنے والے تهے ؟ منشي اطهر علي مرحوم نے ندوه کو خراب کیا تها - ندوه کے تعلق نے انهیں برباد کیا - وه حیدراباد چلے جانے پر مجبور هوے - مولانا محمد علي حج کیلیے چلے گئے' اور پهر نظامت سے استعفا دیــدیا - اب نه وه جلسوں کے واعظ تهے ' نه مجالس کي صدارت کے خواستگار - وه غلغلے جنهوں نے تمام هندوستان کو یکسر اپني جانب متوجه کرلیا تها ' ایک دوسال کے اندر هي اندر اسطرح بیٹهه گئے گویا کبهي انکا وجود هي نه تها - تهوڑے هي دنوں کے بعد ندوه ' ندوه کا وجود ' اسکي مجالس ' اسکا نام ' اسکا مــدرسه ' ایک از یاد رفته خواب بنکر لوگوں کے ذهنوں سے فراموش هوگیا !

نارو ا بود به بازار جهاں جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکان رفتم !

ندوه جب تک رجوع خلائق کا مرکز' جمع مال میں کامیاب ' اور هنگامه و نمایش کا وسیله تها ' اُس وقت تک اسکا میدان دلفریب ' اور اُسکي جیب پر از زر تهي - پس وه اپني ایک صدا سے سیکڑوں عالموں' صوفیوں' واعظوں ' اور خطیبوں کو اپنے عل

اور تمام قوم اسمیں منہمک تھي - پس انھوں نے اس مہلت سے فائده اٹھایا - ایک نے تحریک کي' دوسرے نے تائید :

یکے بدزدي دل رفت و پرده دار یکے

خلاف قاعده مجالس و مجامع' خلاف اصول و نظم عمومي' خلاف قانون ندوه' و بغیر هیچ گونه مناسبت و اهلیت' ایک شخص ناظم بن بیٹھا' دوسرے کو مددگار بنالیا - امیدوں کو بشارت' اور آرزؤں کو پیغام فتح باب ملا - وه شاهد اغراض جسکي ایک نظر مہر کی آرزو میں سالہا سال بسر هوگئے تھے' اب بے غل و غش زاهدان کہن سال سے هم کنار و هم آغوش تھا - فیا سبحان الله !

دیدار شد میسر و بوس و کنار هم
از بخت شکر دارم و از روزگار هم !

غرور باطل نے دربار حکومت آراسته کیا اور نام و نمود کي دیرینه حسرتیں کایک ایک هي بار ابل پڑیں - غریب ندوه اب حکام جدید و فرمان روایان دارالعلوم کیلیے ایک خوان یغما تھا' اور گویا سورۂ انفال کے شان نزول میں داخل : یسئلونک عن الانفال - قل الانفال لله وللرسول ( ۸ : ۱ ) مدتوں کے بعد اگر کسي بھوکے پیاسے کو پورا دستر خوان هاتھه آجاے تو اس سے اداب طعام کي امید رکھنا لا حاصل هے - پس مٹي هوئي حسرتوں اور برسونکي دبي هوئي امیدوں کے ناگہانی ظہور نے ایک عجیب طوفان بے تمیزي بپا کردیا اور خود مختارانه حکم رانی کي تمام مصیبتیں ایک هي وقت میں ندوه پر ٹوٹ پڑیں -

حقیقت یه هے که اس گروه کے افساد سے زیاده اسکي نادانی قابل گریه هے - وه جو کچھه کر رها هے اس سے اسکا پہلا مقصود اپني غرض پرستي' اور دوسرا مقصود ندوه سے اصلاح و تجدید کے عنصر کو خارج کرنا هے - وه شہرت کیلیے بھوکا پیاسا هے اور ناموري کي هوس سے پاگل هوگیا هے - جہل و نادانی نے اسکے نفس پر یه القاء باطل کردیا هے که اس مقصود کے حاصل کرنے کیلیے نه تو علم و فضل کي ضرورت هے' نه تزکیهٔ و تنویر افکار کي - نه خدمت کا سچا ولوله چاهیے' اور نه ایثار نفس کا کوئي نمونه - صرف اتنا هي کافي هے که کسي نه کسي طرح ایک بار انجمنوں کی نظامت اور مدرسوں کي معتمدي حاصل کرلي جاے' اور پھر اس حیثیت نمایاں سے جلسوں میں چلے جانا' حکام کي چوکھٹوں کو گاه گاه بوسه دیدینا' اپنے جبهٔ و عمامه کے ناز و کرشمے کي پیهم نمایش کرتے رهنا' بس یهي وه صحیح ترتیب عمل هے' جسکے منازل طے کرلینے کے بعد پیشوائی و ناموري کا بہتر سے بہتر درجه حاصل هو جاسکتا هے - پس چونکه اس نے اپنے زعم باطل میں اس اصول کار کو اچھي طرح سمجھه لیا هے' اسلیے صرف انهی اشغال و اعمال میں بے فکر و بے پروا مشغول و غرق هے' اور سمجھتا هے که مجھے ندوه ملـگیا' اور میں وه سب کچھه هوگیا جسکي مجھے برسوں سے آرزو تھي - یهی وه خود غلط جماعت هے جسکي نسبت لسان الہي نے فرمایا :

| | |
|---|---|
| الذین یفرحون بما اتوا و یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا (۳ : ۱۸۵) | جو لوگ اپنے کیے سے خوش هوتے هیں اور دراصل کیا تو انھوں نے کچھه بھي نہیں پر چاهتے هیں که ان کاموں کیلیے انکي تعریف کی جاے جو انھوں نے نہیں کیے' تو ایسے لوگ کبھي کامیاب نہیں هوسکتے - |

ان احمقوں کو کون سمجھاے که جس چیز کے یه بھوکے هیں یعنی رجوع خلق الله اور نام و نمود و شہرت' تو یه اشخاص کیلیے نہیں هے بلکه اعمال کیلیے هے اور اسکے حاصل کرنے کا اصلي طریقه کام هے نه که صرف خواهش - یه جن لوگوں کي شہرت کو دیکھکر بیقرار هوتے هیں اور انکي سي حالت پیدا کرنے کیلیے مضطر هیں' شرط کار یه هے که انکے صرف اقدام عمل هي کي نہیں بلکه اصل عمل کي تقلید کریں -

* * *

بہر حال یه ایک اجمالي ماتم تھا اس درد انگیز بربادي کا' جو موجوده سنین عمل کي ایک سب سے بڑي دیني تحریک کے ساتھه کي جا رهي هے' لیکن اب اس کا علاج صرف ماتم نہیں بلکه سب سے پہلے کشف حال و سرائر' اور پھر دفع اشرار و مفسدین' و قلع و قمع اهـل طغیان و جاهلین هے - پس بہتر یه هے که اسي کي طرف هم سب متوجه هوں -

## ( آئـنـده مـبـاحـث )

سب سے پہلے میں ندوة العلما کے گذشته چند سالوں کے حالات پر ایک اجمالي نظر ڈالونگا که اب قوم کو ایک مرتبه سب کچھه سمجھکر آخري فیصله کرنا چاهیے - اسکے بعد موجوده تغیرات کي حقیقت ظاهر کرونگا' اور واضح کیا جائیگا که کس تمسخر انگیز اور طفلانه بد حواسي کے عالم میں تمام قواعد و اصول اور اهلیت و صلاحیت کو بالاے طاق رکھکر نیا ناظم ندوه منتخب کیا گیا هے' اور کیسي سازشي کارروائي اسکے اندر مخفي هے ؟

اسکے بعد ندوه کي نئي قابض جماعت کي طرف متوجه هونے کي غیر مطبوع زحمت گوارا کرني پڑیگي که وه کون لوگ هیں ؟ انکي قابلیت دماغي و نظمي کا کیا حال هے ؟ اس وقت تک قوم کیلیے انھوں نے کیا کیا هے' اور آینده کیلیے کیا توقعات هوسکتي هیں ؟

اگرچه یه لوگ کبھي بھي اس اهمیت کے مستحق نه تھے که انکي نسبت اخبارات میں بحثیں کي جاتیں' اور وه لوگ اپنا وقت صرف کرتے جو اور بھي کام اپنے لیے رکھتے هیں - تاهم کیا کیجیے که خود هماري غفلت اور خاموشي هي نے ان لوگوں کو ایک وقتي قبض و تسلط کي مہلت دیدي هے اور اب اس غلطي کا کفاره یهي هے که اسکے لیے صرف وقت و قلم کیجیے :

ز مرغان حرم در کام زاغاں طعمه اندازد
مدار روزگار سفلـه پرور را تماشـا کن !

اسي کے ضمن میں بعض عجیب عجیب واقعات بھي لوگوں کے سامنے آئینگے اور وه دیکھیں گے که ابھي ایک شش ماهي بھي ندوه کي نئي مزعومه و مفروضه نظامت پر نہیں گذري هے که حالت کیا سے کیا هوگئي هے ؟ دفتر کا کیا حال هے ؟ مصارف کس بے دردي سے هو رهے هیں ؟ سفر خرچ کي کس فیاضي سے بخشش هو رهي هے ؟ موٹر کاروں کو کس شاهانه جود و سخا کے ساتھه مہمانوں کیلیے مہیا کیا جاتا هے ؟ اور پھر سب سے زیاده یه که جن لوگوں نے باین جد و جہد ندوے کي مسند نظامت ( بزعم باطل و جہل اندیش خود ) اور ولایت امور حاصل کي هے' خود انھوں نے اب تک ندوے سے کس قدر لیا هے' اور کیا چیز هے جو اس بدبخت کے حصے میں آئي هے ؟

یه حالات نہایت عجیب و غریب هونگے اور ان میں قوم کیلیے بہت سي ایسي بصیرتیں هونگي که اگر انسے سبق عبرت حاصل کیا گیا تو کچھه عجب نہیں که یه بربادي بھي اسکے لیے موجب فلاح و صلاح هو جاے !

میں نے " بربادي " کا لفظ کہا لیکن انشاء الله عنقریب آشکارا هو جائیگا که ندوه خواه کچھه هي کیوں نهو' قوم خواه کیسي هي

# شہدا ء [illegible]

## الوالعــــزم اسنوهيلتـا ديبـــي

جو خود جل گئي تا كه ملک كو رسم پرستي كي آگ سے نجات دلاے !!

ميں ديكهتا هوں تو مجهے اسلام كا حكم " جهاد " عالم انسانية كي تمام نيكيوں اور جذبات انساني كے تمام مقدس اقدامات كا ايک ايسا محور نظر آتا هے جسكے دائرة سے كوئي شے باهر نهيں -

جهاد كی حقيقت يه هے كه حق اور صداقت كے كسي مقصود كيليے اپنے تئيں تـكليف و مشقت اور نقصان و آلام ميں مبتلا كرنا پهر دنيا ميں كونسا نفع هے جو بغير كسي ذاتي مضـرت كے عالـم انسانيت كو پهنچ سكتا هے ؟

تم انسانوں كے فائدے كي طرف ايک قدم بهي نهيں اٹهاسكتے جب تـک كه اپنے نفس كو كچهه نقصـان نه پهنچاؤ - تم خدا اور اسكے بندوں كے ساتهه ذرا بهي پيـار نهيں ركهتے اگر اپنے نفسـاني آرام و راحت كے ساتهه دشمني نهيں كرسكتے -

جو لوگ خدمت و محبت انسانية كے مدعي هيں انكو سب سے پہلے اپنا معامله خود اپنے اندر هي طے كرلينا چاهيے - كيونـكه آدم كي اولاد ايـک چيونٹي كي بهي خـدمت نهيں كرسكتي ' جبتـک كه خود اپني خـدمت سے بے پروا نه هوجاے - لكڑي كے ٹـكروں ميں گـرمي نهيں هوتي ' پر جب وه جل اٹهتي هيں تو انكي سوزش سے قريب كي هر چيز تپنے لگتي هے !

اے متـــاع درد در بازار جاں انداخته !
گو هر هر سود در جيب زياں انداخته !

يه دنيا جو نفع و سود كي ايک زراعت گاه هے ' كيا اسكا بيج نقصان و زيان كے سوا اور بهي كچهه هے ؟ كتني پامالياں هيں جو شادابيوں كا باعث هوتي هيں ؟ كتني ٹهوكريں هيں ' جو استقامت كا سبق ديتي هيں ؟ كتني ناكامياں هيں جو كامراني كا پيام لاتي هيں ؟ كتنی مايوسياں هيں جنكي تاريكي سے صبح اميد طلوع هوتی هے ؟ اور پهر كتنے آگ كے جانسوز شعلے هيں ' جنكي جلائي هوئي راكهه سے نشوؤ نمو كي ارواح حيه و قائمه پيدا هوتي هيں ' اور اس دنياے شهادت زار و فنا آباد ميں كتني هي زخموں كي كروٹيں ' درد كي چيخيں ' احتضار كي بے چينياں ' اور موت و هلاكت كے خون كي روانياں هيں ' جو اشخاص پر طاري هوتي ' مگر اقـوام كيليے زنـدگي اور سلامتي كا آب حيـات بنكر بهتي هيں ؟ ان الله فالق الحب والنوى ' يخرج الحي من الميت و يخرج الميت من الحي ' ذلكم الله فانى يوفكون ؟ (۶ : ۹۵ )

* * *

ايک محب وطن اپنے وطن محبوب كيليے سولي كے تختے پر كهڑا هوتا هے - ايک پرستار حق اپنے مقصود كيليے عيش و آرام كو خيرباد كهتا هے - ايک عالم و مكتشف راه كشف و علم ميں قربان هوجاتا هے - يه سب كے سب اسي " جهاد في سبيل الله " اور عشق مرضات الهى كے مظاهر هيں - البته اسلام كي يه خصوصيت هے كه اس نے اس راه كي بے اعتداليوں اور گمراهيوں كا بهي علاج كرديا اور يه نهيں كها كه تم كسي نيک خيال كيليے اپنے تئيں قتل كر ڈالو بلكه كها كه نيكي كيليے اپنـي مخالف خواهشوں كو قتل كرو كه يهی سب سے بڑي شهادت هے -

آنكـه دائم هوس سوختن ما مي كـرد
كاش مي آيد و از دور تماشا مي كر

* * *

محبت انسانيت اور عشق ملة كي پاک قربانيوں كي ايک ان گنت صف تاريخ كے سامنے هے - سقراط نے زهر كا جام پيا ' قرطاجنه كے قوم پرستوں نے آگ جلائي اور اسميں كود پڑے ' ميزيني نے اپني ساري عمر كا عيش و آرام تلف كرديا ' ليكن كيا اولو العزم روحوں كي اس محترم صف ميں ستره برس كي كنواري اسنوهيلتا ديبی كو جگه نه مليگـی ' جو اپنے شوهر كي وفاداري ميں نهيں بلكه اپني قوم كے عشق ميں ستي هوگئي ؟

اِس ظلم آباد ارضي ميں ' جهـاں شهروں كي رونق ' بازاروں كي چهل پهل ' موٹر كاروں كي گهرگهراهٹ ' اونچے اونچے مكانوں كي آباديان ' اور تلاش سود و عشق اغراض كي كشمكش نے ايک شورش بهيمي بپا كرركهي هے ' كيا كوئي سامعۂ عبرت هے جو رات كے سكون روحاني اور پچهلے پهر كي خاموش فضاء لاهوتي ميں ايک شعلۂ محبت قدسي كي صداے سوزاں سنے ' جبكه حيات انساني كي حدود سے بالا تر ايک روح ملكوتي ' شعلوں كي چادر كے اندر سے بني نوع انسانی كي غفلت پر ماتم كررهي تهي ؟

سوخت بے وجهم ' تماشـا را نگر !
كشت بے جرمم ' مسيحـا را ببيں !
زندۂ كـــش جـاں نه باشد ديـدۂ ؟
گـر نديديستي ' بيا ' ما را ببيـں !

* * *

کے نیچے جمع کرلیتا تھا' اور اسکا دستر خوان جب بچھتا تھا تو بڑي بڑي متبرک صفیں اسکے یمین و یسار نظر آتي تھیں - پر اب وہ مفلس ہوگیا ' اسکا گھر غربت کدہ اور اسکي جیب خالي ہوگئي - زمانے نے اسکي طرف سے آنکھیں پھیرلیں اور اس سے صاحب سلامت رکھنے والوں کیلیے بحکم حکومت روک ٹوک ہونے لگي - ایسي حالت میں کسے پڑي تھي کہ اسکي طرف جھانک کر بھي دیکھتے' اور اس بیکس کے لیے اٹھتا جو اب دینے سے عاجز تھا اور خود محنتوں ' ہمتوں ' قربانیوں ' اور صرف وقت و مال کا طالب تھا ؟

( دوسري نظامت )

مولانا محمد علي کے مستعفي ہوجانے کے بعد ناظم کي تلاش ہوئي مگر اس وقت نہ تو مولوي خلیل الرحمن سہارن پوري نے اپنے احق بالخلافۃ ہونے کا دعوا کیا اور نہ انکے کسي دوسرے ہم مقصد نے - مولوي خلیل الرحمن صاحب ایک تاجر آدمي ہیں - دکاندار آدمي ہي اچھي طرح اس نکتے کو سمجھتا ہے کہ خرید و فروخت میں متاع کو قیمت سے زیادہ بہتر ہونا چاہیے - وہ نیپال کے جنگل میں جس اصول کو برتتے تھے' اس کو بازار ندوہ کیلیے بھي استعمال کرسکتے تھے - پھر سب سے زیادہ یہ کہ اس وقت تک ندوہ کي نظامت اتني کم قیمت بھي نہ ہوئي تھي کہ ہر دکاندار بولي دینے کیلیے اٹھ کھڑا ہوتا - غرضکہ مولوي مسیح الزمان صاحب مرحوم شاہجہانپوري ندوہ کے ناظم قرار پائے -

یہ نظامت محض براے نام تھي - مولوي صاحب مرحوم ان کاموں کے آدمي نہ تھے' اور اصلي پیچ گورنمنٹ کے تعلق کا پڑا تھا - وہ خود شاہجہاں پور میں رہتے تھے - دفتر بھي وہیں اٹھوالیا اور جیوں تیوں کچھہ زمانہ گذر گیا - مگر ندوہ کي حالت روز بروز بد سے بد تر ہوتي گئي - آمدني کچھہ نہ تھي - چندوں کا سلسلہ بالکل موقوف تھا - فنڈ کا وجود نہیں - اشخاص ناپید تھے -

( حیات بعد الممات )

مولانا شبلي نعماني اس زمانے میں حیدر آباد میں تھے اور برابر ارادہ کر رہے تھے کہ ندوہ کیلیے اپنا پورا وقت دیدیں - کلکتہ اور مدراس کے جلسوں میں اسکا اعلان بھي ہوا تھا -

بالاخر سنہ ۱۸۹۹ میں مولانا شبلي نے آخري فیصلہ کرلیا اور حیدر آباد سے لکھنؤ چلے آئے تاکہ ندوہ کي از سر نو تحریک شروع کریں -

اسي زمانے میں مولوي مسیح الزمان مرحوم نے استعفا دیدیا اور وجہ بظاہر یہ بتلائي کہ وہ لکھنؤ میں قیام نہیں کرسکتے - آیندہ کیلیے طریق عمل یہ طے پایا کہ کسي دوسرے شخص کو اب ناظم بنانے کي ضرورت نہیں' اور نہ یہ مسئلہ اس وقت حل ہو سکتا ہے - کاموں کو تقسیم کر دینا چاہیے - ناظم کي جگہ تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر ہوں جو اپنے اپنے صیغہ کا کام کریں -

اس بنا پر جلسۂ انتظامیہ منعقدۂ ماہ صفر سنہ ۱۳۲۳ ہجري نے طے کیا کہ مندرجۂ ذیل اصحاب سکریٹري مقرر ہوں :

صیغۂ تعلیم و دارالعلوم کیلیے : مولانا شبلي نعماني
صیغۂ مراسلات " " مولانا عبد الحي
" مال " " منشي احتشام علي

یہاں یہ ظاہر کردینا ضروري ہے کہ مولانا شبلي نعماني اس جلسے سے پہلے بھي دارالعلوم کے معتمد ( سکریٹري ) تھے - مولوي مسیح الزمان مرحوم کي نظامت کے زمانے میں ( ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۰۳ کو ) شاہجہانپور میں مجلس انتظامیہ کا ایک اجلاس ہوا تھا جسمیں مولانا محمد علي ناظم اول' مولانا عبد الحي مدد گار ناظم' اور خود مولوي مسیح الزمان مرحوم بھي شریک تھے -

اسي جلسے میں قرار پایا کہ مولانا شبلي دارالعلوم کے معتمد منتخب ہوں - پس گویا اس جلسے نے سابق کي قرار داد کو بر قرار رکھا اور دوسرے صیغوں کے لیے بھي معتمد منتخب کرلیے -

اسکے بعد مولانا شبلي نے دارالعلوم کیلیے کام شروع کیا - اس وقت میں لکھنؤ میں موجود تھا - اس زمانے کے بہت سے حالات میرے ذاتي مشاہدات ہیں نہ کہ سماعیات و روایات -



## اطلاع



( ۱ ) الہلال کي گذشتہ تین اشاعتیں اس عاجز کي عدم موجودگي میں نکلیں اسلیے مضامین کي ترتیب خاطرخواہ نہ ہوسکي - دو پرچے بغیر مقالۂ افتتاحیہ کے نکلے - اسکے لیے نادم ہوں - مگر مجبور تھا کہ سفر بھي ضروري اور بعض اہم مقاصد پر مبني تھا - ڈیڑھہ سال تک میں نے کوشش کي کہ سفر و حضر' علالت و پریشاني' کسي حالت میں بھي الہلال اپنے درجے سے نہ گرے لیکن اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ میں الہلال کے لیے اسطرح بندھگیا کہ اور کسي کام کے لیے وقت نہ نکال سکا -

بہرحال اب میں واپس آگیا ہوں اور پھر اپنے محنت کدے میں بدستور مصروف و مشغول - قارئین کرام دیکھینگے کہ اس پرچے کي ترتیب پھر اپنے اصلي رنگ پر بلکہ پہلے سے بھي زیادہ وسیع و بہتر ہے - انشاء اللہ آیندہ حالت ترقي ہي کرتي رهیگي - و ما توفیقي الا باللہ -

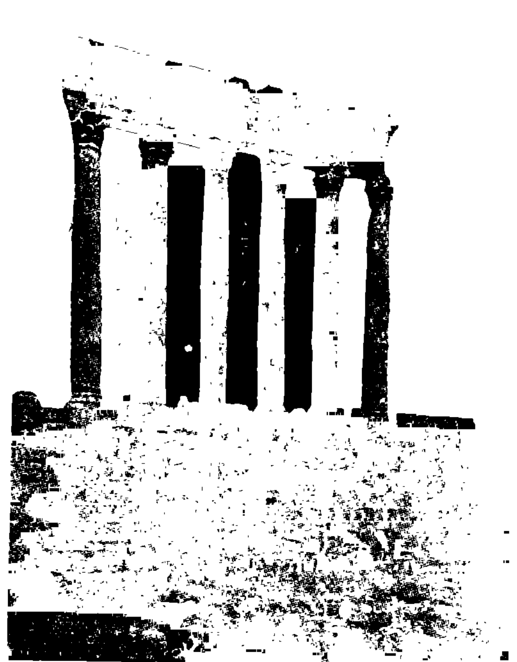
( ۲ ) گذشتہ دو پرچوں میں مقالۂ افتتاحیہ کیلیے ابتدا میں صفحہ ۵ سے ۸ تک جگہہ رکھي گئي تھي لیکن جب وہ وقت پر نہ پہنچا تو بجنسہ مطبوعہ اوراق شائع کر دیے گئے - اس سے بعض حضرات کو خیال ہوا ہے کہ صرف انھي کے پاس پرچہ ناقص پہنچا اور چارصفحہ اس سے نکال لیے گئے ہیں - ان حضرات کو اطلاع دیجاتي ہے کہ ان اشاعتوں میں وہ چرصفحہ چھپا ہي نہیں ہے - خاص طور پر اپنے پرچہ کو ناقص تصور نہ فرمائیں اگرچہ جو کچھہ بھي اپنے سے ہوتا ہے في الحقیقت ناقص ہي ہے - احباب کرام کي لطف و قدرداني کو اپنے لیے ایک متاع یوسفي سمجھتا ہوں جو میري محنت کے چند کھوٹے دراهم معدودہ کے معاوضے میں ہمیشہ مرحمت ہوتي رهتي ہے : و شروہ بثمن بخس دراهم معدودہ ' و کانوا فیہ من الزاہدین !

لیجاے دکھلانے اسے مصر کا بازار
خواہاں نہیں پر کوئي وہاں جنس گراں کا !

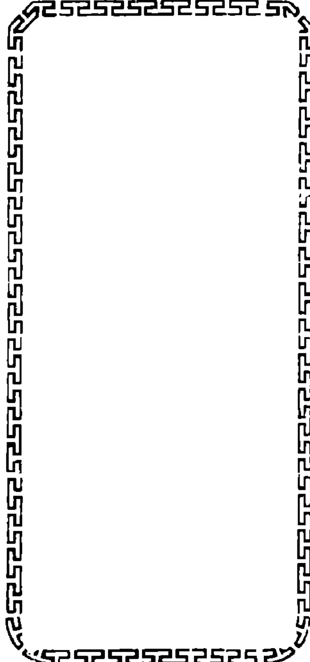
( ایڈیٹر )



# آثار عتيقه



بعلبک کے سب سے بڑے اشوري مندر کا بقيه





يه پہلے مندر تها - مسيحي عهد ميں گرجا بنا ' پهر عهد اسلامي ميں مسجد

## بعلبک

تاريخ قــديم اور تمدن اســلامي کا ايک صفحه

( ۱ )

دوآبه دجله و فرات ميں جرمني کے مشن کي کوششوں سے جو آثار قديمه روشني ميں آئے هيں ان ميں آثار بعلبک بهي هيں - ان آثار کے حالات امريکه کے مشهور هفته وار علمي رسالے " سائنٽفک " نے شائع کيے هيں -

بعلبک اسدرجــه معروف و مشهور مقام نهيں که بغير تمهيد يه داستــان شــروع کردي جائے ' اسليے هم نهايت اختصار کے ساتهه بعلبک کو قارئين کرام سے پہلے روشناس کرائيں گے -

* * *

دمشق سے ساحل کي طرف ۱۲ فرسخ پر ايک قديم و پر اسرار خطه واقع هے - يه بعلبک کي رونق رفتــه کا آخــري نقش قدم هے اور اس کي عظمت و پر اسراري کا راز اسکي قدامت اور عظيم الشان عمارتوں ميں مضمر هے -

وجه تسميه کے متعلق عربي جغرافيه نويسوں نے متعدد اقوال نقل کيے هيں اور اشتقاق و تحليل اجزاء ميں معني آفرينيونکي خوب داد دي هے ' مگر هم انکے نقل کرنے ميں وقت ضائع کرنا نهيں چاهتے - بهر حال اسقدر يقيني هے که اس نام کا جزو اول يعني " بعل " ايک بت کا نام تها جسکي پرستش اهل بابل کيا کرتے تهے ' اور يه گو يقيني نهيں مگر اغلب هے که اس شهر کا نام اسي بت کے نام پر رکها گيا هو -

يهاں اشوري ( اسيرين ) رهتے تهے ' جو سلسلهٔ تمدن عالم کا ايک ممتاز حلقه اور اپنے خصائص و خصوصيات کے لحاظ سے ايک جدا گانه تــاريخي حيثيت رکهتے هيں - اشــوري بت پرست تهے ' اسليے بعلبــک کي وه عمارتيں جو اسکي عظمت و اعجوبــگي کي افسانه طراز هيں ' زياده تر مندر اور مختلف قسم کي عبادت گاهيں هيں -

عيسائيت کي مقهوري و مستوري کا دور جب ختم هو گيا اور ظهور و استيلاء کا عهد شروع هوا ' تو اس نے دوسرے بت پرست ملکوں کي طرح بعلبک کو بهي اپنے زير نگيں کرليا اور بت پرستي کو مٹا کے خود اسکي جگه ليلي ' اگرچه وه خود بهي بت پرستي کا ايک غير مکمل طريقه تها -

بعلبک پر عيسائيت برابر حکمراں رهي ' يهاں تــک که چهٹي صدي عيسوي کا انقلاب عالم ظهور ميں آيا - حضرت عمر رضي الله عنه کے عهد ميں اسلامي فتوحات کا سيلاب هر چهار طرف بڑهرها تها - شام کي طرف جو جماعت گئي تهي ' اسکے سپه سالار حضرت ابو عبيده جراح تهے - حضــرت ابو عبــيده نے سنه ۱۴ ه ميں دمشق فتح کيا - اسکے بعد سنه ۱۵ ميں آگے بڑهے اور حمص ' حماه ' شيزر وغيره سے فراغت کرتے هوے بعلبــک تــک پهنچے - اهل بعلبــک نے صلح کي درخواست کي - آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کي که انکا مذهب ' مال ' اور جان ' سب محفوظ رهينگے - ربيع الاخرے جمادي الاولى تــک کي مدت مقرر کي اور حکم ديا که جو شخص اس عرصه ميں شهر سے چلا جائيگا اس سے انقضاے مدت کے بعد جزيه ليا جائيگا -

يه هيں مختصر حالات بعلبک کے - تفصيل کے ليے بلا ذري ' ابن جرير ' يا قوت حموي وغيره مطولات قوم ديکهنا چاهئيں -

* * *

بعلبک کے کهنــڈر منجمله ان آثــار کے هيں جــو دنيــا کي عظيم الشان قوموں کے مٹنے کے بعد انکي گذشته عظمت و شوکت کي ياد گار ميں باقي رهگئے هيں اور خاموشي کي زبان ميں آنے والي نسلوں کو عبرت و بصيرت کا درس دير هے هيں ! !

اسميں کوئي شک نهيں که بعلبک ايــک عظيم الشان اور نه صرف عظيم الشان بلکه پر اسرار و طلسم زار شهر تها - اسکے کهنڈر گو

اسنو هیلتا دیبی کا تذکرہ اخبارات میں هوچکا هے - وہ جلگئي لیکن اُسنے اپنے ترصیهٔ سوزان سے ملک و قوم کو زندگي کي راہ بتلادي - یہ واقعہ اس بیداري اور وطن پرستي کے نفوذ و رسوخ کا ایک تازہ ترین ثبوت هے ' جو موجودہ هندوستان کے بهترین فرزند یعني بنگالیوں کي قوم کي کمسن اور کنواري لڑکیوں تک میں پیدا هوگئي هے - پس مبارک وہ قوم' جسکي عورتیں ایسي لڑکیوں کو اپني گود میں دیکهتي هیں' اور هزار حسرت اس قوم پر جسکے مرد بهي ابهي ملت پرستي اور قربانی کي لذت سے نا آشنا هیں ! !

* * *

وہ ایک غریب بنگالي خاندان کي لڑکي تهي - اسکے ماں باپ شادي کي فکر میں تهے ' لیکن رسم و رواج کی ملعون زنجیروں سے عاجز آگئے تهے - کیونکہ جہاں اُسکي نسبت لگي تهي وہ رسم کے مطابق تین هزار روپیہ طلب کرتے تهے -

بنگالیوں میں ( اور شاید اکثر هندو اقوام میں ) رسم هے کہ شادي کے موقعہ پر لڑکي والوں کو ایک بہت بڑي رقم لڑکے والوں کو دیني پڑتي هے - کیونکہ هندو قانون وراثت میں بد نصیب لڑکیوں کو بالکل محروم کردیا گیا هے - یہ رسم شاید اسی مصلحت سے تهي' لیکن اب اسکا تسلط اسقدر بڑهگیا هے کہ هر لڑکي کا باپ اُسکي شادي کے موقعہ پر لڑکے والوں کا بد ترین غلام بن جاتا هے ' اور اسکي زندگي کا فیصلہ انکے هاتهوں میں چلا جاتا هے - اچهے لڑکے کي جسقدر تلاش هوتي هے ' اُتني هي اسکي قیمت بهي بڑهتي جاتي هے - اکثر ایسا هوتا هے کہ لڑکے والے طرف ثاني کي احتیاج محسوس کر کے قیمت اور بڑها دیتے هیں -

اسکا نتیجہ یہ هے کہ لڑکي کا وجود ایک غریب بنگالي خاندان کیلیے بربادیوں اور هلاکتوں کا ذریعہ بن گیا هے - کتنے هي خاندان هیں جنهوں نے صرف ایک لڑکي کي شادي کرکے اپني تمام زمین اور جائداد ضائع کردي' اور مدۃ العمر کیلیے فقر و فاقے کي مصیبتوں میں ایڑیاں رگڑتے رهے !

سر زمین بنگال نے پچهلي ایک صدي میں بہت سے اولوالعزم مصلح پیدا کیے ' مگر کوئي بهي اس زنجیر سے اپني قوم کو نجات نہ دلاسکا - راجہ رام موهن راے نے بہت سي اصلاحي فتح یابیاں پائیں ' اور کیشب چندر سین نے صغرسني کي شادي کے خلاف تمام عمر وعظ کہا' پر اس دشمن حیات ملت کو کوئي بهي شکست نہ دے سکا -

جبکہ بڑے بڑے اولوالعزم مصلح اپنے علم و فضل' قوۃ و هیبت' اور جهد و مساعي کي فوجوں کے ساتهہ ناکام رهچکے تو ایک غریب خاندان کي یہ کمسن لڑکي جسپر رسم ابناء هند کي صنف ستوہ گرمیاں گذري تهیں ' تن تنہا اُٹهي - اُس کے پاس اس دشمن کے مقابلہ کیلیے کچهہ بهي نہ تها - تاهم جس کو بڑے بڑے مصلح تمام عمر زندہ رهکر نہ کر سکے ' اُسے اس هفدہ سالہ جمال آتشیں نے خود اپنے جسم نو شگفتہ کو جلاکر ایک لمحے کے اندر پورا کردیا ! !

آہ ! دنیا کي گمراهیوں اور بدیوں سے لڑنے والو ! اس میدان کا ایک هي اسلحہ قرباني هے' اور اسي سے تمهارا هاتهہ خالي هے - آؤ کہ اس درسگاہ تفاني و خون فروشي کا تمهیں ایک هفدہ سالہ حسن صداقت سبق دے !

* * *

اُسکو معلوم هوا کہ میرے ماں باپ کسي اونچي جگہ میري شادي کي فکر میں هیں مگر اسکے لیے ضرور هے کہ انکے پاس زندہ رهنے کیلیے جو کچهہ هے ' اُسے قربان کردیں - انکے پاس رهنے کا ایک مکان اور کچهہ زمین تهي - کوشش کي کہ اسکو گرو رکهکر روپیہ حاصل کریں ' مگر اسکي بهي اچهي قیمت کسي نے نہ لگائي - یہ حالت دیکهکر اُس نے اپني نسبت ایک مخفي فیصلہ کرلیا - اُسنے اپنے دل سے پوچها کہ اگر ماں باپ میري خاطر فقیر و محتاج هو جانے کیلیے طیار هیں' تو کیا میں اپني تمام قوم کو اس بدترین رسم سے بچانے کیلیے کچهہ نہیں کر سکتي ؟

اسکے سامنے زندگي کی دلفریبي تهي اور شباب و جواني کي قدرتي آرزؤں کا عزم شکن چهرہ ' مگر اسنے اِن دونوں کے خلاف فیصلہ کیا ' اور عورت ' نازک اور ضعیف عورت ' خاموش اور ایک پتے کے گرجانے سے ڈر جانے والي عورت' غرضکہ عورت کے دل کا فیصلہ ایک ایسي عظیم الشان طاقت هے' جسکو سمندروں کي قہار موجیں' پہاڑوں کي عریض و طویل چٹانیں' زمین کے خارا شگاف زلزلے' اور بادشاهتوں اور فوجوں کے حملے بهي نہیں توڑ سکتے - اُسکا دل دنیا کا ایک طلسم مخفي هے جسکے بهید آجتک نا معلوم هیں !

* * *

بالاخر ایک دن صبح کو اسکي خوابگاہ کا دروازہ کهلا تو اسنو هیلتا کي متفکر مسکراهت کي جگہ اسکے جسم نو شباب کے جلے هوے اعضا اور جسم سوختہ کا غبار خاکستر اپنے چهرۂ سکوت سے انسان کي خود پرستیوں پر هنس رها تها - اسکے بستر پر ایک تازہ لکها هوا خط نظر آیا جسکي سیاهي خشک هوچکي تهي تاکہ اپنے هر لفظ سے سیلاب هاے اشک جاري کراے :

" میرے پیارے باپ ! میں گوارا نہیں کرسکتي کہ آپ مجهے زندگي کا عیش دینے کیلیے خود فقیر اور بیکس هوجالیں - آپنے مجهے کس محبت سے پالا اور پرورش کیا ؟ اب میں کیونکر گوارا کروں کہ آپ مجهہ پر قربان هوجالیں ؟ بہتر هے کہ میں خود هي جلکر قربان هوجاؤں -

میں اس بدترین رسم پر اپنے تئیں قربان کررهي هوں جس نے هزاروں گهروں اور خاندانوں کو هلاک کردیا هے - یہ آگ کا شعلہ جو میرے جسم سے اُٹهیگا ' اگر خدانے چاها تو تمام هندوستان میں بهڑک اُٹهیگا ' اور اس رسم کو بالاخر جلاکر چهوڑیگا' جو غریب لڑکیوں کو اپنے شوهروں سے ملنے نہیں دیتي "

## اطلاع

علي گڈہ کالج میں جو افسوس ناک واقعہ بدقسمتي سے شیعہ سني طلبا کے اختلاف کا پیش آگیا تها اسکي بابت صدق دل سے کوشش کیگئي کہ معاملہ خوش اسلوبي سے طے هوجاے اور جو شکایت شیعہ طلبا کو پیدا هوگئي تهي اسکي تلافي خوبي سے کردیجاے - چنانچہ امید هے کہ اسي هفتہ میں جو مفصل کیفیت بغرض اطلاع پبلک کالج گزٹ میں شائع کیجائیگي اوس سے انشاءاللہ تعالی پورا اطمینان حاصل هوجائیگا - اور نیز آیندہ کي بابت اس قسم کے امور کے پیش آنیکا انسداد هوجائیگا -

( دستخط ) مذیجر سید حسن بلگرامي (دستخط) محمد اسحاق خان
چیر مین جلسہ ترسٹیان کالج آنریري سکریٹري ترسٹیان کالج

# شئون علمیہ

## راہ اکتشاف و علم پرستی میں ایک سر فروشانہ اقدام

### ( ۲ )

### ( ساز و سامان )

خوش قسمتی سے اس مہم کو علم سے بعض ایسی اعانتیں ملینگی جو اس سے پہلے کسی مہم کو نہیں ملی تھیں - فن پرواز میں زیادہ تر ترقی ۱۳-۱۲ سنہ میں ہوئی - اس ترقی کے بعد یہ سب سے پہلی مہم ہے جو روانہ ہو رہی ہے - اسلیے قدرتاً ان ترقیوں سے فائدہ اٹھانیکا موقع انکو حاصل ہے جن سے اسکی پیشرو مہمیں محروم تھیں -

برف پر چلنے والی گاڑیاں اسکاٹ کی مہم کے ساتھہ بھی تھیں مگر انکو ٹٹو کھینچتے تھے - صرف ان ٹٹوؤں کی وجہ سے اسکاٹ کی مہم کو جو دقتیں پیش آئی ہیں انکی تفصیل آپ الهلال کی جلد اول میں پڑھچکے ہونگے - اس مہم کے ہمراہ جو برفستانی گاڑیاں ہونگی انمیں ایروپلین ( طیارہ ) کا آگے بڑھانے والا آلہ' اسکے انجن' اور خود ایروپلین بھی ہوگا - اسطرح یہ گاڑیاں برف پر پھسل کر چلیں گی -

اس طرح کی گاڑیاں سر شیکلٹن کی ایجاد نہیں ہیں بلکہ ایک اور تجربہ کی ترقی یافتہ شکل ہیں - حال میں بارکش کشتیوں کے ایروپلین سے چلانے کا تجربہ کیا گیا تھا - سر شیکلٹن نے اسی تجربہ کو ترقی دیکے یہ گاڑیاں ایجاد کیں جنکا نام انہوں نے ایروپلین ٹیکسی (Aeroplane Taxi) رکھا ہے -

سر شیکلٹن کی " ایروپلین ٹیکسی " گاڑیاں معمولی ہونگی گو انکا قد معمولی برفستانی گاڑیوں سے کسیقدر بڑا ہوگا - ان گاڑیوں پر ایک ایروپلین انجن ہوگا اور ایک ایروپلین پروپیلر ( یعنی وہ آلہ جو آگے بڑھاتا ہے ) - انکا خیال ہے کہ یہ گاڑیاں فی گھنٹہ پانچ سے چھہ میل تک کے حساب سے ۲ ہزار پونڈ وزن لیجاسکتی ہیں -

یہ تجویز ہے کہ دو گاڑیاں بنائی جائیں اور نہایت سخت سردی کے ایام میں سائبیریا یا شمالی راطسی کینڈا میں انکا اچھی طرح تجربہ کیا جاے -

### ( تلغراف لاسلکی )

موجودہ علمی ایجادوں نے جو عظیم الشان فوائد ارباب جستجو کو پہنچاے ہیں انکی ایک اور مثال یہ تلغراف لاسلکی یعنی بے تار کی خبر رسانی ہے - اس لاسلکی کے استعمال میں سر شیکلٹن منفرد نہیں ہیں - ڈاکٹر ماوس ان سے پہلے اپنی مہم میں اسے استعمال کرچکے ہیں - جس لاسلکی کو سر شیکلٹن استعمال کرنا چاہتے ہیں اسکا نصف قطر تقریباً ۵ سو میل کا ہے - یہ جہاز پر استعمال نہیں کیا جائیگا بلکہ جب برفستانی گاڑیوں کی جماعت کو باہم یا اپنے مرکز سے گفتگو کرنے کی ضرورت ہوگی تو اسوقت استعمال کیا جائیگا -

جہاز میں قطب نما کی وہ ترقی یافتہ قسم ہوگی جسکو Gyroseope Campass کہتے ہیں - جرمنی میں اسکے رواج کی یہ حالت ہے کہ اسکے بیڑے کا کوئی جنگی جہاز اس سے خالی نہیں ہوتا - اس ترقی یافتہ قطب نما کی مدد سے تمام چیزوں کی بالکل صحیح قدر و قیمت معمولی مشاہدات سے بے نیاز حاصل ہو کے حاصل ہوسکتی ہے - اسکا اصلی جوہر و کمال اس واقعہ میں پوشیدہ ہے کہ یہ قطب نما مقناطیسی کشش سے متاثر نہیں ہوتا - حالانکہ یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ قطب مقناطیس کے جوار میں معمولی قطب نما بہت ہی سست کام دیتے ہیں -

### ( کتوں کا غول )

جن لوگوں نے امنڈسن کے لرزہ انداز حالات سفر پڑھے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس خطے میں کتے کسقدر کارآمد ثابت ہوتے ہیں - چنانچہ امنڈسن اور اسکے ہمراہی برفستانی کھڑاؤں پر کھڑے تھے اور یہ کتے انکو کھینچتے تھے - انکی شرح رفتار اسقدر زیادہ بیان کی گئی ہے کہ آپ بمشکل اسے باور کرینگے - بہرحال جسطرح امنڈسن کی مہم میں کتے کام کرتے تھے' اسیطرح سر شیکلٹن کی اس مہم میں بھی کتے پوری طرح کام کرینگے - یہ کتے تربیت یافتہ ہیں - انکی تعداد ۱۲۰ ہے - ان کتوں کی کارگزاری کا مفصل پروگرام بنا لیا گیا ہے -

### ( محکمہ رسد رسانی )

یوں تو بہت سے ابتدائی انتظامات ترتیب دیے جا رہے ہیں مگر ان میں سب سے زیادہ توجہ رسد کے انتظام کیلیے کی جارہی ہے' کیونکہ گذشتہ تجربوں نے بتا دیا ہے کہ بہت سے مہموں کی ہلاکت یا ناکامی کا اصلی سبب یہی تھا کہ انہوں نے رسد کا انتظام عمدہ اصول پر نہیں کیا تھا -

علم کیمیاء غذا کا باقاعدہ مطالعہ کیا جا رہا ہے - ڈاکٹر ڈیڈ پرچ دنیا کی ایک بہت بڑی تجربہ گاہ کیمیاوی کے ڈائرکٹر ہیں - غذا کے انتخاب وغیرہ کے کیمیاوی مسائل میں انکا مشورہ حاصل کرلیا گیا ہے - سر شیکلٹن کو اپنے سنہ ۹ و ۱۹۰۷ کے تجارب کی بناء پر یہ آمید تھی کہ اس باب میں بہت کچھہ ترقی ہوگی - وہ اس کا بھی انتظام کر رہے ہیں کہ مہم میں جتنے اشخاص ہوں سب پکانا جانتے ہوں -

سازوسامان کے انتخاب و انتظامات میں سر شیکلٹن کو لندن کے مسٹر ولیم ڈیڈ رچ سے بہت مدد ملی ہے - خود سر شیکلٹن کو انتظام میں بے مثل تجربہ ہے - کیونکہ انہوں نے سنہ ۱۹۰۱ کی قومی مہم انٹراٹک کے لیے دو جہازوں کو' سنہ ۱۹۰۴ ع کی مہم ارجنٹائن کو' اور خود اپنی کو سازوسامان سے آراستہ کیا - اسکے علاوہ انہوں نے میکملن اور اسٹیفن کی مہموں اور سنہ ۱۲ - ۱۹۱۰ کی آسٹریی مہم کی تیاری میں بھی ایک مددگار و معین کے اعتبار سے ممتاز شہرت حاصل کی ہے -

### ( سرمایہ )

ایسے عظیم الشان کاموں کے لیے سب سے بڑا سوال سرمایہ کا ہوتا ہے - پہلی مہم سر شیکلٹن اپنے صرف سے لیگئے تھے جسکی وجہ سے وہ بہت زیادہ قرض دار ہوگئے - کم سے کم تخمینہ ۵۰ ہزار پونڈ کیا گیا ہے' اور ایک شخص نے اسقدر رقم دینے کا وعدہ بھی کرلیا ہے - یعنی ساڑھے سات لاکھہ روپیہ کا انتظام کیا ہے - لیکن کافی طور پر ساز و سامان کے لیے ۴۰ بلکہ ۴۷ ہزار روپیہ کی اور بھی ضرورت ہوگی - چندہ کے لیے ابھی پبلک سے اپیل نہیں کی گئی ہے لیکن اگر کوئی شخص بھیجدیتا ہے تو شکریہ کے ساتھہ قبول کرلیا جاتا ہے -

اب عہد ماضي کے چند مٹے ہوے نشانوں سے زیادہ نہیں' مگر تاہم اُنسے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ بعلبک جب تھا تو کیا تھا اور کیسا تھا ؟

خصوصاً اس زمانے کا فن سنگ تراشي ایک عجیب صنعت ہے - آج اسکے جو نمونے دستیاب ہوے ہیں وہ اہل نظر میں مشہور ہیں' اور سچ یہ ہے کہ وہ اپني صفائي اور نزاکت کے لحاظ سے اس شہرت کے پورے مستحق ہیں -

بعلبک کے آثار کا کسیقدر تفصیلي ذکر بیجا نہ ہوگا - یہ محض افسانۂ کہن کا اعادہ نہیں ہے بلکہ ان حالات کا تذکرہ ہے جو ڈاکٹر شیبیم اور پروفیسر پشٹئین کي کوششوں سے روشني میں آئے ہیں اور جن سے عہد گذشتہ کے بہت سے اسرار و حوادث آشکارا ہوتے ہیں -

اگر کام کرنے والوں کی تعریف بیجا نہیں تو ہم کہسکتے ہیں کہ ان علماے آثار نے دنیا کے ایک عظیم الشان اور پر اسرار شہر کي وہ خدمت انجام دي ہے' جو میرڈ نے بابل اور نینوا کي اور تلیمین نے توري کیلیے کي تھي - مگر اسکے ساتھہ هي یہ بھي ظاہر کردینا چاہیے کہ یہ تمام خالص علمی کوششیں غیر علمي اغراض و مصالح کي آمیزش سے پاک نہیں ہیں' اور جہاں برلن کے عجائبخانہ کی گیلریاں قدیم سنگ تراشي کے بہترین نمونوں سے اراستہ ہو رہي ہیں' وہاں میسو پوٹیمیا میں جرمني کے نفوذ و اثر سیاسی کي بنیاد بھي تیار ہو رہي ہے !

* * *

ارض بابل کے یہ عجیب و غریب آثار جس جگہہ ملے ہیں وہ خود شہر بعلبک نہیں بلکہ ایک وادي ہے جو شہر سے جنوب کي طرف تھوڑے سے فاصلہ پر واقع ہے - یہ وادي سطح آب سے قریباً سو قدم بلند اور نہایت خوشنما مگر تنگ ہے - اسکا نام وادي لتیانا ہے - خود شہر بعلبک دمشق و بیروت لائن سے شمال کي طرف دس میل کے فاصلہ پر واقع ہے - جو لوگ ان آثار کو دیکھنا چاہتے ہیں انکو بیروت سے المقلہ تک ریل پر اور المقلہ سے آثار تک گاڑي پر جانا پڑتا ہے - گاڑي میں ایک اور کبھي دو گھنٹے صرف ہوتے ہیں -

یہاں کے قدیم بت پرست شوربي بال (Bal) ' ہیلیاس (Helios) اور جو پیٹر (Jupiter عطارد) کي عبادت کیا کرتے تھے - جب عیسائیوں نے یہ ملک زیرنگیں کیے تو انہوں نے اس سرزمین کے ایک مشہور مندر کو درگاہ بنا کے اسمیں خود بھي خداے جیہوواہ (Jehovah) کي پرستش شروع کردي ' مگر بالاخر یہ عیسائي مسلمانوں کے ہاتھہ سے نکالے گئے' اور یہ مندر جو درگاہ بنایا گیا تھا' مسلمانوں نے اسے درگاہ سے ایک قلعہ بنادیا -

یہاں کي غاروں سے جو کتبے نکلے ہیں ' گو ان سے بعلبک کي تاریخ پر روشني پڑتي ہے' مگر سچ یہ ہے کہ اس قدیم شہر کے متعلق ہماري معلومات نہایت محدود ہیں - اسکي وجہ یہ ہے کہ اولاً تو یہ شہر خود اسقدر قدیم ہے کہ قدرتاً اسکي تاریخ قدامت کي تاریکي میں گم ہے - ثانیاً وہ عرصہ تک غیر معلوم رہا' اسلیے با این ہمہ قدامت جسقدر حالات کا علم ممکن تھا وہ بھي معلوم نہ ہوسکے - چنانچہ یوناني اور رومي مصنف جنہوں نے قدیم دنیا کے اکثر حالات لکھے ہیں ' انکا بعلبک کے متعلق بالکل خاموش ہیں -

قدیم مصنفوں میں صرف جان آف اینٹیاچ (John of Antioch) ایک شخص ہے جس نے بعلبک کا ذکر کیا ہے - لیکن اس نے جو حالات لکھے ہیں بیشتر حصہ صحیح نہیں -

جان ان کھنڈروں کو الیارس انٹونیناس پیاس (Antonius Pius) کي طرف منسوب کرتا ہے' اور کہتا ہے کہ اس نے فینیقیا (Phœnicia) میں لبینس (Libanus) کے قریب ' ہیلیا پولس (Helipolis) میں یہ عظیم الشان مندر بنایا تھا اور دوسري صدي عیسوي کے آغاز تک دنیا کے عجائب و غرائب میں شمار کیا جاتا تھا - لیکن بعلبک کے متعلق جو دوسرے ذرائع معلومات ہیں ان سے اسکي تکذیب ہوتي ہے -

کتبوں سے معلوم ہوتا ہے کہ رومیوں نے مسیح کے بعد پہلي صدي میں یہ مندر بنانا شروع کیا تھا - اسکي تائید میچ الوف (Miche Alouf) کي تحریر سے بھي ہوتي ہے جو خود بعلبک کا رہنے والا تھا' اور جس نے اُن تمام تحریروں کے مطالعہ میں بڑا وقت صرف کیا ہے جنکا تعلق اسکے وطن کي تاریخ سے تھا -

بیشک مشرقي مصنفوں نے بعلبک کا ذکر کیا ہے مگر انکی تمامتر تحریروں کا آغاز اسوقت سے ہوتا ہے جب کہ عربوں نے اسپر فوج کشي کي تھي - اسلیے ان تحریروں سے بھي بعلبک کي قدیم تاریخ پر روشني نہیں پڑتي -

علامۂ بلاذري ' طبري ' ابو حنیفہ دینوري ' یعقوبي ' یہ تمام مشہور مورخین عرب بعلبک کا ذکر کرتے ہیں مگر اسکے تفصیلي حالات سے خاموش ہیں - معجم البلدان حموي ایک بہترین اور جامع و مفصل کتاب ہے مگر قدیمي حالات اُس نے بھي نہیں لکھے - متاخرین میں قزویني نے کسي قدر اشارے کیے ہیں مگر وہ نا تمام ہیں - ہم نے اسي غرض سے ان تمام کتابوں پر نظر ڈال لي ہے -

* * *

بعلبک ایک بہت بڑا تجارتي شہر تھا - اسکي تجارتي اہمیت کا اندازہ اس واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ سقوط دمشق کے بعد جب مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کیا' تو انہوں نے ایک قافلے کو گرفتار کیا جسکے پاس ریشم ' شکر ' اور دیگر سامانوں کي دو سو گٹھڑیاں تھیں -

شہر کے فدیہ میں دو ہزار اونس سونا ' چار ہزار اونس چاندي ' دو ہزار حلہ ہاے حریر ' اور مدافعین کے پاس جس قدر اسلحہ تھے' انکے علاوہ دو ہزار تلواریں بھي دي گئي تھیں !

اس سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ یہ شہر کسقدر دولتمند تھا ؟ بہت سے سیاحوں کو شکایت ہے کہ بعلبک کے آثار انہیں کچھہ عجب پریشان کن اور مغالطہ انگیز معلوم ہوے' مگر اسکي وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ان کھنڈروں کو صرف دور سے دیکھا - اگر وہ خود ان میں آکے کھڑے ہوتے' اور ضخیم ستونوں' حاشیہ پر عدیم المثل پچکاري والے سنگ مرمر کے دروازوں ' کھڑکیوں اور کانس وغیرہ کو دیکھتے تو پریشان کن اور مغالطہ انگیز کے بدلے انکي زبان پر حیرت انگیز و انہماک طلب الفاظ ہوتے ! ( البقیۃ تتلی )

هند سے لیکر تمام دنیاے متمدن میں پھیلا دیا - اسي لیے عرب ان عــلامات اعداد کو " ارقام هندیه " اور اهــل یورپ " ارقام عــربیه " کہتے هیں -

ان ارقام عددي اهــل هند کا کوئي خــاص شخص موجد نہیں ہے بلـکه صدیوں کي تدریجي ترقي اور سیکڑوں اشخاص کے طویل غور و فکر کے بعد کامیابي هوئي هے - اهل هند دسویں صدي کے قریب ایسے ارقام عددي لکھتے تھے جنـکا حال همیں کچھہ معلوم نہیں لیکن بعد کے ارقام عددي سے وہ مختلف ضرور تھے - علماے آثار کو هندوستان میں ایک قدیم کتابه ملا هے جو تیسري صــدي قبل مسیح کا لکھا هوا هے - اسمیں جو ارقام عددي منقوش هیں' وہ بھي هندوستان کے مشہور ارقام عددي سے بالکل مختلف هیں - پونا کے قریب نانا گھات کے غار میں ایک دوسرا کتابه پایا گیا هے جو دوسري صدي قبل مسیح کا هے - اسمیں جو ارقام منقوش هیں ' وہ بھي مشہور ارقام کے مطابق نہیں هیں -

* * *

اب تک جو مختلف ارقام وضع کیے گئے تھے ' اون سب میں سب سے بڑي دقت اور کمي یه تھي که انمیں اعداد کي زیادت و نقص قیمت ' مراتب کتابت پر مبني نه تھي' بلکه هر ایک کے لیے ایک خاص علامت وضع کرني پڑتي تھي ' اسلیے نہایت کثیر علامات کي ضرورت هوتي تھي - آج همارے پاس صرف نو ارقام عددي هیں جن سے بتقدیم و تاخیر مراتب هم هر عدد کو لکھه سکتے هیں - اگر انکــو مرتبۂ اول ( ایکائي ) میں لکھیں تو ۲ - اگر اسیکو مرتبه ثانیه ( دھائي ) میں لکھیں تو ۲۰ ' اور اگر مرتبۂ ثالثه ( سیکڑا ) میں لکھیں تو ۳۰۰ ' اور اگر مرتبه رابعه ( هزار ) میں لکھیں تو ۳۰۰۰ پڑھا جائیگا -

دیکھــو ایک هي رقم بتقــدیم و تاخیر مراتب کسطرح قیمت بــدل دیتي هے ؟ لیکن ایام قــدیم میں یہه ممکن نه تھا ' اسلیے هر عدد کیلیے نئي علامت کی حاجت تھي - اس منزل کا سب سے پہلا قدم یہه تھا که عہد قدیم میں بابل ' چین' اور هندوستان میں جدول عددي کا استعمال شروع هوا ' اور یہاں سے یونانیوں اور رومانیوں میں اسکي اشاعت هوئي ' پھر انکے ذریعه تمام یورپ میں پھیلا اور اواخر قرون وسطي تــک باقي رها - چنانچه بیان کیا جاتا هے که انگلینڈ کے خزانۂ شاهي کا خزینه دار بارھویں صدي عیسوي میں اسي طریق حساب سے مدد لیتا تھا ' اور اب تــک اسکا استعمال روس میں باقي هے -

* * *

جدول عددي کا قاعده یه هے که دهائي' سیکڑا ' هزار' جس قیمت کے اعداد لکھنے هوں ' اونهي تعداد کے مطابق ایک جدول بنا لي جاے اور اوسمیں اعداد حسب مرتبه لکھدیے جائیں - مثلاً هماري جدول میں چار خانے هیں - اگر خانۂ اول میں هم نے ۲ لکھے تو وہ ۲ هوگا - اوسکو اگر هم دوسرے خانه میں لکھدیں تو ۲۰ هوجائیگا ' تیسرے خانه میں اگر اوسکو جگه دیجاے تو ۲۰۰ هوگا ' اور اگر آخري خانه میں لکھا گیا تو ۲۰۰۰ سمجھا جائیگا - اس طریق کتابت سے یه مسئله پیدا هوگیا که کیونکر چند اعداد کے ذریعه اختلاف مراتب سے اختلاف قیمت پیدا کیا جاے ؟

هم نے اس تمثیل میں دس کو معیار ترقي عدد قرار دیا هے حالانکه هر زمانه میں اور هر قوم میں موجوده متفقه طریق حساب کیطرح دس معیار عدد نه تھا ' اسلیے اس جدول میں مرتبه کي تبدیلي سے قیمت میں اوسیقدر اضافه هوگا ' جسقدر معیار عدد هوگا - مثــلاً اگر پانچ کو هم معیار قرار دیں تو دوسرے خانه میں جب هم کوئي عدد لکھینگے تو پہلے خانه سے صرف پنج گونه قیمت بڑھیگي -

تعین معیار عدد کي نسبت اقوام میں مختلف عادتیں جاري رهي هیں - اهل بابل کے هاں (۶۰) معیار عدد تھا - بعض افریقي قبائل کے نزدیک (۶) معیار عدد هے - شاید بعض اهالي جزیرۂ نیوز یلینڈ میں اس غرض کیلیے ( ۱۱ ) کا عدد هے - یورپ میں درجن ( Dozen ) کا استعمــال عجب نہیں جــو اسي بات کیطــرف اشاره هو که وهاں پہلے ( ۱۲ ) معیار عدد تھا - اس عقیده کي تعلیل که انسان نے زیاده تر (۱۰) هي کو کیوں معیار عدد قرار دیا ؟ اس سے بہتر نہیں هو سکتي که پہلے انگلیوں کے اشاره سے اعداد کا کام لیا جاتا تھا جسطرح ابتک لیا جاتا هے' اس بنا پر ۱۰ کا عدد جو دونوں هاتھوں کي انگلیوں کي مجموعي تعداد هے طبیعي طور پر معیار عدد قرار پایا - ۵ جو اوسکا نصف هے وہ صرف ایک هاتھه کي انگلیوں کي تعداد هے' اور ۲۰ جو ۱۰ کا دونا هے وہ دونوں هاتھه اور دونوں پاؤں کي انگلیوں کا مجموعه هے ' اور اسکے شواهد گذشته اقوام کي تاریخ میں مذکور هیں -

عرب کے ملک تدمر میں بیس بیس کر کے گنا جاتا تھا - سریاني قوم بھي قبل اسلام اسیطرح گنتي تھي' امریکا وسطي کے بعض قبائل اب تک ۲۰ کو عدد انتہائي قرار دیتے هیں - فرنچ زبان میں اب تک اس عہد کا بقیه اثر موجود هے - ۸ کیلیے اس زبان میں جو لفظ هے' وہ اون الفاظ سے مرکب هے جنکا مفہوم (چار بیس ) هے -

یونانیوں نے ایک سے دس تــک کیلیے اور اسکے بعد ۲۰ - ۳۰ وغیره مرکب دهائیوں کیلیے خاص الفاظ وضع کیے تھے - انــکے علاوہ اور اعداد ترکیبي مثــلا ۳۲' ۳۳ ' کو دهائیوں پر اعداد مفرده کے اضافه سے بذریعه عطف بناتے تھے' مثــلا دو اور تیس ' تین اور تیس - رومانیوں کا بھي یہي طریقه هے - لیکن اهل هند نے اسپر قناعت نکي' اور سلسلۂ اعداد کو اسقدر ترقي دي که هزار' لاکھه ' کرور' اور ارب تک پھونچ گیا -

* * *

گو اب تــک " اعداد عشري " یعني اوس طریق عدد کو جسمیں دس معیار عدد هو' اس حد تــک ترقي هو چکي تھي ' لیکن طریق کتابت میں رموز و علامات عدد حد کمال تــک نہیں پھونچے تھے - " جدول عددي " کا جو طریقه رائج تھا' وہ گو اور طرق قدیمه سے سہل و آسان تھا ' تاهم انسان کي راحت پسندي اس سے سہل تر طریقه کي طالب تھي - جدول عددي کے ذریعه یه مشکل تو حل هو چکي تھي که صرف چند ارقام اعداد کے ذریعه بتقدیم و تاخیر مراتب' قیمت اعداد میں کیونــکر کمي و بیشي ممکن هے ' لیکن بڑي مشکل یه تھي که خالی مرتبه کیلیے ساده خانه چھوڑ دینا پڑتا تھا ' مثلا اگر هم ۵۰۲ لکھنا چاهتے' تو خانۂ اول میں ۲ ' خانۂ دوم ساده ' اور خانۂ سوم میں ۵ لکھنا پڑتا ' لیکن بغرض تسهیل و آساني اگر هم جدول سے سبکدوشي حاصل کرنا چاهیں تو یہي عدد یعنی (۵۰۲) بالکل ۵۲ کے ساتھه ملتبس هو جاتا تھا - علماے هند قدیم نے اس دقت کو صرف ایک جنبش قلم سے رفع کردیا ' یعني صفر کا طریقه وضع کیا جو نہایت آساني سے خالي مرتبۂ ساده کي جگه بنا دیا جاتا هے - اس سے پہلا التباس و اشتباہ بالکل مرتفع هو گیا -

اصل سنسکرت زبان میں صفر کیلیے ' لفظ " سُنّا " هے جسکے معني " خالي " کے هیں - عربوں نے جب اس طریق کتابت عدد کو اهل هند سے لیا تو " سنا " کي جگہه اوسکے هم معني لفظ " صفر " کا استعمال کیا - عربوں کے ذریعه جب یہه طریقه

# تاریــخ تکـمیــل علــم الارقــام

خلاصۂ مضمون پروفیسر اتق عدق تزلر شدگان یونیورسٹي امریکا

انسان پر علم کے جو بے انتہا احسانات هیں اونمیں ایک عظیم الشان احسان یه بهی هے که موهبت و توفیق الہي نے اوسکو علم الارقام یا علم الاعداد و شمار کا فہم عنایت کیا - دنیا کی کوئی چیز ایسي نہیں جو عدد و شمار سے خالي هو - کیا دنیا کي آبادیاں' دنیا کي اقلیمیں' دنیا کی دولت' ان میں کوئی چیز بهي ایسی هے جسکا اظہار بغیر عدد و شمار کیا جاسکے ؟ اس عظیم الشان تجربۂ انسانی کی اگر حقیقي عظمت و منزلت کا تصور کرنا چاهتے هو تو ایک لحظه کے لیے فرض کرلو که یه علم اوراق عالم سے محو هوگیا -

اگر ایسا هوا تو پهر کیا هوگا ؟ غریب اپنے مزدوري کے پیسوں کا' امرا اپنے روپیوں کا' کمپنیاں اپنے سامان کا' بنکر اپنے لین دین کا' جنرل اپنے سپاهیوں کا' اور حکومتیں اپني مالیات کا حساب بهول جائینگي - دنیا میں کوئی هستي ایسي نهوگي جو اشیاے مملوکه کا صحیح علم محفوظ رکهه سکیگی !!

اگر دنیا کی تاریخ کا وه دن عجیب هوگا جسمیں اظہار ما فی الضمیر کیلیے پہلا موضوع لفظ اوسکی زبان سے نکلا هوگا' تو اوسکا دوسرا عجیب دن وه هوگا جب اشیاے عالم کی تعداد و مقدار کیلیے وه کوئی اصطلاح وضع کرسکا -

یه اصطلاحات و علامات جن سے موجودات عالم کي تعداد و مقدار ظاهر هو سکتي هے' کیونکر پیدا هوے ؟ بتدریج انمیں کیونکر ترقی هوئي ؟ یه موجوده سہل طریقه اعداد و ارقام کیونکر مدون هوا ؟ اس مضمون میں انهي سوالات کو حل کیا گیا هے -

* * *

بچه جب آنکهه کهولکر ایک شے سے دوسري شے کا امتیاز شروع کرتا هے' اوسیوقت سے وه در حقیقت اعداد کا بهی استعمال شروع کردیتا هے' اور سمجهتا هے که ایک شے یه هے' ایک یه هے' اور ایک یه هے - اس بنا پر سب سے پہلي چیز جو سلسلۂ اعداد میں انسان کو ملي' وه " ایک" هے - آگے بڑهکر جب اوسنے ایک سے زائد اعداد کي ضرورت محسوس کي تو بجز اسکے اور کچهه نه کرسکا که ایک کو چند ایکائیوں کا مجموعه سمجهے - مثلاً ۱ - ۱۱ ۱۱۱' اسي بنا پر آج تک وحشي اور غیر متمدن اقوام عدد کثیر کو همیشه اعداد صغار میں تحلیل و تقسیم کرکے سمجهتي هیں - مثلاً وه پانچ نہیں جانتي هیں لیکن تین اور دو کا مجموعه سمجهه جاتي هیں -

اس زمانه میں بهي وحشت کا بقیه اثر یه موجود هے که جاهل اشخاص سو کو پانچ بیس یا چار پچیس سے تعبیر کرتے هیں -

لیکن حاجات انساني نے جب اس سے بهي زیاده ترقي کي تو ضرورت محسوس هوئي که اظہار اعداد و شمار کیلیے انهي اصول ابتدائیه پر اصطلاحات و اشارات وضع کرے' لیکن اسکے لیے سب سے بڑي مشکل یه تهي که " اعداد و شمار" کسي خاص انسان' حیوان' یا اور اشیاء کیلیے مخصوص نہیں تهے بلکه اونکا تعلق دنیا کي ایک ایک شے اور ایک ایک ذره سے تها' اسلیے وضع حروف و خطوط کا وه اولین قاعده که هر شے کے اظہار کے لیے اوسکي صورت و شکل کي رسم و تصویر بنا دیجاے' کافي نه تها' اسلیے جسطرح اعداد کا تصور ایکائیوں کے مجموعه سے ذهن نشین هوا تها' اسیطرح اونکے لیے وضع علامات و اشارات میں بهي انهي رموز و کنایات کي مطابقت اختیار کي گئي - ایک کے لیے ایک لکیر' دو کے لیے دو لکیریں' تین کیلیے تین لکیریں' و قس علی ذلک -

لیکن چین اور هندوستان نے که علم الاعداد کا گهوارۂ اولین هیں' اسکے لیے مختلف طرق اختیار کیے - چین نے خطوط اعداد عرضي اختیار کیے - مثلاً ـــ' =' ☰' وغیره اور هندوستان نے اور اسکے بعد رومان نے طولي خطوط' جو اب تک یورپ میں مستعمل هیں' مثلاً I' II' III' وغیره - لیکن ظاهر هے که اعداد کبیره کے اظہار کے لیے یه طریقه کسقدر مشکل اور صعب تها' مثلاً اگر هم دس کا اظہار کرنا چاهتے تو دس خطوط اور پچاس کیلیے پچاس خطوط یکے بعد دیگرے لکهنے پڑتے' اسیطرح هم جسقدر عدد میں اضافه کرتے اوسیقدر همکو خطوط میں بهي اضافه کرنا پڑتا' اسلیے اعداد کبیره کیلیے بعد کو خاص علامات کے وضع کرنے کي ضرورت هوئي - چنانچه اهل هند نے چار کیلیے دو متقاطع خطوط کي علامت وضع کي' جسمیں اسکے چار گوشے چار عددوں کیطرف اشاره کر رهے هیں اور جو رومن رسم الخط کے حرف اِکس (X) سے مشابه هے -

عبراني اور یوناني قوموں نے اعداد کیلیے بجاے مستقل علامات کے وضع کرنے کے حروف مفرده سے جو پہلے وضع هوچکے تهے' کام لیا - حرف اول سے ۱- حرف دوم سے ۲- حرف سوم سے ۳- کي طرف اشاره کرتے تهے' تا حرف دهم جو ۱۰ پر دلالت کرتا تها - اسکے بعد یه ترتیب حرف یازدهم ۲۰' حرف دوازدهم ۳۰ - و علي هذ القیاس هوجاتي' تا آنکه انیسواں حرف ۱۰۰ پر ختم هوجاتا تها' اور بعد کا حرف سو سو عدد کا اضافه کرکے اٹهائیسواں حرف هزار پر ختم کردیتے تهے - حرف کي دهني طرف ایک چهوٹا سا ضمه ( ۥ ) بنا دیتے تهے جو یه ظاهر کرتا تها که یه حروف تهجي نہیں هیں -

رومانیوں نے عبرانیوں اور یونانیوں کے بعد اعداد نویسي کا ایک اور طریقه وضع کیا جو بعض حیثیتوں سے عبرانیوں اور یونانیوں کے طریق اعداد نویسي سے سہل تها' یعني خطوط طولي موافق قیمت اعداد قائم رکهتے I, II, III, IIII' اور پهر اسي طرح نو تک ایک ایک خط کے اضافه کے ساتهه اعداد بڑهتے جاتے تهے - نو میں نو خطوط اسی طرح متصل هوتے - دس میں نو خطوط طولي کهینچکر ایک عرضي خط سے اوسکو کاٹدیتے تهے -

اسکے بعد اونهوں نے ترقي کي - یه خطوط صرف چار تک باقي رکهے اور پانچ اور دس کیلیے دو جدید علامتیں وضع کیں - پانچ کیلیے جو علامت بنائي وه عربي کے سات ( ۷ ) کے مشابه هے' اور جسکي صورت یه هے ( V ) دس کي علامت دو متقاطع خط ( X ) قرار دیے اور اس طریقه سے دس تک کے اعداد کامل هوگئے - بیس کیلیے دس کي دو علامتیں' تیس کیلیے تین' چالیس کیلیے چار بنائیں' اسکے بعد پچاس کی علامت حرف ( L )' سو کي حرف (C)' پانچ سو کي حرف (D)' اور هزار کي حرف (M) وضع کي - درمیاني اعداد کا انهیں علامات کے اضافه و حذف سے کام لیا -

* * *

اس عقدۂ علمي کے حل و کشایش کیلیے یه مغرب کي کوششیں تهیں' لیکن قدرت نے اسکے حل و کشایش کا حقیقي مجد و شرف مشرق کیلیے مقدر کردیا تها - اهل بابل اس فن میں مہارت رکهتے تهے' چینیوں نے ایک خاص طریق کتابت عدد وضع کیا جو اونهیں تک محدود رها اور اب تک اوسکا استعمال اونمیں شائع هے - اسکے بعد اهل هند نے اعداد و ارقام کي علامتیں مقرر کیں اور بتدریج اونکو ترقي دیتے رهے - یہاں تک که عربوں نے اس فن کو اهل

# ایـام هفتہ کی حقیقت

اوقـات کي سب سے بڑي مـدت سـال هے ' پهر سال کو هـم مهینوں پر ' مهینوں کو دنوں پر ' اور دنوں کو گهنتوں ' منتوں ' اور سکنڈوں پر تقسیم کرتےهیں - دن کي تمام اقسام کي حقیقت ' آفتاب و ماهتاب کي حرکت سے اونکا تعلق ' اور حرکت کي مختلف مقداروں کي حیثیت سے اونکي مختلف تقسیمات ' یه تمام باتیں واضح اور ظاهر هیں -

لیکن هم مهینه میں چند غیر مساوي تقسیم هفتوں کی کیوں کردیتے هیں جو هر مهینه میں چند سال اور چند ایـام کي کسر کے ساتهه واقع هوتے هیں ؟

حقیقت یه هے که جس طرح سال بارہ حصوں پر منقسم هے جن میں سے هر حصے کا نام مهینه هے ' اسي طرح مهینه بهي متعدد حصص متساوي پر منقسم تها -

افریقه کے مختلف قبائل کے نزدیک ایام هفته کي تعداد مختلف هے - بعض قبائل میں تین تین دن کا هفته هوتا هے ' بعضوں کے یہاں چار چار دن کا اور بعضوں کے نزدیک پانچ دن کا - اس اختلاف کا اصلی سبب یه هے که اونکے هاں دیهاتوں میں اور خیموں کي آبادیوں میں مختلف عادات و رسوم قدیمه کي حیثیت سے هر تیسرے یا چوتھے یا پانچویں دن بازار لگتا هے ' اس بنا پر اونکے نزدیک هفته کا پہلا دن وهي هوتا هے جو بازار کا دن هوتا هے - کانگو میں مهینه همیشه ۲۸ دن کا هوتا هے ' اور ان ۲۸ ایام کو برابر حصوں پر تقسیم کرکے چار چار دن کا ایک هفته فرض کرتے هیں - باشندگان ایبو کا بهي اسی پر عمل هے -

شرقي افریقه کے بعض مقامات میں ایک مهینه کو دس دس دن کے تین هفتوں پر تقسیم کرتے هیں - اهل یونان بهي تیس دن کا ایک مهینه فرض کرکے دس دس دن کے تین هفتے کردیتے تهے - اهل جارہ عربوں کے اختلاط سے پہلے مهینه کو ۶ هفتوں پر تقسیم کرتے تهے ' اور هر هفته کو پانچ پانچ دن پر -

لیکن ایک زمانۂ بعید سے اکثر دنیاے معلوم و متمدن میں هفته سات روز کا قـرار دیا گیا هے اور دوامـاً اسي پر عمل هے ' لیکن غور کرنا چاهیے که هفته کے سات دن کیوں مقرر کیے گئے ؟

توارت کے سفر تکوین سے ظاهر هوتا هے که حضرت موسی کے عهد میں هفته سات هي دن کا هوتا تها - یهود نے کہاں سے یه سیکها ؟ کلدانیوں سے جو قدیم اقوام میں سب سے پہلے ستارہ بین تهے -

انسان نے سب سے پہلے جب آسمان کي طرف نظر اٹهائي تو اوسنے دیکها که ایک ستارہ جسکو هم چاند کہتے هیں ' ایک وقت معین پر طلوع هوتا هے - رفته رفته ۱۴ روز میں وہ بڑهکر کامـل هوجاتا هے - اسکے بعد گهتنا شروع هوتا هے اور ۲۸ دن کے بعد عموماً بالکل غروب جاتا هے - اس بنا پر اسنے مهینه کے چودہ چودہ دن کے دو ٹـکڑے کیے ' اور پهر ان دونوں کے بهي دو برابر ٹـکڑے کرڈالے اسطرح مهینه کے چار ٹـکڑے کرکے سـات سـات دن کے ایک ایک ٹـکڑے کا نام " هفته " رکها -

کلدانیوں میں ان ایام هفته کے جو نام تهے ' وہ وهي نام هیں جو سیارات سبعه کے هیں - اس سے ظاهر هوتا هے که اونهوں نے هفتوں کے سات دنوں کا تعین سیارات سبعه کي مناسبت سے کیا تها -

لیکن اس نظریه کے تسلیم کرنے سے ایک دوسري مشکل پیدا هوتي هے - اس سے لازم آتا هے که ایام هفـته کے ناموں کي ترتیب سات ستاروں کي ترتیب پر هوني چاهیے - حالانکه ان دونوں کي ترتیب میں بہت فرق هے :

( ۱ ) ترتیب سیارات سبعه : یعنی زحل ' مشتري ' مریخ ' شمس ' زهرہ ' عطارد ' قمر -

( ۲ ) ترتیب ایام سبعه : زحل ' شمس ' قمر ' مریخ ' عطارد ' مشتري ' زهرہ -

ایک مـدت تـک یـه اعـتراض نا قابل جواب تها ' لیکن اب اکتشاف آثار نے ایک کلداني کتابه کے ذریعه واضح کیا هے که کلداني دن کے هر گهنته کو ایک ایک سیارہ کي طرف منسوب کرتے تهے اور هر دن کا وهي نام رکهتے تهے ' جو اوس دن کے پہلے گهنته کے سیارہ کا هوتا تها - اس نظام کو لیبي کي بنا پر دن کے ۱ - ۸ - ۱۵ - ۲۲ - زحـل کے گهنتے هونگے ' ۲ - ۹ - ۱۶ - مشتري کے ' ۳ - ۱۰ - ۱۷ ۲۴ - مریخ کے ' اور ۴ - ۱۱ - ۱۸ اور دوسرے کا دن کا پہلا گهنته شمس کا - اسي طرح علی ترتیب الایام تیسرے دن کا پہلا گهنـته عطارد ' چهٹے دن کا پہلا گهنته مشتري ' اور ساتویں دن کا پہلا گهنته زهرہ هوگا -

اهل هند جو قدیم ستارہ بیں اقوام میں داخل هیں ' اونکے هاں بهي ایام هفته کي تقسیم اسي اصول پر هے -

جن اشخاص کو قـدیم فن جوتش اور نجوم سے واقفیت هے وہ اُن نقشوں اور جدولوں پر نظر ڈالیں جو اب تک احکام سعد و نحس نجومي کے استخراج کیلیے لوگ استعمال کرتے هیں - ان میں هر دن کے چوبیس گهنتوں کو مختلف تقسیموں سے مختلف ستاروں میں منقسم کردیا هے - یه تمام چیزیں اسي کلداني علم کواکب سے ماخوذ هیں جو مسیحي اقـوام شام کے ذریعه اسلام میں ترجمه هوکر شائع هوي تهیں -

## ممالک عثمـــانیــه اور نصرانیت

یوناني اخبار نیولوگوس کے اڈیٹر نے اس موضوع پر ایک رساله لکها هے که سلطنت عثمانیه میں نصراني جماعتوں کو حقوق حاصل هیں - تمهیداً دیگر خلفاے اسلام کے عهود و حقوق کو بیان کیا هے ' جسمیں حضرت عمر کے اوس عهد کا بهي ذکر هے جو انهوں نے فتح بیت المقدس کے وقت نصراني بطریق صفرونیوس سے کیا تها -

رساله میں تاریخي طور سے دکهایا گیا هے که ترکوں کا طرز عمل نصاری کے ساتهه همیشه کسقدر منصفانه رها هے ؟ منجمله ان واقعات متعددہ کے جنکا صاحب رساله نے تذکرہ کیا هے ' عالي پاشا کي اوس رپورٹ کا بهي ایک فقرہ هے جو اوسنے سنه ۱۸۵۵ میں دول عظمی کے سامنے پیش کي تهي -

پٹریارک ( بطریق ) کا عهدہ اون متعدد حقوق تمدني و دیني پر اسدرجه مشتمل هے که یه کہنا ممکن هے که تمدني قوت کے علاوہ جسکي حکومت اسلامیه مالک هے ' نصاری کے تمام امور ' اونکے فیصلۂ مقدمات ' اونکے حالات کي نگراني وغیرہ اور انکے هر طرح کے معاملات خود نصاری هي کے هاتهه میں هیں - حکومت اسلامیه کو اون سے کوئي تعرض نهیں -

کاش مسلمانوں کو بهي حکومت نصرانیه کي تاریخ میں اس قسم کے فقروں کے لکهنے کا موقع ملتا !

## مادی اور لا ادری

موجودہ متعدد فلسفي فرقوں میں مادي اور لا ادري یه دو فرقے بهي هیں جنکا نام اکثر همارے مذهبي لٹریچر میں لیا گیا هے لیکن ان کي حقیقت سے عام طور پر ناظرین کو واقفیت نهیں هے -

يورپ ميں رائج هوا تو " صفر " كو اپني زبان ميں بعينـه سائيفـر Cipher بنا ديا جو اب تـک مختلف صورتوں ميں يورپ كي زبانوں ميں مستعمل هے ' ليكن عرب صفركو بصورت نقطه ( ٠ ) لكهتے هيں اور اهل هند و يورپ بصورت دائره ( 0 ) لكهتے هيں - قديم سے قديم عهد جسميں صفر بصورت دائره لكها هوا ملا هے ' سنه ٧٦ - ٨ ع هے '

* * *

يهه ارقام عددي يورپ ميں كيونكر اور كب پهونچے ؟ يهه مسلم هے كه عربوں نے اهل هند سے يه ارقام اخذ كيے كيونكه اونكے هاں ان ارقام كا نام " ارقام هنديه " هے - نويں صدي مسيحي ميں بغداد ميں علماے رياضي انهيں ارقام كا استعمال كرتے تهے - اندلس كے عربوں ميں ارقام هنديه كے جو اشكال رائج تهے ' وه اشكال بغدادي سے كسيقدر مختلف تهے - انكا نام اندلس ميں " ارقام الغبار " تها - مسلمانوں نے ان ارقام كو اپنے تمام حدود اثر ميں پهيلايا ' اور جهاں جهاں اونكي حكومت يا تجارت پهونچي يه ارقام اونكے ساتهه ساتهه تهے -

* * *

بعض علماے يورپ كا دعوى هے كه عربوں سے پہلے جنوبي يورپ ميں ارقام رائج تهے اور اسكي دليل علم هندسه كي ايک كتاب كا ايک قلمي نسخه هے جو چهٹي صدي عيسوي ميں تصنيف هوئي تهی - اس كتاب ميں انهيں ارقام كا استعمال هے - اگرچه وه تصنيف چهٹي صدي كي هے ليكن چونكه يهه نسخـه گيارهويں صدي كا لكها هوا هے اسليے تحقيق يهه هے كه ناقل نے قديم ارقام كي جگـه ان ارقام كو جو اوسكے زمانه ميں شائع هو چكے تهے ' لكهديا ' تاهم اس نسخه سے يهه ثابت هوتا هے كه عربوں سے اهل يورپ ميں گيارهويں صدي سے پہلے ان ارقام كا رواج هو چكا تها -

پوپ سلوسٹر ثاني جب اندلس كے عربوں سے تحصيل علوم و فنون كے بعد يورپ واپس آيا تو اُسنے اندلس كے ارقام غبار پر ايک مختصر رساله لكها ' مگر اُسميں صفر كا ذكر نهيں هے - بارهويں صدي ميں يه ارقام باختلاط ارقام يوناني و روماني ' مختلف ممالک و طبقات يورپ ميں بے قاعده طور پر پهيل رهے تهے كه تيرهويں صدي كے اوائل ميں اٹلي كے مشهور رياضي داں ليونارڈو فيوناتشي نے سنه ١٢٠٢ ميں علم حساب ميں ايک كتاب لكهي جسميں ارقام هنديه كي تشريح كي - ليونارڈو كے بعد جان سا كرو بوسكرو پيدا هوا ' جسنے ارقام هنديه كے طريق استعمال كي ليورناڈو سے زياده تشريح و توضيح كي -

يوحنا پہلا شخص هے جسنے ان ارقام كا نام " ارقام عربيه " ركها -

اوجر شاه سسلي جسكے مسلمانوں سے بهت تعلقات تهے ' اسكے عهد كے چند سكے برآمد هوئے هيں جن پر انهيں ارقام ميں سنه ١١٣٨ كي تاريخ ثبت هے - بعض اور مقامات ميں بهي چند اور سكے ملے هيں جنميں ايک اٹالين هے اور اُس پر سنه ١٣٩٠ منقوش هے - ايک دوسرا فرنچ سكه هے جسپر ١۴٨٥ كي تاريخ لكهي هوئي هے - جزيرۂ برطانيه ميں بهي دو سكے پائے گئے هيں ' ايک اسكاٹ لينڈ كا هے - اسكي تاريـخ ١٥٣٨ع هے - دوسرا انگليـنـڈ كا هے جسكي تاريخ ضرب ١٥٥١ هے - ان تمام سكوں كے سنين انهي ارقام هنديه يا عربيه ميں منقوش هيں - فرانس ميں ايک قلمي كتاب سنه ١٢٧٥ع سے محفوظ هے - اسميں ان ارقام هنديه پر ايک مقاله موجود هے - جرمني ميں فيروني كي دو لوحيں ملي هيں ' جن ميں اول پر سنه ١٣٧١ اور دوسرے پر سنه ١٣٩٨ منقوش هے -

( ملاحظات )

پروفيسر موصوف كے اس مضمون كے متعلق همكو چند باتيں كهني هيں :

( ١ ) حساب جمل جسكا پروفيسر موصوف نے تذكره كيا هے ' وهي چيز هے جو مسلمانوں كے پاس بصورت حروف ابجد موجود هے ' اور جسكو مسلمان علماے رياضي نے درجات و دقائق و ثواني كي تعيين ميں ' اور علماے جغرافيه نے طول و عرض بلاد كے ذكر ميں استعمال كيا هے ' اور پهر شعراے متاخرين اوس سے ماده هاے تاريخ نكالتے هيں -

( ٢ ) مسلمان ان ارقام كو ارقام هنديه ضرور كهتے هيں ليكن تاريخ كي جهانتـک شهادت هے مسلمان اولاً ارقام كو الفاظ كي صورت ميں لكهتے تهے - مثلا ايک ' دو ' چار - ابتداے فتوحات سے تا عهد عبد الملک تمام صوبوں كے حسابات خود ان صوبوں كے طريق ارقام كے موافق لكهے جاتے تهے - مصر كا حساب قبطي ميں ' شام كا رومي ميں ' عمان و ايران كا فارسي ميں - عبد الملـک كے عهد حكومت ميں دفتر حساب ايک فارسي الاصل مسلمان صالح بن عبد الرحمن نے عربي ميں منتقل كيا ' اسليے قرين قياس يه هے كه ارقام هنديه عربي ميں فارسي كي راه سے آئے هيں ' كيونكه هندوستان سے عربوں كا علمي تعلق عهد منصور عباسي سے شروع هوتا هے -

( ٣ ) موجوده مستعمل ارقام عربيه موجوده يوريپن ارقام سے مختلف هيں ' اسليے يه بيان كرنا ضروري هے كه موجوده ارقام عربيه مختلف زبانوں ميں مختلف طريقوں سے لكهے جاتے تهے - وه طريق ارقام عربيه جو اهل يورپ ميں پهيلا ' محض ابتدائي نقش هے - ايک شاعر نے ان علامات و ارقام كو چند شعروں ميں جمع كر ديا هے جن سے مناسب و مشابهت ارقام عـرب و ارقـام يـورپ ظاهر هوگي :

الف و حاء ثـم حج بعـده * عين و بعـد العين عو ترسـم
هاء و بعد الهـــاء شكل ظاهر * يبدو له لمختطاف انه هو يرقم
صفران ثامنها وقت ضما معاً * والواو تاسعهـا بذلـک تختم

اب ان دونوں علامات كا مقابله كرو :

| | | | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ( عربي قديم ) | ا | ح | حج | ع | عو | ه | ٨ | 8 | و |
| ( موجوده عربي ) | ١ | ٢ | ٣ | ۴ | ٥ | ٦ | ٧ | ٧ | ٩ |
| ( يوريپن ). | 1 | 2 | 3 | 4 | 5 | 6 | 7 | 8 | 9 |

( ملخص و مقتبس از المقتطف )

ما كان صلاتهم التي يزعمون انها يدرم (؟) بها عنهم الا مكاء و تصدية (۱)

صلاۃ ( نماز ) جس کي نسبت مشرکين عرب کا زعم تها که يهي عبادت اُن کے کام آئيگي اور اُن کے ليے اجر و ثواب کاباعث هوگي' وہ صرف تالي بجانا اور سيٹي دينا تهي (۱)

اسلام نے اس غير مهذب طريقه کي اصلاح کي' اس کو مذموم بتايا' نماز کي ايک خاص هيئت مقرر کردي' اور ايسي مقرر کردي جو انساني اخلاق ملکوتي کي ترقي کا بهترين ذريعه هوسکتي هے -

يهوديوں اور نصرانيوں ميں بهي نماز کا رواج تها - ايرانيوں ميں بهي مغوں' موبدوں' اور بادشاهوں کي تعظيم کو نماز کهتے تهے' مگر يه خاص طريق خشوع کهيں نه تها' اور نه عبودية الهي کي حقيقت سے کسي کو واقفيت نه تهي - يه خصوصيت اسلام کي هے' وہ خود نماز کے تذکرہ ميں اس پر زور ديتا هے :

فاذكروا الله كما علمكم ما لم تكونوا تعلمون ( ۲ : ۱۹۷ )

خدا کو اُس طريق پر ياد کرو اور اُس خاص شکل سے نماز پڑهو جس کي خدا نے تمهيں تعليم دي هے اور جس سے پهلے تم ناواقف تهے -

( سجـدہ )

( ب ) نماز کا جزو اعظم سجدہ هے جس کے اصلي معنے اهل لغت نے کمال اطاعت و انقياد اور خضوع کے ليے هيں - کلام عرب ميں بهي يهي معني متبادر تهے - ايک مشهور مصرع هے :

ترى الاكم فيها سجداً للحوافر

يعني گهوڑے کي سرعت رفتار کا يه عالم تها که چهوٹي چهوٹي پهاڑياں اُس کے سموں کي مطيع نظر آتي تهيں - قران کريم کي متعدد آيتوں ميں يهي معني مراد هيں' مثلاً : والنجم و الشجر يسجدان اور وكل له يسجدون' و نحوهما -

امام رازي سجدہ کے لغوي و اصطلاحي معاني کي نسبت لکهتے هيں :

ان السجود لا شك انه في عرف الشرع عبارة عن وضع الجبهة على الارض فوجب ان يكون في اصل اللغة كذلك لان الاصل عدم التغير (۲)

کوئي شک نهيں که شريعت ميں سجدہ کے معني زمين پر پيشاني رکهنے کے هيں' اس سے ضروري هے که اصل لغت ميں بهي يهي معني هوئے کيونکه اصل الاصول يهي هے که معني بدل نه جائيں (۲)

هم تسليم کرتے هيں که مصطلحات ميں لغوي معني کي کچهه نه کچهه مناسبت ضرور ملحوظ رهني چاهيے مگر سجدہ کي شرعي اصطلاح ميں يه مناسبت مفقود نهيں هے - نماز ميں جس انداز سے سجدہ کرتے هيں' اُس سے زيادہ فروتني و تذلل اور کيا صورت هوسکتي هے ؟ علم اللسان کے جاننے والے جانتے هيں که اصل لغت کے لحاظ سے اصطلاح ميں کيا کچهه تبديلياں نهيں هو جاتي هيں ؟ رکوع کے معني صرف جهکنے کے تهے' اصطلاح نے ايک خاص قسم کے جهکنے کي تخصيص کردي - صلاۃ صرف دعا کو کهتے تهے - اصطلاح نے ايک مخصوص انداز دعا کا نام صلاۃ رکهديا - جهاد کا لفظ محض سعي و کوشش کے ليے موضوع تها' اصطلاح نے اس ميں ايک تخصيص سعي کي شان پيدا کردي - وقس على هذ القياس - عجيب بات يه هے که خود امام رازي نے " وادخلوا الباب سجداً " کي تفسير ميں سجدہ کے معني تواضع هي کے ليے هيں اور فقط اس قدر معذرت کافي سمجهي هے که سجدہ کے شرعي معنے يهاں درست نهيں اُترتے ! [۱]

( اقيمو الصلوۃ )

قران کريم ميں صلاۃ کا لفظ جهاں کهيں آيا هے اقامت کے صيغوں کے ساتهه آيا هے - [۲] عربي ميں اقامت کے معني يه هيں که کسي کام کو اُس کي تمام و کمال شرائط و حدود کے ساتهه انجام ديا جائے - محاورہ ميں کهتے هيں : اقام القوم سوقهم' اذا لم يعطلوها عن البيع و الشراء - ايک شاعر اپنے مخصوص قديم انداز تفاخر ميں شکايت کرتا هے :

اقمنا لاهل العراقين سوق الـ ضراب تحـامرا وولوا جميعا

روايات ميں هے :

اقامة الصلاة تمام الركوع والسجود والتلاوة والخشوع والاقبال عليها فيها [۳]

نماز قائم کرنے کے معني رکوع و سجود اور تلاوت و خشوع کے حق سے نهايت مکمل طريق پر سبکدوش هونے اور نماز کي غايت کي جانب اچهي طرح توجه کرنے کے هيں - [۳]

يعني ايک مسلمان کے ليے صرف نماز پڑهنا هي کافي نهيں هے' نماز کے اغراض و غايات کي تکميل بهي ضروري هے - قران کهيں بهي رسمي نماز ادا کرنے کا حکم نهيں ديتا - وہ تکميل حدود کا خواستگار هے اور صاف کهه رها هے که بغير اس تکميل کے نماز نماز هي نهيں -

( استعانت بالصبر و الصلاۃ )

قرآن کريم نے استعينوا بالصبر والصلاة کا در مقام پر حکم ديا هے ( استقلال و شکيبائي اور نماز کے ذريعه مشکلات ميں مدد مانگا کرو' يعني ان چيزوں سے تم کو اعانت مليگي' تمهاري مشکليں آسان هوجائينگي' مهمات امور ميں تم کو انهيں سے رجوع کرنا چاهيے ) حديث ميں هے :

كان رسول الله صلى الله عليه و سلم اذا حزبه امر فزع الى الصلاة [۴]

جب کوئي مهم پيش آتي تو رسول الله صلى الله عليه و سلم نماز کي جانب رجوع کرتے - [۴]

دوسري روايت ميں هے :

انهما - اى الصبر و الصلاة - معونتان على رحمة الله [۵]

استقلال اور نماز' يا يه دونوں نزول رحمت الهي ميں اعانت کيا کرتے هيں - [۵]

دوران تلاوت ميں اس تاکيدي حکم پر بارها تمهاري نظر پڑي هوگي ليکن شايد هي کبهي يه خيال آيا هو که اس کا مدعا کيا هے ؟ صبر کے معني يه نهيں هيں که انسان کے پاس ايک چيز تهي' جاتي رهي اور وہ چپ هوگيا که نهيں هے تو نه سهي :

کهوگيا دل کهوگيا' هوتا تو کيا هوتا امير؟
جانے دو' اک بے وفا جاتا رها جاتا رها

( ۱ ) رواہ ابو جعفر محمد بن محمد بن جرير قال حدثنا ابن حميد قال ثنا سلمة عن ابن اسحاق وما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية قال ما كان صلاتهم - الخ

( ۲ ) رازي - ج ۱ ص ۲۹۸ -

( ۱ ) رازي - ج ۱ ص

( ۲ ) قران کريم - ۵ : ۷۰ ' ۲ : ۲۷۷ ' ۷ : ۱۶۹ ' ۹ : ۵و۱۱ ' ۱۳ : ۲۲ ' ۳۵ : ۱۹و۲۶ ' ۴۲ : ۳۶ ' ۵ : ۶۰ ' ۲ : ۲ ' ۹ : ۷۳ ' ۲ : ۴۰و۷۷ ' ۱۰۴ ' ۴ : ۷۹ ' ۷ : ۲۸ ' ۱۰ : ۸۷ ' ۲۴ : ۵۵ ' ۳۰ : ۳۰ ' ۵۵ : ۸ ' ۶۵ : ۲ ' ۸۳ : ۲۰ ' الی غيرذلک من آيات کثيرة تدل على ان لا صلاة الا باقامة حدودها و شروطها -

( ۳ ) ابو جعفر قال حدثنا عثمان بن سعيد عن شير بن عمارة عن ابي روق عن الضحاک عن ابن عباس و يقيمون الصلاة قال اقامة الصلاة الخ -

( ۴ ) ابو جعفر قال حدثني اسماعيل بن موسى الضراري قال حدثنا الحسين بن رتاق الهمداني عن ابن جريج عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبيد بن ابى قدامة عن عبد العزيز بن اليمان عن حذيفة قال الخ -

( ۵ ) ابو جعفر قال حدثنا القاسم قال حدثنا الحسين قال حدثني حجاج قال قال ابن جريج واستعينوا بالصبر والصلاة قال انهما الخ -

# مقالات

( ۱ ) مادي وہ فرقه هے جو کهتا هے که عالم میں صرف دو چیزیں هیں : وجود مادہ مثلاً لکڑي ' پتهر ' لوها - اور قوت مادہ ' مثلاً حرارت ' حرکت ' کهربائیت - یه تمام قوتیں طول و عرض ' بیاض و سواد کیطرح مادہ کو عارض هیں - بلکه یه قوتیں بهي خود مادہ کے مظاهر هیں -

( ۲ ) لا ادري کهتے هیں که هم مادہ اور قوت کے وجود کو جانتے هیں لیکن یه نہیں جانتے که قوت کو مادہ سے کس قسم کا تعلق هے ؟ جو چیزیں همارے ادراک اور احساس میں نہیں آتي هیں نه تو هم اونکو جانتے هیں ' اور نه هم انکا انکار کرتے هیں - هم اپنے علم کي نفي کرتے هیں ' لیکن اونکے وجود کي نفي نہیں کرتے -

## امریکا کا مکتشف

اب تک بر اعظم امریکا کا مکتشف اول کولمبس سمجھا جاتا تها ' لیکن اب ولایات متحدہ میں چند پتهر ملے هیں جن سے ثابت هوتا هے که کولمبس سے سوا سو برس پہلے یہاں اهل سویڈن و ناروے آے تهے - اسکے بعد ایک دوسرا پتهر امریکا کے ایک مکانوں میں جسکا نام کنٹسن هے ' اور جو صوبه بنیسوٹا میں واقع هے نکلا ' اس پر حسب ذیل عبارت لکهي هوئي پائي گئي :

" هم سویڈني اور ۲۲ اهل ناروے اپنے ملک سے نیو اسکاٹلینڈ کي تلاش میں نکلے اور مغرب کیطرف چلے ' یہاں تک که پاني میں دو چٹانوں کے پاس اترے جو اس پتهر سے ایک دن کي مسافت پر واقع هے - هم دن بهر شکار کهیلتے رهے - واپسي میں هم دس سرخ رنگ انسانوں سے ملے جو خون کي پوشاک پهنے تهے اور وہ مرچکے تهے - کنواري مریم ! مصیبت سے بچانا ! همارے ساتهه کے دس آدمي دریا میں هیں جو کشتیوں کي اس جزیرہ سے ۴۱ دن کے فاصله پر حفاظت کر رهے هیں - سنه ۱۳۶۲ "

## ارتفــاع سطح ارضی

سطح زمین کي بلندي و پستي اور اوسکا دوسري زمین کي پستي و بلندي سے باهمي مقابله سمندر کي سطح سے کیا جاتا هے - دنیا کے تمام بر اعظم بلندي و ارتفاع سطح میں باهم برابر نہیں هیں ' سمندر کي سطح سے بلند ترین ٹکڑہ بر اعظم ایشیا هے ' اور سب سے پست حصه ' بر اعظم یورپ و اسٹریلیا - ترتیب ارتفاع حسب ذیل هے :

| بر اعظم | سطح آب معدل ارتفاع |
|---|---|
| ایشیا | ۹۵۰ میٹر |
| افریقه | ۶۵۰ میٹر |
| امریکا جنوبي | ۶۳۰ میٹر |
| امریکا شمالي | ۶۰۰ میٹر |
| اسٹریلیا | ۲۸۰ میٹر |
| یورپ | ۲۸۰ میٹر |

## حقیقـــة الصلاة

ان الصلوة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' و انها لكبيرة الا على الخاشعين

( ۱ )

ایمان بالغیب کے بعد قرآن کریم کي سب سے پہلي تعلیم اقامت صلاة هے که نماز کو قائم کرو - هم کو اس سے بحث نہیں که صلاة ( نماز ) کے احکام و اقسام کیا هیں اور کیوں هیں ؟ همارے پیش نظر صرف نماز کي وہ خصوصیت هے جس کو مسجد نشینوں میں نه پاکر ایک اهل دل نے میکدہ کے دروازے کهٹکٹائے تهے که :

باشد که دریں میکدها دریابیم
آں نور که در صومعها گم کردیم

اس ذیل میں متعدد امور بحث طلب هیں :

( لفظ صلاة )

( الف ) ادبیات عرب میں صلاة کسے کہتے هیں ؟

کلام جاهلیت میں یه لفظ دعا کے لیے استعمال هوتا تها - اعشى کا قول هے :

لها حارس لا يبرح الدهر بيتها * وان ذبحت صلى عليها وزمزما

اصلي عليها ' یعني بذلک دعا لها ( اُس کے لیے دعا کی )
ایک اور جاهلي شاعر کا شعر هے :

و قابلها الريح صفي دنها * و صلي على دنها و ارتسم

یہاں بهي دعا هي کے معني هیں - ایک اور قصیدہ میں هے :

عليك مثل الذي صليت فاغتمضي
عيناً ' فان لجنب المرء مضطجعا -

صلاة کے دوسرے معني لزوم کے تهے - عهد جاهلیت کي ایک نظم کا یه شعر مشہور هے :

لم اكن من جناتها علم الله * و اني بحرها اليوم صالي

یہاں صالي کے معني لزوم رکھنے والے کے هیں -

کسي شخص کے پیرو کو بهي مصلي کہتے تهے ' اور اس پیروي و اتباع کا نام صلاة تها - اصل میں مصلي کا لفظ گهوڑے کے لیے موضوع تها جو کسي دوسرے گهوڑے کے پیچهے پیچهے چلتا هو - بعد میں تخصیص جاتي رهي ' معني میں تعمیم آگئي اور هر قسم کي پیروي کو صلاة اور پیرو کو مصلي کہنے لگے -

یه تو صلاة کے عام معني هوے ' لیکن مشرکین عرب میں صلاة کا ایک خاص طریقه تها ' جس کي تشریح قران کریم نے کي هے ' سورۂ انفال میں هے :

| | |
|---|---|
| و ما كان صلاتهم عند البيت الا مكاء و تصدية ' فذوقوا العذاب بما كنتم تكفرون ( ۸ : ۳۶ ) | خانۂ کعبه کے پاس اُن کي نماز کیا تهي ؟ تالي بجاني اور سیٹي دیني ' تم جو کفر کیا کرتے تهے ' اب اُس کے بدلے عذاب کا مزہ چکهو - |

روایات و آثار سے بهي اس کي تائید هوتي هے - ایک روایت میں هے :

( و ) نماز کیا ھے؟ خدا کے ساتھہ تعلقات بندگی کو تازہ کرنا اور اپنے قواء بہیمیہ کے خلاف اپنے قواء ملکوتیہ کو قوی رکھنے کی سعی ھے -

دنیا کی جھوٹی ھستیاں جو اپنی شان و شوکت و جبروت و جلالت سے دلوں پر ایک طرح کی مرعوبیت کا نقش بٹھاتی ھیں ' اُن سے تبری و استغفار کر کے صفحۂ قلب سے نقش باطل کو دھو ڈالنا اور انسانی زندگی کو روحانی و مادی دونوں حیثیتوں سے بہترین نمونۂ سعادت بنانے کے لیے حسن توفیق کا طلبگار ھونا - پس نماز بندے کیلیے خدا کی ایک معیت اور صحبت ھے اگر اسکے تعلق کو صحبت و معیت کے لفظ سے تعبیر کیا جاسکتا ھے - یہ معیت اول سے لیکر آخر تک قائم رھتی ھے - یہی وہ مقام ھے جہاں صرف خدا ھے اور خدا کی یاد ھے ' بندے اور خدا کے ما بین کوئی چیز حائل نہیں ھوتی :

ان الصلاة اولھا لفظة " الله " و آخرھا لفظة " اللـه " فـي قولـه " اشهـد ان لا الـه الا الله " لیعلـم المصلی انـه من اول الصـلاة الی آخرھا مع الله -

نماز کی ابتدا " اشھد ان لا الہ الا اللہ " پر اور انتہا السلام علیکم و رحمة اللہ پر ھوتی ھے ' یعنی اول میں بھی اللہ ھی کا لفظ ھے اور آخر میں بھی - یہ اس لیے ھے کہ نمازی کو معلوم ھوجائے کہ نماز میں اول سے آخر تک وہ اللہ ھی کے ساتھہ ھے -

فان قال قائـل : فقـد بقی من الصـلاة قولـه " و اشهـد ان محمدا رسول الله " والصـلاة علی الرسول و التسلیم ' فنقول : هـذه الاشیاء دخلت لمعنی خارج عـن ذات الصـلاة ' و ذلك لان الصلاة ذکـر الله لا غیر' لکن العبد اذا وصل بالصلاة الی الله و حصل مع الله لا یقع في قلبه انه استقل و استبـد و استغنـي عن الرسول (۲)

اگر یہ اعتراض ھو کہ نماز میں اشھـد ان محمداً رسول الـلہ ' اور " اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم " بھی ھے ' تـو اسکا جواب یہ ھے کہ یہ چیزیں اصل نماز کے معنی سے خارج ھیں - یہ ایک اوپری بات کے لیے داخل ھوگئی ھیں - سبب یہ ھے کہ نماز صرف خدا کی یاد کا نام ھے - اس کے علاوہ نماز اور کوئی چیز نہیں ھے لیکن نماز کے ذریعہ بندہ جب خدا تک پہـونچ جا تا ھے اور خدا کی قربت اُسے حاصل ھوجاتی ھے تو اسکے دل میں یہ خطرہ نہ آنا چاھیے کہ رسول کی ھدایت سے میں آزاد ھوگیا ' مستبد بن بیٹھا ' اب میں تعلیمات رسالت سے بالکل ھی بے نیاز و مستثنی ھوگیا ھوں - [ ۲ ]

( ز ) نماز کی مواظبت سے کیا بات حاصل ھوتی ھے؟ حدیث میں ھے :

جاء رجل الی النبي صلی الله علیه و سلم فقال : ان فلاناً یصلي بالـلیل فاذا اصبح رق ؟ فقال : لقتسنھـا مـلول [۳]

ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خدمت میں گذارش کی کہ فلاں شخص رات کو نمازیں پڑھا کرتا ھے اور جب تڑکا ھوتا ھے تو چوری کرتا ھے ' آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ جس چیز کو تم کہہ رھے ھو یعنی ادائے نماز - یہی چیز اُس کو اس حرکت سے روک دیگی " [۳]

( ح ) یہ بات کیونکر حاصل ھوتی ھے اور اس کا سبب کیا ھے؟ احادیث میں اس کی جو حقیقت مذکور ھے اور آثار و اخبار سے اس موضوع پر جو روشنی پڑتی ھے ' اس کا اقتباس یہ ھے :

( ۲ ) تفسیر کبیر - ج ۵ - ص ۱۶۵

( ۳ ) رواہ الامام احمد بن حنبل قال حدثنا وکیع ' اخبرنا الاعمش ' قال اري ادا صالح عن ابي هریرة قال جاء رجل الی النبي ( صلعم ) الخ -

في الصلاة منتهی و مزدجر عن معـاصي الله (۱)

نماز میں خـدا کی نا فرمانیوں سے باز رکھنے اور روکنے کی صفت ھے (۱)

من لـم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنکر لم یزدد بصلاته من الله الا بعداً (۲)

جس شخص کو اُس کی نـماز نے بے حیائی اور برائی سے نہ روکا وہ نماز پڑھکر خدا سے اور بھی دور ھوگیا (۲)

قیـل لابن مسعود : ان فـلانا کثیر الصلاة ؟ قـال : فـانـها لا تنفع الا مـن اطاعها [۳]

عبد اللہ بن مسعود سے ایک شخص کا تذکرہ ھوا کہ فلاں شخص بہت نمازیں پڑھا کرتا ھے - ابن مسعود نے کہا : نماز اُس شخص کو نفع دیتی ھے جو نماز کی اطاعت کرے - [۳]

من لـم تـامره صـلاتـه بالمعروف و تنـهه عـن المنکر لم یزدد بها من الله الا بعداً [۴]

نیکی کرنے اور برائی سے روکنے کے لیے جس کی نماز حکم نـدیتی ھو تو ایسی نـمـاز نے خدا سے اور دوری بڑھا دی [۴]

لا صـلاة لمن لـم یـطع الصلاة ' و طاعـة الصـلاة ان تنهی عـن الفحشاء والمنکر' قال قال السفیان : قالوا یا شعیب اصلاتـک تامـرک ؟ قـال فـقال سفیان ؟ ای والله تأمره و تنهاه [۵]

جو نماز کی اطاعت نہ کرے اُس کی نماز نماز ھی نہیں - نماز کی اطاعت یہ ھے کہ وہ انسان کو بد اخلاقی اور بـرائی سے روکے - حضرت سفـیان سے سوال ھوا کہ قرآن کریم کی اس آیت سے کیا مراد ھے کہ "کفار نے کہا اے شعیب ! کیا تیری نماز تجھے حکم دیتی ھے ؟" سفیان نے جواب دیا - ھاں خدا کی قسم ' نماز حکم دیتی ھے اور منع بھی کرتی ھے [۵]

من صلی صـلاة لم تنهه عن الفحشاء والمنـکـر لم یزدد بها مـن الـلـه الا بعداً [۶]

جس نے نماز پڑھی مگر اُس نماز نے بد اخلاقی اور برائی سے اُس کو باز نہ رکھا تو جناب الہی سے قرب و تعلق کی جگہ اُسکا اَور فاصلہ بڑھگیا [۶]

من لم تنهه صـلاته عن الفحشاء والمنـکر فانـه لا یزداد من الله بذلك الا بعداً [۷]

جس کی نـماز اس کو بد اخلاقی اور برائی سے مانع نہ ھوئی تو بجز اس کے کہ اس نماز کی بدولت خدا سے اس کی دوری بڑھجاے ' اور کوئی فائـدہ نہیں [۷]

یعنی نـماز انسان کی زندگی کو پاک کـرنے والی ' شـریفانہ کریکٹر بنانے والی ' تہذیب نفس و تربیت ضمیر کی روح بڑھانے والی چیز ھے - یہی سبب ھے کہ اسلام نے ادائے نماز پر سب سے زیادہ زور دیا ھے اور ھر جگہ اسکی اھمیت پر دنیا کو توجہ دلائی ھے - کسی قوم یا کسی فرد کی کامیاب زندگی کے لیے ان باتوں کی جیسی کچھہ

( ۱ ) رواہ علي قال حدثنا قال ثنی معاویة عن علي عن ابن عباس قوله ان الصلاة تنهی عن الفحشاء و المنکر یقول في الصلاة الخ -

( ۲ ) القاسم قال حدثنا الحسین قال ثنا خالد بن عبد الله عن العلاء بن المسیب عمن ذکره - وقد نسي الراوي اسمه - عن ابن عباس في قوله الله تعالی ان الصلاة تنهي عن الفحشاء و المنـکر -

( ۳ ) القاسم قال ثنا الحسین قال ثنا خالد قال قال العلاء بن المسیب عن سمرة بن عطیه ' قال قیل لابن مسعود الخ -

( ۴ ) الحسیـن قال ثنـاء ابو معـاویـه عـن الاعمش عـن مالک بن الحـرث عن عبد الرحمن بن یزید قال الخ -

( ۵ ) الحسین قال ثنا علی بن ھاشم بن یزید عن جوھر عن الضحاک عن ابن مسعود عن النبي صلی الله علیه وسلم انه قال الخ -

( ۶ ) علي عن اسماعیل بن مسلم عن الحسن قال قال رسول الله صلی الله علیه و سلم الخ' و بروایة اخري عن یعقوب قال ثنا ابن علیة عن یونس عن الحسن قال الخ -

( ۷ ) بشر قال ثنا یزید قال ثنا سعید عن قتادة و الحسن قالا الخ -

صبر کے حقیقی معنی یہ ہیں کہ مافات پر غم و اندوہ کرنا بے سود ہے - انسان کو ہر ایک مشکل میں مستقل مزاج رہنا چاہیے اور کوشش ہونی چاہیے کہ جو چیز جاتی رہی ' پھر اس کا نعم البدل مل سکے ' اور جب تک بہترین صورت میں تلافی نہ ہوجاے سلسلۂ سعی و تدبیر میں خلل نہ آنے پاے - اسی طرح نماز سے بھی صرف ایک رسم کا پورا کردینا مقصود نہیں ہے بلکہ خدا سے اپنے تعلقات کا تازہ کرنا اور موثرات دنیاوی سے کنارہ کش ہو کر نفس میں ایک اعلے تصور قدسی پیدا کرنا مد نظر ہے - ظاہر ہے کہ یہی دونوں چیزیں انسانی زندگی کو کامیاب بناسکتی ہیں اور یہی کامیابی اسلام کی نظر میں ہے - ( صبر کی مزید تحقیق آگے آئیگی )

## ( ۳ )

( الف ) نماز کی غرض و غایت کیا ہے ؟ قرآن کریم نے خود اس کی تشریح کی ہے -

اُتل ما اُوحي اليك من الكتاب و اقم الصلاة ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' و لذكر الله اكبر ' و الله يعلم ما تصنعون ( ۲۹ : ۴۱ )

کتاب میں سے تم پر جو وحی اتری ہے اُس کو پڑھو اور نماز کو درست طریق پر ادا کرو ' حقیقت میں نماز تمام بد اخلاقیوں اور برائی سے روکتی ہے ' اور اللہ کی یاد سب سے برتر ہے - اللہ تمہاری کاریگری کو خوب جانتا ہے -

( الفحشاء او المنکر )

( ب ) فحشاء و منکر ( بے حیائی اور برائی ) سے کیا مراد ہے ' اور ان چیزوں سے روکنے کے کیا معنے ہیں ؟ اس کی یوں تفسیر کی گئی ہے :

الفحشاء ما قبح من العمل كالزنا مثلاً و المنكر مالا يعرف في الشريعة ' اى تمنعه عن معاصي الله و تبعده منها ' و معنى نهيها عن ذلك ان فعلها يكون سبباً للانتهاء عنهما (۱)

جو قبیح کام ہوں جیسے حرام کاری - اُن کو فحشاء کہتے ہیں ' اور قانون اسلام نے جس چیز کی اجازت نہ دی ہو وہ منکر ہے - آیت کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی نافرمانیوں سے انسان کو نماز روکتی ہے اور گناہوں سے دور کردیتی ہے ' یعنی نماز کا فعل یہ ہے کہ ان چیزوں سے باز رہنے کا وہ سبب ہوا کرتی ہے (۱) -

یہی سبب ہے کہ ہم نے فحشاء کا ترجمہ بد اخلاقی سے کیا ہے کہ لفظ جامع ہے -

( ج ) فحشاء و منکر سے روکنے کا طریق کیا ہے ؟ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں :

قال ابو العالية في قوله تعالى ان الصلاة تنهى عن الفحشاء و المنكر ' قال : ان الصلاة فيها ثلاث خصال ' فكل صلاة لا يكون فيها شئ من هذه الخصال فليست بصلاة ' (۱) الاخلاص (۲) و الخشية (۳) و ذكر الله ' فالاخلاص يامره بالمعروف ' و الخشية تنها عن المنكر ' و ذكر الله القرآن يامره و ينهاه (۱)

نماز فحشاء و منکر سے روکتی ہے ' اس کی تفسیر میں ابو العالیہ کا قول ہے کہ نماز میں تین خصلتیں ہیں ' ان میں سے اگر کوئی خصلت بھی کسی نماز میں نہ ہو تو وہ نماز ہی نہیں ہے - وہ خصلتیں یہ ہیں (۱) خلوص (۲) خوف خدا (۳) یاد الہی - خلوص کا فعل یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والے کو نیک کام کا حکم دیتا ہے ' خوف خدا اُسے بدی سے روکتا ہے ' اور یاد الہی ( یعنی قرآن ) کا فعل امر و نہی دونوں کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے (۱) -

( ۱ ) فتح البیان [ طبع مصر ] ج ۷ ص ۱۶۱

( د ) فحشاء و منکر سے نہ روکنے والی نماز کس حکم میں ہے ؟ امام رازی نے اس بارے میں نہایت محققانہ جواب دیا ہے :

الصلاة الصحيحة شرعاً تنهى عن الامرين مطلقاً ' وهي التي اتى بها المكلف لله ' حتى لو قصد بها الرياء لا تصح صلاته شرعاً ' و تجب عليه الاعادة (۲)

اصول شریعت کے رو سے جو نماز صحیح کہی جاسکتی ہے وہ ان دونوں امور فحشاء ومنکر سے روکتی ہے - یہ وہی نماز ہے جو ایک عاقل و بالغ مسلمان خدا کے لیے ادا کرے - اس باب میں یہاں تک تحدید کردی گئی ہے کہ اداے نماز سے اگر کسی کا مقصود نمایش و نمود ہو تو وہ نماز شرعا درست نہوگی ' اُس کو دوبارہ ادا کرنا چاہیے (۲) -

( ہ ) بعض مفسرین کے ذوق تدقیق نے اس موقع پر ایک بات یہ بھی پیدا کی ہے کہ نماز انسان کو فحشاء و منکر سے باز تو رکھتی ہے تاہم حقیقت میں یہ فعل نماز کا نہیں ہے - آیات قرآنیہ کا ہے جنکی نماز میں تلاوت کی جاتی ہے اور پھر اسکی نسبت طول طویل بحثیں کی ہیں ' لیکن ان سب کا ماحصل نزاع لغظی اور بحث مالا ینفع سے زیادہ نہیں - علامہ طبری نے کہ فن تفسیر بالروایات کے امام ہیں خوب لکھا ہے :

الصواب عن القول في ذلك ان الصلاة تنهى عن الفحشا و المنكر كما قال ابن عباس و ابن مسعود ' فان قال قائل وكيف تنهى الصلاة عن الفحشاء والمنكر ان لم يكن معنياً بها مايتلى فيها ؟ قيل تنهى من كان فيها فتحول بينه و بين ايتان الفواحش لان شغله بها يقطعه عن الشغل بالمنكر و لذلك قال ابن مسعود : من لم يطع صلاته لم يزدد من الله الا بعداً ' وذلك ان طاعته لها اقامته اياها بحدودها ' و في طاعته لها مزدجر عن الفحشاء و المنكر...... من اتى فاحشة او عصى الله بما يفسد صلاته فلا شك انه لا صلاة له (۳)

اس باب میں درست و صحیح قول یہی ہے کہ فحشاء و منکر سے نماز ہی روکتی ہے - ابن عباس و ابن مسعود بھی اسیکے قائل ہیں ' لیکن اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اگر وہ آیتیں مراد نہیں ہیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں تو پھر نماز فحشاء و منکر سے کیونکر روک سکتی ہے ؟ جواب میں یہ کہا جائیگا کہ نماز میں جو مشغول ہوگا نماز اُس کو روکیگی ' یعنی اُس کے اور فحشاء کے مابین یہ نماز حائل ہو جائیگی ' اس لیے کہ نماز کا مشغلہ نمازیوں کو شغل منکر سے منقطع کردیگا - ابن مسعود نے اسی بنا پر کہا تھا کہ جس شخص نے اپنی نماز کی اطاعت نہ کی اسے بجز اس کے اور کوئی نفع نہ ہوا کہ جناب الہی سے اُس کی جدائی اور بڑھ گئی ' اور جو کچھہ تقرب تھا اُس میں بھی کمی آگئی - سبب یہ ہے کہ نماز کی اطاعت کرنے کے معنی ہی یہ ہیں کہ نماز کو اس طرح پڑھیں کہ جتنے ارکان ' حدود ' شرائط اور ' لوازم نماز ہیں ' سب کے سب ادا ہوجائیں - جب یہ حالت ہوگی اور اس طرح نماز کی اطاعت کی جائیگی ' تو اُس اطاعت میں لا محالہ فحشاء و منکر سے باز رہنے اور باز رکھنے کی خصوصیت ہوگی ...... اب اگر کسی نے فحشاء کا ارتکاب کیا یا خدا کی کوئی ایسی نافرمانی کی جس سے نماز میں خلل آتا ہو ' تو اس کی نماز بے شبہہ نماز نہوگی (۳)

( ۱ ) ابن کثیر [ علی هامش الفتح ] ج ۷ ص ۲۹۶

( ۲ ) تفسیر کبیر - ج ۵ ص ۱۶۴

( ۳ ) ابن جریر - ج ۲۰ - ص ۹۲ و ۹۳ -

دوسري سڑک پر زيادہ تر هوٹل ' تماشہ گاهيں ' اور آخر ميں ايک باغ ھے جہاں لوگ روزانہ اور خصوصاً شام کو جوق در جوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - يہاں ارمنيوں کے تخت ( طائفہ يا چوکي ) رنگا رنگ کي پوشاکيں پہنے هوے نہايت دلگداز گانے گايا کرتے هيں - انکے پاس خاص قسم کے پيانو' دف ' کمنتجان ' اور آرگن هوتا ھے - اسي سڑک پر اسي بــاغ سے قريب ايک بڑا قہوہ خانــہ بھي ھے - اسميں گرجوں کا ايک تخت ھے جسميں عورتيں اور مرد دونوں هيں - انکي پوشاکيں رنگا رنگ کي هوتي هيں جنکے حاشيے کارچوبي چھڑيوں سے آراستہ هوتے هيں - انکے پاس پيانو' دف' مندولين اور بہت سے تار والے ساز هوتے هيں' جنميں سے هر ايک کو يہ لوگ جيتارہ کہتے هيں ( غالباً يہ لفظ در اصل سہ تارہ هوگا ) -

ديسي حصہ ميں باغ ' جامع مسجديں ' اور بازار هيں جو يہاں بازار هي کہــلاتے هيں - ان ميں سب سے بڑے بازار ميــدان بازار ' ارمن بازار ' اور شيطان بازار هيں - جيسا کہ مشرقي شہروں کا قاعدہ ھے اس حصہ کي سڑکيں تنــگ اور اژدهوں کي طرح پيچيدہ هيں -

تفليس ميں ايک چھوٹي سي نہر ھے جسکو کورا کہتے هيں - ايک اور نہر اس سے بھي چھوٹي ھے اسکو فيرا کہتے هيں - پہلي نہر پر کئي پن چکياں بھي هيں -

يہاں ايک مــکان ھے جسميں رات کو ( بشرط فرمايش ) ديسي ناچ هوتا ھے - ديسي ناچ کي دو قسميں هيں : اهل مزج کے ناچ کو مزجنيکا کہتے هيں ' اور کرجي ناچ کو کيندا داربي -

تفليس ميں ايک مجسمہ ھے جو مجسمہ فارانسوف کے نام سے مشہور ھے - فارانسوف قوقاز کا گورنر تھا -

اسکے قريب هي ديسي کانوں کي ايک مشہور دکان ھے جس کا نام ناد کو رادبہ ھے -

تفليس ميں اذان گاهيں بلند نہيں هوتيں بلکہ ترنس کي طــرح هوتي هيں - يہاں بہت سے هوٹــل بھي هيں جنميں سب سے بڑا اور سب سے زيادہ خوشنمــا اورنٹيــل هوٹــل ھے جو گورنر کي کوٹھي کے قريب ھے اور يورپ کے اول درجہ کے هوٹلوں سے کسي بات ميں کم نہيں - اس هوٹل کا کھانا نہايت عمدہ هوتا ھے - اسکي صفائي ' ترتيب ' اور انتظام کي عمدگي کي بابت اسقدر کہدينا کافي ھے کہ اس کا منيجر ايک فرانسيسي ھے - بخلاف دوسرے هوٹلوں کے کہ انکے منيجر کرجي هيں اور انکي وهي حالت ھے جو مصر ميں يونانيوں کے هوٹلوں کي ھے -

اورنٹيل هوٹل کے آگے اور گورنر کي کوٹھي کے پيچھے کوہ قديس داود ھے - ۶ بجے شام سے اس پہاڑ کي هوا عجيب تازگي بخش و نشاط انگيز هو جاتي ھے - يہاں لوگ جوق درجوق سير و تفريح کے ليے آتے هيں - خصوصاً شب کو تو بکثرت آتے هيں اور ايک قسم کي برقي سيڑھي ميں بيٹھکر چڑھتے هيں - جاتے هوے راستہ کوئي دس منٹ کا ھے' اور آنے ميں تو اس سے بھي کم ھے - پہاڑ کے اس تہائي حصہ ميں جو شہر کي طرف واقع ھے' قديس داود کي خانقاہ ھے -

يہ پہاڑ تفليس کي بہترين نزهتگاہ ھے - اسميں تمام برقي روشني ھے - کھانے کي دکانيں ' قہوہ خانے ' اور گانے والوں کے تخت هيں جنکے نغمے طرب انگيز اور دلگداز هوتے هيں - ساز ميں سے انکے پاس چنگ ' بانسري ' نقريہ ' ( ايک قسم کا ساز جو انگليوں کي ضرب سے بجايا جاتا ھے ) هوا کرتے هيں -

اس پہاڑ کي چوٹي پر سے تفليس کے تمام منظر دکھائي ديتے هيں - ليکن شہر کا منظر رات کو دن سے زيادہ خوشنما هوتا ھے' کيونکہ رات کو نظر خيرہ کن روشني کي جگمگاهت سے ايسا معلوم هونے لگتا ھے گويا تمام شہر ميں ايک عجيب باقاعدہ چراغاں هو رها ھے !

تفليس هر چہار طــرف سے پہاڑوں ميں محصور ھے - اسليے مصر ميں جس گرمي سے آپ بھاگــتے هيں اس سے يہاں زيادہ سابقہ پڑتا ھے - ليکن جب هوا ميں اعتدال پيدا هوجاتا ھے تو پھر يہاں کي هوا روح و جسم ميں نشاط و تازگي پيــدا کرتي ھے ' اور مسافر کا جي چاهتا ھے کہ ضرور ٹھہرے گو چند دن هي سہي -

گورنر کي کوٹھي سے تھوڑي دور پر ايک ميدان ھے جو ميدان ايريفان کہلاتا ھے - اسي ميــدان ميں ٹريموے کي لائــنيں منقسم هوتي هيں اور شہر کے مختلف اطراف ميں جاتي هيں - تفليس ميں بعض مسلمان جيسے بابا نوف اور حصانوف کروڑپتي هيں - پيرس کي ڈاک برلن ' سينٹ پيٹرسبرگ ' موسکو' خارکوف ' روستوف ' اور باکو هوتي هوئي تفليس ميں آٹھويں دن پہنچتي ھے -

تفليس کي آبادي ۴ لاکھ ھے جسميں ۳۰ هزار روسي ' ايک لاکھ ۸۰ هزار ارمــني ' ايک لاکھ کورجي ' ۹۰ هزار مسلمان ' اور ۵ هزار يہودي هيں -

تفليس ميں ايک عجائب خانہ ھے جسميں وہ جھنڈے ابتک محفوظ هيں جو قوقاز کے سردار اور هيرو يعني شيخ شامل نے روس کے ساتھہ جنگ ميں استعمال کيے تھے - ان جھنڈوں پر " نصر من اللہ و فتح قريب و بشرالمومنين يا محمد " لکھا هوا ھے - ايک تختي ھے جسميں شيخ شامل کي تصوير بني هوئي ھے - ان دونوں کے علاوہ بہت سے ايسے جھنڈے بھي هيں جن پر قرآن پاک کي بعض آيات اور وسط ميں شمشير بکف شير کي تصوير ( جو ايرانيوں کا نشــان ھے ) بني هوئي ھے - ان جھنــڈوں کے سوا اور قسم کے جھنڈے بھي هيں -

بہت سي تصويريں هيں جنميں زيادہ تر شيخ شامل کي جنگ کے واقعات دکھاے گئے هيں - پرانے اسلحہ اور توپيں بھي هيں - توپوں پر عربي اور ترکي ميں بعض عبارتيں کندہ هيں - ايک بہت بڑي تختي ھے جسميں روس کے داخلے کو دکھايا گيا ھے -

بعض پراني ترکي تحريريں اور ديگر نفيس آثار بھي موجود هيں - تفــليس کے نــواح ميں کــوہ جور اور مايخليس هيں - يہ دونوں مقام آب و هوا کے اعتدال ميں مشہور هيں - حتى کہ گرميوں ميں بھي قــريباً گرمي کا نام و نشان نہيں هوتا - يہاں ميدان ايريفان سے موٹرکار پر جاتے هيں -

تفليس ميں ايک موٹر کار کمپني ھے جسکي گاڑياں تفليس اور بلاد قوقاز کے ما بين نہايت عمدہ راستہ سے سفر کرتي هيں - دس گھنٹہ کا راستہ ھے - ان اطراف ميں ريل پر سفر کا راستہ دوسرا ھے جہاں نہ مناظر هيں ' نہ خوبي و جمال ' اور پھر راستہ ۲۴ گھنٹہ سے کم نہيں -

موٹر ميں سب سے عمدہ نشست اول درجہ کي ھے جو چلانے والے کے پيچھے هوتي ھے - جانے کا کرايہ بيس ساڑھے بيس ريال ھے ( يعني تقريباً پچاس روپيہ ) اور واپسي کا بھي اتنا هي -

ميں چند اور سياحوں کے ساتھہ موٹر پر بيٹھا اور قوقاز کے مشہور سلسلہ کوہ سے گزرا - يہ راستہ کورجيہ کا جنگي راستہ کہلاتا ھے - کيونکہ روسي فوج نے جنگ کے زمانے ميں يہي راستہ اختيار کيا تھا -

ان پہاڑوں کے رهنے والے اکثر کرجي عيسائي هيں - تاهم ان ميں الانکون اور الاميتن بھي رهتے هيں ' مگر يہ ياد رکھنا چاهيے کہ وہ سب مسلمان نہيں هيں -

ضرورت هے ظاهر هے - قدرت نے مسلمانوں کو ساري دنيا پر حکومت کرنے اور هر قسم کے روحاني و مادي ترقيات کا مجموعـه بنانے کے ليے پيدا کيا تها - تـرقي کا سب سے بـڑا اور سب سے موثر ذريعه کريکٹر اور کامل زندگي هے ' اور اسي کي بهترين محرک نماز هے -

جس نماز کو تم ايک رسمي چيز سمجهه رهے هو' جس کو عهد قديم کا ايک بے کار و بے سود رواج مانتے هو' جس کے ادا کرنے ميں تمهيں کيا کيا موانع پيش نہيں آتے ' جسے پڑهتے بهي هو تو:

"بر زباں تسبيح و در دل گاؤ خر"

کا حال هوتا هے - وهي نماز ايسي چيز تهي که اگر اُس کي حقيقت پر تمهيں عبـور هوتا تو اُس وقت تمهـاري حالت بـدلي هوئي نظر آتي ' اور تم يوں مقهور و مغلوب نه هوتے - کيونکه تم ميں سے هر فرد ايک ايسا اعلى اور مکمل اخلاقي کريکٹر رکهتا جو دنيا ميں صرف عزت و عظمت ' هيبت و جبروت ' حکومت و فرمانروائي ' اور طاقت و طاقت فرمائي هي کيليے هے - اسکي مزيد تشريح اور معارف صلاة کا انکشاف آگے چلکر ايک مستقل عنوان کے تحت ميں آئيگا - يه محض ايک سرسري اشاره تها -

چه بودے ار بدل ايں درد هم نہاں بودے
که کار من نه چنيں بودے ار چناں بودے

غور کرو ! جو نماز تم پڑهتے هو' جس عبادت پر تمهيں ناز هے' جو انداز پرستش تم نے قائم کر رکها هے ' وہ حقيقت سے کس قدر دور هے ؟ کيا اُس نے کبهي تمهيں فواحش و منکرات سے روکا ؟ کيا اُس کے ذريعه تمهارا کيرکٹر پاک و بلند هوسکا ؟ کيا اُس کي مواظبت نے تم ميں کوئي روحانيت پيدا کي ؟ کيا تمهاري تنزل پذير حالت اُس کے طفيل ايک ذرا بهي بدلي ؟ کيا خدا کا تعلق اور مخلوق کا رشته تمهارے هاتهه آسکا ؟ اگر جواب نفي ميں هے تو پهر کيا وهي نماز هے جسکي نسبت حضرت فاروق اعظم نے ايک بيخودانه لهجے ميں فرمايا تها : لاحظ في الحياة و قد عجزت عن اقامة الصلاة ( اداے نماز هي کي استطاعت نه رهي تو پهر زندگي ميں کيا لطف رها ؟ ) ( البقية تتلى )

## اکسير شفا دافع طاعون و وبا

ايک کروڑ انسان يه مرض مار چکي هے

يهي ايک دوا هے جس کے استعمال سے هزاروں مريض تندرست هوچکے هيں اگر وبا زده مقامات ميں بطور حفظ ماتقدم هر روز ٥ بوند استعمال کي جائے تو پينے والا حمله مرض سے محفوظ رهتا هے - هدايات جس سے مرض دوسرے پر حمله نہيں کرتا ' اور مفيد معلومات کا رساله ايک سو صفحه کا مفت

آب حـيـات

کا قصه مشهور هے اب تک کسي نے اسکي تحقيقات نہيں فرمائي محققان يورپ حکما سلف خلف کے تحقيق کرده مسايل وغيره و علمي تجربات و مشاهـدات اور مختلف عوارض کس طـرح دور هو سکتے هيں اس کي علمي عملي ثبوت -

ايـک سو ۳۲ صفحه کي کتاب

لا علاج کهنه بيماريوں - مثلاً کمزوري - هر طرح کے ضعف باه - عقر - بواسير - نواسير - ذيابيطس - درد گرده ' ضعف جگر کا شرطيه ٹهيکه پر علاج هوسکتا هے فارم تشخيص منگواؤ -

پته حکيم غلام نبي زبدة الحکما مصنف رسالـه جواني ديواني - ذيابيطس نقرس در دگوده ضيق النفس وغيره لاهور موچي دروازه لاهور -

# عـالم اسـلامي

## از تفليس تا بـــلاد چـركس

اثر : محمود رشاد بے

مسلمانوں کے موجوده تنـزل و مصائب کا سبب انکا باهمي تفرقۂ جسماني و معنوي هے - اسـلام کو اگر ايک خاندان فرض کيا جاے تو نظر آئيگا که اسکے تمام ممبر دنيا کے مختلف گوشوں ميں اس طرح متفرق هوگئے هيں که ايک کو دوسرے کي خبر نہيں -

ايک نہايت اهم خدمت قلمي يه هے که تمام موجوده عالم اسلامي کے تفصيلي حالات اردو ميں شائع کيے جائيں اور مسلمانان هند کے حالات سے ديگر ممالک کو واقف کيا جـاے -

يه سلسلۂ مضامين جو گذشته نمبر سے شروع هوا هے ' اسي مقصـد پر مبنـي هے اور اميـد هے که قارئين کـرام دلچسپي کے ساتهه مطالعه فرمائينگے -

سب سے زياده قابل غور چيز اس ميں يه هے که وسط ايشيا روس کے زير نگيں آکر کس طرح يکايک فسق فجور کا گهر بن گيا هے ؟

تفليس عصر مسيحي کے اوائل ميں ايک نا قابل ذکر چهوٹا سا گاؤں تها - پانچويں صدي عيسوي ميں اتفاقاً ايک بادشاه شکار کهيلتا هوا ادهر آنکلا - يهاں اسنے پهاڑ ميں گرم پاني کا ايک چشمه ديکها - يـه چشمه کچهه ايسا پسند آيا که اپنـا دار السلطنت مشخيت سے يهاں لے آيا - مشخيت اب ايک چهوٹا سا شهر هے جو تفليس سے ريل ميں ايک گهنٹه کي مسافت پر واقع هے - تفليس ميں اگر يه چشمه نه هوتا تو وه هميشه گمنامي ميں پڑا رهتـا اور کوئي اسکا نام بهي نه سنتا - سچ يه هے که تفليس کے اقبال کا سرچشمه يهي چشمه تها !

سنـه ۱۳۹۰ ع ميں تيمور نے اسے فتح کرکے آگ اور تلوار کي گرم بازاري کي - مردوں کو قتل کيا ' عورتوں کو قيد کيا ' اور شهر کي عمارتوں ميں آگ لگا دي - تيمور کے بعد ايرانيوں کا تسلط هوا - وه عرصه تـک اس پر قابض رهے - بالاخر سنه ۱۸۰۱ ميں روس کے زير نـگيں آگيا اور اس وقت سے اس ميں نئي ترقي شـروع هوئي ' يهاں تـک که آج وه ترقي و تمدن کے درجه پر پهنچگيا هے -

تفليس کے دو حصے هيں : ايک يورپين - دوسرا ديسي - يورپين حصه کے تمام راستے چوڑے اور سيدهے هيں - ان راستـوں ميں سب سے زياده اهم حصه جالاخانکي اور ميخايلو يکي هيں - ان دونوں سڑکوں ميں برقي روشني هوتي هے - قوقاز کے گورنر کي کوٹهي ' سرکاري دفتر ' بڑا روسي کليسا ' بڑي بڑي دکانيں ' عجائب خانه ' باغ اسکندر ' تهيٹر هال ' اور اوپيرا هاوس اسي پهلي سڑک ميں هيں - يه تهيٹر بيحد خوشنما هے - اسکو روسي زبان ميں کازدلي تياتر يعني سرکاري تهيٹر کهتے هيں - اسکے بيروني حصه ميں سب سے زيـاده خوشنما ايک ايراني اندازکي ورکار هے - کازدلي تياتر سے تهوڑي دور پر ايک اور بڑا تهيٹر بهي هے -

شہداے طرابلس کا ایک گروہ شہادت سے پہلے



دیا جن میں بیش قرار تنخواهیں لینے والے جنرل اور تنخواهوں کے ذریعہ طیار کي هوئي فوجیں حریف کے مقابلے میں بڑھتي هیں -

دشمن نے ساحل پر قبضہ کرلیا تھا اور خشکي کا دروازہ گو دشمن کے قبضے میں نہ تھا مگر دشمن کے ایک ایسے حامي کے زیر تسلط تھا ' جو پس پردہ رهکر تماشا دیکھنا چاهتا تھا - پس نہ تو فوج باهر سے آسکتي تھي اور نہ هي سامان جنگ میسر آسکتا تھا - یہ ممکن تھا کہ ایسي حالت میں کوئي نئي فوج بھرتي کي جاتي اور انهي کو تعلیم دیکر جنگ میں بھیجا جاتا ' مگر اسکے لیے روپیہ کي ضرورت تھي اور سونے کے سکے ریگستان کے ذروں سے بن نہیں سکتے تھے -

پس اندرون طرابلس میں وہ تمام وسائل و ذرایع نابود تھے جنکے ذریعہ خود غرض اور بندۂ احتیاج انسان کو لڑنے اور جان دینے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے - نشأت بے کے پاس اسقدر روپیہ بھي نہ تھا جسکے ذریعہ وہ اپني اور اپنے ساتھي ترکوں کي ضروریات کي طرف سے مطمئن هوتا - وہ چاندي سونے کے خزانے کہاں سے لاتا جن سے تنخواهیں دیکر اور انعامات کي طمع دلاکر کوئي نئي فوج طیار کي جاتي ؟

* * *

اس مایوسي اور لاعلاج حالت کا لازمي نتیجہ یہ نکلا کہ عالم مادي سے قطع نظر کرکے عالم قلب و جذبات کي طرف متوجہ هونا پڑا اور جبکہ دنیا کے سامانوں نے جواب دیدیا تو خدا کے دروازے پر بیکسوں کے سر جھک گئے - سب سے پہلے غازي انور بے نے جہاد مقدس اور حفظ وطن و ملت کي دعوت قبائل میں شروع کي ' اور انکے بعد یکے بعد دیگرے چند اور داعیان حق بھي مشغول تبلیغ هوگئے - انہوں نے وقت کي مصیبت سے عرب بادیہ کو خبر دار کیا ' اور سمجھایا کہ سر زمین اسلام عنقریب پامال کفر و شرک هونے والا ہے - پس انکے مخفي و مستور جذبات حریت و دیني یکایک اس صداے جہاد سے حرکت میں آگئے اور ایک بہت بڑي جماعت اپنے زنگ آلود اور فرسودہ حربے لیکر دشمنوں کي توپوں اور بندوقوں کے سامنے کھڑي هوگئي تا کہ اس سر زمین کو غیروں کے تسلط سے ملوث نہ هونے دے ' جسکے ایک ایک چپے کو اسلاف کرام نے اپني صدها لاشیں دیکر خریدا ہے -

یہ ایک سچا مجاهد گروہ تھا جسکے جذبات خالص اور جسکي نیتیں مقدس تھیں - وہ کوئي ایسي جنگي جماعت نہ تھي جسے بادشاهتیں اور حکومتیں تنخواهیں دیکر طیار کرتي هیں اور وہ دشمنوں سے لڑتي هیں تاکہ حق نمک ادا کریں - بلکہ وہ خدا پرستي کا ایک پاک مجمع ' محبت ملي کي ایک خود فروش برادري ' وطن پرستي کا ایک حلقۂ فدا کار ' ظلم و سفا کي کے مدافعین ' اور اسلام و سر زمین اسلام کے محافظین صادقین کي اولو العزم جماعت تھي ' اور اپنے تنخواہ دینے والوں کے لیے نہیں ' اپنے پرورش کرنے والوں کے لیے نہیں ' اپنے بادشاہ کیلیے نہیں ' اپني شجاعت اور بہادري کي روایات کي خاطر بھي نہیں ' بلکہ صرف اس خداے حق و صداقت کي رضاء و محبت کیلیے اپنے تئیں فدا کرنا چاهتي تھي ' جسکي نسبت اسکو یقین تھا کہ وہ اپنے دین مبین اور ملۂ قویم کي حفاظت کیلیے جان دینے والوں کو دوست رکھتا اور انسے خوش هوتا ہے :

و من الناس من یشري نفسہ ابتغاء مرضات اللہ - و اللہ رؤف بالعباد ( ۱۱ : ۳۲ )

اور اللہ کے ایسے بندے بھي هیں جو صرف اسکي رضا اور خوشنودي حاصل کرنے کیلیے اپني جانوں کو فدا کردیتے هیں اور اللہ اپنے بندوں پر بہت هي شفیق ہے -

في الحقیقت یہي معني هیں " جہاد دیني " کے کہ دشمنان حق و عدالة کے مقابلے میں کسي دنیوي غرض و حاجت سے نہیں بلکہ صرف حق و صداقت اور ملک و ملت کي حفاظت کیلیے اٹھہ کھڑا هونا ' اور اس راہ میں اللہ کے تعلق اور اسکي رضا کو اپنا مقصود سمجھکر وہ سب کچھہ کرگذرنا جو باهمي جنگ و قتال میں کوئي ملازم فوج یا جنگي جماعت کیا کرتي ہے -

* * *



غزوۂ طرابلس میں مجاهد عورتوں کي شرکت

صدیوں سے مسلمانوں پر جو انحطاط قواء و جذبات طاري ہے ' اس نے ان جذبات مقدسہ سے تقریباً انہیں محروم کردیا ہے - اسلام پرستي و ملت خواهي کے وہ جذبات جنہوں نے بدر و حنین سے لیکر جنگ صلیبي تک مسلمانوں کي قوت و حقانیت کو همیشہ برقرار رکھا اور فتنۂ تاتار جیسي مہیب بربادیوں کے بعد بھي ممالک اسلامیہ کے طول و عرض کو سمٹنے نہ دیا ' اب صرف تاریخ عالم کي سرگذشتوں کا ایک حصہ بنکر رهگئے هیں ' اور صدیوں سے حفظ ملت و دفاع اعداء اسلام کا فرض افراد و اقوام کي جگہ صرف حکومتوں اور انکي فوجوں کي رو بہ تنزل قوت کے اعتماد پر چھوڑ دیا گیا ہے - حالانکہ اسلام کے نظام اجتماع کي سب سے بڑي خصوصیت یہ ہے کہ اس نے حفظ ملت کے فرض کو هر فرد ملت پر فرض کردیا تھا اور اسي کو دین قویم کا ایک بہت بڑا فرض باسم " جہاد " قرار دیا تھا - اگر امۃ مرحومہ کوئي جسم واحد ہے تو اسکي ریڑهہ کي هڈي یہي اصول دیني تھا ' پر افسوس کہ دست تغیر نے سب سے پہلے اسي کو زخمي کیا اور اسکي تفصیل کا یہ موقع نہیں -

لیکن اسکا سبب یہ نہیں ہے کہ جذبات معدوم هوگئے هیں اور طبیعۃ اسلامیۃ اب اپنے خواص فطریہ کو بالکل کھو چکي ہے -



مجاهدین طرابلس کا ایک گروہ - مشہور موسي بک کے زیر قیادت

# ناموران غزوهٔ بلقان

اسکے مناظر اسدرجه خوشنما هیں که انسان ششدر هوجاتا هے - سولیرا کے خوشنـما ترین مناظـر بهي اسکے مناظـر کے مقابله میں هیچ هیں -

راسته میں هوٹل اور استیشن پڑتے هیں - پهلا استیشن قازیق هے ( یه غازي بک کي محرف شکـل هے ) جا بجا راستے میں مسافت کے نشان نصب نظر آتے هیں -

جب هم فلاد یقاقفاز پهنچے تو دیکها که یه ایک نهایت عمده خوشنما شهـر هے جو تیرک نامي نهر کے ساحـل پر واقع هے - وہ سطح آب سے ۸ سو میٹر بلند هے - جبکه تفلیس میں سخت گرمي پڑتي هے تو یهاں سخت سردي هوتي هے -

فلادیقا فقاز صوبه تیرسکی کا دار الحکومت هے - اس میں ایک بڑا میونسپل باغ هے جسکے ایک طرف نهر تیرسکي بهتي هے - حسن و جمال میں یـه باغ قوقاز بلکه خود تفلیس کے تمام باغوں سے زیاده هے - تمام بـاغ میں برقي روشني هوتي هے - روزانه باجا بجتا هے جسکے سننے کے لیے بکثرت لوگ آتے هیں -

شهر میں نهر کے ساحل پر ایک عظیم الشان جامع مسجد هے جسمیں دو نهایت عمده و پر شوکت مینار هیں - ایک بهت بڑي سڑک هے جسکے بیچ میں تو لوگ چلتے هیں مگر دونوں طـرف سایه دار درخت هیں - درختوں کے نیچے بنچیں پڑي هیں - چلنے والے ان پر استراحت کے لیے بیٹهه جاتے هیں -

یهاں کي آبادي ۳۵ هزار هے - اسمیں گرینڈ هوٹل اور امپیریل هوٹل وغیره بڑے بڑے اور عمده هوٹل هیں - یهاں سے شمال روس اور قوقاز کے معدني حماموں کی طرف ٹرینیں جاتي هیں - یه حمام بیاتیجو رسک ' ( جو فلا ذیقا فقاز سے چهه گهنٹه کي مسافت پر واقع هے ) ایسا نتوک ' کیزلو حودسک ( جس سے وہ آب نارزاں معدني نکلتا هے جو روس میں بکثرت پیا جا تا هے ) اور جلیزلوخودسک هیں - یه حمام ایک دوسرے کے قریب هي هیں اور هر طرح سے آراسته هیں - صفائي اور آرام کے لیے یورپ کے حماموں میں جو ساز و سامان هوتے هیں ' انمیں سے ایک کي بهي یهاں کمي نهیں -

صوبـه تیرسکي میں چـرکسوں کا ایک قبیله رهتا هے جسکا نام قابارطاے هے - اسکي قیامگاه شهر فلاد قافقاز سے ریل پر چهه گهنٹے کي مسافت پر واقع هے -

اس صوبه کا نام تیرسکي نهر تیرک کي مناسبت سے رکها گیا هے - نهر تیرک سلسله کوه قوقاز کے ایک پهاڑ قازیق ( غازي بـک ) نامي سے نکلتي هے اور بحر خزر میں گرتي هے -

## الهلال:

تفلیس کو ایران سے علحده هوے کچهه بهت زیاده زمانه نهیں گذرا هے مگر کیسے تغیرات هوگئے ؟ آج بهي ایراني تاجروں کا یه بڑا مرکز هے - کراسن تیل کے کنووں کے مالک بکثرت هیں اور اکثر لکهه هیں - جن لوگوں نے رینلڈ کا ناول اله دین پڑها هے ' وہ تفلیس ن وجمال کا یوں اندازه کرلیں که یهیں رینلڈ کي جنت تهي !

## ۸ قطـرات اشک

## شهـــداء ... کي یاد میں

لقد کان في قصصهم عبرة لاولی الالباب !

### شهــداء طــرابلـس

شـدیم خاک و لیکن ببـوے تربت ما
تواں شناخت کزیں خاک مردمي خیزد !

آج ایک ضرورت سے الهـــلال کی پهلي جلد کي ورق گرداني کر رها تها که متعدد صفحات پر " ناموران غزوهٔ طرابلس " کا عنوان نظر آیا اور اپني گذري هوئي صحبت ماتم کي خونابه فشانیاں ایک ایک کرکے سامنے آ گئیں :

حلقهٔ ماتم زدن شیون هم داشتن !

الهـلال کي پهلي جلد میں یه باب تقریباً هر نمبر میں هوتا تها - اسکے نیچے عموماً ان جانفروشان ملت اور مجاهدین حق کے غزوات مقدسه کی سرگذشتیں ایک مخصوص انداز میں بیان کي جاتي تهیں ' جنهوں نے غزوهٔ طرابلس کے دوران میں اپني جان و مال اور محبوبات و مطلوبات کا تحفه اپنے خداے قدوس کے حضور میں پیش کیا - وہ خداے نیرنـگ کار و کرشمه ساز ' جسکي بارگاه محبت میں خون شهادت کي رواني اور جسم خونچکاں کي تڑپ اور بیقراري سے بڑهکر اور کوئي تحفه مقبول نهیں که " انا عنـد المنـکسرة قلـوبهـم "

کو زخم عاشقانه که در جلوه گاه حسن
صد چاک دل بتار نـگاهے رفو کنند

### ( غـــزوهٔ طـــرابلـس )

جنـگ طرابلس کي ایک بڑي خصوصیت یه تهي که وہ ایسي حالت اور ایسے لوگوں کے ساتهه شـروع هوئي جو با قاعده فوجوں اور منظم سامان جنـگ سے بالکل محروم تهے ' اور معدودے چند ترکوں کے سوا کوئی جماعت وهاں ایسي نه تهي جسپر سلطنت کے عسکر و سپاه هونے کا اطلاق هوسکے - پهر جنـگ کي ابتدا ایک ایسے ظلم صریح اور وحشیانه اقـدام سے کي گئي ' جسکي نظیر ملکوں اور پادشاهوں کي پراني وحشیانه لڑائیوں کے سوا اور کهیں نهیں ملسکتي ' اور گو یورپ کا هر حمله اور قبضه جو مشرق سے تعلق رکهتا هے ' ظلم و وحشت کي مثالوں سے لبریز هوتا هے ' تاهم اٹلي نے جو خوفناک درندگي اور بهمیت اس موقعه پر اختیار کي تهي ' وہ مشرق اور مغرب کے تعلقات کي جدید تاریخ میں بهي همیشه بے نظیر یقین کی جائیگي -

ان اسباب نے اس جنـگ کي حالت یکایک منقلب کردي اور اسکو پادشاهتوں اور ملکوں کي اُن لڑائیوں سے بالکل مختلف

بیان کیے جائیں' تو انکے بے شمار واقعات پڑھکر تمھیں تعجب ہو گا که کس طرح اسلام کی تاریخ ہمیشه بدر اور اُحد کی جانفروشیوں کو دھراتی رہی ہے؟

لیکن رفته رفته تخم فساد نے برگ و بار پیدا کیے اور اسلام کا نظام ملی بکلی درہم برہم ہوگیا - اب صرف حکومتوں کے اعتماد پر بلاد اسلامیه کی حفاظت چھوڑ دی گئی - صرف گورنمنٹوں کی فوجیں دشمنوں کے سامنے نکلنے لگیں - جہاد کی جانفروش صدائیں غفلت و بے حسی کی خموشی سے بدل گئیں' اور مسلمانوں کے خود فروشانه عزائم کے ظہور کیلیے کوئی میدان باقی نه رہا - یہاں تک که وہ زمانه آگیا جب ایک ملک کے مسلمانوں کو دوسرے ملک کے مسلمانوں کی تباہی اس سے زیادہ محسوس نه ہوئی جتنی دنیا کے عام حوادث و انقلابات قدرتاً ہر انسان کیلیے ہوا کرتے ہیں - و لـــو انا کتبنا علیہم ان اقتلوا انفسکم او خرجوا من دیارکم' ما فعلوہ الا قلیل منہـــم' و لو انہـــم فعلوا ما یوعظـــون بـــه' لـــکان خیـــرا لہم و اشـــد تثبیتـــا ( ۴ : ۶۹ )

ترجمه: اور اگر ہم ان مدعیان خدا پرستی کو حکم دیتے که حق کیلیے اپنی جانونکو قربان کرو یا اپنا گھر بار چھوڑ کر نکل جاو تو ان میں چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی ایسا نه کرتا - حالانکه جو کچھـــه انکـــو سمجھا دیا گیا ہے اگـــر وہ اسکـــی تعمیـــل کرتے تو انکے حق میں بہتـــر ہوتا' اور اس جہـــاد فی سبیل الله کی وجه سے وہ اپنی قوت پر نہـــایت مضبـــوطـــی سے ثابت و محکم رہتے!

* * *

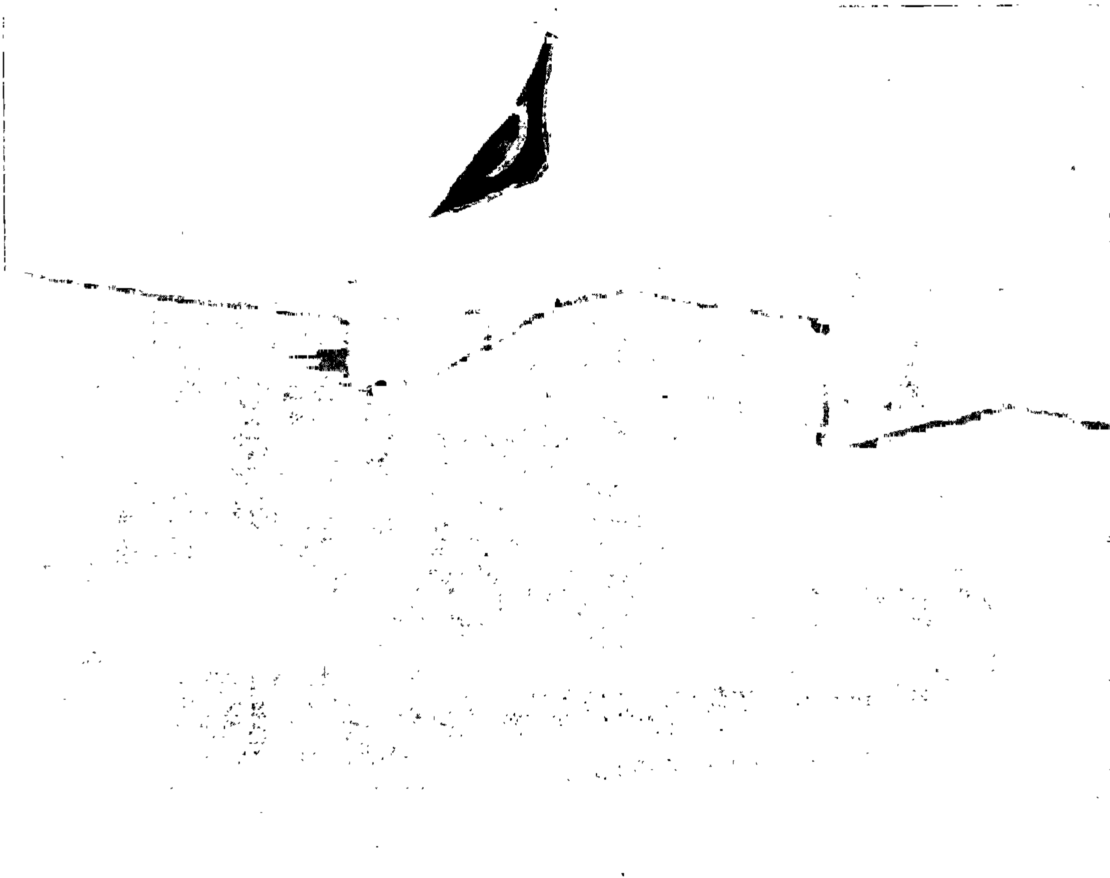
جنـــگ طرابلس اس بیان کی صداقت کیلیے ایک بہترین مثـــال ہے - عرصے کے بعد یه ایـــک ایسی جنگ ہوئی جسکی بے سروسامانیوں نے دولۃ عثمانیه کو بالکل مجبور کردیا که صداء جہـــاد بلنـــد کرے' اور اندرون طرابلس کے عرب قبائل کو اپنی جانفروشیوں کے اظہار کا موقع دے - چونکه یه اسلام کی ودیعت و خواص کے ظہور کیلیے ایک محرک و موثر موقعه تھا اسلیے یکایک مخفی جوہر ابھرنے اور خوابیدہ قوتیں بیدار ہونے لگیں' اور جہاد فی سبیل الله' و ابتغاء مرضات الله' و پرستاری ملـــت' و عشق و شیفتگی وطن و حریت کے ایسے ایسے امثال مقدسه دنیا کے سامنے آگئے جنکے لیے تاریخ اسلامیۃ صدیوں سے تشنۃ و بیقرار ہے!!

واقعۂ طرابلس کی یہی خصوصیت ہے جس نے اسے قرون اخیرہ کی تمام جنگوں سے الگ کردیا ہے اور یہی وجه ہے که ابتدائے اشاعت سے " الہلال " نے اس واقعه کو عام لفظ جنـــگ سے نہیں بلکه " غزوہ " کی اصطلاح مخصوص سے تعبیر کیا' اور ہمیشه اسے حفظ ملـــک و دیانۃ کا ایک مقدس جہاد قرار دیا - غالبـــاً تمام عالم مطبوعات میں الہلال ہی ایک رساله ہے جس نے اس حیثیت سے اس واقعه پر نظر ڈالی ہے -

* * *

یه کیسی عجیب بات ہے که قومی دفاع خاک طرابلس کی ہمیشه خصوصیت رہی ہے! کارتھیج کا دفـــاع دنیا کا سب سے بڑا دفاع تسلیم کیا گیا ہے' جسمیں اہل کارتھیج نے بے رحم رومیوں کے مقابلے میں آخر تک ثابت قدمی دکھلائی اور باوجود ہر طرح کی بے سروسامانی اور محصور و مقہور ہوجانے کے غارتگران حریت کے آگے سر عبودیت خم نه کیا -

لیکن شاید آپکو معلوم نہیں که جس کارتھیج کے دفاع کی داستـــان آپ الہـــلال کی دوسری جلد میں پڑھچکے ہیں' جس کارتھیج کے دفاع ملی کو تاریخ عالم نے آجتـــک عظمت و جبروت کے اعتراف کے ساتھه یاد رکھا ہے' جسکی خـــاک نے جنرل ہنے بال جیسے جانفروش و اولوالعزم مدافع پیدا کیے' جسکی مٹی سے ہسدروبال کی تمثال صداقت و حریت بیوی کا جسم عالی بنا' اور جس نے اپنے اور اپنے وطـــن عزیز کو آگ کے شعلـــوں کی نذر کردیا پر ظالم حمله آوروں کی اطاعت قبول نه کی' در اصل وہ اسی خـــاک زار مقـــدس پر آباد تھا جسے آج "طرابلس الغرب" کہتے ہیں' اور پچھلـــے غـــزوۂ طـــرابلس میں جو کچھه ہوا' یه گـــویا تـــاریخ کا ایـــک نـــمایاں اعادہ تھا جس نے اپنے گذرے ہوے اوراق پھر ایـــک بار سامنے کر دیے!!



شہر سدیسی کا جونیب میں قلعه

## اطـــلاع

امسال وقف کمیٹی آل انڈیا شیعه کانفرنس لکھنو نے یه ارادہ کیا ہے که فہرست اوقاف شیعۂ ہندوستان طبع کرائے لہذا ہمدردان اوقاف سے یه خواہش کیجاتی ہے که اپنی اپنی ضلع کے اوقاف کی فہرست مع نقل وقف نامه و دیگر ضروری حالات انریری سکریٹری وقف کے پاس ارسال فرمائیں تاکه وہ درج فہرست ہوکر ایک تاریخی کتاب کے حیثیت سے طبع ہوجاے' اور وہ ایندہ ضروریات قومی کو پورا کرے' اور حسب موقع صیغه وقف شیعه کانفرنس منشاے واقف کے موافق وقف کے چلانے کے کوشش کرتی رہے -

ایزاد حسین خان

آنریری سکریٹری سنٹرل اسٹینڈنگ کمیٹی

آل انڈیا شیعه کانفرنس لـــکھنؤ

دین الهي کي پیدا کي هوئي قوتیں افسرده هوسکتي هیں مگر نابود نہیں هوسکتیں - اگر اسـلام کي قوت تعلیمي ایسي هي ضعیف و کمزور اثر هوتي تو وہ اتني عمر نہ پاتا ' جتني عمر کے ساتھہ باوجود صدها صدمات مہلکہ کے آج موجود ہے -

اصل یہ ہے کہ انسان اپنے تمام جذبات و قوی کے ظہور کیلیے خارجي محرکات و موثرات کا محتاج ہے ' اور یہي احتیاج طبیعي ہے جس کو قران کریم نے تقدیر اور " اذن الهي " سے تعبیر کیا ہے - اسکے بغیر دنیـا کا ایک ذرہ بھي متحرک نہیں هوسکتا - اسلام پر چھہ سات صدیوں سے عالمگیر تنزل قلبي و دماغي طاري ہے ' اور وہ تمام محرکات و موثرات اور اسباب گرد و پیش مفقود هوگئے هیں جو طبیعۃ اسلامیہ کے اصلي خواص کو نمایاں کرتے ' اور حیات مسلم و مومن کے الهي و قدسي جوهروں کو چمکاتے تھے - ان قوتوں کے ظہور و حرکت کیلیے سنین اولی کے سے حالات و اسباب پچھلي صدیوں میں بھي اگر میسر آجاتے ' اور اسلام کا حقیقي نظام اجتماعي و دیني قائم رهتا تو یقین کیجیے کہ آج بھي اسکي سرزمین وہ لعل و جواهر اُگل سکتي تھي جنکي درخشندگي سے چشم عالم خیرہ ہے :

فیض روح القدس ار باز مدد فرمـاید
دیگران هم بکنند انچہ مسیحا مي کرد !

* * *

اسلام نے اپنے پیروؤں کو سب سے بڑي چیز جو دي ہے وہ راہ حق و عدالۃ میں جان فروشي کا سبق ہے - اسلام کا پہلا پیکـر قدسي جو خطاب " مسلم " سے متصف هوا ' وہ تھا ' جس سے کہا گیا کہ " اسلم ! " ( مسلمان هوجاؤ ) تو اس نے جواب میں سر جھکا دیا کہ :

اسلمت لرب العالمین ( ۶ : ۵۶ )

میں " مسلم " هوا تمـام جہانوں کے پروردگار کے نام پر !

پس اُس نے اپنے هاتھہ میں چھري لي ' اور ایک بڑے جلاد کي طرح اُسے پتھر کي چٹان پر تیز کرنے لگا ' تا اپني اُس محبت ما سوی اللہ کي جو اسکے دل میں فرزند محبوب کي ہے ' اور اُس فرزند عزیز کي جسکا عشق حقیقۃ اسلامیہ کي راہ میں آزمایش بن گیا ہے ' اللہ کے نام پر قرباني کردے :

واذ ابتلی ابراهیــم ربہ بکلمات فاتمهمن ( ۲ : ۱۳۲ )

اور جبکہ ابراهیم کو انکے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انھوں نے انهیں پورا کر دکھایا [۱]

جب ایسا هوا تو حقیقۃ اسلامیہ درجۂ تکمیل تک پہنچ گئي اور حضرت ابراهیم و اسماعیل اس منصب رفیع و جلیل تک مرتفع هوے جو اسـلام کا اولین نتیجہ ہے - یعني دنیا میں خـدا کي مـادي و معنوي خلافت و نیابت ' اور اسکے بندوں کي پیشوائي و امامت :

قال اني جاعلک للناس امـامـا - قال و مـن ذریتي ؟ قـال لا ینـال عهدی الظالمین !

جب حضرۃ ابراهیم نے اسلام کي حقیقت کو اپنے اوپر طاري کرلیا تو خدا نے فرمایا کہ اے ابراهیم ! هم تم کو انسانوں کا امام و مقتدا بنانے والے هیں - اسپر انهوں نے عرض کیا : " اور میري اولاد اور پیروؤں میں سے ؟ " فرمایا کہ " هاں ' مگر همارے اس اقرار میں وہ داخل نہیں جو نافرمان هوں ' اور اسلام کي قرباني سے انکار کریں "

پھر یہي سبق تھا جو جبل بوقبیس کي مخفي صحبتوں میں دھرایا گیا ' اور فتح بدر و تسخیر مکہ کے کشورکشایانہ مجمعوں میں جسکے نتائج نظر آئے -

قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکـــم و ازواجکـــم و عشیـــرتکـــم و امـــوال اقترفتموها ' و تجارۃ تخشون کسادها ' و مساکن ترضونها ' احب الیکـــم مـــن اللـــہ و سولہ و جهاد في سبیلہ ' فتربصـــوا حتی یاتي اللہ بامرہ و اللہ لا یهدي القوم الفـــاسقین ( ۹ : ۲۴ )

اے مسلمانو ! اگر تمهارے باپ ' تمهارے بیٹے ' تمهارے بھائي ' تمهاري بیویاں ' تمهارا خاندان ' تمهاري دولت جو تم نے کمائي ہے ' وہ کاروبار دنیوي جسکے نقصان کا تم کو هر وقت اندیشہ رهتا ہے ' اور وہ مکان و جائداد جو تمهیں مطلوب و محبوب هیں ' اگر یہ تمام چیزیں تمهیں اللہ ' اسکے رسول ' اور اُسکي راہ میں صرف جان و مال کرنے سے زیادہ محبوب و عزیز هیں ' تو دین الهي کو چھوڑدو - خدا تمهارا محتاج نہیں ہے - یہاں تک کہ اللہ کو جو کچھہ کرنا ہے وہ کرگذرے - اللہ کي هدایت انکے لیے نہیں ہے جنکے دل میں حقیقۃ اسلامیہ کي جگہ فسق و نفاق بھرا ہے ! "

یہ سبق مومنین اولین اور مسلمین قانتین کے آگے اسلامي قرباني و الهي تفاني کے ایک اسوۂ حسنہ کے ساتھہ پیش کیا گیا اور راستباز روحوں نے اسے قبول کیا - صدیق اکـبر نے اپنا تمام مال لٹا دیا ' امیر مرتضی نے اپني جان گرامي هتیلي پر رکھي - مہاجرین نے اپنے وطن محبوب اور تمام عزیز و اقربا سے رشتہ کاٹا تا خدا اور اسکي صداقت سے انکا رشتہ جڑ جاے - انصار نے اپنے مہاجر بھائیوں کو اپني دولت کے نصف حصے کا مالک سمجھا ' تا انکا خدا انکو اپني پوري محبت و خوشنودي کا مالک بنادے - مدینہ کي گلیوں سے ایک عورت نکلي جس نے اپنا شوهر اور اپني اولاد ایک ایک کرکے حفظ اسلام کیلیے کٹوا دي ' اور اُحد کے دامن میں ایک مومنۂ مخلصہ نے اپنے سینے کو ڈھال بنا کر تیروں کي بارش کو روکا تا کہ خدا کے داعي برحق کے جسم مطہر کو کوئي گزند نہ پہنچے !

ان اللہ اشتري من المومنین انفسهـم و امـوالهـم بان لهـم الجنۃ ' یقاتلون في سبیل اللہ فیقتلون و یقتلون و عداً علیہ حقـا في التـوراۃ والانجیـل والقـران - و من اوفي بعهـدہ من اللہ ' فاستبشروا ببیعکـم الـذي بایعتم بـہ و ذلک هو الفـوز العظیـم ( ۹ : ۱۱۳ )

بیشک اللہ نے مـومنوں کي جانوں کو اور انـکے مال و متاع کو خرید لیا ہے تا کہ انهیں بہشت کي دائمي زندگي بخشے - وہ مومن و مخلص جو اللہ کي راہ میں لـڑتے هیـں اور کبھـي مارتے هیں اور کبھي خود مرتے هیں - تمام اسماني کتابوں میں اِسکا سچا وعدہ کیا گیا ہے - اسکا پورا کرنا خدا نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے اور خدا سے بڑھکر اپنے وعدے کا سچا اور کون هوسکتا ہے ؟ پس اے مسلمانو ! اپنے اس خرید فروخت کي جو تم میں اور تمهارے خدا میں هوئي ہے خوشیاں مناؤ کہ اسمیں تمهارے لیے بڑي هي کامیابي ہے "

آں بیع را کہ روز ازل با تو کردہ ایم
اصلا دراں حدیث اقالہ نمي رود !

یہ تو اسلام کے بازار جاں فروشي کي ابتدائي خرید و فروخت تھي - آگے چلکر یہ حالت قائم نہ رهي ' لیکن تاهم صدیوں تک اسکے شواهد و مناظر ملتے هیں - حتی کہ اگر صلیبي جنگوں کے زمانے کے حالات

[۱] حضرات مفسرین نے اسپر بحث کي ہے کہ اس آیت میں جن آزمایش کي باتوں کي طرف اشارہ کیا ہے وہ کیا تھیں ؟ اور پھر یہ راے قائم کي ہے کہ اُس سے مقصود بعض احکام طہارت وغیرہ هیں ' مثلا ختنہ وغیرہ - لیکن درحقیقت ایسا سمجھنا آزمایش الهي کي صریح تحقیر کرنا ہے - یہاں کلمات سے مراد في الحقیقت وہ آزمایشیں هیں جو حقیقۃ اسلامیہ کے ظہور کیلیے مختلف جسمي و قلبي قربانیوں اور امتحانوں کي صورت میں حضرۃ خلیل کو پیش آئیں اور جنکا ذکر قران کریم میں موجود ہے -

## دنیا کیا کہے ؟

### ایک نہیں بلکہ تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے ہیں

یہ زمانہ حال کی حیرت انگیز ایجاد از کار رفتہ بوڑھوں کیلیے عصاے جوانی کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیمانی ' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفہانی غرضکہ ہر طرح معافظ زندگانی ہیں - معمولی کمزوری کو چند روز میں پورا پورا فائدہ پہنچاتی اور تکان میں حلق سے اوترتے ہی فوراً اپنا اثر دکھاتی ہیں - دل و دماغ کو قوت بخشتی اور عضاے رئیسے کو تقویت دیکر لطف زندگانی دکھاتی ہیں - چہرہ کو با رونق ہاضمہ درست رھاتھہ پاؤں کو چست چالاک کرتی ہیں - مرجھائے ہوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم میں جان ڈالتی ہیں - ایام شباب کی بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجہ سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور ہو چکے ہیں آنکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید ہیں - ڈاکٹر سی - ایم - میڈالست ایل - ایم - اس - فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ زمانہ حال کی حیرت انگیز کامیاب دوا ڈاکٹری یونانی کبیراجی کا نچوڑ ہیں - اور ہر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بھروسہ کے ساتھہ تجویز کرتا ہوں - ڈاکٹر بی - ڈی - معارن مشیر طبی شہنشاہی ٹرف کلب وغیرہ فرماتے ہیں کہ کایا پلٹ میں کوئی چیز ضرر رساں نہیں بلکہ نہایت قیمتی و مقوی اجزاء سے مرکب ہیں میں پوری اطمینان کیساتھہ بیکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا ہوں -

ڈاکٹر آر - بی - ایل - ایم - اس کلکتہ فرماتے ہیں کہ کایاپلٹ نامردی - جریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید گولیاں ہیں از زمرہ نے تو اسکی خوبیوں کو بہت کچھہ بڑھا دیا ہے

## مشاهير اسـلام رعايتي قيمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قيمت ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۲ ) حضرت بابا فريد شكرگنج ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۳ ) حضرت محبوب الهي رحمة الله عليه ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۴ ) حضرت خواجه حافظ شيرازي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۵ ) حضرت خواجه شاه سليمان تونسوي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۶ ) حضرت شيخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۷ ) حضرت امير خسرو ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۸ ) حضرت سرمد شهيد ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جيلاني ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعايتي ۱ آنه [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۱۲ ] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعايتي ۱ آنه [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۴ ) حضرت شيخ بهاالدين ذكريا ملتاني ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه ( ۱۵ ) حضرت شيخ سنوسي ۳ آنه رعايتي ۱ آنه ( ۱۶ ) حضرت عمر خيام ۳ آنه رعايتي ۱ انه ( ۱۷ ) حضرت امام بخاري ۵ آنه رعايتی ۲ آنه ( ۱۸ ) حضرت شيخ محي الدين ابن عربي ۴ آنه رعايتي ۶ پيسه ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۰ ) نواب محسن الملك مرحوم ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذير احمد ۳ انه رعايتي ۱ انه ( ۲۲ ) آنريبل سرسيد مرحوم ۵ رعايتي ۲ انه ( ۲۳ ) رائٹ انريبل سيد امير علي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۲۴ ) حضرت شهباز رحمة الله عليه ۵ آنه رعايتي ۲ آنه ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحميد خان غازي ۵ انه رعايتي ۲ انه ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۷ ] كرشن معظم ۲ آنه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۸ ] حضرت ابو سعيد ابوالخير ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر كليري ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۰ ] حضرت ابونجيب سهروردي ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۳۱ ] حضرت خالدبن وليد ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انه رعايتي ۲ انه ۲ پيسه [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدين فاتح بيت المقدس ۵ انه رعايتي ۲ انه [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انه رعايتي ۶ پيسه [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۶ انه رعايتي ۱۰ پيسه [ ۳۶ ] حضرت امام جنيد ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزيز ۵ - آنه - رعايتي ۲ - آنه ( ۳۸ ) حضرت خواجه قطب الدين بختيار كاكي ۳ - آنه رعايتي ۱ - آنه ( ۳۹ ) حضرت خواجه معين الدين چشتي ۵ - آنه - رعايتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شير پليونا اصلي قيمت ۵ آنه رعايتي ۲ آنه - سب مشاهير اسلام قريباً در هزار صفحه

ان کے علاوہ ہمارے پاس انگنت رجسٹرڈ سرٹیفکٹ موجود ہیں ' لیکن آپکا تجربہ سب سے بڑا سرٹیفکٹ ہے آزمائیے و لطف زندگی اٹھائیے ہمارا دعوی ہے اگر آپ چالیس روز حسب ہدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمام امراض سے شفاء کلی حاصل کرینگے - اگر آرام نہ ہو تو حلفیہ لکھدیجیے آپکی قیمت واپس پرچہ ترکیب ہمراہ مع چند مفید ہدایات دیا جاتا ہے جو بجائے خود وسیلۂ صحت ہیں - ان خوبیوں پر بھی قیمت صرف ایکروپیہ فی شیشی اور ۶ شیشی کے خریدار کو ۵ روپیہ ۸ آنہ نمونہ کی گولیاں ۴ آنہ کے ٹکٹ آنے پر روانہ ہو سکتی ہیں جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاہئے -

ایجنٹوں کی ہر جگہہ ضرورت ہے

المشتہر

منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۷-۱ کلکتہ

## تین لاکھ روپے

مورنامی چٹھی رساں کو جس نے ہماری کمپنی سے صرف ایک نیا ما بانڈ خریدا تھا انعام ملگیا پریمم بانڈ یورپین گورنمنٹوں کے جاری کردہ ہیں ' جسطرح کہ تمسکات عثمانیہ اسی کرور پونڈ سرمایہ ہے لاکھوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے ہیں انعام آجاے خریدار مالا مال ورنہ رقم قائم - قیمت ایک نیا ما بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے قسط ایک سال تک پہلی قسط بھیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل ہوجاتا ہے - دنیا میں کوئی طریقہ اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں مفصل کتاب و حالات ایک پیسہ کے کارڈ پر ہم مفت روانہ کرتے ہیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت ہاے یورپ انارکلی لاهور-

كي قيمت يک جا خريد كرنيسے صرف ۲ روپيه ۸ - انه - ( ۴۰ ) دو رهنكان پنجاب كے اولياے كرام كے حالات ۱۲ - انه رعايتي ۶ - انه ( ۴۱ ) آئينه خود شناسي تصوف كي مشهور اور لاجواب كتاب خدا بيني كا رهبر ۵ انه - رعايتي ۳ - انه - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه رعايتي ۶ - انه - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبريز ۶ - انه - رعايتي ۳ انه - كتب ذيل كي قيمت ميں كوئي رعايت نهيں - [ ۴۴ ] حيات جاوداني مكمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جيلاني ۱ روپيه ۸ انه [ ۴۵ ] مكتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈيڑهه هزار صفحه كي تصوف كي لا جواب كتاب ۶ روپيه ۷ انه [ ۴۶ ] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت كے حالات اور ارشادات ۲ روپيه ۸ انه [ ۴۷ ] رموزالاطبا هندوستان بهر كے تمام مشهور حكيموں كے باتصوير حالات زندگي معه انكي سينه به سينه اور صدري مجربات كے جو كئي سال كي محنت كے بعد جمع كئے گئے هيں - اب دوسرا ايڈيشن طبع هوا هے اور جن خريداران نے جن نسخوں كي تصديق كي هے انكے نام بهي لكهدئے هيں - علم طب كي لاجواب كتاب هے اسكي اصلي قيمت چهه روپيه هے اور رعايتي ۳ روپيه ۸ انه [ ۴۸ ] الجريان اس نا مراد مرض كي تفصيل تشريح اور علاج ۲ انه رعايتي ۳ پيسه [ ۴۹ ] صابون سازى كا رساله ۲ انه رعايتي ۳ پيسه ( ۵۰ ) انگلش ٹيچر بغير مدد استاد كے انگريزي سكهانے والي سب سے بهتر كتاب قيمت ايک روپيه ( ۵۱ ) اصلي كيميا گري يه كتاب سونے كي كان هے اسميں سونا چاندي رانگ سيسه - جسته بنانے كے طريقے درج هيں قيمت ۲ روپيه ۸ آنه

ملنے کا پتہ — منيجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدين ضلع گجرات پنجاب

سعادت فلاح دارین - قرآن کریم - بیش قدر تفاسیر - اکسیر صفت کتب دینی و تاریخی و اسلامی - اور بیسیوں دیگر مفید و دلچسپ مطبوعات وطن کی قیمتوں میں یکم مارچ ۱۴- بروز اتوار - کیلئے معقول تخفیف ہوگی - مفصل اشتہار مع تفصیل کتب بوابسی منگا کر ملاحظہ کیجیے - تا کہ آپ تاریخ مقررہ پر فرمایش بھیج سکیں -

منیجر وطن لاہور

# جــزائر فیلی پــائن ( امــریکا )

اور تبــلیغ و دعــوة اســـلام

## حضرت شیخ الاسلام کا مـــراسلہ

مولانا - السلام علیکم و رحمة الله و برکاته - بعنایۂ تعالے بدیار فیلیپین رسیدم - بوقت رسیدن ستون کشتی با لواے حشمت نماے عثمانی مزین بود - والی سابق زامبوانگا که در سال گذشته باستانبول آمده بود در کنار دریا منتظر من بود ' و برابر او هزارها اهل اسلام استاده بودند - کنار دریا سر تا پا با لواے عثمانی آراسته بود - وقتیکه از کشتی بیرون آمـــدم ' نشان ذی شان عثمانی بر سینهٔ نا چیز آویخته بود ' با کمال عزت بخانهٔ والی مذکور رسیدیم ' و زیاده تر مسلمانان را قبول کردیم - کرنیل فنلی که والی گذشته است ' مرا بحضار مجلس بطور شیخ الاسلام و وکیل خلیـــفۂ اعظم تقدیم کـــرد ' و بعد از رسیدن مراسم استقبال بختام ' نطقی مناسب حال و مقام ایراد کردم و وظائف اهل اسلام که مناسب حال و وقت است با افادهٔ سادہ ایضاح کردم - حکومت امریکا این داعی جناب را بطور رئیس مسلمانان و لقب شیخ الاسلام قبول کرد - و بوکالت من از جانب خلیفۂ اعظم در امر اقامۂ ستون دین مبین ابراز حرمت کرد - و امور مذهبیۂ سکان مورو را دیدن بمن حواله کرد ' تا باکنون بسیار بلده هاے اسلامی را زیارت کرده ام - و در نتیجهٔ تدقیق فهمیدم که مسلمانان این دیار بسیار جاهل و وحشی و فقیرند ' و براے تاسیس مساجد و مدارس دینیه از جانب حکومت مدد ندارند - معیشت اینان علی الاکثر بصید ماهی منحصر است - از نابودن مساجد بعض اعداے دین مبین این مومنان جاهل را به بے دینی گرفتار خواهند کرد ' و این امر در اخبار امریکه هم نوشته اند - بنا برین بسیار مبشرین مسیحیت ( مشنری ) بجزائر مورو آمده اند که درمیان ایشان یک راهبهٔ ملیوندار هم هست - اکنون بر مسلمانان چار اقطار عالم واجب است که بامـــداد این اخوان شتاب کنند ' و از جناب مولانا نیازم آنست که از ارباب جود و سخاء اسلام در هذه اعانهٔ کافی جمع بفرمایند ' و بر جنـــاح شتابی بنام این عاجـــز بفرستند که فی الحال بتاسیس مـــدارس دینیهٔ لازمه آغاز بکنم - و بتخلیص این اخوان از دندان آز مسیحیت با صرف نقود و تعلیم علوم کوشش بعمل آید - والله ولی التوفیق - اعانه هاے آینده را بر صحائف اخـــبار عالم اعلان خواهم کرد - و در انجام هر سال خلاصهٔ اعمال ناچیز را بعالم اسلام خواهم تعریف کرد - والسلام علیکم -

شیخ الاســلام در جــزائر مورو :

محمد وجیه الجیلانی



مسٹر فنلی سابق گورنر فلی پائن

## الهـلال :

مندرجۂ بالا تحریر حضرة الفاضل المحترم ' السید محمد وجیه النابلسی شــیخ الاسلام جزائر فیلی پــائن کی ھے جو انھــوں نے ایڈیٹر الهــلال کے نام جزیرۂ مورو واقع فیلی پائن سے روانہ کی ھے - سید موصوف کا تذکرہ الهلال میں هوچکا ھے - آگرہ میں جب آنسے ملاقات هوئی تو میں نے عرض کیا تھا کہ جزائر میں پهنچکر محض اپنے سرکاری و ظیفہ پر هی قناعت نہ کرلیں ' بلکہ ایک داعی اسلام کی حیثیت سے وهاں کے حالات کا مطالعہ کریں ' اور وهاں کے مسلمانوں کی اصلاح دینی و تعلیمی کی اور علی الخصوص دیسی آبادی میں تبلیغ اسلام کی سعی بلیغ کریں -

چنانچہ وہ اس فارسی مراسلہ میں لکھتے هیں :

" میں جب فیلی پائن پہنچا تو میرے جہاز کے مستولوں پر عثمانی علم لهرا رهے تھے - ساحل پر مسٹر فنلی گورنر جزائر مع ایک جم غفیر کے استقبال کیلیے موجود تھے - راستہ عثمانی بیرقوں اور جھنڈوں سے مزین تھا - میں نے سب سے زیادہ توجہ اپنے شکستہ حال اخوان مسلمین پر کی - ساحل سے گورنر کی کوٹھی پر گئے - وهاں ایک بڑی مجلس منعقد هوئی اور گورنر نے بہ حیثیت شــیخ الاسلام جــزائر و نائب حضرۃ خلیفــۃ المومنین مجھے پیش کیا - جسکے بعد میں نے مناسب وقت تقریر کی -

حکومۃ امریکا نے مجھے یہاں کے مذهبی امور بکلی سپرد کردیے هیں اور میں مشغول تحقیق و تفتیش هوں - یہاں کے مسلمانوں کی حالت بہت افسوس ناک ھے - جہل اور فقر ' دونوں میں مبتلا هیں - انکی معیشت مچھلی کے شکار پر ھے ' اور یہی خزانۂ سمندر انکا راس المال ھے - نتیجہ یـــہ ھے کہ مسیحی مشنری پہنچ گئے هیں ' جنکے ساتھ ایک کروڑ پتی کیتھولک نن بھی ھے اور لوگوں کو ترک دین کی دعوت دے رهے هیں - امریکا کے اخبارات میں بھی یہاں کی مشن کی نسبت مذاکرات شائع هوے هیں -

ایسی حالت میں همیں تبلیغ اسلام اور اصلاح حال مسلمین جزائر میں نہایت جلدی کرنی چاهیے - میں آپسے التجا کرتا هوں کہ هندوستـــان کے اهل خیر کو اس طرف توجہ دلائیے کہ مجھے مالی مدد دیں ' تاکہ میں یہاں باقاعدہ تعلیم و تبلیغ کا کام کرسکوں ' اور چند دینی مکاتب جاری کردوں - مجھے جسقدر اعانت عالم اسلامی سے ملے گی ' آپ اخبارات میں نام بنام شائع کرتا رهونگا "

یقیناً حضرۃ شیخ کی صداء طلب مستحق صد توجہ و اعتنا ھے ' اور یہ الله کے هاتھہ میں ھے کہ جس کام کیلیے چاهے لوگوں کے دلوں کو کھول دے - یہ تمام کام در اصل اب اس اسلامی مشن کے ماتحت هونے چاهئیں جسکے قائم کرنے کا آخری وقت گذر رها ھے -

شیخ موصوف کا پتہ یہ ھے - ٹکٹ ۲ - آنے کا لگانا چاهیے :

H. A. Asseyed Mahammad Wajih Sheikh-ul-Eslam in the Moro Province Zomboonga.
Mindanao
(Philippine)

## شمس العلما ڈاکٹر سید علی صاحب بلگرامی

## ایم - اے - پی ایچ - بیرسٹر ایٹ لا کی

# میــڈیکل جیــورس پــروڈنس

یعنی طب متعلقه مقدمات عدالت پر

### حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معني ان الفاظ میں بیان کیے هیں :—

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کي تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا بالجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شہادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نہیں هے تو شہادت و ثبوت کے مواقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نہیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

### عــدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملکر انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بہت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آگئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

### مقــدمات قــتــل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابــدهي ( ۳ ) شہادت قرینه ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پهانسي یا گــلا گهوٹنا وغیرہ -

### عــورتــوں کے متعلق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچه کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -

( ۱ ) معدني سمیات ( ۲ ) فلزي سمیات ( ۳ ) نباتي سمیات ( ۴ ) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

### امــور متفرقه کے متعلق

( ۱ ) زندگی کا بیمه ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کي سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معاني ربط مضمون سے ذهن نشیں هو جاتے هیں -

مدت هوئی که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب، کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نہیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائدہ کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبدالله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

## مــولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتــابیں

( از مــولانا شبلــي نعمــاني )

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هات آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملـک کي خــوش قسمتي هے که مــولوي عبــدالله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نہیں اور خزانۂ عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عہد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تــک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هــزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نہیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :—

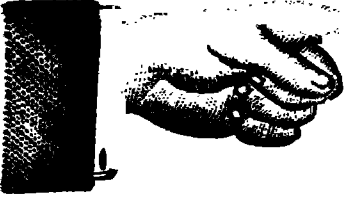
مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

ســرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :—

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

# جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جاں بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجہ سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلادونا ' دوتّاسراي ' اوڈاڈد دیکر بنتي هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمہ کي دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماري هي بات نهیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ



دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وہ بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلی بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامی هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑہ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹي بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے
المشتہر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجہ سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بھي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائدہ دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئی هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبہ ۳ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کي ضرورت نہیں هے - قیمت في ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویہ زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکہ چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگلہ افضل گنج - حیدر آباد دکن




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر ' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نہ تو سردي سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

# مسیح انٹی ملیریا مکسچر
## اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یہ بھي هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر ' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

## هر فرمایش میں الهلال کا حوالۂ دینا ضروری هے



PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تہنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین — القرآن الحکیم

# الہلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
تیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648.

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۱

Calcutta : Wednesday, March 18 1914.



سد ہندیہ کا افتتاح بغداد میں
قاضی بغداد ، گورنر ، و حکام و اشراف شہر-

قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

AL - HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod street.
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs.8
Half-yearly „ „ 4-12



مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقـام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریت
کلکته
ٹیلیفـون نمبـر ٦۴٨

قیمت
سالانه ۸ روپیه
ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۱ | کلکته : چہارشنبه ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, March 18 1914.

# ایک عظیم الشان دینی تحریک کی انتہائی تخریب

مسئلۂ بقاء ندوة العلماء

## طلباے دار العلوم کی اسٹرائک

بیس سال ہوے جب ندوة العلما نے اپنی پہلی صدا بلند کی - اُس نے اپنے مقاصد کا اعلان کیا ' جنمیں سب سے اہم ترین مقاصد یه تھے : رفع نزاع باہمی ' حفظ کلمۂ اسلام و خدمت ملت کے لیے تمام علما کا اجتماع و اتحاد ' اشاعت اسلام ' اصلاح نصاب قدیم ' تدوین علم کلام جدید -

لیکن اُس نے دیکھا که مصائب شدید ' موانع لا علاج ' اور وسائل عمل و نجاح مفقود ہیں - سب سے پہلے ضرورت جس چیز کی ہے وہ یه ہے که ہم میں ایسے علماء حق پیدا ہوں جو وسعت نظر و تبحر علمی کے ساتھه موجودہ عہد فلاکت کی تمام مصیبتوں کا علاج بھی اپنے اندر رکھتے ہوں - سب سے بڑھکر اہم مقصد اشاعت اسلام ہے - اسکے لیے ملک کے اندر صاحبان ایثار و فدا کاران مذہب علما چاہئیں ' اور ممالک متمدنۂ خارجه کیلیے ایسے روشن ضمیر و کارداں جو علوم حقۂ اسلامیه کے ساتھه یورپ کی زبانوں سے بھی ماہر ہوں ' نیز علوم و فنون حدیثه سے بھی واقفیت رکھتے ہوں -

لیکن بدبختی یه ہے که ایسے لوگ ہم میں ناپید ہیں - یہی حال تمام دیگر مقاصد و اعمال کا ہے -

پس سب سے پہلے ایک ایسا مدرسه قائم کرنا چاہیے جسکی تعلیم سے مقصود و مطلوب اشخاص پیدا ہوسکیں - چنانچه مدرسه قائم ہوا -

* * *

بہت سے لوگوں کو ندوہ کے مقاصد سے تشفی نه ہوئی - خود موجودہ علماء میں سے ایک گروہ کو غلط فہمیاں ہوئیں - باہمی نزاع کا ایک نیا طوفان اٹھا - پھر گورنمنٹ کی سوء ظنی نے رہی سہی امیدیں بھی خاک میں ملادیں - نئے تعلیم یافته اشخاص سمجھے که یه انگریزی تعلیم کا رقیب ہے - قدیم گروہ نے کہا که نئے خیالات کی ایک دوسری صورت ہے - اُسے اپنوں میں بھی سمجھنے والے اور سچا درد رکھنے والے' نه ملے - غرضکه زمانے نے اپنی ایک قیمتی متاع کو پا کر کھو دینا چاہا ' اور غفلت و حوادث نے اسکا سامان مہیا کیا : و کانوا فیه من الزاہدین !

اُسکے بعد پھر ایک نیا دور شروع ہوا ' اور موانع راہ بظاہر ایک ایک کرکے ہٹنا شروع ہوے - قوم نے بھی توجه کی ' مالی حالت بھی درست ہو چلی - تعمیرات کا سلسله شروع ہوا ' کچھه اشخاص دار العلوم سے پیدا ہوے جنکی قابلیت کا ملک نے اعتراف کیا ' اور وہ وقت قریب آیا که ملک اسکی جانب پوری توجه کرتا ' اسکے اندرونی مفاسد کی اصلاح کی جاتی ' اور اسکے باطن کو بھی مثل اُسکے ظاہر کے صاف و بہتر بنایا جاتا - لیکن جبکه امیدیں قوی اور توقعات شاد کام ہوئیں' تو یکایک حوادث و غفلت اور فتنۂ و فساد نے واقعات کا دوسرا ورق اولٹا ' اور مثل بیت المقدس کے ہیکل کے جسکے دو مرتبه تباہ ہونے کی تورات میں خبر دی گئی تھی ' ندوہ پر بھی دوسری تباہی کا دور شروع ہوگیا : بعثنا علیکم عباداً لنا اولی باس شدید ' فجاسوا خلال الدیار و کان وعداً مفعولا ( ١٧ : ٥ )

* * *

بیت المقدس کے لیے دو بربادیوں کی خبر دی گئی تھی جو بنی اسرائیل کی شامت اعمال سے آنے والی تھیں - پہلی بخت نصر کی چڑھائی اور دوسری ٹیٹس شاہ روما کی : و قضینا الی بنی اسرائیل لتفسدن فی الارض مرتین ' و لتعلن علوا کبیرا ( ١٧ : ۴ ) -

پہلی بربادی کے بعد عزیر نبی کی آہ و زاری نے سلیمان کے ہیکل اور اسرائیل کے گھرانے کو بچالیا پر دوسرے کے بعد ہمیشه کیلیے شام کے مقدس مرغزار اجڑ گئے -

کیا ندوة العلما پر بھی یه دوسری تباہی آخری ہے ' اور کیا یہود ہذہ الامة کی بد اعمالیوں سے یه دوبارہ اُجڑکر پھر آباد نہوگا ؟

و قال رسول الله صلی الله علیه و سلم : لتتبعن سنة من کان قبلکم ( ای الیہود ) باعاً بباع ' و ذراعاً بذارع ' و شبراً بشبر ' حتی لو دخلوا فی حجر ضب ' لدخلتم فیه ! !

* * *

خود ندوة العلما کے اعتراف سے لوگوں نے انکار کیا ' مگر اسکے مقاصد صحیحه کے اعتراف سے گریز کرنا زمانے کی طاقت سے باہر تھا - اُنکی حقیقت خود زمانے اور وقت ہی کے حکم کا نتیجه تھی اور انسان سمندر کی موجوں سے لڑ سکتا ہے ' پہاڑوں کی صفوں کو چیر سکتا ہے ' طوفان اور بجلی پر فتح یابی حاصل کر سکتا ہے ' پر زمانے سے لڑنے کی اُسے تلوار نہیں دی گئی ہے - و قال علی علیه السلام : لا تسبو الدہر ' فان الدہر ہو الله -

# [ 30 ] خیالات آزاد

جو اردھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولا بصار ہے - ذیل کے پتے سے ریلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

المشتہر

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

# [ 8 ] ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک کے خاندانی مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ہیں) عالی شان کار و بار' صفائی' ستھرا پن اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ :

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت۔ (خط کا پتہ)

منیجر ہندوستانی دوا خانہ - دہلی

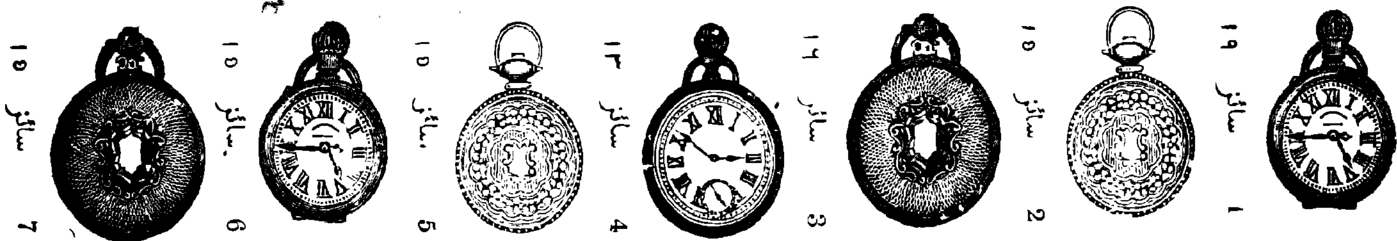
[ 27 ] زندہ دل نوجوانان ملک کا ماہوار رسالہ " ظریف "

اغراض و مقاصد

( ۱ ) زندہ دلی و ظرافت کی روح پھونکنا -
( ۲ ) سنجیدہ مہذب مذاق فراہم کرنا -
( ۳ ) مشرقی دماغ کو مغربی مذاق سے آشنا کرانا -
( ۴ ) ادبی - مذاق کو نشو و نما دینا -
( ۵ ) اخلاقی و روحانی سبق سکھانا -

چندہ سالانہ رؤسا سے ۵ روپیہ امراء سے ۳ روپیہ عام شائقین ایک روپیہ ۱۲ آنہ ملنے کا پتہ - دفتر رسالۂ ظریف - کینیڈی ہال - لاہور -

[5]



1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مثل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ
3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ
4 — چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ
5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ
6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ
7 — کرو وائزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.



اور اُسکي خرابي نا قابـل دفع هے تو اُسے مت هي جانا چاهيے ' ليکن متنا چاهيے - اس طرح سسک سسک کر دم نهيں توڑنا چاهيے که اسکے ماتم گذار تماشا ديکهيں ' اور کسي سے اتنا بهي نهو که دست علاج کي جگهه خنجر هلاکت هي کو کام ميں لاے !

گيـرم کـه وقت ذبح تپيـدن گناه من
ديدن هلاک و رحم نه کردن گناه کيست ؟

ليکن ابهي مرض لا علاج نهيں هوا اور درستگي ممکن هے - وه بيس سال کي کوششوں کا نتيجه هے اور ايک ايسا کام هے جسميں اصلاح کے سوا اور سب کچهه موجود هے - اگر هم اُسکي اصلاح کرسکيں تو زمانۂ حال کي ايک بهترين درسگاه بن سکتي هے - وه اُن تمام ضرورتوں کو پورا کرسکتي هے جنکو اب هر شخص محسوس کر رها هے ' کيونکه اصلاح ملت اور حفظ و تبليغ اسلام کے تمام کاموں کيليے وه ايک بنا بنايا هوا مرکز هے -

## الاصۀ مطـالب

پس موجوده وقت کے کاموں ميں سب سے زياده اهم کام مسلمانوں کيليے يه هے که وه نـدوة العلما کي اصـلاح کي طرف متوجه هوں اور اسکے تمام مفاسد و نقائص کو سمجهکر ايک فيصله کن اور آخري انتظـام کرديں تا که وه ايـک باقاعده اور منظـم درسگـاه کي صورت اختيار کرلے -

طلبا کي موجوده اسٹرائک بهي در اصل انهي نقائص کا نتيجه هے - پس هم کو نظر محض ايک دو نتيجوں هي پر نهيں رکهني چاهيے بلکه اصلي علتوں اور سببوں کو دور کرنا چاهيے -

اس امر سے کوئي انکار نهيں کرسکتا که مولانا شبلي نعماني نے ندوة العلما کو دوباره زنده کيا اور اسکے ليے بهت سي خدمتيں انجام ديں' ليکن افسوس که انهوں نے کبهي اسکے اندروني مفاسد کو دور کرنے کيليے قوت صرف نه کي ' اور اسکي بے ضابطگيوں سے قـوم کو خبر دار نه کيا ورنه يـه وقت بد کبهي بهي نه آتا - يه انـکي ايک ايسي کمزوري تهي جسپر انهيں خود بهي اپنے تئيں ملامت کرنا چاهيے - اب صرف مولانا شبلي سے توقعات رکهنا بهي بے سود هے جيسا که بهت سے لوگ کهه رهے هيں - کوئي کام جو صرف اشخاص کي اميد پر هو ' زنده نهيں رهسکتا ' اور اگر ندوة العلما صرف مولانا شبلي هي کے دم سے هے تو ندوه کي قسمت پر رونا چاهيے جو ايک ايسے ستون پر کهڑا هے جو هميشه قائم نهيں رهيگا -

ندوه کو قوم کے هاتهه ميں آنا چاهيے - اب تک وه ايک ايسي قومي جائداد هے جسکي سند تو قوم کي جيب ميں هے پر قبضه اُسکا نهيں هے -

اس بارے ميں اصلي اور صحيح ترتيب عمل يه هے :

( ۱ ) سب سے پہلے اسکي موجوده حالت کا سوال هے - پوري بے قاعدگي کے ساتهه اسکے ليے نئے عهده دار منتخب کيے گئے هيں جسکي تفصيلي سر گذشت " مدارس اسلاميه " کے سلسلے ميں آينده نمبر پيش کريگا - اسکا نتيجه يه هے که ندوه نے اپنے اصلي مقاصد بالکل کهو ديے هيں' اور جمهور کي آواز اُسميں کوئي چيز نهيں اسي طرح دار العلوم کا انتظام بالکل ابتر هوگيا هے - شکايتوں کا ايک پورا سلسله هے - طلبـا سے حيثيت تعليمي بالکل مفقود هوگئي هے - انهوں نے تعليم چهوڑ کر اسٹرائک کر دي هے -

( ۲ ) اسکے بعد اصل ندوه کے نظام و اساس کا سوال هے - جب تـک ايک مرتبه اُسے از اول تا آخر نظر ڈالکر درست نه کيا جائيگا ' کچهه بهي نهوگا - اسکے قواعد و ضوابط بالکل بدل ديے گئے هيں - جماعت کو اسميں کوئي دخـل نهيں - ارکان انتظامي کا دائـره چند خاص خيال کے لوگوں ' اپنے دوستوں اور رفيقوں ' يا ايک هي خانـدان کے بهت سے لوگوں سے بهر ديا گيا هے - تنگ خيالي اور فريقانه تعصبات سے پورا پورا کام ليا گيا هے - ترتيب عمل و تقسيم کار کا وجود نهيں - خود دارالـعلوم کيليے کوئي مکمل نظام و دستور العمل نهيں هے - ان تمام اساسي امور کي اصلاح هوني چاهيے -

( ۳ ) سب سے آخر ندوه کے مقاصد اور اصول عمل کا مسئـله هے - وه اصلاح ديني کي ايک تحريک هے جو درس علوم صحيحهٔ اسلاميه اور طريق ارشاد و هدايت ديني کي راه سے کام کرنا چاهتي هے - پس اسکا محور عمل کيا هونا چاهيے ؟ اس بارے ميں ميرے بعض خاص خيالات هيں ' اور ميں ندوة العلما کے کاموں سے متعدد امور ميں اصولي اختلاف کرنے کے وجوه رکهتا هوں - پس اس مسئله پر بهي ايک نظر ثاني هوني چاهيے -

* * *

ان امور کے حصول کا طريقه يهي هے که سب سے پہلے ايک معتمد کميشن يا مجلس قائم هو جو موجوده نقائص کي تحقيقات کرے - اسکے بعد ايک عظيم الشان نيابتي جلسه منعقد هو ' اور وه ندوه کو اسکي زندگي کا آخري فيصله سناے -

تمام ارباب درد و کار کو اسکے ليے اپني صدائيں بلند کرني چاهئيں اور حس کار و جوش عمـل کا ثبوت دينـا چاهيے -

و ما تشاؤن الا ان يشاء الله - ان الله کان عليما حکيما -

# اسٹـرائـک

الحمد لله که ندوه کے معاملات کي طرف سے جو عام غفلت چهائي هوئي تهي ' وه دور هونا شروع هوگئي هے - وقت اور حقيقت کي کوئي صدا بيکار نهيں جاسکتي - پچهلا الهلال بده کے دن ڈاک ميں پڑا هے اور جمعه يا سنيچر کے دن باهر پڑها گيا هے - آج پير کا دن هے - اس حساب سے جو خطوط اور مراسلات کل سے آج تک دفتر ميں پہنچے هيں ' وه عين اُسي دن لکهکر ڈاک ميں ڈالي گئي هونگي جس دن الهلال پہنچا هے - تاهم اسطرح کي مراسلات کي تعداد تيس چاليس سے کم نهيں اور يه بهت بڑا ثبوت تنبه و ايقاظ غفلت کا هے - و لله عاقبة الامور -

* * *

اسٹرائک بدستور قائم هے - ايک مراسله نگار کے خط سے معلوم هوا هے که طلبا اپني شکايتوں کے متعلق ايک تحرير شائع کرنے والے هيں - جو حالات هم تک پہنچے هيں اگر وه صحيح هيں تو افسوس کرنا پڑتا هے که اسٹرائک کے بعد سے جو سلوک نئے حکام ندوه کررهے هيں وه سخت باز پرس کا مستحق هے - انکو چاهيے تها که وه نرمي سے پيش آتے که اصلاح حال کا سب سے بڑا حربه يهي هے ' اور پهر باقاعدگي کے ساتهه انکي شـکايتوں کو سنتے - مگر معلوم هوا هے که انهوں نے پہلے جبر و تشدد کے اظهار سے کام لينا چاها ' اسميں ناکام رهے تو کهانا بند کرديا - اس سے بهي کچهه نهوا تو بورڈنگ سے نکل جانے کي اور پوليس سے مدد لينے کي دهمکي دي ' اور صاف انکار کرديا که هم طلبا سے کچهه سننا نهيں چاهتے - اگر واقعي ايسا هي کيا جارها هے تو ندوه کي بربادي کي يه آخري ذمه داري هے جو يه لوگ اپنے سر لے رهے هيں ' اور وه ياد رکهيں که يه ذمه داري انکي تمـام پچهلي ذمه داريوں سے بهي بڑهکر انکے ليے خطرناک هے -

انکو چاهيے تها که وه شکايتوں کو سنتے اور اگر انکے وجوه سے انکار هے تو قبل اسکے که باهر سے کميشن قائم هو ' خود هي ايک کميشن غير متعلق لوگوں کا قائم کرديتے - يه کميشن ايسے لوگوں سے مرکب هوتا جو طلبا اور حکام ندوه ' دونوں کے الگ الگ معتمد هوتے - پهر طلبا کو انکے سامنے پيش کرتے - اظهارات ليتے اور معامله صاف هوجاتا - دنيا بهر ميں کام کرنے کا يهي طريقه هے -

پھر دیکھو کہ خود ندوہ تو بے حس و حرکت پڑا رہا ' لیکن اسکی صدائیں کس طرح تمام عالم اسلامی میں جنبش پیدا کرتی رهیں ؟ مسلمانان روس نے ٹھیک ٹھیک اُسی کے سے مقاصد کو اپنے کاموں کا پروگرام بنایا ' بخارا میں خود رئیس وقت نے اصلاح نصاب قدیم کیلیے کمیٹی بنائی' مصر میں "مدرسۂ دعوۃ و ارشاد" اسی کی تقلید میں بنایا گیا -

خود هندوستان کے اندر بھی دیکھو کہ کیا هوا اور کیا هو رها ہے ؟ اور پھر سونچو کہ ندوہ کس طرح اپنا کام چپکے چپکے انجام دیتا رها ؟

درس قدیم کے سب سے بڑے مرکز مدرسۂ عربیہ دیوبند میں " جمعیۃ الانصار " قائم کی گئی' اور اس طرح اعتراف کیا گیا کہ مدرسہ میں طلبا کو تعلیم دینے کے علاوہ کچھہ اور کام بھی ضروری هیں جنکے لیے سالانہ اجتماع هونے چاهیئں' اور نیز یہ کہ نئی ضرورتوں کے وجود سے انکار نہیں - اس سے بھی بڑھکر یہ کہ انگریزی خواں طلبا لیے گئے تاکہ انکو علوم عربیہ کی تعلیم دیکر وقت کی ضرورتوں کا علاج کیا جاے !

اندک اندک عشق در کار آورد بیگانہ را !

جنوبی هند میں مدرسۂ باقیات الصالحات کے اجلاس هوے اور اول سے لیکر آخر تک وهی سب کچھہ کہا گیا جو ندوہ کہتا رها ہے - خود گورنمنٹ نے شملہ میں مشرقی علوم کے احیاء کیلیے کانفرنس منعقد کی اور کلکتہ یا دهلی میں نئی درسگاہ کی تجویز ہے :

لالہ ساغر گیر و نرگس مست و بر ما نام فسق !
داوری خواهم مگر یارب کسرا داور کنم ؟

ندوہ کی حقیقت کا سب سے آخری اعلان دهلی کی ایک نئی انجمن ہے جو " نظارۃ المعارف القرانیہ " کے نام سے مولانا عبید اللہ صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیوبند نے قائم کی ہے - اسکا مقصد یہ ہے کہ انگریزی خواں فارغ التحصیل طلبا کو لیکر قران و حدیث اور بعض کتب اسرار الدین کا درس دیا جاے اور اس طرح اشاعت و صیانت اسلام کیلیے نئے علما پیدا کیے جائیں :

خواهم کہ دگر بتکــدہ سازیم حرم را

ندوہ وهی کہتا تھا جو آج کیا جا رها ہے' لیکن فرق یہ ہے کہ اگر اسکی فریادوں پر اُس وقت کان دھرا هوتا تو آج اس منزل کا بڑا حصہ طے هوگیا هوتا ' اور هم میں هر طرح کے کاموں کیلیے وہ قحط الرجال نہ هوتا جو نظر آ رها ہے - لیکن اب حالت یہ ہے کہ بیس پچیس برس کی غفلت کے بعد لوگ وهاں پہنچے هیں ' جہاں سے ندوہ نے ایک قرن پہلے اپنا سفر شروع کرنا چاها تھا :

انچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از خرابی بسیار

* * *

آج هر طرف اشاعت اسلام کے کاموں کو لوگ محسوس کر رہے هیں اور لارڈ هیڈلے کے اسلام لانے کے واقعہ سے لوگوں میں از سر نو اسکا خیال پیدا هوگیا ہے کہ ممالک یورپ میں اسلام کے داعی بھیجے جائیں تاکہ اسلام کی تبلیغ خارجہ کا کام شروع هو - لیکن کیا یہ کام بغیر انگریزی داں و نئے تعلیم یافتہ علما کے انجام پاسکتا ہے ' اور کیا اسکے لیے علما هم میں موجود هیں ؟

اگر نہیں هیں تو درسگاہ کی ضرورت ہے - پھر یہ کیسی غفلت شدید ہے کہ دار العلوم ندوۃ العلما صرف انہی مقاصد کیلیے پیشتر سے قائم ہے- وہ اپنی تاسیس و تعمیر کی ابتدائی منزلوں سے گذرچکا ہے - اسکا وجود قوۃ سے فعل میں آچکا ہے اور صرف تکمیل و اصلاح کا محتاج ہے - هم اُسکی تباهی و بربادی کو گوارا کر رہے هیں اور اپنی ایک بنی بنائی هوئی متاع عزیز کو اپنے سامنے ضائع هوتا دیکھہ رہے هیں ؟

اس سے بڑھکر غفلت و سرشاری کی مثال اور کیا هوسکتی ہے کہ جن مقاصد کیلیے همارے هاتھوں میں نئے پروگرام اور نئے کاموں کے خاکے هوں' عین اُنہی مقاصد سے خود همارا بنایا هوا ایک کام پیشتر سے موجود هو - هم اُسے تو ضائع کردیں مگر نئے کاموں کی تلاش میں سرگرداں هوں ؟ فما لها ولاء القوم ' لا یکادون تفقهون حدیثا ؟

* * *

البتہ یہ ضرور ہے کہ بحالت موجودہ ندوہ نہ تو قوم کا ہے' اور نہ اسکے کسی مرض کا علاج ہے - اسکا کوئی نظام صحیح نہیں - اسکے دستور العمل میں قوم کی راے اور قوۃ عمل کو کوئی دخل نہیں - اسکی حکومت کا رشتہ صرف چند آدمیوں کے هاتھہ میں ہے اور جب تک مشترکہ اور جمہوری کاموں کے اصولوں پر اسکا دستور العمل نہ بنے گا ' همیشہ اشخاص هی کے هاتھوں میں رهیگا - اسکے انتہائی تغیرات و اعمال کا حق بھی ایک محدود طبقہ کی مجلس خاص کو دیدیا گیا ہے' اور اسیکا نتیجہ ہے کہ وہ محض چند مقامی اور قابض آدمیوں کا کھلونا بنگیا ہے' جو جس طرح چاهیں اپنے اغراض کیلیے اُس سے کھیل سکتے هیں -

اس سے بھی بڑھکر یہ کہ اُس نے اپنی آخری توقعات بھی کھودیں اور چند آدمیوں نے خانہ ساز سازش کرکے نئے عہدہ دار منتخب کرلیے - ایسا کرنا خود ندوہ هی کے دستور العمل و قواعد کے صریح برخلاف ہے - پھر نہ تو قوم اُن اشخاص سے واقف ہے ' نہ انکے کاموں کی اُسے خبر ہے ' اور نہ یہ جانتی ہے کہ جن مقاصد کا ندوۃ العلما ماتم گذار ہے' اُن سے اُنہیں کوئی مناسبت و تعلق بھی ہے یا نہیں ؟

دار العلوم ایک ویرانۂ و خرابہ هوگیا ہے - گرد و خاک کے اندر چند مدرسوں اور طالب علموں کی مٹی هوئی صورتیں نظر آتی هیں' اور وہ بھی قریب فنا هیں - طلبا کی تعداد ایک تہائی سے زیادہ گھٹ گئی ہے' اور انکے اندر ولولۂ تحصیل اور شوق تدریس کی کوئی روح باقی نہیں رهی - انکے دل افسردہ هوگئے هیں اور اپنی حالت پر متاسف هیں - انکو ارباب فن کی صحبت و تعلیم سے محض بربناے بغض ذاتی روکا جاتا ہے ' اور قومی مجلسوں میں شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی - حتی کہ اُنھوں نے اسٹرائک کردی ہے' اور یہ امن مدارس و مجامع کی انتہائی غارت ہے !

کسی مدرسے کی معنوی زندگی کیلیے بڑی چیز یہ ہے کہ اسکے طلبا کے اندر اپنی کالج لائف کی محبت اور ولولۂ و نشاط کار هو - یہی ولولہ انکو سب کچھہ بنانے والا ہے ' ورنہ محض کتابوں کے صفحوں اور معلموں کی زبانوں میں تو کچھہ بھی نہیں هوتا -

لیکن دار العلوم ندوہ کے اندر اب کسی طالب علم کو اپنی زندگی محسوس نہیں هوتی - بہ حیثیت مجموعی انکی اور انکے مدرسہ کی حالت ایسی هوگئی ہے کہ دیکھنے والے کو زندگی کی جگہ ایک معنوی موت کے آثار نظر آتے هیں !

یہ حالت دیکھکر تعلیم کا ایک سرکاری انسپکٹر بھی همارے ماتم میں شریک هوگیا' اور اس نے افسوس کیا کہ گورنمنٹ کا پانچ سو روپیہ ماهوار ضائع جا رها ہے !

کچھہ شک نہیں کہ ان حالات کے ساتھہ ندوہ کچھہ بھی نہیں ہے - اتنا بھی نہیں جتنا کسی دیہات کا مکتب یا کسی پرانی مسجد کے ملا کا صحن درس هوتا ہے - بلا شبہ اگر اسکا مرض لا علاج

طـرف اشارہ کیا تھا - در اصل مقصود اُس سے بھي یہي تھا مگر طبیعت کے غیر تجارتي مذاق نے کھل کر صاف صاف کہنے نہ دیا :

درش کژ گـردش بختم گلـه بر روے تو بود
چشم سوے فلک و روے سخن سوے تو بود !

ہر کام کیلیے طبیعت کي مناسبت اور عادت ضروري ہے - کیا کیجیے کہ کاروباري اور تجارتي باتوں میں اور اپني طبیعت کے مذاق میں اسدرجہ اختلاف و تضاد واقع ہوا ہے کہ مجبوري نے اگر کبھي زور ڈالا بھي اور ارادہ بھي کیا کہ دو چار لفظ زبان سے نـکالیے تو ایک اناڑي اور نوآموز تاجر کي طرح عین خرید و فروخت کے وقت زبان لڑکھڑا گئي :

طفل نادانـم و اول سبق ست !

* * *

یہ خدا ھي خوب جانتا ہے کہ طبیعت کیا چاھتي ہے اور کرنا کیا پڑتا ہے ؟ میں نے بارہا نفرت اور سخت کراہیت کے ساتھہ اپني اس حالت کو دیکھا ہے کہ اصلاح و دعوت کے کاموں کا تو دعوا کرتا ھوں ' لیکن حالت یہ ہے کہ ایک کاروباري دفتر قائم کیا ہے ' جو لوگوں سے قیمت لیتا ہے اور اسکے معاوضہ میں ایک رسالہ چھاپکر تقسیم کرتا ہے - حالانکہ خدمت خلق اللہ کے ولولے کے ساتھہ تاجروں کا سا لین دین کب جمع ھوسکتا ہے ؟ خـدا کے کام کو تجارت کا بازار نہیں بنانا چاھیے - یہ ایثار نفوس و صرف جذبات کي ایک قربانگاہ ہے جہاں تاجرونکا گذر نہیں ' کیونکہ نفع ڈھونڈھنے والوں کیلیے وھاں کوئي سامان نہیں ہے - وھاں کا پیام دعوت صرف اُنھي کے لیے ہے جو سود کي جگہ زیاں کے ' لذت کي جگہ ایذا کے ' جمع کي جگہ خرچ کے ' اور حصول کي جگہ بخشش فرمائي کے متلاشي ھیں !

بدہ بشارت طوبي کہ مرغ ھمت ما
بران درخت نشیند کہ بے ثمر باشد !

لیکن پھر سونچتا ھوں تو اسکے سوا چارہ بھي نہ تھا - اخبار موجودہ زمانے میں ایک ھي وسیلہ اصلاح خیال و دعوت عموم کا ہے ' اور اسکے جاري کرنے کا ذریعہ یا تو یہ ہے کہ ایک بڑا خزانہ اسکے لیے وقف کردیا جاے ' جو میسر نہیں ( والحمد للہ علی ذلک ) اور یا پھر یہ کہ بقدر اخراجات لینے والوں سے قیمت لینا گوارا کیا جاے - دوسري صورت کے اختیار کرنے پر مجبور تھا اور اختیار کي ' مگر وہ عالم السرائر خوب جانتا ہے کہ اگر اسکي خدمت کي شیفتگي غالب نہ آتي تو میں اسطرح کي اخبار نویسي کیلیے کسي طرح بھي راضي نہ تھا - مرحوم غالب نے میري زباني کہا ہے جبکہ درد اور حسرت میں ڈوب کر کہا ہے :

ما نبودیم بدین مرتبـہ راضـي غالب
شعر خود خواهش آن کرد کہ گردد فن ما !

عام طور پر ان معاملات میں جو حالت ھماري ھورھي ہے اسکو سامنے لائیے ' اور پھر انصاف کیجیے کہ اب تک الہلال کا کیا رویہ رہا ؟

کبھي درد انـگیز اپیلیں لـکھي گئیں ؟ کبھي خـریداروں کو کارخـانے کي حـالت پر توجـہ دلائي گئي ؟ کبھي اپنے پے درپے نـقصانات کا افسانہ سنایا گیا ؟ کبھي لوگوں سے درخواست کي گئي کہ وہ ایک ایک خریدار ضرور ھي مہیا کردیں ؟ حالانکہ ان کاموں کي جو حالت عام طور پر ھو رھي ہے ' اسکے لحاظ سے تو الہلال کے ھر نمبر کو حسن طـلب کا ایک نیا سوال ھونا تھا - لیکن الحمد للہ کہ ایسا کبھي نہ ھوا - طبیعت گدائي اور دریوزہ گري کي اعلی سے اعلی اور مخفي سے مخفي صورتوں سے بھي بکلي نفور اور تجارتي معارضہ کي طلب سے بھي بالکل مستغني و بے پروا تھي - مانگنے کي جگہ ایـک ھي ہے نہ کہ ھر دینے والا - اور وہ جو آسمان پر سوال کرنے والے ھیں ' چاھیے کہ زمین پر خود انـکے آگـے سوال ھو - دعـوت و اعـلان حق کا کام کرنے والـوں کو اپنے لیے نہیں ' مگر اپنے کام کي عزت کي خاطر پادشاھوں کي سي نظر ' اور کشور ستانوں کا سا دماغ رکھنا چاھیے - جو لوگ خـدا کے دروازے کے سائل ھیں ' دنیا میں کس کي ھستي ہے کہ وہ انھیں اپنے سامنے سائل دیکھہ سکے ؟ اُنکي جیب میں ایک کھوٹا سکہ بھي نہو ' لیکن انـکے دل میں وہ خزانہ مخفي ہے جس سے بڑي بڑي مغـرور شہنشاھیوں کو خرید سکتے ھیں - دولت اور ریاست دنیوي اسلیے بنائي گئي ہے تا کہ اپنے آپکو انـکے آگـے پوري حقارت سے ڈالدیے ' اور وہ اُسے ٹھکرا کر عـزت بخشیں - اگر وہ ایسا کـریں تو دولت کے پوجاریوں کیلیے یہي بڑا شرف ہے - کیونکہ اُنکے پاس جو کچھہ ہے وہ ختم ھوجائیگا یا چھین لیا جائیگا - پر اِنکے پاس جو خـزانہ ہے وہ نہ تو کبھي ختم ھوگا اور نہ اس آسمان کے نیچے اُسے کوئي چھین سکتا ہے !

جب حالت ایسي ھو تو خدمت حق کي توفیق طلبي کے ساتھہ انسانوں سے اعـانت طلبي کا خیال کیونـکر جمع ھوسکتا تھا ؟ جو زبان خدا کي حمد و ثنا کیلیے بني ہے ' اسے عاجز و درماندہ بنـدوں کے آگے شکرگـذاري اور عجز بیاني سے گندہ کرنا روح کي موت اور دل کي ھلاکت ہے !

لب تشنہ رفت و دامن پرھیز تر نہ کرد
زاں چشمۂ کہ خضر و سکندر وضو کنند

* * *

اعلان حق اور احتیاج و طلب ' دونوں ایک ساتھہ جمع نہیں ھوسکتے - خدمت حق کي پہلي شرط یہ ہے کہ خداے برتر کے سوا اور کسي ھستي کا قلم و زبان پر دباؤ نہو - کیونکہ اگر ایسا ھوگا تو بہت ممکن ہے کہ انساني احسانوں کا بوجھہ تمھیں حق کیلیے ھلنے نہ دے ' اور جن مغرور سروں کو حق کي عزت کیلیے چاھیے کہ غرور صداقت اور تکبر الہي سے ٹھکرادو ' خود اُنھي کے آگے تمھیں اپني گردنیں جھکاني پڑیں :

آنکـہ شیراں را کند روبہ مزاج
احتیاج ست ' احتیاج ست ' احتیاج

تاریخ اسلام میں امر بالمعروف و نہي عن المنکر کے تنزل کا افسانہ پڑھو - تمھیں نظر آئیگا کہ اسکا اصلي سبب یہي تھا کہ علماء حق روز بروز کم ھوتے گئے ' اور علماء سوء نے امرا و رؤساء کے آگے طلب و احتیاج کا سجدہ کرنا شروع کردیا - نتیجہ یہ نکلا کہ جنکے دست احسان کے ڈالے ھوے طوق گلے میں پڑے تے ' انکے سامنے اٹھنے کي اُن میں طاقت کیونکر ھوسکتي تھي ؟ آج بھي عالم اسلامي کو دیکھو تو تمھیں دعوۃ الی الخیر اور نہي عن المنکر کي صدائیں کہیں سے سنائي نہ دینگي ' کیونکہ جس فاسق و فاجر اور ظالم و مستبد کي جیب میں زر ہے ' وہ کتوں کے آگے روٹي کے چند ٹکرے ڈالدینے کا جادو خوب اچھي طرح سیکھا ھوا ہے :

دھن سگ بہ لقمہ دوختہ بہ !

پس قلم خاموش ھیں ' زبانیں سي دي گئي ھیں ' حـق کي جرأتیں طمع و حرص کے مندر پر قربان ھو رھي ھیں ' اور وہ خدا کي سچائي جسکي قیمت میں کرۂ ارضي کے تمـام خزائن بھي ھیچ تھے ' اور جو اسکے رسولوں اور نبیـوں کي پـاک امانت تھي ' چاندي سونے کے چند سکوں پر فروخت کي جا رھي ہے : اولئک الذین اشتروا الضلالۃ بالہدي ' فما ربحت تجارتھم و ما کانو مہتدین -

* * *

حالانکہ خداے عزیز و برتر کا کچھہ اس طرح فضل و کرم ہے کہ جس چیز کے پیچھے لوگ چیختے چلاتے ' گرتے پڑتے ' گرد و خاک میں لوٹتے

## مساجـــد و قبور لشکر پور

بیان کیا گیا ھے کہ اب لشکرپور کی مساجد کا مسئلہ صوبے کے اعلی حکام کے ھاتھہ میں ھے اور وہ بہت جلد اس کا فیصلہ کرینگے - لیکن ضرورت اس سے بھی بلند تر حکام کے توجہ کی ھے ' ورنہ یہ معاملہ بھی کانپور کے واقعہ سے کم نہوگا -

کہا جاتا ھے کہ ایجی ٹیشن نہ کرو - پبلک کے سامنے گورنمنٹ کی اطاعت کے سوا اور کچھہ زبان سے نہ نکالو - اگر ایسا کروگے تو یہ بغاوت ھے - لیکن سوال یہ ھے کہ خود گورنمنٹ اور عام حکام کے طرز عمل کا کیا حال ھے ؟ کیا وہ کسی سچائی کو وقت سے پہلے اور بغیر عام ھیجان کے قبول کرلیتے ھیں ؟

اسی لشکرپور کے واقعہ سے اس سوال کا جواب مانگنا چاھیے - ابتدا ھی میں حکام کو تمام معاملات سے واقفیت ھوگئی تھی اور گورنمنٹ کے سامنے پورا معاملہ رکھدیا گیا تھا - لیکن باوجود اسکے کوشش کی گئی کہ غفلت اور التوا سے فائدہ اٹھا کر مسجدوں کو منہدم کردیا جاے ' مثل اُن بہت سی مساجد کے جو اسی طرح منہدم ھوچکی ھیں !

اسطرح خود گورنمنٹ ھی پبلک کو سکھلا رھی ھے کہ ھم سے کام نکالنے کا صحیح طریقہ کیا ھے ؟ مگر ستم یہ ھے کہ جب اس ایک ھی کامیاب طریقہ سے کام لیا جاتا ھے تو پھر حکام آپے سے باھر ھوجاتے ھیں اور چیخ اٹھتے ھیں کہ یہ بغاوت ھے :

دنبال تو بودن گنہ از جانب ما نیست
با غمزہ بگو تا دل مردم نہ رباید

کانپور کے معاملے کے بعد امید بندھی تھی کہ شاید حکام عبرت پکڑیں اور سمجھیں کہ سڑکوں کی کشادگی اور بحری اسٹیشنوں کی وسعت بغیر خدا کی عبادت گاھوں کو ڈھاے ھوے بھی ممکن ھے - خود ھز ایکسلنسی لارڈ ھارڈنگ نے بار بار اسکا اعلان کیا ' اور پچھلی کونسل کی اسپیچ کے بعد تو مسجدوں کی طرف سے ھمیں بے فکر ھوکر سوجانا تھا - مگر افسوس کہ لشکرپور کے معاملے نے یقین دلا دیا ھے کہ وھی اعتقاد سچ تھا جو اس بارے میں ابتدا سے ھے ' اور جو ان وعدوں کی دلفریبی سے متزلزل سا ھوگیا تھا !

یہ چھوٹے حکام جو ایسا کر رھے ھیں ' در اصل گورنمنٹ کے اعلی اعلانات کی صریح توھین کرتے ھیں - انکے نزدیک ھز ایکسلنسی لارڈ ھارڈنگ کے اظہارات گویا بالکل ایک بے اثر چیز ھیں - پس سوال یہ ھے کہ کب تک مسلمان اسطرح اپنی عبادت گاھوں کی طرف سے بیقرار و مضطرب رکھے جائینگے ؟ اور آخری نتیجہ اسکا کیا ھوگا ؟

کیا بہت آسانی کے ساتھہ ممکن نہیں ھے کہ اسی طرح غفلت میں مسجدیں توڑدی جائیں ' اور قبرستانوں سے بوسیدہ ھڈیاں نکالکر بکھیر دی جائیں ؟ ان نظائر سے معلوم ھوتا ھے کہ اب مسجدیں صرف مسلمانوں کی بروقت ھشیاری ھی سے بچ سکتی ھیں نہ کہ کسی قانون اور سرکاری وعدے سے - اگر ایسا ھی ھے تو کیا مسلمانوں کو اب ھر وقت ھشیار اور آمادۂ کار رکھنا پڑیگا ؟

ھم لوگوں کو ھشیار کرتے رھے ھیں اور اب بھی ایسا ھوسکتا ھے لیکن گورنمنٹ کیلیے اس وقت کا انتظار کرنا دانشمندی کے خلاف ھوگا - کاش حکام اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیں اور انکے نتائج سے ڈریں !

اس موقعہ پر ھم اُن لوگوں کو یاد کیے بغیر نہیں رھسکتے جو گذشتہ جنوری میں قانون تحفظ مساجد کی منظوری کا وعدہ دلاتے تھے ! قانون تو جنوری میں پاس نہوا - البتہ فروری میں ایک اور مسجد بھی گرا دی گئی ! ! فما لھا ؤلاء القوم ' لا یکادون تفقھون حدیثا !

# الهلال

۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ھجری

## صــدا بــہ صــحــرا !

مسئلۂ قیام الہلال کا آخری فیصلہ

( ۱ )

از نالہ ام مرنج کہ آخر شدست کار
شمع خموشم و زسرم دود می رود !

الہلال کو نکلے ھوے اکیس ماہ ھوگئے یعنے تین ماہ کے بعد پورے دو سال ھوجائینگے - الہلال مثل دنیا کے تمام کاموں کے ایک کام ھے ' جسکا ھر جزو روپیہ کے خرچ سے طیار ھوتا اور انسان کی دماغی و جسمانی محنتوں سے بنتا ھے - جس طرح کہ دنیا میں ھر شے قیمت سے ملتی ھے ' اسی طرح الہلال کیلیے بھی ھر شے خریدنی پڑتی ھے - اسکے لیے پریس قائم کیا گیا ھے ' جسکی ھر چیز روپیہ دیکر لی گئی ھے - وہ کاغذ پر چھپتا ھے ' اسپر سیاھی صرف کی جاتی ھے ' تصویروں کے بلاک بناے جاتے ھیں ' اور یہ تمام اشیا قیمت کے بغیر نہیں ملتیں - مثل دنیا کے تمام کاروباری دفاتر کے اسکا بھی ایک دفتر ھے ' جسکے لیے چاندی اور سونے کے سکے مطلوب ھیں ' اور دنیا میں ابتک معاوضۂ جنس کا قدیمی اصول بغیر کسی اقتصادی تغیر کے جاری ھے -

پھر یہ بھی ھے کہ دنیا عالم اسباب ھے ' اور کوئی کام قائم نہیں رھسکتا جب تک کہ اسکا جمع و خرچ برابر نہو ' یا اسکے لیے کوئی ایسا خزانہ ھاتھہ نہ آجاے ' جسکے گھٹ کر ختم ھوجانے کا خوف دور کردیا گیا ھو -

اگر یہ تمام حقائق ' حقائق اصلیہ ھیں ' جنکی صحت متعارف اور نا قابل انکار ھے تو کوئی وجہ نہ تھی کہ الہلال کیلیے روپیہ کا مسئلہ موثر نہ ھوتا اور اسکی مالی حالت کے موضوع کو بالکل نظر انداز کردیا جاتا ' اور وہ کہ سب کیلیے اسکے پاس زبان ھے ' ضرور تھا کہ خود اپنے لیے بھی کبھی نہ کبھی کچھہ بولتا -

تاھم احباب کرام سے پوشیدہ نہیں کہ اس بارے میں آجتک وہ بالکل خاموش رھا ' اور اس لحاظ سے وہ ملک کے تمام زر طلب تجارتی اور غیر تجارتی کاموں میں شاید ایک ھی کام ھے ' جس نے اپنی مالی حالت کے متعلق باوجود مسلسل کام کرنے کے اسدرجہ خاموشی اختیار کی ھے - شش ماھی جلدوں کے اختتام اور فاتحۂ جلد جدید کے لکھتے ھوے کئی بار ارادہ ھوا کہ چند کلمات اس بارے میں بھی عرض کروں - لیکن ھر مرتبہ طبیعت نے نہایت کراھیت کے ساتھہ انکار کردیا کہ خدا کی تلاش کے ساتھہ اسکے بندوں کے آگے ھاتھہ پھیلانا زیبا نہیں - پچھلے دنوں ایک دو سطریں اس بارے میں لکھیں بھی تو وہ اسقدر مجمل اور مبہم اشارہ تھیں کہ شاید بہت سے لوگ سمجھے بھی نہ ھونگے - گذشتہ جلد کے کسی آخری نمبر میں " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الہلال کے روز افزوں مخارج کی

# مدارس اسلامیه

## نـــدوة العلماء !

### مـــاضي و حـــال

### ( ۶ )

### حیات بعد الممات

( دارالعـلوم سنـه ۰۶ - میں )

ایک سرسري نظـر اُس حالت پر ڈال لیني چاهیے جو سنه ۱۹۰۶ میں دارالعلوم کي تهي جبکه مولانا شبلي کي معتمدي شروع هوئي -

دارالعلوم کي اُس وقت کي حالت کا اگر اندازه کرنا چاهتے هو تو ایک مریض جاں بلب کے بستر کو دیکھو ' یا کسي لٹے هوے اور برباد قافلے کو - اگر یه کافي نهو تو پهر پراني دهلي کے اُن کهندروں کي سیر کرو جنکي بهت سي دیواریں گر چکي هیں ' اور جو کچهه باقي هے وه بهي عنقریب گرنے والا هے !

افـلاس ' و فقر ' بے نوائي و شکسته حالي ' کس مپرسي و محتاجي ' خرابۂ کار اور بربادي محنت کا ایک ویرانه تها ' جسکے اندر تباهي و هلاکت کے آثار هر طرف نمایاں تهے - اِک ظاهري صورت ضرور قائم تهي - مدرسه تها ' مدرس تهے ' طالب علم تهے ' لیکن نه تو روپیه تها جس سے تمام کام زنده رهـتے هیں ' اور نه کوئي تعلیمي روح تهي جو بهت سے مادي نقصانوں کي بهي تلافي کردیا کرتي هے -

( مالـي حالـت )

ندوه کے حیات بعد الممات او ر عروج بعد از زوال کیلیے پهـلا کام یه تها که اسکي مالي حالت درست کي جاے - اس واقعه کي حقیقت کو کوئي فتـنه نهیں دبا سکتـا که جب مولانا شبلي نے دارالعلوم کي معتمدي اپنے هاتهه میں لي هے تو منشي محمد علي محرر دفتر نے کها که تحویل بالکل خالي هے !

ریاست حیدر آباد سے ۰ سو روپیـه ندوه کو ملتے تهے اور پچیس روپیه بعض دیگر ذرائع سے آتا تها - یهي سوا سو روپیه دارالعلوم کا مایۂ حیات تها ' اور " لا یزید و لا ینقص " هوکر رهگیا تها -

خرچ بالـکل دوگنا تها یعني ڈهائي سو روپیه - باقي کمي چندوں سے پوري کي جاتي تهي مگر انکا بهي یه حال تها که کبهي روزي اور کبهي روزه !

اعانت کرنے والوں میں امرا گورنمنت کے زیر اثر اور گورنمنت مخالف - عام متوسطین ندوه کے طرف سے افسرده و نا امید - پس فراهمي زر کا کام نهایت هي مشکل هوگیا تها - تاهم مولانا شبلي نے مختلف اطراف میں سعي شروع کر دي - سب سے پہلے موجوده اسلامي هند کے اولین مبدأ فیضان یعني ریاست بهوپال کا سفر کیا ' اور پچاس روپیه ماهوار رقم مقرر هوگئي - اس سے عـام پبلـک میں ایک نئي توجـه پیدا هوگئي اور لوگ یکمشت رقمیں بهي بهیجنے لگے - اخبارات میں بهي اب ندوه کے کاموں کا تذکره کیا جانے لگا -

اسکے ساتهه هي کوشش کي گئي که گورنمنت کے سوء ظن کو دور کیا جاے اور اسکے لیے مقامي حکومت سے بهي بالاتر مقامات کو توجه دلائي گئي - بالاخر یه مرحله بهي طے هوا - سر جان هیوٹ نے مولانا شبلي سے پوچها که وه گورنمنت سے کتني مدد لینا چاهتے هیں ؟ انهوں نے زمین اور غیر دیني تعلیم کیلیے معقول ایڈ کي درخواست کي - ڈائرکٹر نے تمام حالات تحقیق کرکے یاد داشت پیش کي بالاخر پانچ سو روپیه ماهوار ایڈ مع ایک وسیع و بهترین قطعۂ زمین کے دیا گیا -

پهر اُسي ندوه کے دار العلوم کي تاسیس کا ' جسکو بغاوت کي تحریک سمجها جاتا تها ' ایک عظیم الشان جلسه هوا اور لفٹننٹ گورنر نے بنیادي پتهر رکها -

اس اثنا میں ریاست رامپور سے بهي مولانا خط و کتابت کر رهے تهے - هزهائنس نواب صاحب نے اعانت کا وعده کیا اور شاید چهه سو روپیه سالانه وهاں سے بهي مقرر هوگیا یا کم و بیش - ٹهیک رقم یاد نهیں -

( تعمیـرات )

لیکن سب سے بڑا اهم سوال دار العلوم کي تعمیر کا تها - ابتک مدرسه جس عمارت میں تها اسے ابتدا سے عارضي سمجها گیا تها اور کسي طرح بهي مدرسه کیلیے کافي نه تها - نئي عمارت کیلیے سب سے پهلے زمین اور پهر اقلاً ایک لاکهه روپیه مطلوب تها -

مولانا نے تعمیر دارالعلوم کیلیے ایک اپیل شائع کي اور مدرسے کي تعمیر کیلیے پچاس هزار روپیه کا ابتدائي اندازه کیا - یه اپیل ریاست بهاولپور کے خاندان شاهي تک پهنچي اور خدا تعالے نے کچهه اسطرح کي توفیق عطا فرمائي که پچاس هزار روپیه کے گرانقدر عطیے کا صرف بهاولپور هي سے اعلان هوگیا !

بورڈنـگ هاؤس کي تعمیر کیلیے یه کارروائي کي گئي که آٹهه آٹهه سو روپیه کي لاگت کا ایک ایک کمره قرار دیا گیا جو اپنے معطي کے نام پر تعمیر هوگا - اس اعلان نے اکثر ارباب خیر کو توجه دلائي اور روپیه جمع هونے لگا - ( اگرچه وه تمام روپیه خلاف نیت عطا کنندگاں دوسرے کاموں میں صرف کیا گیا لیکن اسکا ذکر آگے آئیگا ) -

اس طرح مالي مشکلات کي منزل سے ندوه به کمال ترقي گذر گیا - مولانا شبلي نے جب اسکو لیا تها تو سوا سو ماهوار آمدني تهي اور خزانه بالکل خالي - لیکن اب روپیه تک ماهوار آمدني پهنچ گئي اور دارالعلوم کي عمارت کیلیے ستر اسي هزار روپیه جمع هوگیا -

( اعلان حیات و غلغلۂ کار )

ایک شخص جو مرگیا هے ' لوگ کبهي اُسے زنده اگر وه بستر پر چند کروٹیں لیکر اپني زند چاهیگا - کیونکه دنیا اسکي طرف سے مایوسي کا اور یه فیصله جب هي ٹوٹ سکتا هے جبکه وه لگے که لوگ زنده مان لینے کے لیے مجبور ه

یهي حال کاموں اور تحریکوں کا هے - کبهي بهي کوئي ترتیب صحیح یا عقل وه جب کسي کام کے طرف سے مایوس امید کا پیدا کرنا بهت مشکل هو جا

مولانا شبلي نے ندوه کیلیے س جس چیز کو لوگ بهلا چکے تهے

هوے درتے هیں مگر پهر بهي نهیں ملتي ' وہ میرے لیے بغیر میري ادنی طلب و خواهش کے موجود هے ' اور اگر میں چاهوں تو اپني جگه سے هلے بغیر اپنے دامن حرص و آز میں آسے هر وقت مهیـا دیکهه سکتا هوں - لیکن الحمد لله که سائل کي جگه معطي بننے کي لذت سے دل کچهه اس طرح آشنا هوگیا هے که جو هاتهه اپنے سامنے پهیلے هوے هاتهوں کو دے سکتا هے ' اسے دوسروں کے آگے اپنے کیلیے کبهي پهیلا نهیں سکتا - الهلال جب اول اول شائع هوا هے تو ایک فیاض رئیس نے دو هزار روپیه کا چک بهیجا اور لکها که اتهارہ سو روپیه سالانه آینده بهي همیشه بهیجتا رهونگا ' البته فلاں فلاں باتوں کا خاص طور پر خیال رهیے گا - لیکن میں نے اسکي واپسي میں اتني دیر بهي گوارا نه کي جتني ایک ڈاک کے وقت سے دوسرے وقت تک میں هوتي هے - اسي وقت اظہار تشکر و امتنان کے بعد واپس کردیا اور الهلال کے تیسرے یا چوتهے نمبر میں لکهایا که " اس لطف و نوازش کا میں مستحق نهیں - خود مجهه کو خریدنا منظور هو تو اسکے لیے خشک گهانس کي ایک ٹوکري بهي میري قیمت سے زیادہ هے - لیکن اگر میري راے کي خریداري منظور هے تو اسکے لیے دنیا کي تمام شہنشاهیاں بهي قیمت نهیں دیسکتیں - اپني ریاست اور امارت کا تو نام بهي نه لیجیے ! "

درون حلقهٔ خود هـر گـدا شهنشا هست
قدم برون منه از حد خویش و سلطان باش !

ایک نهیں ' الله کے فضل بیکراں سے متعدد ارباب ریاست و ثروت ایسے موجود هیں که اگر میں خواهش کروں تو وہ بڑي سے بڑي رقمیں الهلال کے کاموں کیلیے وقف کردیں ' اور بعضوں نے مجهے بارها لکها بهي مگر میں نے همیشه انکار کردیا - یه صرف اسلیے لکهتا هوں ' تا لوگ عبرت پکڑیں که جس الهلال کو وہ بالکل ایک نئي قسم کي غیر مانوس صدا سمجهتے تهے ' اور علانیه فیصله کرتے تهے که یا تو اپنے تلخ و شدید خیالات کي وجه سے خود فنا هوجائیگا یا حکومت کا استبداد اسے آگے بڑهنے نه دیگا ' اسے الله کے فضل و کرم نے کس عالم تک پهنچا دیا هے ؟ اس سے بهي زیادہ یه که لوگ تمام اخبارونسے اسکے متمني رهتے هیں که قیمت گهٹا دیں ' لیکن الهلال کیلیے خود بخود ارباب دل لکهتے هیں که قیمت کم هے - زیادہ کیجیے :

نرخ بالا کن که ارزاني هنوز !

* * *

یه حالت تو عام طور پر قاریین الهلال کي هے - اپنے خاندان کي مخصوص جماعت اور اپنے اخوان طریقت و سلسله کے جوش فدا کاري اور هجوم التفات و محبت کا حال کیا کهوں نه اپني نا اهلي و هیچ کاري کے مقابلے میں اسکے لطف و کرم کي کرشمه سازیاں کچهه عجیب و غریب هیں :

من وفاے دوست را در بے وفائي یافتم !

اس نے اپنے لطف ذرہ نواز سے مجهے ایسے مخلصین صادقین عطا فرماے هیں که سچ مچ انهوں نے اپني جان و مال ' دونوں میرے حوالے کردیے هیں ' کیونکه انکے دل میں خدا نے ڈالدیا هے که میں انکي جان و مال کو خود اپني جان و مال کے ساتهه کسي دوسرے کیلیے وقف کر دینا چاهتا هوں - ان میں ایسے ایسے فدا کار محبت موجود هیں که اگر میں انسے کهوں که اس وقت جو کچهه انکے گهر میں موجود هے ' جمع کر کے میرے دروازے پر ڈهیر کردیں تو مجهے پورا یقین هے که وہ مجهسے دو چار منٹ کي مهلت بهي نه مانگینگے اور اپنے گهر میں اپنے لیے ایک تنکه بهي باقي نه چهوڑیں گے -

ازانجمله برادرم میاں معظم الدین و محمد امین ایک قدیمی مخلص و فدا کار هیں ' جنکو کچهه ایک عجیب طرح کي بے چیني هر وقت اس فکر سے رهتي هے که میں انسے کچهه مانگوں اور قبول کرلوں - اس مخلص شخص کي محبت پر مجهے اسقدر یقین دیا گیا هے که اگر رات کے دو بجے میں ایک معمولي نوکر اسکي دکان پر بهیجدوں اور کهوں که مجهے پندرہ هزار روپیه اسي وقت چاهیے تو وہ بلا تامل اٹها کر دیدیگا - اسي طرح اخویم شیخ محمد حسین صاحب اورسیر هیں ' جو اس عاجز کے خاندان سے چالیس سال سے رشتهٔ اخوت رکهتے هیں - انهوں نے جب سنا که الهلال پریس سے ضمانت لي گئي هے ' تو وہ سمجهے که شاید دس هزار کي آخري ضمانت هوگي ' کیونکه وہ الهلال کي حق گوئي کو اتنا کم قیمت نهیں سمجهتے تهے جسکے لیے دو هزار کي حقیر رقم کافي هو - پس انهوں نے اسي وقت ناگپور سے تار دیا که " دس هزار روپیه میري طرف سے خدا کیلیے قبول کرو " میں نے واپس کردیا اور لکها که ضمانت دیدي گئي هے اسکي ضرورت نهیں - میں الهلال کو بند کر دونگا مگر کسي دوسرے کو ضمانت کیلیے زحمت نه دونگا - اسي طرح برادرم میاں احمد علي رئیس گجرات و شیخ غلام رحمن صاحب ' و میاں زبیـد علي و میاں مولا بخش صاحبان ایسے مخلصین صادقین هیں ' جنکا نام لیے بغیر میں نهیں رهسکتا ' اور مال و دولت تو کیا شے هے ؟ یه وہ لوگ هیں که خدانے انکے دلوں کو اس عاجز کیلیے جان تک دیدینے کا حکم دیدیا هے اور مجهے تاسف کے ساتهه کهنا پڑتا هے که اپنے صدها مخلصین و محبین کو بسا اوقات انکے بیجا اظهار جوش سے روکنے کیلیے ایسي سختي کرني پڑتي هے ' جسپر اپنے تخلیه کے اوقات میں نهایت هي سخت نادم هوتا هوں : فسبحان الذي بیدہ ملکوت کل شي و الیه ترجعون !

* * *

یه مختصر اشارات محض بطور تحدیث نعمة کے کیے گئے که واما بنعمة ربک فحدث ' ورنه قاریین کرام سے پوشیدہ نهیں که آجتک کبهي بهي انکا ذکر قلم تک نهیں پهنچا - اس سے مقصود یه تها که لوگ سمجهیں که الله تعالی نے اپنے لطف و کرم سے اس عاجز کے لیے ایسے سامان پیدا کردیے هیں که میں اگر پسند کروں تو بغیر کسي چیخ پکار کے اپنے کاموں کیلیے دوسروں کا روپیه حاصل کرسکتا هوں -

مگـر جهاں الله کے فضل و کـرم نے مجهسے باهر یه سب کچهه کیا هے ' وهاں ایک دوسري دولت لا زوال اور خزانهٔ غیر فاني دل کو بهي سپرد کردیا هے ' اور میں کسي طرح راضي نهیں که اس سے دست بردار هوں - پس میں نے روز اول هي سے جن باتوں کا قطعي فیصله کرلیا ' ان میں ایک یه بهي هے که اپنے کاموں کیلیے نه تو کسي انسان کے آگے سوال کرونگا ' اور نه کسي انسان کا احسان لینا پسند کرونگا - یه سچ هے که کسي نیک کام کیلیے دوسروں سے مدد لینا انکا احسان لینا نهیں هے بلکه اُن پر احسان کرنا هے ' اور اگر کسي نیکي کیلیے هم خود اپنے تئیں مستعد کرسکیں تو کوئي حرج نهیں که دوسروں کو بهي اسمیں شریک کریں - لیکن با این همه میں نهیں چاهتا که کسي اچهي سے اچهي تاویل کے ذریعه بهي الهـلال کو زیر بار منت خلق الله بناؤں -

یهي سبب هے که الله کے بخشے هوے اس تمام سامان سے جسکا ذکر اوپر کرچکا هوں ' میں نے کام لینا کبهي گوارا نهیں کیا اور همیشه دل نے یهي فیصله کیا که جو آرزو دوستوں کے دلوں میں هے ' اسکا قائم رهنا مجهے زیادہ عزیز هے ' به نسبت اسکے که وہ ایک یا دو بار پوري هوکر ختم هوجاے -

پیدا کرا دینا ھے کہ متعلم آگے چلکر خود اپنے درس و مطالعہ کے لیے راہ پیدا کرلے -

یہ سچ ھے - دنیا کی ھر زبان کا نصاب تعلیم یہی مقصد رکھتا ھے - یہ کچھہ ایک آپ ھی کا مقصود نہیں ھے - لیکن سوال یہ ھے کہ اگر یہی مقصود تھا تو اسکی کیا علت ھے کہ معقولات قدیم کے لیے تو متون و شروح کے بوجھہ سے دماغوں کو کچل ڈالا جاتا ھے' مگر قران و علوم قران کیلیے صرف جلالین و بیضاوی کے چند اجزا ھی کافی سمجھہ لیے گئے ھیں ؟

اور پھر کیا ان کتابوں کے ذریعہ قران اور علوم و معارف قران سے کوئی حقیقی مناسبت پیدا ھو سکتی ھے ؟

بہر حال دارالعلوم ندوہ میں فن ادب کی اصلاح کے بعد سب سے زیادہ زور فن تفسیر پر دیا گیا - طریق تعلیم میں املا ( لیکچرز ) کا سلسلہ شروع کیا ' قران کریم کے مطالب کے مختلف حصے کر کے ھر ھر حصہ پر مستقل درس دینے کی کوشش کی ' اور گو سب سے بڑی لا علاج مصیبت اشخاص و معلمین کے فقدان کی تھی ' تاھم بہت سی مشکلوں سے راہ صاف ھوئی اور تفصیل مفصل صحبتوں کی محتاج ھے -

( درجۂ تکمیل )

علوم اسلامیہ کی موجودہ تعلیم کا ایک بڑا نقص یہ ھے کہ فن تعلیم کے اُن عمدہ اصولوں سے جو آج انسانی دماغ کی مخفی قوتوں کو اُبھار رھے' اور قدرتی قابلیتوں کی نشو و نما کر رھے ھیں' اُسے کوئی مناسبت نہیں - تعلیم کا ایک بڑا اصول یہ ھے کہ سب سے پہلے طلبا کو تمام ضروری علوم سے بقدر ضرورت آشنا کیا جاے' اور گویا اسطرح انکے دماغ کے آگے علم و فن کی تمام جنس و متاع رکھدی جاے - پھر دیکھے کہ قدرتی طور پر کس طالب علم کو کس چیز سے ذوق خاص ھے ؟ اور کون دماغ کس شاخ علم کیلیے اپنے اندر مناسبت طبیعی رکھتا ھے ؟ جس علم سے جس متعلم کو ذوق خاص ھو' اُسی کی تکمیل کا اسکے لیے سامان کرے - کیونکہ ھر دماغ قدرتاً ایک ھی فن کیلیے مستعد ھوتا ھے' اور ایسے افراد خال خال ھوتے ھیں جو متعدد علوم سے یکساں ذوق رکھتے ھوں -

یہ میں کچھہ اسپنسر کی ایجوکیشن سے نقل نہیں کر رھا ھوں' بلکہ پانچویں صدی میں امام غزالی نے بھی یہی لکھا ھے -

لیکن ھمارے یہاں تکمیل فن خاص کا مفہوم مفقود ھے - طالب علم خود اپنی مناسبت سے کسی فن میں رسوخ خاص حاصل کرلے لیکن مدرسہ اس بارے میں اُسکے لیے کچھہ نہیں کرسکتا - اسی کا نتیجہ ھے کہ ھم میں علماے فن یکسر ناپید ھوگئے ھیں -

مولانا شبلی نے اس نقص کو دور کیا اور دارالعلوم میں ایم - اے کا درجہ " درجۂ تکمیل " کے نام سے کھولا گیا ' تاکہ فراغت کے بعد طلبا اپنے ذوق و مناسبت کو دیکھیں اور ادب ' تفسیر و حدیث ' علوم جدیدہ ' زبان انگریزی ' جس فن کو چاھیں ' دو سال تک صرف اسی کو حاصل کریں -

( علوم عصریہ و زبان انگریزی )

ندوہ نے اپنی خصوصیات تعلیم میں ایک بڑی چیز یہ بتلائی کہ وہ علوم عصریہ و السنۂ فرنگ کی تعلیم' علوم اسلامیہ کے ساتھہ شامل کریگا تاکہ اسلام و اھل اسلام کی موجودہ داعیات و ضروریات کیلیے علماء جامع و ذو الیمینین پیدا ھوں :

پنبہ را آشتی اینجا بہ شرار افتادہ ست !

لیکن اس راہ کی دقتیں بھی کم نہ تھیں - انگریزی زبان کی تعلیم کا انتظام آسان تھا مگر عربی داں طلبا کیلیے علوم عصریہ کی تعلیم مشکل تھی - اول تو ھماری مشرقی زبانوں میں نئے علوم کی معتمد کتب ناپید ' پھر بعض تراجم عربیہ ھیں بھی تو انکے پڑھانے والے کہاں سے لاے جائیں ؟

تاھم اس شاخ میں بھی کوشش بالکل رائیگاں نہ گئی - انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کی ایک کمیٹی بنائی گئی جس نے ادب انگریزی کی تعلیم کیلیے ایسا نصاب تجویز کیا جسکی تدریس کے بعد متعلم کو اتنی قابلیت حاصل ھوجاے' جتنی انٹرنس کے درجے تک یونیورسٹی کے طالب علموں کو ھوجاتی ھے - حساب ' جغرافیہ ' اقلیدس' اور ریاضی' جنکو ھمارے علما کے دربار علم میں بہت حقارت کے ساتھہ یاد کیا جاتا ھے اور اس لیے بہت کم اُنھیں وھاں تک باریابی ملتی ھے ' داخل تعلیم کیے گئے - دروس الاولیہ وغیرہ بیروت کے بعض تراجم کو باھر کے مخصوص اشخاص کے ذریعہ پڑھایا گیا ' اور اس طرح طلباے دارالعلوم اک گونہ نئے علوم سے بھی آشنا ھوگئے - کم از کم وحشت و بیگانگی نہ رھی -

( تصنیف و تالیف )

ندوہ نے جس اصلاح تعلیم کا دعوا کیا تھا ' اسکا ایک بہت بڑا نتیجہ یہ ھونا تھا کہ وہ اپنی درسگاہ میں ایسے وسائل و اسباب مہیا کرتا کہ اسکے تعلیم یافتہ گروہ سے مختلف علوم و فنون میں اھل قلم و مصنف پیدا ھوتے -

تصنیف و تالیف کا مذاق بہت سی چیزوں کا طالب ھے - تعلیم و طرز تعلیم کے بعد علمی صحبت و مجامع ' مذاکرات و مباحثات علمیہ ' مطالعۂ و نظر ' مشق و مزاولت ' اور سب سے زیادہ کسی مصنف کے زیر نظر کام کرنے سے قدرتی قابلیتوں کو تربیت میسر آتی ھے - قدیم مدارس میں اسکا سامان ناپید ھے - خود مدرسین ھی کو ذوق نہیں تا بدیگراں چہ رسد ؟ وسعت مطالعۂ و نظر کا جب سامان ھی نہو تو دماغ میں استعداد اخذ و ترتیب و بحث کیونکر کام دے ؟ اسی کا نتیجہ ھے کہ صدھا متخرجین مدارس عربیہ میں دو چار صاحب نظر مصنف بھی نظر نہیں آتے -

دار العلوم ندوہ کی ھر چیز محض ابتدا تھی' نیز وہ ایک انقلابی سعی تھی جو نئے ساز و سامان سے نئے نتائج پیدا کرنا چاھتی تھی - اسلیے ابتدائی تجربوں سے نتائج کاملہ کی امید نہیں کی جاسکتی تھی' تاھم بلا خوف تغلیط کہا جا سکتا ھے کہ آٹھہ دس برس کے تعلیمی دور سے جو نتائج اس بارے میں بھی اُسنے پیدا کیے ' وہ بہت حد تک تعجب انگیز اور نہایت قیمتی ھیں -

مولانا شبلی کے مذاق علم و تصنیف و تالیف نے قدرتی طور پر اسکا سامان مہیا کردیا - ایک مصنف کا وجود خود مدرسۂ فن تصنیف ھوتا ھے - خاص خاص طلبا جنکے اندر اس کام سے مناسبت موجود تھی مختلف عنوانوں سے تصنیف و تالیف اور انشاء رسائل کے کاموں پر لگاے گئے ' اور فکر و مطالعہ کی راھیں انکے سامنے کھل گئیں - چنانچہ متخرجین ندوہ میں سے کئی اھل قلم و مصنف پیدا ھوے جو مختلف حیثیتوں سے آجکل کی اھل قلم جماعت میں امتیاز خاص رکھتے ھیں - بہترین مدارس جدیدہ بھی انکے سے نمونے پیدا نہیں کرسکے ھیں -

جس کے لیے مایوسی کا فیصلہ ہو گیا تھا ' اسکے لیے امیدیں مـر کر پھر زندہ ہوگئیں !

ایسا ہونے کیلیے صـرف ایک ہی شاخ عمل کافی نہیں ھے بلکہ مسلسل اور غیر منقطع کاموں کا ایک پورا سلسلہ چاھیے - دارالعلوم ندوہ کے متعلق جو کچھہ ہوا ' وہ اس قسم کے کاموں کے لیے ایـک عمدہ تجربہ ھے -

ندوۃ العلما کے سالانہ اجلاس ' مدارس کے جلسے کے بعد بالکل موقوف ہوگئے تھے ' کیونکہ نہ تو کام کرنے والے تیے اور نہ لوگوں ہی کو کسی قسم کی دلچسپی باقی رہی تھی -

مولانا شبلی نے کوشش کی کـہ سالانہ جلسوں کا سلسلہ پھـر شروع ہو -

سب سے پہلے بنارس میں اسکی تحریک کی گئی اور برسوں کے بعد ندوۃ العلما کے انعقاد کا غلغلہ ہوا - پھر دوسرا جلسہ لکھنو میں ہوا - تیسرا دھلی میں اور پانچواں دارالعلوم ندوہ کی نئی عمارت میں جسکی صدارت کے لیے سید رشید رضا مصر سے آے ' گو علماء ندوہ نے کہا کہ ہمیں انکی قابلیت معلوم نہیں !

دارالعلوم کے سنـگ بنیاد نصب کـرنے کا جلسہ بھی اسی سلسلے میں شامل ھے -

ان جلسوں سے ملـک میں ندوہ کی صدائیں دوبارہ بلند ہوگئیں اور اسکے متعلق عـرصے کی خاموشی سے جو افسردگی پھیل گئی تھی دور ہوگئی -

( تعلیمی حالت )

ندوہ کے متعلق تمام مباحث کا خلاصہ یہی عنوان ھے - اسکی عظمت کسـی عمـارت سے وابستـہ نہیں ' اور نہ بہت سا روپیہ ملجانا اسکو قابل قدر بنا سکتا ھے - اصل شے یہ ھے کہ جس قسم کی مخصوص طرز تعلیم کے ذریعہ وہ ایک خاص جماعت پیدا کرنا چاھتا ھے ' اور جس بنا پر میں آج " اصلاح دینی " کی سب سے بڑی تحریک سمجھتا ہوں ' اسکے لیے کیا ہوا اور کس قدر کام کیا گیا ؟

اس سلسلہ کے کسی گذشتہ نمبر میں لکھہ چکا ہوں کہ اصلاح تعلیم کے بارے میں بعض خاص رائیں رکھتا ہوں ' اور میں نے ابتدا سے ندوہ پر صرف اس حیثیت سے نظر ڈالنا شروع کی ھے کہ گذشتہ قرون تغیرات و اصلاح میں جسقدر تحریکیں عالم اسلامی میں پیدا ہوئیں اُن سب میں ندوہ کا کیا درجہ ھے ' اور جو راہ اُس نے اختیار کی ھے وہ اصولاً اصلاح کی کس قسم میں داخل ھے ؟ پس یہاں بھی اپنی خاص آراء کی بنا پر بحث نہ چھیڑونگا بلکہ صرف اس بنا پر کہ ندوہ نے جو تعلیمی اصول قائم کیا ' اسکے مطابق اسکے اندر کیا کیا کچھہ ہوا اور وہ کس نے کیا ؟

آخری سوال کا ایک ہی جواب یہ ھے کہ مولانا شبلی نے کیا ' کیونکہ واقعہ کو کیسے جھٹلایا جاے اور حقیقت سے کیونکر انکار کیا جاے ؟

وہ جب دار العلوم میں آے تو اسکی بربادیاں صرف مالی اور مادی حیثیت ہی سے نہ تھیں ' بلکہ سب سے زیادہ مصیبت انگیز حالت یہ تھی کہ وہ اپنی تعلیم و اصول تعلیم کی معنوی روح سے بھی یکسر محروم تھا ' اور باوجود ادعاء اصلاح نصاب و غلغلۂ تجدید تعلیم ' اُسکی حالت اُن مدارس پر کچھہ بھی مزیت نہیں رکھتی تھی جو زیادہ وسیع پیمانے پر ملک میں پیشتر سے موجود ھیں ' اور اُس سے زیادہ وسیع جماعت کو تعلیم دے رہے ھیں -

ندوۃ العلما نے اپنے تعلیمی کاموں کیلیے اصولاً تین نئی اصلاحوں کا دعوا کیا تھا :

( ۱ ) موجودہ طریق مدارس و حسن تقسیم و نظم و ادارہ کے ساتھہ ایک مدرسۂ عربیہ قائم کرنا -

( ۲ ) درس نظامیہ جو آجکل تمام مدارس ہند میں علوم عربیہ کا نصاب تعلیم ھے ' اسکی اصلاح کرنا اور ایک نیا مکمل نصاب داخل کرنا جو مقتضیات عصریہ اور احتیاجات حالیہ کے مطابق ' علوم اسلامیۂ صحیحہ پر حاوی ' غیر ضروری کتابوں اور قدیم طریق حواشی و شروح سے پاک ' اور علوم شرعیہ میں باحسن نہج و باکمل طرق رسوخ و کمال پیدا کرنے والا ہو -

( ۳ ) بعض علوم عصریہ کی شمولیت اور انگریزی زبان کی تعلیم تاکہ انگریزی داں علما پیدا ہوسکیں -

لیکن اُس وقت تـک اِن تینوں چیزوں میں سے ایک شے بھی دارالعلوم میں نہ تھی - اول تو نیا نصاب دو تین سال تـک داخل مدرسہ ہو ہی نہ سکا - پھر انگریزی زبان کی تعلیم کی مخالفت کی گئی - اسکـے بعـد بمشکـل گورا کیا بھی تو اس طرح کہ صرف پندرہ روپیہ تنخواہ کا ایک مدرس انگریزی کیلیے رکھا گیا جس سے دو چار لڑکوں نے اے - بی - سی - شروع کردی - فن ادب کی باسلوب جدید تعلیم بالکل نہ تھی - مضمون نگاری اور تقریر و خطابت کا کوئی سامان نہ تھا - طلبا میں بہت سی ذہین طبیعتیں موجود تھیں لیکن برباد جا رہی تھیں - یہ تمام باتیں اشخاص پر موقوف ھیں - دار العلوم میں ایک شخص بھی ایسا نہ تھا جو ان باتوں کو محسوس کرے - کرنا اور کرنے کی قابلیت تو بڑی چیز ھے -

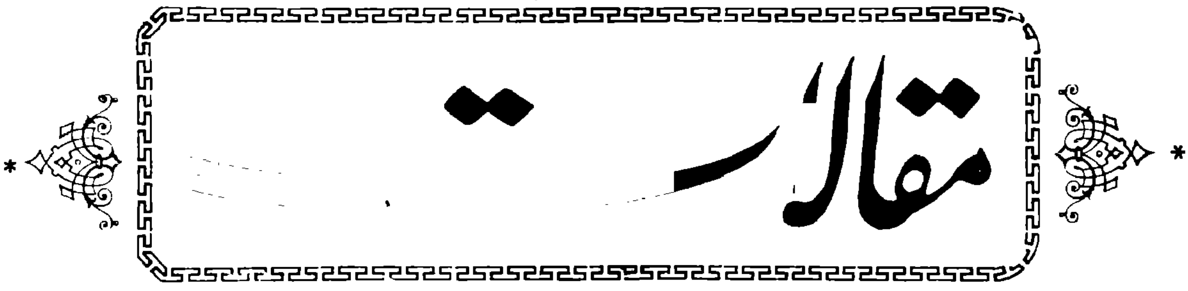
( ادب و تفسیر )

مولانا شبلی نے سب سے پہلے نصاب تعلیم بدلا اور اس نصاب کی تعلیم شروع کی جو مدارس کے اجـلاس میں منظور ہوا تھا - فن ادب ہماری قدیم تعلیم کی حقیقی روح ھے ' اور قران و حدیث کے خزائن و علوم اسی کے اندر مدفون ھیں - لیکن ہندوستان میں ابتدا سے یہ فن مہجور رہا اور درس نظامیہ کو تو گویا اس سے کچھہ واسطہ ہی نہیں - مولانا نے فن ادب کیلیے خاص طور پر کوشش کی اور صحت تعلیم فن ' و حصول مناسبت تام ' و درس کتب قدماء بیان و بلاغت کے ساتھہ صحیح و فصیح عربی میں تقریر و تحریر کا بھی طلبا کیلیے سامان کیا - یہ فی الحقیقت ہندوستان کے تمام مدارس عربیہ کے تعلیم ادب میں سب سے پہلی بدعۃ حسنہ تھی -

چنانچہ چند سالوں کے اندر ہی اسکے نتائج ظاہر ہوے - متعدد متعلمین ندوہ کو عربی میں تقریر و تحریر کی ایسی قابلیت پیدا ہوگئی کہ اُنہوں نے سالانہ مجامع میں فی البدیہہ و برجستہ عربی میں تقریریں کیں !

اس بوالعجبی پر ہمیشہ ماتم کیا جائیگا کہ تمام علوم اسـلامیہ کی درس و تدریس کا اصل مقصود قران تھا ' اور سب کے سب اسکے لیے بمنـزلۂ آلات و وسائل کے تیے ' مگر اجرام سماویہ کا مطالعہ کرنے والا دوربین کے بنانے میں ایسا غرق ہوگیا کہ آج آسمان کے طرف نظر اُٹھانے کی مہلت ہی نہ ملی ! یعنی معقولات اور فلسفۂ کلام اصل مقصود بنـگئے ' اور قران اور علوم قران بالکل نظر انداز کردیے گئے - پھر یہ حالت یہاں تک بڑھی کہ یہ سمجھنا مشکل ہوگیا کہ ہمارے مـدارس کا اصل مقصود کیا ھے ؟ ارسطو اور اسکے بہت دور کے کج فہم ترجمانوں کی پرستش ' یا قران حکیم و حدیث نبوی کا فہم و درس ؟

بعض حامیان نصاب قدیم یہ تاویل کرتے ھیں کہ ہمارا مقصود ہر علم و فن میں بذریعۂ مختصرات و مطولات قوم اسدرجہ مناسبت




## حقيقـــة الصلاة

( ۲ )

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكـر ' و انها لـكبيرة الا على الخاشعين

( ۳ )

ایک خاص نمازکي تحقیق بهي اسي ذیل میں ضرروري هے جس کي تعیین وتحدید کا سوال ایک نهایت معرکة الارا مسئله بن گیا هے ' اور جس نے اصل نماز کے متعلق عجیب عجیب مباحث پیدا کردیے هیں - یعنے " صلاة وسطی" جسکے لیے قرآن کریم نے خاص طور پر تا کید کي هے :

حافظـــوا على الصلــوة والصلوة الوسطى -

محافظت کرو نمازکي اور على الاخص نماز وسطی کي -

( صـــلاة الوسطـــى )

نماز وسطی کس نماز کا نام هے ؟ علماے تفسیر و حدیث کے متعدد قول اس باب میں هیں :

( ۱ ) نماز وسطی عصرکي نماز هے - اس کي تائید میں ۶۹ حدیثیں مروي هیں' جن میں ایک خاص حدیث واقعۂ احزاب کے متعلق هے اور بقول محدث ابن جریریهی حدیث تخصیص عصرکي علة العلل هے :

شغل المشرکون رسول الله صلى الله عليه وسلم عن صلاة العصر حتى اصفرت او احمرت - فقال شغلونا عن الصــلاة الوسطى ملا الله اجوافهـم و قبورهم نـــارا (۲) -

مشرکوں نے رسول الله صلى الله عليه وسلم کو جنـگ میں اتنا مشغول کرلیا که نماز عصر ادا کرنے کي مہلت نه ملي ' حتى که آفتاب کا رنـگ زرد یا سرخ هوگیا - یعنی غروب کا وقت آگیـا - اس حالت میں آنحضرت نے فرمایا : " خدا ان کے سینے اور قبریں آگ سے بهر دے ' انهوں نے هم کو نماز وسطی سے روک رکها " (۲) -

( ۲ ) نماز وسطی ظهر کي نماز هے - اس کي تائید میں ۲۶ حدیثیں مروي هیں' جن میں تخصیص ظهر کي علة العلل دو حدیثیں هیں (۳) :

کان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الظهـــر بالهاجرة و لم يكن يصلي صلاة اشد على اصحـــاب النبي صلى اللـــه عليه وسلم منها - قال : فنزلت حافظـــوا على الصلـــوات و الصلاة الوسطى ' و قال ان قبلها صلاتين و بعدها صلاتيـــن (۳) -

رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهر کي نماز دوپهر ڈهلتے هي پڑهتے تهے - آپ جتني نمازیں ادا فرماتے تهے اس لیے اس سے زیاده اور کوئي نماز صحابه پر گراں نه تهي - اسي بناپر یه آیت اُتري که " نمازوں کي اور نماز وسطی کي محافظت کرو " راوي حدیث ( زید بن ثابت ) نے اس کے وسطی هونے کي یوں بهي توجیه کي هے که ظهر سے قبل و بعد دو دو نمازیں هیں' پس ظهر وسط میں هے ( ۳ ) -

( ۴ ) نماز وسطی عشاء کي نماز هے - اس کي تائید میں خصوصیت کے ساتهه اس حدیث سے مدد لي جاتي هے :

عن عثمان بن عفان قال قال رســول اللــه صلى الله عليــه وسلــم : مـــن صلى العشـــاء الاخـــرة فـــى جمـــاعـــة كان كقيـــام نصـــف ليلـــة

حضرت عثمان رسول الله صلى الله عله وسلم سے روایت کرتے هیں که جس نے عشا کي نماز جماعت کے ساتهه ادا کی اُس کي نماز نصف شب تـک کي عبـادت سمجهي جائیگی -

از روے عقل اسکے وسطی ( درمیاني نماز ) هونے کی یه علت بهي بیان کي جاتي هے :

انها متوسطـة بين صـــلاتين تقصران : المغرب و الصبح (۱)

نماز عشا مغرب و فجر کی دونوں چهوٹي چهوٹي نمازوں کے مابین متوسط درجه کي نماز هے (۱)

( ۵ ) نماز وسطی فجرکي نماز هے - اس کي تائید میں ۱۷ حدیثیں مذکور هیں جن میں سے ایک خاص حدیث یه هے :

عن ابن عباس انه صلى صلاة الغداة في مسجد البصرة فقنت قبـــل الـــركـــوع وقـــال : هـــذه الصـــلاة الـــوســطى التي ذكـــرها للـــه " حافظوا على الصلـــوات و الصـــلاة الوسطى وقوموا لله قانتين" (۲)

بصرہ کی مسجد میں عبد الله بن عباس نے صبح کی نماز ادا کی جس میں رکوع سے پہلے دعاء قنوت پڑهي اور فرمایا کـه نماز وسطی یهي هے جس کی نسبت الله تعالـے نے تـذکره کیا هے که نمازوں کی اور نمــاز وسطی کي محافظت کرو اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو (۲)

علامه ابن جریر لکهتے هیں :

و علة من قال هذه المقـــالـــة ان اللـــه تعـــالى ذكـــره قال : حافظوا على الصلوات و الصـــلاة الوسطى و قوموا لله قانتين ' بمعني' و قوموا لله فيها قانتين ' قال فلا صلاة مكتوبة من الصلـــوات الخمس فيها قنوت سوى صلاة الصبح فعلم بذلك انهاهي دون غيرها (۳)

جن لوگوں کا قول هے که نماز وسطي فجرکي نماز هے وه اس بنا پر یه کهتے هیں که الله تعالے نے فرمایا هے که نمازوں کي اور نماز وسطي کي محافظت کرو' اور الله کے لیے قنوت کرتے هوے کهڑے هو - پس وه کهڑے هونے کے معنی عبادت کرنے اور قنوت کرنے کا مطلب نمـــاز میں دعـــاے قـنوت پڑهنا سمجهتے هیں - نماز پنجگانه میں نماز فجر کے علاوہ کوئی ایسي نماز نهیں جس میں دعـــاے قنـــوت پـــڑهتے هوں ' لهـذا معلـــوم هـــوا کـــه نمـــاز وسطی جس کے ساتهه قنوت کی شرط هے فجر هي کي نماز هے - کوئي اور نماز نهیں هے (۳)

( ۶ ) نماز وسطی یه تو معلوم نهیں که کون سي نماز هے مگر انهیں پانچوں نمازوں میں سے ایک نه ایک یه بهي هے - اس کي تائید میں تین حدیثیں روایت کي گئي هیں ' جن میں دو یه هیں :

( ۱ ) غرائب القران - ج ۲ ص ۳۶۵ -

( ۲ ) ابن بشار قال ثنا عبد الوهاب قال ثنا عوف عن ابي المنهال عن ابي العاليه عن ابن عباس انه صلى الخ -

( ۳ ) ابن جریرج ۲ ص ۳۵۰ -

### ( بهـاشا اور سنسکرت )

ندوه کا اولین مقصد اشاعت اسلام تها - دار العلوم اسي ليے قائم هوا که اسکے ليے کام کرنے والے پيدا هوں - ن آريا سماج کے نئے مذهبي حلقوں نے مسلمانان هند کے سامنے ايک نيا حريف پيدا کر ديا هے - انسے مباحثه کرنے کے ليے ضروري هے که انکے علوم و الهيات سے واقفيت هو -

مولانا شبلي نے چاها که دار العلوم ميں ايک کلاس اسکے ليے بهي کهول دي جاے تا که کچهه طلبا ابهي سے اسکے ليے طيار هونے لگيں - چنانچه ايک پنڈت خاص اسي غرض سے ملازم رکها گيا ' اور چند طلبا نے باقاعده پڑهنا شروع کر ديا - عرصے تـک يه سلسله قائم تها - مجهے معلوم نهيں پهر قائم رها يا نهيں -

### ( جماعـة خـــدام اسـلام )

اس سے بهي اهم تر اور نتائج کے لحاظ سے اعظم ترين خيال جو هوا وه يه تها که طلباے دارالعلوم ميں سے کمسن بچوں کي ايک جماعت عام طلبا سے الگ کرلي جاے - انکا قيام علحده هو' انکي تربيت خاص طور پر کي جاے ' انکے طرز معيشت ميں فقر و محنت کا زياده خيال رهے - ايک خاص شخص اسطرح انکي نگراني کرے که هر وقت انهي کے ساتهه رهے اور شب و روز کسي وقت بهي اُنسے علحده نهو' تاکه اس گروه سے جفاکش ' ايذا دوست ' مذهب پرست ' اور اشـاعت اسلام و اصلاح ملت کے کاموں ميں اپنے تئيں فدا کرديـنے والے طلبا طيار هوسکيں -

يه خيال جس آساني سے ذهنوں ميں آجاتا هے ' اسقدر اُسکا کرنا آسان نهيں هے ' اور اسکے ليے جو سامان مطلوب هيں وه خاص اور بهت کمياب هيں - تاهم مولانا شبلي نے حتى الامکان اسکي ايک ابتدائي بنياد سي ڈالديني چاهي اور کمسن طلبا ميں سے ايسے لوگوں کو حزم و احتياط کے ساتهه چن ليـا جنهوں نے اس راه کي تـکليفيں سننے کے بعد خود هي اُنکے جهيلنے کي خواهش کي ' اور جنميں ذهانت و شرافت کے علاوه اور جوهر بهي اور وں سے زياده نظر آے -

انکے قيام کا انتظام مخصوص کيا گيا - مدرسين دارالعلوم ميں سے ايک معتمد ترين بزرگ کو انکي نگراني سپرد کي - تقرير و بحث کي مشق کرائي جانے لگي - چهوٹے چهوٹے بچے جنکي عمريں باره تيـره برس سے کسي طرح زايد نهوگي ' برجسته اور رواں و مربوط تقرير کرنے لگے - مذهبي اعمـال کي پابندي ميں بهي انکي سختي بهت زياده رکهي گئي - پانچ وقت مسجد ميں وه اولين صف کے نمازي تهے -

ميں نے يه حالات بارها خود ديکهے اور جب کبهي لکهنو گيا اُنميں سے کسي نه کسي لڑکے کي نسبت اچهي راے قائم کرنے کے مواقع هاتهه آے -

يه ايک صحيح اصول پر محض ابتدا تهي ' ليکن اسکے ليے بهت سے ناياب اجزاء عمل مطلوب هيں - و القصـة بطولها -

## دار العا وم : دوه

### طلبـا کـي استـــرائـک

[ از وقـائع نـگار لـکهنؤ ]

طلباء دار العلوم ندوة العلماء نے کل بتاريخ ۷ مارچ سنه ۱۹۱۴ع مختلف شکايات کي بنياد پر جو کچهه عرصه سے پيدا هو رهي تهيں اسٹرائک کردي - اسوقت بظاهر يه سبب هے که تقريباً دو هفتے هوے که ايک درخواست طلباء نے ناظم صاحب کو دي تهي - اسکا جواب لينے کے ليے ناظم صاحب کے پاس گئے - جناب ناظم صاحب نے بجائے اسکے که اوس درخواست کے متعلق کچهه فرمائيں ' نهايت سختي سے اپني دار النظامت سے نکل جانے کا حکم ديا اور بهت بري طرح پيش آے -

اسکے بعد بعض مقامي ارکان مکان پر تشريف لائے' اور چند طلباء کو بلاکر دير تـک گفتـگو کي ' مگر انهوں نے بهي بغير طلبا کي شکايت دريافت فرمائے هوے اسي بات پر زور ديا که اگر تمنے کل سے تعليم شروع نه کردي تو تمکو مدرسه بجبر فوراً خالي کردينا پڑيگا - طلباء نے اسکا جواب کچهه نهيں ديا ' اور اسليے خاموش رهے که بغير هماري شکايات سنے هوے جب يک طرفه فيصله کرديا تو ايسي حالت ميں کچهه کهنا بيکار هے - چونکه اسکے قبل متعلقين دار العلوم نے موجوده طلباء کے اخراج کي قرار داد کرلي هے' اور بارها اسکا اظهار بهي بعض ذمه دار حضرات کي طرف سے هوا هے' اسليے هم اسکے فيصله کا نهايت بيچيني سے انتظار کر رهے هيں - چونکه مقامي ارکان کو دار العلوم کے معاملات سے کسي قسم کي دلچسپي نهيں هے اسليے اس موقع پر سربرآوردگان قوم سے عموماً اور غير مقامي ارکان دارالعلوم سے خصوصا يه درخواست هے که اس معامله کي تحقيقات کيليے ايک غير جانب دار کميشن مقرر کيا جاے' تا که وه صحيح واقعات کو دريافت کرنے کے بعد کوئي معقول فيصله کر سکے - طلبـاء کي شکايات کا اکثـر حصه تعليمي معامـلات کے متعلق هے اسليے اس اسٹرائـک ميں بورڈر اور غير بورڈر تمام شريک هيں - تفصيلي شکايات غالباً طلباء خود قوم کے سامنے پيش کريں' اسوقت قوم کو انکي مظلوميت و غير مظلوميت کا پورے طور پر اندازه هوجائيگا - ( بقيه واقعات مراسلات کے سلسلے ميں هيں )

یہاں کہیں بھي مغائرت نہیں ہے -

ابن ابي دواد ایادی کے مشہور قصیدے میں ہے :

سلـــط المـــوت و المنـــون علیهم
فلهـــم في صـــدی المقـــابر هـــام

موت اور منون کے درمیان واو عطف سے تفریق کي ہے لیکن معني دونوں کے ایک ھیں -

ارض حیرہ کا نامور شاعر اور لقمان بن منذر کا سرپرست عدي بن زید عبادي ایک قصیدے میں لکھتا ہے :

فقـــد مت الادیـــم لرا هشیـــه
فالفـــی قولهـــا کـــذباً و مینـــا

" کذب " اور " مین " دونوں ایک هي چیز هیں -

فارسي میں بھي یہي قاعدہ ہے - فردوسي کا شعر ہے :

رر از جوے خلـــدش بهنـــگام آب
به بیخ انگبیں ریزي و شهـــد ناب

انگبین اور شهد دونوں دو چیزیں نہیں هیں -

سیبویه کا قول ہے :

یجوز قول القائل " مررت باخیك و صاحبك" ویكون الصـــاحب هـــوالاخ نفسه

یه کہنا جائز و درست ہے که " میں تیرے بھائي اور تیرے رفیق کے پاس سے گزرا " خواہ جس کو رفیق کہا گیا هو وهي بھائي هو - یعني دونوں ایک هوں - دو نہوں -

( قنـــوت )

قنوت کے کیا معني هیں ؟ اس مسئله میں بھي حسب معمول متعدد اقوال هیں :

( ۱ ) قوموا لله قانتین میں قنوت کے معني سکوت و خاموشي کے هیں - اس باب میں ۹ حدیثیں مروي هیں جن میں ایک یه ہے :

كنا نقوم في الصلاة فنتكلم و یسأل الرجل صاحبه عن حاجته و یخبـــره و یردون علیه اذا سلم ' حتی اتیت انا فسلمت فلم یردوا علي السلام فاشتد ذالك علی' فلما قضي النبي صلی الله علیه وسلم قال : انه لم یمنعني ان ارد علیك السلام الا انا أمرنا ان نقوم قانتین لا نتكلم في الصلاة ' و القنـــوت السكوت ( ۱ )

هم لوگ نماز میں باتیں کیا کرتے تھے - لوگ اپنے ساتھي سے اپني ضرورت کے متعلق سوال کرتے ' وہ أنھیں جواب دیتا ' اطلاع دیتا ' باهم سلام کرتے' جواب دیتے ' یهي کیفیت روز مرہ تھي که ایک مرتبه میں حاضر هوا - نماز هو رهي تھي' میں نے سلام کیا ' جواب نه ملا ' مجھه پر یه واقعه بہت هي گراں گذرا - رسول الله صلے الله علیه و سلم جب نماز سے فارغ هولیے تو آپ نے ارشـــاد فرمایا : " جواب سلام سے مجھے صرف اس بات نے روکا تھا که هم کو حکم هوا ہے که قنوت کے ساتھه عبادت کریں ' نماز میں نه بولیں " پس قنوت کے معني خاموشي کے هیں ( ۱ )

( ۲ ) قنـــوت کے معني خشوع و خضوع کے هیں - اس باب میں پانچ حدیثیں مروي هیں جن میں ایک یه ہے :

ان من القنوت الخشوع و طول الركوع وغض البصر وخفض الجناح من هیبة الله - كان العلماء اذ اقام احـــدهم یصلي یهـــاب الرحمان ان یلتفت او ان یقلب الحصي او لعبث بشيء او یحـــدث نفسه بشيء من امر الدنیـــا الا ناسیا ( ۲ )

قنوت کي ذیل میں خشوع ' طول رکوع ' نظر نیچي رکھني ' خدا کے خوف سے متواضع رهنا ' یه سب باتیں داخل هیں - علماے صحابه کي عادت تھي که جب اُن میں کوئي نماز پڑھنے اُٹھتا تو خدا کي اُن پر اتني هیبت چھا جاتي که نه ادھر التفات کرتے ' نه کنکریاں اُلٹتے پلٹتے' نه کوئي بے کار شغـــل کرتے ' نه دنـــیـــا کي کسي بات کو جي میں لاتے ' اور اگـــر لاتے تو بھولے سے لاتے ( ۲ ) -

( ۳ ) قنوت سے مراد دعاے قنوت ہے- اس کي تائید میں ابن عباس کي روایت پہلے نقل هوچکی ہے -

( ۴ ) قنوت کے معنی اطاعت کے هیں - اس باب میں ۲۴ حدیثیں مروي هیں جن میں سے اکثر کے راوي ثقه هیں' اور ادبیات عرب سے بھي اس کي تائید هوتي ہے - علامه ابن جریر لکھتے هیں :

اولي هـــذه الاقـــوال بالصواب في تـــاویـــل قـــوله وقوموا لله قانتین قول من قال تاویـــله مطیعین' و ذلـــك ان اصل القنوت الطاعـــة ' و قد تكون الطاعـــة لله فـــي الصـــلاة بالسكوت عما نهي الله من الكلام فیها' و لذلك وجه من وجه تاویل القنوت في هذا الموضع الي السكوت فی الصلاة احد المعاني التي فرضهـــا الله علی عبـــاده فیها الا عن قرأة قـــرآن او ذكر له بما هو اهله ........وقد تكون الطاعة لله فیها بالخشوع و خفض الجناح و اطالة القیام و بالدعاء لان كلا غیر خـــارج من احـــد معنیین من ان یكون مما امـــر به المصلی او مما ندب الیه' والعبد بكـــل ذالك لله مطیع وهو لربه فیه قانت ' و القنوت اصله الطاعة لله ثم یستعمل في كل ما اطـــاع الله العبـــد ' ...... فتا ویل الایة اذاً حـــافظوا علی الصلوات والصلاة الوسطی وقوموا لله فیها مطیعین ... غیر عاصین لله فیهـــا بتضییـــع حـــدودهـــا و التفریط في الواجب بعد علیكـــم فیها وفي غیرها من فرائض الله[۳]

" الله کے لیے قنوت کرتے هوے عبادت کرو " اس کي تفسیر میں جو اقوال مذکور هیں اُن میں زیادہ درست اور بہتر یه تاویل ہے که قنوت کرنے کے معنی اطاعت کرنے کے هیں - سبب یه ہے که قنوت اصل لغت میں اطاعت و فرمانبرداري هي کے لیے موضوع ہے - نماز میں خدا کي اطاعت کي ایک صورت یـــه بھي ہے که خاموش رہے ' جن باتوں میں خدا نے گفت وگو کرنے کي ممانعت کي ہے اُن میں کـــلام نه کرے - آیت میں جو لوگ قنوت کے معني سکوت لیتے هیں اس تاویل کي ایک شکل وہ بھي ہے - خـــدا نے بحالت نمـــاز بنـــدوں پر سکوت کو بھي فـــرض ٹھرایا ہے - الـــبـــته قـــراءت قـــرآن یا وہ اذکار جو خدا کے شایان شان هیں اس کلیه سے مستثنے هیں ........... نماز میں اطا عت الهي کي ایـــک دوسري صورت خشوع و خضوع و طول قیام و دعـــا بھي ہے - یـــه تمام چیزیں دو باتوں سے خـــالی نہیں - یا تو نماز پڑھنے والے کو اس کا حکم ملا ہے' یا اس کو مستحب ٹھرایا گیا ہے - دونوں حالتوں کي اطاعت میں بندہ خدا کي اطاعت اور قنوت کرنے والا سمجھا جائیـــگا - قنوت کي حقیقت بھي خدا کي اطاعت ہے - بعد میں اُن تمام اشکال کو بھي قنوت کہنے لگے جن کے ذریعه سے خدا کي اطاعت کي جاے...... اس صورت میں آیت کی تفسیر یه هوئي که نمازوں کی اور نماز وسطي کي حفاظت کرو - اور ان عبادتوں میں خدا کي اطاعت کیا کرو ...... حدود اطاعت کو تلف کرکے نافرمان نه بنو - نمازوں میں اور دوسرے فرائض و واجبات میں جو امور خدا نے تم پر لازم ٹھراے هیں اُن میں کمي نه هونے دو [۳]

( ۱ ) موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اسباط عن السدي فی خبر ذكره عن مرة عن ابن مسعود قال كنا نقوم الخ

[ ۱ ] موسی قال ثنا عمرو قال ثنا اثبات عن السدي في خبر ذكره عن مرة عن ابن مسعود و قال كنا نقوم الخ -

[ ۲ ] مسلم ابن جنادة قال ثنا ابن ادریس عن لیث عن مجاهد وقوموا لله قانتین قال فمن القدوة طول الركوع الخ -

[ ۳ ] ابن جریر - ج ۲ ص ۳۵۴

كنا عند نافع ومعنا رجاء بن حياة فقال لنا رجاء سلـوا نافعاً عن الصـلاة الوسطى فسألناه' فقـال قد سأل عنها عبد الله بن عمر رجل فقال هي فيهـن فحـا فظـوا عليـهن لهـن (١)

هم لوگ نافع کے پاس بیٹهے تهے- همارے ساتهه رجاء بن حياة بهي تهے - رجاء نے کہا که نافع سے پوچهو که نماز وسطی کونسي نماز هے ؟ هم سے لوگوں نے سوال کیا تو نافع نے جواب دیا که عبد الله بن عمر سے بهي ایک شخص نے یهي سوال کیا تها - اُس کے جواب میں ابن عمر نے کہا تها که انهیں پانچ نمازوں میں ایک نماز یه بهي هے پس تم سب کي حفاظت کرو (١)

دوسري حدیث میں هے :

عن ابي فطيـمة قال فسألت الربيع بن خيثم عـن الصـلاة الوسطى - قال : ارأيت ان علمتها كنت محافظـا عليها و مضيعا سائرهن؟ قلت لا' فـقال : فانـك ان حافظـت عليهن فقـد حافظت عليهـا (٢)

ابو فطیمه کہتے هیں که میں نے ربیع بن خیثم سے نماز وسطی کي نسبت دریافت کیا ' اُنهوں نے کہا " اگر تمهیں یه معلوم هو جاے تو کیا صرف اسي ایک نماز کي محافظت کروگے اور بقیه نمازیں چهوڑ دوگے ؟ " میں نے کہا " نهیں " اسپر اُنهوں نے کہا که " اگر تم نے ان سب نمازوں کي محافظت کي تو اُس کي محافظت بهي کرلي (٢) -

( ۷ ) نماز وسطی ان پانچوں نمازوں کے مجموعه هي کا نام هے - اس کي تائید میں یه دلیل پیش کي جاتي هے :

ان الوسطى مجمـوع الصلوات الخمـس فان الايمان بضع و سبعون درجة اعلاهـا شهـادة ان لا اله الا الله و ادناهـا اماطة الاذي عن الطريق' و الصلـوات المكتوبـة واسطة بين الطرفين (٣)

حقیقت میں نماز وسطی سے مراد اوقات پنجگانه کی نمازوں کا مجموعه هے' اس لیے که حسب روایت صحیحه ایمان کے کچهه اوپر ۷۰ درجے هیں ' جن میں اعلی درجه یه هے که الله تعالی کے سوا اور کسي معبود کے نه هونے کي شهادت دي جاے' اور ادنی درجه یه هے که راستے سے اذیت کي چیزیں هٹا دي جائیں - فرائض خمسه کا درجه ان دونوں کے درمیان هے اور یه ان دونوں کناروں کے لیلیے باهم ملنے کي جگه هے پس یهي وسط هے (٣) -

( لفـظ " وسطـی " )

صلاة وسطي میں لفظ وُسطی کے معني کیا هیں ؟ علماے لغت و محققین ادبیات کا بیان هے :

الوسطى تانيث الاوسط ' و اوسـط الشـيء و وسطـه خياره ' و منه قوله تعالى : و كذلـك جعلنا كـم اُمـة وسطاً - و وسط فلان القـوم يسطهـم اى صارفي وسطهم و ليست من الوسط الذي معناه متوسط بين شيئين لان فعلي معناها التفضيل' ولا يبنـي التفـضيل الا ما يقبل الزيادة و النقص ' و الوسـط بمعنـي العـدل و الخيار يقبلهما ' بخـلاف التوسط بين الشيئين فانـه لا يقبلـهما ' فـلا يبنـى منـه افعـل التفضيل (١)

" وُسطی " لفظ " اوسط " کا صیغۂ مونث هے - محاوره میں کہتے هیں " اوسـط الشئ " و " اسط الشي " ( کسي چیز کا اوسط اور اُس کا وسط ) اور اُس سے مراد لیتے هیں " خیار الشي " ( بهترین چیز ) " اوسط " " وسط " سے تو مشتق هے مگر اُس " وسط " سے مشتق نهیں هے جس کے معنے دو چیزوں کے درمیاني حصه کے آتے هیں' اس لیے که " فعلي " جس کے وزن پر " وسطی " کا لفظ هے ' اُس کے معني " تفضیل " یعني زیادتي کے هیں ' اور " تفضیل " کے لیے وهي لفظ لائینگے جو زیادتي و کمي دونوں حیثیتوں کو قبول کرسکتا هو - " وسط " جس کے معنے " معتدل " اور " بهتر " کے هیں ' ان دونوں ( یعني زیادتي و کمي ) کي قابلیت رکهتا هے ( یعني بصورت زیادت اعتدال و بهتري ' اور بحالت نقص بے اعتدالي و بدتري کي گنجایش بهی اس میں نکل سکتي هے ) بخلاف اُس " توسط " کے جس سے دو چیزوں کا درمیاني حصه مراد هو ' کیونکه اس میں دوسرا پہلو آسکتـا هي نهیں ' لهذا صیغۂ " افعل التفضیل " اس سے نهیں بنا سکتے ( ١ )

یعني جن روایتـوں کي بنا پـر نمـاز وسطی کے لیے اوقات پنجگانه میں سے کسي ایسي نماز کي تحدید کي جاتي هے جو تمام نمازوں کے درمیان میں واقع هو' یه تخیل هي بر خود غلط هے ، کیونکه وسطي کے یه معنے هي نهیں هیں -

( ٥ )

اس تحقیق کي تائید میں کہا گیا هے که واو العطف تقتضي المغايرة (واو عطف کا اقتضا یه هے که معطوف و معطوف الیه دونوں دو علحده چیزیں هوں ) پس حافظوا على الصلوات و الصلاة الوسطى میں واو عطف موجود هے ' لهذا صلوات سے جو نمازیں مراد هیں ' اُن کي ذیل میں صلاة وسطی کیوں کر آسکتي هے ؟ لا محاله اسے کوئی دوسري نماز فرض کرنا پڑیگا -

یه شبه اگر صحیح هے تو وه روایتیں جو اوقات پنجگانه کي نمازوں میں سے کسي ایک نماز کو وسطی بنا رهي هیں' یقیناً مانني پڑینگي - نماز وسطی کو فرائض خمسه کے علاوه ایک دوسري نماز ماننا هوگا ' اور تحقیق کے لیے بحث کي ضرورت هي نه رهیگي -

لیکن اسکا جواب دیا گیا هے که هر واو کو واو عطف مان لینـا هي غلط هے - واو کي ایک قسم واو زائده بهي هے جس کي متعدد مثـالیں خود قرآن کریم میں موجود هیں ' مثـلاً : وكذلك نفصل الايات -
ولتستبين سبيل المجرمين
و كذلك نرى ابراهيم ملكوت السماوات و الارض
وليكون من الموقنين

خود عطف میں بهی جهـاں ایک قسم عطف وصفي کي هے جس میں معطوف و معطوف الیه میں مغائرت ضروري هے' وهاں ایـک دوسري قسم عطف ذاتي کی بهي هے جسے اس تفریق سے کچهه سروکار نهیں - آیتوں میں عطف ذاتي کي بکثـرت نظیریں وارد هیں ' مثـلاً :

ولكن رسول الله و خاتم النبيين
سبح اسم ربك الاعلى ' الذي خلق فسوى ' و الذي قدر فهدى ' والذي اخرج المرعى -

ان مثالوں میں کوئي ایک بهي ایسي نهیں هے جسے مغائرت کے ثبـوت میں پیش کرسکیں - یه سب عدم مغـائرت کے لیے هیں - اسي طرح بے شمار آیتیں نقل کي جاسکتي هیں ' مما لا حاجة الى سوقها لما هو معلوم بالبداهة -

عرب کا ایک قدیم شعر هے :

الى الملك القـرم وابن الهمام
و ليث الكثيبـة في المـزدحـم

( ١ ) يونس بن عبد الاعلى قال اخبرنا ابن وهب قال ثني هشام بن سعد قال يرضاه عنه نافع الخ -

( ٢ ) احمد بن اسحاق قال ثنا ابو احمد عن قيس بن الربيع عن سيرين بن علرق عن ابي تطيعة قال الخ -

( ٣ ) غرائب القرآن - ج ٢ ص ٣٦٣ -

( ١ ) فتح البيان - ج ١ ص ٣١٥ -

سیڑھیوں کے قریب استادہ ہے جو آگے مندر کے طرف جاتی ھیں - اسکے دونوں جانب وضو کے - لیے چھوٹے چھوٹے حوض بھی ھیں -

اب سے پہلے قربانگاہ وغیرہ غیر معلوم تھیں - تازہ حفریات میں جرمنی کے مشن نے یہ قربانگاہ اور وہ سیڑھیاں بھی دریافت کرلی ھیں جن پر سے پوجاری قربانی کے لیے آیا کرتے تھے -

قدیم اشوری مندروں میں ترمیم و تغیر کرنے کے مجرم صرف مسلمان فاتح ھی نہیں ھیں - عیسائی کشورکشا بھی اسمیں مسلمانوں کے برابر کے شریک ھیں - البتہ ھر ایک کے مصالح جدا گانہ تھے ' اور جس نے جو تغیر کیا وہ اپنے مصالح کے لحاظ سے کیا -

عیسائیوں نے جب بعلبک فتح کیا تو انکی اولین و آخرین کوشش یہ تھی کہ جسطرح بھی ھوسکے ' قدیم اشوری بت پرستی کو مٹایا جائے اور اسکے آثار اس طرح معدوم کردیے جائیں کہ انھی مقامات پر عیسائی مقدس عمارتیں تعمیر ھوں - چنانچہ انھوں نے فتح بعلبک کے بعد قربانگاہ کے ایک حصہ کو کھود کے سطح زمین کے برابر کردیا اور دوسرے حصہ پر اسطرح ایک کلیسا بنا دیا کہ اسکا فرش قربانگاہ کی چوٹی کے برابر تھا - دوسرے بڑے مندر کو بھی اسلیے ڈھا دیا کہ اس کے ملبے سے کلیسا بنائیں -

خیر اس طویل و عریض صحن سے انسان ایک وسیع زینے پر ھوکے خود مندر کے اندر داخل ھوجاتا ہے - اس مندر کی عمارت میں سے اب صرف ستون باقی رھگئے ھیں - ان ستونوں کے متعلق پروفیسر ٹائیلر (Prof. Taylar) لکھتے ھیں :

" میرے علم میں قدیم صنعت کے پس ماندہ آثار میں ان ستونوں سے خوبصورت کوئی شے نہیں - ھر رخ سے اور چاند اور سورج ' دونوں کی روشنی میں انکی حالت بالکل یکساں ہے -

ایک عجیب بات یہ ہے کہ اگر کسیقدر فاصلے سے ان ستونوں کو دیکھیے تو اپنے باھمی مکمل تناسب کی وجہ سے جسقدر انکا طول ہے اس سے کہیں زیادہ معلوم ھوتے ھیں !

یہ عظیم الشان و سر بفلک ستون جس چبوترہ پر قائم ھیں وہ بجاے خود ایک حیرت انگیز چیز ہے - یہ چبوترہ کیا ہے ؟ ایک دیوار ہے جسکی بلندی ۴۰ فیٹ کی ہے - ان ستونوں کا قطر ساڑھے سات فیٹ ہے - طول مع قرطاجنی گنبدوں کے ۷۰ فیٹ -

* * *

یہاں تک تو بعلبک کے مشہور ترین آثار یعنی بڑے مندر کے کھنڈروں کا تذکرہ تھا - اب ھم دوسرے بڑے مندر کے کھنڈروں کے حالات لکھنا چاھتے ھیں -

جیسا کہ ھم اوپر کہہ آئے ھیں دوسرا مندر بیکچش کا مندر ہے - یہ مندر بڑے مندر کے جنوب میں واقع ہے - یہ دونوں ایک دوسرے سے بالکل آزاد و بے تعلق ھیں - اس مندر کی سطح پہلے مندر کی سطح سے کسیقدر پست ہے - اس میں کوئی صحن نہیں - مشرق کی طرف سے ایک زینہ ہے - اسی پر چڑھکے مندر میں جاتے ھیں - اسکے حجرے طول میں زیادہ اور عرض میں کم ھیں - اس کی دیواریں باھر سے بالکل سادی ھیں - البتہ جس پتھر سے بنائی گئی ھیں وہ خوب درست کرلیا گیا ہے ' اور جوڑ تو اس قدر خوب ملاے ھیں کہ تعریف نہیں ھوسکتی - دونوں سروں کے اتصال کا یہ عالم ہے کہ چھری کا پھل بھی اندر نہیں جاسکتا - اس حجرے کے دونوں طرف کوئی دس فیٹ کے فاصلے پر چکنے ستونوں کی ایک قطار ہے - یہ ستون مع اپنے بالائی حصہ کے ۵۲ فیٹ بلند ھیں - چھت کی دیواروں کے ساتھہ انھیں پتھر کے ٹکروں کے ذریعہ ملادیا گیا ہے - ان ٹکروں کی تعداد بہت ہے اور ان پر بادشاھوں اور دیوتاؤں کی تصویریں کندہ ھیں - ان تصویریں کے بیچ بیچ میں پھولوں وغیرہ کی تصویریں بھی بنی ھوئی ھیں - غرضکہ یہ چھت صنعت و قلمکاری کے لحاظ سے عجیب و غریب ہے -

حجرے کی دیواریں تو ابھی سالم و ثابت ھیں البتہ اکثر ستون گرگئے ھیں - جو حصہ ابھی نہیں گرا ہے اسمیں شمال کی حالت بہت زیادہ بہتر ہے -

اس مندر کے دروازے کو اسکا درۃ التاج سمجھنا چاھیے - کیونکہ اگرچہ اس عمارت کے اور حصوں میں بھی گلکاری کی ہے اور صنعت کے عمدہ عمدہ نمونے دکھائے گئے ھیں ' مگر دروازہ کی صنعت ان سب سے بدرجہا بہتر ہے -



بیکشس کے مندر کے ستون جن پر چھتا قائم ہے

یہ دروازہ ۴۳ فیٹ بلند اور ساڑھے ۱۲ فیٹ عریض ہے - اسمیں جسقدر حصہ پر گلکاری کی ہے اسکی مقدار ۲ فیٹ کے قریب ہے -

یہ تو آپکو پہلے ھی معلوم ھوچکا ہے کہ تیسرا مندر زھرہ کا ہے - یہ مندر دوسرے مندروں کے کھنڈر سے ۳ سو میل پر واقع ہے - یہ ایک قرطاجنی وضع کی عدیم المثل عمارت ہے جسکا اندرونی حصہ خوب ھی آراستہ ہے - اندرونی ستونوں کی وجہ سے یہ عمارت بالکل ھشت گوشہ معلوم ھوتی ہے - یونانی عیسائیوں نے اسکو سینٹ باربرا کا گرجا بنا لیا ہے - گذشتہ صدی میں انھوں نے اسکی تجدید کی کوشش بھی کی تھی جو کچھہ زیادہ کامیاب نہیں ھوئی -

# آثار عتیقہ

## بعلبک

تاریخ قدیم اور تمدن اسلامی کا ایک صفحہ

( ۱ )

یہ آثار جو اس مضمون کا موضوع ہیں، دو بڑے اور ایک چھوٹے مندر کے کھنڈر ہیں - بڑے مندروں میں ایک جو پیٹر ( مشتری ) کا مندر ہے اور دوسرا بیکسش (Bacchus) کا - چھوٹا مندر وینس (Venus زہرہ ) کا ہے - گو یہ آثار چنداں زیادہ نہیں مگر انکی وجہ سے خود اس شہر پنـــاہ کے متعلق سوء ظن نہ کیجیے جسکی آغوش میں یہ پس ماندہ نشانیاں ملی ہیں - اسکی عظمت و وسعت کا تو یہ عالم ہے کہ قدیم روما کے سے کتنی ہی کھنڈر اسمیں آ جا سکتے ہیں !!

یہ آثــار جس جگہ پر قائم ہیں وہ معمولی زمین نہیں بلکہ ایـک محدب اور پختہ چبوترہ ہے جسکے موجد غالبـاً فنیقی ہیں - اس کا طول ۳۲۱ گز' عرض ۲۰۰ گز' اور طول ۱۵ سے ۳۰ قدم تک ہے - اس عظیم الشان چبوترے کے نیچے سے مسقف راستے گئے ہیں - یہی راستے ہیں جن سے ہوکر مندر میں آنا پڑتا ہے -

جیسا کہ ہمنے ابھی بیان کیا ہے یہ آثار تین مختلف مندروں کے کھنڈر ہیں - ان میں سب سے زیادہ اہم و مقدم وہ کھنڈر ہیں جن کا تعلق بڑے مندر ( جو پیٹر کے مندر ) سے ہے -

اس مندر میں آنے کا راستہ مشـرق کی طـرف سے ہے - پہلے سیڑھیوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع ہوتا ہے جو ایک پھاٹـک پر جا کر ختم ہوتا ہے - یہ پھاٹـک در اصل ایک پر شوکت و عظمت محراب ہے - اسکے آگے ستونوں کی قطار ہے - مندر کے اندر جانے کا اصلی راستہ یہی ہے - اسکے دروازے ہر وقت کھلے رہتے تـھے' اور پوجاری نہایت خضوع و خشوع اور جوش عقیدت و فرط اعتقاد کے ساتھہ ان ستونوں میں سے ہو کے انـدر جاتے تھے - ان ستونوں میں سے تین کے زیریں حصے میں چند کتبے بھی ہیں - ان کتبوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مندر ہیلیپولس کے جلیل القدر دیوتاؤں کے نام پر بنایا گیا تھا -

عربوں نے جب بعلبک فتح کیا تو کسی قدر تغیر و ترمیم کے بعد اسکو ایک قلعہ بنـالیا - انہوں نے ان ستونوں اور سیڑھیوں کو مسمار کردیا' اور ان کی جگہ انکے ملبے سے ایک نہایت مستحکم فصیل بنالی -

تاریخ نے اپنے آپ کو دھرایا ہے - جرمنی کے مشن نے بھی دیوار ڈھاکے اسی جگہ سیڑھیاں بنالی ہیں جہاں پہلے تھیں - اب پھر ایک شخص اسیطرح سیڑھیوں سے مندر میں آتا ہے جسطرح عہد قدیم کے پوجاری آیا کرتے تھے !!

جرمن مشن کی اس کارروائی کے لیے ہر سیـاح اپنے آپ کو مرہون منت محسوس کرتا ہے' کیونکہ اس دیوار کے ہٹ جانے سے مندر کا قدیمی نقشہ بالکل واضح ہوگیا ہے -

اس محـراب نما پھاٹـک کے بعـد تین دروازے پہلـو بہ پہلـو ہیں - ان دروازوں میں سے بیچ کا دروازہ بڑا اور مرکزی دروازہ ہے - اس دروازے سے اندر داخل ہو جایے تو ایک چھوٹا سا شش گوشہ صحن ملتا ہے - کسی زمانہ میں یہ چھوٹا سا صحن ہر طرف سے ستونوں کی قطاروں میں محصور تھا - ستونوں کی تعداد قریباً چھہ تھی' جنمیں سے چار کے پہلوؤں میں کمرے تھے - عربوں نے اس تیسرے راستہ کو بھی بند کردیا اور ان دروازوں کو اپنی قلعہ بندیوں کے سلسلے میں لیلیا -

بعلبک کے سب سے بڑے مندر کے بعض آثار و سر بفلک ستون -

ان تین راستوں سے گذرنے کے بعد اب آپ بڑے مندر یا قربانگاہ کے مندر میں پہنچینگے - اس کی وسعت کا کسیقدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ وہ ۴۴۰ ہزار فیت لمبا اور ۳۷۰ ہزار فیت چوڑا ہے !!

درمیانی اور اسکے ایک پہلو کا دروازہ گر پڑا ہے' مگر انکے اجزاء پریشان پھر جمع کر کے اسی جگہ رکھدیے گئے ہیں' جہاں کبھی یہ دروازے تھے -

اس صحن کے تین طرف یعنی مشرق' شمال' اور جنوب میں نیم مربع کمرے ہیں - ان کمروں میں مجسموں کے رکھنے کے لیے طاق بنے ہوے ہیں - افسوس ہے کہ ان مجسموں کا ایک نمونہ بھی اب موجود نہیں ! یہ کمرے ان پوجاریوں کے لیے تھے جو یہاں پرستش کی غرض سے آکے رہتے تھے -

کمروں کے آگے مصری ستونوں کا سلسلہ ہے - ان ستونوں کے بالائی سروں پر نہایت نفیس و کمیاب کندہ کاری ہے - افسوس ہے کہ ستون گر پڑے ہیں اور انکے اجزاء صحن میں پڑے ہوے ہیں - بڑی قربانگاہ کا جو کچھہ حصہ باقی رہگیا ہے وہ ابھی وسط صحن میں ان

قديمي وضع كي مشہور ٹوپي ہے - ( عباسيه اي قانسوه بهي اسي طـرح كي لنبي اور نـكيلي ٹوپي هوتي تهي - يه در اصل ايراني مجوسيوں كي ايجاد ہے - الہلال ) جاڑے ميں سياه پوستين اوڑهتے هيں جو قورقا كہلاتي هيں -

گرج مسلمان هوں يا عيسائي ' اكثر يهي لباس پهنتے هيں - انكے يہاں جبه ارخا لوخ كہلاتا ہے - بعض لوگ پپاخ نهيں اوڑهتے بلكه ايك كپڑا سر پر باندهليتے هيں - جسكو انكے يہاں باباماتي كہتے هيں - بعض لوگ ايك اور قسم كي بني هوئی ٹوپي اوڑهتے هيں جو باشلاقي كہلاتي ہے - اسميں گهنڈياں سي هوتي هيں ' اور اسكے دونوں سرے اتنے لمبے هوتے هيں كه رانوں تك آتے هيں -

گرج تيسري صدي عيسوي كے آخر اور چوتهي صدي عيسوي كے آغاز ميں عيسائی هوے - گرجي زبان جسطرح بولي جاتی ہے اسيطرح لكهي بهي جاتي ہے - اسكے حروف بالكل نرالي وضع كے هيں اور اسي ليے كسي زبان كے حروف سے انهيں تشبيه نهيں ديجا سكتي - يه حـروف نهايت قديم هيں - بيان كيا جاتا ہے كه چوتهي صدي قبل مسيح ميں ايجاد هوے -

گرجوں ميں بهت سے شعرا گذرے هيں جنميں سب سے زياده مشہور روستا فللي ہے - روستا فللي تيسري صدي عيسوي ميں تها - اسكي بهترين نظم وه ہے جو " تيندوے كي كهال " كے نام سے مشہور ہے -

قوقاز كے دو حصے هيں اور دونوں قوقاز كے سلسله كوه كي وجـه سے ايك دوسرے سے عمده هيں - ايك حـصه يـورپ ميں ہے اور دوسـرا ايشيـا ميں - يورپين حصے ميں گرجي ' منجريل ' ازجيني ' سواني ' شيشاني ' اور انـكے علاوه روسي ' ارمني ' تـركي ' ايراني ' غـرضكه كوئي تيس مختلف زبـانيں بولي جاتي هيں -

اسـكا بجٹ ۶۷ ملين روبل ( تـقريباً ۷۰ ملين پونـڈ ) ہے - قوقاز ميں تجارت كا بيشتر حصه ارمنيوں كے هاتهه ميں ہے - صنعت ميں بهي وهي پيش پيش هيں اور زرگري كي تو يه حالت ہے كه خنجروں اور تلواروں كي تمام مرصع اور سادي نيامیں انهی كے هاتهه كي بني هوتی هيں -

يہاں ديسي فوجي افسر روسي افسروں كي طرح فوجي كاسكيٹ نهيں پهنتے بلكه عجمي قلبق پهنتے هيں ' جس پر طلائي يا نقرئي ايران كا نشان حكومت اور اس كے اوپر روسي تاج بنا هوتا ہے -

قوقاز ميں سردي نهايت سخت پڑتي ہے ' حتى كه كبهي كبهي مقياس الحرارت ( تهرما ميٹر ) صفر كے درجے سے نيچے تـك اتر آتا ہے -

قوقاز اور تمام وسط ايشيا ميں روسي حكومت انيسويں صدي ميں قائم هوئي ' ليكن بخارے كي خود مختاري ابهی تـك روس كے زير سيادت باقي ہے ( محض براے نام - الهلال ) -

قوقاز كے گورنر جنرل كا لقب هندوستان كے گورنر جنرل كي طرح نائب الملـك ( وائسراے ) ہے - اسكي كل آبادي كوئي سات ملين ہے ' جسميں تين ملين مسلمان ' دو ملين گرج ' دو لاكهه منجرليان هيں - گرج اور منجرليان دونوں قوميں مذهباً ارتهوڈكس اور رومن كيتهولـك هيں - زياده تعداد آرتهوڈكس كي ہے - گرجوں ميں مسلمان بهي هيں ' جنـكي مجموعي تعـداد ۹۰ هزار ہے - ارمني تمام دنيا ميں ۴ ملين هيں ' جسميں سے ڈيڑه ملين قوقـاز ميں ' دو ملـين دولت عثـمانيـه ميں ' اور نصف ملـين ايران ميں -

يہاں ايك قوم رهتي ہے جسكا نام " سوانت " ہے مگر اسكي تعداد معلوم نهيں - يه ابهي تـك بالكل ابتدائي طبيعي حالت پر ہے - چنانچه اسوقت بهي وه بهيڑوں كي كهاليں پهنتے هيں -

قوقاز ميں يہودي بهي هيں ' اور انكي تعداد معقول ہے يعني ۳ لاكهه -

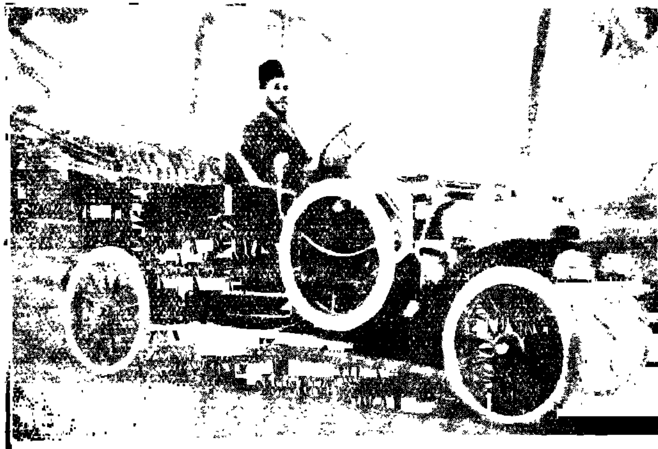
قوقاز ميں دو فوجي چهاونياں هيں - ايك قارهي ميں عثماني سرحد پر ' دوسري تفليس ميں - ان دونوں چهاونيوں كي هر پلٹن ميں ۷۰ هزار سپاهی هوتے هيں -

ميں قلا ديقا قفقاز سے تفليس موٹر كار پر واپس آيا اور تفليس سے ريل ميں سوار هوكر ۱۲ گهنٹے سے زائد ميں باكو پهنچ گيا -

( بـاكـو )

يه شهر بحر خزر پر واقع ہے - پہلے يه ايران كے ماتحت تها مگر اب روس كے زير نگيں ہے - تمام شهر بالكل نئے طرز كا بنا هوا ہے - سڑكيں بالكل باقاعده هيں - روشني برقي ہے - يہاں كي آب و هوا نهايت خراب ' اور گرمي تفليس سے بهي زياده ہے - اسكي وجه يه ہے كه يہاں سے ايك گهنٹے كي مسافت پر كراسن تيل كے چشمے هيں - هر چند كه ان چشموں سے دولت كے چشمے اُبلتے هيں اور اهل شهر كيليے سونے كے سيلاب بنـكر بهتے هيں ' ليكن انـكي وجه سے گرميوں ميں يہاں كا موسم نا قابل برداشت بهي هو جاتا ہے -

باكو كراسن تيل اور پٹرول كي سلطنت سمجها جاتا ہے - چنانـچه خود اسميں اور اسكے نواح ميں جسقدر چشمے اس وقت موجود هيں انكي تعداد ايك سو ہے - دنيا ميں جسقدر گيس بنتا ہے اس كا نصف حصه انهيں چشموں كے تيل سے بنتا ہے -



مسقط ميں يورپين تمـدن كي تكميل اور رياست كا خاتمـه !

سلطان حال موٹركار پر سوار جارہے هيں

باكو ميں بهت سے مسلمان لكهپتي هيں ' مثـلاً موسى نامي يوف ۶۰ ملين روبل ( ۶ ملين پونـڈ ) كے آدمي هيں - حاجي زين العابدين تقي يوف كي حيثيت پچاس ۵۰ ملين كي تهي - مرزا علي يوف شرحه اور شيخ علي دادا يوف كے پاس ۳۰ ' ۳۰ ملين هيں - مختار روف كوكي ۲۵ ملين كے سمجهے جاتے هيں -

( حاجي زين العابدين ايراني الاصل اور ايك نهايت مخير و وطن پرست شخص تها - سفر نامه حاجي ابراهيم بيگ اُسي كي تصنيف ہے - وه اپنے پاس سے پوري قيمت ديكر حبل المتين كلكته كی آٹهه سو كاپياں علما و مجتهدين ايران و عراق ميں برسوں تقسيم كراتا رها تاكه وه وضعيت زمانه سے واقف هوں اور ملت و وطن كي بربادیوں كو سمجهيں - فاضل مراسله نگار كو اُسكے حالات معلوم نهيں نور الله مرقده - الهلال ) -

تقي يوف پہلے شيلا كے نام سے بهت مشہور تهے ' مگر اب انكا نام هی نام مشہور ہے - انـكے كئي اسٹيمر دريا ميں چلتے هيں - انـكے عـلاوه بنـك اور كار خـانے هيں - اپني قوم پر بهي انـكے بـيشمار احسانات هيں - كتني هي اسپتاليں بنوائيں ' لڑكيوں اور لڑكوں كے ليے مـدرسے قائم كيے ' اور طرح طرح كے نيك كاموں ميں حصه ليا - ان كارهاے خير سے انكے نام كو زندگي جاويد حاصل هوگئي ہے ' اور انـكا ذكر تمام مجلسوں ميں لوگوں كي زبانوں پر رهتا ہے - يه بهي خدا كي قدرت ہے كه انكو يه مرتبه ملا - پہلے تو انكي حالت يه تهي كه انـكے پاس كچهه بهي نه تها -

# عالم اسلامی

## چرکس، گرج، داغستان، قوقاز، و ترکی

اثر محمود رشاد بے

( ۳ )

قوقاز سے تین گھنٹے کي مسافت پر صوبہ قوبانسکي واقع ہے - یہاں اکثر چرکس قبائل رھتے ھیں جنکے نام ابزاخ' ما ترقاے بعدوغ' کمکو' شابغ' اور حکوس ھیں - اس صوبہ کا یہ نام نہر قوبان کي مناسبت سے ھے - یہ نہر سلسلہ کوہ قوقاز کے کوہ البرز سے نکلي ھے اور بحر اسود سے جاکے ملگئي ھے -

امبز کے شمالي پہاڑوں کے دامن میں قرہ جاے کے چرکسي قبائل رھتے ھیں - چرکسوں کا ایک اور قبیلہ ھے جس کا نام شہنشانس ھے - یہ قبیلہ بھي پہاڑ کا رھنے والا ھے -

اس مرقع پر ان قبائل کو نہ بھولنا چاھیے جنکا ذکر بلاد یاني کے تذکرہ میں آچکا ھے -

اگرچہ چرکسوں کي تعداد ۵ لاکھہ سے زیادہ نہیں' مگر با ایں ھمہ تمام اھل قوقاز انکے نام سے تھراتے ھیں کیونکہ وہ شجاعت' جرات' تیر اندازي' اور اسپ سواري میں مشہور ھیں - خود حکومت روس خاص انکا بھي خیال کرتي ھے اور دوسروں سے زیادہ عزت کرتي ھے -

تیرسکی سے شہر شیخ شامل تک ۱۲ گھنٹے کا راستہ ھے - ۲ گھنٹے گاڑي میں بیٹھنا پڑتا ھے اور ۱۰ گھنٹے پیدل چلنا پڑتا ھے - یہ نامور شخص داغستان کے قبیلہ لزجین میں سے ھے اسکا اصلي نام شمویل ھے مگر عام طور پر ھر طرف وہ شامل ھي کہلاتا ھے -

شیخ شامل نہ صرف ایک فوجي اور جنگي انسان تھا' بلکہ ایک سخت دیندار اور منتظم شخص تھا - اس نے اپنے زمانے میں جامع قوقازیہ بنوائي اور شرعي عدالتیں قائم کیں' اور جب روس نے اسکے وطن عزیز و محبوب کو لینا چاھا تو اس نے اسکي مدافعت میں مسلسل ۴۵ سال تک جنگ جاري رکھي - ۱۳ سال تک تو ایک دوسرے شخص کے جھنڈے کے نیچے لڑا' اور ۳۲ برس تک خود اپنے علم کے نیچے - اگر حاجي مراد نامي ایک شخص خیانت نہ کرتا تو یقینا روس کبھي بھي اسے قید کرنے میں کامیاب نہ ھوتا -

شیخ شامل جب قید ھوگیا تو روس نے اسے رھنے کے لیے ایک خاص کوٹھي شہر کالوجا میں دیدي جو موسکو سے ۴ سو میل کے فاصلہ پر نہر ارکا کے ساحل میں واقع ھے -

شیخ شامل ایک عرصہ تک یہاں نہایت عزت و احترام کے ساتھہ رھا - اسکے بعد حکومت روس نے اسے حجاز جانے کي اجازت دي - شیخ شامل حجاز روانہ ھوا' اور حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مطہرہ نبوي سے مشرف ھوکے مدینۂ منورہ ھي میں اقامت اختیار کرلي - یہاں تک کہ وھیں انتقال کیا -

شیخ شامل نے تین لڑکے اپني یادگار میں چھوڑے - ایک محمد شافع جس نے روسي مدارس میں تعلیم پائي اور پھر روسي فوج میں بھرتي ھوا اور ترقي کرتے کرتے جنرل کے عہدے تک پہنچا - تین سال ھوے کہ اس نے انتقال کیا ھے - دوسرا غازي محمد جس نے مدینہ منورہ میں انتقال کیا - تیسرا محمد کمال بے جو آجکل یہیں موجود ھے -

شیخ شامل کي قبر مدینہ منورہ میں ابن حجر مکي کي قبر کے آگے' اور حضرۃ ابن عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کي قبر کے پہلو میں ھے -

داغستان کي آبادي ۸ لاکھہ ھے - ان لوگوں میں بھي وہ تمام صفات عالیہ اور حالات سامیہ پائے جاتے ھیں جو انکے بھائي چرکسوں میں ھیں - داغستان کي تہذیب و شایستگي' فضائل و کمالات کي روح' اور انکے اصلاح و تقوی کا سہرا ایک بخاري عالم شیخ محمد بن سلیمان کے سر ھے' جس نے في الحقیقت اسلام کي سب سے بیش قرار خدمات انجام دیں - اسي شیخ جلیل کي صحبت سے ایک بزرگ شیخ منصور نامي اٹھے' جنھوں نے روس کے خلاف جہاد دینے کی دعوت دي' اور جنکے ایک شاگرد شیخ شامل بھي تھے -



سد ھندیہ کا افتتاح بغداد میں

قاضی بغداد' گورنر' و حکام و اشراف شہر -

چرکس' لزجین' اور اباذا قوقازکي قدیم ترین قومیں ھیں - تاریخ میں ان سے پہلے ممالک قوقاز میں کسي قوم کے رھنے کا پتہ نہیں چلتا -

یہ قومیں پیدایش مسیح سے تین ہزار سال پہلے وسط ایشیا سے یہاں آئیں اور یہیں رھگئیں - آٹھویں صدي عیسوي میں حلقہ بگوش اسلام ھوئیں' اور پھر ان سے اسلام کو نہایت تقویت و تائید ھوئي کیونکہ انکي شجاعت و بسالت معمولي نہ تھي -

ان سب کا خاندان قریباً ایک ھي ھے' لیکن جب قوقاز میں یہ قومیں آئیں اور مختلف حصوں میں رھنے لگیں تو زبانوں میں اختلاف پیدا ھوگیا اور قریباً ھر ایک کي ایک نئي زبان بنگئي -

یہ تمام زبانیں صرف بولي جاتي ھیں - لکھي نہیں جاتیں - ان زبانوں کے سب سے زیادہ نمایاں حروف حاء' خاء' سین' شین' قاف' اور عین ھیں - ان قوموں کے تمام معاملات عربي میں ھوتے ھیں - یہاں کے علماء اور امام عربي پڑھنا اور لکھنا دونوں جانتے ھیں' اور داغستان میں تو عربي بولتے بھي ھیں -

یہ تمام قبائل اپنے گونہ گوں اختلافات کے باوجود ایک ھي قسم کا لباس پہنتے ھیں جسکو چرکسکا کہتے ھیں - چرکسکا ایک جبہ سے عبارت ھے جسکو شوخا بھي کہتے ھیں - شوخا کے سینہ پر انگلیاں سي بني ھوئي ھوتي ھیں جسکو کازیري کہتے ھیں - کازیري درِ اصل کارتوس رکھنے کے لیے تھیں' مگر اب محض نمایش اور حفظ وضع قدیم کے لیے رھگئي ھیں - پیٹ پر ایک خنجر لٹکا ھوتا ھے - اسکو کنجال کہتے ھیں - اسکي نیام طلائي مرصع کبھي غیر مرصع اور نقرئي ھوتي ھے - زیادہ تر انکے سروں پر پیاخ ھوتي ھے جو ایران کي

# مکتـــوب لنڈن

میں نے ایک دو سال ہوے لکھا تھا کہ مسلمانوں پر خراب وقت آیا اور اس سے بھي خراب تر آنے والا ھے - جنگ بلقان نے اوس خراب وقت کو بد قسمتي سے ھم سبکو دکھا دیا - خدا ایسا وقت کسي پر نہ لاے - زمین پر جہنم کا نظارہ دیکھنے کي کسے تاب ؟ لیکن میں پھر کہتا ھوں کہ اگر ھم غافل رہے تو جلد ھي اس سے بھي خراب وقت مسلمانوں پر آنے والا ھے - ھمکو ھماري غفلت کي سزا دینا فطرت کے قانون کے مطابق ھے - اسلیے اوس سزا کا ملنا یقیني ھے اور آثار ظاھر کر رہے ھیں کہ اسکا انتظام ھو رہا ھے-

اچھا پھر رھی سوال ھوتا ھے کہ با وجود خدا کے مکرر دعوون کے کہ مسلمان و مومن فتحیاب ھونگے' یہ بلائیں ' یہ شکستیں' ھمکو کیوں نصیب ھوئیں - اور میں آئندہ ان سے بھي بہت سنگین بلاؤں کا کیوں خوف دلا رہا ھوں ؟ نہیں میں پھر کہتا ھوں کہ خدا کا کلام سچا تھا - سچا ھے - اور سچا رھیگا -

ھم نے شکستوں پر شکستیں کھائیں - محض اسوجہہ سے کہ ھم دراصل مسلمان نہ تھے - اور اگر ھم مومن نہ ھوے تو اور سنگین شکستیں کھاینگے اور جلد ھي کھاینگے - اگر وہ امانت جو ھمکو رب العالمین نے سپرد کي تھي وہ بھي ھم سے جاتي رہے اور کسي دوسري قوم کو نصیب ھو جاے تو عجب نہیں -

کسقدر صدمہ کي بات ھے کہ ھم لوگ جو اسلام کے نام کو روشن کرنے کے لیے خلق ھوے تھے' آج خود ھمارے ھي ھاتھوں اسلام کے فلک رتبہ نام پر خاک ڈالي جا رھي ھے ! ھم اُس اسلام کو بدنام کر رہے ھیں اپنے اعمال و افعال سے جسکا نام ھمارے اجداد کو جان ' مال' اولاد ' غرضکہ ھر چیز سے زیادہ عزیز تھا - جسکے نام کي خاطر وہ لوگ فاقہ پر فاقہ کرتے تھے - زخموں پر زخم کھاتے تھے - عورتوں کو بیوہ ' بچوں کو یتیم چھوڑتے تھے - جلا وطنیاں اختیار کرتے تھے - زحمتیں اوٹھاتے تھے -

وہ زمانہ خیال کرو جب حضرت معین الدین چشتي اجمیر میں آے تھے - ابتو تم وھاں شاھانہ عمارت اور دربار دیکھتے ھو مگر یقین مانو کہ آنکو زندگي میں آنھیں یہ نصیب نہ تھا - یہ ریل نہ تھي - یہ ھوٹل نہ تھے - یہ امن و امان بھي نہ تھا - اجمیر ایک زبردست کفرستان تھا - اُسوقت تک مسلمانوں سے ھندوستان بہت مانوس بھي نہ ھوا تھا - اور چونکہ وہ وقت ھندوں کے بھي ادبار کا تھا اسلیے جہالت تعصب وغیرہ اُسوقت بہت زیادہ تھا - پھر بھي اُس خدا کے بندہ نے اجمیر میں آکر اپنا بستر جما ھي دیا - بستر ٹرکي کے یا ایران کے قالیں کا نہ تھا - صرف زمین کے چھوٹے چھوٹے سنگ ریزوں کا - یہ سب تکلیف خواجہ معین الدین چشتي نے محض اسلام کے نام کے لیے اوٹھائي -

میں کشمیر میں بہت رہا ھوں - لیکن وھاں کي اور باتوں کے علاوہ جس بات نے میرے دلپر اثر ڈالا ' وھاں کے مزارات ھیں - قریب قریب جہاں جہاں میں گیا ' وھاں کوئي نہ کوئي مسلمان درویش زمین کے اندر آرام سے سوتے ھیں - مزار شریف و عشق مقام وغیرہ تو مشہور مقامات ھیں - کل مرگ کے پاس بابامریشي کا مزار ملا ' کل مرگ مقابلتاً کوئي زیادہ دشوار گذار مقام اس زمانے میں بھي نہ رہا ھوگا جب با با مریشي وھاں پہنچکر کسي پتھر کا تکیہ بناکر تخت زمین پر متمکن ھوے ھونگے' لیکن تعجب تو مجھے جب ھوا جب کئي اونچے اونچے پہاڑوں سے گذر کر' برف پر چل کر' ملوخاں کے برباد دکن آثار کي تاریخ کو دھرا کر' مقام گریز میں ایک مزار دیکھا - با وجود اسکے کہ اسوقت ھر طرح کي کوشش کرکے آمد و رفت کے لیے راستہ صاف کیا گیا ھے' سڑک بھي بنائي گئي ھے - مگر پھر بھي گریز صرف تین ھي چار مہینے دنیا کے دوسرے حصوں سے رسم و راہ رکھتا ھے پھر اس زمانہ میں تو انسان کا وھاں پہونچنا اگر محال نہیں تو دشوار سے ایک درجہ مشکل تر ضرور رہا ھوگا '

الحمد للہ کہ اس گئي ھوئي حالت میں بھي بعض خدا کے بندے ھندوستان میں ایسے ھیں جو اسلام سے خالص محبت رکھتے ھیں اور طاقت بھر اوسکي خدمت کرتے ھیں -

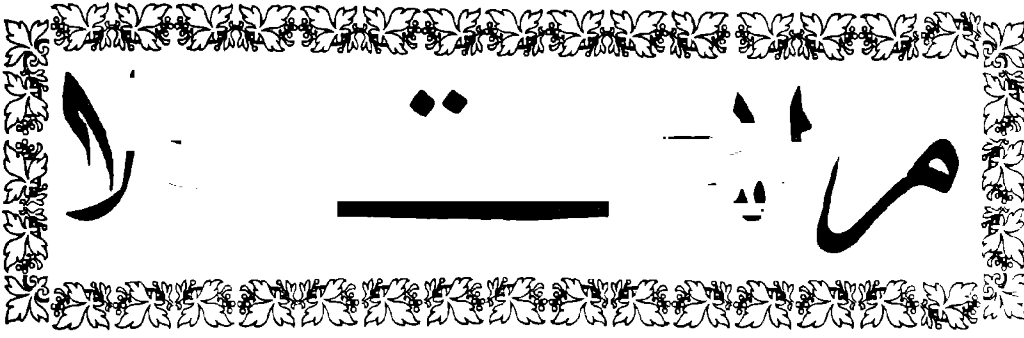
ایک انمیں کے خواجہ کمال الدین صاحب پنجاب کے ھیں جنھوں نے کچھہ عرصہ سے اپني وکالت چھوڑ کر' گھر چھوڑ کر' اعزا و احباب کو چھوڑ کر اس جزیرہ میں جو آجکل دنیا کے شور و شر ھو رہا ھے' سکونت اختیار کي ھے- کسي تجارتي کام کے لیے نہیں - اپنے نام کے لئے نہیں - کسي سیاحت و تفریح کے شوق کے لیے نہیں بلکہ محض اسلام کي خدمت کے لیے - صد آفریں ھے اس کي ھمت پر-

یہ نہیں کہ اس جزیرے میں اس سے پہلے اسلام کي روشني نہیں پھیلي تھي - اسلام کي روشني تو ھر جگہ تیرہ سو برس سے پھیل گئي ھے - یہاں بھي وہ روشني بلا شبہہ پونچي - یہانتک کہ یہاں کے پادریوں کو کوشش کرني پڑي کہ یہاں کي خلقت اُس سے موثر نہ ھو - یہاں کا ایک باد شاہ فوج و سپاہ لیکر جنگ صلیب میں شریک ھوا - اور وہ جنگ عیسائیت کي سب سے بڑي کوشش تھي تا کہ امن کي روشني کو گل کردے - یہاں کي کتابوں کي سیر کرنے والے کي نظر اکثر رسول عربي' خیر الناس' اکمل البشر' رحمت العالمین کے بگاڑے ھوے نام اور توھین سے بھرے ھوے کالموں پر پڑتي ھے- کوئي دقیقہ یہاں کے پادریوں نے اسبات کا اٹھا نہ رکھا کہ یہاں کے باشندے اسلام کو ایسي خوفناک اور دھشتناک صورت میں دیکھیں کہ اسکا نام آتے ھي لوگوں کو نفرت ھوجاوے - اسلام کے نام کو بھي مصلحت سے بدلدیا اور محمدن یا محمڈن مذھب کہنا شروع کردیا - ھمارے جاھل کچھہ انگریزي جاننے والے ھندي مسلمانوں نے بھي اپنے کو اور اپنے اسکولوں کو محمڈن کے لفظ سے پکارنا شروع کیا ھے - وہ یہ نہ سمجھے کہ خدا نے اور رسول نے جو مسلمانوں کو محمدي نہ کہا تو اسمیں کچھہ مصلحت ھي ھوگي - یہاں کے پادریوں نے محمدن جس مصلحت سے کہا وہ یہ تھي کہ یہاں کے لوگوںپر اونھوں نے نقش کیا تھا کہ مسلمان کافر اور محمد پرست (Leathen) ھیں - محمد کے تابوت کو پوجتے ھیں - نماز جب پڑھتے ھیں تو سامنے اونکے تابوت کا نقشہ رکھہ لیتے ھیں -

انھوں نے پھیلایا کہ قرآن کہتا ھے' عورتوں کي روح نہیں ھوتي- مسلمان مرد کے لیے لازمي ھے کہ بہت سي عورتوں سے عقد کرے - اسلام بہت ھي خوني مذھب ھے - جسقدر مسلمان دنیا میں ھیں سب بزور تیغ مسلمان بناے گئے - حضرت رسول اللہ کي جو واقعي تمام عالموں کے لیے رحمت ھیں ایک خیالي تصویر بھي بنائي تو اوسي سینٹ پال کي تصویر کي طرح جو روم کے گرجے کے دروازے پر بني ھوئي ھے - یعني ایک ھاتھہ میں کتاب اور ایک میں تلوار -

لیکن اسکا وھم بھي یہاں کے پادریوں کو نہ تھا کہ کسي وقت تبلیغ اسلام کا کام بھي یہاں کچھہ نہ کچھہ شروع ھوجاویگا -

یہاں مختلف اوقات پر تبلیغ اسلام کي کوششیں ھوئیں - ایک ایراني صاحب نے عرصہ ھوا ایک انجمن قائم کرنے کي کوشش



## دار العلـــوم نـــدوه

### طلبـا كـي استـــرائـك

طلباء دار العلوم كے قيام كي تقسيم بوجه دسي مستقل مكان نهونيكے "دومكانوں ميں هے - ٧ كي شب كو طلباء اپنے اپنے كمروںميں چلے گئے - صبح منتظمين كے حكم سے تقريباً ١٥ چهوٹے طالب علم بعجبر وهيں روك ليے گئے ' اور باوجود پورے اظهار بے چيني كے ونكو يكجا هونيكي اجازت نهيں ديگئي -٨ كو بهي طلباء اپنے سابق رويه پر قائم رهے - دس بجے پرنسپل صاحب كيطرف سے بڑے درجونكے سات طالب علموں كے اخراج نام كا حكم صادر هوا - طلبا كيطرف سے بدستور جواب خاموشي سے دياگيا - تعليم كيوقت حضرات مدرسين كے ذريعه تعليم گاه كے تخليه كا حكم ديا گيا - چونكه طلباء حضرات مدرسين كے هر جائز حكم پرگردن اطاعت خم كرنيكے ليے تيار معلوم هوتے هيں ' اسليے انهوں نے اس پر فوراً عملدر آمد كيا اور درسگاه سے علحده هوگئے - جسوقت منتظمين كو معلوم هوا كه طلباء مدرسين كے احكام كو بخوشي منظور كرليتے هيں ' اوس وقت يهه كارروائي شروع كردي - مدرسين كو فهمائش كيليے بهيجا كه وه طلباء كو سمجهائيں كه اس حركت سے باز آئيں ' مگر اسميں ناكاميابي هوئي ' اور طلباء نے نهايت سنجيدگي سے جواب ديا كه اگر آپ هماري شكايات كے ذمهدار هوجائيے تو البته ايسا ممكن هے - مگر چونكه حضرات مدرسين براه راست كوئي اختيار نهيں ركهتے تهے اسليے اس پر سكوت اختيار كيا - پرنسپل صاحب نے مدرسين سے كوئي رپورٹ اسكے متعلق لكهوائي جسكے مضمون سے هم بالكل بے خبر هيں - پرنسپل صاحب نے ايك حكم جاري كيا كه اگر طلباء اس حركت سے باز نه آئے تو هم بهت جلد كوئي سخت كارروائي شروع كرينگے - چار بجے كے بعد انهيں حضرات اركان ميں سے جو اس كے قبل تشريف لائے تهے' دو صاحب دار العلوم تشريف لاے ' اور طلباء سے ايك ايسي كميشن كيليے دريافت فرمايا جس ميں مقامي اركان كے علاوه دو صاحب اور شريك كرليے جائيں - چونكه اكثر طلباء اوسوقت موجود نه تهے ' اسليے يه عذر پيش كيا كه هم مشوره كرنيكے بعد اس كا جواب بهت جلد دينگے ' مگر بجائے اس عذر كي سماعت كے برهمي كا اظهار كياگيا ' اور يه فرماكر جناب ناظم صاحب كے مكان پر واپس تشريف ليگئے كه تمهارے ساتهه بغير كسي سخت كارروائي كے هم نهيں چلدنگا -

چند طلباء پهر اركان كے پاس گئے اور دريافت كرنا چاها كه اس كا جواب هم سے كيا جائيگا ' ليكن اس كا جواب بهي سختي سے دياگيا كه هم كوئي جواب نهيں چاهتے - اس كے بعد پهر كوئي كارروائي نهيں هوئي -

آخر ميں هم يه عرض كرديذا ضروري سمجهتے هيں كه اگراس وقت پريس و سربرآوردگان قوم نے فوراً توجه نهيں فرمائي تو يه معامله بهت ناگوار حد تـك پهونچ جائيگا - حضرات مقامي اركان كا برتاؤ هميشه سے طلباء كے ساتهه بهت خراب رها هے - انميں اكثر ايسے حضرات بهي هيں جو عربي خواں طلباء كو بيحد ذليل اور ناقابل خطاب سمجهتے هيں جس كا ثبوت اونكا هميشه كا طرز عمل هے' والسلام - ايك نامه نگار - ٩ - مارچ سنه ١٤ ع

## نـــدوة الـعـلـمـا

اور

## عـلامـــهٔ شـبـلي نـعـماني

همدرد قوم و ملت -

كچهه عرصه سے قوم كي بيداري كا راگ اعلى سروں ميں الا پا جارها هے' اورمعناً راگ كے ٹيپ و بند كا مفهوم يه هے كه قوم كسي بڑي سے بڑي كاياپلٹ اور بهلائي كي اميد كر رهي هے- ذرايع حصول مدعا ؟ وه جو اپنے كو ليڈر قوم قرار ديكر قوم كے افراد سے اپنا تعارف كرانے كے ليے مستدعي و متمني هيں ! سبحان ربك رب العزت عما يصفون !

مولانا شبلي نعماني مد ظله كي خدمات پر تهوڑي دير كے ليے بلا رو رعايت غور فرمائيے - كيا مولانا كي خدمات انهيں نـكته چينيوں كي سزا وار تهيں جو كي گئيں' اور قوم نے كيا فايده اوٹهايا ؟ جو صاحب مولانا كي نظامت ندوه سے علحدگي كا باعث هوے اب وه كهاں هيں ؟ نـدوه كي ڈگـمـگاتي كشتي كو كچهه تو سهارا ديں - كم سے كم كوئي تدبير هي تجويز فرماويں -

حضرت ! آپ لله محض اخبار ميں هفته وار ليڈر نكالنے پر قناعت نكريں - اب وقت سرپر آگيا هے كه مناسب عملي تجويز پيش هو' اور اوس پر اكابر قوم عمل كرنے ميں حصه ضروري ليں' ورنه قوم كا " وه انسٹيٹوشن " جس پر نظريں اوٹهنے لگي تهيں ' اور جس كے ساتهه قوم كي اهم اميديں وابسته هو چلي تهيں' خاك بدهن حاسدين' خلاف رنگ اختياركر ليگا ' اور متلاشيان حق كے حق ميں عبرتكده بنجائيگا -

خلاصه كلام - ميري حقير راے جو غايت ادب كے ساتهه پيش هے ' يهه هے كه جس صورت سے بهي ممكن هو مولانا شبلي نعماني مدظله اس پر اماده كيے جاويں كه گذشته را صلواة تمام نكته چينياں معاف فرماكر قومي كشتي كي جو گرداب بلا ميں اولجهي هوئي هے ناخدائي فرماويں - غير ممكن هے كه مولانا اپنے همدرد دل كے ساتهه استدعاء قوم قبول نه فرماويں' اور اوسكو ساحل مقصود پر پهونچانے ميں هاتهه پاوں نه ماريں' اور اپنے هي نونهال پودے كو مرجهاتا هوا چهوڑ ديں - اگر ضرورت هو تو قومي استدعا كے ساتهه ايك ڈيپوٹيشن اكابر قوم كا مولانا كي خدمت ميں حاضر هوكر استدعاء پيش كرے - جهاں تـك ميرا خيال هے مولانا اس كي نوبت خود نه آنے دينگے - زياده والسلام -

هيچمرز - شيخ احمد حسين - ( خان بهادر )

انريري مجسٹريٹ اجوره - ضلع فتحپور

## الهـــلال :

اب ندوه كا معامله صرف مولانا شبلي كي معتمدي كا مسئله نهيں رها - يه سوال بعد كا هے كه آينده كون هو؟ سب سے پہلے ندوه كے تمام معاملات كي اصلاح كرني چاهيے - اور قوم كو مثل تمام كاموں كے اس كام كو بهي اپنے هاتهوں ميں ركهنا چاهيے - جو شخص ناظم هو' قانون ' قاعده ' اهليت اور قومي فيصله سے هو - سوال صرف مولانا شبلي كا نهيں هے اور نه صرف اسكے پيـچهے وقت ضائع كرنا چاهيے - قوم كي قسمت صـرف مولانا شبـلي كے هاتهه ميں نهيں هے - سوال اصول كا هے -

رب العالمين هے - جس نبي كي پيروي كو وہ كهتا هے وہ رحمة للعالمين -

وہ كل انسان كو بلا خيال اسكے كه وہ كالے هيں يا گورے ' مشرق كے هيں يا مغرب كے ' ايک خدا كي رسي ميں جكڑ دينا چاهتا هے - پهر ايسے مذهب كو تفرقه سے كيا واسطه ؟ تفرقه بهي وہ جو خود اسميں اندروني سمجهے جاتے هوں - يہاں جو لوگ اسلام كي طرف مخاطب هوتے هيں أنميں سے زيادہ تر اپنے مذهب كي فرقه بندي سے بيزار هيں اگر همارى اس حالت كا نتيجه يه هوا كه انهوں نے اسلام كو بهي پارہ پارہ پايا تو أنكو اسطرف تشويق كيسے هوگي ؟

ميرا خيال يه هے اور خواجــه كمال الدين صاحب سے گفتگو كے بعد مجهے معلوم هوا كه انـكا خيال بهي يهي هے كه در اصل اسلام ميں فرقه بندي مفقود هي هے - خــدا ' رسول ' قران ' كعبه سب ايک هي هيں - اور بقول انكے اون سات باتوں پر سبكا اعتقاد هے جو قران ميں مومن كے ليے ضروري بتائي گئي هيں -

جب سے ميں آيا هوں ميں هر جمعه كي نماز ميں شريک هوا هوں اور خواجــه كمال الدين صاحب كے وعظوں كو دلچسپي اور غور سے سنا هے - كبهي كسي وعظ ميں سهو سے بهي انهوں نے احمدي هونے كا خيال ظاهر نهيں كيا - مجهسے اونسے گفتگو هوئي - مجهے معلوم هوا كه گو وہ احمدي ضرور هيں مگر اُس كو وہ محض ايک ذاتي معامله سمجهتے هيں -

ميں اسبات كي شهادت ديتا هوں كه هم اسلام كي تبليغ كو خواجه كمال الدين صاحب پر بلا ذرا سے پس و پيش كے چهوڑ سكتے هيں جبتـک كه وہ ايسي روش پر قائم رهيں - اور جبتـک انكے اسي طرح كے اسلامي خيالات رهيں -

وہ خـــاص احمديت كي تبليغ هــرگز هــرگز نهيں كرتے - حاشــا نهيں كرتے - وہ اسلام' خــاص اسلام كي تبليغ كرتے هيں - أس اسلام كي تبليغ كرتے هيں جو قرآن ميں هے - يہاں تو تثليث كو فنا كرنا هے - وحدانيت كا اعلان كرنا - اور رسول كي رسالت كا قائل بنانا -

( مشير حسين قدوائي ساكن گديه از لندن )

کي تهي اور کچهه رسالے بهي لـئے تهے - نماز وغيره کا انتـظام شايد مسٹر معمود مرحوم کے زمانــه ميں بهي بعض لوگوں نے کيا تها - لور پول کا مجمع تو هندوستان والوں ميں شايد سبهي کو معلوم هوچکا هے -

پين اسلامک سوسائٹي نے دس باره برس هوے ايک خاص تعريک پيدا کردي جسکے سکريٹري ڈاکٹر سهروردي تهے اور کچهه انگريز يہاں کے مسلمان هو بهي گئے - امراء برطانيه ميں لارڈ استينلي اول مسلمان شخص هيں جنکو اسلام سے عزت حاصل هوئي اور جنهوں نے مردانگي سے اپنے کو مسلمان ظاهر کيا -

جب سنه ۱۹۰۴ع ميں ميں يہاں آيا تو اسوقت تک بهي تعصب کي يه حالت تهي که خود مجهکو لونڈوں نے ڈهيلے مارے ' اسليے که ميں ترکي ٹوپي ديتا تها - جهاں ميں جاتا تها ' ترک ترک لوگ کهه اٹهتے تهے - جب کوئي لڑکا يہاں زياده شيطنت کرتا تها تو کهتے تهے که وه ترک هے ( He is a Turk ) اخبار ٹائمز وغيره اسلامک سوسائٹي کي نوٹس لينے بهي پس و پيش کرتے تهے -

گو سوسائٹي نے بهت اثر کيا - ليکن ايک وقت ايسا آيا که اس سوسائٹي کو غلطي سے يہاں کے بعض انگريزوں نے اور ايک آده مسلمان صاحب نے پوليٹکل سمجهه کر اسکے بلکه اوسکے نام کے بهي مٹانے کي کوشش کي اور تهوڑے عرصه کے ليے اوسکا نام بدلا هوا رها - ميں اس زمانے ميں هندوستان چلا گيا تها - لوٹ کر پهر ميں نے اسي پين اسلامک نام پر سوسائٹي کو لانے کي کاميابي کے ساتهه کوشش کي - جب سهروردي صاحب يہاں سے گئے اور ميں سوسائٹي کا آنريري سکريٹري هوا تو مجهے بهت سي مشکلات سے ( اندروني اور بيروني ) سابقه پڑا - نه صرف يہاں کے بعض با اثر مسلمان هي اوس سوسائٹي کے خلاف کوششيں کرنے لگے ' بلکه هندوستان ميں بهي اسکے خلاف کچهه نه کچهه شورش اس مشهور مقام سے نمودار هوئي جس کو اسلام کي ترقي کا بهت بڑا مرکز ظاهر کيا جاتا هے -

ميں الحمد لله که ان لوگوں ميں نهيں هوں جنکے اعتقادات پر دهمکي کا اثر هو - ميں صفائي اور سچائي کے بيانات و تحريروں هي سے اسباب ميں کامياب هوا که لوگوں پر جو پان اسلام کے نام سے دهشت سوار هوتي تهي وه مٹگئي -

مگر ميرے چلے آنے کے بعـد هي سوسايٹـي ختـم هوگئي - اور ايک اسلامک سوسايٹي قايم هوئي جو اب تـک قائم هے -

اب يہاں تبليغي کام خواجه کمال الدين هي صاحب کے سر هے - اور ميں سمجهتا هوں که وه نه صرف موجوده لوگوں سے بلـکه گذشته زمانه سے بهي زياده موزونيت اور مستعدي سے کام کررهے هيں -

اونکي محنت اور کوشش کے نتائج بهت جلد ظاهر هوئے هيں - کئي عيسائي مرد اور عورت مسلمان هوئے هيں - لارڈ هيڈلے بهي مسلمان هوگئے هيں اور کهتے هيں که وه بيس سال سے مسلمان تهے -

ميں اپنے هندوستاني بهائيوں سے دو باتيں خواجه کمال الدين صاحب کے متعلق ذهن نشين کرنا چاهتا هوں - اول تو يه که اونکے کام کا اندازه هرگز اس تعداد سے نه کريں جو نو مسلموں کي يہاں هو - دوسرے يه که خدا کے ليے ' اور اس کے رسول کے ليے ' قرآن کے ليے اور کعبه کے ليے ' فرقه بندي يا تفريق کا نام هي نه آنے ديں - ميں پہلے دوسرے امر کي بابت لکهونگا اسليے که وه اهم ترين امر هے -

اسلام کا سب سے بڑا جوهر کيا هے ؟ يه که وه کل دنيا کے اور کل زمانوں کے ليے هے - جس خدا کي پرستش کا وه حکم ديتا هے وه

[10]

## ديـکهيے ؟

ايک نهيں بلکه تين ڈاکٹر صاحبان فرماتے هيں

يه زمانه حال کي حيرت انگيز ايجاد از کار رفته بوڑهوں کيليے عصائے جواني کمزوروں و ناتوانوں کيليے طلسم سليماني ' نوجوانوں کيليے شمشير اصفهـاني غرضـکه هر طرح محـافـظ زندگاني هيں - معمولي کمزوري کو چـنـد روز ميں پورا پورا فائده پهنچاتي اور تـکان ميں حلق سے اوترتے هي فوراً اپنـا اثر دکهـاتي هيں - دل و دمـاغ کو قوت بخشتي اور اعضائے رئيسه کو تقويت ديکر لطف زندگاني دلهـاتي هيں - چهـره کو با رونق هاضمــه درست و هاتهــه پاؤں کو چست چالاک کرتي هيں - مرجهائے هوئے دل کو تازه کرکے مرده جسم مين جان ڈالتي هيں - ايام شـباب کي بے اعتداليوں اور غلط کاريوں کيوجه سے جو لوگ مايوس و زنده درگور هو چکے هيں انـکے ليے اکسير سے زياده مفيد هيں - ڈاکـٹر سي - سي - ايم - ميڈالسٹ ايل - ايم - اس - فرماتے هيں که کايا پلٹ زمانــه حال کي حيرت انـگيز و کاميـاب دوا ڈاکٹـري يوناني کبيراجي کا نچوڑ هيں - اور هر قسم کے کمزور مريضوں کيليے ميں وثوق و کامل بهروسه کے ساتهه تجويز کرتا هوں - ڈاکٹـر بي - ڈي - معاون مشيرطبي شهنشاهي ٹرف کلب وغيره فرماتے هيں که کايا پلٹ ميں کوئي چيز ضرر رساں نهيں بلـکه نهايت قيمتي و مقوي اجزاء سے مرکب هيں ميں پوري اطمينان کيساتهه بيـکار و کمزور مريضوں کيليے تجويز کرتا هوں -

ڈاکٹر آر - بي - ايل - ايم - اس کلکته فرماتے هيں که کاياپلٹ نامردي - جـريان و سرعت کے مريضوں کے ليے نهايت مفيد گولياں هيں اور زمرد نے تو اسکي خوبيوں کو بهت کچهه بڑها ديا هے

ان کے علاوه همارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹيفکٹ موجود هيں ' ليکن آپکا تجربه سب سے بڑا سرٹيفکٹ هے آزمائيے و لطف زندگي اٹهائيے همارا دعوی هے اگر آپ چاليس روز حسب هدايت کايا پلٹ استعمال کرينگے تو آپ تمـام امراض سے شفاء کلي حاصل کرينگے - اگر آرام نه هو تو حلفيه لکهديجيے آپکي قيمت واپس - پرچه ترکيب همراه مع چند مفيد هدايات ديا جاتا هے جو بجائے خود وسيلۂ صحت هيں - ان خوبيوں پر بهي قيمت صرف ايکروپيه في شيشي اور ۶ شيشي کے خريدار کو ۵ روپيه ۸ آنه نمونه کي گولياں ۴ آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هو سکتي هين جواب طلب امور کيليے ٹکٹ انا چاهئے -

ايجنٹوں کي هر جگهه ضرورت هے

المشتهـــــــــر

منيجر " کايا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۱۷۰ کلکته

[25]

## تين لاکهـــه روپے

مور نامي چٹهي رساں کو جس نے هماري کمپني سے صرف ايک نيا ما بانڈ خريدا تها انعام ملگيا پريمم بانڈ يورپين گورنمنٹوں کے جاري کرده هيں ' جسطرح که تمسکات عثمانيه اسي کروڑ پونڈ سرمايه هے لاکهوں روپے خريداروں ميں تقسيم کيے جاتے هيں - انعام آجاے خريدار مالا مال ورنه رقم قائم - قيمت ايک نيا ما بانڈ ايکسو بيس ۱۲۰ روپے يا سوا گياره روپے قسط ايک سال تک پهلی قسط بهيجنے پر نام خريدار انعام ميں شامل هوجاتا هے - دنيا ميں کوئي طريقه اسقدر مفيد روپے لگا نيکا نهيں مفصل کتاب و حالات ايک پيسه کے کارڈ پر هم مفت روانه کرتے هيں - درخواست کرو بنام چيف انڈين ايجنٹ پريمم بانڈ سلطانت هاے يورپ انارکلي لاهور-

# جام جهــاں نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نهوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

## ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کارآمد ایسي دلفــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھي سستي هے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کرلئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کرلیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري ( کتبخانه ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

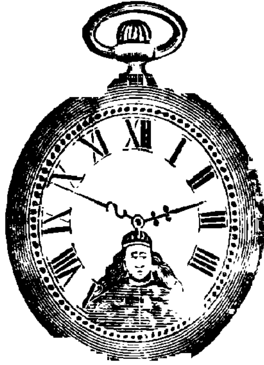
— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلم کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' انکي قیمتیں ' مقام اشاعت وغیره - بھي کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس ' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر ( جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے ) ضابطه دیوانی و فوجداري ' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کرلو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کهیں دیکھي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان ( روبي واقع ملک برهما ) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تھوڑے هي دنوں میں لاکھه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا احوال کرایه وغیــره سب کچھه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مضمون دنیا کا خاتمه ) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

## تصویر دار گھڑي

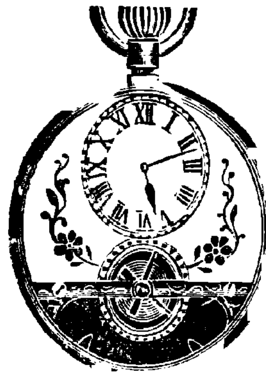
### گارنــٹي ۵ سال قیمت صرف چھه روپے



ولایت والوں نے بھي کمال کر دکھایا هے اس عجائب گھڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتي رهتي هے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هوجاتي هے - ڈائل چیني کا ' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹھیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چھه روپیه -

## آٹھه روزه واچ

### گارنــٹي ۸ سال قیمت ٦ چھه روپیه

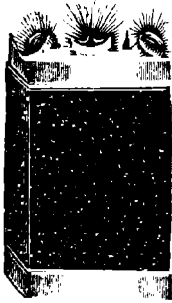


اس گھڑي کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے نه کبھی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چھه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹھه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزه واچ - جو کلائی پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمی قیمت سات ۱۱ روپے

## بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ اسکو



اپني جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندھیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع — علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گھڑیاں ' کلاک اور گھڑیونکی زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکھیں اکٹھا مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیے -

## منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلــوے

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

# شمس العلما ڈاکٹر سید علي صاحب بلگرامي ایم - اے - دي لیٹ بیرسٹر ایٹ لا کی

## میڈیکل جیورس پروڈنس

یعني طب متعلقه مقدمات عدالت پر

حکیم سید شمس الله قادري - ایم - آر - اے - ایس - ایف آر - ایچ - ایس - کا ریویو

قبل اس کے که کتاب مذکور کي نسبت کچهه لکها جاے یه بتا دینا مناسب معلوم هوتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس کیا چیز هے - کتاب کے شروع میں فاضل مصنف نے وجه تالیف بیان کرتے هوے میڈیکل جیورس پروڈنس کے معنی ان الفاظ میں بیان کیے هیں :-

" میڈیکل جیورس پروڈنس " علم طب کي اس شاخ کا نام هے جس میں قانون اور طب کے باهمي تعلقات سے بحث کي جاتي هے ' اور اس علم کا موضوع کل وہ مباحث قانوني و طبي هیں جو عدالتي انصاف سے متعلق هیں ' اور نیز بعض وہ امور جو انسان کی تمدني حالات سے تعلق رکهتے هیں غرض مختصر طور پر یه کہا جاسکتا هے که میڈیکل جیورس پروڈنس وہ علم هے جس کے ذریعه سے عام طور پر مسائل طب کا استعمال قانوني ضرورتوں کے واسطے کیا جاتا هے -

میڈیکل جیورس پروڈنس میں علم طب کے ان مسائل سے بحث کي جاتي هے جن کي ضرورت فوجداري کاروبار میں لاحق هوتي هے جیسے ( ۱ ) قتل عمد ( ۲ ) زنا بالجبر ( ۳ ) اسقاط حمل ( ۴ ) زهر خوراني وغیرہ کے مقدمات هیں - ان کے متعلق طبي تحقیقات و شهادت کا هونا ان تمام آدمیوں کے لئیے ضروري هے جو ان مقدمات کے کاروبار میں شریک هیں - مثلاً :

حکام عدالت - عہدہ داران پولیس - وکلاء پیروکار وغیرہ اگر کسي حاکم کو ان باتوں سے واقفیت نه هو تو اس کا نتیجه یه هوتا هے که کسي بے گناہ کو سزا هوجاتي هے اصل مجرم رها کردیا جاتا هے - اسي طرح اگر کوئي وکیل یا پیروکار ان امور کا ماهر نهیں هے تو شهادت و ثبوت کے موقع پر اس علم کے متعلق جو رموز و نکات بیان هوتے هیں ان کے صدق و کذب پر خاطر خواہ جرح نهیں کرسکتا اور اس امر سے همیشه مقدمات کے خراب هوجانیکا اندیشه لگا رهتا هے میڈیکل جیورس پروڈنس کے جاننے سے انسان کو نه صرف واقعات سے آگاهي حاصل هوتي هے بلکه ان سے واقعات کو ترتیب دینے اور پهر ان سے ایسے صحیح نتائج استخراج کرنے کي قابلیت پیدا هوجاتي هے جنپر

### عدل و انصاف کا انحصار هے

اس کتاب کو اصل میں ڈاکٹر پیاٹبرک هیر ایم - ڈي - ایف - آر - سي - ایس نے ملک انگریزي میں تصنیف کیا تها - پهر مرحوم شمس العلما نے اس کا اردو میں ترجمه کیا اور اصل کتاب پر بهت کار آمد اضافے اور مفید حواشي زیادہ کردیے هیں ' جسکي وجه سے اس کتاب نے ایک مستقل تصنیف کي صورت اختیار کرلي هے -

اس کتاب میں طب و قانون کے وہ تمام مباحثات آ گئے هیں جو فوجداري مقدمات میں همیشه در پیش رهتے هیں مثلاً

### مقدمات قتل کے متعلق

( ۱ ) زخم - چوٹ ( ۲ ) هلاکت کي جوابدهي ( ۳ ) شهادت قرینه ( ۴ ) لاش سڑنے کے مدارج ( ۵ ) مختلف اعضاے انسان کے زخم و ضرب ( ۶ ) اختناق ( ۷ ) دم خفا هونا ( ۸ ) پهانسي یا گلا گهونٹنا وغیرہ -

### عورتوں کے متعلق

( ۱ ) زنا بالجبر ( ۲ ) بچه کشي ( ۳ ) اسقاط حمل -

( ۱ ) معدني سمیات ( ۲ ) فلزي سمیات ( ۳ ) نباتي سمیات ( ۴ ) حیواني سمیات - اور ان کے استعمال سے جو اثر ظاهر هوتے هیں ان کا بیان -

### امور مختلفه کے متعلق

( ۱ ) زندگی کا بیمه ( ۲ ) جنون ( ۳ ) زهر خوراني وغیرہ -

ان تمام ابواب کے ساتهه قانوني نظائر بهي مندرج هیں جن کي وجه سے هر مسئله کے سمجهنے میں بیحد سهولت پیدا هوگئي هے ' اور ساتهه هي ساتهه اس کا بهي پته چل جاتا هے که ایسي حالتوں میں عدالت نے کیا کیا فیصلے صادر کیے هیں -

اس کتاب کے دیکهنے سے فاضل مصنف و مترجم کي اعلی علمي قابلیت ظاهر هوتي هے - مشکل سے مشکل مسئلة کو بهي اس طرح بیان کیا هے که وہ نهایت آساني سے بلا کسي مزید غور و فکر کے هر انسان کی سمجهه میں آتا هے - علمي اور قانوني اصطلاحات ایسے موقع پر چسپاں هیں که بغیر کسي ڈکشنري یا ریفرنس بک کي مدد کے ان کے معانی ربط مضمون سے ذهن نشین هو جاتے هیں -

مدت هوئی که اردو میں ایک چهوٹي سي میڈیکل جیورس پروڈنس شائع هوئي تهي ' جو نهایت نا مکمل اور ناقص تهي اور ایک ایسي کتاب کي شدید ضرورت هے جو اپنے موضوع کے لحاظ سے هر طرح جامع و مکمل هو -

خدا کا شکر هے که یه کمي پوري هوگئي اور ایسے شخص کے قلم سے پوري هوئي جو بنظر علمي قابلیت اور همه داني کے اعتبار سے تمام هندوستان میں اپنا نظیر نهیں رکهتا -

امید هے که قانون داں اور فوجداري کار و بار والے حضرات اس کتاب کو اپنے کاروبار میں چراغ هدایت اور خضر رهنما سمجهه کر اس کي ضرور قدر کریں گے - یه کتاب نهایت اعلی اهتمام کے ساتهه مطبع مفید عام آگرہ میں چهپي هے اور ( ۳۸۰ ) صفحے هیں - اس کي قیمت سابق میں ۶ روپیه مقرر تهي ' مگر اب عام فائده کي غرض سے تین روپیه علاوہ محصول ڈاک کردي گئي هے - اور مولوي عبد الله خان صاحب کتب خانۂ آصفیه حیدرآباد دکن سے مل سکتي هے -

## مولوی غلام علي آزاد بلگرامي کي دو نایاب کتابیں

### ( از مولانا شبلي نعماني )

مولانا غلام علي آزاد اُن وسیع النظر محققین میں سے هیں که ان کے هاتهه کي دو سطریں هاتهه آجاتي هیں تو اهل نظر آنکهوں سے لگاتے هیں که ذخیرہ معلومات میں قابل قدر اضافه هوگیا - اهل ملک کي خوش قسمتي هے که مولوي عبد الله خان صاحب ( کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد ) کي کوششوں سے ان کي تصنیفات سے دو نهایت اعلی درجه کي تصنیفیں آج کل شائع هوئي هیں - سرو آزاد اور مآثر الکرام - سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے - یه تذکرہ جامعیت حالات کے ساتهه یه خصوصیت بهي رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں ' اعلی درجه کے هیں ' ورنه آزاد کے متعلق یه عام شکایت هے که ان کا مذاق شاعري صحیح نهیں اور خزانه عامرہ اور ید بیضا میں انهوں نے اساتذہ کا جو کلام انتخاباً نقل کیا هے - اکثر ادنی درجه کے اشعار هیں -

مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانۂ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

دونوں کتابوں میں عام حالات کے ذیل میں ایسے مفید اور نادر معلومات هیں جو هزاروں اوراق کے الٹنے سے بهي هات نهیں آسکتیں - میں آزاد کي روح سے شرمندہ هوں که علالت اور ضعف کي وجه سے ان کي نادر تصانیف کے ریویو کا حق ادا نه کرسکا ' اور صرف چند اشتهاري جملوں پر اکتفا کرتا هوں - لیکن مجهے امید هے که شائقین فن ' شوق خریداري کا ثبوت دیکر اُن کي روح سے شرمندہ نه هونگے - قیمت هر دو حصه حسب ذیل رکهي گئي هے :-

مآثر الکرام ۳۳۴ صفحات قیمت ۲ روپیه علاوہ محصولڈاک

سرو آزاد ۴۲۲ صفحات قیمت ۳ روپیه علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پته یه :-

عبد الله خان صاحب - کتب خانۂ آصفیه حیدر اباد دکن -

تمدن عرب - مولوي سید علي بلگرامي کی مشهور کتاب قیمت سابق ۵۰ روپیه - قیمت حال ۳۰ روپیه

فتح الباري - ۱۴ - جلد مجلد قیمت ۵۰ روپیه

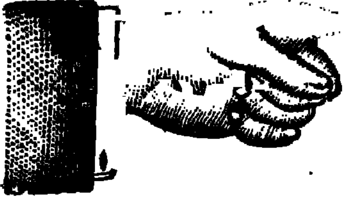
ارشاد الساري - ۱۰ - جلد مطبوعه مصر مجلد ۳۰ روپیه

مسند امام احمد ابن حنبل - ۶ - جلد مجلد قیمت ۲۰ روپیه

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر
کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

[ 1 ]

# جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کيونکر جانسکتا هے -





یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھیے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دھتورا - بھنگ - بلاڈونا ' پرٹاسوایي ' اوقالد دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف هماري هي بات نہیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۴ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکه - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھه فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے دردسر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے ازبس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

# مسیح انٹی ملیریا مکسچر اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بھي هے که ان مقامات میں نه تو دواخانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتہارات عام طورپر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھه کہه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھه گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتھه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه
چھوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

المشتہر وهرویرا ائٹر
ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[ 24 ]

# یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنھوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بھي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو ' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي هے ' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹھه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معده ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نہیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

الهـــلال

روری هے

سٹر یز اف دي

ررت اُف لندن

یه مشهور ناول جو له سوله جلدونمیں هے ابهي چهپ کے نکلي هے اور تهوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتهائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑرنکي جلد هے جسمین سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدین دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

**انڈین آرٹ اٹ ڈلهي** — سنه ۱۹۰۳ میں جو دهلي میں دربار هوا تها آسکي تفصیلي حالات اس کتاب میں موجود هے - مولف سر جارج ویٹ و پرسي براؤن - نهایت چکنا اور چمکیلا کاغذ پر اور سنهري جلد صفحه ۶۰۰ اور ۱۰۹ تصاویر اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه -

امپیریئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

**ٹوڈ کس راجا ستهان** — دو جلدونمیں هر ایک جلد میں ایک هزار صفحه نهایت دبیز اور چکنے کاغذ میں چهپي - اصلي قیمت چهه روپیه رعایتي قیمت چار روپیه علاوه محصول ڈاک وغیره -

امپیریئل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

**تیلک ٹرائیل** — اس کتاب میں بال گنگا دهار تلک کي تصویر مع انکے مختصر سوانح عمري کے موجود هے ، اور آنکے ٹرائیل کا تفصیلي واقعات موجود هے - رائل سایز صفحه ۴۵۰ - چند جلدیں رهگئیں هیں - لائبریري میں ایک نسخه موجود هونا چاهئے - رعایتي قیمت ایک روپیه علاوه محصول -

امپیرئیل بک ڈپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین بهو بازار کلکته -

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

---

بادشاهوں و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائینس کي ایک نمایاں کامیابي یعني - **مسک سیلیکا** — جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

---

راما نرنجن تیله اور پرنمیرانجن تیلا - اس دوا کو میں نے اپنا باپ داداؤں سے پایا جو شهنشاه مغلیه کے حکیم یه دوا فقط همکو معلوم هے اور کسي کو نهیں ' اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

۱۰ ونڈرفل کائیپهر " کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه باره آنه -

مسک پاس اور الکٹرک ریگر پرسٹ پانچ روپیه باره آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني ٹوت پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

**پوٹن ٹانک** — معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهائے هوئے دلکو تازه کرنیکے لیے - هسٹریا اور کلور ٹیک کے انکلیفونکا دفعیه اور میں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوں کے لیے مفید - قیمت دو روپیه في بکس : جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dattin & Co, P. Box, No 141 Calcutta.

**زینوٹن** ضعف باه کا اصلي علاج - قیمت ایک روپیه آٹهه آنه ڈاٹن اینڈ کمپني - پوسٹ بکس نمبر ۱۴۱ کلکته

Dattin & Co, P. Box, No 141. Calcutta.

هایڈرولین — عارض روسیل کا نهایت مجرب دوا - دو دفعے لیے چار روپیه اور ایک مهینه کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist,
Post Box 141 Calcutta.

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

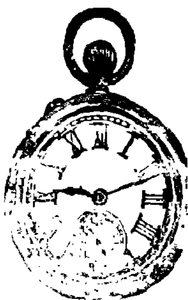
S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street,
Calcutta.

سال وینڈي یه دوا ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شده سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A. N.o. 36 Dhurrumtala
Street, Calcutta.

نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

میرے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے



والي اور دیکهنے میں بهي عمده فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کیلیے دي جاتي هے -

اصلي قیمت سات روپیه چوده آنه اور نو روپیه چوده آنه نصف قیمت تین روپیه پندره آنه اور چار روپیه پندره آنه هر ایک گهڑي کے همراه سنهرا چین اور ایک فونٹین پن اور ایک چاقو مفت دیے جاینگے -

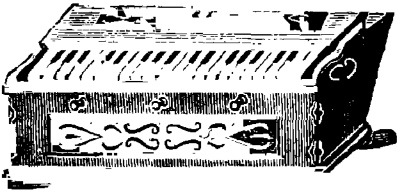
---

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چوده آنه اور تیرا روپیه چوده آنه نصف قیمت - چار روپیه پندره آنه اور چهه روپیه پندره آنه باندهنے کا فیته مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane.
Calcutta.

پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائده عام کے واسطے تین ماه تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگون کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمده اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراه ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پور روڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیر کسي تکلیف کے تمام رونگیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose,
306, Upper Chitpore Road.
Calcutta.

## پچاس برس کے تجربه کار

رائے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آزالا ساهائے -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکي قیمت ایک روپیه -

سواتهیا سهائے فارمیسي - ۳۰/۲ هاریسن روڈ کلکته

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road,
Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لاتهنوا ولاتحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين
القرآن الحکیم

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ


میر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

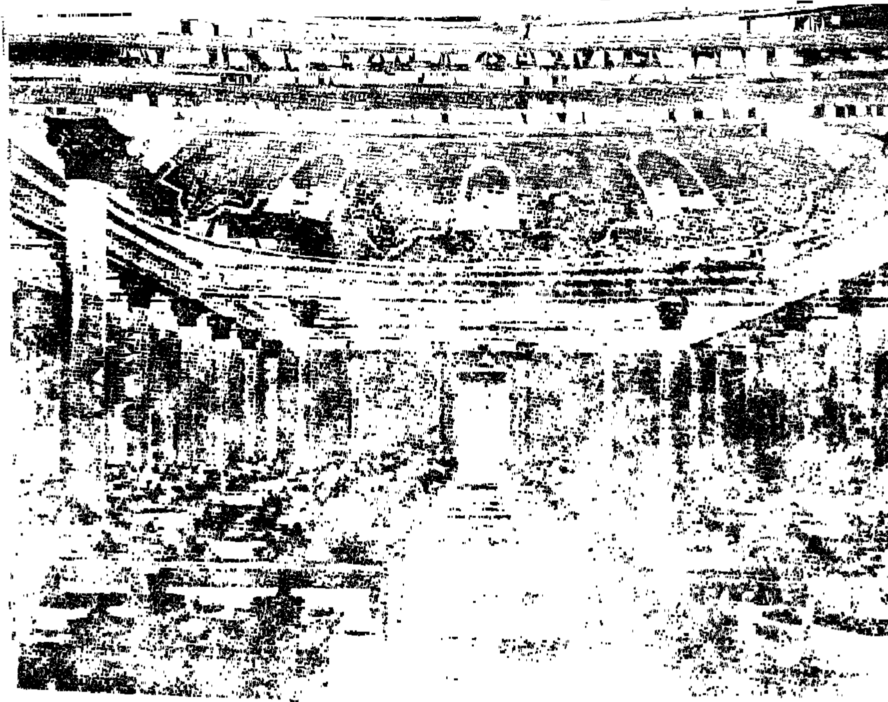
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648.

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — نمبر ۱۲

Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

مکتب حربیہ قسطنطنیہ کا ایک داخلی منظر


قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ




## ادرشہ نیٹنگ کمپنی

—:*:—

یہ کمپنی نہیں چاہتی ہے کہ ہندوستان کی مستورات بیکار بیٹھی رہیں اور ملک کی ترقی میں حصہ نہ لیں لہذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتی ہے :—

( ۱ ) یہ کمپنی آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ ( یعنی سپاری تراش ) مشین دیگی ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

( ۲ ) یہ کمپنی آپکو ۱۵۰ روپیہ میں خود باف موزے کی مشین دیگی ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا کھیل ہے -

( ۳ ) یہ کمپنی ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسی مشین دیگی جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کی جا سکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یہ کمپنی آپکی بنائی ہوئی چیزوں کے خریدنے کی ذمہ داری لیتی ہے -

( ۵ ) یہ کمپنی ہر قسم کے کاتے ہوے اون جو ضروری ہوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتی ہے - کام ختم ہوا - آپنے روانہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ہی بننے کے لیے چیزیں بھی بھیج دی گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ہیں -

—:*:—

آنریبل نواب سید نواب علی چودھری ( کلکتہ ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپنی کی چند چیزیں خریدیں مجھے اُن چیزونکی قیمت اور اوصاف سے بہت تشفی ہے -

ای - گروند راؤ پلیڈر - ( بلاری ) میں گنز ریلر کے مشین سے آپکی مشین کو ترجیح دیتا ہوں -

مس کشم کماری دیوی - ( ندیا ) میں خوشی سے آپکو اطلاع دیتی ہوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماہواری آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتی ہوں -

## شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ہیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ کمپنی کے موزے پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکی بناوٹ یورپ کی ساخت سے کسی طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ہر شخص باسانی اسے سیکھہ سکتا ہے -

## چند مستند اخبارات ہند کی راے

—*—

بنگالی — موزے جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپنی نے بنائے ہیں اور جو سودیشی میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے نہایت عمدہ ہیں اور بناوٹ بھی اچھی ہے - محنت بھی بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلی نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپنی کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپنی نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپنی کی پوری حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ہوسکتا ہے -

**ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکتہ**

AL-HILAL
Proprietor & Chief Editor.
Abul Kalam Azad
7/1 McLeod Street,
CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8
Half yearly ,, 4-1 2

# الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی
مسلم الکلام ابو الکلام الدہلوی

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۱۲ — کلکتہ : چہارشنبہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤
Calcutta: Wednesday, March 25 1914.

## قوموا یا عباد اللہ !

" ولا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ہم لا یسمعون ! ! "



مسجد مقدس ... ی بازار کلکتہ

جس کو پورٹ کمشنر کلکتہ نے دیگر مساجد و مقابر کے ساتھہ خرید لیا ہے
اور خطرہ میں ہے !

یہ مسجد ابھی محفوظ ہے لیکن اگر مسلمان کونسلوں میں بل پیش کرنے والوں اور حکام کے اعلانات کو وحي و الہام کی ... ر سر پر جگہ دینے والوں کے اعتماد پر رہے ' تو اس کي کیا ضمانت ہے کہ اسکے ساتھہ بھی وہ سب کچھہ نہوگا جو لشکر پور کي ایک مسجد کے ساتھہ ہوچکا ہے ؟ ہاں' مسلمان ایک ایسي قوم ہے جو بدبختي سے اکثر سوئی رہتي ہے' لیکن یہ یاد رہے کہ وہ جاگ بھی سکتي ہے - علی الخصوص ایسي حالت میں کہ مچھلي بازار کانپور کي ارواح شہداء کي صدائیں ابھي بالکل چپ نہیں ہوگئي ہیں - گورنمنٹ اور اسکے ہر حاکم کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مسلمان اسکو گوارا کرلے سکتا ہے کہ اسکے پہلو کو چیر کر دل نکال لیا جاے ' یا اسکي دونوں آنکھوں کے ڈیلوں کو نشتر کي نوک سے تراش کر اسکي ہتیلیوں پر رکھدیا جاے' پر یہ اسے کبھي گوارا نہیں ہوسکتا کہ اسکی عبادت گاہ کي ایک اینٹ بھی اُسکے سامنے زخمي ہو - مبارک ہے وہ حکومت جو ٹھوکریں کھا کر سنبھل جاے !!

( نہایت مفصل و تعجب انگیز حالات مع بعض سرکاري مراسلات کے آیندہ )

[9]

بہترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں ہمکو دعوی ہے کہ ہماری بنائی ہوئی چیزیں کسی یورپین کارخانہ سے کم نہیں۔

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

اگر آپ بنانا چاہتے ہیں تو ایک مرتبہ ضرور آزمائیں ہم آپکو یقین دلاتے ہیں کہ کسی دوسری جگہ آپکو توجہ نہ ہوگی۔

نمونہ اور نرخ کے لئے تمام درخواستیں منیجر کے نام آئیں اور براہ راست اخبار کا حوالہ دیا جائے

المشتہر: ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل باگان لین کلکتہ

12, NARIKELBAGAN LANE.

CALCUTTA.

الهلال كي شش ماهي مجلدات بجاے آٹھ روپیه کے پانچ روپیه

الهلال كي دوسري اور تيسري جلديں مكمل موجود هيں - جلد نهايت خوبصورت ولايتي كپڑے كي - پشته پر سنهري حرفوں ميں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زياده كي ايك ضخيم كتاب جسميں سو سے زياده هاف ٹون تصويريں بهي هيں - كاغذ اور چهپائي كي خوبي محتاج بيان نهيں اور مطالب كے متعلق ملک كا عام فيصله بس كرتا هے - ان سب خوبيوں پر پانچ روپيه كچهه ايسي زياده قيمت نهيں هے - بهت كم جلديں باقي رهگئي هيں -

( منيجر )

[ 30 ] خيالات آزاد

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سيد محمد خان بهادر - آئي - ايس - او - ( جنكا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات ميں مولانا آزاد رها هے ) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتيجه اور اپني عام شهرت اور خاص دل چسپي سے اردو کے عالـم انشا ميں اپنا آپ هي نظير هے بار ديگر نهايت آب و تاب سے چهپكر سرمه كش ديدة اولا بصار هے - ذيل کے پتے سے ويلو پے ايبل پارسل طلب فرمائيے اور مصنف كي سحر بياني اور معجز كلامي سے فائده اٹھائيے خيالات آزاد ۱ روپيه ۴ آنه - سوانحعمري آزاد ۱۲ - آنه علاوه محصول -

سيد اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لين - كلكته

## [ 8 ] هندوستاني دواخانه دهلي

جناب حاذق الملک حكيم محمد اجمل خان صاحب كي سر پرستي ميں يوناني اور ويدک ادويه كا جو مهتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگي ادويه اور خوبي كار و بار کے امتيازات کے ساتهه بهت مشهور هوچكا هے - صدها دوائيں ( جو مثل خانه ساز ادويه کے صحيح اجزاء سے بني هوئی هيں ) حاذق الملک کے خانداني مجربات ( جو صرف اِس كارخانه سے مل سكتے هيں ) عالي شان كار و بار' صفائي ' ستهرا پن اِن تمام باتوں كو اگر آپ ملاحظه كريں تو آپ كو اعتراف هوگا كه :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان ميں ايک هي كارخانه هے -

فهرست ادويه مفت، ( خط كا پتـه )

منيجر هندوستاني دوا خانه - دهلی

[5]

1 سائز 2 سائز 3 سائز 4 سائز 5 سائز 6 سائز 7 سائز

1 — سستم راسكوپ ليور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول دو روپيه آٹهه آنه

2 — امير واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل كيس ٹهيک ٹائم دينے والي گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول پانچ روپيه

3 — چاندي ڈبل كيس ليور واچ نهايت مضبوط هر جوڑ پر ياقوت جڑا هوا گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول باره روپيه

4 — چاندي كي ليڈي واچ يا هاتهه كو زيب دينے والي اور خوبصورتي ميں يكتا معه تسمه گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول چهه روپيه

5 — چاندي ڈبل كيس منقش علاوه خوبصورتي کے قايم ميں آزموده گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول سات روپيه

6 — پٹنٹ راسكوپ سستم ليور واچ بهت چهوٹي اور خوبصورت گارنٹي ايک سال قيمت معه محصول تين روپيه آٹهه آنه

7 — كرو وائزر سلنڈر واچ چاندي ڈبل كيس اسكي مضبوطي كي شهرت عام هے گارنٹي ۳ سال قيمت معه محصول پندره روپيه

نوٹ خدا كا شكر هے كه جسقدر همارے معزز خريدار اس اشتهار سے گهڑياں منگائے هيں آجتک كسی نے شكايت نهيں كي

المشتهر :— ايم - اے - شكور اينڈ كو نمبر ۱ - ۵ ويلسلي اسٹريٹ پوسٹ آفس دهرمتله كلكته

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

انجن مارک رجسٹری شدہ

نوٹ

اطلاع دیجاچکي تهي' جس سے همارے دعوے کي تصدیق هوتي هے-

( ۶ ) ان واقعات سے ثابت هوتا هے که ناظم صاحب نے لڑکونکو بیهوده کہا اور نکل جانیکا حکم دیا - هم نے اپني عرضداشت میں لـکها هے که ناظم صاحب سخت کلامي کرتے هیں اور اون سے اشتعال پیدا هوتا هے' اس سے اسکي تصـدیق هوتي هے - کہا جا سکتا هے که لڑکونـکو ناظم صاحب کے پاس جانیکا کیا حق تها ؟ یه اونـکو ناگوار هوا هوگا اور اسکو انهـوں نے درخواست پر حکم لکهوانیکا جبري طـریقه سمجها هوگا' لیکن اسکي وجه یه تهي که مهتمم صاحب نے اپني راے میں لـکهدیا تها که میرے نـزدیک ناظم صاحب کي خدمت میں اس درخواست کا پیش هونا مناسب نهیں' اسلیے اونـکو اب مهتمم کے توسط کا سهارا نهیں رها' اور وه بذات خود مجبوراً ناظم صاحبکي خدمت میں درخواست لیکر گئے -

( ۷ ) مولوي محمد حسن نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست ۵ - مارچ کو بتوسط مهتمم صاحب دي' اوسکو مهتمم صاحب نے ۷ - مارچ کو بهیجا جب که اسٹرائک هو چکي تهي - اس سے معلوم هوتا هے که وه درخواست کو دبالینا چاهتے تھے' لیکن بعد اسٹرائـک اسلیے بهیجدي که اون پر یهه الزام نه آنے پاے - طلباء نے اسي بنا پر زور دیا که یه درخواست دبائي نه جا سکے -

( ۷ ) مهتمم صاحب نے اپني رپورٹ کا یهه فقره نقل کیا هے : " اوس کا ( محمد حسن کا ) طـرزعمل جمیع اساتـذه کیلیے باعث توهین و هتـک هے " لیکن اگر مولوي محمد حسن کا طرز عمل جمیع اساتـذه کو نا گوار هوتا تو وه آنکے داخـل کرنیکي سفارش کیوں کرتے ؟ حالانکه متعدد مدرسین نے آونـکي سفارش کي تهي اگر جمیع اساتذه سے صرف انگریزي اسٹاف مراد هے تو کیا اسکے پہلے بهی مولوي محمد حسن کے طرز عمل کی کسی ماسٹر نے شکایت کی تهی ؟

( ۹ ) هم نے بیان کیا هے که هم نے مسجد کانپور کے فیصله سننے کیلیے وهاں جانیکي یا مسٹر محمد علي کے استقبال کي کوئي خواهش نهیں کي' اسلیے اسکے ممانعت کا آڈر بلا وجه تها' لیکن با ایں همه اخبار آئي' ڈي' ٹي کو یه اطلاع دیگئي که هم نے یه اسٹرئک اس بنا پر کي هے که همکو پولیٹیکل شرکت سے روکا گیا تها ! اس سے صرف یه مقصود هے که همارے مطالبات کي بے وقعتي ثابت کي جاے اور هماري نسبت سرکاري حکام کے خیالات سیاسی سوء ظن کي بنا پر خراب هوجائیں -

( ۱۰ ) مدرسین کي رپورٹ سے معلوم هوتا هے که وه جب اسٹرائک کے بعد سمجهانے آئے تو طلباء نے اونکے ساتهه گستاخي کي' مگر اسکے متعلق امور ذیل کا لحاظ رکهنا چاهیے :

( ۱ ) مدرسین نے عین حالت هیجان میں طلباء کو بغیر کسي همدردي کے سمجهانا شروع کیا تها' ایسي حالت میں اگر کسي طالب العلم نے اونـکے ادب کا خاص لحاظ نه کیا هو تو اوسکو معذور رکها جا سکتا هے -

( ۲ ) مدرسین نے ظاهر کیا تها که هم بطور خود سمجهانیـکے لیے آئے هیں' حالانکه اونکو پرنسپل نے بهیجا تها - اس بیان کي وجه سے طلبا پر انکا اثر اچها نهیں پڑ سکتا تها -

( ۳ ) مدرسین نے کہا تها که تعلیم جاري کردو تمام شکایتیں رفع کردیجائینگي' لیکن وه اسکے ذمه دار نه تهے' اسلیے طلباء نے اسکو قابل التفات نه سمجها -

( ۴ ) مهتمم صاحب نے مدرسین سے بجبر ایسی سخت رپورٹ لکهوائی هے اور دستخط دینے کیلیے مجبور کیا هے اور کہا هے که اگر تم ایسا نه کروگے تو اسکے یه معني هیں که تم بهي طلباء کے ساتهه شریک هو -

( ۵ ) مهتمم صاحب نے بعض مدرسین پر بهي شرکت اسٹرائک کا الزام لگایا تها' اسلیے انهوں نے اپني برأت کیلیے اس رپورٹ پر دستخط کردیا - یه رپورٹ مولوي عبد الکریم صاحب نے مرتب کی تهی - وه سرحدي ملـک کے رهنے والے هیں' اونکي تحریر و تقریر عموماً سخت هوتي هے' جس مدرس کي نسبت اس رپورٹ میں لـکها هے که نهایت شسته تقریر کی' وه مولوي عبد الکریم صاحب هي تهے - طلبه کے فقرونـکے نقل کرنے میں اُن باتونکو حذف کردیا هے' جنکے جواب میں وه کہے گئے تهے' مثلاً عبد الجلیل کا یه فقره که جو شخص جس طریقه سے همارا مقابله کریگا' هم اوس کا اسي طور سے مقابله کرینگے' اسوقت کہا گیا جب مولوي عبد الـکریم صاحب نے یه کہا که اگر هم پولیس یا فوج کو بلائیں' تو کیا تملوگ همارا مقابله کرسکتے هو ؟

( ۱۲ ) ان تمام واقعات سے ثابت هوتا هے که اسٹرائـک صرف مولوي محمد حسن کے اخراج نام پر کي گئي هے' اور یه ایک شخصي بحث هے جسمیں طلباء کو مداخلـة کرنا مناسب نهیں' لیکن یه بالکل غلط هے' اسٹرائک ان تمام شکایتوں کي بنا پر کي گئي هے جنکي نسبت مولوي نسیم صاحب فرماتے هیں که طلبـاء احکام کي مخالفت کرتے هیں - مولوي محمد حسن کا واقعه جیسا که هماري عرضداشت سے ثابت هوگا' ان مسلسل شکایات کي آخري کڑي تها' اسلیے یه اسٹرائـک شخصي نهیں' بلکه اس کا اثر تمام طلباء پر پڑسکتا تها' مولوي محمد حسن کا نام جس بنا پر خارج کیا گیا تها' اوس کا تعلق بهي عام طلباء سے تها -

اس تحریر سے همارا مقصد یه هے که بزرگان قوم ان واقعات پر هماري عرضداشت اور هماري اس تحریر کو پیش نظر رکهکر کوئي راے قائم کریں' ورنه انکا فیصله بالکل عاجلانه هوگا جو هماري موت کا باعث هوسکتا هے - ( طلباء دار العلوم ندوه لکهنو )

## جماعة احمديه

گذشته اشاعت میں هم مولوي حکیم نور الدین صاحب رئیس جماعة احمدیه کے انتقال کی خبر درج کرچکے هیں جو رسالے کے مرتب هونے کے بعد پهنچی تهی' اب جو واقعات شائع هوے هیں اُنسے معلوم هوتا هے که اس جماعت میں مسئلۂ خلافت اور تکفیر و عدم تکفیر مسلمین کی بنا پر باهم اختلاف و نزاع پیدا هوگیا هے -

ایک عرصے سے اس جماعت میں مسئله تکفیر کی بنا پر دو جماعتیں پیدا هوگئی تهیں - ایک گروه کا یه اعتقاد تها که غیر احمدي مسلمان بهی مسلمان هیں گو وه مرزا صاحب کے دعوؤں پر ایمان نه لاے هوں - لیکن دوسرا گروه صاف صاف کہتا تها که جو لوگ مرزا صاحب پر ایمان نه لائیں وه قطعي کافر هیں : ان لله و انا الیه راجعون - آخري جماعت کے رئیس صاحبزاده بشیر الدین محمود هیں - اس گروه نے انهي کو اب خلیفه قرار دیا هے' مگر پهلا گروه تسلیم نهیں کرتا -

مولوي محمد علی صاحب ایم - اے نے اس بارے میں جو تحریر شائع کي هے' اور جس عجیب و غریب جرأت اور دلاوري کے ساتهه قادیان میں رهکر اظهار راے کیا هے جهاں زیاده تر پہلے گروه کے رؤسا هیں' وه فی الحقیقت ایک ایسا واقعه هے جو همیشه اس سال کا ایک یادگار واقعه سمجها جائیگا !

اس جماعت کا بیان هے که انکي تعداد کم از کم تین لاکهه هے' لیکن مسلمانان عالم کي تعداد آج چالیس کرور تک اندازه کي گئي هے -

پس اگر غیر احمدیوں کو کافر سمجهه لیا جاے تو اس نئي مردم شماري کي بنا پر چالیس کـرور میں سے انتالیس کـرور ستانوے لاکهه کي تعداد نکال دیني پڑیگي - پهر افسوس اُس دین الهي پر جس کا درخت خدا نے لگایا' پر آج اُسکي شاخوں میں صرف تین هي لاکهه پهل باقي رهگئے هیں !!

# شذرات

## مسئلهٔ بقاء و اصلاح ندوة العلما

### طلبائے دارالعلوم کي اسٹرائک

پچھلے هفتے موجودہ مدعي نظامت ( کیونکہ حسب دستورالعمل ندوة العلما کا کوئی شخص ناظم نہیں هوسکتا جب تک که جلسهٔ عام منظور نہ کرے ) کي جانب سے ایک رپورٹ واقعات اسٹرائک کے متعلق چھاپکر شائع کي گئی ھے - اسمیں شک نہیں کہ کسي مدرسہ یا انجمن کے عہدہ داروں کا کوئي بیان انکے مدرسے اور انجمن کے متعلق سب سے زیادہ معتبر بیان سمجھا جاسکتا ھے' مگر چونکہ موجودہ معاملہ خود حکام ندوہ اور طلبائے دارالعلوم کے باهمي مناقشه کا ھے' اسلیے انکي حیثیت ایک فریق سے زیادہ نہیں' اور جس طرح ایک غیر جانب دار شخص کیلیے خود طلبا کا تنہا بیان ایک فریق کا بیان ھے اسی طرح یہ رپورٹ بھي دوسرے فریق کي ھے' اور قوم کے لیے حقیقت صرف اسي حالت میں منکشف هوسکتي ھے جبکہ باهر کے لوگوں کا ایک کمیشن نہ صرف وجوہ اسٹرائک بلکہ تمام مفاسد ندوہ کي تحقیقات کرے -

لیکن هر تحریر خود اپني اندروني شہادتوں سے بھي جانچي جاسکتي ھے اور اس بنا پر اگر اس رپورٹ کو دیکھا جاے تو وہ اُن نادانوں کي حماقت کا ایک تازہ ترین ثبوت ھے جو سمجھتے هیں کہ اس طرح کي تحریریں شائع کرکے قوم کو دھوکا دیدینگے' اور اصلاح مفاسد کي جو موجیں انکي طرف بڑھنے لگي هیں' اور جو انکے اغراض مفسدہ و باطله کو پیغام موت دے رهي هیں' انسے اپني شخصیت کي کشتي بچا لیجائیں گے گو خود مسلمانوں کي ایک عظیم الشان دیني تحریک غرق ہلاکت و تباهي هو جاے !

لقد استکبروا في انفسھم و عتو عتوا کبیرا

لیکن یہ بالکل تمسخر انگیز ھے - اگر ان لوگوں کو هدایت ملنے والي هوتي تو یہ اب بھي سنبھلنے کي کوشش کرتے' اور مسلمانوں کي حالت پر رحم کرتے جنکے لیے ندوہ کي بربادي بڑي هي مصیبت انگیز ھے - مگر معلوم هوتا ھے کہ دلوں کا مرض اور بڑھگیا ھے : في قلوبھم مرض فزادهم الله مرضا - بجاے انابت و اعتراف اور سعي اصلاح کے یہ اپنے نفس خادع کے دھوکے میں آ گئے هیں' اور اُس شریر قوت نے انکو یہ پٹي پڑھا دي ھے کہ اس قسم کي رپورٹیں چھاپکر اور اسٹرائک کو محض ایک خاص لڑکے کا معاملہ بنا کر یا اپنے مقامي معبودوں کے آگے سجدہ هاے مشرکانہ کرکے' اور انھیں پالیٹکس کا فرضي خطرہ دکھلا کر حق کي صداؤں کو شکست دیدینگے : و یحسبون انھم علي شي' الا انھم هم الخاسرون !

خیر' بہتر ھے - اپني آخري قوتوں کو بھي آزما لیں - حق کي جو اواز بڑي بڑي عظیم الشان قوتوں کو لمحوں اور منٹوں کے اندر شکست دیسکتي ھے وہ شاید چند بر خود غلط اور نا آزمودہ هستیوں کا فیصلہ کرنے سے عاجز نہیں' اور اگر ندوہ کي اصلاح چاهنے والے اپني کسي ذاتي غرض سے نہیں بلکہ صرف حق اور صداقت کیلیے اٹھے هیں تو عنقریب نتائج خود فیصلہ کردینگے : و یحق الله الحق بکلمته و لو کرہ المجرمون !

( یہاں تک لکھا تھا کہ ایک تحریر طلبائے دارالعلوم کي طرف سے پہنچي جوانھوں نے اس رپورٹ کے جواب میں شائع کي ھے - اسکي اشاعت ضروري سمجھتا هوں کیونکہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع هوچکي ھے اور ضروري ھے کہ خود طلباء کا بیان بھي شائع هو جاے - چونکہ اخبار مرتب هو چکا ھے اور زیادہ گنجایش ابتدائي صفحات میں نہیں رهي ھے اسلیے خود اپني تحریر کو ملتوي کر دیتا هوں - آیندہ هفتے جو کچھہ لکھنا ھے لکھونگا -)

## معروضات طلبائے دارالعلوم

### بجواب

### واقعات اسٹرائک مرتبهٔ ناظم صاحب ندوة العلما

اسٹرائک کے جو واقعات اور همارے جو بیانات دفتر نظامت کي طرف سے شائع هوے هیں' انکے متعلق هماري معروضات بدفعات ذیل هیں :

( ۱ ) همارا یہ بیان هماري تمام شکایتوں پر حاوي نہیں ھے' کیونکہ ارکان نے همکو انکے بیان کرنیکے لیے کافي وقت نہیں دیا' اسلیے هماري دوسري شکایات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا -

( ۲ ) جناب مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں جو رپورٹ مولوي محمد حسن کے اخراج نام کي بھیجي ھے وہ نہایت مبالغہ آمیز ھے' اور جن باتوں سے اس کا اثر کم هوسکتا تھا اسکو بالکل چھوڑ دیا ھے - مولوي محمد حسن کس غرض سے انکي خدمت میں گئے ؟ سلسلۂ کلام کیونکر شروع هوا ؟ انھوں نے کن باتوں کي طرف توجہ دلائي ؟ جناب مہتمم صاحب نے اس موقع پر طلباء کي نسبت کیا الفاظ استعمال فرماے ؟ مولوي محمد حسن کے وہ کیا الفاظ تھے جنکو درشت کلامي سے تعبیر کیا گیا ھے ؟ فیصلہ اور صحیح راے قائم کرنیکے لیے ان باتوں کو روشني میں لانے کي ضرورت تھي - مولوي محمد حسن اور تمام طلباء نے جو درخواست اس معاملے کے متعلق دي ھے' اور اوس میں واقعہ کي تحقیقات کے متعلق جو زور دیا ھے' اوس کا مقصد صرف یہي تھا کہ ان باتوں کي تحقیقات کرکے فیصلہ کیا جاے - لیکن جناب مہتمم صاحب هر موقع پر اس سے تحاشي کرتے هیں - اب همارے عرضداشت سے یہہ باتیں روشني میں آجائینگي' اسلیے قوم کو هماري عرضداشت کے شائع هونے سے پہلے اس کے متعلق کوئي راے نہیں قائم کرني چاهیے - ( یہ شائع هو گئي ھے اور آج کي اشاعت کے آخر میں درج ھے - الهلال )

( ۳ ) طلباء نے جناب ناظم صاحب کي خدمت میں جو درخواست دي' اوس سے ثابت هوتا ھے کہ وہ پہلے جناب مہتمم صاحب کي خدمت میں ایک مفصل درخواست دے چکے تھے - واقعات اسٹرائک میں اوس درخواست کو شائع نہیں کیا گیا' اسلیے اس سے طلباء کي درخواست دینے کے وجوہ اور اونکي معزز نیت نہیں معلوم هوسکتي -

( ۴ ) طلباء کي جو درخواست مع رپورٹ مہتمم' ناظم صاحب نے ارکان کي خدمتمیں بھیجي اوسمیں مولوي نسیم صاحب لکھتے هیں کہ " اگر طلبا اسٹرائک کریں تو درس گاہ براے چندے بند کردینا چاهیے " مولوي اظھر علي کي راے بھي مولوي نسیم کے مطابق ھے - مولوي ظہور احمد صاحب نے بھي اپني راے میں اسٹرائک کا ذکر کیا ھے - ان تمام رایوں سے ثابت هوتا ھے کہ ارکان کو پہلے هي سے طلبہ کي طرف سے بدگمان کردیا گیا تھا جس سے اونکي راے کي وقعت کم هو جاتي ھے - حکیم عبد الولي صاحب لکھتے هیں کہ معاملہ غور طلب ھے - اور یہ ضرور نہیں کہ میري راے اور انکي موافق هي هو - اس سے معلوم هوتا ھے کہ بعض ارکان نے اس اثر کو قبول نہیں کیا تھا -

( ۵ ) مولوي نسیم صاحب کي راے سے ظاهر هوتا ھے کہ طلباء احکام کي مخالفت کرتے رهتے هیں - اس سے ثابت هوتا ھے کہ اسکے پہلے قابل مخالفت احکام جاري کیے گئے' اور طلباء نے اونکي مخالفت کي - هم نے اپني عرضداشت میں لکھا ھے کہ جن طلباء نے انکي مخالفت کي وہ ناظم صاحب کي نگاہ میں کھٹکنے لگے - اس راے سے معلوم هوتا ھے کہ خاص خاص ارکان کو بھي اسکي

اُس وقت تک ضرور ھي جلا ئيگي - بالكل اِسی طرح میں سچائي کے اس خاصه کو بھي دیکھتا ھوں که وہ جب تک سچائي ھے' اُس وقت تک ضرور ھي کامیاب ھوگي - اگر دنیا کے تمام شہنشاہ جمع ھوکر کوشش کریں ' اگر دنیا کی تمـام فوجیں لڑنے کیلیے اکٹھی ھوجائیں ' اگر خزانے راستوں میں بچھا دیے جائیں ' اور دنیا کے ھر بسنے والے کے ھاتھہ میں تلوار دیدي جاے' اور پھر یه سب کچھه کرکے تم چاھو که ایک دن' ایک گھنٹے ' ایک لمحه کیلیے بھي آگ اپنـا خاصه چھوڑ دے ' تو کیا ایسا ھوسکے گا ؟ اگر نہیں ھوسکیـگا تو یقین کرو که ایسا ھی مجھے بھي یقین دیا گیا ھے که اگر دنیـا کي تمام دماغي اور مادي قوتیں اکھٹي ھوکر سچائي کے کاموں کو فنا کرنا چاھیں ' جب بھي ایک ساعت ' ایک لمحے ' بلـکه ایک لمحے کے دسویں حصے کیلیے بھي اسـکا الہي خاصه اُس سے الـگ نہیں ھوسکتا - یه بھي اُسي خدا کا ایک قانون ھے جسنے آگ کو گرمی اور پاني کو برودت بخشي ھے : ولن تجد لسنة الله تحویلا !

*   *   *

پس چونکه الـهلال کوئی تجارتي دفتر نه تھا جو عـام کاروباري اصولوں پر قائم کیا گیا ھو ' بلکه ایمان با لله اور عمل بالاسلام کی ایک دعوة دیني تھي جو چند مقاصد کو اپنے سامنے رکھتي تھي ' اور خدا کے حکموں اور حکموں کے پیغام بروں کے طریقے کے ما تحت قوم کو انکي طرف بلاتي تھي ' اسلیے مجھے اسکي طرف سے ایک بے پروا دل اور ایک بے خوف روح دي گئي ' اور مجھے پورا اطمینان ھوگیا که اگر یه بیج کھوٹ اور نقص سے خالي ھے ' تو بغیر پھل پیـدا کیے اور سرسبز و تنـاور ھوے نہیں رھیـگا -

و البلد الطیب یخـرج نباته باذن ربه' و الذي خبث لا یخرج الا نکدا - کذالـك نصرف الایات لقوم یشکرون ( ۱۷ ۵۵ )

جو جگه ایسي ھے که زمین اُسکي عمده ھے تو اسکے پروردگار کے حکم سے اسکي پیدا وار بھی عمده ھي نکلتي ھے - اور جو زمین ناقص اور خراب ھے اُسکي پیدا وار بھي ناقص ھوتي ھے - یه در اصل ایک مثال ھے اور اسي طرح ھم اپني حکمت کي نشانیاں اُن لوگوں کیلیے مثالوں میں بیان کرتے ھیں جو فضل الہي کا شکر ادا کرنے والے ھیں -

*   *   *

اگر تجارت کي دکان ھوتي تو میں تاجروں کي طرح کام کرتا ' اگر کاروباري معاملات ھوتے تو میں اپنے کام کے فروغ و ترقي کیلیے ھر خریدار کے آگے منت کرتا ' اگر میري معاش ھوتي تو مجھے اسکے بڑھنے سے خوشي اور گھٹنے سے دکھه پہنچتا ' اور اگر میري محنت اسکے لیے سبب اور میري دوڑ دھوپ اسکے لیے وسیله ھوتي تو میں خدا کا نا فرمان ھوتا اگر ایسا نه کرتا ' لیکن جبکه میں چیخ چیخ کرکہتا تھا که اسکي سچائي کی دعوت اور اسکے دین مبین کي پکار ھے' اور جبکه مجھے یقین تھا که ایسا کہنےمیں میں غلطي پر نہیں ھوں اور جو کچھه کہه رھا ھوں صرف اسي میں سچ ھے ' تو پھر میں دیوانه نه تھا که ھشیاروں کي طرح اعتماد نه کرتا ' اور بے ھوش نه تھا که ھوش والوں کي طرح اُسکے وعدے کو نه سمجھتا - دنیا میں ایک شخص چند روپیوں کي تنخواہ دیکر کسي انسان کو اپنا کام سپرد کر دیتا ھے' اور پھر بے پروا ھو جاتا ھے که خود مجھے فکر کرنے اور فکر میں گھلنے کي ضرورت نہیں - پس اگر انسانوں کے اعتماد پر ایک انسان بے فکر ھونا جانتا ھے تو کیا مجھے خدا پر اعتماد کرکے بے فکر و بے پروا ھونا نہیں آتا تھا ؟ جبکه کام اُسي کا تھا ' اور جبکه اسکے وعدوں کا اُس وقت سے اعلان ھورھا ھے ' جس وقت سے که وہ بندوں سے کلام کرتا اور اپنی مقدس شریعتوں کو بھیج رھا ھے تو میں کیا کرتا اگر ایسا نه کرتا ؟ اور اگر میں نے ایسا کیا تو یه ایک ایسا کام تھا جو ایک بچه بھي کرتا ' اور ایک نادان سے نادان انسان بھي اسکے لیے شہادت دیتا -

ھاں ' کام اسي کا تھا ' وہ سچ تھا ' اسکا وعده بھی سچ ھے ' اور اعتماد کیلیے اس سے بڑھکر کوئي نہیں ' پس مجھے کیا پڑي تھي که اپنے تئیں تاجروں کي طرح گرفتار غم رکھتا ' اور مزدوروں کی طرح محنت و مشقت اُٹھاتا جبکه کام کرنے والا خود ھي اپنے کاموں کو انجام دے دیگا ؟

*   *   *

الحمد لله که میرے اعتماد نے مجھے دھوکا نہیں دیا ' اور اگر اعتماد کا یه ایک ھي دروازہ بند ھو جاے تو پھر آسمانوں اور زمینوں میں انسان کیلیے کوئي جگھه اعتماد کي نه رھے - مشیت ایزدي اسي کي مقتضي ھوئي که الهلال نکلے اور جو کچھه اُسے کرنا ھے وہ کرے - پس وہ نکلا اور ایک بے پروا اور بے فکر روح کی طرح اپنے کاموں کو انجام دیتا رھا - نه تو اُس نے کسي سے مدد چاھي اور نه کسی کي مدد قبول کی - نه تو کاروبار کي طرح کبھي اپنے لیے فکر و جستجو کي' اور نه کبھي انسانوں کے آگے عاجزي کا سوال کیا ' اور نه ھي کبھي اُنـکے شکر کا ترانه گایا - یہاں تـک که اقل قلیل مدت کے اندر جو اسطرح کے کاموں کیلیے ایک نہایت نا قابل ذکر مہلت ھے ' اسکا بیج پھوٹا اور اسکي شاخیں اسقدر دور پھیل گئیں که انکے خیال سے تعجب اور انکے ذکر سے حیراني پیدا ھوتي ھے - اس نے دنیا میں قدم رکھنے کے وقت ایک دعا مانگي تھی ' اور نه تو وہ اپنے حریفوں سے ھراسان تھا اور نه اپنے نقصانوں اور مشکلوں سے متفکر تھا ' بلکه صرف اپني اُس دعا کے نتائج کا منتظر تھا - اُس نے خدا سے مہلت مانگي تھي که اپنے بعض مقاصد کو اپنے سامنے دیکھه لے ' اور اگر وہ سچي باتوں کي طرف دعوة دینے والا ھے تو کامیابي سے پہلے ھلاک نہو - پس دعا قبول ھوئي اور اسے ھلاکت کي جگه زندگي کا پھل ملا : ذالـك بان اللـــه ھو الحـق ' و ان ما یدعون من دونه الباطل ' و ان الله ھو العلي الکبیر! ( ۳۱ : ۳۰ )

*   *   *

بس اب دیکھتـا ھوں تو الهـلال اپنا کام پورا کرچـکا ھے اور اپنے " بعض مقاصد " کو اپنے سامنے دیکھه رھا ھے - میں اسکي تفصیل نہیں کرونگا ' مگر صرف اتنا اشارہ کرونگا که وہ اصلي کام نه تھا بلکه کام کي پکار تھي ' تا لوگ متوجه ھوں اور راسته صاف ھو - وہ لوگوں کی غفلت کو دور کرنا چاھتا تھا ' اور انکے دلوں میں اُن پراني امیدوں کو زندہ کرنا چاھتا تھا جو افسوس ھےکه بھلا دي گئي تھیں - وہ صرف " دعوة " تھی ' جو لوگوں کے اندر ایک نئي آرزو پیدا کرنا چاھتي تھي' اور اپني ملت کي حسیات اور جذبات میں خدا پرستي کی لگن اور دین الہي کي محبت اور اطاعت کا شوق دیکھنا چاھتي تھي - وہ عمارت نه تھي بلکه اسکے لیے داغ بیل تھي ' اور آفتاب مقصود نه تھا بلکه صبح صادق کي روشني تھي جسکے بعد روشني کو بڑھتے بڑھتے بالکل اُجالا ھو جانا چاھیے : یقلب الله اللیل و النہار' ان في ذالك لعبرة لاولي الابصار- (۲۴ : ۳۵ )

*   *   *

الحمد لله که تائید الہي سے یه سب کچھه ھوچکا ھے' اور الهلال کا کام اپني " پہلي منزل دعوة " سےگذر چکا ھے- اب اسکے بعد " دوسري منزلیں " ھیں اور اُنکي راہ پہلي منزل کي راہ سے مختلف ھے - اگر اسکے بعد بھي الهـلال قائم رھے' اور بیداري کو محکم اور طلب

الهلال

۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۲ ہجری

# صـــدا بـــه صحـــرا !!

## مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخری فیصلہ

### ( ۲ )

پہلـو بشـگافیـــد و بـه ببنیـــد دلـــم را
تا چند بگویم که چنانست چناں نیست !

گذشته اشاعت کے مقالۂ افتتاحیه میں مختصراً اپنے حالات و افکار کي سرگذشت لکهه چکا هوں اور بعض اُن اسباب کي تفصیل کي هے جنکي رجه سے ابتک الهـلال کے مالي مسئله کي طرف سے بالکل خاموشي اختیار کي گئي - حتی که کبهي اسکے نقصانات کا بهي تفصیل کے ساتهه تذکره نهیں کیا گیا ' اور دنیا میں جسقدر متعارف وسائل و ذرائع اس طرح کے کاموں کو فروغ دینے کے هیں ' اُن میں سے کسي ایک ذریعه کو بهي اختیار نهیں کیا -

لیکن فی الحقیقت اس خاموشی اور استغناء کا سبب صرف یهي نهیں هوسکتا - یه سچ هے که ایک انسان بهتر سے بهتر اور اولو العزم سے اولو العزم ارادے کرسکتـا هے ' لیکن وه اپنے ارادوں کي کشتي کو کنارے تک لے جانے پر قادر نهیں ' اور اس بارے میں وه عالم خلقت کا سب سے زیاده کمزور جانور هے - وه موجیں جو باهر کي مشکلات سے اٹهتي هیں اور پهر همارے اندر کے اُٹهنے والے طوفانوں میں ملجاتي هیں ' اُنکے آگے صبر اور ارادوں کے بڑے بڑے پہاڑ بهي قائم نهیں رهسکتے ' اور جلب نفع اور دفـع ضرر کي طبیعي خواهش کا بهونچال دماغ کي بنائی هوئي عمارتوں کیلیے بڑا هي خوفنـاک هوتا هے -

پهر یه بهي هے که انسانوں کي اعانت سے بے پروا هو جانے کے یه معني نهیں هیں که آزادانه وسائل ترقي و فلاح کے اختیار کرنے سے بهي آدمي دست بردار هوجاے - ایک شخص سب سے بے پروا و مستغني رهکر بهي اپنے کاموں کو اعلی قسم کے تجارتي وسائل سے فروغ دیسکتا هے - لیکن غور فرمائیے که الهلال نے ایسا بهي تو نهیں کیا ؟ نه تو کبهی بڑے بڑے اشتهارات دیے گئے ' نه دوره کرنے کیلیے ایجنت بهیجے گئے ' نه تمام شهروں میں ایجنسیاں قائم کرنے کیلیے خاص طور پر کوششیں کیں ' نه اشتهارات حاصل کرنے کیلیے بکثرت خط و کتابت کي گئي ' نه پرائیوٹ خطوں کے ذریعه خریداروں کو توسیع اشاعت پر توجه دلائي ' حتی که شاید هي کسي مقبول عام کام میں اسدرجه اغماض اور پہلو تہی کي گئي هوگي ' جیسي که الهلال کیلیے برابر هوتي رهي هے - مثلاً ذراسي بیجا شکایت پر خریداروں کو قیمت واپس بهیج دي گئي - بسا اوقات دفتر کے کسي شخص کي غفلت سے ایسا هوا که تین تین چار چار بار کسي نے خریداري کي درخواست دي ' اور اس سے قیمت وصول نهیں کي گئي - یہاں تک که اس نے رجسٹرد خطوط بهیجے اور ارجنت تار کے ذریعه توجه دلائي !

لـوگ چونـکه میري طبـیعت سے واقف نہیں هیں اور عام حالت کے خوگر هیں ' اسلیے سفر میں اکثر ایسا اتفاق هوتا هے که هر روز دو چار شخص مجهسے فرمایش کردیتے هیں که همارے نام اخبـار جاري کردیجیے گا ' اور سمجهتے هیں که انهوں نے مجهپر احسان کیا ' حالانکه مجهے اس سے اسقدر تکلیف هوتی هے که بیان نهیں کـرسکتا - میں کچهه الهـــلال کا ایجنت نهیں هوں که اسکی خریداري کی درخواست مجهے دیکر خوش کیا جاے - یه امور دفتر کے منتظمین سے متعلق هیں اور جسکو خواهش هو وه ایک پیسے کا کارڈ بهیجکر اخبار منگوا سکتا هے - بهر حال کئي سو اشخاص ایسے هیں جنهوں نے مجهسے زباني کہا ' اور میں نے اس غلطي کا یوں کفاره کیا که کبهي انکے نام اخبار جاري نه کریا :

همارا بهي تو آخر زور چلتا هے گریباں پر !

اسي طرح بے شمار واقعات هیں جنکو بیان کیا جاے تو لوگوں کو نهـایت تعجب و تحیر هو - پس ان تمام حالات کا سبب اصلي صرف ایک اراده هي نهیں هو سکتا جو کسي کمزور انساني دماغ کے اندر پیدا هوا هو -

* * *

اصل یه هے که اسکا سبب نه تو محض کوئي الوالعزمي کا اراده هے اور نه کوئي نا دانسته غفلت ' نه تو اسکے اندر انساني اراده کا کوئي شرف هے اور نه محض ارادے کے استـقلال کا کوئي جوهر ' وه نهایت هي ادنی قسم کا انساني عمل هے جو ایک عاجز و درمانده بنده کر سکتا هے ' اور ایک بهت هي معمولي درجے کا اعتماد هے جو هر ایسي روح کو هونا چاهیے جو اپنے تئیں ایمان اور یقین کے دروازے پر گرا دے -

میرا اشاره اُس یقین قلبي اور ایمان روحي کی طرف هے ' جو هر صداے حق اور دعوة صداقت کي کامیابي اور فتح و نصرة کیلیے ابتداے کار سے اس عاجز کو دیا گیا هے ' اور جس کے ذکر کو آغاز اشاعت الهلال سے اس وقت تک اتني مرتبه دهرا چکا هوں که بهت سے لوگ شاید سنتے سنتے اُکتا گئے هونگے ' مگر کچهه ایسا هر آن اُبلنے والا جوش اور هر دم بهڑکنے والي آگ اپنے دل میں پاتا هوں که کسي طرح بهي اسکے بار بار کہنے سے مجهے سیري نهیں هوتي - حتی که جي چاهتا هے که اگر بن پڑے تو تمام باتوں اور تذکروں کو یک قلم چهوڑ دوں ' دیوانوں اور پاگلوں کي طرح شهروں کي گلیوں اور بازاروں میں نکل جاوں ' اور اپنے خداے قدوس کي اس شان صدق نواز کا گیت گاؤں که وه کیسا سچائیوں کا مالک اور راست بازوں کا پروردگار هے ' اور اسکے سوا کون هر طـرح کي عـاجزیوں اور هر طرح کي چاهتوں اور محبتوں کا مستحق هو سکتـا هے ' جو سچـائي کي صداؤں کو اپنے پیاروں کي طرح همیشه پالتا ' اور اپني صداقت کي طرف بـلانے والوں کے ساتهه دوستـوں اور یاروں کي طرح همیشه وفاداري کرتا هے !! سبوح قدوس ' ربنا و رب الملائکة والروح !!!

* * *

سورج هر روز مشرق کي جانب سے نکلتا دکهائي دیتا هے ' اور رات جب آتي هے تو وه پچهم کي طرف ڈوب جاتا هے - پاني کي خاصیت هے که هر بوجهل شے اسمیں ڈوب جاتی هے ' اور آگ کا کام یهي هے که وه گرم کرتي اور جلادیتي هے - هر شخص دنیا میں ان مشاهدات طبیعة اور قوانین فطرة کو دیکهتا هے ' اور ایک بچه بهي اسپر اسي طرح عملاً اعتقـاد رکهتـا هے ' جیسا که ایک حکیم علماً اور حکماً -

یقین کرو که ٹهیک اسي طرح بلکه اس سے بهي زیاده محکم اور غیر متغیر یقین کے ساتهه میں بهي دیکهتا اور جانتا هوں که سچائي نکلتي هے ' اور اپنے کاموں کو ایک یکساں قانون فطرة کي طرح همیشه انجام دیتي هے - جسطرح آگ کا خاصه هے که وه جب تک آگ هے

# مدارس اسلامیہ

## ندوة العلماء

### ماضی و حال

( ۷ )

## حیات بعد الممات

( کتب خانہ )

اس سلسلے میں ایک قابل ذکر شے اور رہگئی ہے - دارالعلوم ندوة العلما کی علمی حیثیت کچھہ بھی نہوتی اگر علوم اسلامیۂ و عربیہ کا ایک عمدہ ذخیرہ اسکی ملکیت میں نہوتا - بعض ارباب خیر نے شاہجہانپور اور پٹنہ وغیرہ کے اجلاس میں کتابیں وقف کیں لیکن اُن میں زیادہ تر عام مطبوعات اور متداول کتب کا ذخیرہ تھا - غالباً سنہ ۱۹۰۶ میں مولانا شبلی نے ندوہ کے متعلق ایک عظیم الشان کتب خانہ قائم کرنے کی تحریک کی اور سب سے پہلے اپنا پورا کتب خانہ جو ایک عمدہ منتخب ذخیرہ علوم اسلامیہ و مشرقیہ کا تھا ، ندوہ کو دیدیا -

اسکے بعد انھوں نے نواب سید علی حسن خاں صاحب کو آمادہ کیا کہ وہ اپنا کتب خانہ بھی ندوہ کیلیے وقف کردیں - انکے پاس انکے والد مرحوم نواب صدیق حسن خاں صاحب کے کتب خانہ کا بڑا حصہ محفوظ تھا اور مطبوعات کے علاوہ بہت سی نادر قلمی کتابیں بھی تھیں ، مثلاً متاخرین ائمۂ حدیث یمن کی تصنیفات جو نواب صاحب مرحوم نے خاص کوشش سے حاصل کی تھیں - از انجملہ امام شوکانی اور امیر اسماعیل یمانی رحمة اللہ علیہما کی اکثر غیر مطبوعہ کتابیں ہیں کہ انکا حاصل کرنا اب بہت دشوار ہے - امام شوکانی کی تفسیر فتح القدیر تفسیر بالحدیث کا ایک بہترین مجموعہ ہے - اور اسکا مکمل نسخہ اسمیں موجود ہے -

چنانچہ نواب صاحب نے اپنا کتب خانہ بھی بعض شرائط کے ساتھہ اسمیں شامل کردیا - اسی طرح مولوی سید حسین بلگرامی نے بھی اپنی تمام کتابیں بھجوادیں - اور بہ حیثیت مجموعی ایک عمدہ ذخیرہ علوم و فنون اسلامیہ و عربیہ کا ہوگیا -

( خلاصۂ مطالب )

یہ ایک اجمالی نظر تھی اُن واقعات پر جو سنہ ۱۹۰۶ سے کہ ندوہ کی نئی حیات عمل کا آغاز ہے ، گذشتہ سال تک ظہور میں آے اور یہی اُس کی حیات بعد الممات اور عروج بعد از زوال کی سرگذشت ہے - اس سے مقصود یہ تھا کہ ندوہ کے گذشتہ کاموں کی نسبت لوگوں کو ایک مکمل و مرتب معلومات حاصل ہوجاے اور وہ اندازہ کرسکیں کہ کس قدر کام ہوچکا ہے ؟ یہی سبب ہے کہ موجودہ حالات کے نقائص کا تفصیلی بیان میں نے ملتوی کردیا تھا اور چاہتا تھا کہ سب سے پہلے ندوہ کی غرض تاسیس اور گذشتہ کاموں کی مقدار بیان کردی جاے -

ایک صحیح اور مکمل واقفیت کے بعد جو راے قائم ہوتی ہے وہی صحیح راے ہوتی ہے - ندوہ اب ایسی ہی رایوں کا محتاج ہے -

دنیا عالم اسباب ہے اور کوئی فعل وجود میں آ نہیں سکتا جب تک کہ اُسکے تمام اسباب جمع نہ ہوجائیں - پس مولانا شبلی نے دار العلوم کیلیے یہ جو کچھہ کیا ، اسکی اصلی علت صرف انھی کی کوششیں نہیں ہوسکتیں - یقیناً بہت سے اسباب و علل اسکے لیے فراہم ہوے - لیکن اگر اس تعلیل کا مطلب یہ ہو کہ پیش نظر نتائج کو انکی طرف منسوب نہونا چاہیے تو یہ ایک ایسی سوفسطائیت ہوگی جسکے بعد دنیا میں کوئی نسبت فعل و کار جائز نہوسکے گی !

دنیا جانتی ہے کہ میں مداح نہیں بلکہ معترض ہوں - الحمد للہ کہ میرے اعتراف و اقرار کی گردن میرے خداے قدوس نے بہت ہی متکبر بنائی ہے ، اور مجھے انسانوں کے آگے جھکنے کا سبق نہیں ملا ہے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے لیے انسانوں کی تعریف سے بڑھکر کوئی بھی مکروہ و غیر مطبوع کام نہیں ہوتا - اگر میں ایسا کرنا چاہوں بھی تو خود میرا دل مجھے ملامت کرنے لگتا ہے ، اور میرا ضمیر کچھہ اسطرح خود بخود محجوب ہوجاتا ہے گویا اُس سے کوئی بڑا ہی شرمناک جرم سرزد ہو رہا ہے ! و ذلک فضل اللہ یوتیہ من شاء واللہ ذوالفضل العظیم - غیور و الوالعزم عرفی نے میری زبانی کہا ہے :

قصیدہ کار ہوس پیشگاں بود عرفی
تو از وظیفۂ عشقی وظیفہ ات غزل ست !

لیکن بااین ہمہ میں پورے اطمینان اور کامل راحت ضمیر کے ساتھہ مولانا شبلی کی ان خدمات کا اعتراف کرتا ہوں جو انھوں نے ندوة العلما کیلیے انجام دیں اور تسلیم کرتا ہوں کہ ان کاموں میں ایک بڑا ہی قیمتی جوہر ایثار نفس کا تھا جو آجکل بہت کم یاب ہے -

مجھے مولانا شبلی کی کمزوریاں بھی معلوم ہیں - میں جانتا ہوں کہ انمیں کیا خوبیاں ہیں اور اسکے ساتھہ ہی کیا اوصاف نہیں ہیں جنکے لیے انہیں متاسف ہونا چاہیے - میں ندوہ کے متعلق آخری مباحث میں بتلاؤنگا کہ دار العلوم کیلیے انکا وجود کن کن امور میں رحمت الہی تھا ، کن کن امور میں بے سود ، اور وہ کونسی باتیں ہیں جنکی انمیں کمی تھی ؟ میں اپنے اظہارات میں بے خوف ہوں ، اور اللہ کے فضل سے میری حق گوئی کی چٹان اتنی بلند ہے جہاں سے اشخاص کی تمدیح و تقبیح کی باتیں چیونٹی کے وجود سے بھی زیادہ حقیر و صغیر نظر آتی ہیں - جو خدا کی صداقت کے آگے جھکنا اور حکومتوں اور گورنمنٹوں کے دبدبۂ و سطوت کو ٹھکرا دینے کی توفیق کا طالب ہو ، اسکے آگے چند انسانوں کی ہستیوں کے مباحث کیا چیز ہیں ؟

مبیں حقیر گدایان عشق را کیں قوم
شہان بے کمر و خسروان بے کلہ اند !

لیکن کمزوریوں سے کوئی انسان خالی نہیں - دیکھنا یہ ہے کہ ندوہ جس غرض سے قائم ہوا ، جس مقصد کا اُس نے اعلان کیا ، جو مقصد وہ کھو رہا تھا ، جس کھوے ہوے کو اُٹھا نے والا ، اور گمنامی و فنا سے زندگی و شہرت میں لانے والا کوئی نہ تھا ، اسکے لیے کس کا وجود موجب نجاح ہوا ، اور کس نے اپنا وقت ، اپنی قابلیت ، اپنا دماغ ، صرف کر کے پورے ایثار کے ساتھہ دار العلوم ندوہ کو موت کے منہ سے نکالا ، اور موجودہ حالت تک پہنچایا ؟

صداقت کا اعتراف ، اسکا قدرتی حق ہے ، اور دماغ و عقل مجبور ہے کہ سفید کی سفیدی کا اقرار کرے - پس یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ سب کچھہ مولانا شبلی نے کیا ، اور انکے وجود سے ندوہ کی گذشتہ ہستی کو الگ کر کے دیکھیے تو صرف گولا گنج لکھنو کا ایک ویرانہ باقی رہجاتا ہے ، جسکے اندر تباہی و بربادی کی خاک اڑ رہی ہے !

و جستجو کو پاداش بدائے کا وسیلہ ثابت ہو تو یہ اُس کریم و حکیم کا مزید لطف و احسان ہے ' اور اسکا قاعدہ یہی ہے کہ شکر نعمت سے اسکا لطف همیشه بڑھتا ' اور عاجزوں اور التجاؤں سے دوگنا ہوتا ہے :

ولئـن شکرتم لازیـدنـکم ' ولئـن کفـرتم ' ان عـذابي لشدیـد !

یہی سبب ہے کہ گذشتہ فاتحۂ جلد جدید میں اس عاجز نے اس دعا کو دھرایا اور یاد دلایا اور پھر بہت سے بیانات کاروبار دعوة کے ظہور و تکمیل کے متعلق حوالۂ قلم ہوے کہ اُن سے مقصود در اصل پہلی منـزل تـک پہنچنے کا اعـلان تھا : فسبح بحمـد ربـک و استغفرہ ' انہ کان توابا -

* * *

پس اب چونکہ الهلال اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہے اور اپنی "پہلی منزل" سے گذر چکا ہے ' اور خود اُس نے اپنے کاروبار کی جو مدت قرار دی تھی ' وہ الحمد للہ کہ صرف اسکی التجا اور حضرة ایزد برحق کی قبولیت سے بلا منت غیرے پوری ہوچکی ہے - اسلیے وقت آگیا ہے کہ احباب و مخلصین اور مومنین مہتدین کے آگے الهلال کے آیندہ قائم رکھنے کے مسئلہ کو چند لفظوں میں صرف ایک بار پیش کردیا جاے ' تاکہ جو لوگ اُسکی محبت اپنے اندر رکھتے ہیں اور اسکے کاموں کو ملک و ملت کیلیے ضروری اور مفید یقین کرتے ہیں ' صرف وہی لوگ اسپر غور کریں ' اور ایک قطعی فیصلہ کـرنے میں میرے ساتھہ شریـک ہو جائیں - خواہ اسے تکبر سمجھا جـاے یا غرور بیجا ' لیکن میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اب بھی نہ تو کسی سے التجا ہے اور نہ کسی کے آگے سوال ' نہ کسی پر بار ڈالنا مقصود ہے اور نہ کسی کیلیے بار خاطر بننا گوارا - میں تن تنہا بغیر دولت و ثروت ' بغیر حصول اعانت ' بغیر استمداد و استعانت اشخاص و جماعت ' تمام مشکلوں کو برداشت کرکے اور تمام موانع و مصائب سے بے پروا رهکے ' محض نصرة الهی سے اپنا "پہلا کام" پورا کرچکا ہوں ' اور اب میرے آگے "دوسری منزلیں" موجود ہیں اور اُنکے لیے "الهلال" کی اشاعت کا محتاج نہیں ہوں - الهلال کے مالی نقصانات اگرچہ انتہائی حد تک پہنچ گئے ہیں اور مجھے تن تنہا رهنے کی وجہ سے اتنی محنت کرنی پڑتی ہے کہ میری صحت نے جواب دیدیا ہے اور میری آنکھوں کی بصارت یکا یک ضعیف سے ضعیف تر ہو گئی ہے - اس سے بھی زیادہ یہ کہ میں اب متصل چند گھنٹے کام کرتا ہوں تو سر میں درد شروع ہوجاتا ہے اور رات کو جاگ کر کام کرنے کی میری محبوب و لذیذ عادت مجھسے مفارقت چاهرهی ہے - تاهم مجھپر میرے خدا کا کچھہ ایسا فضل و کرم ہے کہ اگر الهلال کا کام نا تمام رها ہوتا اور مجھے میری "پہلی منزل" دکھائی نہ دیتی ' تو اب بھی پوری خاموشی کے ساتھہ برسوں کام کـرتا رهتا اور کبھی بھی ان سرگـذشتوں کے پڑھنے کی تمھیں تکلیف نہ دیتا - کیونکہ خدا حکیم و قدیر ہے اور اسکا فضل اور اُسکی ربوبیت همارے تمھارے انـدازے سے بہت زیادہ ہے : و ان تعـدوا نعمة اللہ لا تحصوھا !

* * *

لیکن چونکہ "پہلا کام" ہوچکا ہے اسلیے میں مجبور نہیں کہ الهلال کو موجودہ حالت میں جاری رکھوں - یہی وجـہ ہے کہ اپنے کسی فیصلے سے پہلے اپنے دوستوں کو فیصلہ کرنے کی صرف ایک بار دعوت دیتا ہوں :

فـان کنت لا تـدري فتلـک مصیـبة
و ان کنت تـدري فـالمصیبة اعظـم !

( خـلاصـۂ مطالب )

الهلال اپنے اهتمام و انتظام کے لحاظ سے اردو پریس میں بالکل ایک نئی چیز ہے ' اور بڑی مشکل یہ ہے کہ آپ اسکے مصارف کا اندازہ کر ہی نہیں سکتے - اسلیے یہ لا حاصل ہوگا اگر میں کہوں کہ اُسکی قیمت بارہ روپیہ سالانـہ ہوتی جب بھی وہ اسقدر ارزاں تھا کہ اس سے زیادہ ارزانی ممکن نہیں -

اسکے مالي مسئلۂ کی درستگی کی پہلی صورت یہ ہے کہ آیندہ سے اسکی قیمت بڑھا دی جاے - چنانچہ اس کیلیے معاونین الهلال کا بڑا حصہ بالکل طیار ہے ' اور بغیر اس عاجز کی تحریک اور خواهش کے صدها بزرگوں نے خود بخود لکھا ہے کہ قیمت پندرہ روپیہ یا اقلاً بارہ روپیہ کردی جاے -

لیکن حقیقت یہ ہے کہ میرے لیے الـهلال کی قیمت کی زیادتی کا خیال نہایت تکلیف دہ ہے اور جو چیز لوگوں کو مفت دینی تھی ' اسکی قیمت کو دوسرے ملـکوں کی نظیر میں زیادہ کـرنا کسی طرح گوارا نہیں ہوسکتا - میری کوشش همیشہ یہی رهی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قیمت کم کی جاے ' زیادہ تو کسی حالت میں نہ ہونی چاهیے -

پس یہ صورت تو سردست بھلا ہی دی جاے - اسکے بعد الهـلال کی توسیع اشاعت کا سوال آتا ہے - اگر الهـلال کو آیـندہ بحالت موجودہ قائم رکھنا ہے تو بس اسی صورت کو حل کرنا چاهیے - میں نے مصارف کیلیے ایک نیا بجٹ قرار دیا ہے اور حتی الامـکان پوری سعی کی ہے کہ کم سے کم خرچ سے آئندہ الهلال نکل سکے - **پس اگر هم کوشش کرکے الهـلال کیلیے دو هزار نئے خریدار پیدا کرسکیـں جو آٹھہ روپیـہ سالانہ قیمـت ادا کریں تو اسکے بعد یقینا الهلال کا مالي مسئلہ بغیر قیمـت کے بـڑھاے حـل هوجائیگا ' اور صرف یہی نہیـں کہ وہ قائم رهیگا بلکہ اسکے هر صیغـے میں کافی وسعـت اور ترقـی هـوجائیگـی -**

سردست یہی حل الهلال کے مالی مسئلہ کے عقدۂ مشکل کا ہے اور چونکہ اسکی قیمت بہت کم اور مصارف نہایت زیادہ ہیں اسلیے موجودہ تعداد اشاعت میں اسکے نقصانات آئندہ کسی طرح برداشت نہیں ہوسکتے - میں اُن تمام بزرگوں اور دوستوں کے سامنے جو الهلال کو آیندہ بھی اسی حالت میں بلکہ اس سے بہتر حالت میں دیکھنے کی خواهش رکھتے ہیں ' آخری مرتبہ اس حل کو پیش کردیتا ہوں - اگر خدا کی مرضی ہوئی اور نئے خریداروں کی فراهمی کیلیے کوشش کی گئی تو میں الهلال کو موجودہ حالت سے بہتر حالت میں جاری رکھونگا ' اور اگر ایسا نہوا تو نہ تو کسی کی شکایت ہے اور نہ کسی کیلیے گلہ - نہ تو انسانوں پر اعتماد ہے اور نہ انکی توجہ کی آرزو - میں اپنا "پہلا کام" کرچکا ہوں اور اب میرے لیے زیادہ تر خاموش کاموں کی "دوسری منزلیں" آنے والی ہیں - پس میں صرف اُنھی کاموں میں مشغول ہوجاؤنگا - میرے پاس ایک ہی زندگی ہے اور میں نے بہت چاها لیکن ایک زندگی بہت سے کاموں کیلیے طیـار نہوسکی اور اب تـک جو کچھہ ہوا یہ محض اللہ کا ایک مخصوص فضل تھا :

خوش ست افسانۂ درد جدائـی مختصـر غالـب
بمحشر می تواں گفت آنچہ در دل ماندہ است امشب !

یہي تعلیم دیتا ھے ' اور ھماري نظر غیرونکي تقلید پر نہیں بلکه اپنے الہامي اصولوں پر ھوني چاھیے -

چنانچه ندوہ جب قائم ھوا تو یه امور اسکے پیش نظر تھے اور جو قانون اساسي بنایا گیا اسمیں جماعتي کاموں کے نظام صحیح کے مطابق پوري وسعت اور جمہوریت رکھی گئي - اس قسم کے کاموں میں سب سے بڑا اھم مسئلہ عہدہ داروں کے تقرر اور ممبران خاص کے انتخاب کا ھوتا ھے که اصلی کارکن قوت وھي ھوتے ھیں - ندوہ کے اصلی قانون اساسی کي دفعات اس بارے میں یه تھیں :

( دفعه ۲۷ ) ارکان جلسۂ انتظامیه کا انتخاب ھر سال جلسۂ عام میں اس طرح ھوا کریگا که موجودہ مجلس انتظامیه ایک فہرست به پابندي قواعد دستور العمل ھذا مرتب کرکے پیش کیا کریگی جس میں کمي بیشي اور تغیر و تبدل کا اختیار جلسۂ عام کو ھوگا

( دفعه ۳۶ ) ندوۃ العلما میں ایک ناظم اعزازي ( آنریري سکریٹري ) جلسۂ عام سے منتخب ھوگا -

( دفعه ۲۸ ) عموماً صرف ناظم ندوۃ العلما کي معزولي جلسۂ عام سے ھوسکےگي اور دیگر عہدہ داران ندوۃ العلما کی معزولي جلسۂ انتظامیه سے ھوگی - "

ندوہ کا نظام ( کانسٹي ٹیوشن ) اس اصول پر تھا که تمام حق نظم و ادارہ اور قوۃ نافذہ و آمرہ ایک منتخب مجلس کو دي گئي تھي جس کا نام " مجلس انتظامیه " رکھاگیا تھا ( " مجلس انتظامیه " ایک لغو اور مہمل ترکیب ھے - نہیں معلوم کس نے وضع کي ) - یہي مجلس سب کچھه تھي اور اب تک ھے -

پس دفعات کے اُن الفاظ پر غور کیجیے جن پر خط کھینچدیا گیا ھے - اِن دفعات سے صاف طور پر واضح ھوتا ھے که ندوہ نے اپني مجلس انتظامیه اور اپنے سکریٹري کا حق انتخاب جلسۂ عام کو دیا تھا جسمیں ھر حصے اور ھر طبقه کے افراد ملت جمع ھوں اور نیابتي اصول پر ممبر اور سکریٹري منتخب کیا جاے - پھر سکریٹري کي معزولي کا حق بھي جلسۂ عام کو دیا تھا که جو قوت کسی عہدہ دار کو نصب کرسکتي ھے ' اسي کو حق عزل بھي ملنا چاھیے -

یہي اسلام کا صحیح اصول شوری اور نظام اجتماعي ھے اور کوئي حکومت ' کوئي ریاست ' کوئي انجمن ' کوئي جماعت ' کبھي اسلامي نہیں کہي جاسکتي ' جب تک که وہ اس اصل شرعي و دیني اور حکم مقدس الہي کي پیرو نہو - الہلال اس اصل دیني کا اسقدر اعلان کرچکا ھے که مزید تفصیل کي یہاں ضرورت نہیں -

لیکن بدبختانه سب سے پہلے خنجر فساد و ضلالت نے ندوہ کي اسي شہ رگ کو زخمي کیا اور " ملک عضوض " کی بعض ارواح مفسدہ ایسي پیدا ھوگئیں جنھوں نے ندوہ کے نظام جمہوري و شرعي کو یکایک حکومۃ مطلقۂ و شخصیه کے نظام باطل و بدعۃ سے بدل دیا ' اور اس طرح ندوہ کي وہ بنیادي چٹان ھي شق ھوگئي جس پر کبھي آسکی سربفلک عمارتیں کھڑي کي جاتیں !

انھوں نے دیکھا که ندوہ کي اصلي قوۃ حاکمه مجلس انتظامیه ھے - اسکے ممبر اگر جلسۂ عام میں منتخب کیے گئے تو قوم کا ایک بڑا حصه اسمیں شامل ھوگا اور ھر حصے اور طبقے سے اشخاص لیے جائیں گے - پس نـدوہ کي حکومت قوم کے ھاتھوں میں چلي جائیگی - جس کو وہ چاھیگي سکریٹري بنائیگي اور جس کو چاھیگي معزول کردیگي - اس طرح کي حکومۃ راشدہ سے شخصي اقتدار و مطلق العنانه حکمرانیوں کا دروازہ بند ھوجائیگا اور ندوہ کو اپني جائداد بنا کر کوئي نہیں رکھه سکے گا - پس سب سے پہلے مجلس انتظامي کے انتخاب کا حق جلسۂ عـام سے غصب کرلینا چاھیے - چنانچه نئے دستور العمل میں جلسۂ عام کي قید اوڑا دي گئي -

اسي طرح سکریٹري کی معزولي کا جو حق شرعي و دیني جلسۂ عام کو حاصل تھا ' وہ بھي اس سے چھین لیا گیا - یعني جن مسلمانوں کو حضـرۃ ابو بـکر اور حضرۃ عمر ( رضي الله عنھما ) کي معزولي کا حق حاصـل تھا اور انکے اس حق کو خود یه جانشین پیغمبر تسلیم کرتے تھے ' انھیں نـدوۃ العـلما نامي ایک انجمن کے سکریٹري کو معزول کرنے کا حق نہیں ھو سکتا !

درحقیقت اس کارروائي کے بعد ندوہ ایک اسلامي انجمن ھی نه رھا - کیونکه میں کسی جماعـت کو جو اپنے اندر اسلام کے اصل الاصول شوری اور اشتراک جمہور کے قاعدے کو نه رکھتي ھو ' ابداً اسلامی جماعت تسلیم نہیں کرسکتا - وہ شاید اس ملت کی پیرو ھوگی جسمیں کسری اور قیصر گذرے ھیں ' مگر وہ اسلام جسکے پیرو ابوبکر و عمر تھے ( رضی الله عنھما ) اور جسکے قران میں سورۂ شوری موجود ھے ' اس سے انھیں کچھه تعلق نہیں -

## ( مجلس خاص )

اسکے بعد اپنے تمام استبدادي اغراض مفسدہ کي تکمیل اور خود مختارانه اعمال سئیه کي تحصیل کیلیے ایک قدم ضلالت اور آگے بڑھایا اور دستور العمل میں " مجلس خاص " کے نام سے ایک مجلس کا اضافه کیا جو في الحقیقت اپنے خواص و اوصاف کے لحاظ سے عجائب خانـۂ ندوہ کا سب سے زیادہ عجیب الخلقت جانور ھے - شاید ھي دنیا کي کسي مجلس میں جو ایک قومي مجلس کے نام سے مشہور ھو ' ایسي صریح خود مختاري اور شخصي استبداد و حکومۃ مطلـقه سے کام لیا گیا ھوگا جیسا که اس خانه ساز مجلس کے وضع کرنے میں لیا گیا - وہ قطعاً عجیب الخواص ھے - کیونـکه جہل و فساد ' دونوں کا مجموعـه ھے - ایک طرف تو اسکو دیکھکر اُن احمقوں کي بے وقوفي پر ھنسي آتي ھے جو ایک عظیم الشان مجلس کو چـلا نے اور قائم رکھـنے کے وھم میں گرفتار تھے مگر انھیں اتني بھي خبر نه تھي که دنیا بھر میں مجلسوں اور جماعتي کاموں کے عام اصول کیا ھیں ؟ دوسري طرف انکے اس اِفساد و شـر عظیم پر متاسف ھونا پڑتا ھے که کس طرح قوم کي غفلت سے فائدہ اُٹھا کر انھوں نے ندوہ کے جسم سے یکسر روح حیات و عمل کھینچ لي اور پھر اسکي بیجان لاش پرگدوں کي طرح گر کر پنجے مارنے لگے !

اس " جلسۂ خاص " کو ایک طرف تو اسقدر وسیع اختیارات دیدیے گئے که ندوہ کي ھستي یکسر اسکے قبضه میں چلي گئي - یعني قانون اساسي اور تـمـام قواعد و ضوابط متعلق ندوہ کی تبدیل و ترمیم بلکه یکقلم منسوخ کردینے کا اختیار بھي اسي کو دیدیا گیا ( دیکھو دفعه ۳۵ دستور العمل حال ) دوسري طرف اسکے انعقاد کو تمـام مجلسي قواعد و شرائط کي پابندي سے بالکل آزاد کردیا تاکه اسکے مطلـق العنـانه کاموں میں کسي طرح کي رکاوٹ پیدا نہوسکے !

چنانچه دستور العمل حال کی دفعه ۲۹ میں ھے :

" جلسۂ خاص کیلیے کوئي وقت اور کوئي زمانه معین نہیں ھے - حسب تحریک ارکان مجلس انتظامي ' یا ناظم ' یا نائب ناظم ' جب ضرورت پیش آے ' منعقد ھوسکتا ھے "

اصول او رحق جماعت کو شاید ھي دنیـا میں اسطرح کسی نے غارت کیا ھوگا ! ایـک عظیم الشان قومي انجمن کے انتظام کیلیے ایک مجلس مقرر کی جاتی ھے جسکے اختیارات کا یه عالم

# مفـــاســـد و فتـــن

یه تصویر کا روشن رخ تھا - اب اسکے تاریک رخ پر نظر ڈالیے - یہاں تک تو اُن کاموں کي تفصیل بیان کي گئي جو ندوہ کی تکمیل کیلیے انجام پاے ' مگر اب ان مفاسد کي طرف متوجه هونا چاهیے جو ندوہ کی تخریب و هلاکت کیلیے مختلف اسباب سے پیدا هوے اور جنکي اصلاح کیلیے مولانا شبلي نے اپني پوري قوت صرف نه کي - وہ خود بھي دبتے رهے اور باهر کے ان لوگوں کو بھي دباتے رهے جنکو اصلاح کا خیال پیدا هوتـا تھا - انکے سامنے فساد و فتن کا شجرۂ خبیثه نشوؤ نما پا رها تھا اور آنے والے وقت کي پیشین گوئي کررها تھا - انکا فرض تھا که یا تو اسکا پورا استیصال کرتے اور اگر اشتعال فتنه و طغیان کے خوف اور اپنے کاموں میں تنها هونے کي وجه سے ایسا نہیں کرسکتے تھے ' تو کم ازکم قوم کو اس سے مطلع کردیتے تا که اُنکي ذمه داري باقي نه رهتي - مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا - وہ همیشه اُس کام کیلیے قوم کا نہـایت قیمتي انیٹ چونا فـراهم کرتے رهے ' جسکي نسبت انهیں علم تھا که اسکي بنیاد هي یکسر کھوکھلي هے !

علاوہ ان اصولي مفاسد کے جو ندوہ کو اسکي حقیقي روح هي سے خالي کر دینے والـے هیں ' اور بھي متفرق واقعات ایسے پیش آتے رهے جو دیانت و صداقت اور اصول و قواعد کے بالکـل خلاف تھے - جلسۂ انتظـامیه کي مجارتي انکو پسنـد کرتي اور مولانا شبلي مخالفت کرکے پھر اپني کمزوري سے خاموش رهجاتے - مثلاً کرنیل عبد المجید صاحب پٹیالوي کا مولوي غلام محمد شملوي سے اپنے اغراض شخصیه کیلیے گورنمنٹ کي پرستش و بندگی کا سالہا ســال وعظ کرانا اور اسکي تنخواہ نــدوہ کے خزانے سے دلانا جسکي پوري تفصیل آگے آئیگي ' اور جو اس داستان کي ایک بڑي هي دلچسپ فصل هے - یا دار العلوم کي عمارت پر دار الاقامة کا روپیه صرف کردینا اور کوئي صحیح جواب اسکے متعلق نه دینا - یه سچ هے که مولانا شبلي نے ندوہ کو بالکـل بربادي کے عـالم میں پایا اور وہ آہسته آہسته درست کرنا چاهتے تھے - نیز اصلاح کا عنصر قلیل اور مادۂ افساد و شرارت کثیر و وسیع تھا - تاهم یه مفاسد ایسے تھے جنپر کسي طرح بھي چشم پوشي جائز نہیں هوسکتي اور جبکه خود اسي کام کے اندر یه سب کچھه هو رها تھا ' جسکے وہ خود بھي ایک رکن رکین تھے ' اور جسپر صرف انهیں کي وجه سے قوم کو اعتقاد تھا تو ایسي حالت میں اُنکي ذمه داري بہت بڑھجاتي هے اور وہ معاف فرمائیں اگر میں کہوں که ان پر باطل کي اعانت اور فساد پر سکوت کا الزام عائـد هوتا هے - هاں ' یه سچ هے که وہ صرف دار العلوم کے سکریٹري تھے - ان کاموں میں شریک نه تھے اور انکو اندر هي اندر روکنا بھي چاهتے تھے ' مگر صحیح مسلم کي حدیث " من رای منکم منکراً الخ " کے آخري درجے " و ان لم تستطع فبقلبه " کا یه موقع نه تھا ' اور وہ بھي " اضعف الایمان " میں داخل هے !

## ( نـــدوہ کا قانــون اســاسي )

افساد و فتن کي پہلي تخم ریزي ندوہ کي بنیادي چٹان ' یعنی دستور العمل سے شروع هوئي - جس کا نتیجه یه نکلا که سرے سے ندوے نے اپنا مقصد هي کھودیا -

ندوۃ العلما کا مقصد تاسیس اس سلسلے کي ابتدائي صحبتوں میں آپ معلوم کرچکے هیں - وہ اصلاح دیني کي ایک تحریک تھي جو علوم اسلامیه کے درس صحیح کے ذریعه قوم میں مرشدین و مصلحین کا ایک ایسا گروہ پیدا کرنا چاهتي تھی جسکي تعلیم و مساعي سے ارشاد و دعوت دیني کا سلسلۂ حقه قائم هو که تمام امراض ملت کا یه ایک هي علاج هے -

لیکن بدبختي یه تھي که یه خیال معدودے چند اشخاص کا تھا جو ندوہ کے باني اور روح رواں تھے - باقي زیادہ تر هجوم اُن لوگوں کا تھا جو یا تو سرے سے " اصلاح " کے مخالف و منکر شدید تھے - یا ایک بھیڑ اکٹھي هوتي دیکھکر خود بھي شامل هوگئے تھے مگر کچھه نہیں جانتے تھے که اسکا اصلي مقصد کیا هے ؟ کوئي سمجھا که شہرت و نمایش کا وسیله هے - اسي نے خیال کیا که ارباب دستار کي مقبولیت اور مرجع خلائق بننے کا اچھا آله هے - کوئي آیا که اپني وعظ طرازي اور ترانه سنجي کا اشتهار دے ' اور کسي نے اسکے سفرۂ ضیافت کے طول و عرض کو ناپا اور بے اختیار هوگیا !

پس کچھه تو وہ لوگ جو اُسے بالکل نه سمجھے ' اور کچھه وہ جو اُسے سمجھے هوں یا نه سمجھے هوں مگر اعتقاداً " مسئلۂ اصلاح " کے سخت مخالف و منکر تھے ' مثل اُس گھن کے جو درخت کي جڑ میں لگ گیا هو ' ابتدا سے اسکے اندر رهے ' اور جماعة مصلحین کي قلت و کمزوري اور زیادہ تر اسکے مرکز میں نه رهنے کي وجه سے متصل نشوؤ نما پاتے رهے - انکا مقصد همیشه یه رها که ندوہ سے " اصلاح " کا عنصر نکالدیا جاے ' اور جہاں تک ممکن هو ' اپني تنگ خیالي اور تقشف و جمود کے رنگ میں اُسے رنگ دیا جاے - چنانچه اسکو عمدہ فرصتیں ملیں اور سب سے پہلے ندوہ کے قانون اساسي ( کانسٹي ٹیوشن ) میں متعدد اصولي تبدیلیاں کردي گئیں جسکی وجه سے قوم کي نیابت اور جمہور کا اشتراک مفقود هوگیا اور صرف چند آدمیوں کے هاتھه میں سیاہ و سفید کا اختیار آگیا -

اسکي پہلي بربادي کے بعد جب مولانا شبلي لکھنو میں آے تو انکے متعلق صرف دارالعلوم کي معتمدي کي گئي - ندوہ کي مجلس انـتظامیه کیلیے کوئي سکـریٹري هاتھه نــه آیا جو اسکي اصلي مشین کے پرزوں کا زنـگ دور کرتا - وہ تمام تر دار العلوم کي اصلاح و تکمیل میں مشغول رهے اور یه عنصر فساد مجلس انتظامي میں اپنے اعمال مفسدہ برابر انجام دیتا رها - وہ اگر چاهتے تو اصلاح کي قوۃ سے فساد کو شکست کامل دیسکتے تھے مگر انھوں نے ایسا نہیں کیا اور همیشه اپنے کاموں میں موانع و افساد دیکھکر خاموش هوتے رهے -

وہ سمجھے که کسي کام کے اندر رهکر آهسته آهسته اصلاح کرنے کا اصول اختیار کرنا چاهیے حالانکه اسکا موقع نه تھا -

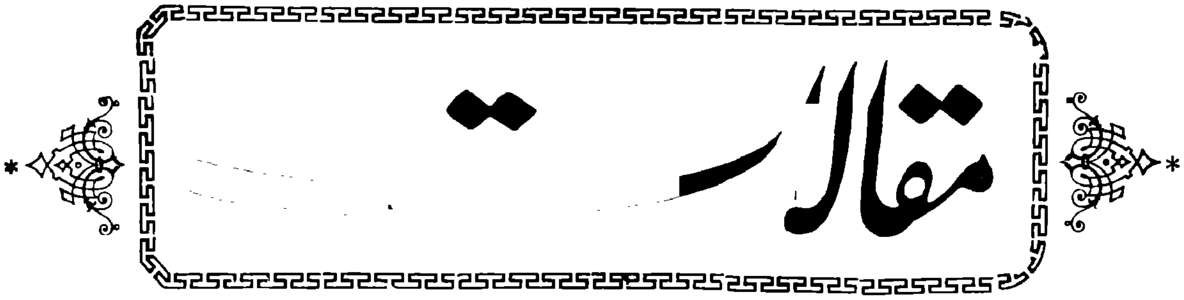
## ( تفصیل اجمال )

اس اجمال کي تفصیل یه هے :

ندوۃ العلما مسلمانان هند کي ایک عظیم الشان دیني تحریک تھي ' اور وہ ایک ایسا مرکز بننا چاهتي تھي جو انکي تمام ضروریات و معامـلات مذهبي کي کفیل هو - وہ جماعتي کاموں کے اصول پر ایک قومي مجلس تھي اور قوم هي کے سرمایه سے اپنے تمام کاموں کو انجام دینا چاهتي تھي - اس بنا پر ضرور تھا که اسکا نظام عمل بالکل اسي طرح جمهوري اور اشتراکي اصول پر هوتا ' جیسا که هر قومي انـجمن کا هونا چـاهیے ' اور شخصي اقـتدار اور محدود جماعتوں کے قبض و تسلط سے وہ همیشه آزاد رهتي -

اسکي شاخیں تمام ضلعوں میں قائم کي جاتیں اور هر صوبے سے اسکے لیے ممبر منتخب هوتے اور جو کچھه هوتا ' جلسۂ عام میں هوتا -

صرف یهي نہیں که آجکل تمام جماعتي کاموں کا یهي اصول هے ' بلکه در اصل شریعة حقۂ اسلامیه کا اصل الاصول " شوریٰ "



## حقيقة الصلاة

### ( ۳ )

ان الصلوة تنهي عن الفحشاء و المنكر ، و انها لكبيرة الا على الخاشعين

### ( ۸ )

حقيقت يه هے كه نماز ميں سب سے بڑي مہم اطمينان قلب ، و حضور نفس ، و خشوع طبيعت ، و خضوع جوارح هے كه انسان اپنے تمام اعضا اور تمام قوى و جذبات سے خدا كي جانب متوجه هو جاے ، اور جن اغراض كے ليے نماز كي تاكيد كي گئي هے أن كو نهايت مكمل طريق پر بجا لاے - حديث ميں هے :

خمس صلوات افترضهن الله تعالى : من احسن وضوءهن و صلاهن لوقتهن و اتم ركوعهن و خشوعهن كان له على الله عهد ان يغفر له ، و من لم يفعل فليس له على الله عهد - ان شاء غفر له ، و ان شاء عذبه (۱)

خدا نے پانچ نمازیں فرض ٹھہرائي هيں - جس نے اچھي طرح وضو كيا وقت پر نماز پڑھي اور كامل طريق پر ركوع و خشوع كے حقوق سے ادا هوا تو الله كا وعده هے كه ضرور أس كي مغفرت هوگي ، ليكن جس نے ايسا نه كيا تو كوئي وعده نهيں ، چاهے تو الله أس كو بخشدے اور چاهے عذاب ميں ڈالے (۱)

يهي وه نماز هے جسے كامل طريق پر ادا نه هوتے ديكهكر ايك شخص كو رسول الله صلى الله و سلم ٹوكتے رهے - أس نے تين چار مرتبه نماز پڑھي مگر هر مرتبه آنحضرت (ص) نے يهي ارشاد فرمايا : قم فصل فانك لم تصل ( اٹھو اور پھر نماز پڑھو ، اس ليے كه جو نماز تم نے پڑھي هے وه نماز هي نه تهي (۲) ) -

وه نماز جو انسان ميں ايك ذره برابر اشراق و نورانيت نه پيدا كرسكے ، وه خواه كسي وقت كي نماز هو مگر أس ميں صلاة وسطى كا درجه كيونكر آسكتا هے ؟ روز مره جو نمازيں فرض هيں يهي صلاة وسطى بهي هيں - شرط يه هے كه هر ايك شرط كي تكميل پر نظر هو ، نماز كے اغراض و مقاصد ان سے حاصل هوسكيں ، قلب ميں طهارت پيدا هو ، بطون ميں نورانيت كا ظهور هو ، روحانيت بڑھے ، نفس ميں تهذيب خصائل بلند هو ، اور انسان اس قابل هوسكے كه جب نماز پڑھے تو ملكوت السماوات و الارض كے اسرار أس پر افشا هوجائيں : لو كشف الغطاء لما ازددت يقينا ( قدرت كے تمام پردے اگر كھل جائيں جب بهي ميرا تيقن اس درجه بلند هے كه أس ميں كوئي اضافه نه هوسكيگا ) علماے حقيقت لكهتے هيں :

القلب هوالذي في وسط الانسان بين الروح و الجسد فكانه قيل : حافظوا على صورة الصلوات بشرائطها ، حافظوا على معاني الصلوات بحقائقها بدوام شهود القلب للرب في الصلاة و بعد ها " (۱)

" قلب وه چيز هے جو شرف مرتبت و شرف محل هر حيثيت سے انسان كے وسط جسم ميں واقع هے - يه روح اور جسم ميں ٹهيك درميان كي حالت ركهتا هے - گويا نماز وسطى كي محافظت كا حكم ديتے هوے يه كها گيا كه صورت نماز كي محافظت كرو ، شرائط نماز كي محافظت كرو ، معاني و اغراض نماز كي محافظت كرو ، حقيقت و حكمت نماز كي محافظت كرو ، اور يه محافظت اس طرح كرو كه نماز ميں اور نماز كے بعد هر حالت ميں قلب كو بطريق دوام و استمرار پرودگار عالم كا شهود حاصل رهے (۱)

وسطى وهي نماز هوگي جو فضل و شرف ميں سب پر فائق هو - ايسي نماز جو ديني و دنيوي هر قسم كي ترقيوں كي بهترين تحريك اپنے اندر ركهتي هو ، اس كي فضيلت ميں كيا كلام هوسكتا هے ؟ يهي نمازيں هيں جن كو قران كريم كي اصطلاح ميں وسطى كا لقب ديا گيا اور انكي محافظت كي تاكيد كي گئي تا كه انسان اس طريق پر زمانه بهر كي نعمتوں اور بركتوں كا احاطه كرسكے ، أس كے تفوق كي سارے عالم پر حكومت هو -

### ( ۹ )

اس تمام مذكور كا ما حصل يه هے :

( ۱ ) نماز اور اجزاے نماز سے محض خشوع و خضوع و طهارت نفس مقصود هے - يه چيز هي حاصل نهو تو وه نماز بهي مشركين قريش كي نماز جيسي هوگي جو انسان كو دوزخ ميں لے جانيوالي چيز هے -

( ۲ ) نماز وهي هے جو حقيقي معنوں ميں ادا كي جاے ، ايسي نماز سے انساني هر مشكل آسان هوسكتي هے -

( ۳ ) نماز كي حقيقت يه هے كه فواحش و منكرات سے روكے اور انسان كي زندگي كو پاك اور ستھرا بناسكے ، جس نماز سے يه خصوصيت حاصل نه هو وه نماز ، نماز هي نهيں هے -

( ۴ ) نماز كي مواظبت سے انسان درست هوتا هے ، خدا كي بارگاه ميں تقرب بڑھتا هے اور اس درجه بڑھتا هے كه دنيا كي تمام جهوٹي هستياں هيچ نظر آنے لگتي هيں !

( ۵ ) وه نماز جو ان اوصاف كي جامع هو ، شريعت كي اصطلاح ميں وهي نماز وسطى هے - حديثوں پر تدبر كرو - جب كسي نماز كا وقت نه رها تو يهي شكايت هوئي كه نماز وسطى جاتي رهي ، يعني اب اتني گنجايش باقي نهيں كه تمام حدود و شرائط كے ساتهه يه نماز ادا كي جاتي - جس نماز ميں كوئي شان فضيلت ديكهي أسي كو وسطى سمجهه ليا كه تعميم صلاة ميں تخصيص ، فضيلت صلاة وسطى هي كے ليے هے -

( ۶ ) نماز وسطى كي ايك صفت يه هے كه معتدل هو ، اسي ليے مغرب و ظهر و عشاء وغيره نمازوں كو وسطى كهنے لگے تهے -

( ۷ ) نماز وسطى كے ليے دعاے قنوت مشروط نهيں هے ، قنوت البته مشروط هے جس كے معنے خضوع كے هيں -

( ۱ ) رواه احمد و ابوداؤد عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خمس صلوات الخ -

( ۲ ) رواه البخاري و مسلم عن ابوهريره و قال ان رجلا دخل المسجد و رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس الخ -

( ۲ ) نيسابوري - ج ۲ ص ۳۶۵ -

هے که وہ اسکے کانسٹي ٹیوشن تک کو بدل ڈال سکتي هے - لیکن نه تو اسمیں عام انتخاب کو دخل هے ' نه اسکے ممبروں کي تعداد میں وسعت هے ' نه اسکے لیے قابل اطمینان ضوابط و قواعد هیں - کوئی شرط ' کوئی مہلت ' کوئی زمانه اسکے لیے معین نہیں - جب کبھی دو چار انتظامی ممبروں کے نام سے ایک درخواست حاصل کرلی جاسکے یا سکریٹري اپني کسی خاص غرض سے ایسا کرنا چاهے ' فوراً چند اشخاص کي ایک مجلس منعقد کر کے ایک حکمران و فعال ما یرید کي طرح ندوہ کے تمام قوانین و ضوابط کو منسوخ کردے سکتا هے !

پھر صرف سکریٹري هي تک آکر معامله ختم نہیں هو جاتا - نائب سکریٹري بھي اگر چاهے تو دستور العمل نے اُسے پورا حق دیدیا هے !

( شجرۂ فساد کا دوسرا تخم )

یه ظاهر هے که ندوۃ العلما کا مقصد صرف ایک عربي مدرسه قائم کرنا نه تھا - وہ ایک عظیم الشان دینی تحریک تھی جو حفظ کلمۂ اسلام کیلیے تمام علماء ملت کو متفقه و متحدہ جد و جہد کرنے کي دعوت دیتي تھی ' اور ایک ایسا عام مذهبی مرکز بنانا چاهتي تھي جو کسي خاص گروہ کے لیے مخصوص نہو ' بلکه وہ تمام عظیم الشان تحریکیں جو کل مسلمانوں سے تعلق رکھتی هوں اسکے اندر انجام پا سکیں - یہی سبب تھا که اس نے ابتدا هی سے اپنے اهم مقاصد یه قرار دیے که حفظ کلمۂ توحید و خدمت اسلام کیلئے تمام علما کا اجتماع ' اور اصلاح نصاب و تعلیم قدیم -

پہلے مقصد کی بعض حلقوں سے سخت مخالفت هوئی اور بہت سی غلط فہمیاں پیدا هوگئیں - بعض علما نے رفع نزاع باهمی اور اتحاد علما کا یه مطلب سمجھا که ندوہ اسلام کے مختلف فرقوں کے عقائد کو باهم ملاکر ایک نیا معجون مرکب بنانا چاهتا هے اور اسکا مقصود یه هے که هر فرقه اپنے اُن مخصوص عقائد کو ترک کردے جنھیں وہ حق سمجھتا هے ' لیکن ندوہ نے اپنے مقصد کو زیادہ واضح کیا که اسکا مقصود اختلافات باهمي سے دست بردار هونا نہیں هے اور نه اس طرح کا اتحاد حق پرستي اور امر بالمعروف کے ساتھه کبھي هوسکتا هے - وہ صرف یه چاهتا هے که جو امور تمام مختلف گروهوں اور جماعتوں کے مشترک معتقدات هیں مثلاً حفظ بیضۂ شریعت و دفع هجوم منکرین اسلام ' و اصلاح عموم مسلمین ' و تبلیغ کلمۂ توحید و رسالت ' ان مقاصد کیلیے تمام پیروان کلمۂ شہادت متفق هوکر اپني قوتوں کا ایک مشترک مرکز بنائیں - جدید علوم مادیه نے ' آریا سماج کے مشنریوں نے ' عالم مسیحي کے عالمگیر دیني حملوں اور متواتر کوششوں نے ' جو نقصان اسلام کي قوت دیني و تبلیغي کو پہنچایا هے ' اسکا اثر اسلام کے هر فرقے پر یکساں پڑتا هے - اگر کلمۂ اسلام سب کو محبوب هے ' تو اسکے لیے سب کو اپني قوت صرف کرني چاهیے -

اسي طرح بہت سے مذهبي معاملات ایسے هیں جنکا تعلق گورنمنٹ سے هے اور انکے لیے کسي ایک فرقے کي نہیں بلکه عموم اهل اسلام کے طرف سے صدا بلند هوني چاهیے - ندوہ صرف اسلیے قائم هوا هے که ان مشترک مقاصد کو انجام دے - باقی رهے هر گروہ کے مخصوص کام ' تو انکے لیے پہلے سے مختلف انجمنیں قائم هیں اور هر فرقه اپنے مخصوص اعتقادات پر پوري طرح قائم رهکر هر طرح کے کام انجام دیسکتا هے -

ندوہ کیلیے یه اصول ابتدا سے بمنزلۂ ایک بنیاد اور اساس کے تھا اور اسکے قدیمي دستور العمل میں کوئي قید کسي خاص گروہ کیلیے نه تھي لیکن بعد کو یه عمومیت بالکل نکالدي گئي اور ایک دفعه یه بڑھا دي گئي که ندوہ کے ارکان انتظامي صرف ایک هي گروہ سے لیے جائیں گے اور اسطرح اسکا دائرہ سمٹ کر بالکل محدود هوگیا -

چھوٹي چھوٹي انجمنیں جو آج ملک میں قائم هیں ' انکے دستور العملوں میں اس سے زیادہ وسعت و عمومیت هوگي جتني که موجودہ حالت میں عظیم الشان ندوہ میں هے !

## طلباء دارالعلوم کی اسٹرائک

ان تاریخوں میں برابر اسٹرائک جاري رهي - ۱۲ کي شام کو جناب خان بہادر نہال الدین صاحب و جناب مسٹر مختار حسین صاحب بیرسٹرایٹ لا و جناب مولوي نظام الدین حسن صاحب وکیل تشریف لائے -

مگر طلبا سے چند سوالات کرنے کے بعد یه فرما کر واپس تشریف لیگئے که کل بعد نماز جمعه هم مفصل شکایات سنینگے طلبا نے شکریه ادا کیا ' اور بخوشي اسکو منظور کیا - حسب قرارداد دوسرے دن اصحاب مذکورۂ بالا میں سے دو صاحب اور ڈاکٹر ناظر الدین حسن صاحب بیرسٹر تشریف لائے - خان بہادر کسي وجه سے نه آسکے -

طلباء نے شکریه کے بعد اپني شکایات زباني هي کہیں جنکو ان حضرات نے نہایت توجه کے ساتھه سنا ' اور ضروري نوٹ بھي کیے - بعد کو بطور مشورہ یه فرمایا که آپ لوگ اپني تعلیم کا سلسله بطور خود جاري رکھیں - بڑے درجے کے طلبا ابتدائي درجونکو تعلیم دیں یا کوئي اور دوسري صورت اختیار کیجیے ' بہرحال مشغله علمي جاري رهنا چاهیے - اسکے بعد واپس تشریف لیگیے ' هم نہیں کہه سکتے که ان حضرات نے کیا راے قائم کي -

۱۴ کي شام کو منشي اعجاز علي صاحب رئیس کاکوري جو ندوہ کے ممبر هیں تشریف لائے ' اور چند طلباء سے گفتگو کرنے کے بعد واپس گئے - همکو معلوم هوا هے که گفتگو کا طرز جانبین سے بہت کچھه مناظرانه رها - اسکي وجه غالباً یه هے که مسلم گزٹ کي کسي اشاعت میں انھوں نے کل طلباے دارالعلوم پر دهریت کا الزام لگایا تھا ' جسکے متعلق ایڈیٹر مسلم گزٹ نے ایک نوٹ بھي لکھا که اس الزام سے طلباے دارالعلوم میں نہایت برهمي پھیلي هے -

همکو جہانتک معلوم هوا هے اب تک منتظمین کیطرف سے کوئي ایسا طریقه نہیں اختیار کیا گیا جس سے یه جوش فرو هو - منتظمین کا یه طرز عمل دیکھکر سخت افسوس هوتا هے که بجائے اسکے که وہ اسکی اصلاح کی کوشش کریں اسکو اور زیادہ اهم بنا رهے هیں ' اب تمام کوشش اس بات پر صرف کیجا رهي هے که اس اسٹرائک کو پولیٹکل ثابت کیا جائے جیسا که انڈین ڈیلي ٹیلي گراف سے ثابت هوتا هے -

اکابرین قوم کو بہت جلد اس طرف متوجه هونا چاهئے ورنه بیچارے غریب الوطن طالبعلمونکو اس ناعاقبت اندیش گروہ سے بہت کچھه نقصان پہونچنے کا اندیشه هے ' اسوقت طلبا کي حالت بہت نازک هے ' وہ عجیب کشمکش میں مبتلا هیں -

ایک نامه نگار از لکھنؤ

( ۳ ) اسلیے حیوان میں جو ارادہ اور اختیار ھے وہ کسي کیمیاوي ترکیب عناصر کا نتیجہ نہیں ھوسکتا ' کیونکہ اگر اسکا نتیجہ ھوتا تو لازم آتا کہ کیمیاوي ترکیب عناصر کا یہ اختیار ھے کہ کبھي اس نتیجہ کو ظاھر ھونے دے اور کبھي ظاھر ھونے نہ دے جو محال ھے ( دیکھو شکل اول کا نتیجہ ) -

( مثال شکل دوم )

( ۱ ) زید عمرو کے مارنیکو لکڑي اوٹھاتا ھے ' اور پھر اسیوقت بلا کسي خارجي اثر کے اس کو رکھدیتا ھے اور عمرو کا مارنا ترک کردیتا ھے -

( ۲ ) زید کا لکڑي اوٹھانا عمرو کے مارنے کے لیے اور پھر اسیوقت اس کا رکھدینا ترک ارادہ سے ' یہ دو متضاد افعال زید کے اختیار سے ھیں -

( ۳ ) اسلیے زید کے ھر دو متضاد افعال عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر نہیں ھیں ' کیونکہ اگر اس ترکیب کا یہ اثر ھوتے تو لازم آتا کہ اس ترکیب کو اس امر کا اختیار ھے کہ کبھي اپنے اثر کو ظاھر ھونے دے ' اور کبھي ظاھر ھونے نہ دے ( دیکھو شکل دوم کا نتیجہ ) -

( شکل سوم )

( ۱ ) حیوان میں بعض افعال جیسے درست دشمن کو تمیز کرنا - اشیاء کي شناخت ' خیال وغیرہ یعني تعقل موجود ھے -

( ۲ ) عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اصول ابتک اسبات پر قائم نہیں ھوا کہ یہ تعقل عناصر کي کسي ترکیب کیمیاوي کا اثر ھے -

( ۳ ) اسلیے لازمي طور پر حیوان میں کوئي ایسي شے موجود ھے جو ان نتائج یعني تعقل کا باعث ھے ' اور جو کچھہ وہ شے ھو وھي روح ھے -

( مثال شکل سوم )

( ۱ ) حیوان کي آنکھہ کے سامنے شعاع میں جو چیزیں ھوں ان کے عکس کا طبقات چشم پر منقش ھونا عناصر کي کیمیاوي ترکیب اور ترتیب طبقات کا اثر ھے -

( ۲ ) لیکن ان اشیاء کي شناخت ' درست دشمن میں تمیز ' ان اشیاء کا بھلا یا برا لگنا ' وغیرہ وغیرہ ' عناصر کي ترکیب کیمیاوي کا کوئي اصول اسپر دال نہیں ھے -

( ۳ ) اسلیے لازمي طور پر یقین کیا جاتا ھے کہ حیوان میں کوئي اور شے بھي موجود ھے جو ان نتائج کا باعث ھے ' اور جو کچھہ وہ شے ھو وھي روح ھے -

( شکل چہارم )

( ۱ ) فطرت انساني کسي چیز کي موجودگي ثابت کرسکتي ھے -

( ۲ ) لیکن کسي شے کي ماھیت کا جاننا خواہ وہ چیز کیسي ھي عام ھو ' انساني فطرت سے خارج ھے -

( ۳ ) اسلیے فطرت انساني حیوان میں روح کي موجودگي ثابت کرسکتي ھے لیکن روح کي ماھیت کا جاننا فطرت انساني کے اختیار سے خارج ھے -

( شکل پنجم )

( ۱ ) حیوان میں ھمکو روح کا وجود ثابت ھوا ھے ( دیکھو شکل سوم کا نتیجہ ) -

( ۲ ) لیکن کسي اور وجود کا ثبوت نہیں ھوا جسکے ساتھہ روح اسطرح وابستہ ھو کہ اگر وہ نہو تو روح بھي نہو -

( ۳ ) اسلیے روح جوھر قائم بالذات ھے -

( شکل ششم )

( ۱ ) ھمارا تجربہ اور مشاھدہ ھے کہ کوئي جوھر قائم بالذات کبھي فنا نہیں ھوتا -

( ۲ ) روح جوھر قائم بالذات ھے ( دیکھو شکل پنجم کا نتیجہ )

( ۳ ) روح فنا نہیں ھوگي -

جسقدر اقسام مادہ کے ھمکو معلوم ھیں ' روح ان اقسام مادہ سے نہیں ھے ' لیکن اگر روح کسي ایسے قسم مادہ سے ھو جو ھمکو معلوم نہیں ھے تو اسکا مادي ھونا اسلام کے کسي مسئلہ کي صداقت پر حرف نہیں لا سکتا -

## حدوث مادہ کے ثبوت میں

( شکل اول )

( ۱ ) مادے کے لیے صورت کا ھونا لازمي امر ھے - یعني مادے کا بدون صورت پایا جانا محال ھے -

( ۲ ) مادے کي تغیر حالت سے پہلي صورت معدوم ھو جاتي ھے ' اور دوسري صورت پیدا ھوجاتي ھے -

( ۳ ) اسلیے صورت حادث ھے یعني نو پیدا شدہ ھے -

( شکل دوم )

( ۱ ) صورت حادث ھے ( دیکھو شکل اول کا نتیجہ )

( ۲ ) مادے کے لیے صورت کا ھونا لازمي امر ھے -

( ۳ ) اسلیے وہ بھي حادث ھے -

( شکل سوم )

( ۱ ) فرض کرو کہ مادہ قدیم ھے -

( ۲ ) مادے کا بدون صورت کسي حالت میں پایا جانا محال ھے -

( ۳ ) اسلیے صورت بھي قدیم ھے - لیکن یہ محال ھے کیونکہ صورت کا حادث ھونا بہ تغیر حالت مادہ کے بداھتاً ظاھر ھے - اسلیے صورت ایک ھی حال میں حادث بھي ھے اور قدیم بھي ھے پس یہ فرض کہ مادہ قدیم ھے ' غلط ھے -

## صانع عالم کا ثبوت

شکل اول

( ۱ ) مادے میں حرکت اور قوت طبیعي امور ھیں لیکن ارادہ نہیں ھے -

( ۲ ) مادے میں غیر محدود تغیرات مرتب اور منتظم اشکال میں ظاھر ھوتے ھیں - اتفاقیہ نہیں ھیں کیونکہ وہ تغیرات پر خاص معلولوں کے لیے بطور علت کے ھوتے ھیں - و ھلم جرا -

( ۳ ) اسلیے ان مرتب اور منتظم تغیرات کي علت مادہ کي حرکت اور قوت نہیں ھوسکتي بلکہ کوئي اور موثر صاحب ارادہ ھے جو ان مرتب اور منتظم تغیرات کا باعث یا علت ھے اور وھي صانع عالم ھے -

( شکل دوم )

( ۱ ) جو چیز مرتب اور مستمر النظام ھے ' اور اس ترتیب اور نظام سے ارادہ کیے ھوے نتائج پیدا ھوتے ھیں ' وہ کسي صاحب ارادہ کي پیدا کي ھوئي چیز ھے -

( ۲ ) عالم مرتب اور مستمر النظام ھے ' اور اس ترتیب اور نظام سے جو اس میں ھے ' ارادہ کیے ھوے نتائج پیدا ھوتے ھیں -

( ۳ ) اسلیے عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ھوا ھے -

( شکل سوم )

( ۱ ) ارادہ صنعت ذي حیات ھے -

( ۲ ) عالم کسي صاحب ارادہ کا پیدا کیا ھوا ھے ( دیکھو شکل دوم کا نتیجہ )

( ۳ ) اسلیے عالم کا پیدا کرنے والا ذي حیات ھے - مردہ نہیں ھے -

( شکل چہارم )

( ۱ ) عالم کا پیدا کرنیوالا ذي حیات اور صاحب ارادہ ھے - ( دیکھو شکل دوم و سوم کے نتائج )

( ۲ ) مادہ ذي حیات نہیں ھے اور نہ صاحب ارادہ -

( ۳ ) اسلیے مادہ عالم کا پیدا کرنے والا نہیں ھے -

# مذاكرة علمية

( ۸ ) نماز وسطى کے لیے تمام نمازوں کے وسط میں ہونا ضروری نہیں' اور نہ یہ ضروری ہے کہ اوقات خمسہ کے علاوہ یہ کوئی مستقل و جدا گانہ نماز ہو -

( ۹ ) نماز وسطی کی محافظت لازم ہے' نہ اسلیے نہ ایک رسم پوری ہو' بلکہ اس لیے کہ ان میں نماز کی مواظبت سے وہ خصوصیت پیدا ہو کہ سارے جہان کو چھالے اور ہر جگہہ اسیکی حکومت ہو :

و نريد ان نمن على الـذين استضعفـوا في الارض و نجعلهـم ايمـة و نجعلـهـم الوارثيـن و نمكن لهـم في الارض و نرى فرعون و هامان و جنودهما منهم ما كانوا يحـذرون ( ۲۸ : ۵ )

جو لوگ ملک میں کمزور ہو گئے ہم چاہتے ہیں کہ اُنپر احسان کریں' اُن کو سردار بنائیں' اُنہیں سلطنت کا وارث ٹھہرائیں' ملک میں انکا قدم جمائیں' اور فرعون اور هامان اور اُن کے لشکر کو دکھا دیں کہ جس بات کا اُنہیں خطرہ تھا وہ اُنہیں کمزوروں کے ہاتھہ سے اُنکے آگے آگئی -

( البقية تتلى )

## ڈسٹرکٹ و سیشن جج کے خیالات

[ ترجمہ از انگریزی ]

**مسٹر بی - سی - متر - آئی - سی - ایس ڈسٹرکٹ و سیشن جج ہوگلی و هوڑہ**



## حیات و موت کی تعریف

از جناب مولانا عطا محمد صاحب رئیس امرتسر -

عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے کسی جسم میں جو استعداد نشو و نما کی اندر سے باہر کی طرف بذریعہ اخذ یا انجذاب بیرونی عناصر کے پیدا ہوتی ہے' وہ اُس جسم کے لیے حیات ہے' اور جب وہ استعداد کسی اندرونی یا خارجی اثر سے معدوم یا فنا ہوجاتی ہے تو وہ اس جسم کے لیے موت ہے -

میرے خیال میں حیات و موت کی یہ تعریف جامع و مانع ہے -

( روح کی تعریف )

حیات حیوانی میں جو قوت صاحب تعقل و ارادہ ہے' اور ارکان و اعضاء جسم حیوانی و حواس کے استعمال پر بموجب انکی ساخت کے قادر ہے' وہ روح ہے -

روح' عناصر کی ترکیب کیمیاوی کا اثر نہیں ہے - یہ ذیل کی چند منطقی شکلوں سے ثابت ہے :

( شکل اول )

( ۱ ) جو اثر عناصر کی ترکیب کیمیاوی سے پیدا ہوتا ہے وہ اس وجود کے لیے امر طبیعی ہوتا ہے -

( ۲ ) جب تک وہ ترکیب عناصر اُس وجود میں باقی رہتی ہے وہی اثر پیدا ہوتا رہتا ہے' اور اسکا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

( ۳ ) اسلیے اس وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک وہ ترکیب کیمیاوی اس وجود میں باقی رہے' کبھی اُس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

( مثال شکل اول )

( ۱ ) مقناطیس میں ترکیب کیمیاوی عناصر سے جذب آہن کا اثر پیدا ہوا ہے - یہ اثر مقناطیس کا طبیعی امر ہے -

( ۲ ) جب تک مقناطیس میں یہ ترکیب کیمیاوی عناصر کی باقی رہیگی' یہ اثر جذب آہن کا پیدا ہوتا رہیگا' اور اس اثر کا نہ پیدا ہوتے رہنا محال ہے -

( ۳ ) اسلیے مقناطیس کے وجود کے اختیار میں یہ امر نہیں ہے کہ جب تک عناصر کی ترکیب کیمیاوی اس میں باقی رہے' وہ اس اثر جذب آہن کو کبھی ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر نہ ہونے دے -

( شکل دوم )

( ۱ ) حیوان میں ارادہ و اختیار ہے کہ جس کام کو چاہے کرے چاہے نہ کرے -

( ۲ ) کیمیاوی ترکیب عناصر سے جو اثر پیدا ہوتا ہے' اُس کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ کبھی اُس اثر کو ظاہر ہونے دے اور کبھی ظاہر ہونے نہ دے ( دیکھو شکل اول کا نتیجہ ) -

ساتھہ تیرھویں صدي هجري کے اوائل میں شروع هوئي اور اهسته اهسته افریقه کے تمام اسلامي حصص میں پهیلتي رهي - یه تحریک ایک ایسے ملک میں شروع هوئي تهي جو دنیا کے متمدن و معروف حصوں سے بالکل الگ تهلگ هے اور نئے تمدن کے اثرات وهاں تک پہنچنے میں همیشه نا کام رهے هیں -

اسلیے قدرتی طور پر اُسے خاموشی و سکون کی قیمتی مهلت متصل ملتی رهی' اور اعلان و هنگامه سے جو مقابلے هر تحریک کو پیش آجاتے هیں' اور جنکی وجه سے اُنکي قوتیں جماعت کے پیدا کرنے کی جگه اسکے حفظ و دفاع میں صرف هونے لگتی هیں ' اُن سے وه بالکل محفوظ رهی -

نه تو وهاں اخبارات تھے جو اسکا تذکره کرتے ' نه اس قسم کا ملک تھا جو خارجی سیاحوں کا جولانگاه هوتا - دولت عثمانیه کے انحطاط اور اسکے مرکزوں کے اختلال کا دور تھا - مصر میں خدیوي خاندان کی بنا پڑچکي تھی مکهٔ معظمه میں ترکوں کے خلاف منشور اصلاح کی بنا پر بغاوت هو چکی تهی - ایران و ترکی کا سرحدي مسئله جنگ تک پہنچ گیا تھا - سلطان محمود مصلح کي اصلاح اور ینگچریوں کے فتنه نے قسطنطنیه کو بالکل اپنے اندر مشغول کر رکھا تھا اور روس کی پیش قدمی روز بروز جنگ کا پیام دے رهی تهی - ان تمام اسباب کی وجه سے سنوسی تحریک کو پهیلنے اور ترقی کرنے کی پوري مهلت ملگئی ' اور اسکے لیے خاموشی اور سکون کے ایسے اسباب مهیا هو گئے که بغیر بیرونی دنیا کے خبردار هوے وه پوري قوة کے ساتھہ اپنا کام کرتی رهی -

دولة عثمانیه کا وجود جهاں گذشته چهه صدیوں میں اسلام کي پولیٹکل قوت کا محافظ رها هے' وهاں بهت سي ایسي تحریکوں کیلیے مهلک و قاتل بهي هوا هے جنکے اندر مسلمانوں کے اصلاح حال اور عروج بعد از زوال کیلیے بهت سي قیمتي قوتیں مخفی تهیں ' اور جنهیں اگر دولة عثمانیه اپنے سیاسي خطروں سے گهبرا کر هلاک نه کرڈالتي تو وه اصلاح دیني و تجدید سیاست اسلامي کي عظیم الشان جماعتیں پیدا کردیتیں -

لیکن سنوسي دعوة خوش قسمتي سے افریقه کے غیر معروف حصص میں قائم هوئی اور ایسے زمانے میں پهیلی جو دولة علیه کے مرکزي اختلال و اغتشاس کا وقت تها - اسلیے اولیاء حکومت کو اسپر متوجه هونے کي مهلت نه ملي اور سرزمین افریقه کے قدرتي خصائص نے اسکے مرکز کو همیشه دنیا کي مهلک نظروں سے چهپائے رکها - یهاں تک که اسکا اثر افریقه اور صحرا کے مخفي ریگزاروں سے نکلر مصر و حجاز اور شام تک پهنچ گیا !

## ( سنوسی اول )

الجزائر کے اطراف میں ایک چهوٹا سا صحرائي قریه " بادیه مستغانم " هے جس میں عرب و اندلس کے مهاجرین اولین کے

جربوب میں جماعة سنوسیه کي مرکزي خانقاه اور قلعه
خود حضرة شیخ سنوسي کا بهي قیام یهیں رهتا هے

چند خاندان کئی صدیوں سے آباد هیں - اسي قریه کے ایک فاطمی النسب خاندان میں ایک لڑکا پیدا هوا' جس کا باپ اپنے شدید مذهبی اعمال کي وجه سے مشهور اور حسنی النسل سید تها -

یه واقعه سنه ۱۲۰۴ هجري کا هے -

بچپن هی سے اس لڑکے کے عادات و اطوار غیر معمولی تهے ' اور وه اپنے خاندان اور قوم کي موجوده حالت پر غیر قانع نظر آتا تها - وه جب سن تمیز کو پهنچا تو تحصیل علوم دینیه کے شوق میں ترک وطن پر آماده هوا اور سب سے پہلے مراکش کے دار الحکومت شهر " فاس " میں آیا جو اب بهی افریقه میں علوم عربیه کا ایک بهت بڑا مرکز اور اپني قدیمي یونیورسٹي " جامع ابن خلدون " کي وجه سے مشهور و ممتاز هے -

یهاں وه عرصے تک مقیم رها اور تحصیل علوم کے ساتهه علوم فقر و سلوک و مجاهدات صوفیه کي طرف بهي متوجه هوکر طریقهٔ " درقاویه " میں داخل هوگیا جو مثل دیگر طرق تصوف مشهور و کے ایک غیر معروف طریقه هے اور زیاده تر بلاد مغرب و مراکش میں رائج هے -

شاذلي طریقه کے ایک صاحب طریقت بزرگ شیخ درقاوي گذرے هیں جو گیارهویں صدي کے اوائل میں افریقه گئے اور اپنے طریقه کے ارشاد و دعوة میں مشغول هوگئے - جس طرح هندوستان میں حضرة شیخ احمد سرهندي ( رح ) نے طریق سلوک و تصوف کو ظواهر شرع کے تحفظ کے ساتهه رائج کیا اور متصوفین مبتدعین کي تمام بدعات و خرافات کي اصلاح کي' چنانچه طریقهٔ نقشبندیهٔ مجددیه تمام طرق معروفه میں محفوظ و مصئون ترین طریقه هے ' اسي طرح معلوم هوتا هے که شیخ درقاوي نے بهی اصلاح و تجدید کے بهت سے مراحل طے کیے تهے اور اپنے طریقه کي بڑي خصوصیت اعمال شرعیه و سنت نبوي و آثار سلف صالح کی پیروي قرار دي تهي -

یه نوجوان حسني سید مراکش میں اخذ علوم کے ساتهه اس طریقه کے ذکر و فکر سے بهي مستفید هوتا رها ' اور اسکے بعد مکهٔ معظمه کا قصد کیا تا که علماے حجاز کي خدمت میں علوم دینیه کي تکمیل کرے -

مکهٔ معظمه میں وه ایک نهایت متقي اور صاحب ورع و صلاح صوفي سے ملا جنکا نام شیخ احمد بن ادریس الفاسي تها اور جو اُس وقت اپنے کمالات باطني اور طریق سلوک کي فضیلت کے لحاظ سے تمام حجاز و یمن میں یکساں شهرت رکهتے تهے - وه اس نوجوان مغربي کو دیکهتے هي گروید هوگئے اور اسکے شوق علم و ورع و زهد کا اُن پر کچهه ایسا اثر پڑا که بڑے بڑے مجمعوں میں اسکی فضیلت کا ایک معمولي شخص کي طرح اعتراف کرنے لگے !

# کــارزار طرابلــس

## غــزوۂ طــرابلس اور اسـکا مستقبل

### افریقه کا "سر مخفي"

## براعظم افـریقه میں اسلام کی بقیه امیدیں

### شیخ سنوسي اور طریقۂ سنوسیه

گذشته اشاعت سے ما قبل اشاعت میں " چند قطرات اشک " کے عنوان سے غزوۂ طرابلس کي ختم شدہ داستان پھر از سرنو چھیڑي گئي تھي که ایک ختم شدہ اقبال کے ماتم گـذاروں کے لیے گذري ہوئي داستـانوں کي یاد' اور آیندہ کي حسرت کے سوا اب اور کام ھي کیـا باقـي رهگیا ھے ؟

اے جنوں باز بتاراج گریبان بر خیز !

اس مضمون میں جنـگ طرابلس کي بعض خصوصیات پر توجه دلائي تھي جو عرصے سے اعداء اسلام اور فرزندان اسـلام کے باهمي جنـگ و قتال میں ناپید هوگئي هیں اور لکھا تھا که اسلام نے اپنا نظام اجتماعي و ملکي اس اصول پر رکھا ھے که حفظ ملت و وطن کی امانت مقدس حکومتوں کي تنخواہ دار فوجوں کي جگه تمام افراد ملت کے سپرد کي ھے اور اسي کا نام جهاد دیني ھے - جنـگ طرابلس کیلیے کچھه ایسے اسباب جمع هوگئے که دولۃ علیه کي جگه بادیه نشین عربوں کو میدان کارزار میں آنا پڑا اور اس طرح جنـگ طرابلس ایک غزوۂ دیني بنکر اُن تمام گرانقدر اور مقدس جذبات و حسیات کے ظهور کا باعث هوگئي جنسے سرزمین اسلام عرصے سے محروم تھي -

* * *

لیکن بالاخر اس کا نتیجه کیا نکلا ؟ وہ فرزندان اسلام جنهوں نے باوجود بیچارگي و بے سامانی کے اس طرح حفظ اسلام کیلیے اپني جانوں کو وقف کیا که اٹلي کي توپخانوں اور انسان پاش توپوں کے آگے اپنے سینوں کو ڈھال بنایا' اور اسکي ڈھائي لاکھه سے زیادہ متمدن اور باسامان فوجوں کو اپني زنگ آلود تلواریں اور پراني قسم کي فرسودہ بندوقیں لیکر اس طرح روک دیا که اٹلي کیلیے آگ میں کودنا اور سمندر کي موجوں میں غرق هوجانا آسان تھا' پر ان بادیه نشین فقرا کي سرزمین میں ایک قدم بڑھنا محال هوگیا تھا' کیا بالاخر اپنے مقدس فرض کے پورا کرنے سے اُکتا گئے اور انهوں نے دشمنان ملت اور اعداء الهي کے آگے سر جھکا دیا ؟

کیا مقدس جذبات ملي اور خصائص عجیبۂ اسلامیۃ کے ایسے روشن و منور جذبات جنکي نظیر پچھلي کئي صدیوں میں نهیں ملسکتي' بالاخر ناکامي و نامرادي' اور اطاعت و تذلل کي تاریکي میں همیشه کیلیے گم هوگئے اور اب انکا سراغ کبھي نهیں ملے گا ؟

* * *

جنـگ بلقان کي مشغولیت نے همیں ان سوالات پر غور نهیں کرنے دیا مگـر اب غور کرنا چاهیے - اسی لیے کارزار طرابلس کا عنوان اب مکرر شروع کیا گیا ھے - سب سے پہلے هم نے شیخ سلیمان البارزني کي مراسلات کا ترجمه شائع کیا جو انهوں نے مسٹر درے معمد کے نام بهیجي تھیں - یه ایک سب سے زیادہ مفصـل بیان تھا جو آخري حالات کے متعلق شـائع هوا لیکن عزیز بـک مصري کے بیانات اسکے مخالف هیں' اور فرهاد بـک نے جو تحریریں بعض عثماني جرائد میں روانه کي هیں اور جن میں شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے تمام حالات بالتفصیل درج کیے هیں' انسے کچھه دوسرے هي قسم کے حالات معلوم هوتے هیں -

هم نے ان بیانات پر اکتفا نه کرکے خود درنه کے بعض ذرائع موثقه سے صحیح حالات کا علم حاصل کرنا چاها ھے اور همیں امید ھے که ایک دو هفته کے اندر هم ان حالات کے متعلق بعض مستنـد مراسـلات شـائع کرسکیں گے -



اندرون طرابلس کا ایک نخلستان جسکي زمین خون شهادت سے ابتک تر ھے !

* * *

لیکن آج چاهتے هیں که اس سلسلے میں پہلے شیخ سنوسي اور انکي جماعت کے حالات شائع کریں جنکے علم کے بغیر اندرون طرابلس کي موجودہ حالت اور غزوۂ طرابلس کي اصلي حیثیت منکشف نهیں هو سکتي- شیخ اور انکي جماعت کے حالات بھي همیشه مثل ایک سر مخفي کے رهے هیں اور طرح طرح کي غلط روایتیں انکے متعلق شائع هوگئي هیں - یورپ کے نامه نگاروں نے انهیں " افریقـه کے سـر مخفي " کے لقب سے یاد کیا ھے اور هندوستان میں بهت سے لوگ سمجھتے هیں که وہ کوئي پر اسرار طلسم هیں جنهیں آگ اور پانی سے کوئي نقصان نهیں پهنچ سکتا - حالانکه نه تو وہ کوئي سر مخفي ھے اور نه زمانۂ قدیم کي روایات کا کوئي طلسم - بلکه اسلام کے سچے پیروں کا ایک محفوظ گروہ جس نے بهت سي بدعات و زوائد سے اپنے تئیں الگ رکھا ھے اور زمانے کے تغیرات انکي طبیعۃ عربیه و اسـلامیه کے خواص میں وہ تبدیلیاں پیدا نهیں کرسکے هیں جنکي وجه سے اسلام کي قـوۃ کا عظیـم الشـان طلسم ٹوٹ کر اپنے عجائب و خـوارق سے محروم هوگیا ھے !

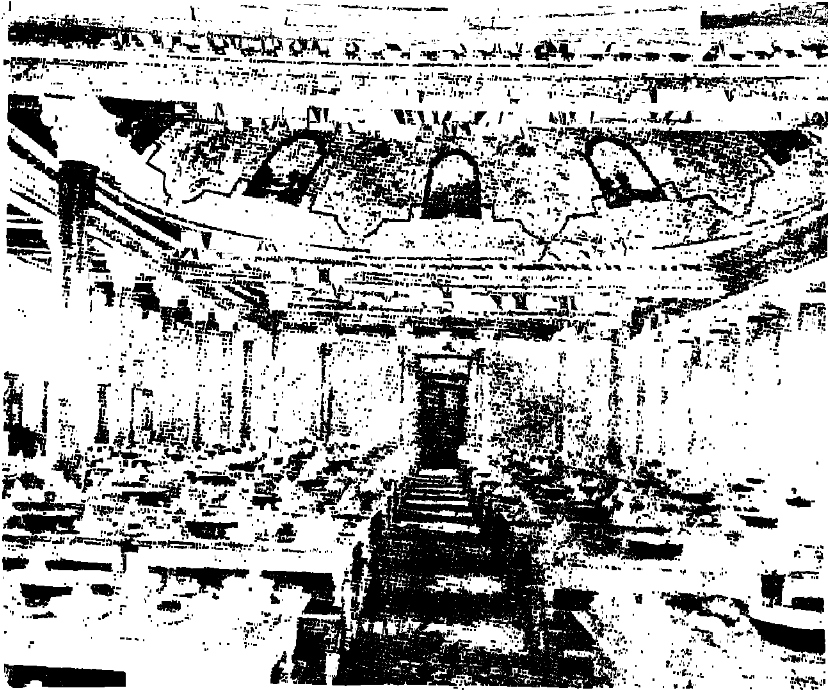
### ( آغـاز دعــوۃ سنــوسي )

" سنوسیه " في الحقیقت اصلاح اسلامي اور ارشاد و هدایت دیني کي ایک افریقي تحریک ھے جو صوفیانه طریق بیعت کے

ان چیزوں کو یورپ کي موجودہ ترقیات کے اصول پر خـواہ کتني هي ترقي دي جاتي مگر یہ براہ راست سیاست حمیدیہ کے لیے مضر نہ تهیں -

" خستہ خانہ " ترکي میں شفا خانے کو کہتے هیں - یہ گویا قدیم ترکیب " بیمارستان " کا لفظي ترجمہ ہے جسے عـربوں نے " مارستـان " کہنا شروع کردیا تها - سلطـان عبد الحمیـد نے ایک شاهي خستہ خانہ قائم کیا ' اور ایسے وسیع پیمـانے پر کہ آج یورپ کي بڑے بڑے دار الحکومتوں میں بهي شایـد اُس درجہ کا کوئي هاسپٹل تازہ ترین ترقیات طبي و تیمار داري کے ساتهہ نہوگا - اسکي سالانہ رپورٹیں با تصویر نکلتي تهیں - میرے پاس کئي رپورٹیں هیں اور ترقیات عصریہ کا ایـک عجـائب خـانہ نظر آتي هیں !

یہي حـال " مـکتب حربیہ " یعنے فوجي تعلیم کے کالج کا ہے - اس کو سب سے پہلے سلطان عبد المجید نے قائم کیـا تها ' مگر سلطـان عبد الحمید کے زمانے میں وہ انـتهـائي ترقي تـک پہنچ گیا -



یہ موجودہ زمانے میں عسکري تعلیـم کی ایـک بہترین درسـگاہ ہے جسمیں آجکـل کا تعلیم یافتـہ ترک سپاهي نشو نما پاتا ہے اور اول سے لیکر انتہائي مدارج تـک کی تعلیم حاصل کرتا ہے - وہ ایک وسیع قطعۂ زمین پر قائم ہے جس کے اندر متعدد بورڈنـگ هاؤس مختلف درجوں اور قسموں کے بنـاے گئے هیں اور انکا هر کمرہ صفائي و نفاست اور نظم و باقاعدگي کا بہترین نمونہ ہے - ایک ایک بورڈنـگ میں بہ یک وقت آٹهہ آٹهہ سو طالب علم رهسکتے هیں اور هـر بورڈنـگ کي ضروریات و نـگراني کیلیے الگ الگ انتظامي دفاتر قائم هیں - تمـام عمارتوں میں موجودہ زمانے کي آخري علمي ایجـادات کو استعمـال کیـا گیـا ہے اور هر عمارت اپنے وسعت اور خوبصورتي کے لحاظ سے شاهي محلات کا مقابلـہ کرتي ہے - گهوڑوں کے لیے بڑے بڑے اصطبـل هیں اور انکي صفـائي کا ایسا عمدہ انتظـام ہے کہ دنیا کے مشہور صحافي مسٹر اسٹید نے انهیں دیکهکر کہا تها کہ انگلستان کے قصر بکنگهم کا اصطبل بهي اسدرجہ صاف و نظیف نہیں ہے !

درس و تعلیم کی متعدد عمارتیں هیں اور نصاب تعلیم اور طریق تعلیـم میں زیادہ تر جرمني کا اسکول موثر ہے - موجودہ ترکي کے بہترین تعلیم یافتہ فوجي اسي کے تربیت یافتہ هیں - تعلیم ابتدا سے هوتي ہے اور تمام مصارف کالج کے ذمے هوتے هیں - اُسکے تمام پروفیسر ترک هیں -

انقلاب دستور کے بعد اسکي حالت میں اور ترقیات بهي هوئي هیں - گذشتہ عثماني ڈاک سے معلوم هوتا ہے کہ اسکي شاخیں تمام بلاد عثمانیہ میں کهل رهي هیں - داخلہ کي شرطیں پہلے کسي قدر سخت تهیں مگر اب عام کردي گئي هیں - جسقدر وظائف طلبا کو یہ درسگاہ دیتي ہے ' شاید هي کسي دوسرے کالج میں ملتے هوں - یہاں کے طلبا کا تمام ملـک میں احترام کیا جاتا ہے -

کالج کي وردي نہایت خوشنما اور قیمتي هوتي ہے - کوٹ کے کالر پر کالج کا نام سنہري کلابتوں سے لکها هوتا ہے - جب لڑکے شہر کي کسي سـڑک سے گزرتے هیں تو تمام راهگیر محبت و احترام سے انکے لیے راستہ چهوڑ دیتے هیں اور دکاندار سلام کرتے هیں !

یورپ کے بڑے بڑے سیاحوں نے اسے دیکها اور اسکي عظمت کا اعتراف کیا - حال میں اسکي ایک سہ سالہ رپورٹ شائع هوئي ہے - اسمیں نامورانِ عالم کی رائیں ترجمـہ کرکے درج کی هیں جو سو صفحہ سے زیادہ میں آئي هیں !

اس وقت هندوستان کے بهي دو طالب علم اس درسگاہ میں تعلیـم حـاصل کررہے هیں !

## مرحوم حقی بک

مشہور عثماني اهل قلم ' حقي بک ' جنکے انتقـال کي خبر تار برقیوں میں آئي تهي ' گذشتہ عثماني ڈاک میں انکے تفصیلي حالات آگئے هیں - تمام معاصرین آستـانہ نے اس حادثہ کو " حادثۂ ملت " اور " ضائعۂ ملي " سے تعبیر کیا ہے :

انا للہ و انا الیہ راجعون !



[ ۱ ] مکتب حربیہ کا ڈائیننگ هال

[ ۲ ] مرحوم بابان زادہ حقي بک

" بابان زادہ حقي بک " جدید سیاست نگاران عثمانیہ اور نشئۂ حدیثۂ آستانہ کے اعلی ترین مجمع صحـافت کا ایک ممتاز رکن تها - انقـلاب دستوري کے بعد مشہور روزانہ اخبـار " اقدام " میں اسکی نشریات سیاسیہ نے هلچل مچـا دي تهي - بڑے بڑے ارکان انـقـلاب معترف هیں کہ اگر حقي بـک کا حقائق نگار قلم مساعد نہوتا ' تو عثماني دستور کو عام افکار ملت میں اس درجہ مقبولیت حاصل نہوتي !

اسکے بعد " طنین " کي ریاست تحریر اسے حاصل هوئي اور تمام اولیاء حکومت اسکے قلم کي جنبش سے هراساں رهنے لـگے - اسکے مقالات کي بڑي خصوصیت یہ تهي کہ انشاؤ حقائق ' دونوں کا مجموعہ هوتے تهے -

وہ ایک خالص علمي اور تدریسي زندگي رکهتـا تها - ایک طرف تو اُسکي پبلـک زندگي جرائد و مجلات کے دفاتر میں نظر آتي تهي ' دوسرے طرف " دار الفنون " قسـطنطنیہ کا وہ ایک محترم معلم تها ' اور اسکے علمي درس کی سماعت کیلیے باهر سے لوگ آ آ کر شریک جماعت هوتے تهے !

اسکي فعالیت سیاسي اور جبروت قلمي کا یہ حال تها کہ ایک مقالہ نگار کی زندگي سے چند مہینوں کے اندر وزارت تک پہنچا اور محض اُن مقالات کے اثر سے جو " طنین " میں شائع هوتے تهے !

# شئون عثمانیه

## مکتب حربیه

ترکي کے گذشته عهد استبداد میں ترقي و تنزل ' علم و جهل ' نور و ظلمت ' دونوں ایک هي وقت کے اندر موجود تهے !

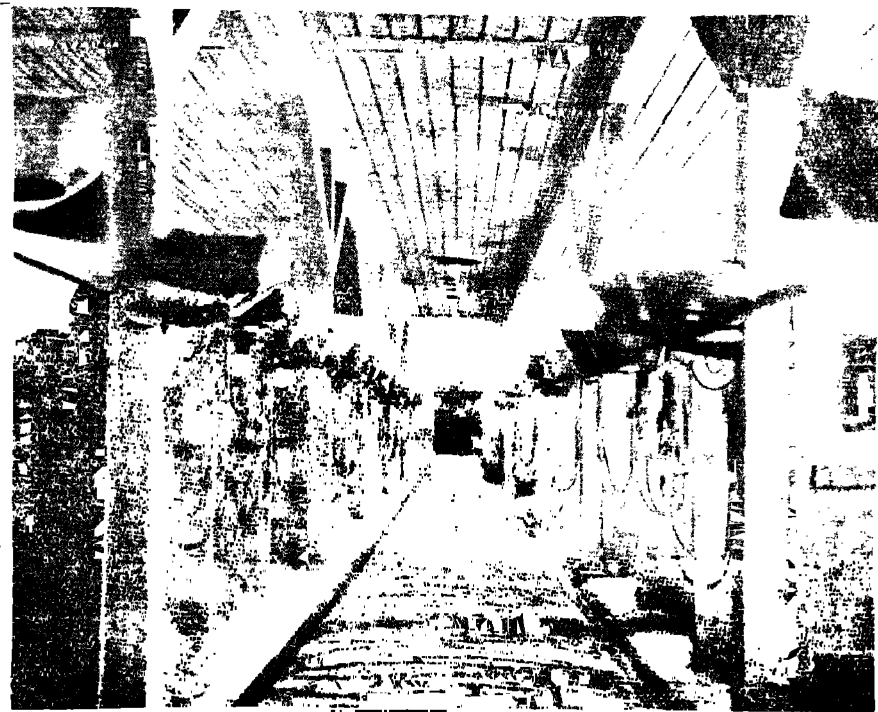
ایک سیاح جب قسطنطنیه پہنچتا تها ' سراے یلدز کي طلسم سرائیوں کو دیکهتا تها ' سلا ملق کے جلوس میں سلطاني باڈي گارڈ کے طلا پوش سوار اور حمیدیه رجمنٹ کے انا دولي سپاهي اپني پر شوکت وردیوں میں نظر آتے تهے ' یا " خسته خانۂ همـایـوني " اور " مکتب حربیه " کي عظیم الشان ' اور ترقي یافته اسباب و ادوات سے لبـریز عمارتوں کے سامنے سے گذرتا تها ' تو وہ متعجب هوکر اپنے دلسے پوچهتا تها که جو حکومت نئي ترقیـات کي تحصیـل میں اس درجـه سریع السیر هے ' کیونکر جائز هو سکتا هے که اسکے تنزل کا ماتم کیا جاے ؟

لیکن اسکے بعد هي جب وہ اپنے اُسي رهنما سے جو حکم سلطاني سے اسکے لیے مامور کیا گیا تها ' پوچهتا که دار الخلافۃ عثمانیه کي یونیورسٹي کہاں هے ؟ علم تعلیـم کیلیے کتنے کالج قائم هوے هیں ؟ صنعت و حرفت کي درسگاهیں کہاں هیں ؟ بڑے بڑے اخبارات کے دفاتر کا مجهے پته بتلاؤ - میں تخت گاہ بازینطیني کي بڑي بڑي انجمنـوں اور کلبـوں کو دیکهنا چاهتا هوں - تو اِن تمام سوالوں کے جواب میں غریب رهنما حسرت کے ساتهه ایک نگه خاموش اٹهاتا ' اور پهر ایک پر اسرار اشارے کے بعد بغیر کسي جواب کے اس صحبت کو ختم کر دیتا !

اصـل یـه هے که نادان عبـد الحمیـد ایک عجیـب طـرح مصیبت میں مبتـلا هوگیا تها - ایک طرف تو یه حالت تهي که وہ بیسیوں صدي کے یورپ کے قلب میں تها ' اور چوبیس گهنٹے کي مسافت کے بعد علم و مدنیۃ کي وہ لہریں اٹهه رهي تهیں جنکي روکو زمانه کي قاهر و مقتدر هوا بڑهنے اور پهیلنے کا حکم دے رهي تهي - پس وہ مجبور تها که ترقي کا اپنے تئیں دشمن ثابت نه هونے دے اور کچهه نه کچهه اسکے ایسے مناظر اپنے یہاں طیار کردے جن کے نظارے سے اسکي ترقي خواهي کیلیے استدلال کا کام لیا جاسکے -

دوسري طرف وہ دیکهه رها تها که علم و تمدن اور استبداد و شخصیت ایک لمحه کیلیے بهي باهم جمع نہیں هوسکتے - اور اگر ترکي میں نئي ترقیات و اصلاحات کا دروازہ کهول دیا گیا ' آزادانه تعلیم کي درسگاهیں قائم هوگئیں ' اجتماع و اتحاد کے وسائل رائج هوگئے ' کتب خانے قائم هوے ' انجمنیں منعقد هونے لگیں ' پریس کے بڑے بڑے دفتر کهل گئے ' تو ان سب کا اولین نتیجه یه هوگا که تخت قسطنطنیه تو بنکے سنور جائگا مگر تخت حمیدي قائم نه رهیگا اور میري شخصیت اور مطلق العنانی کیلیے پیام اجـل آ پہنچے گا -





( ۱ ) مکتب حربیه کا ایک بورڈنگ هاؤس
( ۲ ) مکتب حربیه کا اصطبل

پس وہ ایک ناقابل حل کشمکش میں مبتلا هوگیا - مجبوراً یه طریقه اختیار کیا که ملکي تعلیم و تربیت کے علاوہ جو میدان اظهار ترقي و تمدن کے تهے ' انکو تو یورپ کي بہتر سے بہتر ترقي یافته حالت تک پہنچا دیا تاکه دیکهنے والا به یک نظر نئي ترقیـات کے مناظر سے مرعوب هوجاے - لیکن وہ تمام چیزیں جو ملک میں اعلی تعلیم و تربیت پهیلا نے والي تهیں اور آزادانه اشغال و اعمال کا اُنسے دروازہ کهلتا تها ' اُن سب کو اسطرح بهلا دیا اور لوگوں کو بهول جانے پر مجبور کیا ' گـویا ترکي کے آسمـان کے نیچے عالم انسانیت کو اُن چیـزوں کي ضرورت هي نہیں هے !

اس قسم کے اظهـار ترقیات کے جو مناظر مدهشه طیار کیے گئے ' ان سب میں دو چیزیں سب سے زیادہ قابل تذکـرہ هیں : شفا خـانه اور فوجي درسگاہ -

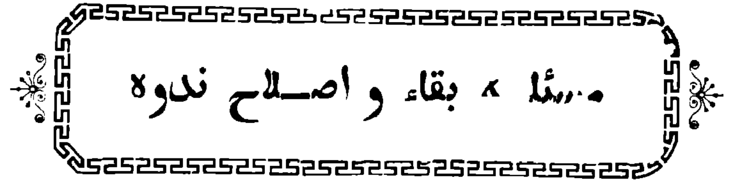
[ بقیه مضمون صفحه ۱۵ کا ]

یہاں تـک که وہ با قاعدہ انکے سلسلے میں داخل هوگیا - شیخ نے بهي اپني خلافت اُسکے سپرد کردي اور اپنے تمام پیروؤں کو حکم دیا که ایندہ سے اُسکے تمام احکام کو مثـل شیخ کے احکام کے تصور کریں -

اسکے بعد اُس نے آبادي کا قیام ترک کردیا اور جبل بوقبیس کي مقدس اور الهام سـرا گهاٹیوں میں ایک خانقاہ بنا کر رهیں رهنے لگا !

* * *

اس نوجوان جزائري کا نام محمد بن علي تها جو آگے چلکر " الاستـاذ محمد بن علي السنوسي الکبیر " مشهور هوا ' اور یهي جماعۃ سنوسیه کا باني اول هے - ( البقیـۃ تتلي )




## پیلـــي بھیـــت

هم حسب ذیل اصحاب سے درخواست کرتے هیں که وہ بہت جلد اپني توجه اسطرف منعطف فرما کر قوم کو مشکور فرمادیں : سر راجه صاحب محمود اباد ' صاحبزادہ افتاب احمد خانصاحب ' حاجی شمس الدین صاحب سکریٹري انجمن حمایت اسلام لاهور ' مسٹر محمد علي خاں صاحب ایڈیٹر همدرد ' انریبل مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور ' ایڈیٹر صاحب الہلال کلکته ' جناب وزیر صاحب بہاول پور ' حاجي حافظ حکیم اجمل خاں صاحب ' حاجی نواب محمد اسحاق خاں صاحب سیکریٹري علی گڈہ کالج ' ناظم صاحب مدرسه عالیه دیوبند -

راقـم محمد عزیز الله خاں ردیگر اصحاب جلسه
پیلي بهیت صوبه ممالک متحدہ اودہ

## بمبـئـــی

ذیل میں اس ریزولیوشن کی نقل درج کرتا هوں جو انجمن ضیاء الاسلام میں ندوۃ العلماء لکھنؤ کے متعلق منظور هوا ھے' براہ کرم اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرمائیں :

" انجمن ضیاء الاسلام کا یہ جلسه طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کي اسٹرائک پر دلي رنج ظاهر کرتا ھے ' اور اس امر کو بڑے زور کے ساتھه پیش کرتا ھے که اکابرین قوم کا ایک قائم مقام کمیشن نـدوۃ العلمـاء کي خرابیوں کي تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے ' اور پوري سرگرمی کے ساتھه اس امر کي سعي کیجاے که مذکورۂ بالا ادارہ گاہ محفوظ و مامون رھے " راقـم نیاز مند - عبد الرؤف خاں
آنریري سکریٹري انجمن ضیاء الاسلام بمبئی

[10] ## دیـکھیٔے ؟

ایک نہیں بلکه تین ڈاکٹر صاحبان فرماتے هیں

یه زمانه حال کي حیرت انگیز ایجاد از کار رفته بوڑهوں کیلیے عصائے جواني' کمزوروں و ناتوانوں کیلیے طلسم سلیماني' نوجوانوں کیلیے شمشیر اصفہـاني' غرضکه هر طرح محـافـظ زندگاني هیں - معمولي کمزوري کو چـنـد روز میں پورا پورا فائدہ پہنچاتي اور تـکان میں حلق سے اترتے هي فوراً اپنـا اثر دکھـاتي هیں - دل و دمـاغ کو قوت بخشتي اور اعضائے رئیسه کو تقویت دیکر لطف زندگاني دلاتي هیں - چهرہ کو با رونق' هاضمـه درست ' و هاتهـه پاؤں کو چست چالاک کرتي هیں - مرجھائے هوئے دل کو تازہ کرکے مردہ جسم میں جان ڈالتي هیں - ایام شـبـاب کي بے اعتدالیوں اور غلط کاریوں کیوجه سے جو لوگ مایوس و زندہ درگور هو چکے هیں اُنکے لیے اکسیر سے زیادہ مفید هیں - ڈاکـٹر سي - سي - ایم - میڈالسٹ ایل - ایم - اس - فرماتے هیں که کایا پلٹ زمـانـه حال کي حیرت انـگیز و کامیـاب دوا ڈاکـٹـري یوناني کبیراجي کا نچوڑ هیں - اور هر قسم کے کمزور مریضوں کیلیے میں وثوق و کامل بھروسه کے ساتھه تجویز کرتا هوں - ڈاکـٹـر بي - ڈي - معارن مشیرطبي شہنشاهي ٹرف کلب وغیرہ فرماتے هیں که کایا پلٹ میں کوئي چیز ضرر رساں نہیں بلـکه نہایت قیمتي و مقوي اجزاء سے مرکب هیں میں پوري اطمینان کیساتهه بیـکار و کمزور مریضوں کیلیے تجویز کرتا هوں -

ڈاکٹر آر - بي - ایل - ایم - اس کلکته فرماتے هیں که کایاپلٹ نامردي - جـریان و سرعت کے مریضوں کے لیے نہایت مفید گولیاں هیں اور زمرہ نے تو اسکي خوبیوں کو بہت کچھه بڑها دیا ھے ان کے علاوہ همارے پاس انگنت و بے مانگے سرٹیفکٹ موجود هیں ' لیکن آپکا تجربه سب سے بڑا سرٹیفکٹ ھے آزمائیے و لطف زندگي اٹھائیے همارا دعوي ھے اگر آپ چالیس روز حسب هدایت کایا پلٹ استعمال کرینگے تو آپ تمـام امراض سے شفاء کلي حاصل کرینگے - اگر آرام نه هو تو حلفیه لکھدیجیے آپکي قیمت واپس - پرچه ترکیب همراہ مع چند مفید هدایات دیا جاتا ھے جو بجائے خود وسیلۂ صحت هیں - ان خوبیوں پر بھي قیمت صرف ایکروپیه في شیشي اور ۲ شیشي کے خریدار کو ۵ روپیه ۸ آنه نمونه کي گولیاں ۴ آنه کے ٹکٹ آنے پر روانه هو سکتي هیں جواب طلب امور کیلیے ٹکٹ انا چاهئے -

ایجنٹوں کی هر جگهه ضرورت ھے
المشتہـــــر
منیجر " کایا پلٹ ڈاک بکس نمبر ۱۷۰ کلکته

## دهلی

تیلی گرام :

مسلمانان دهلی کا ایک عام جلسه آج کالي مسجد میں منعقد هوا اور یه ریزرلیوشن باتفاق راے پاس هوا :

" یه جلسه ندوۃ العلما کے موجودہ حالات سے ناراضي ظاهر کرتا ھے اور یه تجویز کرتا ھے که ایک کمیشن مقرر کیا جاے جسکے ارکان سارے هندوستان کے چیدہ اصحاب سے لیے جائیں ' اور وہ اسکي موجودہ بدنظمي کي تحقیقات اور اسکے دفعیه کي کوشش کرے "

## قـصـــور

قصور کے معزز مسلمانوں کا ایک جلسه ندوۃ العلما کي موجودہ نازک حالت کو اخبارات کے ذریعه معلوم کرکے مولوي عبد القادر صاحب وکیل چیف کورٹ کے مکان پر ۱۳ مارچ سنه ۱۹۱۴ ع کو بعد نماز مغرب منعقد هوا ' جسمیں بالاتفاق حسب ذیل ریزولیوشن پاس هوے -

اول - مسلمانان قصور کا یه جلسه دار العلوم ندوہ کے موجودہ نازک حالت اور اسکي نسبت موجودہ بے اطمینانی کو نہایت رنج اور تشویش سے دیکھتے هوے اراکین ندوہ سے استدعا کرتا ھے که ایک غیر جانب دار قائمقام کمیشن کے ذریعه ان تمام حالات کی تحقیقات کرائي جاوے ' اور کمیشن مذکور کي رپورٹ کو آگاهي اور فیصله کیلیے مشتہر کیا جاوے -

معرک مولوي غلام محي الدین صاحب وکیل - موید مولوي محمد داؤد صاحب - حاجی عبد الرحیم صاحب رئیس -

دوم - یه جلسه تجویز کرتا ھے که یه ریزولیوشن اراکین ندوہ کي خدمت میں بذریعه ناظم صاحب ' نیز اشاعت کیلیے اخبارات میں بھیجدیا جاے -

( عبد القادر وکیل )

[25] ## تین لاکھـــه روپے

مور نامي چٹھي رساں کو جس نے همارے کمپني سے صرف ایک نیا بانڈ خریدا تھا ' انعام ملگیا - پریمم بانڈ یوروپین گورنمنٹوں کے جاري کردہ هیں ' جسطرح که تمسکات عثمانیه کا اسي کرور پونڈ سرمایه ھے - لاکھوں روپے خریداروں میں تقسیم کیے جاتے هیں - انعام آجاے ' خریدار مالا مال ' ورنه رقم قائم - قیمت ایک نیا بانڈ ایکسو بیس ۱۲۰ روپے یا سوا گیارہ روپے - قسط ایک سال تک - پہلی قسط بھیجنے پر نام خریدار انعام میں شامل هوجاتا ھے - دنیا میں کوئي طریقه اسقدر مفید روپے لگا نیکا نہیں - مفصل کتاب و حالات ایک پیسه کے کارڈ پر هم مفت روانه کرتے هیں - درخواست کرو بنام چیف انڈین ایجنٹ پریمم بانڈ سلطنت هاے یورپ انار کلي لاهور -

# مراسلات

## صوبجات متحدہ اور اردو پریس

براہ کرم مجھے اجازت دیجیے کہ آپکے محترم رسالے کے ذریعہ اپنے صوبے کي حالت زار پر قوم کو توجہ دلاؤں - میرا مقصود صوبہ متحدہ آگرہ و اودہ سے ھے - باوجودیکہ یہي صوبہ مسلمانوں کا سب سے بڑا تعلیمي مرکز رکھتا ھے ' انکي کئي عظیم الشان انجمنیں اسي میں ھیں ' تعلیمي کانفرنس ' ندوۃ العلما ' مسلم لیگ ' اور اسي طرح کے متعدد اھم کام یہیں ھو رھے ھیں' مگر کیسے افسوس کي بات ھے کہ پریس جو قومي بیداري کي اصلي قوت ھے ' اسکے لحاظ سے تمام صوبے کي حالت افسوس ناک ھو رھي ھے - مسلمانوں کے ھاتھہ میں کوئي اردو کا ایسا عمدہ آرگن نہیں ھے جیسے کہ متعدد صوبۂ پنجاب میں موجود ھیں - انگریزي میں آئي - ڈي - ٹي نکلتا ھے مگر وہ محض بیکار ھے - مسلم گزٹ ایک اچھا اخبار نکلا تھا لیکن اسکا بھي خاتمہ ھوگیا - علي گڈہ گذٹ جو سرسید مرحوم کا قائم کیا ھوا ھے اور تعلیمي مرکز سے نکلتا ھے ' اسکي ایسي ردي حالت ھے کہ دیکھکر نفرت ھوتي ھے - میں صوبے کے ارباب درد کو اس طرف توجہ دلاتا ھوں کہ لکھنو یا الہ آباد سے عمدہ پیمانے پر ایک روزانہ اخبار یا اقلاً ھفتہ وار نکالنے کا انتظام کریں اور اسکے لیے ایک کافي سرمایہ کي کمپني قائم ھو - اگر ایسا کیا جاے تو میں پانچ سو روپیہ کا حصہ خرید نے کیلیے طیار ھوں -

( خریدار الہلال نمبر ۴۰۱ )

## الہلال :

جناب کا جوش کار قابل تعریف ھے اور وسیع پیمانے پر اخبارات کو نکلنا چاھیے مگر میں آپکے اس خیال سے متفق نہیں ھوں کہ صوبۂ متحدہ سے کوئي اچھا اخبار نہیں نکلتا -

لکھنؤ سے " ھندوستاني " ایک سنجیدہ اور پر مواد اخبار نکلتا ھے اور ھمیشہ اسکي تعریف کرتا ھوں - گورکھپور سے " مشرق " حکیم برھم صاحب نکالتے ھیں جو قیمت کے لحاظ سے ارزاں ' چھپائي لکھائي کے لحاظ سے نہایت عمدہ ' اور ھر طرح کے مواد اور معاملات و اخبار کا بہت اچھا مجموعہ ھوتا ھے - ضخامت اور کثرت اخبار کے لحاظ سے اس صوبے میں کوئي اخبار اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا - اسکے علاوہ اور بھي بہت سے اخبار نکلتے ھیں اور اپني مقدور بھر کام کررھے ھیں - البشیر اس صوبے کا قدیمي اخبار ھے اور اسوقت سے کام کررھا ھے جبکہ اردو پریس ابتدائي حالت میں تھا - اردو اخبارون میں شاید وھي ایک اخبار ھے جس نے اپني کوششوں سے ایک عمدہ ھائي اسکول بورڈنگ سسٹم پر قائم کردیا جسے حال میں ھز آنر سر جیمس مسٹن نے ۲۵ ھزار روپیہ اور زمین دینے کا کانپور کے قیام میں حکم دیا ھے -

الہ آباد سے ایک نیا اخبار مساوات نامي بھي نکلا ھے -

بہر حال اخبارات تو نکل رھے ھیں البتہ روزانہ اخبار کوئي نہیں - اگر کوئي کمپني قائم ھو تو وہ روزانہ نکالے - یا موجودہ اخبارات ھي میں سے کوئي دفتر اس کام کو اپنے ذمے لے لے - دفتر مشرق گورکھپور جس نے پریس کے کاموں میں بہت ترقي کی ھے مشرق کو روزانہ کرنے کیلیے کوشش کرے تو بہتر ھے - آپ دفتر مشرق سے خط و کتابت کیجیے -

## عرض داشت

جو طلباے دار العلوم ندوہ نے تمام ارکان ندوہ و عموم بزرگان ملت کي خدمت میں بھیجي

بخدمت جناب بزرگان قوم و ارکان ندوۃ العلما مد ظلھم العالي - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - جنابعالي ! ھم طلباے دار العلوم جناب کي خدمت میں یہ عرض کرنے کي اجازت چاھتے ھیں کہ جسقدر جلد ممکن ھو جناب اپني توجہ ندوۃ العلما کے معاملات کیطرف مبذول فرمائیں کیونکہ ندوہ کي تعلیمي و انتظامي خرابیاں روز بروز ترقي پر ھیں - جن معاملات کا تعلق ندوہ کے نظام سے ھے اُنسے ھمیں یہاں بحث نہیں - اسکا تعلق عام مسلمانوں سے ھے - البتہ تعلیمي نقائص اور اندروني معاملات کا تعلق خاص ھماري ذات سے ھے - اسلیے ھم مدت تک ان نقصانات کو برداشت کرتے رھے' اور دائرۂ قانون مدارس کے اندر رھکر کوشش کی لیکن اصلاح کي کوئي صورت نہ نکلي -

اب معمولي معمولي معاملات میں روک ٹوک ھونے لگي' اور ھماري جائز آزادي بالکل سلب کرلي گئي - ھمارے تمام حقوق پامال کر دیے گئے ' اور ھمکو گستاخ اور سرکش قرار دیا گیا - ھمنے اسپر بھي صبر کیا اور باقاعدہ درخواست دیکر اپنے خیالات کو ظاھر کیا - اسکے جواب میں ھمسے نہایت سخت کلامي کي گئي اور ھمکو دھمکي دي گئي کہ تمہارا نام خارج کردیا جائیگا -

جب ھمنے دیکھا کہ مرض لا علاج ھے اور اصلاح کی توقع مفقود' تو تنگ آکر تعلیم بند کردي - اسکے جواب میں دار الاقامۃ بند کر دیا گیا - اب ھم غریب الوطن طلبا کو یہ دھمکي دیجاتي ھے کہ بورڈنگ چھوڑ دو ' ھمکو یہ بھي پیام دیا گیا ھے کہ پولیس کے ذریعہ نکالدیے جاؤگے - خدا کے لیے جلد ھماري مدد کیجیے ورنہ ھم تمام طلبہ دار العلوم کو خالي کرکے اپنے اپنے گھرونکو چلے جائیں گے -

طلباے دار العلوم ندوۃ العلما لکھنؤ

# مسئلۂ بقاء و اصـلاح ندوۃ العلما

**طلباء دارالعلوم ندوہ نے اپني شکايتوں اور اسٹرائک کے اسباب کے متعلق مندرجۂ ذيل تحرير شائع کي -**

## حـامـداً و مصلياً

جناب والا !

هم طلباء دار العلوم کے اسٹرائـک کا جو معاملہ آپ کے سامنے پيش هے ' جبتک آپکو اسکي ترتيب و تاريخ و علل و اسباب دريافت کرنيکا کوئي قابل وثوق ذريعہ هاتھہ نہ آے ' آپ اوسکا منصفانہ فيصلہ جيسا کہ آپ کي ذات سے توقع هے نہيں کرسکتے - اس بنا پر هم طلبا آپکي خدمت ميں يـہ تفصيلي عرضداشت پيش کرنيکي اجازت چاهتے هيں :

دنيا ميں واقعات پر مختلف حيثيتوں سے نگاہ ڈالنے سے جو مختلف نتـائج مستنبط هوتے هيں' همارا معاملہ اوسکي بہترين مثال هے - اس معاملہ کا ايک پہلو يہ هے کہ يہ اسٹرائـک هماري سرکشي کا نتيجہ هے ' ليکن واقعہ پر جب اس حيثيت سے نگاہ ڈالي جاتي هے کہ کيا ايک ضعيف اور محکوم گروہ ايک صاحب اقتدار مہتمم يا ناظم کے ساتھہ بغير سخت ناگوار برتاؤ کے سرکشي کرنيکي جرأت کرسکتا هے ؟ تو واقعہ کي حيثيت بدلجاتي هے' اور خود بخود سوال پيدا هوتا هے کہ وہ کيا شکايات هيں جنهوں نے اس ضعيف گروہ کو اس خود کشي پر آمادہ کيا ؟ هم جناب کي خدمت ميں اس معاملہ کو اسي حيثيت سے پيش کرتے هيں -

ليکن آپ کو هماري شکايتوں سے پہلے يہ پيش نظر رکھنا چاهيے کہ ندوہ کيساتھہ قوم کو کسقدر دلچسپي هے ؟ دار العلوم کن اصولوں پر چل رها تها ؟ دار العلوم کي امتيازي خصوصيات کيا هيں ؟

يہ عام طور پر مسلم هے کہ ندوہ کيساتھہ قوم کو کوئي خاص دلچسپي نہيں هے - سالانہ جلسے عموماً بند هوگئے هيں ' چنـدوں کي مقدار کم هوگئي هے' لوکل ارکان کا خود يہ حال هے کہ بمشکل انتظامي جلسوں ميں کورم پورا هوتا هے -

يہ بهي آپ کو معلوم هے کہ اب دار العلوم کي تعليمي حالت بہت ترقي کرگئي تهي' درجۂ تکميل کهلگيا تها ' نصاب تعليم ميں بہت کچهہ تغير کرديا گيا تها ' طريق تعليم بہت کچهہ بدل گيا تها طلباء ميں مجتهدانہ تعليم حاصل کرنيکا ذوق پيدا هوگيا تها ' علمي مسائل پر برجستہ تقرير کرنيکي خاص طور پر کوشش کيجاتي تهي -

مسودۂ دار العلوم' قواعد ندوۃ العلماء ' روئداد جلسہاے انتظاميہ نے تمام طلباء کو عزت نفس ' مساوات ' بلند همتي کا عام سبق ديا هے' اور يہي دارالعلوم کي امتيازي خصوصيات هيں - چنانچہ جلسہ دهلي ميں دار العلوم کي جو رپورٹ پيش کي گئي تهي اوسميں اسپر خاص طور پر فخر کيا گيا تها - انهيں خصوصيات نے هماري حالت کو عام مدارس عربيہ کے طلباء سے مختلف کرديا هے ' اور هماري معروضات کے سننے ميں جناب کو خاص طور پر اس کا لحاظ کرنا چاهيے -

ان مقدمات کے عرض کرنے سے همارا مقصد يـہ هے کہ آپ کو نتائج ذيل کيطرف توجہ دلائيں :

( ۱ ) جبکہ ندوہ کے ساتھہ قوم کو کوئي دلچسپي نہيں هے تو ايسي حالت ميں هم کو قوم کي توجہ و حمايت کي توقع بہت کم تهي اسليے يـہ اسٹرائـک سخت مايوسي اور مجبوري کي حالت ميں کيگئي هے ' بلکہ درحقيقت يـہ ايک قسم کي خود کشي هے -

( ۲ ) تعليمي حالت جن اصول پر قائم هوگئي تهي طلباء کو اوسکے قائم رکھنے يا ترقي دينے کا جائز حق حاصل تها اسليے اگر اسميں کسي قسم کي رکاوٹ پيدا کيجاتي هے تو اوس سے قدرتي طور پر مايوسي پيدا هوتي هے -

( ۳ ) اگر طلباء کيساتھہ ناظم يا مہتمم يا مدرسين ايسا برتاؤ کرتے جو عزت نفس کے منافي هوتا ' يا اونميں ذلت آميز تفريق و امتياز پيدا کرتا ' تو يقيناً يہ طرز عمل مايوسي بخش هوتا -

ان نتائج کے بعد اب هم ان شکايات کو بہ تفصيل آپکي خدمت ميں پيش کرتے هيں - همکو مذهبي' تعليمي' انتظامي ' اخلاقي هر قسم کي شکايتوں کے پيش کرنيکا افسوسناک موقع پيش آ گيا هے ' اسليے هم هر ايک کا ذکر جدا جدا عنوانات کے تحت ميں کرتے هيں - جناب سے توقع هے کہ آپ ان تمام پہلوؤں کا لحاظ فرما کر هماري زندگي کو اور دار العلوم کي انتظامي حالت کو ايک ايسے معيار پر لانيکي کوشش کرينگے ' جو دار العلوم کے شايان شان هوگا -

### ( تعليمي شـکايات )

تعليمي حيثيت سے مستطيع و غير مستطيع طلبا ميں سخت تفرقـہ قائم کيا گيا ' چنانچہ يہ حکم جاري کيا گيا کہ طلباء غير مستطيع کو يہ معاهدہ کرنا پڑيگا کہ وہ بعد فراغ پانچ سال تـک باقل معاوضہ ( بيس ۲۰ روپيہ ماهوار ) مدرسہ کي خدمت پر اپني زندگي وقف کر دينگے ' نيز اگر بغير تـکميل پاس کيے يہانسے چلے جاوينگے تو اوناپر جو کچهہ خرچ کيا گيا هے وہ واپس کرنا پڑيگا ' طلباء غير مستطيع نے اس ناگوار تفريق کو محسوس کرکے ايک درخواست دي ' جسکا خلاصہ يہ تها کہ قواعد دارالعلوم ميں اس کا کوئي ذکر نہيں هے' اور نہ يہ تجويز کسي جلسہ ميں منظور هوئي هے ' اور نہ کبهي اس پر عمل کيا گيا -

مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت ميں طلباء کے عـذرات پيش کيے - اونہوں نے جواب ديا کہ يہ تجويز منظور هوچکي هے ' ميں وہ تحرير بهيجدونگا - مہتمم صاحب سے جب دوبارہ ناظم صاحب نے اسکي تعميل پر اصرار کيا تو اونہوں نے حسب وعدہ تحرير مانگي ' ليکن اونہوں نے تحرير نہيں بهيجي ' اور فرمايا کہ آپ کو ميرے حکم کي تعميل کرني هوگي - اب مہتمم صاحب نے طلباے غير مستطيع کو بلاکر فرمايا کہ ميں اسکي تعميل پر مجبور هوں ورنـہ آپ لوگوں کو اخراج نام کي تکليف گوارا کرني هوگي - طلبا نے اب مجبوراً ناظم صاحب کي خدمت ميں درخواست دي جسکا جواب ابتک نہيں ديا گيا - اس حکم کي ناگواري کا ايک بڑا سبب يہ تها کہ دارالعـلوم ميں مصارف طعام کے عـلاوہ اور تمام مصارف تعليم سے مستطيع اور غير مستطيع برابر فائدہ اٹهاتے هيں ' اسليے اسکي کوئي وجہ نہيں کہ طلباء مستطيع بالـکل آزاد کرديے جائيں اور غير مستطيع طلباء کو ايسي سخت پابندي پر مجبور کيا جائے - بعض انتظامات سے طلبا کو يقين هوگيا کہ اب دارالعلوم کے نظام تعليمي ميں عظيم الشان انقلاب پيدا هو جائيگا چنانچہ درجـۂ تـکميل کي اصلي خصوصيت فنا هوگئي - علم تفسير پر تقرير کرنے کيليے جو جلسہ هوا کـرتا تها ' بند هوگيا - طلباء کے کانوں ميں يہ صدائيں آنے لـگيں کہ اب ملا فاضل اور انٹرنس کے امتحان کي تياري کا سامان کيا جائيگا ' اور اسکے ليے لـڑکے تيار کيے جائينگے - عملاً جو انقلاب هوا وہ يہ تها کہ صرف ايک طالب علم کيليے درجۂ انٹرنس کهولا گيا -

درجۂ اعلى کے متعلق قواعد داخلہ ميں صـاف تصريح هے کـہ " درجۂ اعلى کے دونوں سالوں ميں انگريزي بهي پڑهائي جائيگي "

ليکن جب درجہ انٹرنس کهلا تو ايک مدرس کے اضافہ کي ضرورت پيش آئي - بجاے اسکے کہ يہ اضافہ کيا جاتا - درجۂ اعلى کي تعليم کے گهنٹے اس درجہ کو ديديے گئے ' اور اس درجہ کو انگريزي تعليم سے محروم کرديا گيا - اکثر مدرسين نے ان طلباء کے

## لکھنؤ

### انجمن اصلاح ندوہ

۱۲ مارچ کو لکھنؤ اور باهر کے مسلمانوں کا ایک جلسه نواب سید علي حسن خاں بہادر کي کوٹھي پر منعقد هوا - مولوي نظام الدین حسن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - صدر منتخب هوے اور ندوۃ العلما کے مفاسد اور خرابیوں کے انسداد کي تدابیر پر غور کیا گیا - مولوي محمد نسیم صاحب وکیل و رکن ندوہ نے یه تجویز کي که " اصلاح ندوہ " کي جگه " معین الندوہ " کے نام سے ایک کمیٹي بنائي جاے' لیکن مجاریٹي نے اسے منظور نہیں کیا کیونکه اس سے مقصود ندوہ کي قابل اصلاح حالت کو تاریکي میں ڈالنا تھا - بالاخر کثرت ارا سے طے پایا که " چونکه ندوۃ العلما کي بد انتظامي اس حد تک پہنچ گئی ھے که جب تک تمام قوم اسکي طرف متوجه نهوگي اسکا درست هونا دشوار ھے - اسلیے ایک انجمن " اصلاح ندوہ " قائم کي جاتي ھے جو جمله حالات کي تحقیق کرے اور تمام مسلمانان هند کے قائم مقاموں کو مدعو کرکے ایک جلسۂ عام منعقد کرے " اس انجمن کے ممبر وہ تمام اصحاب قرار دیے گئے جنکي فہرست موجود تھي - ( مراسله نگار )

## چھاونی ملتان

ندوۃ العلما کي جدید نظامت کے متعلق جو خیالات قوم میں پیدا هوے تھے' اور جو بدگمانیاں پیدا هورهي تھیں' طلباے ندوہ کے اسٹرائک سے درجه یقین کو پہنچ گئیں - عام مسلمان بے حد مشوش تھے - آخر ۱۵ - مارچ سنه ۱۴ع کو انجمن نصرۃ الاسلام چھاؤني ملتان کا غیر معمولي جلسه هوا جس میں مندرجه ذیل رزولیوشن پاس هوئے :

( ۱ ) یه انجمن مسلمانان ملتان کي طرف سے استدعا کرتي ھے که ندوہ کے هر صیغه میں جس قدر جلد ممکن هو اصلاح کي جائے' اور جدید ناظم صاحب یعني مولوي خلیل الرحمن پر قوم کو مطلق اعتماد نہیں ھے - اس لیے عدم اعتماد کا ووٹ پاس کرتي ھے -

( ۲ ) یه انجمن مناسب سمجھتي ھے که طلبا کے اسٹرائک کے متعلق اور جدید اصلاحات پر غور کرنے کے لیے مندرجه ذیل اصحاب کي کمیٹي منتخب کي جائے جو بعد تحقیقات اپني رپورٹ پبلک کے سامنے پیش کریں' نیز مجوزہ اصلاحات کو عمل میں لانے کیلیے سعي بلیغ فرمائیں -

( صوبه پنجاب کي طرف سے )

ڈاکٹر محمد الدین صاحب ڈائرکٹر تعلیمات بہاولپور - کرنل عبد المجید خاں پٹیاله - حاجي شمس الدین صاحب انجمن حمایت الاسلام لاهور -

( دهلي )

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب - مسٹر محمد علي ایڈیٹر " کامریڈ " -

( صوبجات متحدہ )

آنریبل خواجه غلام الثقلین وکیل میرٹھه - آنریبل سید رضا علي وکیل مراد آباد - صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب بیرسٹرایٹ لا علیگڈہ - مسٹر وزیر حسن سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو - راجه صاحب محمود آباد مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنو - نواب وقار الملک صاحب امروهه -

( بہار )

مسٹر مظهر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور -

( بنگال )

مولانا ابو الکلام آزاد - کلکته -

( دیوبند )

مولانا سید احمد صاحب -

## ( مذهبي شكايات )

مذهبي زندگي اور اشاعة اسلام كا ابتدائي خاكه قائم كرنيكے ليے چند طلباء كو خاص پابندي كے ساتهه تمام طلباء سے الگ كرليا گيا تها - وه ايك مدرس كي نگراني ميں علحده مكان ميں ركهے جاتے تهے - ان طلباء نے اپني زندگي اس مقدس كام كيليے وقف كردي تهي' اور انكے والدين بهي اس پر راضي تهے - اونميں تقرير كرنيكا ماده بهي پيدا هوگيا تها' عين اوس حالتميں جبكه يه طلباء اس زندگي كے خوگر هوچكے تهے' يه انتظام درهم برهم كرديا گيا' اور ان طلباء كو عام طلباء كے ساتهه مخلوط كرديا گيا' جس سے اونكي مذهبي خصوصيت فنا هوگئي' اور دار العلوم كا بهت بڑا مقصد جسكي ابتدا هوچكي تهي دفعة برباد هوگيا -

عموماً ربيع الاول ميں هملوگوں كي طرف سے ايك مجلس ذكر مولد مرتب كي جاتي هے' امسال بهي هم نے حسب معمول قديم مجلس مولد مرتب كرني چاهي' اور خيال تها كه اس مجلس ميں تقرير كرنيكي مولانا شبلي كو تكليف ديجاے - چونكه اسميں كبهي كسي قسم كي ركاوٹ نهيں پيدا كي گئي تهي' كارڈ پہلے هي سے چهپوا ليے تهے' اور چنده بهي جمع كرليا تها' ليكن جب هم نے مهتمم صاحب سے اسكي اجازت طلب كي تو انهوں نے ليت و لعل كيا - اسي اثناء ميں وه لاهور تشريف ليگئے' اور مولوي عبد الكريم صاحب قائم مقام كے طور پر عارضي مهتمم قرار پاے -

چونكه وقت گذرا جاتا تها هم نے قائم مقام مهتمم صاحب سے اجازت مانگي - انهوں نے جواب ديا كه مهتمم صاحب نے مجكو اجازت مولود نه دينے كي خاص طور پر هدايت كردي هے' اسليے ميں اجازت دينے سے مجبور هوں -

هم نے مهتمم صاحب كي خدمت ميں بذريعه ڈاك بغرض حصول اجازت خط بهيجا - جب وه لاهور سے تشريف لاے' تو هم نے پهر اسكي درخواست كي - انهوں نے چند شرائط پر اجازت دي' جو انهيں كے الفاظ ميں حسب ذيل هيں -

( ۱ ) " اجازت مجلس ميلاد كي دي جاتي هے بشرطيكه شمس العلما مولوي محمد شبلي صاحب نعماني كي تشريف آوري اور تشريف ليجانيكي وهي صورت هو' جيسے سادگي ميں انكے زمانے ميں هوتي تهي -

( ۲ ) يه كه بجز مولانا موصوف كے اور كوئي تقرير نكريگا' كوئي نظم پڑهني هو تو وه پہلے سے صاف مهتمم صاحب كو دكهلا كر اجازت ليليني چاهيے' اور كارروائي مجلس ميلاد كا نگراں مهتمم هوگا -

هم نے يه تمام شرطيں منظور كيں' جس سے ثابت هوتا هے كه اس سے همارا اراده كسي قسم كا ناجائز فائده اٹهانيكا نه تها' ليكن آخر اس ركاوٹ كا كيا سبب تها؟ كيا يه مولود كي رسم كوئي جديد رسم تهي؟ كيا مولانا شبلي نے كبهي اس مجلس ميں اس سے پہلے تقرير نهيں كي تهي؟ كيا اسكے ليے اون سے زياده كوئي اور شخص موزوں هوسكتا تها؟ كيا جلسه كانفرنس آگره ميں مولانا شبلي سے سيرة نبوي پر تقرير كرنيكي درخواست نهيں كي گئي تهي؟ اگر كانفرنس نے اونكو اس كام كيليے موزوں سمجها تها' تو همارا انتخاب كوئي جرم تها؟ جسكو اس قدر اهم اور پيچيده بنا كر همارے مذهبي جذبات ميں اشتعال پيدا كيا گيا؟

نظام مذهبي' اور مذهبي جذبات كي پائمالي كي نهايت درد انگيز مثال يه هے كه جنگ بلقان كے زمانے ميں هم طلباء نے ايك مهينے تك گوشت بند كركے جو رقم جمع كي تهي' اور جسكي مقدار تخميناً ( ۲۵۰ روپيه ) تك پهونچي تهي وه باوجود همارے تقاضے كے بلقان فنڈ ميں شامل نهيں كي گئي' بلكه مصارف بورڈنگ ميں صرف كرديگئي - كيا هماري فاقه كشي كا يهي صله هوسكتا تها؟ كيا بد ديانتي كي اس سے بڑهكر كوئي نظير ملسكتي هے؟

## ( انتظامي شكايات )

طلبه كے اشتعال كا سب سے بڑا سبب وه انتظامي طريقه تها جو ان ركاوٹوں كے پيدا كرنے ميں عمل ميں لاياجاتا تها - طلباء كے اخراج نام كي دهمكي ناظم صاحب كا تكيه كلام تهي - سخت كلامي سے كوئي بات خالي نهيں هوتي تهي' بخاري كے درس كے روكنے پر صاف الفاظ ميں ناظم صاحب نے فرمايا كه ميں ان مدرسين اور طلباء كو نكالدونگا جو شريك درس هوتے هيں -

طلباء غير مستطيع نے جو درخواست دي اوسكے آخري جواب ميں مهتمم صاحب نے فرمايا: اب ميں مجبور هوں ورنه آپ لوگوں كو اخراج نام كي تكليف گوارا كرني هوگي -

مولانا شبلي كے استقبال پر تدارك كي دهمكي ديگئي' اور اسكو شورش پسندي سے تعبير كيا گيا' كيا يه طرز عمل اوس مدرسه كيليے موزوں تها' جسميں عزت نفس كي تعليم ديجاتي هے؟

( ۲ ) اشتعال كا ايك بڑا سبب ناظم صاحب كي وه خفيه و علانيه مداخلت هے' جو انهوں نے پرنسپل كے اختيارات ميں هر موقعه پر كي' اور جس كا اثر طلباء كي حالت پر پڑا' اور جس نے مهتمم و طلباء ميں سوء ظن پيدا كيا -

هم اوپر بيان كرچكے هيں كه بخاري كا درس ناظم صاحب كے اصرار سے روكا گيا' ورنه جناب مهتمم صاحب كو اس پر كوئي اصرار نه تها - مولود ميں بهي جناب ناظم صاحب كے اشاره سے اس قسم كي ركاوٹيں پيدا كي گئي تهيں' چنانچه جب اسكي اجازت كي درخواست پيش هوئي تو ناظم صاحب موجود نه تهے' مهتمم صاحب نے اسكي اجازت جناب ناظم صاحب كے آنے پر بشرط اجازت ديدي -

ناظم صاحب كے صاحبزاده نے واپسي چنده كيليے طلباء كو جو خطوط لكهے اونسے ثابت هوتا هے كه ناظم صاحب كو يهه مولود كس قدر ناگوار تها - اس مداخلت كي نوبت يهانتك پهونچي كه ايك طالب علم درجه تكميل نے كتاب لينے كيليے مهتمم صاحب كي خدمت ميں عرضي دي' اوس وقت جناب ناظم صاحب موجود تهے' اونهوں نے عرضي اٹها كر پهينكدي' اور غصه آميز لهجه ميں فرمايا كه اس وقت نهيں ديكهي جاسكتي - خود جناب پرنسپل صاحب كو يه حركت ناگوار هوئي' اور انهوں نے طالب علم مذكور كو سمجهايا كه ناظم صاحب كي موجودگي ميں آپلوگ عرضياں نه لايا كريں - مجهے آپلوگوں كي توهين سے تكليف هوتي هے -

ڈاك هميشه پرنسپل كے يهاں آتي تهي' ناظم صاحب نے اپنے يهاں منتقل كرالي اور اب ڈاك كي بد عنواني كي طلباء و مدرسين كو عام شكايت پيدا هوگئي -

يهه مداخلت خود جناب مهتمم صاحب كو ناگوار هوئي' اور انهوں نے ڈاك خانه كو اطلاع دي كه ڈاك پرنسپل كے پاس آني چاهيے - ڈاكخانه سے اسكے تصديق كے ليے ايك شخص آيا' تصديق هونے پر اس نے وعده كيا كه اب ڈاك پرنسپل كے پاس آئيگي' ليكن جب ناظم صاحب كو يه معلوم هوا تو انهوں نے اس پر ناراضي ظاهر كي' اور مهتمم صاحب سے ڈاكخانه ميں دوسري اطلاع دلوائي كه ڈاك ناظم كے پاس آني چاهيے -

## ( اخلاقي شكايات )

( ۱ ) ان مذهبي' علمي' قومي' جذبات كے پائمالي كے ساتهه' همارے ان جذبات كو صدمه پهونچايا گيا' جو مقتضاے انسانيت و شرافت تهے - مولانا شبلي نے دار العلوم پر جو احسانات

جائز حقوق کے دلانیکي کوشش کي ' مگر اونکو نا کامیابي هوئي - انسپکٹر صاحب نے بھي درجه انٹرنس کے کھلنے پر اعتراض کیا ' اور کہا که درجه انٹرنس کیلیے موجودہ اسٹاف ناکافي هے اور اب یونیورسٹي اله آباد نے پرائیوٹ طریقه امتحان قائم نہیں رکھا ' لیکن با ایں همه وہ درجه ابتک قائم هے ' اور طلباے درجۀ اعلی انگریزي سے محروم هیں -

انگریزي اسٹاف کي بے توجهي اور نا مناسب برتاؤ کي همیشه سے طلباء کو شکایت رهي ' جسکي وجه یه هے که یه اسٹاف همیشه اپنے آپ کو پرنسپل کے اثر سے خارج سمجھتا رها - چنانچه بعض ماسٹرونکے متعلق جب عام شکایت پیدا هوئي که وہ وقت پر نہیں آتے ' اور پورے گھنٹے میں تعلیم نہیں دیتے ' تو مہتمم صاحب نے اسکا انتظام سختي سے کرنا چاها ' اسپر بجاے اطاعت کے وہ مہتمم صاحب کے ساتھه نا مناسب طریقه سے پیش آئے - اس خیال کا یه اثر تھا که انگریزي اسٹاف نے طلبا پر اس قسم کي ناجائز سختیاں کیں که اونکي زبان بند هوجائے ' تاکه مہتمم صاحب کو مداخلت کي ضرورت هي پیش نه آئے - اس غرض سے مہتمم صاحب و ناظم صاحب کي خدمت میں طلباء کي سرکشي کي شکایتیں شروع کیں ' جنکا مقصد یه تھا که اونکي آواز بے اثر هوجائے - عملاً اونکي سختي کي نوبت یہانتک پہونچي که هیڈ ماسٹر نے ایک لڑکے کو بوٹ سے ٹھوکر لگائي ' حالانکه وہ اوسوقت دوسرے کلاس میں حساب سیکھه رها تھا - سیکنڈ ماسٹر نے ایک طالب علم کو دوڑا کر مارا ' اور پھر هیڈ ماسٹر سے شکایت کي که یه لڑکا بد تہذیب هے - اس کا نام خارج کردیا جائے -

مولانا شبلي نے اپنے استعفا کے بعد همکو یقین دلایا تھا که وہ اب بھي همارے خدمت کیلیے تیار هیں ' چنانچه انکي یه تحریر اخبار وکیل میں شائع هوچکي هے - اس توقع کي بناپر جب وہ تشریف لائے تو همنے اونسے بخاري پڑھنے کي درخواست کي ' اور وہ بمجبوري تمام آمادہ هوے - مہتمم صاحب اسپر بالکل راضي تھے - چنانچه جن طلبا نے کتب خانه سے بخاري شریف لینے کي عرضي دي ' اوسکي اجازت اونھوں نے بخوشي دي - لیکن چند هي روز کے بعد معلوم هوا که ناظم صاحب اسکو پسند نہیں کرتے - مہتمم صاحب کا بیان هے که اس سبق کے نه روکنے کیلیے اونھوں نے ایک هفته تک اونسے اصرار کیا - طلباء کے ساتھه بعض مدرسین بھي شریک درس هوتے تھے ' اونکي نسبت مہتمم صاحب سے ناظم صاحب نے فرمایا که میں اون مدرسین کو نکال دونگا - آپ طلباء کو روکیے - جب یه دھمکیاں کارگر نه هوئیں ' اوسوقت یه حکم جاري کیا گیا که طلباء بجز درسي کتابوں کے کوئي غیر درسي کتاب کسي غیر مدرس سے نہیں پڑھسکتے - جب همنے اسپر عذر کیا تو مہتمم صاحب کے ذریعه سے دھمکي دیگئي که جو طلباء شرکت درس سے باز نه آوینگے ' اونکا نام خارج کردیا جائیگا ' همنے باوجود اس اشتعال انگیز طرز عمل کے صرف یه کیا که اسکے خلاف ایک عرضي بھیجي ' اور تا انتظار جواب درس بند رکھا - جب جواب میں دیر هوئي تو همنے مہتمم صاحب سے اسکي درخواست کي ' انھوں نے فرمایا که ناظم صاحب نے نہایت مجمل جواب دیا هے ' جسکي توضیح کي ضرورت هے ' وہ اسوقت نہیں هیں - اونکے آنے بعد اسکي توضیح هوسکیگي - میں اس درمیان میں سبق جاري کرنے کي زباني اجازت دیتا هوں -

اب آپکو اس واقعه پر مختلف حیثیتوں سے غور کرنا چاهیے - پہلا سوال یه هے که بخاري کے درس سے چند طلباء روکے گئے تھے - اس سے عام ناراضي کیوں پیدا هوئي ؟ اس کا جواب یه هے که یه حکم عام تھا اسلیے اس کا اثر عام طلبا پر پڑتا تھا - دارالعلوم میں بلکه تمام مدارس میں یه طریقه جاري هے که جو طلباء کسي خاص کتاب یا فن میں کمزور هوتے هیں ' یا اونکے اسباق چھوٹ جاتے هیں ' یا تیاري امتحان کا زمانه هوتا هے ' یا کسي مشہور یا صاحب فن عالم کي ذات سے فائدہ اوٹھانیکا موقع ملتا هے ' ایسي حالت میں اون طلبا کو مدرسین کے علاوہ دوسرے لوگوں سے درس حاصل کرنیکي ضرورت هوتي هے - اسلیے اس قسم کا حکم طلباء کیلیے ایک ایسي بندش تھي جس کا اثر اونکي عام علمي زندگي پر پڑسکتا تھا - چنانچه اس حکم کے بعد هي تمام طلبا کے خارجي اسباق بند هوگئے - یہي وجه هے که تمام طلباء نے اس حکم پر متفقه طور سے عام ناراضي ظاهر کي - بعض اساتذہ میں پارٹي فیلنگ کا ایسا شدید احساس پیدا هوگیا هے که وہ اپنا تمام وقت اسي مشغله میں صرف کرتے هیں ' جس کا نتیجه یهه هے که پہلے سے کتابوں کا مطالعه کرکے نہیں آتے ' درجه میں آکر اکثر اسي قسم کي گفتگو کرتے هیں ' جس کا مقصد یهه هوتا هے که همکو اپنا هم آواز بنائیں ' اسلیے همارا سخت تعلیمي نقصان هوتا هے ' اور همارے جذبات میں هیجان پیدا هوتا هے -

سکنڈ ماسٹر صاحب عموما اپنے وقت مقررہ پر تشریف نہیں لاتے ' جس سے روزانه تعلیم کا حرج هوتا هے ' اور انکے زیر تعلیم درجونکو مسلسل تعلیمي نقصان برداشت کرنا پڑتا هے -

علم ادب کا ذوق جو خصوصیات دارالعلوم میں هے ' کلیۃ مفقود هو گیا هے - عربي تحریر کي مشق کي طرف سے بالکل بے پروائي کیجاتي هے ' خطابت کي طرف مطلق توجه نہیں ' درجه اعلي کیلیے خاص ادب کا کورس مقرر هے ' یهه درجه صرف اسي فن کي تعلیم حاصل کرتا هے ' لیکن اوسکي حالت بھي عام درجوں سے کچھه ممتاز نہیں - اس سے ابتدائي اور متوسط درجوں کي تعلیم کا اندازہ کرلینا چاهیے -

علوم دینیه کي تعلیم نہایت معمولي پیمانے پر دیجاتي هے ' اساتذہ بجاے اهم اور نتیجه خیز باتوں کے رکیک اور دور از کار قصوں سے طلباء کے دلونکو مرعوب کرتے هیں ' اصولي مباحث کو چھوڑ کر طلباء میں جزئیات فقه کے متعلق لقب پیدا کرایا جاتا هے ' جو مقاصد دارالعلوم کے بالکل خلاف هے -

تحریر و تقریر کا کمال خصوصیات دارالعلوم میں هے ' لیکن اب اس کا کوئي سامان نہیں - مدت تک همکو عربي اخبارات و رسائل کے ذریعه سے اسکے تکمیل کا موقع ملتا تھا ' لیکن اب یه سامان بالکل مفقود هے - مجلس مکالمه چند دنوں سے کرائي جاتي هے ' لیکن اوسمیں نه تو همکو طرز تقریر بتایا جاتا هے ' اور نه همارے معلومات میں کسي قسم کے اضافه کي کوشش کیجاتي هے - جو اساتذہ اسمیں شریک هوتے هیں ' وہ عام سامعین کے طرح همارا بیان سنکر چلے جاتے هیں -

ادبي ذوق بڑھانیکے لیے هم نے بار بار خواهش ظاهر کي که همارا درس عربي زبان میں هو ' درجه تکمیل کے معلم اگرچه ایک زباندان عرب هیں ' تاهم هماري اس درخواست کي طرف توجه نہیں کیجاتي ' تعلیم بالکل کتابوں تک محدود هوگئي هے ' مجتهدانه تعلیم کي طرف کسیکو توجه نہیں - اس کا ایک طریقه یه تھا که مدرسین کسي خاص موضوع پر پہلے سے تیار هو کر آتے ' اور کم از کم هر مہینے میں اوس پر ایک لکچر دیتے ' پہلے هي سے اس طریق تعلیم کي داغ بیل پڑ چکي تھي ' مگر اب یهه طریقه بالکل مفقود هو گیا هے -

معتمد سابق کا یهه دستور تھا که وہ هر مہینے میں کسي نه علمي مسئله پر مجتهدانه لکچر دیتے تھے ' جو طلباء کے علاوہ مدرسین کي رهنمائي کا بھي کام دیتا تھا - همارے مستقبل اور طرز تعلیم کے متعلق مفید هدایات کرتے تھے جو همیشه مدرسین و طلباء کے پیش نظر رهتي تھیں - اب یه طریقه بالکل ناپید هوگیا هے -

# مولوي چراغ علي صاحب مرحوم المخاطب به نواب اعظم يار جنگ بهادر كي

لا جواب كتاب

## " كريٹكل اكسپوزيشن آف دي پاپولر جهاد "

كے اُردو ترجمه

# تحقيق الجهاد

مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب - پاني پتي مترجم " فلسفه تعليم " هربرٹ اسپنسر بر حكيم سيد شمس الله قادري - ايم - آر - اى - ايس - ايف - آر - ايچ - ايس - عالم آثار قديمه كا

## ريويو

عيسائي مصنفين اسلام پر هميشه سے يه اعتراض كرتے چلے آئے هيں كه " مذهب اسلام دنيا ميں به زور شمشير پهيلايا گيا هے " اسلامي تاريخ ميں جو واقعات - غزوات - سرايا اور بعوث كے نام سے مشهور هيں اِن كو يه لوگ كچهه ايسي رنگ آميزي و ملمع سازي سے بيان كرتے هيں ' جس بنا پر يه مشهور هوگيا هے كه باني اسلام اور اِن كے اتباع نے " ايک هاتهه ميں تلوار اور دوسرے ميں قرآن ليكر مذهب اسلام كي اشاعت كي " - مسئله جهاد كے ساتهه غلامي و تسري وغيره پر بهي عيسائي دنيا كي طرف سے اعتراضات هوا كرتے هيں ' جن كي ترديد هميشه مسلمانوں كي طرف سے هوتي رهي هے - هندوستان كي مسلمه مشتركه زبان اُردو ميں بهي اس موضوع پر متعدد اصحاب تصنيف و تاليف در چكے هيں - مثلاً مولوي رحمت الله مرحوم - مولوي آل حسن مرحوم - مولوي عنايت رسول مرحوم - هندوستان ميں مشهور مناظر گذرے هيں - فخر قوم سر سيد احمد خان مرحوم نے بهي عيسائيوں كے اعتراضات كے نهايت عالمانه و محققانه جوابات ديے هيں - اعظم يار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم نے بهي مذهب اسلام كي حمايت ميں هميشه بے مثل كتب و رسائل تاليف كئے هيں - اِن سب مصنفين كي كتابيں بجائے خود نهايت عمده اور بهت قدر كے قابل هيں - مگر " هر گلے را رنگ و بوے ديگر است " مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي تحرير ميں ايک تو يه خصوصيت هے كه طرز ادا نهايت ساده اور طريقه استدلال نهايت مستحكم هوتا هے - دوسرے ان سے پہلے به ظاهر اسي مصنف نے مسئله جهاد پر كوئي مستقل كتاب نهيں لكهي - سر سيد مرحوم كي تفسير القرآن جلد چهارم ميں اگرچه غزوات كا ذكر بهت كچهه هے ' مگر وه محض نوٹ هيں جو تفسير كي جلدوں ميں محسوب اور شامل هيں - سنه ۱۸۸۵ع ميں مولوي چراغ علي صاحب نے خاص اسي موضوع پر مندرجه عنوان مستقل كتاب تصنيف كي - اسكے تين حصه هيں :

( ۱ ) حصه اول ميں مقدمه مصنف هے جس ميں وه تمام وجوه و اسباب درج هيں جنهوں نے جناب رسالت مآب اور آن كے اصحاب كو لڑائيوں پر مجبور كيا - اس كے ضمن ميں مسلمانوں كي ابتدائي تاريخ اور مشركين عرب كے مظالم كو مفصل بيان كيا هے ' جن كي مدافعت كے لئے مسلمان تلوار آٹهانے پر مجبور هوے - اس كے بعد اشاعت اسلام كے واقعات بيان كئے هيں - اسلام كي تعليم اور تمدن پر گهري نظر ڈالي هے - اوامر و نواهي خصوصاً مسئله جهاد كے فلسفه كو سمجهايا هے اور يه نتيجه نكالا هے كه مذهب اسلام اصول انصاف اور قوانين فطرت كے مطابق هے ' اسلئے آساني كے ساتهه لوگوں كے دلنشيں اور دنيا ميں مروج هوا - يه مقدمه ( ۱۲۸ ) صفحات كا هے -

( ۲ ) حصه دوم - مقدمه كے بعد اصل كتاب شروع هوتي هے - جس ميں تمام غزوات كے حالات درج هيں - قرآن ' حديث ' فقه اور تاريخ كے نا قابل ترديد حوالوں سے ثابت كرديا هے كه باني اسلام كي تمام لڑائياں دفاعي تهيں - اشاعت اسلام ميں آپنے كبهي جبر و اكراه سے كام نهيں ليا - اسيران جنگ كے متعلق يوروپين مورخوں كي افترا پردازيوں كي قلعي كهولدي هے اور پورے طور پر ثابت كرديا هے كه آنحضرت نے اسيران جنگ كے ساتهه نهايت رحيمانه و منصفانه برتاؤ كيا -

(۳) - حصه سوم ميں تين ضميمه هيں - پہلے ضميمه ميں جهد - جهاد كي صرفي - نحوي اور فقهي قواعد سے تحقيق كركے يه ثابت كيا هے كه قرآن مجيد ميں يه الفاظ بمعني جنگ و جدل استعمال نهيں هوئے - دوسرے ضميمه ميں لونڈي غلام اور حرم بنانے كي ترديد كي هے - تيسرے ضميمه ميں ان آيات كلام مجيد كے حوالے درج هيں جن ميں دفاعي لڑائيوں كا ذكر وارد هوا هے - ان مباحث كے ذيل ميں علامه مصنف نے تاريخ ' تفسير ' اور فقه كے اكثر مسائل حل كئے هيں - مثلاً قبائل عرب كے انساب و مواطن كي تحقيق - رجم و رجوم كي لغوي تشريح ' بنو نضير ' بنو قريظ اور دوسرے يهوديوں كے قتل كي فرضي داستانيں ' غزوه خندق كے متعلق نعيم بن مسعود كي تقرير پر بحث ' جنگ بدر كے اسباب ' تعدد زوجات ' غلامي تسري كے مباحث خاص طور پر پڑهنے كے قابل هيں - ريحانه - ماريه قبطه اور بي بي زينب كے حالات پر روشني ڈالي هے - غرض كه يه كتاب مسئله جهاد اور اسكے متعلقات پر اس خوبي سے لكهي گئي هے جس كي مثال نهيں مل سكتي -

اس كتاب كے پبليشر مولوي عبد الله خاں صاحب كے نام سے علم دوست اصحاب بخوبي واقف هيں جنهوں نے گلشن هند اور مآثر الكرام جيسي عمده لٹريري كتابيں اور اعظم الكلام في ارتقاء الاسلام " - اور " تحقيق الجهاد " جيسي عالمانه اور مذهبي كتابيں شايع كر كے ملک و قوم كي عظيم الشان علمي خدمت انجام دي هے - خان صاحب موصوف نے اس كتاب " تحقيق الجهاد " كو بصرف زر كثير شايع كر كے اسلامي لٹريچر ميں ايک قابل قدر اضافه كيا هے -

مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي كا نام نامي ترجمه كي خوبي و عمدگي كے ليے ايک قابل اطمينان ضمانت هے - فاضل مترجم نے جا بجا نهايت عمده اور قيمتي نوٹ بهي لكهے هيں ' اور اس كے بے مثل هونيكا مزيد استحكام اور وثوق يه هے كه يه ترجمه عالي جناب شمس العلما مولانا الطاف حسين صاحب پاني پتي كي نظر سے گذرا اور ان كي اصلاح سے مزين هوا هے -

خود پبليشر يعني مولوي عبد الله خاں صاحب نے بهي خاص طور پر نهايت توجه و اهتمام كے ساتهه اس كي تهذيب و ترتيب كي هے - مصنف مرحوم نے انگريزي ميں جو حوالے ديے تهے خان صاحب موصوف نے آن كے صفحات بهي بتائے هيں تا كه تلاش كرنيوالے كو آساني هو ' اور خود دوسرے حوالے تلاشكر كے بكثرت اضافه كر ديے تاكه مصنف كے بيان كو مزيد تقويت و تائيد هو - انگريزي ميں آيات قرآن كا فقط ترجمه تها ' خان صاحب نے ترجمه ميں اصل و متن كو جمع كرديا ' اور نصف كالم ميں اصل آيت لكهه كر مقابل ميں اس كا فصيح و صحيح اردو ترجمه لكها هے - انگريزي سے عربي اسماء و اعلام كے نقل هونے ميں جس قدر دشوارياں هيں اس كو صرف علمي مذاق ركهنے والے سمجهه سكتے هيں - خان صاحب نے نهايت قابليت و محنت كے ساتهه سيڈروں عربي كتابوں كي مدد سے ان مشكلات كو بهي حل كيا - غرضكه آپنے اس كتاب كي تصحيح و تحشي ميں نهايت جانكاهي اور عرق ريزي اور كمال تحقيق و تدقيق سے كام ليا هے ' اور حيرت انگيز بات يه هے كه يورپ ميں جو كام بڑي بڑي جماعتوں كے هاتهه سے هوتا هے وه انهوں نے تن تنها انجام ديا ' جسكے لئے وه مبارک باد اور شكريه كے مستحق هيں ' اور حقيقت يه هے كه كتب خانۂ آصفيه كا ايسا عظيم الشان بے مثل اور نادر خزانه كتب اگر موجود نه هوتا تو يه مرحله كسي طرح طے هونا ممكن نه تها -

اب پبلک كو اس لاجواب كتاب كي خريداري كر كے قدر داني و امداد كرني چاهيے تاكه خانصاحب موصوف كو دوسري مفيد كتابوں كے شايع كرنے كا آيندہ حوصله هو سكے - صرف مولوي چراغ علي صاحب مرحوم كي بے مثل اور قابل قدر ( ۴۵ ) چهوٹي اور بڑي مذهبي كتب و رسائل قابل اشاعت موجود هيں -

اس كتاب كے شروع ميں مولانا عبد الحق صاحب بي - اے علیگ كا مختصر مگر دلچسپ و مفيد مقدمه شامل هے ' اور اس كے علاوه اصل كتاب كے ( ۴۱۲ ) صفحات هيں ' اور نهايت عمدگي سے مطبع رفاه عام لاهور ميں چهپي - اس كے قابل قدر خوبيوں كے مقابله ميں نهايت كم يعني فقط (۳) روپيه علاوه محصول ڈاک مقرر هے - اور كتب خانۂ آصفيه حيدر آباد دكن سے مولوي عبد الله خاں صاحب كے پته سے مل سكتي هے *

**المشتهر عبد الله خاں بک سيلر اينڈ پبليشر كتب خانه آصفيه حيدر آباد دكن**

کیے ھیں' ھم یہ نہیں بتا سکتے کہ قوم اور ارکان او اس کا اعتراف ھے یا نہیں' لیکن انھوں نے ھماري جو علمي خدمت کي ھے ھم اوس احسان سے سبـ نہیں آٹھا سکتے' لیکن اوس کے اظہار کیلیے انکي تشریف آوري پر ھم نے انکا جو استقبال کیا' اور انکے احترام میں جو پارٹي دي' اوسکو جناب ناظم صاحب نے نہایت ناگواري کے ساتھہ دیکھا - بلـکہ یہ پہلا موقع ھے جس نے ناظم صاحب کے دلمیں ھماري طرف سے مخاصمانہ خیالات پیدا کیے' اور آسي دن سے ناظم صاحب کي سخت کلامي اور ذلت آمیز برتاؤ کي ابتداء ھوئي - اسلیے جناب کو سب سے پہلے اس مسئلہ پر غور کرلینا چاھیے کہ کیا یہ استقبال ھمارے طرز عمل کے خلاف تھا؟ انتظامي' قانوني' تمدني' کسي حیثیت سے نا موزوں تھا' کیا یہ دارالعلوم کے عام طرز عمل کے خلاف تھا؟

پہلے سوال کا جواب خود ھمارے طرز عمل سے ملسکتا ھے' دارالعلوم میں جب مولانا شبلي کے استعـفاء کي خبر مشہور ھوئي' اوس وقت ھـم نے جلسہ کرکے بذریعہ تار درخواست کي کہ وہ استعفاء واپس لیں' بالاخر جب استعفاء منظور ھوا' تو ھم نے اظہار افسوس کا جلسہ کیا' اور اخبارات میں اسکي رپورٹ شائع کي' مولانا شبلي کے منصب میں اضافـہ ھوا' تو ھم نے اظـہار خوشي میں ایک جلسہ کیا' اکثـر ان جلسوں کے پریسیڈنٹ جناب مہتمم صاحب تھے -

ان واقعات سے ثابت ھوتا ھے' کہ طلباء کو ابتدا ھي سے مولانا شبلي کے ساتھہ عقیدتمندي ھے' اور اونکے اس استقبال میں بھي اس قدیم عقیدتمندي کا اظـہار کیا گیا - مولانا شبلي کے آنر میں جو پارٹي دیگئي' اسمیں مہتمم صاحب تمام مدرسین اور اکثر ارکان مثـلاً ( مولوي عبد الحي صاحب' مولوي اظہر علي صاحب' مسٹر نسیم صاحب اور خود مسٹر نسیم صاحب نے اسکي صـدارت فرمائي ) شریک تھے' جس سے ثابت ھوتا ھے کہ طلباء کي یہ روش انتظامي اور قانوني حیثیت سے قابل اعتراض نہ تھي - دوسرے سوال کا جواب بھي صاف ھے' جس شخص نے اپني عمر کا بہترین حصہ ھماري علمي خدمت اور دارالعلوم کي ترقي میں صرف کردیا ھو' جس شخص نے بعد استعفاء بھي ھماري خدمت کرنیکا وعدہ کیا ھو' کیا وہ ھماري اس اظـہار عقیدتمندي کا مستحق نہ تھا؟

( مسلسل شکایات کا آخري نتیجہ )

ھمنے ان تمام مظالم کو اگرچہ نہایت صبر و تحمل کے ساتھہ برداشت کیا' تاھم ھر موقع پر نہایت آزادي کے ساتھہ ان احکام کي نا موزونیت ثابت کي' ان زیادتیوں پر ناراضي ظاھر کي' ان کو نظام دار العلوم کے مخالف ثابت کرنیکي کوشش کي' جسکا مخالف نتیجہ یہ ھوا کہ جن طلبا نے ان موقعوں پر عام طلبا کي وکالت کا فرض ادا کیا تھا' وہ جناب ناظم صاحب کي نگاہ میں کھٹکنے لگے' اور واقعات کي پیچیدگي نے ھمکو خود یہ یقین دلا دیا کہ معاملات کو اسي غرض سے اسقدر طول دیا جاتا ھے کہ نمایاں اور پر جوش اور سریع الانفعال طلباء کا پیمانۂ صبر لبریـز ھوجائے' اور اونکي کوششوں کو کسیطرح قانون کے تحت میں لاکر ارنکا نام خـارج کردیا جائے - مولوي محمد حسن طالبعلم درجۂ تکمیل اس قسم کے طلبا میں امتیاز خاص رکھتے تھے - طلباء غیر مستطیع سے معاھدہ لینے کا جو حکم صـادر ھوا تھا اوسکـي مخالفت میں ارنھوں نے نمایاں حصہ لیا تھا - بخاري کے درس میں ارنھوں نے شرکت کي تھي' اور اوسکي زیارت پر خاص طور سے ناراضي ظاھر کي تھي' مولود کے معاملے میں بھي ارنھوں نے نہایت کوشش کي تھي' درجۂ انٹرنس کے کھلنے سے خود ارنکي انگریزي تعلیم کے گھنٹے لے لیے گئے تھے' جنکے واپس دلانے کیلیے وہ مدت سے کوشاں تھے - اب جبکہ سالانہ امتحان کا زمانہ قریب آتا جاتا تھا' انھوں نے مہتمم صاحب کي خدمت میں ایک عرضي دي جسکا مقصد یہ تھا کہ اگر امتحان انگریزي میں طلباے درجۂ اعلی کي شرکت ضروري ھو تو ارنکو اسکي تیاري کا موقع ملنا چاھیے' ورنہ اسکا قطعي فیصلہ ھونا چاھیے - مہتمم صاحب نے آٹھہ روز تک اسکا کوئي جواب نہیں دیا' آخري مرتبہ ارنھوں نے اسکا جواب مانگا' اور اس افسوس ناک طرز عمل کیطرف توجہ دلائي کہ طلبا کي درخواستوں کے جواب میں غیر معمولي تعویق وتساھل سے کام لیا جاتا ھے' ارنھوں نے مثال کے طور پر بخاري کے درس' اور مولود کے معاملہ کو پیش کیا جنکا ابتک کوئي فیصلہ نہیں ھوا - انھوں نے یہ بھي کہا کہ فرنگي محل کے مولود و دعوت کي شرکت کیلیے مدرسہ چار گھنٹے کیلیے بند کردیا گیا' اور خود ھمکو مولود کي اجازت دینے میں اسقدر لیت و لعل کیا جاتا ھے - ارنکے اس اصرار اور آزادي پر مہتمم صاحب کو غصہ آگیا' اور ارنھوں نے ارنکو ناقابـل برداشت گالیاں دیں - طالب علم مذکور نے بھي اس طرز خطاب کا کسي قدر غصہ آمیز لہجے میں جواب دیا - مہتمم صاحب نے ناظم صاحب کي خدمت میں رپورٹ کي اور ارنکا نام خارج کردیا گیا - ھم طلبا کو متعدد وجوہ کي بناپر یہ سزا سخت معلوم ھوئي: مولوي محمد حسن متعدد حیثیتوں سے طلباے دار العلوم میں ممتاز خیال کیے جاتے ھیں - تقریر کرنیکا ارنمیں خاص طور پر ملکہ پیدا ھوگیا تھا' ارنکي تعلیم ختم کرنیکا زمانہ قریب تھا' ارنکي سزا کا یہ طریقہ بھي ھوسکتا تھا کہ ارنکا وظیفہ بنـد کردیا جاتا' اسکے ساتھہ بدگمـاني بھي ھوئي کہ نمایاں طلبا کے اخـراج کي جو فکریں ھو رھي تھیں اس واقعہ میں ارنـکا کافي اثـر موجود ھے - تاھـم ھمنے ابتـک اسکے متعلق خود کوئي کارروائي نہیں کي - سب سے پہلے طالب علم مذکور نے خود مہتمم صاحب کي خدمتمیں اپنے اخراج نام کے بعد درخواست دي جو نا منظور ھوئي - ارنھوں نے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیـل کیا جسکو ارنھوں نے قبـول نہیں کیا - متعدد مدرسین نے بھي ناظم صاحب اور پرنسپل صاحب کي خدمت میں ارنکے نام داخل کرنیکي سفارشیں کیں' وہ بھي بے اثر رھیں - اب ھم تمام طلبا نے وجوہ بالا کي بنا پر مہتمم صاحب کي خدمت میں متفقہ درخواست دي' جسکا جواب ارنھوں نے یہ دیا کہ " میں اپنے فیصلہ پر نظر ثاني نہیں کرسکتا " ھمنے ناظم صاحب کي خدمت میں اسکا اپیل کیا - لیکن دو تین روز تک اسکا جواب نہیں دیا' یہ انتظار شاق گذر رھا تھا' اسلیے چند طلبا نے ناظم صاحب کے دفتر میں جاکر اسکا جواب طلب کیا' ارنھوں نے طلبا کے ساتھہ نہایت سخت کلامي کي' اور ارنکو اپنے کمرے سے نکلوا دیا' جسکے بعد ھم سب طلبا نے اسٹرائـک کردي -

اسٹرائک کے بعد جو واقعات پیش آے وہ بھي کچھہ کم اشتعال انگیز نہ تھے - اسٹرائک کے روکنے کیلیے سب سے پہلا جبري طریقہ یہ اختیار کیا گیا کہ کھانا بند کردیا گیا' اور باورچي خانہ ابتک بند ھے - شام کے وقت چند ارکان جمع ھوے' جنھوں نے سرسري طور پر ھمارے عذرات سنے اور حکم دیا کہ اگر تمنے کل تک درس کي شرکت نہ کي تو تمہارا نام خارج کردیا جائیگا' دوسرے روز ایک تحقیقاتي کمیشن بٹھانے کیلیے چند ارکان کا نام پیش کیا گیا - طلباء چونکہ غیر جانبدار کمیشن چاھتے تھے انھوں نے اسکو نامنظور کیا' اسپر ارنکو دھمکي دیگئي کہ پولیس کے ذریعہ سے ارنکو نکلوا دیا جائیگا -

غیر مستطیع طلباء کے والدین کے نام خطوط جاري کیے گئے کہ اگر ارنھوں نے ان طلبا کو نـہ روکا تو انکے وظائف بنـد کردیے جائینگے -

عام طور پر یہ خیال پھیـلایا گیا کہ اسٹرائـک پولیٹـکل آزادي اور اوسکي روک تھام کا نتیجہ ھے

15

# جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نهوگی

— * —

**اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بهرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو**

## ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفــریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بھي سستي هے - یــه کتاب خرید کر گویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري ( کتبخانه ) کو مول لے لیا -

— * —

**هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه**

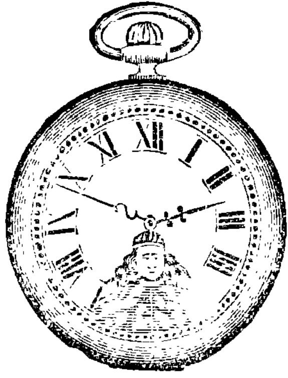
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسي اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمري' و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بهر کے اخبارات کي فهرست ' اُنکي قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بهي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکري ' کتا وغیره جانورونکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر ( جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے ) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکھي هیں آج هي وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسي معلومات آجتــک کہیں دیکھي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان ( روبي واقع ملک برهما ) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکي درسگاهیں دخاني جهاز اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل حوائج لوازمه وغیــره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه ) طرز تحریر ایسي دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

## تصویر دار گهڑي

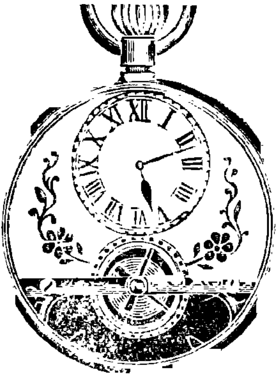
**گارنــٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے**



ولایت والوں نے بهي کمال کر دکھایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هوجاتي هے - ڈائل چیني کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

## آٹهه روزه واچ

**گارنــٹی ۸ سال قیمت ٦ چهه روپیه**



اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے نه کبهی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــري نهــایت خوبصــورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بندهسکتي هے مع تسمه چرمي قیمت سات روپے

## بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئي هیں - نه دیا سلائي بضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسي موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطریسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے آٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبي معلوم هوگی -



قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونــکي زنجیرین وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنــما مل سکتي هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منــگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منــگوا لیجے -

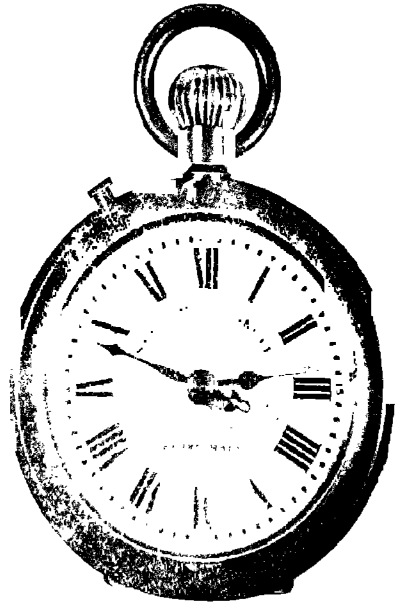
**منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلــوے**

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

# خریداران الہـــلال کے لئے

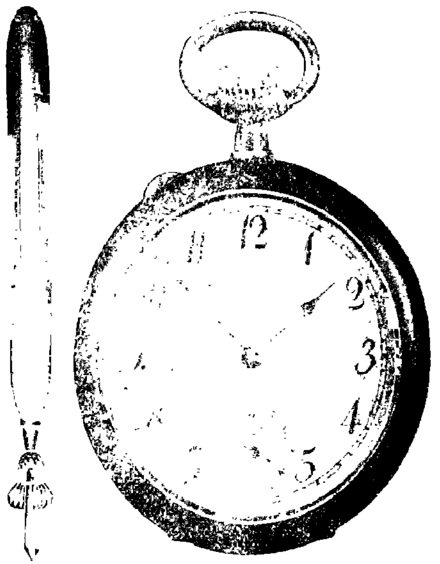
## خـــاص رعایت

یہ گھـڑیاں سوئیس واچ کمپنی کے یہاں اسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھي گئي هے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے هے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي هے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -



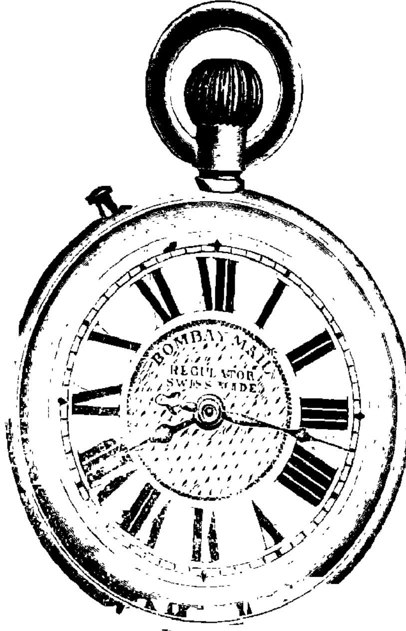
سستم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -



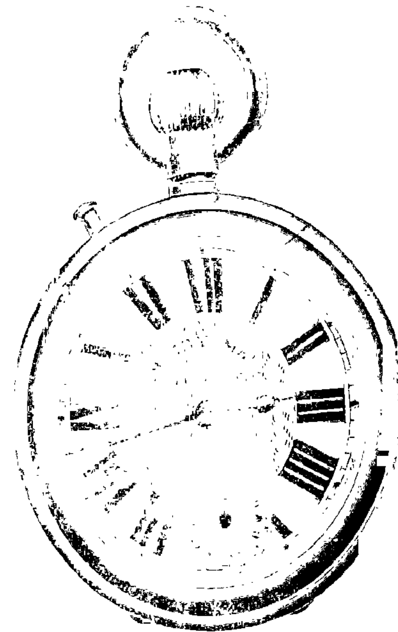
آربانـہ اکسـٹرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنـہري سرلین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هاند اکشن - متّل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هاند - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلي قیمت ۶ - روپیہ ۶ - آنـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۶ - آنہ




بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ -



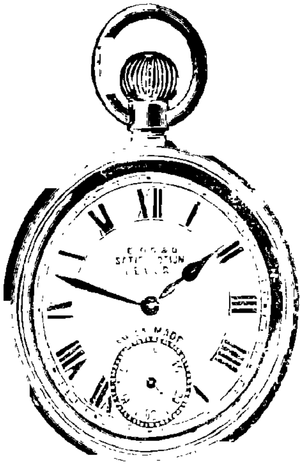
بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے کہ سکنڈ کي سوئیاں زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیـہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

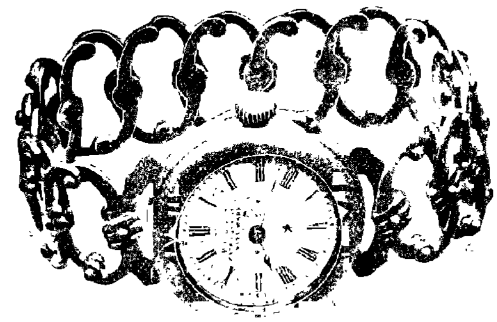
جن فرمایشوں میں الہـلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -





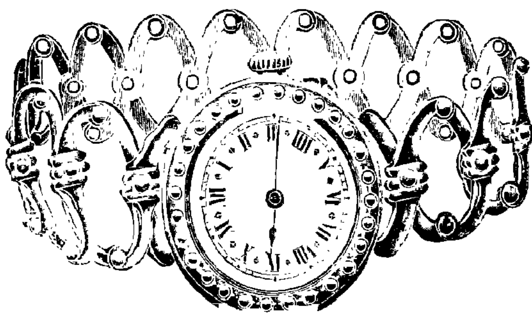
یہ گھڑي نہایت عمـدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۹ - آنہ -



متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنب باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنـہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -



متّل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مرو منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈست مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس، بـزل ست اور مصنوعي جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنب باک -

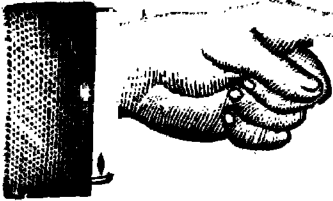
بالکل نمبر ۶ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیـہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

**المشتهـر کے - بی محمد سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ۱۷۰ ک 1 کلکتـہ**

[ 1 ]

# جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یہ سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمہ کے مرض کي حالت ناگفتہ بہ هے - تکلیف دمہ سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پھولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے ! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے کہ اس لا علاج مرض کا بازاري ادویہ زیادہ تر نشیلي اجزاء دھتورہ - بھنگ - بلاڈونا ' پوٹاسرایي ' اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائدہ هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمہ کي دوا انمول جوهر هے - یہ صرف هماري هي بات نہیں هے - بلکہ هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکراسکے مداح هیں - آپنے بہت کچھہ خرچ کیا هوگا - ایک مرتبہ اسکو بھي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بھیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیہ ۴ آنہ محصول ۵ پانچ آنہ -

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

[ 3 ]




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تہذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تھي تو تیل - چربي - مسکہ - گھي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجھا جاتا تھا مگر تہذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چھانٹ کي تو تیلوں کو پھولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایاگیا اور ایک عرصہ تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلدادہ رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانہ میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتھہ فائدے کا بھي جویاں هے بنابریں هم نے سالہا سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نہ صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکہ موجودہ سائنٹیفک تحقیقات سے بھي جسکے بغیر آج مہذب دنیا کا کوئي کام چل نہیں سکتا - یہ تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیاگیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گھنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هوتے درد سر' نزلہ ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نہایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نہ تو سردي سے جمتا هے اور نہ عرصہ تک رکھنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشی ۱۰ آنہ علاوہ محصولڈاک -

# مسیح انٹی ملیریا مکسچر
# اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان میں نہ معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یہ بھي هے کہ ان مقامات میں نہ تو دوا خانے هیں اور نہ ڈاکٹر' اور نہ کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گھر بیٹھے بلا طبي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق اللہ کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالہا سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعہ اشتہارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکہ اسکے فوائد کا پورا اندازہ هوجاے - مقام مسرت هے کہ خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتھہ کہہ سکتے هیں کہ همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پھرکر آنے والا بخار - اور وہ بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بھي لاحق هو' یا وہ بخار' جسمیں متلي اور قے بھي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بھي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتھہ گلٹیاں بھي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجہ سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بھي استعمال کیجاے تو بھوک بڑھ جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجہ سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکی آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نہ آتا هو اور هاتھہ پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نہ چاهتا هو - کھانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یہ تمام شکایتیں بھي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیہ - چار آنہ
چھوٹی بوتل بارہ - آنہ

پرچہ ترکیب استعمال بوتل کے همراہ ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۱ ور رجسٹرڈ لٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹولہ اسٹریٹ - کلکتہ

[ 24 ]

# یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یہ دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنہوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجہ سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وہ مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والیکو نہایت مفید هے نہ عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بھي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائدہ دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیہ علاوہ محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانہ میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یہ گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کھو دیتي هے' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئی هے - پندرہ دن کے استعمال میں بالکل زائل هوجاتي هے -

قیمت فی ڈبہ ۳ روپیہ آٹھہ آنہ علاوہ محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل ' دماغ ' معدہ ' جگر ' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نہایت موثر - اور تسخیر معدہ کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیادہ تفصیل کي ضرورت نہیں هے - قیمت فی ڈبہ ۵ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویہ زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں

پرچہ ترکیب همراہ ادویہ - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکہ چوتھائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حوالہ ضرور دیں - فرمایش اس پتہ سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگلہ افضل گنج - حیدر آباد دکن

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

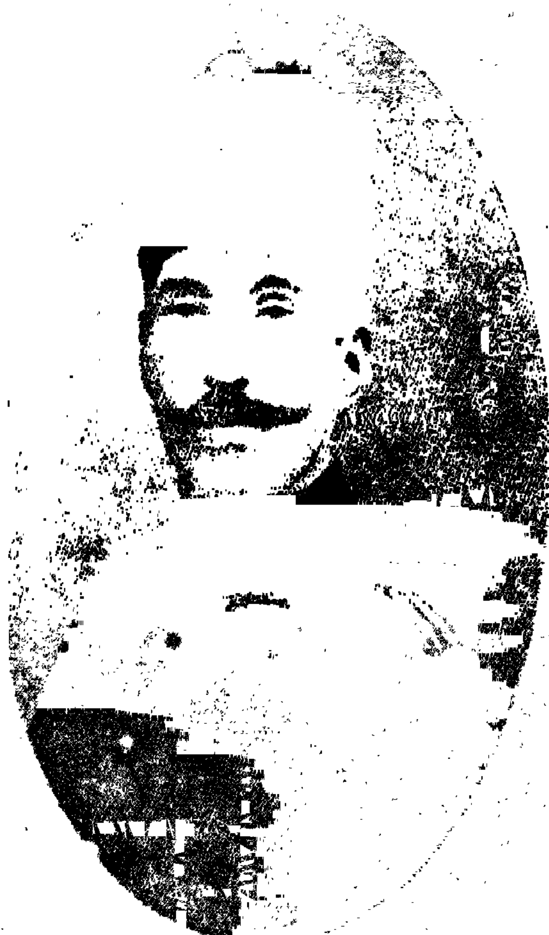
قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

جلد ٤ | کلکتہ : چہارشنبہ ٤ جمادی الاول ۱۳۳۲ ہجری | نمبر ۱۳

Calcutta: Wednesday, Aprail 1 1914.








## ادرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یه کمپني نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹهي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپني امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے :—

( ۱ ) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ ( یعنے سپاري تراش ) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئی بات نهیں -

( ۲ ) یه کمپني آپکو ۵[illegible] روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا سهل هے -

( ۳ ) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگی جس سے موزه اور گنجي دونوں تیار کي جا سکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یه کمپني آپکي بنائي هوئی چیزوں کے خرید نے کي ذمه داري لیتي هے -

( ۵ ) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روا نه کیا اور اُسی دن روپے بهی مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري ( کلکته ) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

لي - گووند راؤ پلیڈر - ( بلاري ) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - ( ندیا ) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

## شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجهے اس باتکے کهنے میں کوئی تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکها هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکهه سکتا هے -

## چند مشهور اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج استریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - محنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اِس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

**ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج استریٹ کلکته**

الهلال

٤ جمادی الاول ١٣٣٢ هجری

# مدارس اسلاميه

## نـــدوة العلماء !

### مـــاضي و حـــال

### ( ٨ )

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

**( استبداد و افساد کار کا نتيجه )**

ان تغيرات مفسده و بدعات منكرهٔ سئيه کا نتيجه يه نكلا كه ندوة العلما سے روح عمل و اصلاح بالكل مفقود هوگئی' اور جيسا كه يه مفسدين مضلين چاهتے تهے' وه محض چنـد آدميوں کا ايک خانه ساز كهلونا بنكر رهگيا - پبلک اسكے نام كو عزت کے كانوں سے سنتي تهي ' لوگ اسكے مقاصد كو ياد كر کے اس سے حسن ظن ركهتے تهے' ارباب فكر و صلاح سمجهتے تهے كه وه اصلاح ديني کا تمام عـالم اسلامي ميں ايک هی عملي کام هے - حتی كه قسطنطنيه كي مشيخت اسلاميه اُسكے حالات تحقيق كرتي تهي ' اور رسيد رشيد رضا اپنے تمام مقاصد اصلاح كيليے اسكو ايک اُسوهٔ حسنه بتلا تا تها' ليكن جبكه يه سب كچهه سمجها جاتا تها اور كها جاتا تها ' تو عين اسي وقت خود ندوه کے ارباب حل و عقد کا يه حـال تها كه اصلاح کے نام پر تبرا بهيجتے تهے' اور انكے نفوس مفسده سے بڑهكر دنيا ميں كوئي گروه اصلاح و دعوة کے عمل صالح اور اقدام صحيح کا الدالخصام دشمن نه تها ! فسبحان الذي هو اسعد و اشقي !

قبله گم شد ' محتسب ميخانه را آباد كن !

متضاد صورتوں اور متخالف حقيقتوں کا شايد هي كوئي ايسا تمسخر انگيز اجتماع هوگا جيسا كه بدبخت ندوة العلما تها ! تهوڑي دير كيليے اس منظر کا تصور كرو ! ايک طرف تو ندوه كي ظاهري مصلحانه صورت تهي ' جسكي زبان پر هر دم اصلاح اور عمل کا ورد جاري تها - اسكي صدائيں قسطنطنيه تک پهنچتي تهيں ' اور قاهره کے اندر اسكي تقليد ميں ايک نئي بنياد ڈالي جا رهي تهي - اُسكے جلسے هوتے تهے اور اسكے سب سے بڑے کام يعنے دار العلوم کا سكريٹري مسئلۂ اصلاح تعليم اور اجتماع نتائج قديم و جديد پر تقرير كرتا تها - لوگ سنتے تهے اور آمال اصلاح و قرب حصول نتائج کے تصور سے خوش هوتے تهے - اسكے بعد بعض اُن فارغ التحصيل طلبـا كي صورتيں تهيں جو دارالعلوم کے اولين دور کے نتائج قائمه هيں' اور جو اپني ممتاز خصوصيات کے اندر لوگونكے ليے ايک دعوت جالب اور پيغام جاذب تهے -

ليكن دوسري طرف جب ظواهر و صور کا پرده اُٹهتا تها اور خود ندوه کا باطن سامنے آتا تها ' تو اُسكي جماعت حل و عقد اپنے تمام آلات مفسده اور اسلحۂ باطله کے ساتهه جلوه فروش هوتي تهي - اور ان نبرد آزمايان فضيلت و تقدس ميں کا هر مجاهد فخر كرتا تها كه اسكي سيف غزاء جهل نے " اصلاح و عمل " كي كسي نه كسي ايک هستي كو عين اسكي پيدايش کے وقت ضرور هي خاک و خون ميں تڑپايا هے ! !

آفتے بود ايں شكار افگن كزين صحرا گذشت !

ايسا هونا ناگزير تها كيونكه جماعۂ مفسدين نے انهی مقاصد كيليے ندوه ميں جماعت اور جمهور كي شركت کا موقعه نكالديا' اور اسكي مجلس انتظاميه كو اس خود مختارانه اسلوب پر ڈالديا 'جسكے بعد سوا چند خاص مذاق اور عقيدے کے لوگوں کے اور كوئي گروه اسميں شريک هي نهيں هوسكتا تها - اب جو كچهه تها ' وه انهي لوگوں کے هاتهه ميں تها - ارباب فكر و اصلاح ابتدا هي سے قليل و مغلوب تهے' اور نئي شركت كي راهيں بالكل بند كردي گئي تهيں -

يه جب هي هوتا جب جلسۂ عـام ميں انتخـاب هوتا اور مسلمانوں كي راے عام كو اسميں دخل ديا جاتا' ليكن اسكي قيد اڑا دي گئي تهي ' اور " جلسۂ خاص " کے نام سے ايک اموي تخت گاه دمشق بنا ليا گيا تها' جو جو كچهه چاهتا تها چشم زدن ميں كرلے سكتا تها -

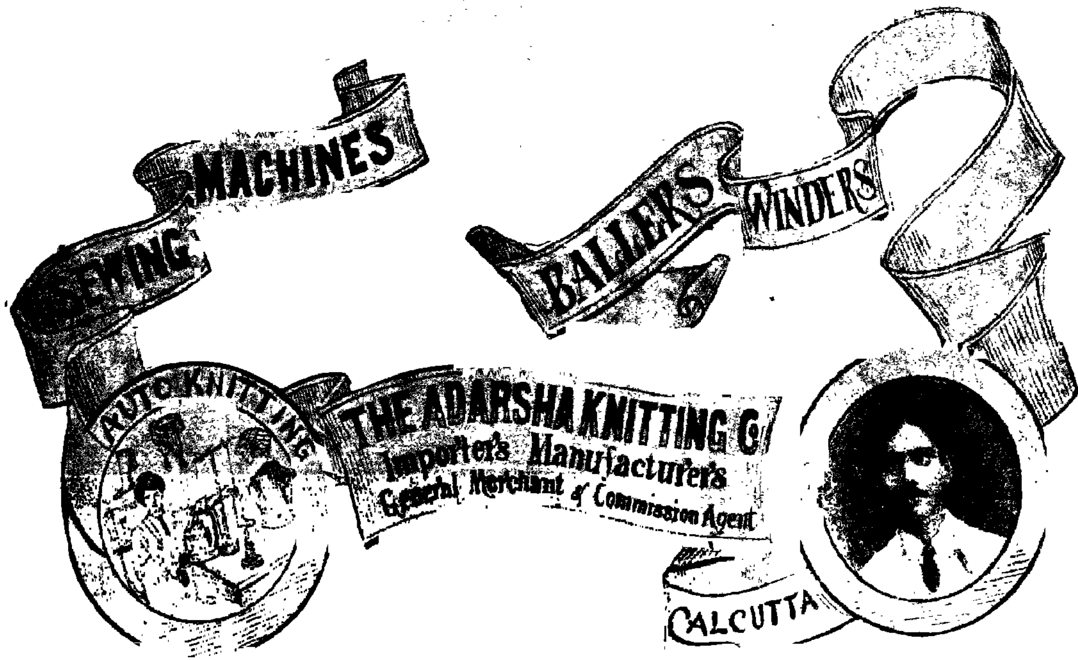
پس ضرور تها كه صرف چند آدميوں كي اكثريت قابض هوجاے ' اور وه جو كچهه چاهے پاس كرالے ' يا اصـلاح اور عمل کے جس کام كو روكنا چاهے روك دے - جب " قواعد " اور " قانون " كو اسطرح چند لوگوں نے شكست ديدي تهي ' تو اب قانون خود انـكا دماغ تها ' اور قاعده کے معني ايک جتهے کے تهے جو ايسے موقعوں كيليے بنا ليا جاتا تها -

سب سے بڑي نا جائز طاقت جو اس " حزب الافساد " کے هاتهه آگئي ' وه يه تهي كه " جلسه انتظاميه " کے ممبروں کے انتخاب اور شركت کے مسئله پر قابض هوگئے ' اور اس طرح كاردان ' روشن خيال ' اور اصلاح طلب لوگوں كي شركت کا دروازه بند كرديا گيا -

**( اركان مجلس انتظاميه )**

مجلس انتظاميه کے اركان ميں بلا شبه متعدد اشخاص اصلاح كو پسند كرنے والے اور استبداد و مطلق العناني کے مخالف تهے اور هيں - ميں سمجهتا هوں كه پنجـاب کے اكثر ممبروں کا يهي حال هے - خود مقامي ممبروں ميں بهي بعض اشخاص مستبدين و مفسدين كي كار روائيوں کے هميشه مخالف رهے' اور اس طرح ممكن تها كه آهسته آهسته خود اندر هي سے اصلاح کا سامان پيدا هوجاتا - ليكن چند اسباب ايسے پيدا هوگئے جنكي وجه سے " حزب الافساد " هميشه نشو و نما پاتا رها -

سب سے اول تو ميں افسوس کے ساتهه اسكا سبب مولانا شبلي كي كمزوري خيال كرونگا ' كيونكه وهي ايک شخص تهے جو سب سے زياده ان كاموں کا درد ركهتے تهے' اور ضرور تها كه وهی سب سے زياده كمزوري اور عدم استعمال وسائل كار کے جوابده بهي هوں - انهوں نے نه تو كبهی اپني پوري قوت کا استعمال كيا ' اور نه وه وسائل اختيار كيے جنسے ندوه كي مجلس انتظامي کے اندر هي ايک قوي حزب الاصلاح پيدا هوجاتي - جو لوگ عمده خيالات ركهتے تهے نه تو انسے




## ادرشہ نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یہ کمپنی نہیں چاھتي ہے کہ ھندوستان کي مستورات بیکار بیٹھي رھیں اور ملک کي ترقي میں حصہ نہ لیں لھذا یہ کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي ہے : —

( ۱ ) یہ کمپني آپکو ۱۲ روپیہ میں بٹل کٹنگ ( یعنے سپاري تراش ) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیہ روزانہ حاصل کرنا کوئی بات نہیں -

( ۲ ) یہ کمپني آپکو ۱۵۵ روپیہ میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیہ حاصل کرنا سھیل ہے -

( ۳ ) یہ کمپني ۶۰۰ روپیہ میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزہ اور گنجی دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیہ روزانہ بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یہ کمپني آپکي بنائي ھوئی چیزوں کے خریدنے کي ذمہ داري لیتی ہے -

( ۵ ) یہ کمپنی ھر قسم کے کاتے ھوے اُون جو ضروري ھوں محض تاجرانہ نرخ پر مہیا کردیتي ہے - کام ختم ھوا - آپنے روانہ کیا اور اُسی دن روپے بھی مل گئے ! پھر لطف یہ کہ ساتھہ ھي بننے کے لیے چیزیں بھي بھیج دي گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت ھیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودھري ( کلکتہ ) :— میں نے حال میں ادرشہ نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجھے ان چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بہت تشفي ہے -

اي - گورنڈ راؤ پلیڈر - ( بلاري ) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا ھوں -

مس کشم کماري دیوي - ( ندیا ) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي ھوں کہ میں ۶۰ روپیہ سے ۸۰ روپیہ تک ماھواري آپکي نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي ھوں -

## شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے ھیں ؟

—(*)—

ادرشہ نیٹنگ [illegible]ني کے موزہ پہنچے اور مجھے اس باتکے کہنے میں کوئی تامل نہیں کہ اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسي طرح کم نہیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ ھر شخص باساني اسے سیکھہ سکتا ہے -

## چند مستند اخبارات ھند کی راے

— * —

بنگالي — موزہ جو کہ نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کے کمپني نے بنائے ھیں اور جو سودیشي میلہ میں نمایش کے واسطے بھیجے گئے تھے نہایت عمدہ ھیں اور بناوٹ بھي اچھي ہے - محنت بھي بہت کم ہے اور ولایتی چیزونسے سر مو فرق نہیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشہ نیٹنگ کمپني کا موزہ نہایت عمدہ ہے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا کہ ایک شخص اس مشین کے ذریعہ سے تین روپیہ روزانہ پیدا کرسکتا ہے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود ہے اگر آپ ایسا موقعہ چھوڑ دیں تو اس سے بڑھکر افسوس اور کیا ھوسکتا ہے -

**ادرشہ نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریت کلکتہ**

# مولـود فسـاد کا کامل بلـوغ

نئے عہدہ داروں کا انتخاب

## مزعومہ ومفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

ناجواں مرداں فـراهم کردہ بودنـد انجمن
زود در هنگامـهٔ بطلاں فتـور انـداختیم

بالا خرہ تخم فساد جسکو انسان کے سب سے بـڑے قدیمي دشمن نے ندوہ کي بنیاد کي سطح پر بویا تھا ' بڑھتے بڑھتے برگ وبار لایا اور اسکي سب سے بڑي اونچي ٹہني کا پہلا پھل ' نئے عہدہ داروں کا خود مختارانہ تقرر تھا : انا للہ و انا الیـہ راجعون اب ابلیس افساد کي امیدیں پوري هوگئیں جس نے پہلے هي دن حلف اٹھا کر کہا تھا : فبعزتک لاغوینهم اجمعین - الا عبادک المخلصین

( مسـئـلۂ نظامت نـدوہ )

ندوۃ العلما جب قائم هوا تو مولوي محمد علي صاحب اسکے ناظم تھے - وہ مستعفي هوگئے اور ندوہ کا دور فلاکت و معتوبي شروع هوا - وقت کسي نہ کسي طرح کٹنے کیلیے مولوي مسیح الزمان مرحوم کے سر نظامت ڈالي گئي کہ حیثیت دنیوي بھي رکھتے تھے - اسکے بعد جب وہ بھي مستعفي هوگئے تو ماہ صفر سنـہ ۱۳۲۳ هجري کے جلسۂ انتظامیہ نے یہ طے کیا کہ آیندہ کیلیے بجاے ناظم کي تلاش کے تین مختلف صیغوں کے علحدہ علحدہ سکریٹري مقرر هوجائیں اور اپنے کاموں کو جاري کریں -

في الحقیقت یہ ایک نہایت عمدہ تقسیم عمل تھي' اور مسئلۂ نظامت کي تمام مشکلات کا اس سے خاتمہ هوجاتا تھا -

میں نے یہاں " مشکلات " کا لفظ لـکھا - شاید بہت سے لوگ اسے نہ سمجھیں اور معترض هوں کہ اسمیں مشکـلات کیا تھیں ؟ علي گڈہ کالج کو سکریٹري ملجاتا ہے - حمایت اسـلام لاهور کیلیے سکریٹري شپ کوئي مصیبت نہیں - مسلم لیگ کیلیے سکریٹري مل هي گئے - اسي طرح ندوۃ العلما کیلیے بھي ایک سکریٹري منتخب کرلیا جاتا -

لیکن افسوس ہے کہ ایسے اصحاب اپني بد بختیوں کو نظر انداز کرینگے اگر ایسا سمجھیں گے - ندوۃ العلما کیلیے في الحقیقت سکریٹري شپ کا مسئلہ لا ینحل نہ تھا گو بہت هي اهم اور عظیم النتائج تھا' لیکن جن افسوس ناک حـالات سے هم گھرے هوے هیں' انہوں نے اسے مشکـل سے مشکـل تر بنا دیا - غریب ندوہ بد قسمتي سے ندوۃ العلما ہے' یعني علما کي مجلس ہے - پس اسکے سکریٹري کو فرقۂ علما میں سے هونا چاهیے -

حضرات علماء میں سے جو لوگ ندوہ کے ساتھہ موجود تھے اُن میں کوئي بھي نہ تھا جو علم و فضل اور وقعت و عزت کے ساتھہ ندوہ کے مقـاصد کا بھي اندازہ داں هوتا' اور ساتھہ هي قوۃ نظـم و ادارہ بھي رکھتا هوتا - پھر جـو لوگ موجود تھے' ان میں سے متعدد اشخاص با وجود کمال نا اهلي و هیچ کاري' اس " سقیفۂ بني ساعدہ " کے مدعي خلافت تھے' اور صرف اتنا هي نہیں کہ " منا امیر و منکم امیر" پر اکتفا کرلیں' بلکہ ان میں کا هر فرد بیعت لینے کیلیے اپنا هاتھہ هر دم بڑھاے هوے تھا - ایسي حالت میں محال تھا کہ ندوہ کي زندگي کے تحفظ کے ساتھہ اسکي نظامت کا مسئلہ بھي طے هوجاتا - اسمیں شک نہیں کہ یہ بڑي هي رنج کي بات ہے' مگر حقیقت ہے اور اسکا اظہار ناگزیر - اگر ایسا نہوتا تو یہ حالت بھي نہوتي جسکے ماتم کیلیے هم سب جمع هوے هیں - حیران هوں کہ مرحوم طالب آملي نے ندوۃ العلما کے متعلق کیونکر سو برس پہلے پیشین گوئي کردي حالانکہ وہ کہتا ہے :

خانۂ شرع خـرابست کہ ارباب صـلاح
در عمارت گـري گنبـد دستـار خـوردند !

اس بنا پر اس مشکل کا بہترین حل یہي تھا جو کیا گیا کہ سرے سے اسکي ضرورت هي باقي نہ رهي - تین کام جنسے ندوہ عبارت ہے' الگ الگ اپني اپني معتمدیوں میں چلنے لگے -

چنـانچہ جب کبھي جلسۂ انتظـامیہ کے اجلاس هوے اور یہ مسئلہ چھیڑا گیا تو باوجود بعـض مفسدین و اشـرار کي مخالفانہ جاں توڑ کوششوں کے' بالاخر یہي فیصلہ هوا کہ یہي انتظام قائم رهے -

نومبر ۱۹۰۸ میں جلسۂ انتظامیہ کا ایک کامل جلسہ هوا جسمیں تمام ممبر شریک تھے - اس جلسے نے رزولیوشن پاس کیا کہ " تینوں معتمد ابتک جو کام کرتے آے هیں همیں انپر پورا اعتماد ہے "

پھر ۲۴ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کو جلسۂ انتظامیہ نے یہ تجویز پاس کي کہ " اسوقت کوئي شخص موجود نہیں جو ناظم مقرر کیا جا سکے' پس جب تک کوئي ایسا شخص نہ ملے' اس وقت تک اس مسئلے کو ملتوي کر دینا چاهیے اور جس طرح کام چل رہا ہے اسي طرح چلتا رہے "

ان حوالوں کو جلسہ هاے انتظامیہ کي روئدادوں میں دیکھہ لیا جاسکتا ہے -

اسقدر معلوم کر لینے کے بعد اب بعد کي سرگذشت غور سے سنیے :

( گذشتہ انتظام میں انقلاب )

۲۰ جولائي سنہ ۱۳ 19 کو ایک جلسۂ خاص منعقد کیا گیا' جس میں ۵۱ ممبران ندوہ میں سے صرف گیارہ ممبر موجود تھے - اس جلسے میں مولوي سید عبد الحي صاحب نے ایک تحریري تجویز پیش کي کہ :

( ۱ ) تینوں معتمدیاں توڑ دي جائیں -

( ۲ ) ایک پیڈ مددگار ناظم قرار دیا جاے -

( ۳ ) صیغۂ تعلیم کے سکریٹري کے فرائض پرنسپل دار العلوم کو تفویض هوں' اور صیغۂ مال اور مراسلات براہ راست ناظم کے متعلق هو جائیں -

( ۴ ) البتہ منشي احتشام علي بدستور صیغۂ تعمیرات کے انچارج رهیں -

چنانچہ فوراً اسکو منظور کیا گیا - اسکے بعد هي " حسب تجویز بالا طے پایا کہ مولوي خلیل الرحمن سہارنپوري نـدوۃ العلما کے ناظم قرار پائیں " اور وہ قرار پا گئے :

عیشم بکام ست با یار دلخواہ
الحمد للہ' الحمـد للـہ !!

اسکے بعد هي مـددگار ناظـم کا بھي تقرر کیا گیا' اور مولوي عبد الرحیم نامي کوئي بزرگ چالیس روپیہ ماهوار تنخواہ پر بحال کردیے گئے :

بردنـد و برادرانـہ قسمت کردنـد !

چنانچہ اس وقت سے مولوي خلیل الرحمن صاحب کا خیال ہے کہ وہ ندوہ کے ناظم هیں -

( اصـولـي بحـث )

نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاهیے کہ اگر ایک باهر کا خالي الـذهن شخص بالـکل بے طرفانہ اور محض ایک تیسرے شخص

کبھی انھوں نے مراسلات کیں، نہ خاص مشورہ و صحبت کا سلسلہ قائم کیا، اور نہ ھی باھر سے لوگوں کو اپنے ساتھہ لینے کی کوشش کی - بر خلاف اسکے وہ لوگ پوری سازشیں کرتے رھتے تھے، اور سعی و کوشش کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتے تھے -

دوسرے نمبر پر اسکا سبب یہ بھی تھا کہ لوگوں کو کاموں کا ذوق کم، اور ایثار کی عادت ناپید ھے - عموماً جلسۂ انتظامیہ میں باھر کے لوگ کم شریک ھوتے تھے، اور زیادہ تر ایک ھی خیال کے آدمی بلا لیے جاتے تھے - صحیح الخیال ممبروں میں کوئی شخص با ھمت اور کاردان نہ تھا جو اس طرح کے کاموں سے بھی واقف ھو - ایک جماعت ضعیف القلب اور تذبذب مشرب لوگوں کی تھی : لا الی ھا ولاء ولا الی ھا ولاء - وہ عین موقعہ پر مفسدین کا ساتھہ دیدیتی تھی، اور اسطرح کوئی اصلاح نہیں ھوسکتی تھی -

تیسرا سبب یہ بھی تھا کہ مفسدین کے کاموں کو دیکھکر بہت سے لوگ افسردہ ھوگئے اور انھوں نے دلچسپی لینا چھوڑ دیا - پس اس طرح اس تخم فساد کی بار آوری کی راہ میں کوئی بھی قوی روک پیدا نہوئی -

### ( حزب الافساد کا دوسرا دور )

کاش " حزب الافساد " کی باطل پرستانہ امنگیں اتنے ھی تک پہنچکر ختم ھوجاتیں، مگر جس بیج کیلیے پانی اور دھوپ کے ملنے میں رکاوٹ نہوگی وہ یقیناً بڑھتا ھی رھیگا - اس جماعت نے دیکھا کہ با ایں ھمہ ابتک انکی حالت ایک مفسد اور سنگ راہ ھستی سے زیادہ نہیں ھے - وہ کاموں میں دقتیں اور الجھاؤ پیدا کردینے میں تو کامیاب ھوجاتے ھیں، پر انکو کامیابی کے ساتھہ نابود نہیں کردیسکتے - کیونکہ مجلس انتظامیہ میں اصلاح طلب اور عمل خواہ عنصر بھی موجود ھے، اور اسکی موجودگی ھر موقعہ پر سامنے آجاتی ھے -

پس اس شریر قوت نے جو انسانوں کو اپنا مرکب بنا کر ھمیشہ دنیا میں حق و صداقت کا مقابلہ کرتی ھے، انکے نفس پر یہ القا کیا کہ اب کوئی نہ کوئی ایسی چال چلنی چاھیے جس سے مجلس انتظامیہ میں نہایت کافی اور قطعی الثبوت حدتک " حزب الافساد " کی اکثریت ( مجارٹی ) پیدا ھوجاے، اور پھر بے فکر و مطمئن ھوکر اپنے ارادوں کو پورا کریں -

حسب دستور العمل ندوۃ العلما، مجلس انتظامیہ کے ممبروں کی تعداد ۳۵ رکھی گئی تھی، اور ھمیشہ یہی تعداد قائم رھی تھی - لیکن لکھنؤ میں یکایک ایک جلسہ منعقد کراکے اپنی سازش کی تکمیل کے بعد یہ ترمیم پیش کردی، اور خود ھی منظور بھی کرلی " کہ آیندہ سے ممبرونکی تعداد بجاے ۳۵ کے ۵۱ ھو"

حالانکہ یہ ظاھر ھے کہ ایسا کرنا بالکل قانون کے خلاف تھا - نہ تو ممبروں کو ایک لمحے پہلے اسکی خبر دی گئی تھی، اور نہ اسطرح کرنے کا کسی کو حق تھا - اس جلسے میں مولانا شبلی نہ تھے - اور لوگونکی مخالفت کی شنوائی نہ ھوئی، اور ضعفاء و مذبذبین نے خاموشی اختیار کی -

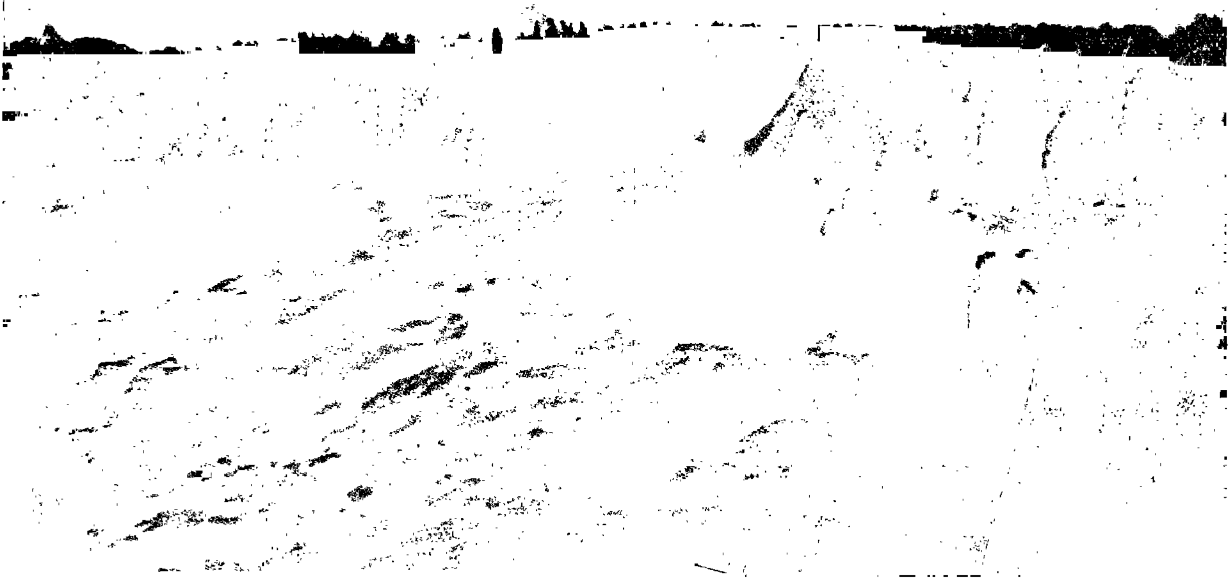
پھر اس پر بھی اکتفا نہ کیا - اسی وقت اپنے ڈھب کے پندرہ نام بھی منتخب کرلیے، اور کسی کو قانون اور قواعد کی اس شرمناک توھین پر شرم نہ آئی - اس طرح انکا جتھا کامل درجے پر قوی اور غالب ھوگیا، اور وہ اس طرح مضبوط ھوگئے کہ جب تک مجلس انتظامیہ کی از سر نو اصلاح نہو، اسکے اندر رھکر انھیں کوئی مغلوب نہیں کرسکتا -

افسوس کہ اسکے بعد بھی مولانا شبلی ھشیار نہوے، اور صاف صاف قوم کو حالت بتلا کر غل نہ مچایا - حالانکہ اس آخری کارروائی کے بعد اندرونی اصلاح کی امیدیں بالکل خواب و خیال ھوگئی تھیں، اور مجلس انتظامیہ بالکل مفسدین کے ھاتھہ چلی گئی تھی -

انکو سمجھنا تھا کہ اب اسکے بعد رھا ھی کیا جسکی بنا پر کوئی امید قائم کی جاے ؟ مجلس انتظامیہ میں باھر کے ممبر ھمیشہ آ نہیں سکتے - صرف ندوہ ھی نہیں بلکہ تمام کاموں کا یہی حال ھے کہ زیادہ تر مقامی اور قریب تر مقامات کے لوگ عموماً جلسوں کا کورم ھوتے ھیں - اس بنا پر " حزب الافساد " پیشتر ھی سے پورا قوی تھا، مگر اب تو یہ کیا گیا کہ پندرہ ممبر خاص اس طرح کے چھانٹ کر منتخب کیے گیے جو زیادہ تر مقامی اور ایک ھی حلقہ کی متنوع الاشکال کڑیاں تھیں - باھر کے بھی وھی لوگ تھے جو بالکل انکے ھم خیال اور انکی ایک صدا پر لبیک کناں دوڑنے والے تھے - پس اسطرح انھوں نے اپنا جتھا اس درجے قوی و غالب بنا لیا کہ اگر مجلس انتظامیہ کا پورا جلسہ ھو، جب بھی انھیں اپنے مقاصد کے ھاتھہ سے جانے کا کچھہ خوف نہیں : یمکرون و یمکر اللہ، واللہ خیر الماکرین -

" حزب الافساد " کی ان کارروائیوں نے ندوہ کو جس طرح قوم کی عین توجہ اور عہد عروج میں تباہ و برباد کیا، اسکا افسانہ بہت طویل ھے، اور اگر اسکے مختلف مالی، انتظامی، تعلیمی صیغوں کی تمام ابتریاں ایک ایک کرکے بیان کی جائیں تو ان میں سے ھر واقعہ کے لیے پوری ایک صحبت چاھیے - میں ان سب کو انشاء اللہ بیان کرونگا کیونکہ عمارت اندر سے کھوکھلی ھے اور باھر کی دیواروں کے بچانے سے اب کوئی فائدہ نہیں - لیکن چونکہ موجودہ سلسلۂ بحث ندوہ کے اصول و قوانین اور کانسٹی ٹیوشن کی ایک اصولی مبحث ھے، اسلیے پہلے اس سلسلے کو آخر تک پہنچا دینا ضروری ھے - اس بربادی کا انتہائی اور آخری منظر نئے عہدہ داروں کے تقرر کا عجیب و غریب تاریخی افسانہ ھے -

# طرابلس



جربوب میں قبائل سنوسیہ کا اجتماع

## غـزوہ طـرابلـس اور اسکا مستقبـل

### شمالي افريقہ کا ,, سرمخفي "

### بر اعظم افريقہ میں اسلام کي بقيہ اميدیں

#### شيـخ سنـوسي اور طريقـۂ سنـوسيہ

( ۲ )

محمد بن علي السنوسي عرصے تـک جبل بو قبيس کي خانقاہ میں مقيم رہا - اسکي طبيعت ابتدا سے زاھدانہ و راز دارانہ واقع ہوئي تھي ' اور اب اسکي نشو و نما کا اصلي موقعہ آگیا تھا - وہ اکثر تنہا رہتا - صرف ہفتے میں ایک بار باہر نکلتا تاکہ ارادت مندوں کو اصلاح و تزکیۂ نفس کیلیے اپني صحبت میں شریک کرے -

اسي اثنا میں ارسکا دماغ بہت سے مہتم بالشان امور پر غور و خوض کرتا رہا - اُسنے بعض مقاصد کے ظہور و تکمیل کا ارادہ کیا ' اور یکا یک مکہ معظمہ سے مصر روانہ ہوگیا - اسکندریہ پہنچ کر ایک خانقـاہ بنائي اور اسمیں مقيم ہوکر دعوت و ارشاد کا سلسلہ شروع کرنا چاہا -

( شيخ الاسلام کي مخالفت )

مکۂ معظمہ کے قيام کے زمانے میں گـو وہ محض ایک گوشـہ نشیں اور خالص ديني زندگي رکھتا تھا ' مگر اسکا اثر اسدرجہ بڑھگیا تھا کہ حج کے ایام میں ہزاروں آدمي اُسکي زيارت کیلیے جمع ہوتے اور ایک نظر دیکھہ لینے کي تمنا رکھتے - استبدادي حکومتوں میں کسي شخص کا مرجع خلائق ہونا سب سے بڑا جرم ہوتا ہے - گورنر مکہ کو یہ بات خوش نہ آئي اور اُس نے حـکام قسطنطنیہ کو بہت سي خلاف اطلاعات دیکر شيخ کا مخالف بنادیا - مکۂ معظمہ میں تو اسکا ظہور نہیں ہوا مگر اسکنـدریہ پہنچکر شيخ کو خبر ملي کہ شيخ الاسلام قسطنطنیہ سخت مخالف ہوگیا ہے - تھوڑے ہي دنوں کے بعد قسطنطنیہ سے شيخ الاسلام کا حکم پہنچا کہ محمد بن علي السنوسي کي خانقـاہ میں شریـک ہونا کسي شخص کیلیے جائز نہیں -

اس فتوے نے عوام و خواص سب کو بھڑکا دیا ' اور شيخ مجبور ہوا کہ فوراً مصر چھوڑ دے - چنـانچہ وہ اسکندریہ سے پوشیدہ قاہرہ آیا ' اور قاہرہ سے براہ سلوم و درنہ شمالي افریقہ کي سرزمین میں پہنچا جو ہمیشہ اولو العزم ارادوں کا مامن و ملجا رہي ہے -

( شمالي افریقہ میں آغاز دعوۃ )

طرابلس الغرب کا ایک بڑا حصہ جبل الاخضر کے کنارے واقع ہے اور اسکے بعد ہي بنغازي کا ساحلي حصہ ہے - دولـۃ عثمانیہ نے اسے برقہ کے ضلع میں شامل کردیا ہے اور طرابلس کا اطلاق اسکے علاوہ دیگر حصص ملـک پر کیا جاتا ہے - سنہ ۱۲۵۵ ہجري میں شيخ محمد بن علي جبـل الاخضر پہنچا ' اور اس سرزمین کي گمنامي ' علحدگي ' اور قدرتي حفاظت اُسے بہت ہي پسند آئي - اس نے سب سے پہلے اس حصے میں اپنے افریقي اعمال کي اولین بنیاد ڈالي اور متعدد خانقاھیں بنا کر مقيم ہوگیا - وہ اطراف کے تمام بادیہ نشین قبائل کو جمع کرتا اور اوقات نماز کے علاوہ تمام وقت انکي تلقین و ھدایت میں صرف کردیتا - یہیں اُسنے ایک سید زادي سے نکاح بھي کرلیا ' اور سنہ ۱۲۶۱ - اور سنہ ۱۲۶۳ میں بالترتیب دو لڑکے پیدا ہوے ' جنمیں سے پہلے کا نام " محمد المہدي " رکھا اور دوسرے کا " محمد الشریف "

( حجاز کا دوسرا سفر )

سات برس تک وہ مسلسل یہاں مقيم رہا - اسکے بعد جب تحریک پوري طرح قائم ہوگئي تو پھر نکلا ' اور حجاز کا دوسرا سفر

کي حيثيت سے اس واقعه پر يا مثل اسکے کسي دوسرے واقعه پر نظر ڈالے' تو اُسکے ليے قدرتي طور پر طريق نظر و بحث کيا هوگا ؟

فرض کرو که يه کار روائي ندوه ميں نهيں هوئي بلکه کسي دوسري باقاعده انجمن ميں هوي - ايسي حالت ميں اگر هم اسکے جواز و عدم جواز پر بحث کرنا چاهينگے تو صحيح اسلوب بحث کيا هے ؟

ميں سمجهتا هوں که هر صاحب فهم اس باره ميں ميرے ساتهه هوگا که اس کار روائي پر مندرجۀ ذيل طريقوں سے بحث کي جاسکتي هے - اسکے سوا جانچنے کا آور کوئي محتاط و بے خطر طريقه هو نهيں سکتا :

( ۱ ) سب سے پہلے محض بربناے حقيقت و اصليت غير اضافي و مطلق حيثيت سے نظر ڈالني چاهيے' نه که بربناے قواعد و قوانين رسميه - يعني اس لحاظ سے که جو کار روائي کي گئي وه قطع نظر عام قواعد مجالس و اصول کار کے في نفسه کيسي هے اور از روے عقل و نقد حکمت جائز و انسب تهي يا نهيں ؟

اس حيثيت بحث ميں مقدم سوال يه هوگا که ندوة العلما ايک عظيم الشان مجلس هے' جسکے خاص خاص اساسي و اصولي مقاصد هيں' اور ندوه اُسي وقت تک باقي هے جب تک که ان مقاصد کو قائم رکها جاے - علمي' تعليمي' اصلاحي' انتظامي' اور اخلاقي حيثيتوں سے بهي وه ايک خاص حيثيت رکهتي هے اور وهي حيثيت اسکي اصلي روح هے - پهر مختلف شاخوں ميں اسکے مختلف کام هيں جنميں ايک سب سے بڑا کام دار العلوم اور اسکي خاص طرز کي تعليم هے -

پس جو شخص اسکا سکريٹري منتخب کيا گيا - آيا اس عهده کيليے واقعي صلاحيت و اهليت بهي رکهتا هے يا نهيں' اور جن جن اوصاف و امور کی قدرتي اور لازمي طور پر اسکے ليے ضرورت هے' وه بهي اسميں هيں يا نهيں ؟

( ۲ ) اسکے بعد عام قوانين و قواعد کا سوال سامنے آتا هے - ندوة العلما محض چند آدميوں کي ايک نا جائز بهيڑ يا چند ياران صحبت کا صحن مکان نهيں هے جسکے کاموں کيليے " قاعده " اور " قانون " کا لفظ غير ضروري هو' بلکه مثل تمام با قاعده مجالس و مجامع کے وه بهي ايک مجلس هے' اور اس طرح کي مجلسوں کيليے عام طور پر قوانين و قواعد موجود هيں - پس مان ليجيے که اهليت و استحقاق کوئي شے نهيں' اور قابليت و اوصاف يا مقاصد ندوه کے تحفظ و بقاء کے خيال کي بهي يهاں کوئي سماعت نهيں هوني چاهيے' ليکن تاهم يه تو ضروري هے که جو شخص بهي سکريٹري منتخب کيا جاے' قاعدے اور قانون کے مطابق کيا جاے اور استحقاق و اهليت کی بنا پر نهو تو اقلاً قانون کي بنا پر تو هو ؟ شخصي حکومتوں ميں اپني اغراض شخصيه سے بسا اوقات لوگ پادشاهوں کو معزول کرکے چهوٹے بچوں کو تخت پر بٹها ديتے تهے' اور دنيا جانتي تهي که يه بچه تخت پر کهيلنے کے سوا آور کسي کام کا نهيں - تاهم اسکي تخت نشيني اسي طرح کرائي جاتي تهي جيسے کسي عاقل و بالغ اور مستحق تاجگزار پادشاه کي هوا کرتي هے - يه ايک کهيل هوتا تها مگر با قاعده کهيل تها اسليے لوگ گردن جهکا ديتے تهے -

ندوة العلما کے تخت نظامت کيليے بهي هم نه صرف استحقاق و صلاحيت سے' بلکه درجۀ انسانيت سے بهي قطع نظر کيے ليتے هيں - آپ ايک بيل کے سر پر نظامت کي پگڑي باندهديجيے' اور اسکے گلے ميں ايک گهنٹي ڈالديجيے - وه سر هلائيگا اور گهنٹي کي آواز سنکر هم سب وجد کرينگے که ناظم صاحب ندوه کي ضرورت پر کيا دلکش وعظ فرما رهے هيں - يه نهيں تو ايک کاٹهه کا پتلا بناکر اسي کو رب الندوه يقين کيجيے - هميں کوئي عذر نهيں - اسي کو مسند نظامت پر بيٹها ديکهکر روز صبح سلام کر آئيں گے - ليکن خدا را قاعده اور قانون کو تو هاتهه سے نديجيے اور جو کچهه کيجيے اصول اور ضابطۀ عمومي کے ماتحت کيجيے - گذشته عهد کے ايک حکيم صاحب اپنے مريضوں کو هلاک بهي کرتے تهے تو قاعدے کے ساتهه' آپ غريب ندوه کا بهي قواعد کے ساتهه چلکر خاتمه کيجيے :

آدمي چاهيے کرے کچهه تو ؟

( ۳ ) خير ان دونوں دفعات بحث کو بهي جانے ديجيے - استحقاق و اهليت ايک مهمل لفظ هے - ندوه کے مقاصد اور اسکے تعليمي اور ديني کاموں کا بقا کوئي شے نهيں - عام مجالس و مجامع کے قواعد و قوانين کو کوئي نهيں پوچهتا - خود ندوه کا قديمي دستور العمل بهي تقويم پارينه هے' اور اُسکي دفعات کو ياد کرنا نري حماقت :

رسمے کهنے بود بعهدے تو برافتاد !

تاهم خود ندوة العلما کا جو دستور العمل اس وقت بهي هم سب ماتم گذاران ندوه کے هاتهه ميں موجود هے' اور جسپر آجکل ندوه کے تمام کام چل رهے هيں' آخر وه بهي کوئي شے هے يا نهيں ؟ جانے ديجيے دنيا کي تمام مجلسوں کے قواعد کو - ليکن خود آپنے جو قواعد اپنے هاتهه ميں رکهے هيں اس کار روائي کو کم از کم اسکے تو مطابق هونا چاهيے ؟ آپ ايک اونٹ کو کهدیجیے که يهي ندوه کا مالک هے - هم مان ليتے هيں - ليکن آخر کوئي مهار تو اسکے ليے هو ؟ اور نهيں تو صرف ندوه کے موجوده اور آپکے قرار داده دستور العمل هي کے مطابق اس کار روائي کو جائز معلوم کرکے فتوئے جواز ديں -

* * *

ميں نهيں سمجهتا که اس کے علاوه آور بحث و نظر کا کيا پهلو هوتا هے' اس طريقۀ بحث کے اختيار کرنے ميں خاتمۀ سخن کي انتهائي سرحد تک پهنچ گئے' اور اگر اس سے بهي آور نيچے اُترنے کي فرمايش کي جاے' تو پهر کسي بحث و نظر کي ضرورت هي کيا هے ؟ جلسوں کے قائم کرنے اور انتظامي ممبروں کے اجلاس منعقد کرنے کي زحمت کيوں گوارا کي جاے ؟ سب سے بهتر اور آسان بات يه هے که قديم روايتوں کے لاوارث تاج و تخت کي طرح باهم ملکر قرار ديديجيے که آج صبح طلوع آفتاب کے بعد سب سے پہلے جو حيوان گوله گنج لکهنو سے گذريگا' ندوه کي نظامت کا تاج اُسي کے سر پر رکهديا جايگا - پهر آگے ندوه کي قسمت' جو متحرک صورت آپکو سب سے پہلے بڑهتي هوئي نظر آے' اسي کا هاتهه پکڑيے اور ندوه کي نظامت کي پگڑي حوالے کيجيے :

سپردم بتو مايۀ خويش را !

اگر آپ کهيں که اصول کي بحث هے - تمسخر کا کون موقع هے ؟ تو ميں کهونگا که تمسخر نهيں بلکه حقيقت هے - اگر آپ ايسا نهيں کرتے اور باقاعده کاموں کي طرح کارروائي کرتے هيں تو پهر کسي نه کسي اصول اور قاعدے کے ماتحت تو ضرور هي رهنا پڑيگا - کوئي نه کوئي اصول ضرور آپکے ساتهه هونا چاهيے - آخر براے خدا جواز و عدم جواز کا کوئي ميعار بهي هے يا نهيں ؟ سب سے پہلے استحقاق اور صلاحيت هے اور في الحقيقت يهي اصل شے هے اور يهي اصول انتخاب حقيقي کا هے - ليکن اسکو بهي چهوڑ ديے - عام قواعد اور خود ندوه کا اصلي دستور العمل ليجيے - يه بهي نسهي تو موجوده دستور العمل هي سهي - اگر يه آخري طريق بحث بهي آپکے ليے موثر نهيں تو پهر خدا کيليے با قاعده کاموں کا نام ليکر دنيا کو مبتلاے مصيبت نه کيجيے - يا تو صبح پہلي آنے والي چيز کيليے وصيت کر ديجيے - يا کسي جسيم و فربه خرگوش کو مسند نظامت پر لاکر بٹها ديجے - اسميں اور آپکي نام نهاد با قاعده کار روايوں ميں کوئي فرق نه هوگا - سرکاري انسپکٹر دارالعلوم کو " خرگوش خانه " قرار دے هي چکا هے -

# شئون عثمانیه



عثماني طیارہ چي : فتحي بے

طیارہ چي صادق بے

## شہداء راہ کشف و سیاحت

نور الله مرقد هما

جبکه یورپ کي سرزمین جانفروشان ملت و فدا کاران کشف و علم کي یکسر شهادتگاہ هے ' اور جبکه پیروان اسلام اپني جانفروشي کے اولین سبق کو بهلا چکے هیں ' تو ان جانفروشان سیاحت ' ان شہداے علم ' ان فدا کاران ملت و وطن ' یعني الوالعزم فتحي بے و صادق بے کي روحیں سامنے آکر ماتم گذاران ملت کو مایوسي سے روکتي هیں !

اخبارات میں انکی سیاحت اور درد انگیز شہادت کا حال چهپ چکا هے ' اور الهلال میں مرحوم فتحي بے کي تصویر بلقیس شوکت خانم کے هوائي جہاز کو چلاتے هوے آپ دیکهه چکے هیں - یه دونوں جانباز قسطنطنیه سے روانه هوے تاکه افریقه تک کا سفر هوائي جہاز میں سب سے پہلے طے کریں -

بلاد اسلامیه کي آس ساکن اور افسردہ فضا میں جو فتح یاب جهنڈوں ' اور بلند قامت نیزوں کو دیکهنے کي جگه اب عرصے سے صرف نا کامي کي آهوں اور مظلوموں کي چیخوں هي کو سن رهي هے ' یکایک هواے عزم و الوالعزمي کے دو آسمان پیما عقاب طیران علم و اکتشاف کے پروں سے بلند هوتے هوے اور اوڑتے هوے نظر آے :

ویصعد حتی یظن الوری
بان لہ حاجة فی السماء !

یه سیاح فضائي مختلف شہروں میں قیام کرتے هوے بیروت پہنچے اور هر جگه انکے استقبال کا عظیم الشان اهتمام کیا گیا - مصر میں خبر پہنچي که عنقریب تخت گاہ فراعنه کي پر اسرار فضا میں بهي نمودار هونے والے هیں - اس خبر نے تمام ادني و اعلی حلقوں میں ایک هنگامۂ انتظار پیدا کر دیا - پرنس عمر طوسون پاشا کي زیر ریاست ایک کمیٹي قائم هوئي تاکه ان اولو العزم مهمانوں کا استقبال کرے -

لیکن عین شوق و انتظار کے اس هجوم میں تار برقیوں نے خبر سنائي که بیت المقدس کي طرف اوڑتے هوے مقام سمرا کے قریب ایک خاتمه کن حادثه هوگیا ' اور ۱۵۸ کیلیومیٹر کي بلندي سے دونوں سیاح گر کر شهید هوگئے ! انا لله و انا الیه راجعون !

اس خبر نے تمام بلاد عثمانیه میں تهلکه مچا دیا - قسطنطنیه میں چار ستون انکي یادگار میں نصب هونگے - مصر کي کمیٹي چندہ جمع کر رهي هے تاکه دو هوائي جہاز دولت عثمانیه کو نذر کرے - انمیں سے ایک کا نام "فتحي" اور ایک کا " صادق " هوگا -

یه هوائي سیاحت تاریخ طیران انساني میں همیشه یادگار رهیگي - جرمني اور فرانس کے بڑے بڑے ماهرین فن طیران کي رائیں شائع هوئي هیں جنمیں اس سیاحت کي اولو العزمي کا اعتراف کیا هے - ایک جرمن اخبار لکهتا هے که "جسقدر مسافت فتحي بے نے ایک هي سفر میں طے کي ' آجتک هم بهي نه کرسکے - اس نے ۹۸ - کیلو میٹر صرف ۵۳ منٹ میں طے کیا ! "



ایک امریکن نامه نگار لکهتا هے :

" میں نے ایسي خوفناک پہاڑیوں کے اندر سے اسے نکلتے هوے دیکها ' جنکے تصور سے انسان کانپ اٹهتا هے - وہ جس حیرت انگیز مشاقي سے نیچے اترتا تها ' اسکي نظیر یورپ میں بهي اب تک نہیں دیکهي گئي "

کیا - مکۂ معظمہ میں پہنچتے هي " جبل بو قبیس کے گوشہ نشین " کي آمد کي خبر تمام حجاز و یمن میں پهیل گئي اور نجد تک سے لوگ اسکي زیارت کیلیے آنے لگے - اس مرتبہ بهي وہ اپني اُسي خانقاہ میں رهتا تها جو جبل ابو قبیس میں پہلي مرتبہ بنا چکا تها ' اور رجوع خلائق و هجوم مسترشدین و مریدین پہلي مرتبہ سے بهي دو چند هو گیا تها - اس مرتبہ سلوک و تصوف کے ساتهہ فقہ و حدیث کا درس بهي شروع کردیا - اسکا انداز درس علم طریقوں سے بالکل مختلف تها ' اور اپني جاذبیت و تاثر اور حسن بیان و جمع لطائف کے لحاظ سے حجاز کے تمام بڑے بڑے حلقہ هاے درس پر فوقیت رکهتا تها -

اسکي شہرت اس سرعت کے ساتهہ تمام عرب میں پهیل گئي کہ اب اسکا روکنا حکومت کي طاقت سے بهي باهر هو گیا تها - لوگ یمن کے اندروني حصوں اور نجد و حساء کے دور دراز خطوں سے کشاں کشاں شوق و ارادت میں کهینچتے تهے ' اور جبل بو قبیس کي خانقاہ کو اپنا معبود و مطلوب سمجهتے تهے !!

( یمن میں تاسیس دعوت )

لیکن اسي اثنا میں شیخ کے مرشد احمد بن ادریس نے دیار یمن کا سفر کیا اور شیخ کو بهي اپنے همراہ چلنے کیلیے کہا - ایک بہت بڑي جماعت کے ساتهہ یہ دونوں بزرگ مکۂ معظمہ سے روانہ هوگئے ' اور کچهہ عرصے تک صرف شیخ احمد بن ادریس اور محمد السنوسي تنہا یمن کے مختلف شہروں میں پهرتے رہے - اس سفر کا خاتمہ شیخ احمد کي وفات پر هوا - شیخ محمد سنوسي نے وهاں خانقاہ بنائي - اسي کے ایک حصے میں اپنے مرشد کو دفن کیا اور پهر مکۂ معظمہ کي طرف روانہ هوگیا -

جر بوب میں طریقۂ سنوسیہ کا پہلا زاویہ

شیخ احمد کا مقبرہ اور خانقاہ اب تک یمن میں موجود هے ' اور هزارها اشخاص دور دور سے اسکي زیارت کیلیے آتے هیں - یمن میں سنوسي طریقہ کي اشاعت کا مرکز یہي خانقاہ هوئي -

( ثور حجـــاز سنہ ۵۷ - ع )

کیسي عجیب بات هے کہ جس سال هندوستان کا مشہور غدر هوا هے یعنے سنہ ۱۸۵۷ - ٹهیک اُسي زمانے میں مکۂ معظمہ کے اندر بهي ایک بہت بڑا هنگامۂ قتل و خون هوا ' جو " ثور حجاز " کے نام سے مشہور هے - میں نے اُسکے عجیب و غریب حالات حضرت والد مرحوم کي زباني سنے هیں: جو اسکے آٹهہ سال بعد پہلي بار مکۂ معظمہ گئے تهے -

اس غدر کے اسباب مختلف قسم کے تهے اور انکا سرچشمہ بهي ایک هي نہ تها - یہ غدر ترکوں کے خلاف اعراب حجاز نے کیا اور شریف عبد المطلب اسکے سرغنہ سمجهے گئے گو اس سید عظیم و جلیل ( نور اللہ مرقدہ ) نے همیشہ اس سے انکار کیا -

یہ زمانہ سلطان محمود مصلح کا تها جس نے عثماني ممالک میں متعدد نئي اصلاحات سب سے پہلے رائج کیں - ازانجملہ یورپین لباس کا اختیار کرنا ' نئے طریق پر عدالتوں اور دفاتر کا کهولنا ' اور فرانسیسي اصول پر سب سے پہلے فوج نظام مرتب کرني - وغیرہ وغیرہ - اِن اصلاحات کا آخري درجہ وہ " منشور اصلاح " تها جو سلطان محمود کے دستخط سے تمام ممالک عثمانیہ میں شائع کیا گیا ' اور جسمیں لکها تها کہ ممالک حربیہ سے زمانۂ امن میں لونڈي غلاموں کو لانا اور فروخت کرنا شریعۃ اسلامیہ کے خلاف هے -

یہ فرمان جب مکۂ معظمہ پہنچا اور حرم شریف میں پڑهکر سنایا گیا تو تمام عربوں میں سخت ناراضي اور مخالفانہ جوش پهیل گیا - ساتهہ هي بجلي کي سرعت سے یہ خبر تمام اطراف و قبائل حجاز میں پہنچ گئي اور بدؤں کے گروہ مکہ میں پہنچکر چلانے لگے کہ " سلطان نصراني هوگیا اور نصرانیوں کے حکموں کے آگے جهک گیا "

یہ تو ایک سبب ظاهري تها جو اعراب حجاز کي سرکشي کا موجب سمجها جاتا هے - مگر اسکے علاوہ اور بهي بہت سے اسباب تهے جو مدت سے اندر هي اندر جمع هو رهے تهے اور کسي قوي معرک کے منتظر تهے - دولۃ عثمانیہ کا بیان هے کہ اِن اسباب مخفیہ میں ایک سبب اُس وقت کے شریف " عبد المطلب " کا ارادۂ خروج تها ' اور دوسرا جبل بو قبیس کي پر " اسرار خانقاہ " کا سر مخفي -

لیکن شریف عبد المطلب نے آخر تک اس سے انکار کیا - وہ اس تحریک کے وقت مکہ میں موجود بهي نہ تها - طائف میں تها - اسکے بے طرفانہ حالات جس قدر معلوم هوے هیں اُنسے معلوم هوتا هے کہ ایک مصلح خیال ' اولو العزم ' اور شجاع و جانباز سید تها ' اور جس قدر اثر اور نفوذ اسکي ذات کو تمام قبائل حجاز اور اعراب بادیہ میں حاصل تها ' آجتک کسي شریف کو حاصل نہیں هوا ' اور نہ هي کوئي شریف اس درجہ صاحب علم و فضل او رجامع قابلیت صوري و معنوي مکہ میں آیا هے -

بهر حال اس واقعہ کي زیادہ تفصیل یہاں غیر ضروري هے - تمام قبائل اعراب مکہ و اطراف مکہ میں بہت جلد برهمي پهیل گئي اور بعض ترک افسروں کے بے موقعہ سلوک نے اُسے اور تیز کردیا - یہاں تک کہ موسم حج کے قریب هي قتل و غارت کي آگ بهڑکي ' اور بدؤں نے ترکوں کو قتل کرنا شروع کردیا - ترک گورنر بهاگ گیا ' فوج برباد هوگئي اور تمام مکہ پر بدؤں کا قبضہ هوگیا -

بعض اسباب کي وجہ سے دولت عثمانیہ شریف عبد المطلب سے پہلے هي بر انگیختہ تهي مگر اسکے اثر و نفوذ کي وجہ سے معزول نہیں کر سکتي تهي - شریف اُس وقت طائف میں تها - غدر کے بعد اس نے بالا هي بالا نکل جانے کي کوشش کي ' مگر بدؤں نے جاکر گهیر لیا اور مجبور کیا کہ آپ همارے امیر و شریف هیں - هم کو چهوڑ کر نہیں جاسکتے - مجبوراً اُسے مکہ معظمہ آنا پڑا -

حج کا موسم شروع هوا تو تمام حجاز میں ترکي حکومت کا نام و نشان نہ تها - بدؤں نے ترک حاجیوں کو اس شرط سے آنے کي اجازت دي کہ حاکمانہ اقتدار کو خیر باد کہکے آئیں ' اور سلطان کا نائب جبل عرفات پر خطبہ نہ پڑهے جیسا کہ همیشہ پڑها کرتا هے - ایک رقم بطور ٹیکس کے بهي ترکوں کیلیے لگا دي تهي جو تمام ترک حاجیوں کو دیني پڑي -

# مقالات

## هوائي جنگ

ابهي کل کي بات هے جب هم کهتے تے که " فلاں شخص هوا میں لڑتا هے " اسکے معني هر شخص یه سمجهتا تها که وه اپني قوت کو ایک ایسي جد و جهد میں ضائع کرتا هے جو وهمي ' خیالي ' اور بے بنیاد و لا حاصل هے -

لیکن کیا آج بهي هوا میں لڑنے کے یهي معني هیں ؟

* * *

اسرار و نوامیس فطرت کے انکشاف نے نوع انسان کي تاریخ میں کسقدر حیرت انگیز انقلاب پیدا کردیا هے ! انسان کے هزار ها خیالات جنکي وه کل تک نهایت شغف و شیفتگي کے ساتهه تمنا کرتا تها ' اور انکو اپنے دسترس سے باهر پاکر اپنے تخیل سے مدد لیتا تها ' وهي خیالات واقعیت کے لباس میں آج اسکي روزانه زندگي کے اندر موجود هیں ' اور اسدرجه معمولي اور پیش پا افتاده معلوم هوتے هیں ' گویا ان میں کوئي اعجوبگي و حیرت افزائي نهیں یا وه همیشه سے اسي طرح هوتے آئے هیں ! تبارک الذي بیده الملک وهو علی کل شی قدیر !

مثال کے لیے کهربا یا بخار کي طرف اشاره کافي هے - کیا آج سے چند صدي قبل کسي بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه آ سکتا تها که ایک شخص جس پر نه ملائکۀ آسماني نازل هوتے هوں ' نه جن و عفریت اسکے تابع هوں ' اور نه نجوم و رمل کے حساب و نقوش سے واقف هو' ایسا شخص صرف پانچ منٹ میں ۸ هزار میل کا قطر رکهنے والے کره کے هر گوشے کي خبر معلوم کرسکتا هے ؟

یا یه که باد رفتار گهوڑے جس راه کو هفتوں میں طے کرتے هوں انکو ایک بے روح و رواں آهني جسم بغیر کسي طاقت معجزه نما کے چند گهنٹوں میں قطع کرسکتا هے ؟

هاں اسوقت کے ایک بڑے سے بڑے حکیم کے تخیل میں بهي یه نهیں آسکتا تها ' لیکن اب ٹیلیگراف آفس کے ایک کلرک اور ٹرین کے ایک ڈرایور کي کم قیمت زندگي کا ایک معمولي مشغله هے !

* * *

بیشک ابهي چند سال قبل تک " هوائي جنگ " محض ایک خیالي استعاره تها مگر اب ایک حقیقت هے جو اگر آج واقع نهیں هوئي تو کل ضرور هي هوکر رهیگي -

جسطرح که بخار ( اسٹیم ) کے اکتشاف اور فن جهاز سازي کي تازه اختراعات نے انساني هستي کے لیے موت کا نیا دروازه کهولدا تها ' اسیطرح هوائي جهازوں کي اختراع نے بهي کشت و خو قتل و سفاکي کا ایک نیا دروازه کهولدیا هے جو گذشته تمام دروا کهیں زیاده هولناک اور فظیع و مهیب هے - یه ایک عا هے که اگر هوائي جنگ هوئي ( اور ایک نه ایک دن یق تو اسوقت اتني شدید خونریزي هوگي جسکي نظ گهواره او اس دور زندگي میں بهي نهیں ملسکتي جسکي تاریخ کے برخلاف میدان جنگ کے خون سے رنگین هے ! ب سے بڑے

سلطنتوں میں عام طور پر دهشت و خوف رهے هیں و مستعدي کي هوا چل رهي هے - هر سلطنت اپنے هر سال اور جهنمي سامان جنگ کے لیے هوائي جهاز اور هوائي خاص کے انتظام میں مصروف و منهمک هے - تان

* * *



هوائي جهاز میں معتدل اور ممزوج هوا کے حاصل کرنے کا آله جو تیارچي ناک سے لگا لیتا هے

اس استعداد و تیاري میں فرانس کا قدم سب کے آگے هے - اس نے سنه ۱۱ ع میں ۲۴۸۰۰۰ پونڈ ' اور سنه ۱۲ میں ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ آلات پرواز پر صرف کیے - اس سال ۱۷۰۰۰۰۰ صرف کریگي -

فرانس کے بعد جرمني کا نمبر هے - جرمني اس سال اپنے آلات پرواز پر ۱۸۰۰۰۰۰ پونڈ صرف اپنے خزانے سے اور اسکے علاوه ۳۵۰۰۰۰ - اس چنده سے صرف کریگي جو قوم نے هوائي بیڑے کے لیے کیا هے !

جرمني کے بعد برطانیه کا نمبر هے - اس نے بهي اپنے سالانه بجٹ میں ایک کثیر رقم آلات پرواز کے لیے رکهي هے -

ان حالات کو دیکهتے هوے معلوم هوتا هے که وه وقت دور نهیں جب هوائي جهازوں کا بهي ایک خاص جنگي صیغه هوگا ' اور اس پر کم و بیش اسیقدر صرف هوگا جسقدر که اسوقت جهازوں پر صرف هورها هے -

* * *

اسوقت تک جسقدر هوائي جهازوں کا تجربه هوچکا هے وه پانچ قسموں کے اندر بیان کیے جاسکتے هیں :

( ۱ ) وه جنکے دونوں پهلوؤں کي کمانیاں ( جنکو ضلع یا پسلي کهتے هیں ) سخت هوتي هیں -

( ۲ ) جنکے پهلو میں یه پسلیاں یا کمانیاں نهیں هوتیں -

( ۳ ) ایک درجه والے " ایرو پلین "

( ۴ ) دوسرے درجے والے " ایرو پلین "

# فہرست [illegible]ران [illegible] م وف[illegible]

جو ۲۵ مارچ کو دهلي میں پیش هوا

( ۱ ) نواب ذو الفقار علي خان سي' اِس' آئي - مالیر کوتله - ( ۲ ) ڈاکٹر ناظر الدین حسن بیرسٹرایٹ لا - لکھنؤ ( ۳ ) آنریبل راجه سر محمد علي محمد خان بهادر کي - سي - آئي - اے - محمود آباد ( ۴ ) حاجي محمد موسی خان صاحب دتاولي - ( ۵ ) منشی محمد احتشام علي صاحب لکھنو - ( ۶ ) پرنس غلام محمد صاحب سابق شریف کلکته خاندان میسور - ( ۷ ) آغا سید حسین صاحب شوستري کلکته - ( ۸ ) پرنس افسر الملک اکرم حسین صاحب کلکته - ( ۹ ) پرنس احمد حلیم الزمان خاندان میسور - ( ۱۰ ) حاجي بخش الهی خانصاحب سي - آئي - اي - دهلي - ( ۱۱ ) شفاء الملک حکیم رضي الدین احمد خان صاحب دهلي - ( ۱۲ ) آنریبل کپتان ملک عمر حیات خان توانه - سي - آئي - اي - دهلي - ( ۱۳ ) مفتي فدا محمد خان بیرسٹر ایٹ لا - پشاور ( ۱۴ ) مسٹر مظہر الحق بیرسٹرایٹ لا بانکي پور - ( ۱۵ ) محمد علي اسکوئر ایڈیٹر کامرید و همدرد دهلي ( ۱۶ ) شوکت علي اسکوئر معتمد خدام کعبه دهلي ( ۱۷ ) چودهري غلام حیدر ایڈیٹر " زمیندار " لاهور ( ۱۸ ) ایم - غلام حسین سب ایڈیٹر کامرید ( ۱۹ ) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل ( ۲۰ ) سید وزیر حسن بي - اے انریري سکریٹري آل انڈیا مسلم لیگ لکھنو ( ۲۱ ) میجر سید حسن بلگرامي علي گڈہ ( ۲۲ ) آنریبل سر ابراهیم رحمت الله بمبئي - ( ۲۳ ) منشي محمد اظهر علیصاحب بي - اے جائنٹ سکرٹري آل انڈیا مسلم لیگ - ( ۲۴ ) ڈاکٹر مختار احمد انصاري - دهلي - ( ۲۵ ) خان بهادر الله بخش خانصاحب لاهور سابق پولیٹکل اسسٹنٹ - ( ۲۶ ) کپتان نواب احمد نواز خان سدوزئي ڈیرہ اسمعیل خان - ( ۲۷ ) نواب عبد المجید صاحب سي - آئي - اي بیرسٹرایٹ لا اله آباد - ( ۲۸ ) آنریبل خان بهادر خواجه یوسف شاه امرتسر - ( ۲۹ ) خان بهادر شیخ غلام صادق صاحب امرتسر - ( ۳۰ ) سید عبد الرشید بي - اے - ایل - ایل - بي اجمیر ( ۳۱ ) آنریبل مسٹر غلام حسن - بي - اے - ایل - ایل - بي - حیدر آباد سندہ صدر انجمن انجمن اسلامیه - ( ۳۲ ) حاجي یوسف حاجي اسمعیل تعباني صدر انجمن ' انجمن اسلامیه بمبئي - ( ۳۳ ) مولوي سید ابو العاص صاحب آنریری مجسٹریٹ پٹنه - ( ۳۴ ) خان بهادر نواب سرفراز حسین صاحب پٹنه - ( ۳۵ ) محمد علي طیب جي قادر بهائي بیرسٹرایٹ لا صدر انجمن ضیاء الاسلام بمبئي ( ۳۶ ) شیخ محمد فایق صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - فیض آباد ( ۳۷ ) حافظ محمد عبد العلیم صاحب کانپور - ( ۳۸ ) سید فضل الرحمن صاحب بي - اے - ایل - ایل - بي - کانپور - ( ۳۹ ) آنریبل خان بهادر میر اسد علي مدراس - ( ۴۰ ) آنریبل سید قمر الهدی بیرسٹرایٹ لا بختیار پور - پٹنه - ( ۴۱ ) محمد علي جناح اسکوائر بیرسٹرایٹ لا بمبئي ( ۴۲ ) مولوي حبیب الرحمن خان صاحب شرواني علیگڈه - ( ۴۳ ) صاحبزاده آفتاب احمد خان اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا علي گڈہ ( ۴۴ ) شیخ عبد الله اسکوائر بي - اے - ایل - ایل - بي علي گڈہ ( ۴۵ ) خان بهادر مولوي مقبول عالم صاحب وکیل بنارس - ( ۴۶ ) تصدق احمد خان اسکوائر بیرسٹرایٹ لا علیگڈه - ( ۴۷ ) آنریبل مسٹرجي - ایم بهرگری بیرسٹرایٹ لا سنده - ( ۴۸ ) محمد عبد العزیز اسکوائر بیرسٹرایٹ لا پشاور - ( ۴۹ ) شمس العلما مولوي شبلي نعماني - ( ۵۰ ) نواب محمد جعفر علي خانصاحب شیش محل لکھنو - ( ۵۱ ) نواب زاده محمد سید علي خان بي - اے شیش محل لکھنو - ( ۵۲ ) مولوي غلام محي الدین خان صاحب وکیل قصور پنجاب ( ۵۳ ) خان بهادر مولانا ابو الخیر صاحب شمس العلما غازي پور ( ۵۴ ) مسعود الحسن اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد - ( ۵۵ ) آنریبل مولوي سید محمد طاهر صاحب وکیل مونگیر - ( ۵۶ ) چودهري محمد امیر الحق صاحب بختیار پور مونگیر - ( ۵۷ ) مولوي شیخ کمال الدین احمد صاحب امین دار مشکي پور مونگیر - ( ۵۸ ) شیخ ظهور احمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا مراد آباد ( ۵۹ ) خان صاحب مولوي بشیر علي خانصاحب آنریری سکرٹری انجمن اسلامیه لاهور ( ۶۰ ) نواب محمد علي خانصاحب قزلباش لاهور ( ۶۱ ) عبد المجید خواجه اسکوائر کینٹب بیرسٹر ایٹ لا علیگڈه - ( ۶۲ ) سید علي عباس بخاري اسکوائر ( آکسن ) سکرٹري پراونشل مسلم لیگ پشاور - ( ۶۳ ) آنریبل نواب محمد ابراهیم علیخان کنجپورہ پنجاب - ( ۶۴ ) سید ظهور احمد اسکوائر بي - اے - ایل - ایل - بي - جائنٹ سکرٹري پراونشل مسلم لیگ لکھنؤ ( ۶۵ ) سید عبد العزیز اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور ( ۶۶ ) سید علي حسن خان صاحب خان بهادر سابق ممبر کونسل اندور اسٹیٹ و سابق مدار المهام ریاست جاوره ( ۶۷ ) احسان الحق اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا جالندهر ( ۶۸ ) مولوي محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسه اخبار لاهور ( ۶۹ ) مولوي محمد یعقوب صاحب وکیل مراد آباد ( ۷۰ ) خان بهادر مولانا ایچ - ایم ملک ناگپور پریسیڈنٹ سي - پي - مسلم لیگ ( ۷۱ ) آنریبل عبد الحسین آدم جي پیر بهائي جي بمبئي ( ۷۲ ) حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دهلي ( ۷۳ ) خواجه گل محمد خان صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب - ( ۷۴ ) آنریبل سر فاضل بهائي کریم بهائي ابراهیم کے - سي - آئي - اي - بمبئي ( ۷۵ ) آنریبل راجه سید ابو جعفر صاحب پیر پور فیض آباد ( ۷۶ ) آنریبل خان بهادر نواب سید نواب علي چودهري بنگال - ( ۷۷ ) خان بهادر شیخ رحید الدین صاحب میرٹھ ( ۷۸ ) سید آل محمد اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا سابق ڈپٹی کمشنر صوبجات متوسطه - ( ۷۹ ) مولانا سید کرامت حسین صاحب سابق جج اله باد هائي کورٹ - لکھنؤ ( ۸۰ ) آنریبل شیخ شاهد حسین صاحب بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ تعلقدار گدیا ( ۸۱ ) نواب محمد اسحاق خانصاحب سکریٹري ایم - اے - او - کالج - علي گڈہ ( ۸۲ ) شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب امام جامع مسجد دهلي ( ۸۳ ) قاضي نجم الدین احمد صاحب میرٹھ ( ۸۴ ) خواجه حسن نظامي دهلي -

بازو گولیوں سے چھلني بھي ھوجائیں' جب بھي اس کے باقي حصے پر کوئي اثر نہیں پڑتا -

پھر یہ کچھہ ضروري نہیں کہ ھوائي جہاز دن ھي کو اڑیں - کبھي شب کو بھي تو ضرورت ھوگي ؟ مگر روشني صرف ایروپلین ھي میں ھوسکتي ھے - ایروپلین میں نہایت آساني سے برقي روشني کا سامان رکھا جاتا ھے اور اس سے آپ زمین کو پوري طرح دیکھکر جہاں مناسب موقع محل ھو وھاں اتر سکتے ھیں - مگر غبارے والے جہازوں میں دونوں باتیں ممکن نہیں - خصوصاً اُترنا اسوقت تک ممکن ھي نہیں جب تک کہ زمین پر چند آدمي موجود نہ ھوں اور اسکي مہار کو نہ کھینچیں - اگر اتفاق سے کسي ایسي جگہ اترنا ھے جہاں کوئي مہار کھینچنے والا نہیں ھے تو اترنا محال ھوگا -

البتہ غبارے والے جہاز میں یہ فائدہ بہت بڑا ھے کہ جنگ میں پانچ ڈاینامیٹ تک اپنے ساتھہ رکھسکتا ھے' حالانکہ اتنے ڈاینامیٹ کے لیے کم از کم ۳۵ ایروپلینوں کي ضرورت ھوگي -

لیکن ایروپلین مسلسل ۶ سو میل کا سفر بھي کرسکتا ھے - یعني یہ بالکل آساني سے ممکن ھے کہ وہ دشمن کي قلمرو میں دور تک چلا جاے' گولہ باري کرے' اور پھر بغیر اترے واپس چلا آے - یہ صحیح ھے کہ کبھي کبھي دشمن کو اسکا علم ھوجاتا ھے اور اپني توپوں کے دھانے اسکي طرف پھیر دیتا ھے' مگر یہ نقصان غبارے والے جہازوں کے متعدد نقصانات کے مقابلے میں بالکل ھیچ ھے - فرض کرو کہ دس ایروپلین دشمن پر حملہ کرنے گئے جنمیں سے پانچ کو اس نے ضائع کردیا' تو اس صورت سے تو یہ بہر حال بہتر ھے کہ ایک ھي غبارے والا جہاز گیا اور ضائع ھوگیا - کیونکہ ھم پہلے بیان کرچکے ھیں کہ ایک غبارے والے جہاز اور ۳۵ ایروپلینوں کے مصارف یکساں ھوتے ھیں -

* * *

آجکل فرانس اور جرمني کي تمامتر توجہ کا محور و مرکز ھوائي جہاز ھیں اور دونوں سلطنتوں میں نہایت زور و شور اور سرگرمي و انہماک سے تیاریاں ھو رھي ھیں - فرانس نے مقام تول' وردین' شالون' سیربین' بالو دیک' اور ایپنال میں ایروپلین کے اسٹیشن بنواے ھیں - انکے علاوہ جابجا کثرت سے غبارے والے جہازوں کے بھي اسٹیشن' گیس کے سفري کارخانے' نیز ان جہازوں کے رکھنے کے لیے سفري گھر طیار کرائے ھیں -

با ایں ھمہ جرمني اس میدان میں فرانس سے آگے ھي ھے - اسکے پاس اسوقت زمین کے طرز کے چار بڑے آھن پوش غبارے والے جہاز ھیں' جو اسطرح ھر وقت اڑتے رھتے ھیں گویا دشمن دروازوں تک آگیا ھے !

ان چار جہازوں میں سے دو فرانسیسي سرحد پر رھتے ھیں اور دو روسي سرحد پر - ان میں سے ھر جہاز ھر وقت اسطرح تیار رھتا ھے کہ دشمن پر حملے کے لیے ایک معمولي اشارہ کافي ھے - جرمني اس سال ۹ غبارے والے جہاز اور بنانا چاھتي ھے اور غالباً آیندہ سال اس سے دو چند بنائیگي -

# آثار عتیقہ

## مصر

### علم آثار مصر

اجپتیا لوجیا

دوآبۂ دجلہ و فرات کي طرح مصر بھي تمدن کا دیرینہ گہوارہ اور عجائب و غرایب تعمیر کا ایک شہر آباد ھے - البتہ آثار دوابہ کے برخلاف مصر کے تمام آثار زیر خاک مدفون نہیں ھیں بلکہ اُس کے سب سے بڑے آثار سطح زمین پر سر بفلک استادہ صلاے نظارگي دے رھے ھیں جسکے جواب میں ھزارھا سیاح اکناف و اقطار عالم سے ھر سال مصر آتے رھتے ھیں -

تمام قدیمي سرزمینوں میں مصر کو متعدد وجوہ سے خاص خصوصیات حاصل ھیں جو نہ یونان کو حاصل ھوئیں' نہ ھندوستان کو' اور نہ رومۃ الکبری کے پر عظمت تمدن کو:

( ۱ ) جسقدر کثرت کے ساتھہ مختلف قدیمي تمدنوں کے آثار یہاں ھیں اسدرجہ کہیں نہیں - یہ پوري سرزمین ایک شہر آثار ھے -

( ۲ ) اسکے زیادہ تر آثار فن تعمیر سے تعلق رکھتے ھیں جو عرصے سے حوادث کے حملوں سے اپنے تئیں بچاے ھوے ھیں - برخلاف دیگر مقامات کے کہ غیر تعمیري آثار زائد تھے اور اسلیے ضائع ھوگئے -

( ۳ ) فن تعمیر کے جو نمونے مصر پیش کرتا ھے' استحکام اور عظمت کے لحاظ سے دنیا کا کوئي تمدن اسکا مقابلہ نہیں کرسکتا -

( ۴ ) اسکي تعمیرات اسدرجہ بلند و محکم' یا زمین کي بلند ترین حصوں پر' یا سر بفلک میناروں کي صورتوں میں ھیں جنکو ارضي تغیرات اپنے اندر چھپا نہ سکے - اسلیے وہ اب تک انسان کي نئي تعمیرات کي طرح زمین کے اوپر قائم ھیں - حفریات ( یعني زمین کھودنے اور نقب لگانے ) کي مصیبتوں کي اسکے لیے ضرورت نہیں -

( ۵ ) ممي کرکے انھوں نے لاشوں کو محفوظ رکھا جو اب عصر قدیم کا سب سے زیادہ قیمتي خزانہ ھے - ایسا قیمتي اثر کوئي ملک نہیں رکھتا -

( ۶ ) اسکي اکثر تعمیرات منقش ھیں جنسے تمدن قدیم کے معمے حل ھوتے ھیں - باستثناے ایران' کوئي ملک اسقدر منقوش و مکتوب عمارتیں نہیں پیش کرسکتا - اسي بنا پر علماے آثار نے "آثار مصر" کي خاص طور پر تحقیقات کي اور اسکو ایک خاص فن بنا دیا جو اجپٹیا لوجي کے نام سے مشہور ھے -

لیکن ابتک اردو کا خزینۂ علم آثار مصر کے نوادر و غرائب سے خالي ھے' اور گو بعض آثار کے حالات شائع ھوے ھیں مگر انکا ماخذ تمامتر قدیم تصانیف ھیں - اسلیے ھم آج آثار مصریہ کا ایک سلسلہ شروع کرتے ھیں' جنمیں زیادہ تر ان حالات کا ذکر کرینگے جو تازہ حفریات کے نتائج ھیں' اور یورپ کے وقیع و مقتدر مصور و غیر مصور رسائل میں شائع ھوے ھیں -

(۵) وہ " ایروپلین " جو مسطح آپ پر گھومتے ہیں اور اسکے بعد ہوا میں بلند ہوتے ہیں -

ان پانچ قسموں میں سے دو اول الذکر قسم کے جہاز خود نہیں اڑتے بلکہ ایک ایک غبارہ ان میں اُڑتا ہے -

ان غباروں سے اڑنے والے جہازوں میں ایک قسم زمین کے جہازوں کي ہے - زمین کے جہازوں کی حقیقت یہ ہے کہ پہلے ایک غبارہ گیس سے بھرا جاتا ہے - اس غبارہ میں ایک ہوائي جہاز بندھا ہوتا ہے - اس میں ایک پنکھا ہوتا ہے جو نہایت تیز چلتا ہے - غبارہ جب (؟) جاتا ہے تو وہ ہوا میں بلند ہوتا ہے ' اور اپنے ساتھہ اس جہاز کو معلق کردیتا ہے - جب جہاز سطح زمین سے کسیقدر اونچا ہوجاتا سابق شرپنکھا چلنے لگتا ہے - اس پنکھے کے چلنے سے جہاز آگے شوسترى اس طرز کے ہوائي جہاز کي شرح رفتار پچاس میل کلکتہ - ( ؟ ) -

حاجي بغشمت جرمني نے تمامتر توجہ اسي طرز کے جہاز پر شفاء الملک وہ ایک اور قسم کا جہاز تیار کرا رهي ہے جسکي رفتار آنریبل اپنا ۵۵ میل فی گھنٹہ ہوگي - یعني ریل کي تیز (۱۳) مفے برابر اور دریائي جہازوں سے دو چند تیز !

مظہرالحق نے اس سے پہلے ایڈیٹر کا آهن پوش ہوائي جہاز خدا تھا - اُسکي شرح رفتار ۵۰ میل في گھنٹہ تھي - ابھي اسمیں ترقي کی کوشش ہو رهي ہے اور امید ہے کہ ۶۰ میل تک اسکي شرح رفتار ہو جائیگي -

اسوقت ہوائي جہازوں کے لیے آندھي ایک شدید ترین خطرہ ہے لیکن اگر ترقي رفتار کي کوشش میں کامیابي ہوئي اور حسب امید ہوائي جہاز ۶۰ میل فی گھنٹہ چلنے لگے تو پھر غالباً یہ خطرہ باقي نہ رهیگا ' اور فضاؤ جو کي حالت خواہ کتنی هي ناسازگار کیوں نہ ہو ' مگر ہوائي جہاز بے خوف و هراس سفر کرسکینگے -

* * *

جسطرح کہ دریائي جہازوں میں توپیں رہتي ہیں ' اسیطرح ہوائي جہازوں میں بھي توپیں رکھي جاتي ہیں - اُنکے گولے فضا میں پھٹتے ہیں اور ان سے لوہے کے ٹکڑے نکلکے پھیلتے ہیں - ان گولوں میں گیس ہوتا ہے ' اور اُن کے پھٹنے کے بعد ایک دھواں سا پھیل جاتا ہے اور سامنے کي چیزیں نظر نہیں آتیں - نیز وہ گولے بھي پھینکے جا سکتے ہیں جنمیں ڈاینا میٹ ہوتا ہے - غرضکہ ہر قسم کے گولے ان توپوں سے پھینکے جاسکتے ہیں -

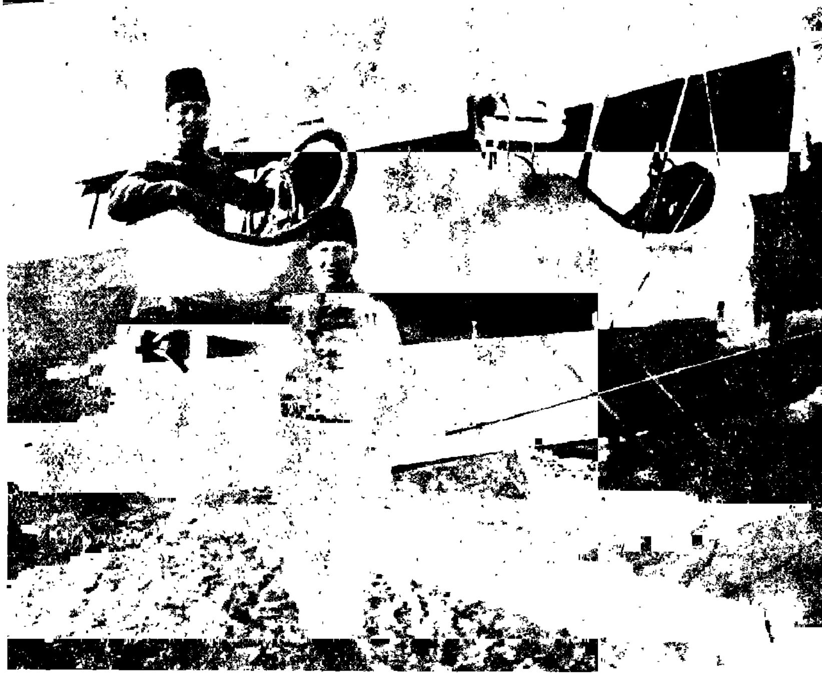
یہاں قدرتاً سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسقدر بلندي اور بعد مسافت کے باوجود کیا توپوں کي شست صحیح بندھسکتی ہے ؟ بیشک بظاہر یہ مشکل معلوم ہوتا ہے - صحراء لیبیا میں ہوائي جہازوں کو اسي لیے کامیابي نہ ہوئي مگر اب کوشش نے اس مشکل کو بھي آسان کردیا ہے - اب شست نہایت آساني سے باندھي جاسکتي ہے ' اور اگر پہلي دفعہ نشانہ خطا کریگا تو دوسري مرتبہ یا تیسري مرتبہ ضرور هي لگیگا -

ہوائي جہاز رانوں کے پاس ایک آلہ ہوتا ہے جسکو ارتفاع نما (استیٹرسکوپ) کہتے ہیں - اس آلہ سے نہایت صحیح طور پر معلوم ہوجاتا ہے کہ اب جہاز سطح آب سے کسقدر بلندي پر ہے - اس آلہ سے جہاز کو حسب ضرورت پست و بلند کرنے میں بھي بہت مدد ملتي ہے -

جیسا کہ ہم نے ابھي بیان کیا ہے پہلے جرمني نے ہوائي جہازوں کي تمام قسموں سے صرف زپلن طرز کے اُن جہازوں کي طرف توجہ کي تھی جو غبارہ کے ساتھہ اُڑتے ہیں ' اور فرانس نے اسکے جواب میں ایروپلین کو اپني کوششوں کا مرکز قرار دیا تھا ' مگر چونکہ دونوں سلطنتوں میں عداوت شدید اور مقابلہ و همسري کا سخت جوش ہے ' اسلیے اب ان میں سے ہر ایک اسي قسم کے جہازوں کے انتظام میں سرگرم ہے جو دوسرے نے بنوائے ہیں تا کہ اگر مبادا جنگ کے وقت ایک قسم کے جہاز نا کامیاب ثابت ہوں تو حریف بازي نہ لیجا سکے ' اور فوراً دوسرے قسم کے جہازوں سے اسکا مقابلہ کیا جاسکے -

برطانیہ ایک بحري سلطنت ہے اسلیے قدرتاً وہ ان ہوائي جہازوں کي طرف مائل ہے جو مسطح آب پر گردش کرکے ہوا میں بلند ہوتے ہیں - امید ہے کہ اس سال کے ختم ہوتے ہوتے — اُسکے پاس اس قسم کے ۷۵ جہاز ہوجائینگے -

برطانیہ اپنے آپ کو ایروپلن اور زپلین ' دونوں سے بے نیاز سمجھتي ہے - اسکا خیال ہے کہ اگر اسکے بیڑے کے پاس ان گردش کن جہازوں کي کافي تعداد ہو جاے تو پھر اسے دشمن کا خطرہ نہیں ' چنانچہ اسکا ارادہ ہے کہ اپني مقبوضات میں اس ترتیب سے ہوائي جہازونکے اسٹیشن بنائیگي کہ اسکے تمام مقبوضات کے گرد ایک منطقہ یا دائرہ سا بنجائیگا اور جسطرح کہ قلعوں میں دشمن کي نقل و حرکت کي نگراني ہوتي رہتي ہے ' اسیطرح ان اسٹیشنوں سے دشمن کے ہوائي جہازوں کي نقل و حرکت کي نگراني ہوتي رهیگي -



دولت عثمانیہ کا نیا زپلن قسم کا ہوائي جہاز

برطانیہ اپنے حریف جرمني اور اپنے حلیف فرانس ' دونوں سے ہوائي جہازوں میں پیچھے ہے ' حالانکہ دونوں اسکے گھر کے دروازے پر ہیں اور ہر وقت حملہ کرسکتے ہیں - اسلیے انگریزي اخبارات مضامین اور تصاویر کے ذریعہ اپني قوم کو اس اہم نقص کي طرف متوجہ کر رہے ہیں - کوئي هفتہ ایسا نہیں آتا کہ انگریزي ڈاک میں ہوائي جہازونکے متعلق مضامین یا طرح طرح کي تصاویر نہ ہوں -

انگریزي اخبارات کا خیال ہے کہ غباروں سے اُڑنے والے ہوائي جہازوں کی نسبت ایروپلین زیادہ قابل اعتماد ہیں - کیونکہ ایک غبارے والا جہاز جتنے صرف سے تیار ہوتا ہے ' اتني رقم میں ۳۵ ایروپلین بنتے ہیں - اسکے علاوہ ایروپلین کا بنانا آسان ہے اور ایک وقت میں بہت سے بن جا سکتے ہیں ' لیکن غبارے والے جہازوں میں یہ دونوں امر مفقود ہیں -

ایک اور بہت بڑا فرق یہ بھي ہے کہ غبارے والے جہاز میں جہاں گولي لگي اور سارا جہاز برباد ہوگیا - لیکن اگر ایروپلین کے دونوں

# مراسلات

## مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوۃ

### پٹنہ

مسلمانان پٹنہ کا ایک جلسہ بمکان جناب انریبل مولوی فخر الدین صاحب وکیل بتاریخ ۱۸ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع منعقد ہوا اور اسمیں مندرجہ ذیل تحریکیں بہ اتفاق راے پاس ہوئیں :

( ۱ ) چونکہ مسلمانان پٹنہ نے طلباء دار العلوم ندوۃ العلماء کی اسٹرائک کی خبر نہایت رنج و افسوس کیساتھہ سنی ہے جس سے احتمال ہے کہ اس بڑے اسلامی درسگاہ میں نقصان عظیم واقع ہو' اسلیے اس جلسہ کی راے ہے کہ ایک کمیشن ایسے اشخاص کا جنکو ندوۃ العلماء کے انتظامات سے کوئی سروکار نہ رہا ہو' اس غرض سے مقرر کیا جاے کہ تمام امور متعلق ندوۃ العلماء کی تحقیقات کرے اور ایک اسکیم بغرض اصلاح اسکے تیار کرکے نہایت جلد قوم کے سامنے پیش کرے -

معرک — جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر-

مؤیدین — جناب خان بہادر آنریبل مولوی فخر الدین صاحب و جناب مولوی محمد حسین صاحب وکیل -

ایک عام جلسہ معاملات ندوہ کے تصفیہ کیلیے طلب کیا جاے -

معرک — جناب مولوی مبارک کریم صاحب -

مؤیدین — جناب مسٹر مظہر الحق صاحب بیرسٹر' سید نور الحسن صاحب وکیل-

## انجمن خادم الاسلام گودھرا

انجمن خادم الاسلام گودھرا کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۰ مارچ سنہ ۱۹۱۴ کو منعقد ہوا جسمیں مندرجۂ ذیل ریزولیوشن پیش ہوکر باتفاق راے پاس ہوے :

( ۱ ) یہ جلسہ طلباء ندوۃ العلماء لکھنؤ کی اسٹرائک پر اپنا دلی رنج و افسوس ظاہر کرتا ہے -

( ۲ ) یہ جلسہ اکابرین قوم سے باادب مگر پر زور درخواست کرتا ہے کہ ہمدردان قوم کا ایک قائمقام کمیشن ندوۃ العلماء کی موجودہ خرابیوں کی تحقیقات کیلیے مقرر کیا جاے اور پوری سعی و کوشش کیجائے کہ قوم کی یہ مفید درسگاہ آفات سے محفوظ رہے -

( ۳ ) یہ جلسہ مولوی خلیل الرحمن صاحب مدعی ناظم جدید ندوہ کے طریقۂ جبر واستبداد کو نہایت افسوس و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے -

( ۴ ) یہ جلسہ علامہ شبلی نعمانی کی اسلامی اور قومی خدمات کا دل سے معترف ہے' اور انپر اپنا دلی اعتماد ظاہر کرتا ہے -　　خاکسار یحیی آنریری سیکریٹری انجمن

## دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی کا ایک جلسہ بتاریخ ۲۱ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع زیر صدارت جناب مولوی ظہور الدین صاحب بی - اے - ایل - ایل - بی - وکیل ہائی کورٹ منعقد ہوا' اور بالاتفاق مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس کیے گئے -

( ۱ ) یہہ جلسہ انجمن اصلاح ندوہ کے اغراض و مقاصد سے دلی ہمدردی ظاہر کرتا ہے جو حال میں اصلاح ندوۃ العلما کے لیے لکھنؤ میں قائم کی گئی ہے' اور اس امر کی سخت ضرورت محسوس کرتا ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو مسلمانان ہند کا ایک قائم مقام جلسہ طلب کیا جاے جو ندوہ کی موجودہ خرابیوں اور بد انتظامیوں کے رفع کرنیکی تجاویز پر غور کرے -

( ۲ ) دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی نے لشکر پور کلکتہ کی مسجد اور قبرستان کی توہین کے حادثہ کو سخت افسوس کے ساتھہ سنا - یہہ لیگ نہایت زور کیساتھہ اپنے اس احساس کو معرض تحریر میں لانا چاہتی ہے کہ یہ سخت بدنصیبی کی بات ہے کہ کانپور کا المناک حادثہ بے احتیاط حکام کے لیے سبق آموز نہ ہو سکا -

دسٹرکٹ مسلم لیگ بریلی ان مسلمان لیڈروں کی غفلت شعاری پر نہایت افسوس ظاہر کرتی ہے' جنھوں نے فیصلۂ کانپور کے وقت اور اُس کے بعد مسلمانان ہندوستان کو یہہ یقین دلایا تھا کہ عنقریب امپیریل کونسل میں مسودۂ قانون تحفظ معابد پیش کیا جائیگا' اور اُنسے یہہ دریافت کرنا چاہتی ہے "کہ اُن کے ان خوش آیند وعدوں کے پورا ہونیکا وقت کب تک آنیوالا ہے ؟"

## ردولی

مسلمانان ردولی ضلع بارہ بنکی کا ایک جلسہ بصدارت مولوی فرید الدین صاحب نعمانی بتاریخ ۲۲ مارچ سنہ ۱۴ع منعقد ہوا' جس میں بکثرت ہر طبقہ کے حضرات شریک تھے - بالاتفاق تجویز ہوا کہ یہ جلسہ ندوۃ العلما کی حالت کو سخت نازک و پرخطر دیکھکر بیحد متاسف ہے' اور اراکین ندوۃ العلما سے مستدعی ہے کہ براہ خدا قوم پر رحم فرماکر اور فوراً ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ بے لاگ تحقیقات فرماکر اس کے نتیجہ سے قوم کو آگاہ فرماویں' اور بعد اس کے ارکان ندوہ ایک جلسہ عام منعقد فرمائیں جس میں تمام دلچسپی لینے والے حضرات شریک ہوکر ایک قطعی فیصلہ ندوہ کے متعلق فرماویں کہ قوم کو آے دن کے روح فرسا واقعات سے نجات ملے کیونکہ مایوسی بھی ایک سکون ہے - بیدار اقوام کو مسرت و انبساط کے جلسے مبارک - ہم کو جلسۂ عزا داری ہی سہی -

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق<br>
نالۂ غم ہی سہی نغمۂ شادی نہ سہی

( ابو الهول )

اس سلسلے کی ابتداء هم ابوالهول سے کرتے هیں - سلسلۂ کوہ لوبیا کے امتداد سے فیوم اور نیل کے مثلث جزیرے ( Delta ) کے مابین ' اور رود نیل کي محاذات میں ' ایک وسیع میدان نوے میل تک پهیلتا هوا چلا گیا هے ' اور دریا کي طرف سے ایک عظیم الشان مجسمے تک پهنچ کر ختم هوتا هے - یهي وہ مجسمه هے جسے عربي میں ابوالهول اور انگریزي میں ( Sphins ) کهتے هیں - قدیم مصري اسے صور نعس کهتے تهے -

ابو الهول مصري بت تراشي کا ایک بهترین نمونه هے - یه ایک عظیم الشان چٹان کو تراش کے بنایا گیا هے جو دامن کوہ میں واقع تهی - یه بت گردن تک انسان کا سا هے اور اسکے نیچے سے اسکي شکل شیر کي هے - اسکی بلندي چوٹي سے لیکے زمین تک ۷۰ فیٹ اور ٹهڈي تک ۳۰ فیٹ هے - اسکا مجموعی قطر ۱۵۰ فیٹ هے ' اور چاروں ٹانگیں اور پنجے ۵۰ فیٹ کی هیں - عرض ۳۳ فیٹ هے - چهرہ ۱۴ فیٹ ' منهه ۷ فیٹ ' ناک ۵ فیٹ ۶ - انچ ' اور کان ۴ فیٹ ۶ - انچ کے هیں !!

ابو الهول کے دیکهنے والے کو سب سے پهلي شے جو اپني طرف متوجه کریگي وہ اسکي عظمت اور اسکا لازمی نتیجه هیبت اور هولناکي هے ' لیکن اسکے بعد وہ ایک اور شے بهي محسوس کریگا جو اُسے حیرت و اعجاب میں ڈالدیگي -

ابوالهول جسقدر عظیم الشان هے ' اسکا اندازہ آپنے اس تفصیل سے کرلیا هوگا جو ابهي اسکے ابعاد ثلاثه کے ذکر میں گذر چکي هے ' مگر با ایں همه اسکے تمام اعضاء میں ایک عجیب و غریب تناسب هے جو بالکل ویسا هي هے جیسا که خود قدرت شیر کے جسم اور انسان کے چهرہ میں رکهتي هے !



ابوالهول موجودہ حالت میں

حیوان کے چهرہ میں آنکهه ' ناک ' کان ' منهه وغیرہ ' ان تمام اعضاء میں نهایت دقیق و نازک تناسب هوتا هے ' اور در حقیقت اسي تناسب کا دوسرا نام حسن هے - ابو الهول کے چهرہ میں یه تناسب بتمامه محفوظ هے ' اور اسي لیے دور سے دیکهنے والے کو معلوم هوتا هے که یه چهرہ اپني اصلي حالت میں هوگا تو نهایت جمیل و خوش منظر هوگا - چنانچه جب ایک بهت بڑے اثري ( ارکیالوجست ) سے یه دریافت کیا گیا که اس نے مصر میں سب سے عجیب شے کون سي دیکهي ؟ تو اس نے ابو الهول کا نام لیا ' اور جب ابو الهول کي ترجیح کي وجه دریافت کی گئي تو اس نے کہا که با ایں همه عظمت جثه و کبر حجم ' اسکے اعضاء میں ایسا عجیب و غریب تناسب هے که آج تک میري نظر سے نهیں گذرا - اس نے کها که مجهے سخت حیرت هے که اسکا بنانے والا اس دقیق و نازک تناسب کو اتنے بڑے بت میں کیونکر محفوظ رکهه سکا ' جسکو قدرت انسان اور شیر کے مختصر اور چهوٹے سے جسم میں محفوظ رکهتي هے ؟

معلوم هوتا هے که بناتے وقت مرد کا چهرہ پیش نظر رکها گیا تها کیونکه تمام مراعات حسن و جمال کے ساتهه ٹهڈي کے نیچے ڈاڑهي بهي تهي جسکو انگریزوں کی وطن پرستي مصر سے انگلستان لیگئي هے ' اور جبکه خود مصر کا عجائب خانه خالي هے تو برطانی عجائب خانه کی گیلریاں اس سے آراسته هیں !

دنیا میں کتني چیزیں هیں جو زمانے کے دست برد سے محفوظ رهسکي هیں ؟ ابوالهول کے چهرہ کو کچهه تو طول عهد اور امتداد زمانه نے بگاڑا اور کچهه بعض لوگوں کے جاهلانه اقدامات نے جنهوں نے اس اثر قدیم کي قدر و قیمت نه سمجهي -

سنه ۷۸۰ میں محمد نامي ایک شخص تها جسکا تعلق خانقاہ ملاحیه سے تها - اس شخص کو خیال هوا که ابو الهول کي اهل مصر پرستش کرتے هونگے - بهتر هے که اس بت کو توڑ دیا جاے - توڑنا تو آسان نه تها مگر اُس نے اُسکا چهرہ بگاڑ دیا -

بد قسمتي سے اس اثر علمي کا مٹانے والا صرف یهي نه تها بلکه اس عهد کے بعض پادشاہ بهي اس اثم علمي میں شریک تهے - یه زمانه اُمراے ممالیک کا تها - یه جاهل اسکے سر کو نشانه بنا کے تیر اندازي کي مشق کیا کرتے تهے !

جیسا که آپنے اس تصویر میں دیکها هوگا جو آج شائع کي جاتي هے ' اب ابو الهول کا چهرہ بالکل بگڑ گیا هے - ناک اور کان ٹوٹگئے هیں - آنکهیں بالکل بگڑ گئی هیں اور کنپٹي ' گال ' اور گردن میں خطوط پڑگئے هیں - جب که خود چهرہ هي درست نهیں تو اس روغن کا کیا ذکر جو اسکے گالوں پر لگا هوا تها اور جسکی وجه سے ڈینون نے ( جو سنه ۱۷۴۷ اور سنه ۱۸۲۵ کے درمیان میں تها ) ابو الهول کا حلیه بیان کرتے هوے لکها که یه "گوشت اور زندگي هے " -

( ابوالهول اور حوادث ارضیه )

آپ جانتے هیں که مصر افریقه میں هے اور سرزمین افریقه کے میدانوں میں بحر انطلاطیق کي طرح ریگ کے طوفان اٹهتے رهتے هیں - اسلیے قدرتاً ابو الهول کے اکثر حصونکو کو بارها تودہ هاے ریگ نے چهپادیا اور هر بار کسي نه کسي شخص کی همت نے تودوں کو صاف کیا -

ابو الهول کي یه خدمت جس شخص نے سب سے پہلے انجام دي وہ مصر کا قدیم بادشاہ تحوتمس (Thotmes) رابع هے - وہ تحوتمس (Smenhetcp II) کا بیٹا تها مگر اسکی ماں شاهي خاندان سے نه تهي ' اسلیے اسکو امید نه تهی که باپ کا تخت لے سکے گا - ایک دن تحوتمس شکار کهیلتا هوا نکلا اور کهیلتے کهیلتے اِدهر آنکلا - وہ ماندگي سے چور چور هو رها تها اسلیے استراحت کے واسطے لیٹگیا - اتنے میں اسکي آنکهه لگ گئي - خواب میں دیکها که واسلفکس اُسکي ماں آئي هے اور اس سےکهتي هےکه اگر تو اسکو صاف کر دیگا تو اس خدمت کے صلے میں تجهے باپ کا تخت حکومت ملیگا - تحوتمس کي آنکهه کهلگئي اور اسکے بعد هي اس نے اسکي صفائي شروع کرائي - جب بالو بالکل هٹا دیا گیا اور ابو الهول کا هر حصه نظر آنے لگا ' تو اس نے ایک ۱۴ فیٹ کي آهني تختي میں یه تمام واقعه خط تصویري ( هیرو گیلیفي ) میں کندہ کراکے اسے ابو الهول کي چاروں اگلي ٹانگوں کے درمیان نصب کرا دیا جو اس وقت تک موجود هے - اسکے بعد یه وعدہ پورا هوا اور

اظہار ہمدردي کرتا ہے - اور ساتھہ هي ان کي اس حرکت کو جو کالجوں اور سکولوں کي کورانہ تقلید میں عمل میں آئي ہے نفرت کي نگاہ سے دیکھتا ہے - کیونکہ وہ اپني تمام شکایات قوم کے سامنے بلا اسٹرائک کے بھي پیش کرکے اصلاح کے لیے اپیل کرسکتے تھے -

محرک ـــ جناب منشي نظام الدین صاحب پنجابي -

موید ـــ جناب حکیم سعید الحسن صاحب -

سکریٹري انجمن ترجمة القران معروف گنج - گیا

## مــلــتــان

انجمن اسلامیہ ملتان کے جلسۂ منعقدہ ۲۲ مارچ میں حسب ذیل رزولیوشن پاس کیا گیا :

" معزز مسلمانوں کا ایک کمیشن اس امر کے لیے مقرر کیا جاے کہ متعلمین ندوۃ العلما کے اسٹرائک کے متعلق پوري تحقیقات کرکے تجاویز اصلاح قوم کے سامنے پیش کرے -

سید میر حسن وایس پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ ملتان -

## پـیـغـام سـفـارۂ علیۂ سابقہ

بنام مسلمانان هنــد

جمیع برادران اسلام ! قسمت اسکے خلاف ہے کہ میں آیندہ آپ لوگوں میں رہکے کام کروں - جب سے بمبئي آیا ہوں مجھے کبھي صحبت نصیب نہ ہوئي - اسلیے عثماني سفارت عامہ سے مستعفي ہونے پر مجبور ہوں - مجھے سخت افسوس ہے کہ میں ہندوستان سے جاتا ہوں ' مگر آپ یقین کریں کہ میں ہمیشہ مسلمانان ہندوستان کے معاملات میں ہمدردانہ دلچسپي لیتا رہونگا ' اور جہاں جاونگا وہاں اسلام کے نشات ثانیہ کے لیے وقف خدمت رہونگا - میں اب معاملات سفارت کا ذمہ دار نہیں ہوں - آپ سب کو میرے سلامہاے محبت آگیں -

پکا برادر ملي - خلیل خالد بے

## اکسیر شفا دافع طاعون و وبا

ایک کروڑ انسان یہ مرض مار چکي ہے

یہي ایک دوا ہے جس کے استعمال سے ہزاروں مریض تندرست ہوچکے ہیں اگر وبا زدہ مقامات میں بطور حفظ ماتقدم ہر روز ۵ بوند استعمال کي جائے تو پینے والا حملہ مرض سے محفوظ رہتا ہے - ہدایات جس سے مرض دوسرے پر حملہ نہیں کرتا ' اور مفید معلومات کا رسالہ ایک سو صفحہ کا مفت

آب حــیات

کا قصہ مشہور ہے اب تک کسي نے اسکي تحقیقات نہیں فرمائي محققان یورپ حکما سلف خلف کے تحقیق کردہ مسایل وغیرہ و علمي تجربات و مشاہدات اور مختلف عوارض کس طرح دور ہو سکتے ہیں اس کي علمي عملي ثبوت -

ایک سو ۳۲ صفحہ کي کتاب

لا علاج کہنہ بیماریوں - مثلاً کمزوري - ہر طرح کے ضعف باہ - عقر - براسیر - نواسیر - ذیابیطس - درد گردہ ' ضعف جگر کا شرطیہ ٹھیکہ پر علاج ہوسکتا ہے فارم تشخیص منگواؤ -

پتہ حکیم غلام نبي زبدۃ الحکما مصنف رسالہ جواني دیواني - ذیابیطس نقرس درد گردہ ضیق النفس وغیرہ لاہور موچي دروازہ لاہور -

## ایک ضــروری جلســہ

روز یکشنبہ ۲۲ - ماہ مارچ سنہ ۱۹۱۴ع کو ایک اہم جلسہ احمدیہ بلڈنگز لاہور میں منعقد ہوا ' جسمیں سلسلۂ احمدیہ کے بہت سے اعیان و اکابر و وکلا و بعض عہدہ داران انجمن ہاے پنجاب و سرحد شامل ہوے - علاوہ دیگر حضرات کے سات ٹرسٹیان صدر انجمن احمدیہ قادیان بھي شامل تھے - یہ جلسہ بہت کامیابي سے ہوا - بہت سے حضرات نے تقریریں فرمائیں اور اصحاب مضافات کے خطوط اور تاریں جو موصول ہوئیں تھیں پڑھکر سنائي گئیں اور ذیل کے رزولیوشن متحدہ طور پر منظور ہوے - مجلس نے صاحبزادہ صاحب کے انتخاب میں جو یک طرفہ کارروائي ہوئي اسکو ناپسند کیا - ( رزولیوشن حسب ذیل ہیں )

( ۱ ) الوصیت کي رو سے چالیس مومنوں کے اتفاق راے سے بیعت لینے والے بزرگوں کا انتخاب ہو سکتا ہے - اور جماعت کي راے میں یہ ضروري ہے کہ بڑي بڑي جماعتوں میں ایسے بزرگ بیعت لینے کے لیے منتخب کیے جائیں -

( ۲ ) صاحبزادہ صاحب کے انتخاب کو اس حد تک جایز سمجھتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں سے احمد کے نام پر بیعت لیں یعني سلسلہ احمدیہ میں انکو داخل کریں ' لیکن احمدیوں سے دوبارہ بیعت لینے کي ہم ضرورت نہیں سمجھتے - اس حیثیت سے ہم تسلیم کرنے کے لیے طیار ہیں - لیکن اسکے لیے بیعت کي ضرورت نہ ہوگي ' اور نہ یہ امیر اس بات کا مجاز ہوگا کہ جو حقوق واختیارات صدر انجمن احمدیہ کو ابتدا سے حاصل ہیں ' اسمیں کسي قسم کي دست اندازي کرسکیں -

مندرجہ بالا رزولیوشنوں کو عملي جامہ پنہانے کے لیے مفصلہ ذیل دیگر رزولیوشن بھي اتفاق راے سے پاس ہوے :

( ۳ ) ایک وفد منتخب احباب کا صاحبزادہ صاحب کي خدمت میں حاضر ہوکر مذکورہ بالا رزولیوشن پیش کرے اور انکو ان رزولیوشنوں سے اتفاق کرنیکي درخواست کرے - ممبران ڈپوٹیشن کو تعداد بڑھانے کا بھي اختیار دیا گیا ہے -

## ایک سنیاسی مہاتما کے دو نادر عطیئہ

حبوب مقوي ـــ جن اشخاص کي قوی زائل ہوگئے ہوں وہ اس دوائي کا استعمال کریں - اس سے ضعف خواہ اعصابي ہو یا دماغي یا کسي اور وجہ سے بالکل نیست نابود ہو جاتا ہے - دماغ میں سرور ونشاط پیدا کرتي ہے - تمام دلي دماغي اور اعصابي کمزوریوں کو زائل کرکے انساني ڈھانچہ میں معجز نما تغیر پیدا کرتي ہے - قیمت ۵۰ گولي صرف پانچ روپیہ -

منجن دندان ـــ دانتوں کو موتیوں کیطرح آبدار بناتا ہے - امراض دندان کا قلع قمع کرتا ہے - ہلتے دانتوں کو مضبوط کرتا ہے - دانت نکلتے وقت بچے کے مسوڑھوں پر ملا جاے تو بچہ دانت نہایت آساني سے نکالتا ہے - منہہ کو معطر کرتا ہے - قیمت ایک ڈبیہ صرف ۸ آنہ -

تریاق طحال ـــ تپ تلي کیلیے اس سے بہتر شاید ہي کوئي دوائي ہوگي - تپ تلي کو بیخ و بن سے نابود کرکے بتدریج جگر اور قوی کي اصلاح کرتا ہے - قیمت في شیشي ۳ روپیہ ۴ آنہ -

ملنے کا پتہ - جي - ایم - قادري اینڈ کو - شفاخانہ حمیدیہ منڈیالہ ضلع گجرات پنجاب

## اکبـر پـور

ضلع فیض آباد کے مسلمانوں نے ۲۰ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک جلسہ عام منعقد کرکے حسب ذیل رزولیوشن پاس کیے :

( ۱ ) هم مسلمانان اکبر پور ' لشکرپور کی مسجد کے انهدام پر سخت رنج و اندوہ کا اظهار کرتے هیں اور اُمید کرتے هیں کہ حضور وایسرائے هند اس پر توجہ مبذول فرماویں گے -

( ۲ ) طلباء دارالعلوم ندوہ کی اسٹرائک اور اراکین کی باهمی مخالفت اور قومی ایوان کو نقصان پهونچنے پر اظهار غم و الم کرتے هیں -

( ۳ ) هم قوم کے بهی خواہ اور سچے درد مندوں سے بالتجا ملتمس هیں کہ دارالعلوم میں جاکر غیر جانبدارانہ طریق سے طلبہ کی شکایت کو سنیں اور رفع کرنے میں کوشش فرمائیں اور پردۂ حجاب کو جو متعلمین اور اراکین کے درمیان حایل هوگیا ہے اُٹها دیں - نیز اس امر میں سعی بلیغ فرمائیں کہ دارالعلوم کا حال قابل اطمینان اور اُسکا مستقبل شاندار نظر آئے -

## دسـنـہ

ندوہ کی موجودہ حالت زار سے متاثر هوکر سکریٹری انجمن الاصلاح دسنہ نے ۲۰ مارچ کو ایک جلسہ منعقد کیا اور مندرجۂ ذیل رزولیوشن پاس هوے :

( ۱ ) یہ جلسہ طلباے دارالعلوم کی اسٹرائک کو دارالعلوم کے حق میں فال بد تصور کرتا ہے - اس اسٹرائک کے اسباب میں معلمین اور منتظمین کے ناجایز دباؤ اور غیر اخلاقی برتاؤ کو داخل سمجهتا ہے -

( ۲ ) یہ جلسہ ان لوگوں کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جن کی توجہ سے ایک کمیٹی بنام " اصلاح ندوہ " قائم هوئی ہے - اور امید کرتا ہے کہ جلسہ عام میں هر صوبہ سے کثرت سے لوگ شریک هوکر ندوہ کی اصلاح و فلاح کی بہترین صورت قائم کرینگے -

( راقم عبد الحکیم )



## گـیـا

ندوہ کے موجودہ خطر ناک حالات اخبارات سے معلوم کرکے معززین شهر گیا کا ایک عام جلسہ خاص طور پر انجمن ترجمة القرآن معروف گنج کے زیر اهتمام گیا کے مشهور وکیل جناب مولوی نورالدین صاحب بلخی کے مکان پر ۲۲ مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع کو منعقد هوا - جسمیں علاوہ دیگر حضرات کے شاہ عبد العزیز صاحب کلرک ڈسٹرکٹ بورڈ - جناب مولوی اکرم صاحب پیشکار - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب سکریٹری مدرسہ انوارالعلوم - جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب - جناب مولوی انجم صاحب شریک تھے - جلسہ مذکور میں جو رزولیوشن باتفاق راے پاس هوے یہ هیں :

" یہ جلسہ طلباے ندوہ کے افسوسناک واقعہ اسٹرائک پر اظهار رنج و افسوس کرتا هوا یہ تجویز کرتا ہے کہ ایک غیر جانب دار تحقیقاتی کمیشن تفتیش معاملات کے لیے جلد از جلد مرتب هو -

محرک - جناب مولانا مولوی ابو المحاسن محمد سجاد صاحب -

موید — جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب -

( ۲ ) یہ جلسہ مولانا ابو الکلام و دیگر اصحاب کے اس طرز عمل سے اختلاف راے ظاهر کرتا ہے کہ کمیشن کے ارکان مشخص کرتے هوے کسی عالم کا نام نہیں لیا ' یا لیا بهی تو دیوبند کے صرف ایک عالم کا - ( یہ صحیح نہیں - مولانا عبد الباری کا بهی نام لیا گیا تها - الهـلال )

محرک — جناب سید شاہ عبدالعزیز صاحب کلرک -

موید — جناب مولوی انجم صاحب -

( ۳ ) یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ کمیشن میں فدایان قوم و علما کی تعداد مساوی هو - اس کے خلاف صورت میں قوم کو کمیشن کی کار روائیوں پر هرگز پورا اعتماد نہ هوگا -

محرک — جناب سید مولوی نورالدین صاحب بلخی وکیل -

موید — مولوی اکرم صاحب پیشکار -

( ۴ ) یہ جلسہ طلباء کے ان نقصانات کے متعلق جو ان کو اسٹرائک کے باعث هرج اسباق کی صورت میں اٹهانا پڑا ہے

# علمی ذخیرہ

( ۱ ) - مآثر الکرام - حسان الہند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنيف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعه مفيد عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحه قيمت ۲ روپيه -

( ۲ ) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاہ عام استیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قيمت ۳ روپيه -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ هے یه تذکرہ جامعيت حالات کے ساتھه یه خصوصيت رکھتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجه کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفيه کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

( ۳ ) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر ونایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مستر جان گلکرسٹ نے سنه ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا هے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحيح کي هے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه لکھا هے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصيات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قيمت ایک روپيه -

( ۴ ) تحقيق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپيولر جهاد " کا اردو ترجمه - مترجمه مولوي غلام الحسنين صاحب پاني پتي - علامه مصنف نے اس کتاب میں یوروپين مصنفين کے اعتراض کو رفع کيا هے که مذهب اسلام بزور شمشير پھيلايا گيا هے - قرآن ' حديث ' فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کيا هے که جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرايا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تھا که غير مسلموں کو بزور شمشير مسلمان کيا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قيمت ۳ روپيه -

( ۵ ) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جيکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خليل الرحمن صاحب نے تاليف کيا هے - صفحات ۱۹۸ - قيمت ایک روپيه -

( ۶ ) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنيف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج هے - قيمت ۳ روپيه -

( ۷ ) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخيار کا ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

( ۸ ) - آثار الصناديد - مرحوم سر سيد کي مشهور تصنيف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج هے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قيمت ۳ روپيه -

( ۹ ) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسين قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضيح و تفصيل کے ساتھه عربي و فارسي میں بھي کوئی کتاب لکھي نہیں گئي هے - اس کے آخير میں هندي عروض وقافيه کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سيد علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا هے - حجم ۴۷۴ صفحه - قيمت سابق ۴ روپيه - قيمت حال ۲ روپيه

( ۱۰ ) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات فوجداري هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سيد علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چھپ چکا هے - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۳ روپيه -

( ۱۱ ) - تمدن هند - موسیو گستا وليبان کي فرانسيسي کتاب کا ترجمه - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سيد علي بلگرامي یه کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي هے - اور اس میں نہایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصيل کے ساتھه مندرج هے - قيمت ( ۵۰ ) روپيه -

( ۱۲ ) - تمدن عرب - قيمت سابق ( ۵۰ ) روپيه - قيمت حال ( ۳۰ ) روپيه -

( ۱۳ ) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغليه کے انقراض تک تمام سلاطين هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي هے - حجم ( ۲۰۵۶ ) صفحه قيمت سابق ۲۰ روپيه - قيمت حال ۶ روپيه -

( ۱۴ ) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفيات الاعيان کا ترجمه جس میں پہلي صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثين و مورخين وسلاطين وحکما و فقرا و شعرا وضاع وغيرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسيو ڈي سيلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثير التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قيمت هر دو جلد ۵ روپيه -

( ۱۵ ) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم ( ۲۷۲ ) صفحه طبع اعلی - قيمت ۲ روپيه -

( ۱۶ ) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجه مولوي ظفر علي خان بی - اے جس میں انوار سهيلي کي طرز پر حيوانات کي دلچسپ حکايات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قيمت سابق ۴ - قيمت حال ۲ روپيه -

( ۱۷ ) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کاليداس کے ڈرامائين کا ترجمه - مترجمه مولوي عزيز ميرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکھا هے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قيمت ایک روپيه ۸ آنه -

( ۱۸ ) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد ميرزا بيگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابير کے ساتھه ساتھه قوي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بيان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قيمت ۳ روپيه -

( ۱۹ ) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم ( ۱۲۲۶ ) صفحه - قيمت سابق ۶ روپيه قيمت حال ۲ روپيه -

( ۲۰ ) قران السعدين - جس میں تذکير و تانيث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکير و تانيث بتلائي گئي هے - قيمت ایک روپيه ۸ آنه -

( ۲۱ ) کليات قدر بلگرامی - جس میں جميع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفيد عام پریس آگرہ - حجم ( ۴۲۰ ) صفحه قيمت ۳ روپيه -

( ۲۲ ) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور هے قيمت ۳ روپيه -

( ۲۳ ) فهرست کتب خانه آصفيه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتھه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنيف - مقام طبع و کيفيت وغيرہ مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخيرہ چھوڑا - جو لوگ کتابيں جمع کرنے کے شايق هیں اُنھیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قيمت ۲ روپيه -

( ۲۴ ) دبدبه اميري - ضياء الملة والدين امير عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سيد محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم ( ۵۶۲ ) صفحه ( ۸ ) تصاویر عکسي - قيمت ۴ روپيه -

( ۲۵ ) فغان ایران - مستر شوستر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشيا " کا ترجمه - حجم ( ۵۰۰ ) صفحه ( ۵۰ ) تصاوير عکسي قيمت ۵ روپيه -

المشتهر عبد الله خان بک سيلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفيه حيدر آباد دکن

( ۴ ) بموجب السومہمت جناب خان صاحب غلام حسین خان صاحب کو جوکہ ہمارے سلسلہ کے ایک پاک نفس رکن ہیں - بیعت لینے کے لیے منتخب کیا گیا جو اتفاق راے سے پاس ہوا -

( ۵ ) سید حامد شاہ صاحب کو جو سلسلہ کے ایک مہم پارسا اور متقی بزرگ ہیں وہ بھی کئی اتفاق راے سے اسکے مجاز قرار دیئے گئے -

( ۶ ) ایسے ہی خواجہ کمال الدین صاحب بھی بیعت لینے کے منصب کے لیے معین کیے گئے -

( ۷ ) چونکہ بعض احباب نے بیان فرمایا ہے کہ صاحبزادہ صاحب نے احباب سلسلہ کو کہا ہے کہ ترسیل زر انکے نام ہونی چاہیئے ' اور جس بات کی میر قاسم علی صاحب اڈیٹر الحق نے تصدیق فرمائی اسلیے اتفاق راے سے یہ نیصلہ قرار پا یا کہ جبتک نتیجہ ڈپوٹیشن سے اطلاع نہ ہو - ارکان انجمن مضامات سے روپیہ ارسال نہ کریں -

( ۸ ) یہ بھی اتفاق راے سے پاس ہوا کہ در صورت انکار جناب صاحبزادہ صاحب ممبران ڈپوٹیشن حضرات ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے - شیخ رحمت اللہ صاحب و ڈاکٹر سید محمد حسن شاہ صاحب سے ملکر جو نیصلہ سلسلہ کے انتظام کے متعلق قرار دیں وہ قوم کیلیے - واجب العمل سمجھا جارے -

راقم

سکریٹری مجلس توری لاہور

## 12 مشاہیر اسـلام رعایتی قیمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلی قیمت ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ ( ۲ ) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنہ رعایتی ۱ آنہ ( ۳ ) حضرت محبوب الہي رحمۃ اللہ علیہ ۲ آنہ رعایتی ۳ پیسہ ( ۴ ) حضرت خواجہ حافظ شیرازي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۵ ) حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۶ ) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۷ ) حضرت امیر خسرو ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۸ ) حضرت سرمد شہید ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۰ ) حضرت عبد اللہ بن عمر ۳ انہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۱۲ ] حضرت خواجہ حسن بصري ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۴ ) حضرت شیخ بہاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۱۵ ) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنہ رعایتي ۱ آنہ ( ۱۶ ) حضرت عمر خیام ۳ آنہ رعایتي ۱ انہ ( ۱۷ ) حضرت امام کاہي ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۱۸ ) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنہ رعایتي ۶ پیسہ ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دہلوي ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۰ ) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انہ رعایتي ۱ انہ ( ۲۲ ) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انہ ( ۲۳ ) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۲۴ ) حضرت شہباز رحمۃ اللہ علیہ ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انہ رعایتي ۲ انہ ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمۃ اللہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۷ ] کرشن معظم ۲ آنہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۸ ] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۰ ] حضرت ابونجیب سہروردي ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۳۱ ] حضرت خالدبن ولید ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۲ ] حضرت امام غزالي ۶ انہ رعایتي ۲ انہ ۲ پیسہ [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انہ رعایتي ۲ انہ [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انہ رعایتي ۶ پیسہ [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۹ انہ رعایتي ۱۰ پیسہ [ ۳۶ ] حضرت امام جنید ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنہ - رعایتي ۲ - آنہ ( ۳۸ ) حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنہ رعایتي ۱ - آنہ ۳۹ ) حضرت خواجہ معین الدین چشتي ۵ - آنہ - رعایتي ۲ آنہ (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنہ رعایتي ۲ آنہ - سب مشاہیر اسلام قریباً دو ہزار صفحہ کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیہ ۸ - انہ - ( ۴۰ ) رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انہ رعایتي ۶ - انہ ( ۴۱ ) آئینہ خود شناسي تصوف کي مشہور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رہبر ۵ انہ - رعایتي ۳ - انہ - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنہ رعایتي ۶ - انہ - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انہ - رعایتي ۳ انہ - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نہیں - [ ۴۴ ] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلاني ۱ روپیہ ۸ انہ [ ۴۵ ] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمہ ڈیڑھہ ہزار صفحہ کي تصوف کي لا جواب کتاب ۹ روپیہ ۷ انہ [ ۴۶ ] ہشت بہشت اردو خواجگان چشت اہل بہشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیہ ۸ انہ [ ۴۷ ] رموز الاطبا ہندوستان بھر کے تمام مشہور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معہ انکي سینہ بہ سینہ اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے ہیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي ہے انکي نام بھي لکھدئے ہیں - علم طب کي لاجواب کتاب ہے اسکي اصلي قیمت چھہ روپیہ ہے اور رعایتي ۳ روپیہ ۸ انہ [ ۴۸ ] البحریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ [ ۴۹ ] صابون سازی کا رسالہ ۲ انہ رعایتي ۳ پیسہ -( ۵۰ ) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکھانے والي سب سے بہتر کتاب قیمت ایک روپیہ ( ۵۱ ) اصلي کیمیا گري یہ کتاب سونے کي کان ہے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسہ - جستہ بنانے کے طریقے درج ہیں قیمت ۲ روپیہ ۸ آنہ

**ملنے کا پتہ ــــ منیجر رسالہ صوفي پنڈي بہاؤ الدین**
**ضلع گجرات پنجاب**

## مــژدہ وصـــل

یعني عمل حب وبغض بہ ہر دو عمل ایک بزرگ کامل سے مجھکو عطا ہوئي ہیں لہذا بغرض رفاہ عام نوٹس دیا جاتا ہے اور خاکسار دعوی کے ساتھہ عرض کرتا ہے کہ جو صاحب بموجب ترکیب کے عمل کرینگے ضرور بالضرور کامیاب ہونگے - ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

اسم اعظم ـــ یا بدوح یعني بیس کا نقش اس عمل کي زیادہ تعریف کرنا فضول ہےکیونکہ یہ خود اسم بااثر ہے - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھي خطا نکریگا اور یہ نقش ہر کام کیواسطے کام آتا ہے ہدیہ بغرض فاتحہ آں بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

( نوٹ ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ضرور دینا چاہئے -
خادم الفقرا فیض احمد محلہ تلیسا جھانسي -

## زندہ درگور مریضوں کو خوشخبـری

یہ گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکھتي ہیں ' زمانۂ انحطاط میں جواني کي سي قوت پیدا کر دیتي ہیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نہو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتي ہیں ' اور ہمارا دعوی ہے کہ چالیس روز حسب ہدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم ہوگي جو بیان سے باہر ہے - ٹوٹے ہوے جسم کو دو بارہ طاقت دیکر مضبوط بناتي ' اور چہرے پر رونق لاتي ہے - علاوہ اسکے اشتہا کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بھي عدیم النظیر ہیں ' ہر خریدار کو دوائي کے ہمراہ بالکل مفت بعض ایسي ہدایات بھي دیجاتي ہیں ' جو بجاے خود ایک وسیلۂ صحت ہے - قیمت في شیشي ایک روپیہ محصول بذمہ خریدار چھہ شیشي کے خریدار کے لیے ۵ روپیہ ۸ آنہ - ۴ آنہ کا ٹکٹ بھیجدیں آپکو نمونہ کي گولیونکے ساتھہ ساتھہ راز بھي تحریر کیا جائیگا -

منیجر کارخانۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ

15

# جام جهــان نمــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو

## ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکھه روپے کو بھی سستی ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکھه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری ( کتبخانه ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه

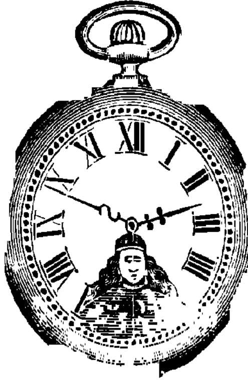
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈھنگ سے لکھا ہے که مطالعه کرتے هی دلمیں سرور آنکھونمیں نو پیدا هو' بصارت کی آنکھیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمی اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانعمری' و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فهرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بهی کھاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کھینچکر رکھدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتھی ' شتر ' گائے بھینس' گھوڑا ' گدھا بھیڑ ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی هوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر ( جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے ) ضابطه دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجستــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملــک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کهیں دیکھی نــه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگھی جهاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان ( روبی واقع ملک برهما ) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تھوڑے هی دنوں میں لاکھه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کلیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیــرہ سب کچھه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه ) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑھتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کھلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

## تصویر دار گھڑی

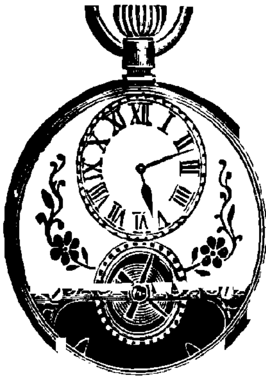
### گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چهه روپے



ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے - اس عجائب گھڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکھه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکھکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نهایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتی - وقت بہت ٹھیک دیتی ہے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چھین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

## آٹھه روزہ واچ

### گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه



اس گھڑی کو آٹھه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نهیں لیتی - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــری نهــایت خو بصــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹھه روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چھوٹے سائز کی آٹھه روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

## بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھی ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائی کیضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو اپنی جیب میں یا سرهانے رکھلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندھیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرےسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹھنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منــگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه -



ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یهاں سے هر قسم کی گھڑیاں' کلاک اور گھڑیونکی زنجیرین وغیرہ وغیرہ نهایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکھین اکٹھا مال منــگوانے والون کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منــگوا لیجے -

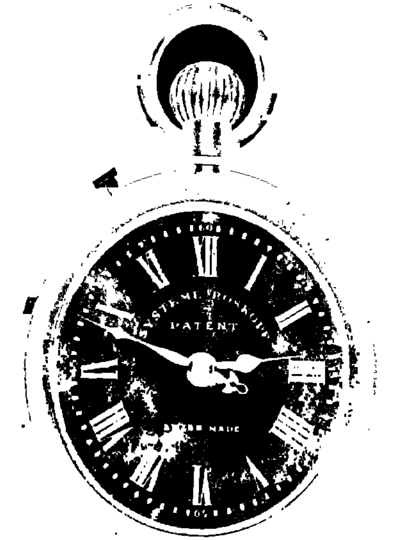
**منیجر گپتــا اینــڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلــوے**

TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

# خریداران الهـــلال کے لئے

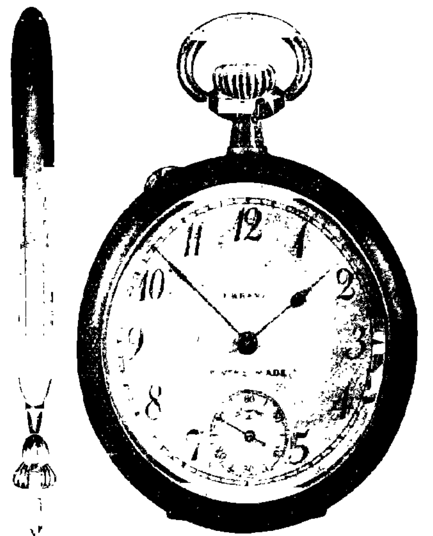
## خـــاص رعایت

یه گهـڑیاں سوٸیس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی هیں جو یہاں اصلی قیمت لکھی گئی هے - میری رعایتی قیمت صرف اسوجـه سے هے که میں نے کمیشن سے زیادہ حصه خریداران الهلال کو دیدیا - اسکی قدر اسی طرح هوسکتی هے که هر خریدار کم سے کم ایک گهڑی خرید لے -



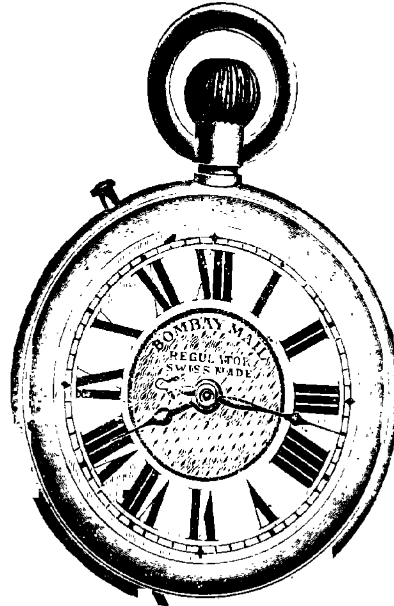
سسٹم راسکوپ - سائز ١٨ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجی - گارنٹی تین سال - اسکے ساتھ ایک اسپرنـگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلی ٢ - روپیه ١۴ - آنه رعایتی ٢ - روپیه -



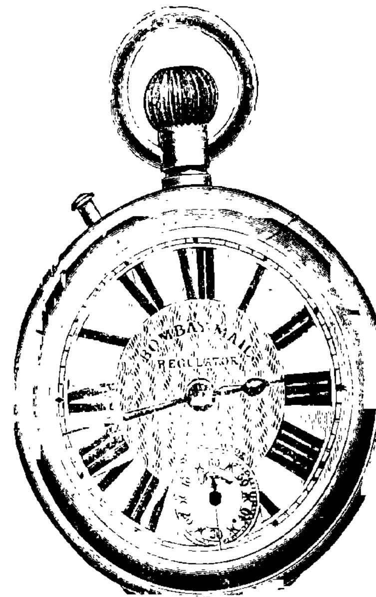
اُربانـه اکسٹـرا فـلاٹ ڈرس واچ - سنهری سرٸین - سائز ١٨ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ اسٹیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹی ٦ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنـگ اور گلاس -

اصلی قیمت ٦ - روپیه ٦ - آنـه رعایتی قیمت ۴ - روپیه ٦ - آنه



بمبئی میل - سائز ١٩ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

اصلی قیمت ٢ - روپیه ١۴ - آنه رعایتی قیمت ٢ - روپیه ٢ - آنه -



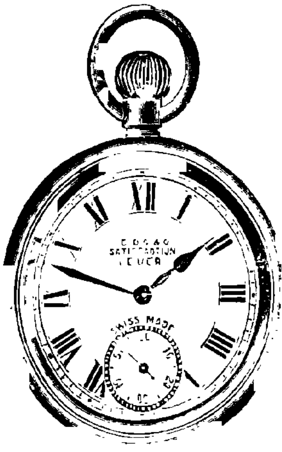
بمبئی میل - سائز ١٩ - نکل اوپن فیس - بلا کنجی - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامـل ڈایل - گـلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیولیٹر - مع ریلوے انجن کی تصویر کے -

بالکل نمبر ٣ کی طرح فرق اتنا هے که سکنڈ کی سوٸیں زاید -

اصلی قیمت ٣ - روپیـه ٢ - آنه رعایتی قیمت ٢ - روپیه ٦ - آنه -

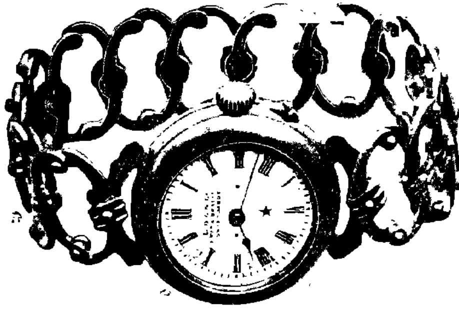
جن فرمایشوں میں الهلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوری قیمت لیجاویگی - اور آینده کسی قسم کی سماعت نہیں هوگی -





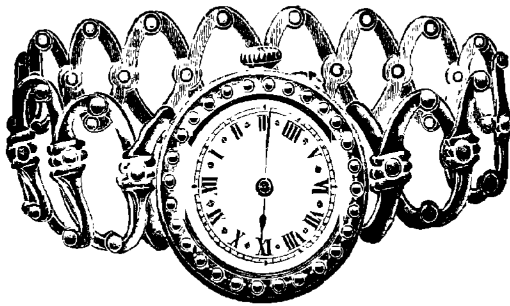
یه گھڑی نہایت عمـده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلی قیمت ٨ - روپیه ١٢ - آنه رعایتی قیمت ٦ - روپیه ٦ - آنه -



مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیل هانـڈس - بـزل سٹ اور مصنوعی جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنب باک -

اصلی قیمت ٧ - روپیه ٨ - آنـه رعایتی قیمت ٥ - روپیه -



مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپـن فیس - تین چوتھائی پلیٹ مور منٹ سلینڈر اسکیپمنٹ - پن هانـڈسٹ مکانیزم - کیلس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل اسٹـیـل هانـڈس ' بـزل سٹ اور مصنوعی جواهـرات - اکسپانـڈنـگ برسلٹ بغیر ڈرم اسنب باک -

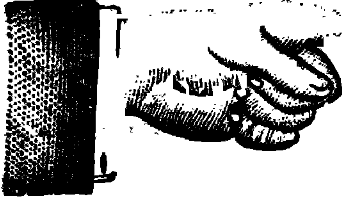
بالکل نمبر ٦ کی طرح بغیر جواهرات -

اصلی قیمت ٦ - روپیـه رعایتی قیمت ۴ - روپیه ٨ - آنه -

المشتهر کے - بی [illegible] سعیـد اینـڈ کمپنی پوسٹ بکس ١٧٠ کلکتـه

[ 1 ]

## جسکا درد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے' سو سو بدرهبت کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هو جاتي هے - دیکهئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتورة - بهنگ - بلادونا' پرتاسراي ' اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۳ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته

[ 3 ]




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیر پا هونے میں لا جواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اُگتے هیں - جڑیں مضبوط هو جاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر' نزله' چکر' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

## مسیح انٹی ملیریا مکسچر
## اکسیر دافع بخار هر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مر جایا کرتے هیں' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پیٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضروریات کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کرچکے هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهر کر آنے والا بخار - اور وه بخار' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو' یا وه بخار' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹهیاں بهي هو گئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هو جاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هو جاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه ۰ چار آنه
چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے
تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

۱۰۰ا ور وہرا ٹر

ایم - ایس - عبد الغني کیمسٹ - ۲۲ و ۷۳
کولو ٹوله اسٹریٹ - کلکته

[ 24 ]

## یوناني فارمیسي کي نایاب دوائیں

حب حیات یه دوا اکسیر هے ان لوگوں کے لیے جنهوں نے ایام شباب میں بدپرهیزي کے وجه سے کسي مرض میں مبتلا هوگئے - چاهے وه مرض پرانا هو یا نیا - هر قسم کے مزاج والهکو نهایت مفید هے نه عمر اور موسم کي قید هے عورتوں کے لیے بهي از حد مفید هے ۲۱ روز میں صحت کامل هو جاتي هے اور فائده دائمي هوتا هے - قیمت في شیشي چار روپیه علاوه محصول ڈاک -

حب بواسیر - اس زمانه میں نوے في صدي اس مرض موذي میں مبتلا هیں - اس خاص مرض میں یه گولیاں عجیب الاثر هیں - خوني هو یا بادي هو' نئي هو یا پراني سب کو جڑ سے کهو دیتي هے' اور خالص نباتي اجزا سے تیار کیگئي هے - پندره دن کے استعمال میں بالکل زائل هو جاتي هے -

قیمت في ڈبه ۳ روپیه آٹهه آنه علاوه محصول ڈاک

سفوف مفرح - دل' دماغ' معده' جگر' اور تمام اندروني اور عام نقاهت جسماني کیلیے از حد مفید هے - خون کے پیدا کرنے میں نهایت موثر - اور تبخیر معده کے لیے از حد مفید - تمام اطباء اسکي تصدیق کرچکے هیں زیاده تفصیل کي ضرورت نهیں هے - قیمت في ڈبه ۵ روپیه علاوه محصول ڈاک

نوٹ - تمام مذکورۂ بالا ادویه زهریلے اور رسائن اجزا سے پاک هیں پرچه ترکیب همراه ادویه - قیمت پیشگي - یا وي - پي بشرطیکه چوتهائي قیمت پیشگي آے - اخبار کا حواله ضرور دیں - فرمایش اس پته سے هوں :

منیجر یوناني فارمیسي گول بنگله افضل گنج - حیدر آباد دکن

# هر فرمایش میں الهلال کا حوالہ دینا ضروری هے

## رینلڈ کي مسٹریز اف دي کورٹ اُف لندن

یہ مشہور ناول جو کہ سولہ جلدونمیں هے ابھي چھپ کے نکلي هے اور تھوڑي سي رهگئي هے - اصلي قیمت کي چوتھائي قیمت میں دیجاتي هے - اصلي قیمت چالیس ۴۰ روپیه اوراب دس ۱۰ روپیه - کپڑونکي جلد هے جسمیں سنهري حروف کي کتابت هے اور ۴۱۶ هاف ٹون تصاویر هیں تمام جلدیں دس روپیه وي - پي - اور ایک روپیه ۱۴ آنه محصول ڈاک -

امپیرئیل بک ڈیپو - نمبر ۶۰ سریگوپال ملک لین - بهو بازار - کلکته

Imperial Book Depot, 60 Srigopal Mullik Lane, Bowbazar Calcutta.

## پوٹن ٹانسن

— * —

معجز نما ایجاد اور حیرت انگیز شفا - دماغ کي شکایت کو دفع کرنے کیلیے - مرجهائے هوئے دلکو تازہ کرنیکے لیے - هسٹریه اور کلوروٹیک کے تکلیفونکا دفعۃ نرو میں قوت پهونچانا - بڑهاپے کو جواني سے تبدیل - ایام شباب کے مرضوں کا خاص علاج - مرد اور عورت دونوںکے لیے مفید - قیمت دو روپیه في بکس جسمیں چالیس گولیاں هوتي هیں -

زینوٹن - ضعف باہ کا اصلي علاج - اور نهایت تیر بهدف دوا اسکے استعمال کرتے هي آپ فائدہ محسوس کرینگے -

قیمت ایک روپیه آٹهه آنه -

هایڈرولین — هایڈ روسیل کا نهایت مجرب دوا - دس دنکے لیے چار روپیه اورایک مهینه کے لئے دس

ڈاٹین اینڈ کمپني - پوسٹ بکس ۱۴۱ کلکته -

Dattin & Co, Manufacturing Chemist, Post Box 141 Calcutta.

### دماغي قوت کا مجرب دوا

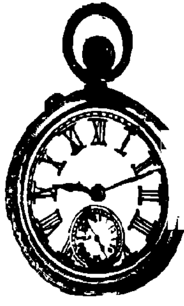
— * —

ڈاکٹر ڈبلو - سي - روي کي مجرب دوا سے فوراً دماغي خرابي جاتي رهتي هے - درخواست پر پوري کیفیت سے اطلاع دیجاویگي - پانچ روپیه في شیشي -

S. C. Roy M. A. 167/3 Cornwallis Street, Calcutta.

### نصف قیمت پسند نهونے سے واپس

همارے نئے چالان کي جیب گهڑیاں ٹهیک وقت دینے



والي اور دیکهنے میں بهي عمدہ فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جارهي هیں جسکي گارنٹي تین سال تک کے لیے کي جاتي هے -

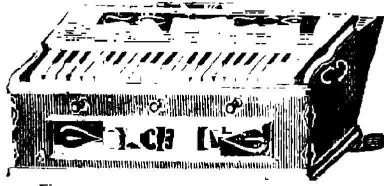
اصلي قیمت سات روپیه چودہ آنه اور نو روپیه چودہ آنه نصف قیمت تین روپیه پندرہ آنه اور چار روپیه پندرہ آنه هر ایک گهڑي کے همراہ سنهرا چین اور ایک فونٹین پین اور ایک چاقو مفت دیے جائینگے -

کلائي واچ اصلي قیمت نو روپیه چودہ آنه اور تیرہ روپیه چودہ آنه نصف قیمت - چار روپیه پندرہ آنه اور چهه روپیه پندرہ آنه باندهنے کا فیتہ مفت ملیگا -

کمپٹیشن واچ کمپني نمبر ۲۰ مدن متر لین کلکته -

Competition Watch Company
No, 20 Madun Mitter Lane. Calcutta.

### پسند نهونے سے واپس



همارا من موهني فلوٹ هارمونیم سریلا فائدہ عام کے واسطے تین ماہ تک نصف قیمت میں دي جاویگي یه ساگن کي لکڑي کي بني هے جس سے آواز بهت هي عمدہ اور بهت روز تک قائم رهنے والي هے -

سینگل ریڈ قیمت ۳۸ - ۴۰ - ۵۰ - روپیه اور نصف قیمت ۱۹ - ۲۰ - اور ۲۵ - روپیه ڈبل ریڈ قیمت ۶۰ ۷۰ و ۸۰ روپیه نصف قیمت ۳۰ و ۳۵ و ۴۰ روپیه هے آرڈر کے همراہ ۵ - روپیه پیشگي روانه کرنا چاهیئے -

کمرشیل هارمونیم فیکٹري نمبر ۱۰/۳ لوئر چیت پورروڈ کلکته -

Commercial Harmonium Factory
N.o 10/ 3 Lover Chitpur Roud
Calcutta

### عجیب و غریب مالش

جسکے

استعمال سے مردہ لوگوں میں تازگي اجاتي هے - اورکهوئي قوتیں پهرپیدا هوجاتي هے اسکے خارجي استعمال سے کسي طرحکي تکلیف نهیں هوتي هے - قیمت دو روپیه في شیشي - محصول ڈاک علاوہ -

## HAIR DEPILATORY SOAP

اسکے استعمال سے بغیرکسی تکلیف کے تمام رو‌ئیں اڑجاتے هیں -

آر - پي - گهوس

تین بکس آٹهه آنه علاوہ محصول ڈاک

نمبر ۳۰۶ اپر چیت پور روڈ - کلکته

R. P. Ghose, 306, Upper Chitpore Road. Calcutta.

بادشاہ و بیگموں کے دائمي شباب کا اصلي باعث - یوناني میڈیکل سائنس کي ایک نمایاں کامیابي یعنے -

ممسک سبلیکا — جسکے خواص بہت سے هیں جس میں خاص خاص باتیں عمر کي زیادتي - جواني دائمي - اور جسم کي راحت - ایک گهنٹه کے استعمال میں اس دوا کا اثر آپ محسوس کرینگے - ایک مرتبه کي آزمایش کي ضرورت هے -

راما نرنجن تیله اور پرنمیرانجن تیلا - اس دوا کو میں نے ابا واجداد سے پایا جو شهنشاہ مغلیه کے حکیم تهے - یه دوا فقط همکو معلوم هے اورکسي کو نهیں ' اور درخواست پر ترکیب استعمال بهیجي جائیگي -

۱۰ ونڈر فل کائیور" کو بهي ضرور آزمایش کریں - قیمت دو روپیه بارہ آنه -

ممسک پلس اور الکٹریک ویگر پرسٹ پانچ روپیه بارہ آنه محصول ڈاک ۶ آنه -

یوناني کوت پاؤڈر کا سامپل یعني سر کے درد کي دوا لکهنے پر مفت بهیجي جاتي هے - فوراً لکهیے -

حکیم مسیح الرحمن - یوناني میڈیکل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹریٹ - کلکته

تار کا پته " بیگم بهار "

Hakim Masihur Rahman
Yunani Medical Hall No. 114/115
Machuabazar Street Calcutta.

## پچاس برس کے تجربه کار

راے صاحب ڈاکٹر کے - سي داس کا آرالا ساهاے - جو مستورات کے خاص بیماري کے لیے عجیب دوا مبتلاے ایام کے زمانه میں وغیرہ -

گولیاں — ایک بکس ۲۸ گولیونکی قیمت ایک روپیه -

مستورات کے بیماریونکے لیے نهایت مفید دوا - خط کے آنے سے پوري کیفیت سے اطلاع کیجائیگي -

## سواتیسهاے گولیاں

مردونکے نروس بیماري کے لیے نهایت مفید اور مجرب هے اپ ایک مرتبه استعمال کریں اگرفائدہ نهو تو میرا ذمه -

Swasthasahaya Pharmacey,
30/2 Harrison Road, Calcutta.

سال ویتي یه دو ایک عجیب اثر پیدا کرتا هے - نوجوان بوڑها - مجرد هو یا شادي شدہ سب کے لیے یکساں اثر -

S. C. Roy M. A.

N.o. 36 Dhurrumtala

Street, Calcutta.

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 7/1 MOLEOD STREET, CALCUTTA.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنين
القرآن الحکيم

# الهلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal CALCUTTA"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدهلوی

نمبر ۱۴ کلکتہ : چہارشنبہ ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری جلد ٤

Calcutta: Wednesday, Aprail 8 1914.

## مملکت چین اور پیروان اسلام



پیکن دارالحکومت میں " مکتب رشادیہ " کی تاسیس
جسمیں چینی زبان کے علاوہ زبانی عربی اور علوم اسلامیہ کی بھی تعلیم دی جاتی ہے

قیمت فی پرچہ ساڑھے تین آنہ

S. C. MITRA & Co.

بهترین طباعت اور عمدہ تیاری

ہندوستان میں فرد

کارخانہ

ہاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کے واسطے

ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا ہے جسکے تمام آلات و سامان اور دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں

کارخانہ کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا۔ (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

نمونہ اور نرخ کے لئے تمام درخواستیں منیجر کے نام آنی چاہئیں

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل بگان لین کلکتہ

12, NARIKEL-BAGAN LANE

CALCUTTA.

[9]

خیالات آزاد [ 30 ]

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - ( جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے ) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دلچسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر سرمہ کش دیدۂ اولو الابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل پارسل طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی سے فائدہ اوٹھائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ علاوہ محصول -

سید اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

## [ 8 ] ہندوستانی دواخانہ دہلی

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ویدک ادویہ کا جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں ( جو مثل خانہ ساز ادویہ کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں ) حاذق الملک کے خاندانی مجربات ( جو صرف اس کارخانہ سے مل سکتے ہیں ) عالی شان کار و بار، صفائی، ستھرا پن ان تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظہ کریں تو آپ کو اعتراف ہوگا کہ:

ہندوستانی دوا خانہ تمام ہندوستان میں ایک ہی کارخانہ ہے -

فہرست ادویہ مفت، ( خط کا پتہ )

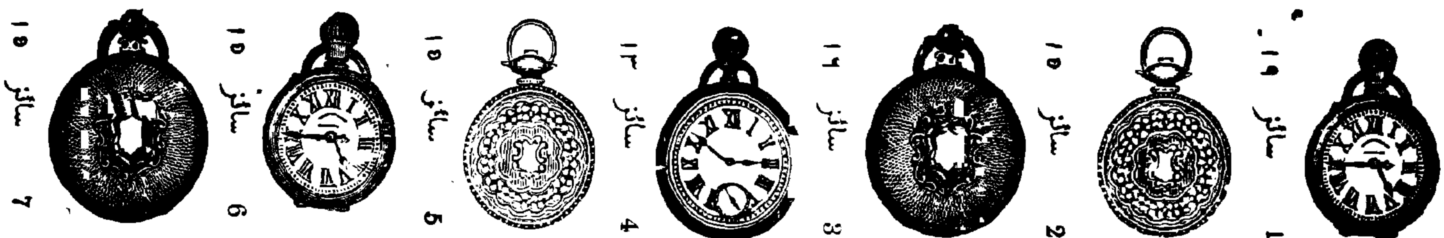
منیجر ہندوستانی دواخانہ - دہلی

الہلال کی شش ماہی مجلدات بجاے آٹھہ روپیہ کے پانچ روپیہ

الہلال کی دوسری اور تیسری جلدیں مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے کی - پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون تصویریں بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان نہیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے - بہت کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

( منیجر )

[5]



1 — سسٹم راسکوپ لیور واچ خوبصورت مضبوط برابر چلنے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ

2 — امیر واچ سلنڈر خوبصورت ڈبل مٹل کیس ٹھیک ٹائم دینے والی گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول پانچ روپیہ

3 — چاندی ڈبل کیس لیور واچ نہایت مضبوط ہر جوڑ پر یاقوت جڑا ہوا گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول بارہ روپیہ

4 — چاندی کی لیڈی واچ یا ہاتھہ کو زیب دینے والی اور خوبصورتی میں یکتا معہ تسمہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول چھہ روپیہ

5 — چاندی ڈبل کیس منقش علاوہ خوبصورتی کے ٹائم میں آزمودہ گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول سات روپیہ

6 — پٹنٹ راسکوپ سسٹم لیور واچ بہت چھوٹی اور خوبصورت گارنٹی ایک سال قیمت معہ محصول تین روپیہ آٹھہ آنہ

7 — کرو والزر سلنڈر واچ چاندی ڈبل کیس اسکی مضبوطی کی شہرت عام ہے گارنٹی ۳ سال قیمت معہ محصول پندرہ روپیہ

نوٹ خدا کا شکر ہے کہ جسقدر ہمارے معزز خریدار اس اشتہار سے گھڑیاں منگائے ہیں آجتک کسی نے شکایت نہیں کی

المشتہر :— ایم - اے - شکور اینڈ کو نمبر ۱ - ۵ ویلسلی اسٹریٹ پوسٹ آفس دھرمتلہ کلکتہ

M. A. Shakoor & Co, No. 5/1 Wellesley Street, P. O Dharamtollah, Calcutta.

رجسٹری شدہ

نوٹ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly ,, 4-1 2

# الہلال

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانه ۸ روپیه

ششماہی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۴ — کلکته : چہارشنبه ۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail 8 1914.

## فہرست



## تصاویر



## اطلاع



## افکار و حوادث

### مسئلۂ بقا و اصلاح ندوہ

" شریعت " اور علماے ندوہ

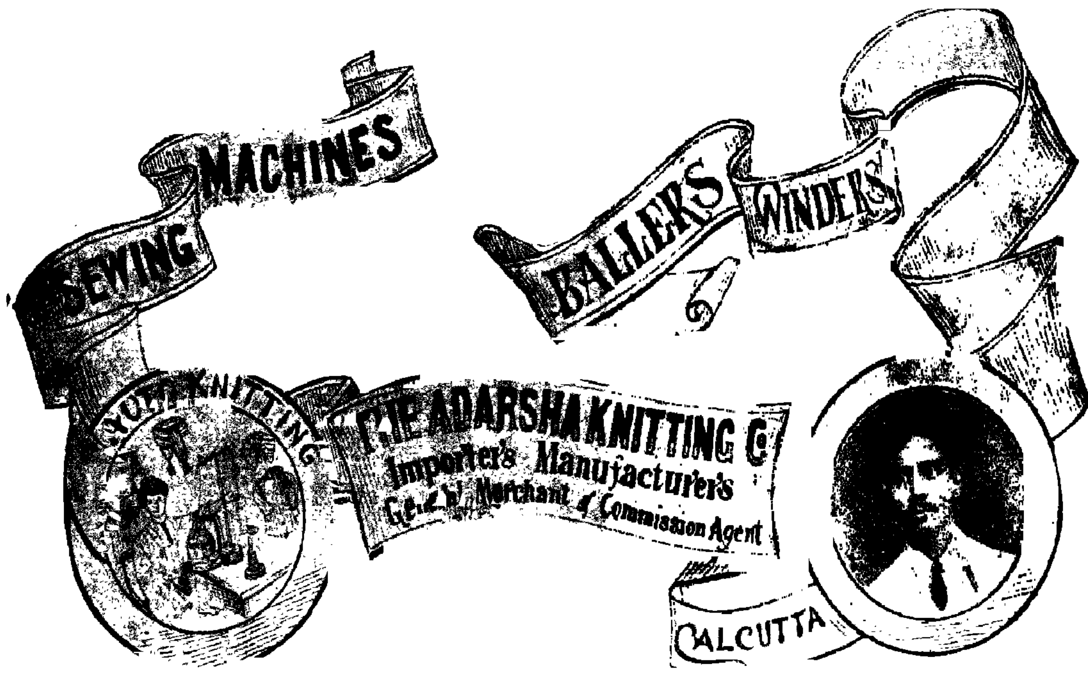
تعالوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم !

۲۶ کو موجودہ حکام ندوہ نے جلسۂ انتظامیه کے ممبروں کو جمع کیا تھا تاکه طلبا کے اسٹرائک کے قضیه کا فیصله کریں - یه جلسه بھي عجیب تھا جسمیں خود مدعا علیه جج بنکر آے تھے - یه سارا فساد اسی عجیب و غریب جلسۂ انتظامیه کا نہیں ہے تو اور کس کا ہے ؟ اگر ایک با قاعدہ مجلس آمرہ و نافذہ موجودہ ہوتی تو بد بخت ندوہ کا یه حال ہي کیوں ہوتا ؟

خود کوزہ و خود کوزہ گر و خود گل کوزہ !

یہي سبب ہے که سب سے پہلے میں نے " جلسۂ انتظامیه " کي حالت پر توجه کی اور اُسکي حقیقت سے ارباب کار کو واقف کردیا - میں عدالۃ ' قانون ' قواعد ' اور جماعت کے نام سے یه عقیدہ رکھنے کا حق رکھتا ہوں که ندوۃ العلما کي موجودہ مجلس انتظامي ایک بے قاعدہ بھیڑ سے زیادہ نہیں ہے ' جو چند شخصوں نے قانون و جماعت کي بدترین توہین کرکے ایک خانه ساز صحبت بادہ و طرب کی طرح بنا لی ہے - اور کسي گھر کی تقریب پر محلے والوں کو نیوته بھیجکر نه بلایا ' ندوہ کے " عظیم الشان انتظامي ممبروں " کو کرایه بھیجکر جمع کرلیا - فرق ہے تو صرف اتنا ہے که وہاں دلفریب مشاغل اور دلپسند مناظر کا بھي دارالعلوم کے سابق مکان کي صحبتوں کي طرح کچھه سامان ہوجاتا ہے - اس بے قاعدہ بھیڑ کی بے لطف غرض پرستیوں اور بے مزہ نفسانیت کے ہنگامۂ باطل میں یه بھي نہیں !

ایک نواب صاحب کے ہاں مجلس طرب منعقد تھي ' اور شہر کي ایک نستعلیق اور بذله سنج طوائف مجرا کر رہي تھی - جلسے میں ایک مقدس صورت مولوي صاحب بھي کہیں سے آ نکلے تھے - کبھي کبھي ایسے اتفاقات حسنه بھي پیش آجایا کرتے ہیں - ابھي کل کي بات ہے که دارالعلوم ندوہ کے سابق مکان میں فتنه گراں بازاري کا اجتماع ہوا تھا ' اور مقدس ناظم صاحب ندوہ مع حلقۂ




## ادرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یه کمپنی نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹهي رهیں اور ملک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے : —

( ۱ ) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنگ ( یعنے سپاري تراش ) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئی بات نهیں -

( ۲ ) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کهیل هے -

( ۳ ) یه کمپني ۶۰۰ روپیه میں ایک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اورگنجي دونوں تیار کي جاسکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یه کمپني آپکي بنائي هوئی چیزوں کے خریدنے کي ذمه داري لیتي هے -

( ۵ ) یه کمپني هر قسم کے کاتے هوے اون جو ضروري هوں معض تاجرانه نرخ پر مهیا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روانه کیا اور اُسی دن روپے بهي مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

## ایسے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري ( کلکته ) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

اي - کروند راؤ پلیڈر - ( بللاري ) میں کنز ریلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - ( ندیا ) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکی نیٹنگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

## شمس العلما مولانا عطاء الرحمن صاحب کیا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجهے اس باتکے کهنے میں کوئی تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسی طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکها هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکهه سکتا هے -

## چند مشهور اخبارات هند کی راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - معنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اِس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

## ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کلکته

کام کو بھی عام انسانی قواعد و اصولوں کی بنا پر نہیں کرنا چاہتا ' اور میرے تمام کاموں اور صداؤں کا محور صرف شریعت ہی کا حکم ہے ' اور کچھہ نہیں - بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکے کہنے میں نئے دور کے بعض ارباب اصلاح بھی میرے شریک ہیں ' مگر مجھہ میں اور انمیں بڑا فرق یہی ہے کہ وہ قانون ' سیاست ' حریت ' اجتماعیت ' اور آداب و تمدن کی بنا پر کہتے ہیں ' پر میں صرف شریعت کی بنا پر - میں سچ سچ کہتا ہوں ( و اللہ علی ما اقول شہید و ہو یعلم سری و علا نیتی ) کہ جب کبھی کوئی معاملہ ملک میں چھڑتا ہے تو میں عرصے تک خاموش رہتا ہوں ' اور اپنے دل سے فتوا طلب کرتا ہوں کہ ایمان اور شریعت کیا کہتی ہے ؟ پھر جب پوری طرح مطمئن ہو جاتا ہوں تو اپنی آواز بلند کرتا ہوں - وہ آواز میری نہیں ہوتی بلکہ حق اور شریعت کی آواز ہوتی ہے ' اور دنیا میں کوئی نہیں جو صداے شریعت کو شکست دیسکے : بل نقذف بالحق علی الباطل ' فیدمغہ فاذا ہو زاہــق ' و لکم الویل مما تصفون ! ( ۲۱ : ۱۹ )

ندوۃ العلما کے متعلق بھی تم جانتے ہو کہ میں عرصے تک خاموش رہا اور اپنے ضمیر سے سوال کرتا رہا - جبتک مجھے حالات شخصی جھگڑوں اور فریقانہ تنازعات کی شکل میں نظر آے میں کچھہ نہ بولا اور ایک حرف بھی نہیں لکھا ' کیونکہ خدا تعالی کے فضل نے مجھے جو قوت کار عطا فرمائی ہے ' یقین کرو کہ میں اُسے چند حقیر اور فانی ہستیوں کے منافع کیلیے ضائع نہیں کر سکتا ' اور اگر ایسا کروں تو خدا مجھسے اپنا رشتہ کاٹ لے ' اور مجھے جنگل کی ایک سوکھی لکڑی کی طرح آگ میں ڈالدے - میں حق کی خاطر دشمنوں میں گھرا ہوا ہوں ' اور ایسی ایسی قوتیں میری دشمن ہیں جنکے ہاتھہ میں قانون کا آلہ ' جیلخانے کی کوٹھریاں ' اور سولی کے تختے ہیں - پر باوجود اسکے کہ اس نصف صدی کے اندر کسی انسان کو بھی ایسی بے پردہ صاف بیانی کی توفیق نہیں ملی جیسی کہ اس عاجز کو بارگاہ الہی سے مرحمت ہوئی ہے ' وہ مجھپر قابو نہ پا سکے اور خدا نے مجھے چھوڑ دیا تا کہ میں اپنے کاموں کو پورا کرلوں - انہوں نے اُن لوگونکو پکڑا جنہوں نے کوئی ادنی سا اشارہ کر دیا تھا ' پر وہ اس سے متعرض نہوے جسنے صاف صاف انا الحق کے نعرے لگاے تھے - بہت ممکن ہے کہ اب ایسا ہو ' مگر بیج بونے کی فرصت تو مجھے مل ہی گئی - وعلی اللہ فلیتوکل المومنون !

پھر کیا تمہاری عقل اسے قبول کرتی ہے کہ جس شخص کا یہ حال ہو ' وہ چند انسانوں کی خاطر اپنے کاموں کو بالکل بھلا دیگا ' اور لوگوں کو اُس شے کی طرف بلائیگا ' جسکی تصدیق اُسکے اندر سے نہیں ہوتی ؟ فہل عندکم من علم فتخرجوہ لنا ؟

ہاں ' تم شریعت کے حامل اور مفتی ہو تو میں بھی صرف شریعت ہی کیلیے رو رہا ہوں - اسکے سوا میرا کوئی مطالبہ نہیں - میں دیکھہ رہا ہوں کہ ندوۃ العلما کے کاموں میں شریعت کو مٹایا جا رہا ہے ' اور وہ سر سے لیکر پیر تک اپنے کسی کام میں بھی شریعت کے مطابق نہیں - جب مجھے اسکا اطمینان ہوگیا تو میں نے زبان کھولی اور قلم کو دل سے اُٹھے ہوے افکار کا تابع کردیا - اب میرا اور تمہارا معاملہ صرف شریعت ہی کیلیے ہے - جب تک شریعت کے احترام کا ندوہ یقین نہ دلادیگا ' میں تمہیں چھوڑ نہیں سکتا - تم کسی طرح بھی مجھسے بھاگ نہیں سکتے - مجھسے بچنے کیلیے تمہارے پاس کوئی گوشہ نہیں - میں جو کچھہ سمجھہ رہا ہوں اگر یہ غلط ہے تو خدا را شریعت ہی کے نام پر آؤ اور مجھے بتلا دو - میں خداے شریعت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم نے اپنے تئیں شریعت کے مطابق ثابت کر دکھایا تو سب سے پہلے جو شخص تمہارے ہاتھوں پر جوش احترام سے بوسہ دیگا وہ میں ہوں - چھوڑ دو مولانا شبلی کی معتمدی کے قصے کو اور اُنکی سرگذشتوں کو - جماعت کا سوال اس سے بہت زیادہ محترم ہے کہ ایک دو ہستیوں کا نام لیا جاے ' اور میرے عقیدہ میں تو وہ بھی تمہارے ساتھہ ان تمام مفاسد کے جوابدہ ہیں - آؤ ' صرف اُسی شریعت کے نام پر ہم تم فیصلہ کرلیں جسکی بنا پر تم نے اسٹرائک کیلیے فتوا دیا ہے - ہم میں اور تم میں شریعت کے سوا کوئی حکم نہو : تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم ! آؤ اور اُٹھو ' تا کہ اس دور رسوم میں حق اور راست بازی کے سچے فیصلوں کی ایک نئی نظیر قائم کردیں اور دنیا کو دکھلا دیں کہ مدعیان علم و پیشوائی میں اب بھی خوف الہی اور راست بازی باقی ہے ' اور انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء کا حکم اب بھی انکے دلوں کو نرم کرسکتا ہے - ساری تجویزوں اور تمام اخبارات کے مضامین کو یک قلم ملتوی کرکے ہم تم ایک مقام پر جمع ہو جائیں ' اور شریعت کی کتاب کو سامنے رکھکر اسپر قسم کھائیں کہ " اللہ کو حاضر و ناظر سمجھکر اور ہر طرح کی نفسانیت اور ذاتی غرضوں کی نجاست سے ضمیر کو پاک کرکے ' شریعت اور اُمت کی بہتری کو اپنے سامنے رکھیں گے ' اور سچے رہروں اور راست باز انسانوں کی طرح جو کچھہ کھلا کھلا شریعت کا حکم ہوگا ' اُسے فوراً مان لینگے - اگر ایسا نہ کریں تو : لعنۃ اللہ علی الکاذبین ! "

اگر تم نے ایسا کیا تو سارے جھگڑے لمحوں میں ختم ہو جائینگے - پھر اے وہ لوگو کہ اپنی شریعت پرستی پر مغرور ہو ' کیا تمہیں یہ فیصلہ منظور ہے ؟

آخر میں اُن علماء سے جنہوں نے ۲۶ کے جلسے میں اسٹرائک کو خلاف شریعت قرار دیا ہے ' درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنا فتوا شائع کر دیں تا کہ معلوم ہو کہ قران و حدیث کے کن دلائل کی بنا پر یہ فتوا دیا گیا ہے ؟

## سات نئے طلبا کے اخراج کا حکم

جلسۂ انتظامیہ کے فیصلے کا بقیہ حصہ اب معلوم ہوا ہے کہ علاوہ مولوی محمد حسین صاحب کے سات دیگر طلبا کیلیے بھی اخراج کا فیصلہ کیا گیا ہے - انا للہ و انا الیہ راجعون - خیر ' یہ جو کچھہ کرنا چاہتے ہیں کرلیں - چند روزہ حکومت اور باقی ہے - عنقریب کھل رہیگا کہ اپنی قوۃ کی نسبت یہ کیسے دھوکے میں گرفتار تھے ؟ طلبا نے اسٹرائک کرنے کے بعد ابتک نہایت امن پسندی اور عمدہ رویہ کا ثبوت دیا ہے - اُنھیں قوم پر اعتماد کرنا چاہیے اور یقین کرنا چاہیے کہ انکے فیصلے کی اپیل کیلیے ابھی بہت سی عدالتیں باقی ہیں ' اور یہ جو کچھہ ہوا قانون نہیں بلکہ قانون کا مضحکہ تھا - کلکتہ کی مجلس نے اسٹرائک کے ختم کردینے اور محمد حسین کے داخل کرلینے کا مشورہ دیا تھا ' اور بہ حالت موجودہ اس سے زیادہ باہر کے لوگ حکام دار العلوم کا ساتھہ نہیں دیسکتے - بہتر تھا کہ وہ اس مشورہ پر عمل کرتے - انتہائی ذلت و خسران کے بعد گزرے ہوے وقت کو یاد کرنا کچھہ مفید نہ ہوگا : فسیعلمون من ہو شر مکاناً و اضعف جنداً ؟

مصاحبین و طلباے مدرسه کے رونق افروز تھے شاید اسلیے که دو چار سبق اس مدرسے کے بھي گاہ گاہ ھو جایا کریں تو خشکي دماغ اور یبوست طبع کیلیے اچھا نسخه ھے :

یارب به زاهـداں چه دهي خلد رالـــگاں ؟
ذوق بتـــاں نه دیدۂ و دل خوں نکردہ کس !

بہر حال مجلس طرب گرم تھي - طوائف گاتے گاتے ایک پر معامله شعر پر پہنچي اور اُسکے بتانے کیلیے کسي قدر بے پردہ اور زهد شکن اشارات سے کام لینا پڑا - بھلا مولانا امر بالمعروف اور نہي عن المنکر کے فرض مقدس سے کیونکر غفلت کرتے ؟ واعظانه و مفتیانه فتوا دیا که یه حرکت بالکل شرع کے خلاف ھے - طوائف نے ھاتھه باندھکے عرض کیا که " قبله وکعبه ! اگر یه شرع کے خلاف ھے تو اور جو کچھه ھو رھا ھے یہی کون مستحب اور سنت ھے ؟ "

یہي حال اُس جلسۂ انتظامیه کا بھي تھا جو ۲۶ کو لکھنو میں کرایه کے ممبروں سے بھري گئی تھي - سنا گیا ھے که سب سے پہلے ممبران کرام نے یه بحث کي که استرائک شرع کے مطابق بھي ھے یا نہیں ؟ پھر خود ھی فتوا دیا که بالکل شرع کے خلاف ھے - لیکن سوال یه ھے که سرے سے خود جلسۂ انتظامیه جو کچھه کر رھا ھے ' وهي کونسا شریعت کا اسوۂ حسنه ھے ؟

جو جلسۂ انتظامیه سرے سے شریعة اسلامیه کے اصل اصول " شوری " کا تباہ کن ھو ' جس نے " و شاورهم فی الامر " اور " امرهم شوری بینهم " کے مقدس احکام کي ایسي منکرانه توهین کي ھو جس سے بڑھکر اور کوئي توهین نہیں ھوسکتي ' جس نے ندوہ کي ریاست و نظامت کے حق شرعي کو جماعت اور اجماع امت سے غصب کر کے چند مفسدین و اشرار کے سپرد کردیا ھو ' جسکي مجلس انتظامي کے ممبروں کے انتخاب میں عام مسلمانوں کي آواز کو کوئي حق نه دیا گیا ھو جو اُنکا حق دیني ھے ' جو شریعت کے احیاء کے دشمن اور امة مرحومه کي اصلاح و ارشاد صحیح کے اعدی عدو ھوں ' جسکے صیغۂ مال کو بغیر مشورہ و حصول آرا محض ایک شخص اپني ذاتي جائداد کي طرح بے دریغ خرچ کرڈالے ' حالانکه بیت المال سے ایک بالشت کپڑا لینے کا بھي عمر فاروق اعظم ( رضي الله تعالی عنه ) کو حق نہو ' جسکي تعمیرات کا حساب مانگتے مانگتے لوگ تھک جائیں مگر اُنھیں نه دکھلایا جاے اور آجتک شائع نہوا ھو ' جسکا ناظم نوجوان طالب علموں کو لیکر رنڈیوں کے جمگھٹے میں بیٹھنے سے نه شرماے اور اپني اس محفل طرازي سے طالب علموں کے پر آرزو دلوں کو جرأت دلاے ' جسکے ممبر بڑي بڑي رقمیں لیکر اور نذرانے وصول کرکے جلسوں میں آئیں اور اس طرح ندوہ کا تمام اندوخته اسي میں اُڑ جاے ' جس کے ارکان کے اخـلاق دیني کا یه حال ھو که ندوہ سے تو یه کہکر روپیه وصول کریں که تمھاري طرف سے لکھنؤ کانفرنس میں وکیل بنکر جا تے ھیں ' اور نواب محسن الملک سے بھی کرایه منگوائیں که کانفرنس کیلیے آئے ھیں ! جو برسوں تک کرنیل عبد المجید کے ذاتي فوائـد کیلیے اپنے ایک پیـڈ سفیر کو وقف کردیں جھاڑیوں میں وہ گورنمنٹ کي پرستش اور پوجا کا وعظ کرے اور پچاس سے ۷۰ روپیه تک تنخواہ بد بخت ندوہ دے ! جسکا ناظم اپنے رھنے کا مکان بھی ندوہ کے روپیه سے لے ' اور لکھنو سے آگرہ تک کا سفر کرے تو ۴۶ روپیه کي لعنت ندوہ کے سر ڈالے ' غرضکه جس جماعت کي شریعت پرستي اور تدین و تقدس کے اعمال حسنه کا یه حال ھو ' آج اُسے یه کہتے ہوے شرم نہیں آتي که استرائـک شرع کے خلاف ھے ' اور هم به حیثیت علماے دین اور مفتیان شرع متدین ھونے کے اس کے خلاف فتوی دیتے ھیں ؟ سبحان الله ! ندوہ کے ممبروں اور حکام کو آج برسوں کے بعد شریعت یاد آگئي ' اور صرف اسي کے تحفظ کیلیے طلبا کے خلاف فیصله کرنے پر مجبور ھوے ! وہ ندوہ که سر سے لیکر پیر تک اُسکا وجود شریعت کي توهین اور دین مقدس کے احکام الهیه کي تذلیل ھے ' طلبا کي استرائک کو خلاف شرع قرار دینے کا اپنے تئیں اهل سمجھتا ھے ! اگر آج شریعة اسلامي کا سررشتۂ افتـا ایسے ھي ھاتھوں میں ھے ' تو اُس شریعت پر هزار افسوس اور اس دین کیلیے صد هزار حیف جسکے حامل و مفتي احبار و رهبان یہود کے ایسے بروز ھوں ! اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم ' و انتم تتلون الـکتاب افلا تعقلون ؟

قران کریم نے جا بجا علماے یہود و نصاری کے اخلاق و عادات بتلاے ھیں ' اور مسیح نے اپنے زمانے کے صدوقیوں اور فریسیوں کي تصویر کھینچي ھے - میں سچ سچ کہتا ھوں که وہ ان لوگوں سے کچھه بھي بڑے نه تھے ' جو آجکل بارجود ادعائے علم و ریاست دیني ' خود تو شریعت کے مقدس احکام کو ٹھکرا رھے ھیں مگر دوسروں کو شریعت کي خلاف ورزي کا مجرم بتلاتے ھیں - غرور باطل اور نفس خادع نے انھیں یه پٹي پڑھا دي ھے که چونکه ھمارے سروں پر پگڑیاں اور ھمارے کانـدھوں پر جبے ھیں ' اور زمانـۂ مسیح کے فریسیوں کي طرح هم عوام ملت کے سامنے مقدس و محترم سمجھے جاتے ھیں ' اسلیے هم جو چاھیں کرسکتے ھیں -

مسیح نے کتني سچي بات کہي تھي : " شریعت اسلیے ھے تا که اسکے ذریعه یه دوسروں کو سزا دیں ' پر اسلیے نہیں ھے که اُسکے حکموں کي بنا پر خود اُنھیں بھي سزا دي جاے " قران حکیم نے بھي انـکا قول نقل کیا ھے که " یقولون سیغفر لنا " وہ شریعت کو توڑتے ھیں اور کہتے ھیں که ھمارے لیے گناہ کوئي شے نہیں - وہ تو معـاف ھي ھو جائیگا : اولائـك الذین طبـع الله علی قلوبهـم و سمعهم و ابصارهم ' و اولائك هم الغافلون ! ( ۱۶ : ۱۰۹ )

آہ ' اے گرفتاران نفس و مدعیان شریعت ! یه تم نے کیا کہا که شریعت کے خلاف ھے ؟ کیا واقعي تمھارے دل میں شریعت کا درد ھے ؟ اور کیا سچ مچ تم اُس شریعت پر ایمان رکھتے ھو جو محمد بن عبد الله علیه الصلوة و السلام پر نازل ھوئي ھے ؟ اگر ایسا ھي ھے تو پھر یه کیا ھے جو ھو رھا ھے ؟ نـدوہ کي ساري مصیبتیں کس کے ماتم میں ھیں ؟ آہ ' اگر ایک لمحه اور ایک عشر لمحه کیلیے بھي تمھیں خدا کي شریعت اور خدا کي قائم کي ھوئي امت کا پاس ھوتا تو ندوۃ العلما کو یه روز بد کیوں دیکھنا پڑتا ؟ تم اپنے پانوں سے تو شریعت کو کچل رھے ھو ' پر زبان سے کہتے ھو که هم شریعت کا حکم چاھتے ھیں - تمھارے تمام کام یکسر شریعت کي توھین ھیں ' مگر طلبا سے کہتے ھو که اپني استرائک کو شریعت سے ثابت کریں - یاد رکھو که جس شریعت کا مقدس نام لیکر تم نے میرے دل کو زخمي کیا ھے ' میں بھي صرف اُسي شریعت کیلیے تمھارے آگے ھاتھه جوڑتا ھوں که خدا را فساد سے باز آجاو - یه ممکن ھے که مولانا شبلي کو دار العلوم کي تعلیم کا غم ھو - ممکن ھے که بابو نظام الدین صاحب کو حساب و کتاب کا رونا ھو - بہت ممکن ھے که ساري دنیا مجلسي قواعد و اجتماعی اصولوں کي خاطر تم سے لڑے ' مگر یقین کرو که مجھے اِن تمام باتوں میں سے کسي بات کا غم نہیں ھے - تم دو سال سے دیکھه رھے ھو که میں کسي

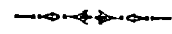
الهلال



۱۱ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری

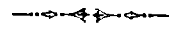
# مدارس اسلامیه

به سلسلهٔ " ندوة العلما "



## مولود فساد کا کامل بلوغ

نئے عہدہ داروں کا سازشي تقرر



## مزعومه و مفروضه نظامت ندوة العلماء

## ( ۲ )

اے معتکف زاویۂ ندوہ کجائي ؟
از پردہ بروں آ کہ ما محرم رازیم !



گذشته اشاعت میں بحث و نظر کیلیے بالترتیب تین طریقے پیش کرچکا هوں جنکے علاوہ دنیا میں جواز و عدم جواز کے معلوم کرنیکا اور کوئي طریقه نہیں هوسکتا - آج چاهیے که بالکل اصول اور بحث حقیقت پر نظر رکھکر اس کارروائي کو الگ الگ ان هر طریقه سے جانچیں -

ابھی بحث و انکشاف کا بہت بڑا میدان باقي ھے - علی الخصوص صیغۂ مال اور تعمیرات کي داستان ' اسلیے بحث مختصر هوگي اور بالکل دفعه وار ' تاکه نتیجه بہت جلد سامنے آ جاے -

۲۰ جولائي کے جلسۂ انتظامیه میں نئے عہدہ داروں کو مقرر کیا گیا ھے - اس کارروائي کي صحت و عدم صحت اور جواز و عدم جواز کو تین حیثیتوں سے جانچنا چاهیے جو در اصل دو اصولوں سے عبارت هیں - یعني :

( ۱ ) استحقاق و اهلیت کے لحاظ سے -

( ۲ ) قوانین و قواعد کي بنا پر : ایک قواعد عمومي هیں - ایک خود ندوہ کے قواعد -

## ( ۱ )

اهلیت کے معنی یه هیں که جس کام کیلیے جس شخص کو مقرر کیا جاے ' اسکے انجام دینےکي اقلاً ضروري قابلیتیں اسمیں موجود هوں -

یه ایک ایسي بات ھے جسکے ماننے سے کسي صاحب عقل کو انکار نہوگا -

قابلیتوں پر نظر ڈالنے کي بھی دو صورتیں هیں - ایک یه که اس قسم کے کاموں کیلیے عام اوصاف و صفات جو هونے چاهئیں ' انکي جستجو میں نکلیں -

دوسري یه که هر کام اپنے اندر بعض خصوصیتیں رکھتا ھے ' اور وهي خصوصیات اس کام کو دوسرے کاموں سے الگ کرتی هیں اور اسکي هستي کي اصلي روح هوتی هیں - منطق کي اصطلاح میں انہیں " فصل " کہیے -

انجمن ' مدرسه ' کلب ' مسجد ' تماشا گھر ' سب کے سب انسانوں کے جمع هونے کے مقامات هیں - لیکن انجمن کا اجتماع اور ھے ' مدرسه کا اور ' مسجد کا اور ' اور فٹ بال کے میدان کا اور -

پھر ان میں بھی هر قسم کا اجتماع باهم یکدگر خصوصیات رکھتا ھے - انجمن حمایت اسلام ' ندوة العلما ' ایجوکیشنل کانفرنس ' مسلم لیگ ' سب انجمنیں هي هیں - لیکن ان میں سے هر انجمن کي الگ الگ خصوصیات بھي هیں ' اور وهي انکي زندگي کی بنا اور انکي هستي کي ضرورت هیں -

پس اهلیت اور قابلیت کے جانچنے کیلیے همیشه یہی دو طریقے هونگے که عام حیثیت سے ایسے کاموں کیلیے جس قسم کي قابلیتوں کي ضرورت هو ' پہلے انکو تلاش کیا جاے - اسکے بعد اُس کام کي خصوصیات اور مختص امور کو پیش نظر لاکر اسکے انجام دینے کي قابلیت جانچي جاے -

میں شرمندہ هوں که ایسي بے حقیقت کارروائیوں کیلیے ایسي اصولی اور عظیم الشان تمہیدوں کے بیان کرنے میں وقت ضائع کر رها هوں اور اسطرح نا اهلوں کو آنکي حیثیت سے زیادہ اهمیت دے رها هوں ' مگر کیا کروں که قوم کي غفلت سے یه معامله یہاں تک پہنچ گیا ھے اور اب اسکو صاف کرنے کے لیے قیمتي وقت اور باتوں کو ضائع کرنا هي پڑتا ھے -

بہر حال اهلیت جانچنے کے یہي دو قدرتي وسائل هیں - البته همیں یاد رکھنا چاهیے که قوم میں قحط الرجال ھے ' اور هماري موجودہ قابلیتیں ایسي نہیں هیں که هم کسي انجمن کا عہدہ دار تلاش کرنے کیلیے بہت هي بلند معیار اپنے سامنے رکھیں - ایسا کرینگے تو همیں آدمیوں کا ملنا مشکل هو جائیگا - پس ندوة العلما کے ناظم کیلیے بھي گو بحث اصول هي بنا پر هو ' لیکن قابلیت کا معیار بہت بلند نه رکھا جاے ' اور ادنی سے ادنی درجه کا مستحق ناظم بھي اگر همیں ملجاے تو بلا تامل قبول کر لینا چاهیے -

آخر علي گڈہ کالج کو هر سکریٹري سر سید احمد کا سا تو نہیں ملا ؟ حقیقت اور قابلیت کا کہاں تک پاس کیجیگا ؟ جی تو چاهتا ھے که آج قوم کا هر فرد غزالي و فارابي هو ' اور اپني هر انجمن کا ناظم اُسي کو بنائیں جو سر سے لیکر پیر تک علم و اهلیت کا پیکر و مجسمه هو ' لیکن ایسا چاهنے سے کیا هوتا ھے ؟ جب قابلیتوں کا قحط ھے اور هر جانے والا اپني خوبیوں کو اپنے ساتھه لے جاتا ھے تو اسکے سوا چارہ نہیں که اپني نظر بلند نه کیجیے اور خود هي معیار انتخاب آسان بنا دیجیے - کم سے کم بھي جو کچھه ملجاے ' اُسے اس طرح پسند کرلیجیے ' گویا آپکے لیے بہتر سے بہتر یہی ھے -

### ( نظامت عام نظر سے )

یه سب کچھه سمجھه لینے کے بعد اب غور کیجیے که ندوة العلما کیلیے ناظم قرار دیا جاتا ھے - ندوہ عام حیثیت سے ایک انجمن ھے ' اور اپني خصوصیات کے لحاظ سے احیاء ملت و دعوة دیني کي ایک تحریک جو علوم عربیۂ و دینیه کي اصلاح کردہ تعلیم کے ذریعه موجودہ زمانے کیلیے جامع حیثیات علما پیدا کرنا چاهتي ھے - اس بنا پر اُس نے ایک مدرسه قائم کیا ھے - جسمیں :

( ۱ ) نصاب قدیم کي اصلاح کي ھے -

( ۲ ) علوم ادبیه و دینیه کي تعلیم کا خاص اهتمام کیا ھے -

( ۳ ) نئي ضرورتوں کي بنا پر نئے علوم اور زبانوں کو شامل کیا ھے -

# تاریخ حیات اسلامیہ

## مسئلۂ قیـــام الهـــلال

الهـــلال میں " مسئلۂ قیام الهـــلال کا آخري فیصلہ " پڑھکر اس نیازمند کو اور نیز تمام احباب شہر کو جس قدر صدمہ ہوا اسکا بیان کرنا الفاظ کي قدرت سے باہر ھے - حضرت خود اندازہ فرمالیں کہ جن گم گشتگان ضلالت کو عرصے کي تاریکي کے بعد ایک ہدایت کا ستارہ نظر آیا ھو ' اسکے بھي غروب ھوجانے کي خبر سنکر اسکے دلوں کا کیا حال ھوگا ؟

یہ بالکل سچ ھے کہ الهـــلال اپني دعوۃ مقدسہ کا فرض اولین ایک معجزانہ قوۃ الہي کے ساتھہ تھوڑے ھي عرصے میں ادا کرچکا ' اور یہ بھي بالکل درست ھے کہ ایک عام بیداري اور ولولۂ عمل بالاسلام اوس نے قوم کے ہر طبقہ میں پیدا کردیا ھے ' اور کوئی نہیں جسکے سامعہ تک ایک مرتبہ بھي اسکی صداء حق پہنچی ھو اور اسکے دلوں نے اسکا استقبال نہ کیا ھو - تاھم الهـــلال کا صرف اتنا ھي کام نہ تھا ' اور جہاں اس تحریک کي عملي تکمیل کیلیے بعد کي خاموش منزلوں کي ضرورت ھے ' وھاں اسکي بھي تو ضرورت ھے کہ صداء غفلت شکن جاري رھے ' اور جو آگ سلگ اٹھي ھے اسے برابر ھوا ملتي رھي ؟ پھر اس سے بھي قطع نظر الهلال صرف ایک دعوۃ دیني ھی کي حیثیت نہیں رکھتا ' بلکہ وہ تمام قوم میں ایک ھی ادبی رسالہ ' ایک ھي علمی رسالہ ' ایک ھی آزاد سیاسی آرگن ' اور ایک ھي یورپ کے اعلے نمونے کا جرنل ھے - اس وقت تک جس جس شاخ پر اُس نے توجہ کي ھے ' اس سے بڑھکر مضامین کسي دوسرے قلم سے نہیں نکلے ھیں - پھر اگر جناب کا اولین فرض دعوۃ پورا ھوچکا ' تو کیا قوم کیلیے ایک بہترین علمی ' ادبی ' اخلاقي اور سیاسي جرنل کي ضرورت بھي ختم ھوگئي - حالانکہ الهـــلال کو الگ کردینے کے بعد تمام ملک میں ایک رسالہ بھي اس درجہ کا نہیں نظر آتا -

میري معلومات ممالک اسلامیہ کي نسبت زیادہ نہیں ھے ' مگر جہاں تک مجھے معلوم ھے ترکي اور مصر سے بھي کوئي ماھوار رسالہ اسقدر مختلف مذاقوں اور مختلف حیثیتوں کا جامع نہیں نکلتا -

پس فی الحقیقت الہلال نہ صرف ھندوستان بلکہ تمام عالم اسلامي میں ایک ھي ھفتہ وار رسالہ ھے - خدا کیلیے ' اسکے رسول مقدس کیلیے اُس دین برحق کیلیے جس سے بڑھکر آپکو دنیا میں کوئي شے محبوب نہیں ' اُس قران کریم کیلیے جسکے عشق میں آپ کا ایک ایک حرف ڈوبا ھوا ھے ' ھم عاجزوں کي اس درخواست کو منظور کیجیے کہ الهلال برابر اسی آب و تاب سے جاري رکھا جاے ' اور حضرت کي زندگي تک ( جسکي طوالت و برکت کیلیے نہیں معلوم کتنے دلوں سے روز دعائیں نکلتي ھیں ) وہ جاري رھے -

رھا اسکا مالي مسئلہ تو خدارا اسقدر بے پروائي نہ کیجیے - اور ایک سچے قومي کام میں اگر قوم مدد کرنا چاھے تو اُسے قبول کرلیجیے - بڑي مصیبت یہ ھے کہ آپ کسي کو خدمت کا موقع دیتے ھي نہیں - میں تو قسم خدا کي الہلال کیلیے اپنا سب کچھہ لٹانے کیلیے ہر وقت طیار ھوں ' اور یقین فرمائیے کہ جو کچھہ جناب نے اپنے سلسلے کے خاص خدام کا حال لکھا ھے ' اس سے بڑھکر ھم مجبور طیار و آمادہ ھیں - میں جس مکان میں رھتا ھوں وہ تقریباً دس ہزار روپے میں بنکر طیار ھوا تھا - میں بخوشي اسے الہلال کي خدمت کیلیے نذر کرتا ھوں - آپ مجھے اجازت دیجیے میں اسے فروخت کرکے روپیہ بھیج دیتا ھوں ' اور خود کرایہ دیکر مکان میں رھتا ھوں -

آہ مولانا ! آپکو ابھي اپنا اثر اور اپني قوت معلوم نہیں - اگر خدا نے کوئي امتحان کا موقعہ دیا تو آپکو معلوم ھوگا کہ جو لوگ آپسے صدھا کوس کے فاصلے پر ھیں ' وہ شب و روز آپکا تصور اور آپکي یاد اپنے لیے کس طرح عبادت سمجھتے ھیں ؟

مضمون کے آخر میں آپنے دو ہزار نئے خریداروں کیلیے لکھا ھے - میں نہیں سمجھتا کہ صرف اس سے کیا ھوگا ' اور کب تک آپ اسکا انتظار کرینگے - جي ڈر رھا ھے کہ کہیں جلد آپ کوئي فیصلہ نہ کر بیٹھیں - ھم تو اپني جان و مال لٹانا چاھتے ھیں ' اور آپ صرف خریداروں کا ذکر کرتے ھیں - خیر دس خریداروں کي فہرست منسلک عریضہ ھذا ھے ' انکے نام وي - پي - بھیجدیجیے - گرمیوں کي پوري تعطیل میں دورہ کرونگا اور گانوں گانوں پھرونگا - لیکن ان باتوں سے میرے خیال میں تو کچھہ ھوتا نہیں - الہلال کے مصارف بے شمار ھیں ' اور ضرورت ھے کہ ایک بارگي لاکھہ روپیہ صرف کرکے آپ اسکو اسدرجہ وسیع و قوي کردیں کہ ھمیشہ کیلیے وہ مستحکم ھو جاے - آخر میں پھر بہ ہزار منت و عجز سائل ھوں کہ میري درخواست بالا کو قبولیت عطا ھو -

محمد حسین ھڈ کلرک صاحب انجنیر بمبئی -

## الهلال :

پچھلے ھفتہ سے جو تحریرات آ رھي ھیں اُن میں سے صرف اس تحریر گرامي کو درج کیا گیا - جزا کم اللہ خیر الجزاء - آپکي محبت دیني اور جوش فداکاري کا صلہ صرف خدا ھي سے ملسکتا ھے - لفظوں میں میں کیا لکھوں ؟ باقي جو عطیۂ محبت آپنے پیش کیا ھے ' اُسکي سردست کوئی ضرورت نہیں ھے - جس حال میں ھوں مجھے اُسي میں رھنے دیجیے - صرف خریدار بہم پہنچا کر آپ اس مسئلہ کو بہتر طریقہ سے حل کردینگے - اُس سے زیادہ کا طالب نہیں اور نہ ضرورت ھے - اپنے اصول سے مجبور ھوں ' ورنہ آپکي محبت فرمائي بڑي ھی کشش رکھتي ھے - اللہ ایسے قیمتي جذبات سے بہت جلد کام لے کہ ملۃ قویمہ کا اصلي خزانہ یہي ھے -

## الهلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اُردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الهـــلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کي درخواست بھیجدیجیے -

میں پورے اطمینان کے ساتھہ کہتا ہوں کہ یہ لکھہ پتی تاجر اتنا بھی نہیں جانتا کہ ندوہ کے مقاصد و اغراض کیا کیا ہیں ' اور اصلاح دینی و تعلیمی سے مقصود کیا ہے ؟ انکو سمجھنا اور انکے مطابق ندوہ کو چلانا تو ایک بہت ہی بڑی بات ہے - البتہ یہ ضرور جانتا ہے کہ ندوہ میں اصلاح کے نام سے کچھہ باتیں ہیں ' اور جہاں تک ممکن ہو مجھے انکی مخالفت کرنی چاہیے ' اور انہیں مٹانا چاہیے - چنانچہ اصلاح کی ہر تحریک و تجویز کا وہ ہمیشہ اشد شدید منکر و عدو رہا ' اور اسکی ایک بڑی فہرست عند الضرورت پیش کی جاسکتی ہے -

اسکے معلوم کرنے کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ اہل علم کی ایک مجلس منعقد کی جاے اور اس دولت مند آدمی سے کہا جاے کہ ندوہ کے اغراض و مقاصد بیان کرے - ساتھہ ہی ایک دن پیشتر سے اُسے خبر بھی دیدی جاے' اور کہدیا جاے کہ جس کسی سے پوچھہ سکتا ہے پوچھہ لے' اور جسقدر ندوہ کی رپورٹیں اور تقریریں چھپی ہیں ' اُن سب کو چاٹ لے - میں سچ سچ کہتا ہوں کہ باوجود اسکے بھی وہ اس شے سے اسقدر ابعد و اجہل ہے کہ کسی طرح بھی بیان نہ کرسکے گا - اور گو چیختے چیختے تھک جاے' اور اُسکی گردن کی رگیں زخمی ہو جائیں ' مگر پھر بھی ندوہ کی حقیقت اسکے گلے سے نہ نکل سکے گی !

( سو روپیہ کا انعام )

مجھے اس پر اسدرجہ وثوق ہے کہ اگر مولوی خلیل الرحمن صاحب اِسے منظور کرلیں تو میں سو روپیے کے انعام کا اعلان کرتا ہوں - جلسے سے پہلے منشی احتشام علی صاحب یا مولوی محمد نسیم صاحب کے پاس ( کہ موجودہ نظامت کی گاڑی اسی جوڑی سے چل رہی ہے ) امانت رکھوا دونگا - انعام کا ذکر اسلیے کیا کہ مولوی صاحب کو یہ شے ندوہ کی نظامت سے بھی زیادہ محبوب ہے ' اور جب کبھی حضرت کے دونوں معشوقوں کے حسن میں مقابلہ آپڑتا ہے ' تو اول الذکر ہی کی محبوبیت اُنکے عشق کہن سال پر فتح یاب ہوتی ہے !

هست ایں قصۂ مشهور و تو هم می دانی !

یا سبحان اللہ ! انقلاب دہر کا اس سے بڑھکر اور عبرت انگیز منظر کیا ہوگا کہ ندوۃ العلما کی نظامت کا دعوا ایک ایسے شخص کو ہو جو تمام اوصاف و فضائل ضروریہ ایک طرف رہے 'بدبخت ندوہ کی حقیقت ہی سے بے خبر ہو' اور جسقدر جانتا بھی ہو اسکا اشد شدید منکر و مخالف ہو' پھر مولوی عبد الحی صاحب تحریک کریں اور دس آدمی بیٹھکر ( جنکو غریب قوم کا جمع کردہ روپیہ کرایے کیلیے دے دیکر بلایا گیا ہو ) منظوری کا پروانہ لکھدیں ؟

مدار روزگار سفلہ پرور را تماشا کن !

( اخـــلاق و ایثـــار )

( ۲ ) خیر - اسکو بھی جانے دیجیے - اگر علم و قابلیت نہیں ہے تو نسہی - ایک دوسرا عالم اقلیم اخلاق و جذبات کا بھی ہے جس کا ایک ذرۂ فضل بھی حاصل ہو جاے تو دماغی قابلیتوں کے بڑے بڑے خزانے اُسپر نثار کر دینے چاہئیں - ہر شخص عالم نہیں ہوتا مگر ہر شخص کے پہلو میں دل ضرور ہوتا ہے - ایک جاہل شخص بھی اپنے اندر ایسے اخلاقی جوہر رکھہ سکتا ہے جسکے آگے بڑے بڑے عالموں اور فاضلوں کے دعوے ہیچ ہوں - مان لیجیے کہ وہ اُن دماغی قابلیتوں سے محروم ہیں جو ندوہ کی سکریٹری شپ کیلیے ضروری ہیں ' لیکن اگر اُن میں قومی خدمت کا سچا ولولہ ہے ' اگر قوم کی شیفتگی و محبت نے اُنکے دل پر قبضہ کرلیا ہے ' اگر وہ اُسکی راہ میں قربانیوں کیلیے طیار ہیں ' اگر اُسکے لیے اپنے مال و متاع کا ایک تھوڑا سا حصہ بھی لٹا سکتے ہیں ' یعنی اگر اُن میں ایثار و فدویت کا جذبہ موجود ہے ' تو پھر اُنسے کہیں مل ہی جالیگی - لیکن یہ متاع عزیز تو بڑی ہی نایاب ہے - اسے کھو دینگے تو پھر کہاں سے ہاتھہ آئیگی ؟ ایک شخص قابل آدمیوں کو اپنے ماتحت رکھکر کام نکال لے سکتا ہے - مصر کے تخت پر کافور حکومت کرتا ہی رہا جو ایک حبشی خواجہ سرا تھا ' اور متنبی جیسے مغرور عرب بادیہ نے اُسکی مدح میں قصیدے لکھے - یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کا اسدرجہ خیال کیا جاے - اصل شے سچے جذبات اور جوش ایثار و جاں نثاری ہے - یہ اگر ملجاے تو پھر تمام باتوں سے آنکھیں بند کر لیجیے -

اچھی بات ہے - آئیے - اب اسی راہ چلکر دیکھیں کہ ہمارے " ناظم صاحب " کہاں تشریف رکھتے ہیں ؟ اگر ایک جلوۂ حقیقت بھی نظر آگیا تو کم از کم میں تو وعدہ کرتا ہوں کہ ندوہ کی نظامت بلا غل و غش و بلا شرکت غیرے اُنکے حوالے کر دینے کا مشورہ دونگا - اور اتنا ہی نہیں بلکہ انکے سپرد کرکے اندر سے کنڈی بھی لگا دونگا تا کہ اور کوئی دوسرا قبضہ نہ کرلے - پھر سکندر اعظم اگر ارسطاطالیس کو بھی بھیجیگا کہ دروازہ کھولدو' جب بھی دروازہ نہیں کھلے گا :

متفق گردید راے بو علی با راے من !

مولوی صاحب کا اولین وصف امتیازی جو تمام جنس علما میں انکے لیے بمنزلۂ فصل کے ہے' یہ ہے کہ وہ دولت مند ہیں' اور باختلاف روایت چار سے سات لاکھہ روپیہ تک انکا بینک میں موجود ہے - ندوہ کی نظامت کے وہ ایسے عاشق زار ہیں کہ برسوں سے اسکے فراق میں مضطر و بیقرار ہو رہے ہیں ' اور بارہا حاشیہ نشینان بارگاہ کے آگے آہ و زاری کرچکے ہیں کہ خدا را' اور نہیں تو صرف ایک ہی رات کیلیے اس شاہد بے پروا کو میرے حوالے کردو کہ برسوں کی دبی ہوئی حسرتوں کیلیے ایک شب خلوت بھی بہت ہے !

ایک بوسے پہ یہ لڑائی ؟ حیف !
دس نہیں' سو نہیں' ہزار نہیں !

پس اس راہ میں ایثار جان سے پہلے ایثار مال کی جستجو کرنی چاہیے کہ آجتک کسقدر انفاق ندوہ کیلیے کیا جاچکا ہے ؟

افسوس کہ ہمارے مولانا گو عشق پیشہ ہیں لیکن عمل اس پر ہے :

گر جاں طلبد مضائقہ نیست
زر می طلبد' سخن دریںست !

دنیا نہایت تعجب اور حیرت سے سنے گی کہ جس ندوہ کی شیفتگی میں حضرت کا یہ حال ہے ' اُس بد بخت کے دامن محبوبیت کو اُنکی جیب عشق سے آجتک ایک پھوٹی کوڑی بھی نصیب نہیں ہوئی ہے ' اور اب مفروضہ نظامت کے حصول کے بعد تو دست شوق کی جگہ دست سوال بے غل و غش بڑھرہا ہے !

ان هذا من اعاجیب الزمن !

اصل یہ ہے کہ دولت سے کہیں زیادہ اس جان نثار ندوۂ و خدمت ملت کے بخل کا ہے ' اسکی دولت بینک میں رہتی ہے مگر بخل کا آشیانہ اسکے دل میں ہے ' اور زر پرستی جب ایسی نو دولت طبائع میں بڑھتی ہے تو لازمی نتیجہ بخل ہی ہوتا ہے :

زر پرستی می کند دل را سیاہ
آخر ایں صفرا بہ سودا می کشد !

یہ سچ ہے کہ ندوہ کی نظامت کے چشم و ابرو بڑے ہی دلربا ہیں' مگر محبوبۂ لکشمی کی تیکھی چتونوں کے مقابلے میں تو ہمارے ادا شناس و نقاد حسن مولانا اس حسن سادۂ و بے نمک کے گھائل نہیں ہوسکتے !

تم سے جہاں میں لاکھہ سہی' تم مگر کہاں !

اس شخص کے بخل کے جو حالات میں نے سنے ہیں ' اگر بیان کروں تو کئی صفحے اسی میں صرف ہوجائیں - اسکا صحیح

وہ باقاعدہ انجمن ہے - مسلمانوں کا ایک عظیم الشان کام ہے - قوم کی خدمت کرنے والوں کا میدان عمل ہے - مختلف شاخوں کے عملہ اور کارکنوں کا مجموعہ ہے - مدرسہ ہے - تعلیم و تربیت کی جگہ ہے - اور اپنی خاص و ممتاز خصوصیات بھی رکھتا ہے -

پس ضرور ہے کہ اسکا ناظم ایسا شخص منتخب کیا جاے جو صاحب علم و فضل ' منتظم و مدبر ' کاردان و باخبر ' اور قوۃ عملی و اداری رکھتا ہو - نیز قوم کی نظروں میں اپنے ان اوصاف کے لحاظ سے معروف ہو تاکہ وہ اسپر اعتماد کرسکے -

سب سے زیادہ یہ کہ قوم کی خدمت کا سچا ولولہ اسکے اندر ہو - ایثار اور قربانی کیلیے طیار ہو - قوم اور اسکے کاموں کیلیے کچھہ نہ کچھہ اپنا کھو سکے - کیونکہ یہ نہیں تو پھر باوجود ہر طرح کی قابلیتوں کے ایک جسد بے روح ہوگا -

ساتھہ ہی اسکی بھی ضرورت ہے کہ وہ ایک انجمن کا افسر اعلی ہوکر ایسا بے دست و زبان نہو کہ محض ایک ملبوس پتلے کی طرح جلسوں میں بٹھا دیا جاے - وہ ایک قومی انجمن کا سکریٹری ہوگا جسکے تمام کام قوم کی توجہ اور تعلقات ہی سے چل سکتے ہیں -

پس ضرور ہے کہ صاحب قلم و صاحب زبان ہو - اعلی درجہ پر نہیں تو سیدھے سادھے طریقہ ہی سے لکھہ سکے اور بول سکے - علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ملک کی ایک عظیم الشان کانفرنس کا سکریٹری اور ایک تعلیمی مجلس کا افسر کل ہوگا -

یہ اوصاف عام حیثیت کے لحاظ سے ہیں کہ تعلیمی و دینی انجمنوں کے ناظم میں ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے -

( خصـوصیـــات نـــدوہ )

اسکے بعد ندوہ کی خصوصیات سامنے آتی ہیں - نـدوہ محض انجمن ہی نہیں ہے بلکہ ایک خاص طرح کی انجمن ہے - پس اسکے سکریٹری میں بھی اوصاف مندرجۂ صدر ایک خاص صورت میں ہونا چاہئیں - معیـار ادنی سے ادنی درجے کا قائم کیجیے جب بھی اولاً ندوہ کے ناظم کیلیے ضروری ہوگا کہ وہ " مسئلۂ تعلیم علوم اسلامیہ " اور " مسئلۂ اصلاح " کا اندازہ داں ہو جو ندوہ کے سب سے بڑے کام کا جوہر اصلی ہے - دار العلوم ندوہ دعوا کرتا ہے کہ وہ اپنے اصلاح یافتہ طریق تعلیم اور نصاب کتب سے ایسے علما پیدا کریگا جو قدیم مدارس عربیہ سے پیدا نہیں ہوسکتے - فن ادب اور فن تفسیر کے قدیم طریق تعلیم پر وہ معترض ہے اور اپنا ایک خاص طریقہ پیش کرتا ہے - پس یہ بھی ضروری ہے کہ اولاً و تنزلاً وہ ایسا شخص ہو جو دار العلوم کی تعلیم و طرز تعلیم کی نگرانی کرسکے -

( موجودہ مدعی نظامت )

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نامی ایک بزرگ کو ندوہ کا ناظم قرار دیا جاتا ہے - یہ کون صاحب ہیں ؟ کوئی مشہور صاحب علم و فضل ہیں ؟ نہیں - کسی درسگاہ کے معلم ہیں ؟ نہیں - کسی انجمن کے مشہور عہدہ دار ہیں ؟ نہیں - عربی کے ماہر ہیں ؟ نہیں - انگریزی کے گریجویٹ ہیں ؟ نہیں - مسئلہ تعلیم و مسئلہ اصلاح سے خاص دلچسپی رکھنے والے ہیں ؟ نہیں - خیر کم ازکم اصلاح اور تجدید کے معتقد ہیں ؟ نہیں - اچھا قوم انکو ان کاموں کی حیثیت سے جانتی ہے ؟ یہ بھی نہیں - آخر وہ کیا ہیں ؟ یہ بھی معلوم نہیں - پھر کہاں جائیں ؟ اسکا بھی جواب یہی ہے کہ نہیں !

خیر - اگر قوم انہیں اب تک نہیں جانتی تھی تو اب جان سکتی ہے ' اور یہ کچھہ ضروری نہیں کہ صرف صاحب شہرت اشخاص ہی صاحب حقیقت بھی ہوں - کتنی شہرتوں کے غلاف ہیں جنکے اندر کچھہ نہیں ہے ' اور کتنی ہی علم و اہلیت کے خزانے ہیں جو خاک گمنامی کے اندر چھپے ہوے ہیں ؟ ہمیں فیصلہ کرنے میں جلدی نہیں کرنی چاہیے - جتنے حالات معلوم ہو سکے چاہیے جنہوں نے انکی آرزوے نظامت کو شرف قبولیت عطا فرمایا ہے -

پس جسقدر معلوم ہے پہلے آپ سن لیجیے - اسکے بعد غیر معلوم فضائل کیلیے محرک و مویدین کی خدمت میں چلیے گا -

( مولوی خلیل الرحمن صاحب )

( ١ ) مولوی خلیل الرحمن صاحب کے متعلق جسقدر حالات عام طور پر معلوم ہیں وہ یہ ہیں کہ انکے والد ایک مشہور عالم مولانا احمد علی مرحوم سہارنپوری تھے جنہوں نے صحیح بخاری کو ایڈٹ کرکے شائع کیا ' اور پھر صحیح مسلم مع شرح نوری کے اپنے مطبع میں صحت و خوبی کے ساتھہ طبع کی - لیکن میں جہاں تک سمجھتا ہوں اس وصف سے ندوہ کی نظامت کے مسئلہ میں کچھہ مدد نہیں ملسکتی -

اسکے بعد وہ تاجر ہیں - " خلیل الرحمن منظور الغنی " نامی فرم کے مالک ہیں اور لکڑی کا کاروبار کرتے ہیں - بہت دولت مند ہیں ' مگر دولت کی صحیح مقدار کے تعین میں اختلاف ہے - منشی محمد علی محرر مال ندوہ کی روایت سات لاکھہ کی ہے - لیکن مولوی صاحب کے ایک دوست جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہیں ' اس روایت کو موقوف قرار دیکر جرح کرتے ہیں ' اور خود انکی مرفوع متصل روایت یہ ہے کہ چار لاکھہ روپیہ سے زیادہ بینک میں نہیں ہے - الھم زد فزد -

میں یقین کرتا ہوں کہ اس وصف سے بھی مسئلۂ نظامت کے حل کرنے میں کوئی مدد نہیں ملسکتی ' اور اگر مدد لیجاے تو کلکتہ کا ایک معمولی مارواری جو لفظ " ندوہ " کا تلفظ بھی ٹھیک نہیں کرسکتا ' مولوی صاحب سے زیادہ نظامت ندوہ کا مستحق ہے -

قوت انتظامی کے معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کیونکہ وہ ابتک کسی جماعتی کام کے رکن کارفرما رہے ہی نہیں - قوم میں انکا وقار نہیں ' کیونکہ قوم انہیں کسی پبلک کام کی حیثیت سے جانتی ہی نہیں ہے - لکھہ وہ نہیں سکتے ' بول وہ نہیں سکتے ' چار آدمیوں کے سامنے اگر اپنی مجلس ہی کو پیش کرنا پڑے تو سواے ایک تنحنح مسلسل اور صوت منحنی منقطع کے اور کچھہ سنائی نہ دیگا :

اے ہم نفس ! نزاکت آواز دیکھنا !

رہی علمی قابلیت تو جہاں تک مجھے معلوم ہے میں بہت شک کے ساتھہ لکھتا ہوں کہ وہ کسی لڑکے کو کافیہ بھی اچھی طرح پڑھا سکتے ہیں یا نہیں ؟ اور اگر وہ اپنے حدود سے باہر قدم نہ نکالیں تو یہ انکے لیے کوئی عیب کی بات نہیں ہے - جو شخص جس کام میں نہیں رہتا اس سے بے خبر ہی رہتا ہے - وہ اگر مولانا عبد اللہ ٹونکی سے لکڑی کی قسمیں دریافت کریں تو شاید چار نام بھی نہیں بتلا سکیں گے - فی نفسہ انکے لیے یہ تعریف کی بات ہے کہ انہوں نے باوجود علما کے خاندان سے ہونے کے اپنا بار علماے ندوہ کی طرح قوم کے اندوختہ پر نہ ڈالا ' اور ایک شریف شہری کی طرح کاروبار تجارت میں مشغول رہے -

جب حالت یہ ہو تو علوم عربیہ و دینیہ کا تو اس مبحث میں نام لینا بھی علم کی ایک ایسی بے حرمتی ہے جس سے زیادہ تصور میں آ نہیں سکتی - عمر بھر وہ اپنے کار و بار میں رہے - نیپال کے جنگلوں میں درخت چرواے اور سہارنپور میں لاکر انہیں فروخت کیا - علمی زندگی کا کبھی ان پر سایہ بھی نہیں پڑا - نہ تو کسی فن کو حاصل کیا ہے اور نہ کتابوں کو دیکھا ہے - نہ وہ جانتے ہیں کہ درس و تدریس کیا شے ہے ' اور تعلیم و نصاب تعلیم کس قسم کی لکڑی کا نام ہے اور اسکا نرخ کیا ہے ؟

( ٢ ) جب ایک شخص کی علم قابلیت کا یہ حال ہو تو پھر

# مذاکرهٔ علمیه

## ابتدائی تعلیم

### میری مونٹ سوری

( مقتبس از سائنٹفک امریکا )

اگر مشرق و مغرب کی تعلیم اور اسکے نتائج کا موازنہ کیا جائے یعنی یہ دیکھا جائے کہ دونوں جگہ تعلیم کتنی ہے اور نتائج کا کیا اوسط ہے تو غالباً مشرق کے نام صفر نکلیگا -

اسکا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے کہ مشرق میں ابتدائی تعلیم کو کوئی اہمیت نہیں دیجاتی' اسلیے قدرتاً یہ کام ایسے لوگوں کے ہاتھہ میں رہتا ہے جو ناقابل اور نا اہل ہوتے ہیں' یا ذی علم و صاحب کمال مگر پریشان روزگار اور آشفتہ حال ہوتے ہیں - وہ اس میدان میں آتے ہیں مگر اسلیے نہیں کہ یہ میدان عمل و شعبۂ ستعمال مواہب طبیعی ہے' بلکہ اسلیے کہ یہ کسب معاش و حصول ما یحتاج کا آخرین و سہل ترین ذریعہ ہے -

مگر مغرب کی حالت بالکل اسکے برعکس ہے - وہ ابتدائی تعلیم کی اہمیت کو سمجھتا ہے اور نہ صرف سمجھتا ہے بلکہ اسکی اس حیثیت کو ہمیشہ ملحوظ رکھتا ہے - اسکے بازار قدردانی میں اس شعبۂ عمل کی بھی وہی قیمت ہے جو دوسرے شعبہ ہاے کارکی ہے - اسلیے وہاں جو لوگ اس میدان میں اترتے ہیں وہ صرف اسلیے نہیں اترتے کہ یہاں انکے لیے اپنے نفس اور اپنے خاندان کے تکفل کا سامان ہوگا - بلکہ اسلیے کہ یہ بھی سعی و عمل اور استعمال قوی کا ایک نہایت اہم و ضروری میدان ہے' اس میدان میں طبع آزمائی کرتے ہیں - قوم اور ملک بلکہ عالم انسانی کو فائدہ پہنچاتے ہیں' اور اسکے صلے میں خلود ذکر اور بقاے دوام حاصل کرتے ہیں -

قوم کو ایک بازار سمجھیے - بازار میں جب عمدہ جنس کی مانگ ہوگی تو بہتر سے بہتر مال ضرور آئیگا - لیکن اگر متاع کی عمدگی کے بدلے قیمت کی ارزانی کا سوال ہوگا' تو پھر یقیناً وہ آنے والی جنس بدتر سے بدتر ہوگی - قوم جب کسی شعبۂ عمل کو کم پایہ ہیچمیرز سمجھتی ہے - تو اس میں در آنے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جنکے لیے کام کی اور راہیں مسدود ہوتی ہیں' اور گو انمیں سے بعض افراد با ایں ہمہ عسرو تنگی و سوء حال و وارژن طالعی بہت کچھہ کرسکتے ہیں' مگر نہیں کرتے کہ اپنی محنت و سعی کو نذر ناقدری و بے اعتنائی سمجھتے ہیں -

لیکن اگر قوم میں اس شعبہ کے متعلق کم بینی و بے اعتنائی کے بدلے قدر شناسی اور حوصلہ افزائی ہے' تو پھر بہت سے صاحب فضل و کمال دل و دماغ اس شعبہ میں قدم زن ہوتے ہیں

اسلیے قدرتاً یورپ میں بہت سے اشخاص پیدا ہوے جنکا میدان عمل ابتدائی تعلیم تھا - انھوں نے اس میدان میں کارہاے جلیل انجام دیے اور تاریخ نے از راہ قدردانی انہیں دوام ذکر اور بقاء نام کا صلہ دیا -



تعلیم و تربیت اطفال کا طبیعی طریقہ

میڈیم میریا مونٹسوری کا مدرسہ جس میں نہ بچوں کے سامنے کتاب ہے اور نہ کنڈر گارٹن کے تعلیمی کھلونے - بلکہ پوری آزادی اور خود مختاری کے ساتھہ انھیں چھوڑ دیا گیا ہے اور صرف کھیل رہے ہیں لیکن اس کھیل کے اندر ھی انکو ایسی پائدار تعلیم دی جا رہی ہے جو چپکے چپکے انکے سادہ و معصوم دماغ میں گھر بنا رہی ہے !

* * *

اسی گروہ میں سے وہ اطالی خاتون ہے جسکا طریق تعلیم اس مضمون کا عنوان بحث ہے -

اس اطالی خاتون کا نام میریا مونٹسوری (Maria Montessori) ہے - یہ سنہ ۱۸۷۰ میں روما میں پیدا ہوئی اور وہیں کی یونیورسٹی میں پڑھنا شروع کیا - سنہ ۱۸۹۴ع میں اس نے ڈاکٹری کا تمغہ ( ڈپلوما ) حاصل کیا - اور اسی یونیورسٹی میں اس ڈاکٹر کی مددگار مقرر ہوئی جو امراض عقلی کا علاج کرتا تھا -

ایک عرصہ تک وہ اسی شاخ علاج میں رہی - اسی اثناء میں امراض عقلی کے ہزارہا بیمار اسکی نظر سے گزرے' مگر ان گونہ گوں امراض میں سے اسے سب سے زیادہ دلچسپی بلاھت یعنی سادہ لوحی اور بیوقوفی کے مریضوں سے ہوتی تھی چنانچہ وہ ایسے بیمار کو نہایت اعتناء و اہتمام سے دیکھا کرتی تھی -

سنہ ۱۸۹۸ع میں تعلیم و تربیت کے متعلق تورین میں ایک عظیم الشان موتمر ( کانفرنس ) منعقد ہوئی - اس موتمر میں میریا مونٹسوری نے بھی تقریر کی - اس زمانے سینوبار تشلے وزیر تعلیم تھا - اسے یہ تقریر اسقدر پسند آئی کہ اس نے اس خاتون سے روما میں مدرسین پر تقریر کی فرمایش کی - اس تقریر کا یہ نتیجہ نکلا کہ خاص بیوقوف اور کند ذہن لڑکوں کے لیے ایک مدرسہ قائم کیا گیا' اور وہی اسکی پرنسپل مقرر ہوئی -

میریا مونٹسوری کی کوششیں بارآور ہوئیں' اور اس مدرسہ میں بیوقوف اور کند ذہن بچوں کی تعلیم نہایت کامیابی کے ساتھہ

کا شوق اسے جنوں کی حد تـک پہنچ گیا ھے - کئی بار مجھے خیال
ھوا کہ لاکھـہ بخیـل سہی ' مگر اس شوق کے هیجـان میں آکر
کچھہ نہ کچھہ خـرچ کر ھی بیٹھے گا - لیکن کئی سال ھوگئے - بارھا
سخت سے سخت مواقع ندوہ کی مالی ضرورتوں کے پیش آے -
مفلس اور بے زر ارکان نے اپنی گرہ سے رقمیں پیش کیں - لیکن اس
شیخ البخلاء نے جسکے کئی لاکھہ بینک میں جمع ھیں ' کبھی
بھولے سے اتنا بھی نہ کیا کہ ایک ھزار روپیہ کا چند کوڑي کیلیے
اعلان ھی کردیتا جیسا کہ بنارس کے اجلاس ندوہ میں بعض مولویوں
نے جھوٹے اعلان کیے تھے -

" ایک ھزار روپیہ !! " الله اکبر !! ھزار کا لفظ سنکر تو میں
نہیں سمجھہ سکتا کہ اس شخص کے ھوش و حواس بھی قائم رھینگے
یا نہیں ؟ اسکے بخل کا تو یہ حـال ھے کہ دس بیس روپیے بھی
ندوہ کیلیے خـرچ کرنا پڑیں تو اسی دن سے ان تمام حرفوں کا بولنا
چھوڑ دے جو " ندوہ " کے جاں طلب نام میں آتے ھیں ! نعوذ با لله
من عذاب البخل ! یہی وہ دولت کے پجاری ھیں جنکے لیے خدا
نے سـورۂ نساء میں فرمایا ھے : الذین یبخلون و یامرون النـاس
با لبخل ( ۴ : ۴۱ ) مگر انھیں یاد رکھنا چاھیے کہ جس دولت کو وہ
اسقدر چھپا چھپا کر اور اپنی ساری عمر تکلیف و مشقت میں بسر
کرکے جمع کرتے ھیں ' اور جسمیں خدا کیلیے اور اسکے کاموں کیلیے
کوئی حصہ نہیں ' وہ انکے لیے دولت و نعمت نہیں ھے بلکہ ایک
بہت بڑا فتنہ ھے اور قریب ھے کہ اس سے بجبر جدا کیے جائیں :

ولاتحسبن الذین یبخلون بما اتاهم الله من فضله هو خیـرا لهم ' بل هـــو شـر لهـــم ' سیطوقـــون ما بخلـوا به یوم القیامه و لله میراث السمـاوات والارض - و الله بما تعملون خبیـر - ( ۳ : ۱۷۵ )

جن لوگوں کو خدا نے اپنے فضل و کرم سے مقـدور دیا ھے ' اور باوجود اسکے راہ خدا میں خرچ کرنے سے بخل کرتے ھیں ' تو وہ اس کو اپنے حق میں بہتر سمجھکر خوش نہوں - بہتر نہیں بلکہ انکے حق میں نہایت ھي برا ھے - کیونکہ جس مال کیلیے بخل کرتے ھیں ' عنقریب قیامت کے دن
اسکا طوق بنا کر انکے گلے میں پہنایا جائیگا - اور آسمان اور زمین '
سب کا وارث خدا ھی ھے اور جو تم کچھہ کررھے ھو ' اس سے وہ
بے خبر نہیں ھے !

( دو واقعے )

چنانچہ حضرت کے ایثـار نفس اور انفاق مال کا پہلا کارنامہ یہ
ھے کہ جب تک نظامت پر قبضہ نہیں ھوا تھا ' اس وقت تـک
صرف اسی کا رونا تھا کہ ندوہ کو کچھہ ملتا نہیں ' لیکن ناظم ھونے
کے بعد بڑي مصیبت یہ آگئی کہ جو کچھہ بچی بچائی پونجی
غریب کے پاس رھگئی ھے ' وہ بھی اب اس لکھہ پتی ناظم کی راہ
فتح یابی میں قربان ھورھی ھے !

ندوہ کے ناظم یا معتمد کے قیام کا اب تک کوئی بار ندوہ کے سر
نہ تھا - مولوی سید عبد الحی صاحب اپنے مکان کا کرایہ نہیں لیتے
تھے - منشی احتشام علی صاحب کو اسکی ضرورت ھی کیا تھی -
مولانا شبلی لکھنؤ میں ندوہ کیلیے رھنے لگے تو اپنے مکان کا کرایہ
ھمیشہ خود دیا - اور سب نے یہی سمجھا کہ بیس پچیس روپیہ
کی ادنی اور ذلیل رقـم کیلیے ندوہ کے سر پر آفت ڈالنا کوئی
شرافت کی بات نہیں ھے - البتہ مجبوری ھو تو یہ دوسری
بات ھے -

مولانا عبد الحی اگر لیتے تو ایک بات تھی - انکا مطب ابتدا سے
اسقدر مہذب نہ تھا - انکی زندگی محض فقیرانہ تھی - مولانا شبلی
کو صرف سو روپیہ حیدر آباد سے ملتے تھے - پندرہ بیس روپیے
ھر ماہ وہ کیوں خرچ کرتے ؟ تاھم ان لـوگوں نے ایسا نہیں کیا -
لیکن جس دن سے مولوی خلیل الرحمـــن صاحب ناظم سمجھے
گئے ھیں ' اسی دن سے پندرہ بیس روپیہ ماھوار کرایہ کا ایک مکان
دفتر نظامت کے نام سے لیا گیا ھے - اسمیں وہ خود بھی رھتے ھیں
اور انکا لڑکا بھی رھتا ھے اور اسکا کرایہ غریب ندوہ سے وصول کیا
جاتا ھے ' جسکی آمدنی بند ھوگئی ھے اور جسکی عمارت نا تمام
پڑي ھے ! اور پھر یہ وہ حیا فروش شخص ھے جسکے کئی لاکھہ
روپیے بینک میں محفوظ ھیں !

تفو بر تو اے چرخ گرداں تفو !

آگے سنیے - حضرت کے سفر کے تمام مصارف بھی غریب ندوہ
ھی کے سر ڈالے گئے ھیں - اس دور نظامت میں جو مصیبت
آتی ھے وہ سب سے پہلے بد بخت انوری ھی کا گھر تلاش کرتی ھے :

ہـر زمیں نا رسیدہ می پرسـد :
خانـۂ انـوری کجـا باشـد ؟

ڈسمبر میں لیگ اور کانفرنس کا آگرہ میں اجلاس تھا - مولوی
صاحب کو خوف ھوا کہ کہیں میری نظامت کے خلاف وھاں کوئی
تجویز پاس نہ ھوجاے - لکھنؤ سے چلکر آگرہ آے ' اور اسکا کرایہ ۴۶
روپیہ ندوہ کے سر ڈالا گیا - پھر صرف اپنا ھی نہیں بلکہ اپنے ساتھہ
اپنے ایک مصاحب کا بھی !

اب ذرا اس ایثار کی تشریح بھی سن لیجیے - حضرت کے بخل کا
یہ حال ھے کہ اسقدر مدارج قارونیت طے کرنے کے بعد بھی جب کبھی
اپنی گرہ سے سفر کرتے ھیں تو تھرڈ کلاس میں کرتے ھیں ' یا بہت
جوش فیاضی و امارت نے بے قابو کردیا تو انٹر کلاس میں - لیکن
ناظم ھونے کے بعد جب غریب ندوہ کے سر بار ڈالکر سفر کیا جاتا ھے
تو سکینڈ کلاس میں ' اور اس دولت مند بخیل کو ذرا شرم نہیں
آتی کہ اگر میں نے تیس چالیس روپیے جیسی حقیر و نا قابل
ذکر رقم قوم کے مال سے نہ لی تو میرا کونسا دیوالہ نکل جائیگا ؟

یا للعجب ! دل کا تو یہ حال کہ چالیس روپیے بھی ندوہ
کیلیے گرہ سے نہیں نکلتے ' اور اسپر ولولوں کا یہ ھجوم کہ ندوہ کے
ناظم بنکر نازو کرشمہ دکھلائینگے ! نادان اور زر پرست انسان ! اس
چیز کیلیے کیوں اپنے تئیں رسوا کرتا ھے جسکے لیے تیـرا دل نہیں
بنایا گیا ھے ؟ یہ ایک قومی انجمن ھے - یہاں اپنے تاجرانہ حساب
و کتاب کو پہلے خیر باد کہہ لے ' پھر قدم رکھہ - ایک ایک ٹکے اور ایک
ایک پائی کا جمع و خرچ یہاں نہیں چل سکتا :

تو دولت حسنی ! زتو این کار نیاید !

ندوہ کی نظامت کا آغاز مولوی محمد علی صاحب سے ھوتا
ھے - انکا یہ حال تھا کہ نواب وقار الامرا نے سو روپیے انکے لیے
مقرر کیے - انھوں نے اپنے نام کی جگہ ندوہ کے نام مقرر کرا دیے -
حالانکہ بینـک میں چار لاکھہ کی جگہ شاید چار ھزار بھی انکے نہ تھے -
آج ندوہ کے ناظـم مولوی خلیل الرحمن ھیں جو با وجود لکھہ پتی
ھونے کے ۴۶ روپیہ دیکر اسکے لیے سفر بھی نہیں کرسکتے ' اور
لطف یہ کہ اسکے لیے سفر تھا بھی نہیں !

افسوس کہ ندوہ کا تمام اندوختہ ابتدا سے اسی میں برباد ھوا -
نہ تو کوئی کام بنا ' اور نہ کوئی آرزو اسکی پوری ھوئی - جو کچھہ
ملا وہ یا تو علما نے اپنے کرایوں میں لٹایا یا واعظوں کے نام ایسے
منی آرڈر بھیجے گئے ' جنکی رسید تو آگئی مگر خود واعظ صاحب
نہ آسکے : ان کثیرا من الاحبار و الرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل '
و یصدون عن سبیل الله - فبشرھم بعذاب الیم !

یہ تو استحقاق و اھلیت کا حال تھا - اب آیندہ نمبر میں قواعد
و قوانین اور علی الخصوص خود ندوہ کے موجودہ دستور العمل کی
بنا پر نظر ڈالی جائیگی - مجھے مولوی صاحب سے کوئی خصومت
نہیں ھے مگر ایک عظیم الشان کام کی محبت ضرور ھے - میں
ایک شخص کی خاطر کروڑوں مسلمانوں کے کام کو غارت نہیں
کرسکتا - انھوں نے خود ھی اپنے تئیں پبلک حیثیت میں رو نما
کیا ھے - پس اب انکا سوال شخص کا نہیں ھے بلکہ جماعت کا ھے -

# مقالات

اس قدرتي طريق تعليـم ميں قابل لحـاظ امر يه هے كه يه طبيعت پر بار نہيں هوتا - اس سے نه تو كوئي قوت پا مال هوتي هے اور نه افسرده - بلكه جو قوى پوشيده هيں وه آشكارا ' اور جو آشكارا هيں وه نمو پذير هوجاتے هيں -

اس اطالی خاتون كی حقيقت شناس طبيعت نے اس اصلي رخنے كو پا ليا جو عام طريق تعليم ميں هے - يعني قدرتي طريق تعليم كی مخالفت هوتي هے - اسليے اس نے اپنے طريق تعليم كا سنگ بنياد يه قرار ديا كه " بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " -

" بچه جو كچهه سيكهے وه از خود سيكهے " اس كا يه مطلب نہيں هے كه وه اعانت استاد كا منت كش بهي نه هو - بلكه اس سے مقصد يه هے كه نه تو وقت كی تحديد هو نه عنوان كا تعين - نه كتابت كي قرات هو نه استاد كي تلقين - نه سر زنش كی تخويف هو اور نه تحسين و آفريں كی تشويق ' بلكه صرف ايسے مواقع پيدا كيے جائيں جہاں بچه آئے اور اپنے پسند كي چيزوں ميں مصروف هو جائے - استاد نگرانی كے ليے موجود هوں - بچه جو كچهه از خود سمجهلے اسميں مداخلت نه كريں ' جو نه سمجهه سكے اسے سمجها ديں - جن امور كی طرف اسكي توجه نه هو انكي طرف اسے متوجه كريں - اس مشغول كا محرك اميد و بيم نه هو ' بلكه وه تجسس جو انساني خاصه هے ' اور وه مسرت جو مساعي علميه كا بہترين اور حقيقي صله هے !

چنانچه ميريا مونٹسوري كے طريق تعليم كے مطابق جو مدارس قائم هوے ' انكي يه حالت تهي كه انميں هر لڑكے كو اختيار تها كه جو چاهے كرے -

اب ايک لڑكا آيا - اس نے ديكها كه لڑكوں كي چهوٹي چهوٹي ٹولياں ادهر ادهر پهيلي هوئی كهيل رهي هيں - پس كهيل سے اسے زياده رغبت هوئی اور وه اسي طرف چلا گيـا اور انهيں كے ساتهه كهيلنے لگا - اس كهيل سے بهي گهبرايا تو وه دوسرے كهيل ميں شريک هوگيا - هر طرف استانياں موجود هيں - جو بات ديكهي كه لڑكوں كے سمجهه ميں نہيں آتي ' وه انهيں سمجها رهي هيں - بچے هيں كه كهيل ميں لگے هوے هيں - نه اكتاتے هيں اور نه تهكتے هيں - گويا بهشت كي حقيقي زندگي كا ايک نمونه هے ' جسكے اندر يه روحاني اجسام معصومه دايۂ فطرة كي گود ميں كهيل رهے هيں !

يه مدارس عبارت تهے چند كمروں سے جنميں چهوٹي چهوٹي اور هلكي پهلكي كرسياں پڑي رهتي تهيں - كرسيوں كے علاوه زمين كا فرش بهي تها كه لـڑكے چاهے بيٹهيں ' چاهے ليٹيں ' چاهے ٹيک لگاے كهڑے رهيں - كرسيوں كے علاوه چهوٹي چهوٹي ميزيں بهي هوتي تهيں - چند كمروں ميں سامان تعليم هوتا اور چند كمرے خالي پڑے رهتے تاكه اگر زياده كشاده جگه ميں اور لڑكوں سے علحده بيٹهكر كهيلنا چاهيں تو كهيل سكيں -

ميريا مونٹسوري نے ان علمي كهيلوں كي طرح هزار ها كهلونے بناے هيں ' مگر انكي تفصيل اس مختصر مضمون ميں ناممكن هے - اسليے هم اسے قلـم انداز كرتے هيں اور نفس طريق تعليم كا بيان شروع كرتے هيں - ( باقي آينده )

## انجمن اصلاح ندوہ

" ان اريد الا الاصلاح ما استطعت "

[ از جناب صفي الدوله حسام الملک ' سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم ركن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سكريٹري " انجمن اصلاح ندوه ]

## [illegible]

ندوة العلما ميں اگرچه مدت سے متعدد خرابياں پيدا هوگئيں تهيں جنكي اصلاح ضروري تهي ' ليكن چونكه عام طور پر انكا كوئي اثر محسوس نہيں هوتا تها اسليے كسي نے انكي طرف توجه نہيں كي - اس بے توجهي كا نتيجه يه هوا كه دفعتاً ان كے مخفي اثر نے ندوة العلما كے نظام كو درهم برهم كر ديا - اب يه كوئي مخفي راز نہيں رها هے - اسليے پبلک نے اسكي طرف توجه كي هے - اخبارات نے اس انقلاب كے متعلق مضامين لكهے هيں - كلكته ' امرتسر ' پونا ' قصور ' دهلي ' بانكي پور ' بمبئی ' بريلي ' ملتان ' اور دوسرے مقامات ميں پبلک جلسوں كے ذريعه ندوه كي موجوده حالت پر بے اطميناني ظاهر كي گئي هے - انسپكٹر تعليمات نے دار العلوم ندوة العلماء كا معائنه كيا ' اور اس معائنه كي نہايت افسوس ناک رپورٹ لكهي ' جسكا اندازه صرف اس فقرے سے هو سكتا هے :

" اگر يهي ردي حالت قائم رهي تو گورنمنٹ اپنا ايڈ زياده عرصے تـک نہيں ديسكتي "

اب ندوة العلماء كي اصلاح كا مسئله خاص طور پر قوم كي توجه كا مستحق تها - اسليے خيال پيدا هوا كه اسكے ليے ايک خاص كميٹي قائم كرنے كي اشد ضرورت هے ' چنانچه ميں نے اور جناب حكيـم حافظ عبـد الولي صاحب ممبر ندوه نے گذشته تجـارب و معلومات كي بنا پر خاص طور پر اسكي ضرورت محسوس كي ' اور اسكے متعلق بتدريج عملي كام كرنا شروع كيا - پہلے متعدد اركان ندوة العلماء سے اسكي ضرورت و مقاصد كے متعلق ۲۴ جنوري سنه ۱۹۱۳ع كو بذريعه خط كے استصواب كيا جسكي نقل حسب ذيل هے :

" جناب من ـــ السلام عليكم و رحمته الله و بركاته - اسوقت ميں آپ كي توجه ايک نہايت ضـروري قومي معامله كي طـرف منعطف كرنا چاهتا هوں - آپ كو معلوم هے كه ندوة العلماء پر قوم كا لاكهوں روپيه صرف هوچكا هے ' اور موجوده حالت ميں اسكي هزار روپيه ماهوار مستقل آمدني اور ايک لاكهه كي لاگت كي عمارت موجود هے - ندوه سے بہت كچهه توقعات تهيں ' ليكن پچهلے ايک دو سالوں سے جو ابترياں پيدا هوئيں ' اور اب اسكي جو موجوده حالت هے ' اس نے تمام قوم ميں بے اعتباري پهيلا دي هے - ميں ايک زمانۂ دراز سے ندوة العلمـاء كا ممبر هوں اور مقـامي ممبر هونيكي وجه سے ندوه كے تمام حالات سے مطلع هونے كا مجهكو موقع ملتا رها هے - اس بنا پر ميں چاهتا هوں كه ايک اصلاحي كميٹي قائم كيجاے جسكے حسب ذيل كام هوں :

ہونے لگي حالت یہ تھي کہ لڑکے اسپتال سے لائے جاتے تو اس مدرسہ میں پڑھتے تھے اور جب امتحان میں شریک ہوتے تھے تو ذهین اور عقلمند لڑکوں کے دوش بدوش ہوتے تھے -

اس کامیابي سے اسکا خیال عقلمند بچوں کي تعلیم کي طرف متوجہ ہوا - وہ ایک مقام پر لکھتي ہے :

" میں اپني کوششوں کي بار آوري اور بیوقوف بچوں کي تعلیمي کامیابي پر غور کر رهي تهي کہ دفعتاً میرے دل میں خیال آیا کہ آخر عقلمند اور ذهین لڑکے بیوقوف اور کند ذهن لڑکوں سے کیوں نہیں بڑهسکتے ؟ حالانکہ انهیں یقیناً آگے ہونا چاهیے کیونکہ فطرت نے انهیں ذهن رسا اور عقل سلیم بخشي ہے "

غور کرنے کے بعد اسے خیال آیا کہ کند ذهن بچوں کو یہاں مدرسے میں اسطرح تعلیم دیجاتي ہے کہ اس سے انکے عقلي قوی کو نشو و نما میں مدد ملتي ہے ' مگر غالباً عام مدارس کا طریق تعلیم اپنے نقص کي وجہ سے دماغي قوي کو مدد دینے کے بدلے انکي بالیدگي کو روکتا ہے ' اور اسلیے وہ اپني طبیعي حد تک بهي نہیں پہنچ سکتے - پس اگر عام طریق تعلیم کي اصلاح کي جاے اور اسمیں بهي وہ اصول روشناس کیے جائیں جن کے مطابق اسوقت کند ذهن بچوں کي تعلیم هو رهي ہے تو یقیناً نتائج اس سے بہتر ہونگے -

* * *

اسکے دل میں یہ خیال کچهہ ایسا جاگزیں هوگیا کہ اس نے صحیح العقل اور ذهین لڑکوں کي تعلیم کے با قاعدہ مطالعہ کا عزم کرلیا - چنانچہ اس نے مدرسہ کو خیر باد کہکے روما کي یونیورسٹي میں فلسفہ پڑهنا شروع کیا ' اور علم النفس کے عملي مباحث پر خاص طور سے توجہ کي - اسي اثناء میں وہ ابتدائي مدارس میں تعلیم کا تجربہ بهي حاصل کرتي جاتي تهي -

چند سال تک تعلیم کے تجربہ اور بچوں کي طبیعت کے مطالعہ کے بعد اسے معلوم ہوا کہ بچوں کو اس طرح تعلیم دینا چاهیے کہ خود ان میں حقائق کے سمجھنے اور دریافت کرنے کي استعداد قابلیت پیدا هو' نہ یہ کہ وہ استاد کے کورانہ پیرو هوں' اور اونٹ کي طرح جدهر ساربان لیجاے اودهر چلے جائیں !

اب وہ شب و روز ایک ایسے طریق تعلیم کي پخت و پز میں رہنے لگي جو بچے کے دماغ کے لیے صرف معین و مددگار هو نہ کہ ایک زبردستي کهینچنے والي رسي - یعني اس تعلیم کا مقصد صرف یہ هو کہ دماغ کو اپنے نشو و نما میں مدد ملے رهي یہ بات کہ اس نمو کي رفتار کا رخ کیا هو؟ اسمیں وہ اپنے میلان طبیعي کا پیرو هو' نظام تعلیم یا معلم کو اس سے کوئي سروکار نہ هو - جسطرف وہ جائے نظام تعلیم اور معلم دونوں اسي طرف هي کو لیجائیں -

* * *

حسن اتفاق سے سنہ ۱۹۰۷ ع میں اپنے اس خیال کي تکمیل کا ایک عجیب و غریب موقعہ هاتهہ آگیا - مکان والوں نے شہر کے محلے میں نہایت عالیشان اور پر تکلف عمارتیں بنوانا شروع کیں - اس امید پر کہ یہاں امراء و روساء رہا کرینگے ' انمیں مقابلہ شروع هوگیا ' اور عمارتوں کي وسعت و تکلف میں ایک دوسرے سے مسابقت کي کوشش هونے لگي ' لیکن جب عمارتیں بنکے تیار هوئیں تو یہ خیال غلط ثابت هوا اور بالاخر انهیں فوراً تمام عمارتیں مزدوروں اور غریبوں کو کرایہ پر دینا پڑیں -

تهوڑے هي عرصے میں یہ محلہ جسکے متعلق امید تهي کہ کامیابي کے ساز و سامان زندگي اور حلقہاے عیش و طرب سے جنت کا نمونہ بنیگا ' فقر و فاقہ ' گندگي و ناپاکي ' اور بدبختي و بد اخلاقي سے جہنم کا ٹکڑا بنگیا - یہ حالت دیکھکے روما کے اهل درد نے ایک انجمن اس محلہ والوں کي اصلاح و فلاح کے لیے قائم کي - اس انجمن نے اپنے یہاں ایک صیغہ خاص ان بچوں کي تعلیم کے لیے بهي رکھا جنکي عمر تین اور نو سال کے درمیان تهي - اسکے لیے چند مدرسے قائم کیے - ان مدارس کا انتظام اسي اطالي خاتون کے هاتهہ میں دیا گیا - اب اسے اپنے مجوزہ طریق تعلیم کے تجربہ کا پورا موقعہ تها - چنانچہ ان مدارس میں اس نے وهي طریقہ رائج کیا ' اور هر معلم کے لیے لازمي قرار دیا کہ جس خاندان کے لڑکوں کو پڑهائے اسي کے قریب رہے بهي -

عام مدارس کا قاعدہ یہ ہے کہ درس کے چند مقررہ گهنٹے هوتے هیں - ان گهنٹوں میں چند مخصوص عنوانوں کے متعلق استاد درس دیتا ہے - جو بچے محنتي اور شوقین هوتے هیں انکي تحسین و تعریف هوتي ہے ' اور جو بدشوق اور سست یا کند ذهن هوتے هیں انکي سرزنش بید ' رول ' یا گوش مالي سے هوتي ہے -

یعني بچہ جو کچهہ پڑهتا ہے وہ اسلیے پڑهتا ہے کہ استاد بهي پڑها رها ہے - استاد جو کچهہ پڑهاتا ہے وہ اسلیے پڑهاتا ہے کہ حسب قاعدہ آج کا یہي سبق ہے - سبق کے یاد کرنے کے لیے جو شے محرک ہے وہ زیادہ تر سرزنش کا خوف اور کمتر تحسین و تعریف کا شوق هوتا ہے - غرضکہ عام طریقہ میں جو روح کار فرما هوتي ہے وہ جبر و اکراہ اور مجبورانہ پابندي نظام و آئین ہے -

لیکن دماغ کا اقتضاء اسکے بالکل بر عکس ہے - اس کي حالت بالکل معدہ کي سي ہے - جسطرح معدہ صرف اسي غذا کو قبول کرتا ہے جو انسان کو مرغوب هوتي ہے ' اور اسیوقت غذا کو پوري طرح هضم کرسکتا ہے جبکہ بهوک کے وقت اور بقدر خواهش دیجاتي ہے اسي طرح دماغ بهي صرف انهي معلومات کو لیتا ہے جو میلان طبع کے موافق هوتي هیں ' اور ذهن کي بهوک اور مدرکہ کي پیاس کے وقت سامنے آتي هیں -

عام طریقہ تعلیم میں ایک طرف تو بہت سے پوشیدہ قوی اسلیے ظاهر نہیں هوتے کہ انکو اظہار کا موقع هي نہیں ملتا - دوسري طرف بعض قوی جو ظاهر بهي هوتے هیں ' انپر اتنا بار پڑ جاتا ہے کہ اپنے طبیعي حد نمو و ترقي تک نہیں پہنچ سکتے ' اور سادہ و عام زبان میں ٹهٹهر کے رهجاتے هیں !

ایسي حالت میں خلاف طبیعت و استعداد فطري بچہ جو کچهہ سیکهہ لیتا ہے ' اسے ریگ رواں پر ایک سبکرو مسافر کا نقش پا سمجھیے ' جسے مرور ایام ' هوا کے جهونکے ' اور دوسرے راهرو کے نقش قدم بآساني مٹا دیسکتے هیں -

اور یہ نتیجہ ناگزیر ہے کیونکہ عام طریقہ تعلیم اس قدرتي طریقہ تعلیم کے بالکل خلاف ہے جسکے مطابق انسان ماں کي آغوش سے لیکے قبر کي خوابگاہ تک تعلیم حاصل کرتا رهتا ہے -

انسان پیدایش سے لیکے موت تک برابر درس لیتا رهتا ہے مگر یہ درس آموزي و تعلیم تحدید وقت ' تعین موضوع ' اعانت کتاب ' اور خوف تعذیب یا امید تحسین سے آزاد هوتي ہے - اس سلسلۂ درس کا ما حصل یہ ہے کہ جو چیزیں انسان کے حواس خمسہ کے سامنے آتي هیں ' وہ اپنا اپنا عمل کرکے اسکے نتائج سے دماغ کو اطلاع دیدیتي هیں - دماغ اگر ان نتائج کو سمجهہ جاتا ہے تو فوراً ان اطلاعات کو اپنے خزانے یعني حافظہ میں بهیجدیتا ہے ' اور اگر شکوک پیدا هوے تو پهر کاوش و تلاش شروع هوجاتي ہے -

( ۱ ) اصلاح نصاب تعلیم ( ۲ ) دارالافتا کا قائم هونا ( ۳ ) رفع نزاع باهمي -

یہ تین جملے جسقدر مختصر هیں ' اوسیقدر اپنے مفہوم اور معني کے اعتبار سے نہایت وسیع اور عظیم و اهم هیں - جسوقت ان مقاصد کا ندوہ نے اظہار کیا ' اسوقت ملک میں مختلف وسائل ترقي پھیلے ہوے تھے - بعض لوگ مغربي زبان و علوم کي تحصیل میں سرگرم و مشغول تھے ' بعض تحصیل صنعت و حرفت پر زور دے رہے تھے ' بعض لوگ سیاسي معلومات کو معیار ترقي قرار دیتے تھے ' بعض مذهبي تعلیم کے طریقۂ قدیم هي کو مایۂ ناز سمجھ رہے تھے - یہ سب چیزیں ایک حد تک بجاے خود بلا شبہ مخصوص لوازم ترقي سے هیں' مگر وہ اصل چیز جسمیں حقیقي ترقي کا راز مضمر ھے اور یہ سب لوازم اسکے فروعات میں سے هیں ' خود انکے پاس موجود تھي' مگر خود انکو اسکي مطلق خبر نہ تھي - یعني مذهب اسلام کي حقیقي اور صحیح دعوۃ و ارشاد جو صرف اصلاح نصاب تعلیم هي سے حاصل هو سکتا ھے -

سالہا دل طلب جام جم از ما مي کرد
انچہ خود داشت ز بیگانہ تمنا مي کرد

اسکي عملي تدبیر وهي تھي جو ندوہ نے سوچي' یعني غیر ضروري رسمي علوم کے بجاے ضروري اور حقیقي علوم رائج کیے جائیں' اور ایک عظیم الشان دارالعلوم اس غرض سے قائم کیا جائے تاکہ علوم دینیہ میں تازہ جان پیدا هو' اور اس دارالعلوم سے ایسے طلباء نکلیں جو ایک نہ ایک فن میں مجتہدانہ کمال رکھتے هوں - نیز وسیع الخیال هوں' جدید علوم سے بھي آشنا هوں' اپنے ملک اور بیروني ملکوں میں اسلام کي خدمت انجام دیسکیں -

دوسرا مقصد رفع نزاع باهمي تھا - اسکا طریقہ ندوہ نے یہ ٹھرایا کہ بذریعۂ جلسہاے عام علماء میں ربط و اتحاد کا سلسلہ قائم کیا جاے' اور طلباء میں تہذیب نفس اور شائستگي اخلاق پیدا کیجاے تا کہ اظہار عقائد و مسائل کے وقت اور مناظروں میں لعن و طعن' سب و شتم' اور تکفیر سے زبان و قلم کو پاک رکھیں -

سنہ ۱۸۹۸ع ۱۳۱۶ھ' میں دارالعلوم کي ابتدائي شاخ لکھنؤ میں افتتاح ہوا - سنہ ۱۹۰۰ع مطابق سنہ ۱۳۱۸ھ' میں تجویز ہوئي کہ انگریزي زبان بطور زبان ثاني داخل درس کیجاے - بعض معزز ارکان ندوہ نے اسکي سخت مخالفت کي دارالعلوم کے توڑ دینے کي دھمکي دي' با ایں همہ روشن ضمیرانہ استقلال سطحي مخالفت پر غالب آیا ' اور سنہ ۱۹۰۱ع مطابق سنہ ۱۳۱۹ ھ ' میں انگریزي زبان کي تعلیم بھي جاري ہوگئي ' اور کچھ دنوں کے بعد لازمي کردیگئي -

( ابتلاء عظیم )

یہاں یہ بھي ظاهر کردینا ضروري ھے کہ بعض اسباب سے جنکي تفصیل کا یہ موقع نہیں' صوبہ کي گورنمنٹ کو ندوہ کي جانب سے سیاسي بدگمانیاں پیدا ہوگئیں' جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ایک کرکے مدعیان حمایت ندوہ جدا ہونے لگے ' خطباء اور واعظین نے اپنا عصا سنبھالا' اور صدارت مجالس کے دعوے داروں نے ندوہ سے کنارہ کھینچا - جناب مولانا محمد علي صاحب بعد فراغ حج واپس آکر نظامت سے مستعفي ہوگئے' اور جناب مسیح الزمان خانصاحب مرحوم ناظم قرار پاے - اسوقت سے ندوہ کي حالت بد سے بدتر ہونا شروع ہوئي - آمدني پہلے سے بھي کچھ نہ تھي - اب عام چندوں کا سلسلہ بھي ٹوٹنا شروع ہوگیا - محض اتفاقي چندوں پر اجراے کار موقوف رہا -

( عروج بعد از زوال )

یہانتک کہ ندوہ کي خوش قسمتي سے وہ زمانہ آیا جبکہ مولوي مسیح الزمان خانصاحب نے لکھنؤ میں قیام نہ کرسکنے کي وجہ سے عہدہ نظامت سے استعفا دیدیا اور حسب اقتضاے وقت بجاے مستقل ناظم مقرر ہونے کے تقسیم عمل کي بنا پر تین معتمدیں قائم کیگئیں :

( ۱ ) معتمد دارالعلوم جناب علامہ شبلي نعماني ( ۲ ) معتمد مراسلات جناب مولوي عبد الحي صاحب ( ۳ ) معتمد مال جناب منشي احتشام علي صاحب -

اس زمانے کو ندوہ کے سنبھلا لینے کا زمانہ سمجھنا چاهیے - اس زمانے میں اور اسکے مابعد کے زمانے میں بھوپال اور بہاولپور سے بیش قرار عطیات و وظائف مقرر ہوے - پچاس هزار روپیہ کي رقم جناب بیگم صاحبہ بہاولپور نے بغرض تعمیر دار العلوم مرحمت فرمائي - صوبے کے گورنمنٹ نے بھي ازراہ مہرباني ندوہ کي جانب اپني توجہ مبذول کي' اور ایک قطعۂ اراضي جو لکھنؤ میں آهني پل کے دهني جانب واقع ھے ' دار العلوم کے لیے عطا کرنے کا حکم دیا' اور هز آنر سر جان هیوٹ صاحب بہادر نے اپنے دست خاص سے دارالعلوم کا سنگ بنیاد نصب فرمایا - سنہ ۱۹۰۸ ع میں بمزید عنایت گورنمنٹ نے اس فیاضانہ اصول پر کہ ندوہ کي طرز تعلیم اور نصاب تعلیم میں کسي قسم کے تغیر و تبدل کي گورنمنٹ کي جانب سے خواهش نہ کیجاریگي ' پانسو روپیہ ماهوار کا عطیہ دینا منظور فرمایا - سنہ ۱۹۰۹ ع میں درجۂ تکمیل کھولا گیا اور علم کلام اور علم ادب کا نصاب مقرر ہوا ' اور بہت سے همدرد اور مقتدر حضرات نے مثل جناب علامۂ شبلي اور جناب نواب عماد الملک بہادر نے اپنے قابل قدر کتب خانے مرحمت فرماے ( خود جناب مقرر نے بھي اپنا گرانقدر کتب خانہ مرحمت فرمایا - الہلال )

غرض بیکس مریض ندوہ نے بظاهر تندرست هوکر اپنے آثار حیات نمایاں کرنا شروع کیے اور پھر وهي اگلي سي چہل پہل نظر آنے لگي' بلکہ اس سے بھي کہیں زیادہ عشاق علم و قوم کے ساتھ بوالہوسان شہرت و نمود کي جماعت نے بھي ملکر دو بالا گرمي بازار پیدا کردي ' مگر افسوس اور کمال افسوس کے ساتھ مجھکو کہنا پڑتا ھے کہ:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا' جو سنا افسانہ تھا!

ندوہ کي اس ترقي کے جسم میں بھي هلاکت کي جراثیم پوشیدہ تھے - اس زمانے کو اسکي خرابي اور نکبت کا پیش خیمہ سمجھنا چاهیے - قطع نظر ان خرابیوں کے جو دستور العمل ندوہ اور اسکي انتظامي کارروائیوں سے علاقہ رکھتي هیں ' بدترین خرابي یہ تھي کہ خود کارکنوں اور ندوہ کے ذمہ دار افسروں میں مقاصد ندوہ کے متعلق کوئي متفق عقیدہ موجود نہ تھا ' اور نہ کوئي متحدہ اصول انکي کارروائیوں کي تہہ میں پایا جاتا تھا ' بلکہ ان نابینا لوگوں کي طرح جو ہاتھي کو اپنے ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر هر ایک اپني ایک نئي تشخیص کا طالب داد هوتا تھا' ان لوگوں میں بھي خود مقاصد ندوہ کے بارے میں سرتا سر اختلاف خیالات موجود تھا - اس امر کا اندازہ کارکنان ندوہ اور ارکان سے ملکر اور گفتگو کرنے کے بعد اب بھي غالباً بخوبي هوسکتا ھے - کسقدر مضحکہ انگیز اور تعجب خیز بات ھے کہ وہ جماعت جو اصلاح نصاب تعلیم اور نشر علوم رباني کي علم بردار بنکر اٹھي تھي' وہ خود اپني تصحیح خیالات نہ کرسکي' اور وہ جماعت جسنے رفع نزاع باهمي اپنا اهم مقصد قرار دیا تھا' خود هي آپس میں نزاع و فساد کي تخم ریزي کي باني هوئي !

( البقیۃ تتلی )

( ۱ ) معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے -

( ۲ ) ارکان اور غیر ارکان دونوں قسم کے لوگ کمیٹي میں انتخاب کیے جائیں ' اور ایک مشترکہ کمیٹي تحقیقات کامل کے بعد ایک رپورٹ مرتب کرے کہ بدنظمي اور ابتري کے کیا وجوہ هیں ' اور اون کي کیونکر اصلاح هوسکتي هے ؟

( ۳ ) یہ کمیٹي فریقین کي جنبهہ داري سے بالکل آزاد رهکر کام کرے -

( ۴ ) یہ رپورٹ تمام اخبارات میں شائع کیجاے ' اور قوم کو متوجہ کیا جاے کہ وہ اپني قومي عظیم الشان درسگاہ کو خطرہ میں نہ آنے دیں - والسلام

راقم — محمد علی حسن خاں - حکیم محمد عبد الولی "

( ضرورت اصلاح کا اعتراف )

اس خط کے جواب میں ارکان ندوہ کی جو رائیں موصول هوئیں اُن میں سے بعض یہ هیں :

( جناب مولوي محمد الدین صاحب جج چیف کورٹ بهاول پور )

مجهے اس امر میں آپ کے ساتهہ پورا اتفاق هے کہ ندوۃ العلماء کي حالت قابل اصلاح هے ' اور تجویز اصلاح صرف اسي صورت میں هو سکتي هے کہ ایک کمیٹي بلا رو رعایت تحقیقات کرے اور اسکے نتائج بغرض آگاهي عام شائع کیے جائیں -

( جناب نواب اسحاق خاں صاحب آنریري سکریٹري علیگڈہ کالج )

مجهے آپ کي اس راے سے اتفاق هے - البتہ میں اپنے ذاتي تجربہ کي بنا پر یہ ظاهر کرنا چاهتا هوں کہ اس اصلاح کي نیت سے جو کمیٹي مرتب هو' اوسکے مقصد کي واقعي کامیابي کا مدار اسپر هوگا کہ منتظمین ندوۃ العلماء کي همدردي یا کم سے کم اونکا مشورہ بهي شامل حال هو - میرا دوسرا مشورہ یہ هے کہ درمیاني اصلاحي کارروائیوں کو قبل از وقت اخبارات میں شائع نہ کیا جاے ' ورنہ بحث کا طولاني سلسلہ شروع هو جائیگا -

( جناب مولوي حمید الدین صاحب پروفیسر میور کالج الہ اباد )

جس کمیٹي کے متعلق جناب نے لکها هے امید هے کہ نہایت مفید هوگي اور بهر حال اوسکي ضرورت ظاهر هے - مگر میں اسکا رکن بننا اپنے خاص حالات کے لحاظ سے مناسب نہیں سمجهتا -

( جناب حاذق الملک حکیم اجمل خاں صاحب دهلي )

آپنے ندوہ کے متعلق ایک کمیٹي قائم کرنیکي راے ظاهر فرمائي هے - میں اس تجویز کے ساتهہ بالکل متفق هوں -

( جناب شمس العلماء مولوي سید احمد صاحب
امام جامع مسجد دهلي )

سواے اس تجویز کے کہ ایک کمیٹي بغرض اصلاح مقرر هو اور وہ نہایت آزادي اور ایمانداري سے تمام معاملات ندوہ کي تحقیقات کرے اور اوسکي اطلاع برابر پبلک کو دے اور پوري قوت سے تمام خرابیاں عملي طور سے دور کرنیکي کوشش کرے ' اور کوئي صورت اب ندوہ کے بقا کي خیال میں نہیں آتي -

میں ایسي کمیٹي کے مقرر هونے کے دل سے متفق هوں اور هر طرح آپ کي اس تجویز کا شریک هوں -

( جناب بابو نظام الدین صاحب تاجر چرم امرتسر )

تجویز جناب کي نہایت معقول هے ' اسے ضرور عملي جامہ پہنایا جاے' ندوہ میں پیش کر کے کمیٹي قائم کرا دیجیے - ندوہ کو سخت نقصان پہونچ رہا هے -

( جناب مولانا عبد السبحان صاحب تاجر مدراس )

میں آپ بزرگواروں کے ساتهہ پورے طور سے اتفاق کرتا هوں کہ ندوہ کي موجودہ مشکلات میں اوسکي اصلاح کرنا نہ صرف اپنا منصبي فرض هے بلکہ بہت بڑا قومي فریضہ هے - آپنے جو واقعات اوسکي اصلاح کے متعلق قلم بند کیے هیں اور جس پیرایہ میں " اصلاحي کمیٹي " قائم کرنے کا خیال ظاهر فرمایا هے ' اوس سے مجهے سر مو اختلاف نہیں -

( جناب مولوي حافظ فضل حق صاحب پرنسپل
مدرسہ عالیہ رامپور )

بیشک آپ کي اس بارہ میں جو راے هے وہ نہایت مناسب هے' پورے طور پر مجهے ان امور سے اتفاق هے -

( جناب مولوي سید محمد صاحب اوجین )

جو اسکیم اصلاح و ترقي کے متعلق آپ نے قائم کي هے خاکسار اس سے متفق هے -

( جناب خان بہادر سید جعفر حسین صاحب انجنیر
ریاست بهوپال )

بذریعہ تار مینے اپنے اتفاق راے سے اطلاع دي هے' اور امید هے کہ خداوند کریم اس جلسہ کو کامیاب کریگا -

( انجمن اصلاح ندوہ )

جب یہ ابتدائي مراتب طے هوچکے اور حالات زیادہ ابتر هوتے گئے' تو زیادہ التوا مناسب نظر نہ آیا ' اور ۱۵- مارچ کو غور و مشورہ کیلیے ایک جلسہ منعقد کیا گیا - اس جلسے کي روئداد اخبارات میں چهپ چکي هے - یہاں وہ تحریر درج کرتا هوں جو میں نے اس جلسے میں حضرات شرکاء مجلس کے سامنے پیش کي تهي :

( تقریر جلسۂ ۱۵ مارچ )

نالہ را هرچند مي خواهم کہ پنهان برکشم
سینہ مي گوید کہ من تنگ آمدم فریاد کن !!

جناب صدر انجمن !

قبل اسکے کہ جو مدعا آج کے جلسہ کا هے وہ بیان کیا جاے ' میں یہ عرض کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ شکستہ دلوں کي ایک ناچیز کمزور صدا کو جس دلي توجهہ کے ساتهہ آپ بزرگوں نے اپنے گوشۂ دل میں جگہ دي ' اسکا شکریہ کسیطرح زبان و قلم سے ادا نہیں هوسکتا - یہ محض ایک رسمي شکریہ نہیں هے بلکہ صحیح واقعہ کا اظہار هے - فجزا کم اللہ خیر الجزاء -

( گذشتہ پر ایک نظر )

حضرات ! آپ کو یاد هوگا کہ ندوہ کو قائم هوے ابهي صرف بیس اکیس سال هوے هیں - وہ مبارک زمانہ ابهي تک هماري آنکهونمیں پهر رہا هے جبکہ چند روشن ضمیر علماء نے سنہ ۱۸۹۴ع میں باضابطہ مجلس ندوہ کے قائم هونے کا اعلان کیا ' اور جناب مولانا محمد علي صاحب اسکي مسند نظامت پر متمکن هوے - ندوہ کے وہ رفیع الشان مقاصد جو بمنزلہ بنیادي اصول کے هیں' ابهي تک هم سب کے دلوں پر نقش هیں' اُن مقاصد کو تین مختصر جملوں میں ادا کیا جا سکتا هے :

# غزوۂ طرابلس

غزوۂ طرابلس اور اُسکا مستقبل

## شمالي افريقـــہ کا " سر مخفي "

## شیخ سنوسی اور طریقـــۂ سنوسیہ

( ۳ )

**شریف عبد المطلب کي گرفتاري**

حج ختم هوا - مکہ معظمہ شـریف عبد المطلب کے هاتهہ میں تهـا اور دولۃ علیہ اس خوف سےکہ کہیں تمام بدو بهڑک نہ اٹهیں ' کوئي کارروائي نہیں کـرسکتي تهي - آخـر جنـگ و حرب کي جگہ مکر و خدع سے کام نکالنا چاها ' اور اسکے سوا چارۂ کار بهي نہ تهـا - عثمـان پاشا ایک جنگي جہاز بغیر فوج اور سامان جنگ کے لیکر جدہ آیا ' اور مشہور کیـا کہ محض رسد لینے اور زیارت کرنے کي غرض سے لنگر انداز هوا هے - اُس وقت جنگي جہـاز اهل عرب کیلیے ایک عجیب و غریب تماشا تها - عثمـان پاشـا نے جدے سے شریف کے پاس ایک خط بهیجا ' جسمیں بطور ایـک عالیشان پادشاہ کے اسکو مخاطب کیا تها ' اور بڑي لجاجت اور عاجزي سے مکے آنے اور حرم کي زیارت کي اجازت طلب کي تهي - شریف نے اجازت دي ' اور وہ مکے پہنچا - وهاں روز شریف کي صحبت میں شریـک هوتا اور بحري لڑائیوں کے تعجب انگیز واقعات بیـان کرتا - ایـک دن کہا کہ جس جہاز میں آیا هوں ' وہ اتنا بڑا هے کہ ایک پورا شہر معلوم هوتا هے ' اور اسمیں عجیب عجیب طرح کے سامان راحت و عیش مہیا کیے گئے هیں - شـریف کو تعجب هـوا اور وہ



جر بوب کي جامع مسجد جو شیخ سنوسي اول نے تعمیر کي

غـلام لیکر جدہ آیا - عثمان پاشا نے دعـوت و ضیـافت کا بڑے تـکلف سے اهتـمام کیا تهـا ' جوں هي وہ جهـاز کے انـدروني حصے میں پہنچکر کهانے پینے میں مشغول هوا ' کپتان نے لنگر کهولکر قسطنطنیہ کا رخ کردیا !

جهاز بهت بڑا تها - عرصے تک شـریف کو حرکت محسوس نـہ هوئي - اسکے بعد چلنے کا قصد کیـا تو عثمـان پاشا نے رات بهر قیام کي درخواست کي - صبح کو سادہ دل شریف اٹها تو سمندر کي موجوں میں جهاز تیزي سے جا رہا تها !

قسطنطنیہ پہنچکر شریف عبد المطلب نظر بند کردیا گیا ' اور ایک محل اسے رهنے کیلیے دیدیا -

( عـود الی المقـصود )

شیـخ محمـد بن علي السنوسي عین اُسي زمانے میں مشغـول دعوۃ تهے ' اور انکي خانقاہ مرجع خلائق تهي - دولۃ عثمانیہ کو کسي وجہ سے یقین هوگیا کہ شیخ کا هاتهہ بهي اس غدر میں هے اور اس نے شریف عبد المطلب کي پوشیدہ اعانت کي هے -

جب شـریف قسطنطنیہ میں نظر بند هوگیـا اور دوبارہ ترکي حکومت نئے شـریف کے تقرر کے بعد مکہ میں قائم هوئي ' تو قسطنطنیـہ سے تحریـک کي گئي کہ شیخ کي خانقاہ کے اثر کو کسي طرح کم کیـا جـاے ' اور کسي نہ کسي بہانے خود شیخ کو بهي گرفتار کرلیا جاے -

تعجب بڑهاتا رہا - یہاں تـک کہ ایـک دن شریف نے جهاز دیکهنے کي خواهش کي اور اپنے ساتهہ صـرف بارہ خـاص

لیکن قبل اسکے کہ ایسا هو ' خود شیخ کو اسکا علم هوگیا ' اور وہ دوبارہ مکہ معظمہ سے دیار مصر کي طرف روانہ هوگیا - '



# مشـرق اقصى اور دعوة اسلام

## مسلمانان چين كي تعليمي ترقيات

### جاپان ميں تبليغ اسلامي كي تحريک



آجكي اشاعت ميں تين تصويريں على الترتيب شائع كي جاتي هيں - پہلا گـروپ دار الحكومت چين يعني پيكن كے ايک اسلامي مـدرسے كا هے' جسميں مسلمان لڑكے علوم دينيه كي تعليم حاصـل كرتے هيں - پہلي صف اساتذه كي هے جو چيني هيں اور سب كے سب مسلمان هيں - اسكے بعد كي دو تصويريں جاپان كے متعلق هيں جو انگريزي رسالے " اسلامک يونيٹي " يعني " الواحدة الاسلاميه " سے نقل ديے جاتے هيں - اس رسالے كے ايڈيٹر مسٹر حسن يوهٹانو ايک جاپاني نو مسلم هيں - سالانه قيمت صـرف دو روپيه هے اور اس پته سے خط و كتابت كي جاسكتي هے :

Hosan U. Hatano No. 41, Daimachi Akasaka, Tokyo
J A P A N



ان دو تصويروں ميں پہلا مرقع جاپان كي مجلس اسلامي كے ايک ڈنـر كا هے' جسميں بڑے بڑے مشاهير وقت شريک هوے تهے' جن ميں سے بعض كے نام يه هيں:

مسٹر ٹويا ما ( ايک مشهور جاپاني عالم اور ليڈر) ڈاكٹر ٹورايو- ( هاؤس آف پيرس كے ليڈر) كاونٹ ٹيراشمير ( ايک ملكي افسر ) بائرن - ان كنڈا ' آنريبل سوگيوره ' ڈاكٹر كوگو ' جنرل جے - بيكي - مسٹر اوٹيک ( ممبر پارليمنٹ ) مسٹر ايٹو ( ممبر پارليمنٹ ) انكے علاوه بهت سے ترک ' مصري ' اور هندو معززين شريک تهے -

سب سے زياده نماياں حيثيت اس مجمع ميں ڈاكٹر سنڈ رلينڈ كي تهي' جو امريكه سے صلح و يگانگت كا پيغام ليكر تمام عالم كا سفر كر رهے هيں' اور جو اس مجلس اسلامي سے يه معلوم كركے نهايت متاثر هوے كه يه پيغام وحدت و صلح اب سے تيره سو برس پہلے ريگستان حجاز ميں اولين مرتبه سنايا جا چكا هے : ان هـذه امتـكم امة واحده و انا ربكم فاعبدون !

ڈاكٹر موصوف ٹوكيو سے پكينـگ هوكر هندوستان آئينگے اور يہاں سے مصر جائينگے -

دوسرا مرقع ايک نهايت محترم اور مقدس مجمع كا عكس گرامي هے جو مجمع الجزائر جاپان ميں فرزندان توحيد كي پہلي جماعت كو هم سے روشناس كرتا هے - كثـر الله امثـالهـم : ومـن احسـن قـولا ممـن دعـا الى اللـه وعمل صـالحـا وقال انني مـن المسلمين ؟ ( ۴۱ : ۳۴ )

يه جاپاني مومنين اولين كا مجمع اس تقـريب سے منعقد هوا تها كه ايک نئے طالب حق ڈاكٹر ڈالفرڈ ولستهارپ كے قبـول اسـلام كے موقعه پـر موجود رهے - ڈاكٹـر موصوف كا اسلامي نام " عبد الصمد " ركها گيا - وه بائيں جانب كي آخري كرسي پر رونق افروز هيں -

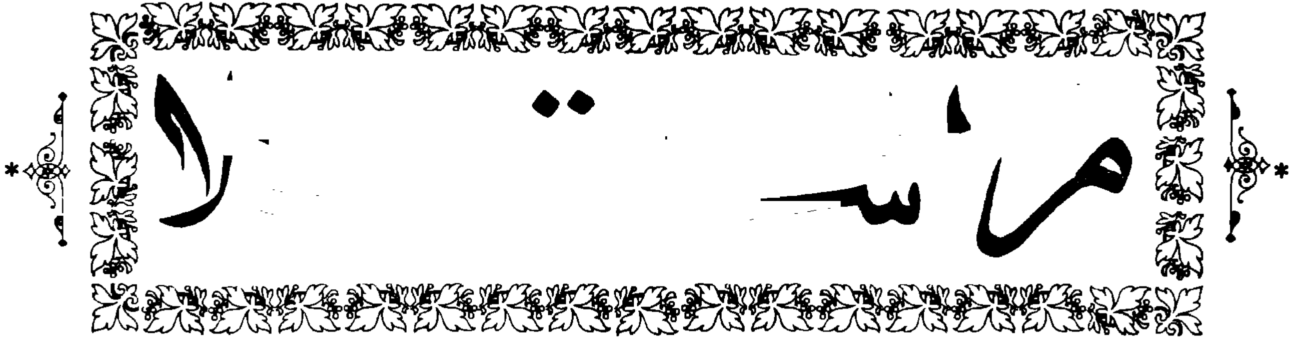
يه تمام نتائج حسنه دراصل ڈاكٹر بركت الله كي كوششوں كے ابتدائي ثمرات هيں جنكو خدا تعالى نے جاپان ميں اولين تخم توحيد كے ڈالنے كيليے چن ليا تها -

جاپان ' انگلستان ' امريكه ' جزائر فيلي پائن ' اور سب سے پہلے خود هندوستان دعوة و تبليغ اسلام كيليے تشنه هو رها هے ' اور فضل الهي نے خود بخود ان ممالـک كے دروازے كهول دیے هيں - پهر كيا اب بهي ايک عظيم الشان مركزي مشن كے قائم كرنے كا وقت نهيں آيا ؟ اور كيا مسلمانوں كو باهمي تـكفير و تفسيق سے مهلت نه مليگي ؟

گوش اگر گـوش تو ؤ ' نالـه اگر نالـهٔ من '
انچه البته بـه جاے نـه رسد فريـادست !

فهل من مجيب ؟






جو برب تک پہنچا دیتے - نہ تو اُسے کسی دنیاوي حکومت سے اب خوف تھا اور نہ جاسوسوں کي مراقب نظروں سے -

( وفات اور تصنیفات )

اُس نے اپني زندگي هی میں اپني دعوت کو کمال عروج و رفعت ذکر کے عالم میں دیکھہ لیا' اور سنہ ۱۲۸۶ هجري میں جب پیام اجل پہنچا تو وہ نہایت طمانیۃ اور دل جمعي کے ساتھہ اسکے استقبال کیلیے طیار تھا -

شیخ سنوسي اول کے علم و فضل اور دعوۃ و طریق ارشاد کا اندازہ اسکي تصنیفات سے هوسکتا ھے جن میں سے بعض حسب ذیل هیں :

( ۱ ) ایقاظ الوسنان في العمل بالسنۃ و القران - مصر میں چھپ گئي ھے' مگر اب مطبوعہ نسخہ نہیں ملتا - میرے کتب خانے میں موجود ھے - والد مرحوم نے قسطنطنیہ میں ایک سنوسي داعي سے لي تھي - اس کتاب سے شیخ کي دعوۃ کا پورا پورا اندازہ هوتا ھے' اور یہي کتاب ھے جس نے سب سے پہلے میرے دل میں انکي نسبت حسن ظن پیدا کیا - موضوع یہ ھے کہ صدر اول کے بعد سے مسلمانوں میں عملي تنزل شروع هوا' تا آنکہ بدعات و زوائد اور خرافات و سئیات نے اعمال صحیحۂ شرعیہ کي جگہ لیلي - اب پوري سعي اسمیں صرف هوني چاهیے کہ قران و سنت کي تعلیم کا احیاء کیا جاے - اس کتاب پر آگے چلکر بحث کرونگا -

( ۲ ) الشموس الشارقۃ في سماء مشائخ المغاربۃ و المشارقۃ - بمبئي میں ایک سنوسي کے پاس اسکا قلمي نسخہ دیکھا تھا' مگر اُسکا بیان ھے کہ تیونس میں چھپ گئي ھے - یہ تصوف اور سلاسل سلوک کي ایک نہایت هي جامع کتاب ھے - تمام طریقوں کا مختلف ابواب و فصول میں تذکرہ کیا ھے' اور علی الخصوص اُن طریقوں کا جو بلاد مغرب و افریقہ میں رائج هوے -

( ۳ ) العقیدہ - عقائد محدثین و سلف صالح میں ایک چھوٹي سي کتاب ھے - عبارت نہایت صاف ھے - کہیں کہیں متکلمین کا رد بھي کرتے گئے هیں - مصر میں چھپ گئي ھے اور ملتي ھے -

( ۴ ) المعین في الطریق الاربعین - میں نے نہیں دیکھي - نام سے جو کچھہ معلوم هو سمجھہ لیجیے -

( ۵ ) المنهل الرائق في الاسانید و الطرائق - اس کتاب میں وہ تمام اسانید جمع کیے هیں' جنسے شیخ نے سلوک و تصوف اور مختلف علوم دینیہ حاصل کیے - اساتذہ کے حالات بھي دیے هیں - انداز تصنیف وهي ھے جو حضرۃ شاہ ولي اللہ قدس اللہ سرہ کے اُستاذ شیخ ابراهیم کردي المدني نے اپني اسانید میں اختیار کیا ھے - تیونس میں چھپ گئي ھے' اور میرے پاس موجود ھے -

اسکے علاوہ اور بہت سي تصنیفات هیں جو تیونس اور الجزائر کے پریسوں میں چھپوائي گئیں' مگر انکا حال معلوم نہیں - فرانس میں بھي ایک مختصر رسالہ چھپا ھے جسمیں نئے مریدوں کیلیے ضروري تعلیمات هیں - مدت هوئي اُسکا خلاصہ ایک شخص نے اخبار المرید مصر میں چھپوایا تھا' اور میں نے اُسکا خلاصہ اخبار وکیل کے کسي نمبر میں دیا تھا -

## مسئلۂ بقاء و اصلاح ندوہ

### میرٹھہ

مسلمانان میرٹھہ و بیرونجات کا ایک عام جلسہ زیر صدارت مولوي محمد علي صاحب اڈیٹر کامریڈ و همدرد هجرم نوچندي میں منعقد هوکر ندوۃ العلما لکھنؤ کے متعلق حسب ذیل رزولیوشن پاس هوا :

" مسلمانان میرٹھہ ندوۃ العلما لکھنؤ کي موجودہ شورش اور بد نظمي پر دلي تاسف کا اظہار کرتے هیں' اور اُنکي خواهش ھے کہ ندوہ کے معاملات کي جانچ و پرتال و نیز درستي کیلیے - مسلمانوں کا قائمقام مگر آزاد کمیشن مقرر کیا جاے' جسمیں حسب ذیل اصحاب شامل هوں :

سر راجہ صاحب محمود آباد' نواب وقار الملک بہادر امروهہ' مسٹر محمد علي اڈیٹر کامریڈ' حکیم محمد اجمل خانصاحب دهلي' مسٹر مظہر الحق بیرسٹر ایٹ لا بانکي پور' حاجي رحیم بخش صاحب بہاولپور' خواجہ حسن نظامي صاحب دهلي' آنریبل سر ابراهیم رحمت اللہ بیرونت بمبئي' مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کلکتہ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل لکھنؤ '

## ندوہ کا جلسۂ انتظامیہ

اور

### طلباء کے قسمت کا آخري فیصلہ

۲۶ - مارچ سنہ ۱۹۱۴ ع گو کسي خاص تقریب سے هندوستان میں ممتاز نہو' لیکن وہ اس حیثیت سے ایک قابل یادگار تاریخ ھے کہ اوس دن هماري قسمت کا اخري فیصلہ هونیوالا تھا - اخر کار بہزار انتظار و هزار کشمکش امید و یاس یہہ یوم الفصل آگیا' اور اوس نے هماري تقدیر کا یکطرفہ فیصلہ سنا دیا -

اس یادگار تاریخ کے شام کو جلسہ انتظامیہ هونیوالا تھا' لیکن ۲۵ مارچ کے شام هي سے ارکان کے تشریف آوري کا سلسلہ شروع هوا' اور ۲۶ مارچ کي صبح تک هماري نگاهیں مولوي عبد الرحیم ریواڑوي' مولوي نظام الدین جھنجھري' مولوي ناظر حسین جھتاروي' مولوي احمد علي محدث میرٹھي' مولوي ظہور الاسلام فتحپوري' مولانا سیف الرحمن پشاوري' قاري عبد السلام پاني پتي' مولانا فضل حق صاحب رامپوري کے عقیدتمندانہ زیارت سے نور افروز هو چکیں - یہہ وہ بزرگ تھے جنکي ذات سے همکو منصفانہ فیصلہ کے ساتھہ رفق و ملاطفت اور ذاتي دلجوئي کي بھي توقع تھي - انکے علاوہ نواب اسحاق خان' کرنل عبد المجید خان' مولوي حبیب الرحمن خان شیرواني' شریک جلسہ هوئے - خاندان کاکوري کے تمام ممبر منشي احتشام علي صاحب کے کوٹھي میں پہلے هي سے موجود تھے - قانون داں ممبروں کا سلسلہ جنمیں مولوي نسیم صاحب' مولوي

( مصر میں درس و قیام )

اُس زمانے میں مصر کی عنان حکومت عباس پاشا الاول کے هاتهه میں تهی - وہ سید محمد بن علی کے فضائل کا غلغلہ سن چکا تها - مصر پہنچتے هی خدیو مصر کی جانب سے نہایت شاندار استقبال عمل میں آیا ' اور " قریۂ شیخ قللی " کے قریب اس نے ایک زاویہ بنا دیا کہ یہاں مقیم رهیے ' اور اپنے اعمال و اشغال کو شروع کیجیے -

مگر شیخ نے حکومت کا احسان لینا گوارا نہیں کیا ' اور قاهرہ کے قریب ایک گانوں میں جس کا نام " کرداسہ " هے خود اپنے لیے خانقاہ بنائی - ابهی چند ماہ هی گـذرے تهے کہ اسکی شہرت سے تمام وادی نیل گونج اٹها ' اور هزاروں آدمی اطراف اور قاهرہ و اسکندریہ سے آکر اسکے درس اور حلقۂ مجاهدات میں شریک هونے لگے - اُسکی صحبت عجیب و غریب تهی ' اور اُسکی تقریر کی فعالیت کا بڑے بڑے زبان آور مقابلہ نہیں کر سکتے تهے - جو شخص ایک مرتبہ بهی اُسکی آواز سن لیتا تها ' پهر اُسکے اختیار سے باهر تها کہ دوبارہ اسکی طرف نہ کهنچے !

لیکن معلوم هوتا هے کہ یہاں کا قیام اُسے اپنے مقاصد کے حصول کیلیے بے سود نظر آیا ' اور وہ بہت جلد برداشتہ خاطر هو کر دوبارہ طرابلس کی طرف روانہ هو گیا -

( العزیات کی آبادی )

اس مرتبہ اُس نے اپنی قدیمی خانقاہ کو تو بدستور رهنے دیا لیکن اسکے علاوہ جبل اخضر کے قریب ایک دوسری وسیع اور محفوظ جگہ تلاش کی ' جہاں کوئی وسیع آبادی بس سکے -

طرابلس کا اندرونی حصہ ایک تاریخی سرزمین هے ' جہاں اب تک گذشتہ قرون مدنیۃ کے بہت سے آثار باقی هیں - کارتهیج یہیں آباد تها ' سارانیکا یونانیوں کی ایک بہت بڑی مملکت اسی سرزمین میں تهی ' اور فتح مند رومیوں نے بڑی بڑی عمارتیں اسی کے ریگ زار پر کهڑی کی تهیں - جبل اخضر کے قریب اب تک سارانیکا کے بڑے بڑے کهنڈر باقی هیں - ازانجملہ ایک بہت بڑا قلعہ هے جو کسی وقت دنیا کے بڑے بڑے قلعوں میں سے هوگا - سید محمد بن علی السنوسی نے اسی قلعہ کے کهنڈروں کو اپنی خاص آبادی کیلیے پسند کیا ' اور چند نئی عمارتیں بنا کر اُسکا نام " عزیات " رکها -

عزیات کی آبادی روز بروز بڑهنے لگی ' اور " شیخ سنوسی اول " کی صحبت اور حصول قرب کی کشش نے تمام افریقہ و عرب اور یمن و حجاز سے هزارها ارادتمندوں کو وهاں جمع کر دیا - یہاں تک کہ وہ اندرون طرابلس اور صحرا کی ایک بہت بڑی آبادی هو گئی جو اب تک موجود هے ' اور گذشتہ غزوہ طرابلس کے دوران میں بارها اُسکا نام لیا گیا هے -

( جـربـوب )

عزیات ایک آباد مقام هو گیا ' مگر در اصل آبادی سے بڑهکر شیخ کے مقاصد کیلیے اور کوئی شے مضر نہ تهی -

تین چار سال کے عرصے میں تمام شمالی افریقہ پر شیخ کی روحانی حکومت قائم هو گئی ' صحراے لیبیا کے تمام قبائل اُسکے مرید هو گئے ' اور اُسکے خلفاء اور داعی دور دور تک پهیل گئے ' جو شیخ کی جانب سے عمل بالکتاب و السنۃ کیلیے هر طالب سعادت مسلم سے بیعت لیتے تهے - یہاں تک کہ جاوی اور سینگا پور میں اُسکے داعی پہنچے ' اور جزیرۂ سیلون اور کولمبو میں اُسکے نام پر بیعت لی گئی -

یہ حالت دیکهکر حکومت عثمانیہ کو از سرنو توجہ هوئی ' اور طرابلس اور مصر سے بڑی بڑی رپورٹیں قسطنطنیہ روانہ کی گئیں - شیخ کے عقیدت مند مصر اور قسطنطنیہ هر جگہ موجود تهے - انهوں نے خبر دی کہ حکومت کسی مخالفانہ کارروائی کا عزم کر رهی هے -

یہ حالت دیکهکر شیخ نے ارادہ کرلیا کہ آبادی اور شہروں سے اپنے مرکز کو بالکل الگ کرلے ' اور عزیات ایک صدر مقام کی حیثیت سے رهے ' مگر خود اُسکی قیامگاہ اس سے بهی زیادہ دور اور محفوظ تر گوشے میں هو - پس اُس نے صحراء لیبیا کے مہلک اور بحر ریگ کے حصے کی طرف توجہ کی -

" صحراء لیبیا " کرۂ ارضی کے اُن عجیب و غریب مقامات میں سے هے جسکی مہلک خصوصیات پر آجتک انسان کی قوتیں فتح نہ پاسکیں - یہ سب سے بڑا صحراء هے جو شمالی افریقہ کے خوفناک ترین قطعہ سے عبارت هے ' اور ریـگ محض کا ایک ایسا سمندر هے ' جسکے طوفان ریگ و غبار کے آگے اُقیانوس اور انطلانطیک کے بحری طوفان کچهہ حقیقت نہیں رکهتے - وہ یک سر ریگستان هے - نباتات اور آثار حیات کا اسکے کسی گوشے میں پتہ نہیں - مہینوں سفر کرتے جائیے مگر پانی کا ایک قطـرہ میسر نـہ آئیگا - شمالی افریقہ میں بڑی بڑی اولوالعزم قومیں آباد هوئیں - رومن امپائر اور یونانیوں نے عظیم الشان شہر بسائے ' لیکن صحرا کے اندر قدم رکهنے کی کسی کو جرأت نہیں هوئی ' اور نہ کوئی آبادی آجتک وهاں قائم هوسکی -

اگر نقشہ آپکے پاس هو تو اپنے سامنے رکهہ لیجیے - آپ بنغازی کے قریب " جبل مشرق " کی چوٹیوں کو دیکهیں گے اور اُسکے قریب هی برقہ کی سرحدی آبادی " اولاد حرابی " نظر آئیگی - پس اسکے بعد هی صحراے لیبیا کا حصہ شروع هو جاتا هے ' اور کچهہ دور تک چهوٹی چهوٹی آبادیاں بادیہ نشین قبائل کی ملتی هیں جو " واحہ " کے نام سے مشہور هیں ' اور انهی کے مجموعہ کو " الواحات صحرا " کہتے هیں جو لیبیا کی اصلی آبادی هے -

اسی سلسلے میں ایک مقام " جغبوب " یا " جربوب " هے جو " العزیات " سے دس دن کے مسافت پر اور صحرا کی اولین آبادی " الواحۃ سیوا " سے تین دن کے فاصلے پر واقع هے - صحراء میں هونے کی وجہ سے قدرتی طور پر یہ ایک محفوظ مقام تها -

" سنوسی اول " نے عزیات کا قیام ترک کردیا ' اور آیندہ کیلیے اپنی قیام گاہ اسی مقام پر قرار دی - یہ واقعہ سنہ ۱۲۷۳ هجری کا هے -

سب سے پہلے اُس نے ایک نہایت عالیشان اور وسیع مسجد بنائی ' جسکے صحن کے اندر ایک لاکهہ سے زیادہ آدمی بہ یک وقت سما سکتے هیں ' اور جسکی چار دیواری مثل قلعہ کے نہایت بلند اور محکم هے - اُسکے صحن کی تینوں جانب محراب دار برامدہ هے ' اور هر محراب کے اندر ایک وسیع حجرہ جسمیں کئی شخص بآرام و راحت رهسکتے هیں ' اسی طرح صرف مسجد هی کے اندر کئی هزار آدمیوں کے رهنے کا سامان هو گیا -

مسجد کے ساتهہ هی اُس نے ایک بہت بڑی خانقاہ بهی بنائی ' جسکے اندر نئی نئی عمارتوں اور زاویوں کا سلسلہ برابر جاری رها - اب وہ بالکل مطمئن هو کر یہیں مقیم هو گیا تها ' اور اپنے افکار میں غرق تها - لوگ هر طرف سے کهنچتے هوے جربوب آتے ' اور یہ اپنے طریقہ کے وعظ و هدایت اور ارشاد و سلوک میں مشغول رهتا - تمام قبائل پیشتر هی سے مرید هو چکے تهے - باهر کیلیے صدها داعی اور خلفاء بهیجتے جاتے تهے ' اور نو وارد مسافروں کیلیے مختلف اقطاع افریقہ میں رهنما متعین تهے ' جو انهیں بآرام و راحت

نکلا که طلبه کو نواب اسحاق خانصاحب پریسیڈنٹ جلسه نے یهه فیصله سنادیا که اگر اپ لوگوں نے بلا شرط اسٹرائک نه ختم کر دي ' تو اپلوگو نکے نام خارج کر دیے جائینگے' طلباء نے اس حکم کو نهایت ضبط و تحمل کے ساتهه سنا ' اور در حقیقت یهه انکے استقامت کا اخري امتحان تها - اب صرف اخلاقی قوت کا اثر ڈالا جاسکتا تها - اسلیے صرف ان ارکان نے اس موثر قوت سے کام لینا چاها جنکو طلباء کے ساتهه همدردي تهی - چنانچه اس غرض سے مولوي حبیب الرحمن خانصاحب شیر واني اور مولوي فضل حق صاحب رامپوري بعد نماز جمعه دارالعـلوم میں تشریف لاے - مولوي عبـد الرحیم صاحب بهي ساتهه آے تهے- ان بزرگوں نے چند طلباء کو ایک کمره میں جمع کرکے پرائوٹ طریقه سے گفتـگو کي ' اور امید دلائی که اگر وه فیصله قبول کرلیں تو وه لوگ شـکایات کي تحقیقات پر جلسه کو توجـه دلائینـگے' لیکن چونکه انهوں نے ذاتي همدردي سے یه طریقه اختیار

# زنده درگور مریضوں کو خوشبـری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں ' زمانـۂ انحطاط میں جواني کي سی قوت پیـدا کر دیتي هیں ' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجا تی هیں ' اور همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگی جو بیان سے باهر هے - ٹوٹتے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بنا تي ' اور چهرے پر رونق لا تي هے - علاوه اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں ' هر خریدار کو دوائي کے همراه با لکل مفت بعض ایسي هدا یات بهي دیجا تي هیں ' جو بجائے خود ایک وسیلۂ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ٥ روپیه ٨ آنه - ٣ آنه کا ٹـکٹ بهیجدین آپکو نمونه کي گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشـتهـر

منیجر کارخا نـۂ حبوب ٥ یا پلٹ پوسٹ بکس ١٧٠ کلکتـه

# دیار حبیب ( صلعم ) کے فـوٹو

گذشته سفر حج میں میں اپنے همراه مدینه منوره اور مکه معظمه کے بعض نهایت عمده اور دلفریب فوٹو لایا هوں - جن میں بعض تیار هوگئے هیں اور بعض تیار هو رهے هیں - مکانوں کو سجانے کے لئے بیهوده اور مخرب اخلاق تصاویر کي بجاے یه فوٹو چوکهٹوں میں جڑوا کر دیواروں سے لگائیں تو علاوه خوبصورتي اور زینت کے خیر و برکت کا باعث هونگے - قیمت في فوٹو صرف تین آنه - سارے یعنے دس عدد فوٹو جو تیار هیں اکٹهے منگانے کي صورت میں ایک روپیه آٹهه آنه علاوه خرچ ڈاک - یه فوٹو نهایت اعلی درجه کے آرٹ پیپر پر ولایتي طرز پر بنوائے گئے هیں - بمبئي وغیره کے بازاروں میں مدینه منوره اور مکه معظمه کے جو فوٹو بکتے هیں - وه هاتهه کے بنے هوئے هوے هیں - اب تک فوٹو کي تصاویر اُن مقدس مقامات کي کوئي شخص تیار نهیں کرسکا - کیونکه بدوي قبائل اور خدام حرمین شریفین فوٹو لینے والوں کو فرنگي سمجهکر انکا خاتمه کردیتے هیں - ایک ترک فوٹو گرافر نے وهاں بهت رسوخ حاصل کر کے یه فوٹو لئے - ( ١ ) کعبة الله - بیت الله شریف کا فوٹو سیاه ریشمي غلاف اور اسپر سنهري حروف جو فوٹو میں بڑي اچهي طرح پڑهے جاسکتے هیں ( ٢ ) مدینه منوره کا نظاره ( ٣ ) مکه معظمه میں نماز جمعه کا دلچسپ نظاره اور هجوم خلایق ( ٤ ) میدان منا میں حاجیوں کے کمپ اور مسجد حنیف کا سین ( ٥ ) شیطان کو کنکر مارنے کا نظاره ( ٦ ) میدان عرفات میں لوگوں کے خیمے اور قاضي صاحب کا جبل رحمت پر خطبه پڑهنا ( ٧ ) جنت المعلی واقعه مکه معظمه جسمیں حضرت خدیجه حرم رسول کریم صلعم اور حضرت آمنه والده حضور سرور کائنات کے مزارات بهي هیں ( ٨ ) جنت البقیع جسمیں اهل بیت و امهات المومنین و بنات النبي صلعم حضرت عثمان غني رضي الله عنه شهداے بقیع کے مزارات هیں ( ٩ ) کعبة الله کے گرد حاجیوں کا طواف کرنا ( ١٠ ) کوه صفا و مروه اور وهاں جو کلام رباني کي آیت منقش هے فوٹو میں حرف بحرف پڑهي جاتي هے -

منیجر صوفي پنڈي بهاؤ الدین - ضلع گجرات - پنجاب

کیا تها ' اسلیے طلبـاء کو ان بزرگوں کي همدردي کے اعتـراف کے ساتهه اس پر تسکین نهیں هوئي - اب بهي فیصله قائـم رکها گیا هے اور طلباء کو ارکان و جلسه انتظامیه کے یکطرفه فیصله سے بالکل مایوسي هوگئي هے ' انـکو اب صرف قوم کا بهروسه هے - یه ارکان کا آخري فیصله تها ' جسمیں ڈیسپلن ' قانون ' انتظام ' جلسه و ارکان کي پوزیشن ' غـرض مختلف خارجي اسبـاب کا لحاظ رکها گیا ' لیکن طلباء کے مطالبات کا وجوه اسٹرائک کا ' مهتمم اور ناظم کی حیثیت کا ' ارکان کے انفرادي حالت کا اثر اس سے بالکل مختلف هے - اکثر ارکان نے ذاتي حیثیت سے احساس کیا ' اور بعض دلیر طبع لوگوں نے اس کو ظاهر بهي کـردیا که طلبه کے مطالبات قابل لحاظ هیں ' اور مهتمم و ناظم میں طلباء پر اثر ڈالنے اور انتظام قائم رکهنے کي قابلیت نهیں -

( طلباء دار العلوم ندوة العلما - لـکهنؤ )

# امیروں کیلیے موسم سرما کا عجیب تحفه

# مفرح بے نظیر

شافي مطلق نے عجیب اثر اِس جوهر بے نظیر میں مخفي رکها هے - نازک مزاج آدمي یا اُمرا جنکي طبیعت قدرتي طور پر موسم گرما کي شدت کي متحمل نهیں هو سکتي طرح طرح کے امـراض مثلاً ڈهرکا - گرمي حـرارت مثانه - وجع المعده - خفقان - مالخولیا - غشي - خـرابي خون - پـریشاني - اوداسي - کاهلي اور تساهلي میں مبتلا هو جاتے هیں - اس شربت کے استعمال سے یه تمام شکایات بالکل رفع هو جاتي هیں - اگر حالت صحت میں اس شربت کو استعمال کیا جاوے تو موسم گرما کي گرمي قطعی اثر نـکرے - طبیعت میں هر وقت سـرور و نشاط رهے اوداسي و کاهلي نام کو بهي نه آئے - غم و الم پاس نه بهٹکے - دل و دماغ میں طـرب و نشاط کا جگمگهٹا رهے - یه شـربت ذائقه میں نهایت لذیذ اور شیریں هے - عهده داروں - ججوں - وکیلوں - استادوں اور دماغي محنت کرنے والوں کے لیے نعمت عظمی هے - قیمت تین پاؤ شـربت تین روپیه صـرف محصول ڈاک ١٢ - آنه نصف قیمت پیشگي آني چاهیے -

المشـــــــتهر

مولوی غلام حیدر اینڈ کو منڈیاله ضلع گجرات پنجاب

# حـرم مدینـه منـوره کا سطحي خاکـه

حرم مدینه منوره کا سطحي خاکه یا (Plan) هے جو ایک مسلمان انجنیر نے موقعه کي پیمایش کرکے پیمانے سے بنایا هے نهایت دلفریب متبرک اور عجیب چیز هے - مسجد نبوي میں جهاں جهاں ستون هیں نقشے میں ان جگهوں پر چهوٹے چهوٹے دایرے بنے هوئے هیں جهاں نقشے میں ستونوں کا رنگ گلابي هے - مسجد میں بهي وه گلابي رنگ کے هیں - ریاض جنت کا ٹکڑا جسکے ستون موقعه پر زرد رنگ کے هیں نقشے میں بهي انکو زرد رنگ دیا هے - حضرت سرور کائنات رسول کریم صلعم کے عهد مبارک میں مسجد کي جسقدر حد تهي اسکو سبز رنگ دیا هے - حضرت عمر خطاب - عثمان غني - اور دیگر خلفاء کے وقت میں مسجد کے ساتهه جسقدر جگه ایزاد کرکے ملائي گئي هر ایـک علحده رنگ سے دیکهائي گئي هے - بیر فاطمه - بستان فاطمـه - باب الرحمت - باب النسا - باب مجیدي باب الجبریل - منبر - جاے تکبیر روضه شریف - مزار حضرت عمر - حضرت ابابکر صدیق - محراب النبي صلعم دیگر سب ضروري مقامات نقشه میں صاف طور سے دیکها دي گئي هیں - روغني نقشه معه رول وکپڑا پانچ رنگوں سے چهپا هوا - پیمانه صحیح طور پر مطابق موقعه تیار کیا قیمت صرف ایک روپیه علاوه محصول میں ملتا هے -

# دیـگر کتـابیـں

( ١ ) مشاهیر اسلام چالیس صوفیاے کرام کے حالات زندگي دو هزار صفحه کي کتابیں اصل قیمت معه رعایتي ٢ - روپیه ٨ آنه هے - ( ٢ ) مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني پندره سو صفحے ڈمئي کاغذ بڑا سایز قیمت ٦ روپیه ١٢ آنه

**ملنے کا پته ــــ منیجر رساله صوفي پنڈي بهاؤ الدین**

**ضلع گجرات پنجاب**

ظهور احمد صاحب خاص طور پر قابل ذکر هیں ' انسے الگ تها - اس مختلف الاوصاف اجتماع سے همکو ایک ایسے فیصلے کي توقع تهي ' جو قانون ' انتظام ' شریعت ' رفق و ملاطفت کا بهترین مجموعه هو سکتا تها ' لیکن مولانا فضل حق صاحب رامپوري کي همدردي ' مولانا حبیب الرحمن خان شیروانی کے محبت آمیز نصیحت کے الگ ہونیکے بعد هماري دامن امید میں کیا ایا واقعات کي ترتیب اسکا فیصله کر سکتي هے -

ترتیب نزول کے لحاظ سے ۲۶ - کي صبح تک علماء کا اجتماع هو چکا تها - یه تمام بزرگ دار العلوم کے متصل فروکش تهے - صبح سے شام تک طلبا سے ملنے جلنے اونکے خیالات کے دریافت کرنیکا کافي موقع مل سکتا تها ' لیکن ایک بزرگ بهي ایسے نه تهے ' جو دار العلوم میں آتے ' اور طلبا کي اخلاقي دلجوئي کرتے - اس بنا پر طلباء انکے اخلاقي کشش سے متمتع نهوسکے ' جو قانوني فیصله سے بهت زیاده موثر هوسکتي تهي - دوسرے ممبرون کو انسے بهي بالاتر سمجهنا چاهیے - چار بجے شام کو ان بزرگوں کا اجتماع هوا ' اور سب سے پہلے اسٹرائک کا معامله پیش کیا گیا - اس معامله کے فیصله کیلیے یه بحث چهڑي گئي که شرعي حیثیت سے اسٹرائک جائز هے یا نهیں - تمام لوگوں نے متفقه فتوی دیا که اسٹرائک ناجائز هے - اس فتوی کے حاصل کرنیکے بعد یهه یکطرفه فیصله کر دیا گیا که طلباء کو بلا شرط اطاعت قبول کر لیني چاهیے ' ورنه انکا نام خارج کر دیا جائیگا - یهه اس معاملے کا آخري فیصله تها ' لیکن با این همه دار العلوم کي قومي خصوصیت کا اس قدر لحاظ رکها گیا که اخلاق آمیز تمهید کے ساتهه طلباء کو سنایا گیا - اس غرض سے کرنل عبد المجید خاں صاحب ' حکیم عبد الولي صاحب ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیروانی ' مولوي فضل حق صاحب رامپوري ' مولوي احمد علي صاحب محدث میرٹهي ' دار العلوم میں تشریف لاے - طلباء اس فیصله ناطق کے سننے کیلیے پہلے سے موجود تهے - کرنل صاحب نے سب سے پہلے تقریر شروع کي ' اور تمهید میں اپني عظیم الشان شخصیت کو نمایاں کیا ' دار العلوم پر اپنے احسانات گناے ' گورنمنٹ کے تعلقات بتاے ' اسٹرائک کو شرعي حیثیت سے ناجائز قرار دیکر یهه فیصله سنایا - اسکے بعد حکیم عبد الولي صاحب نے تقریر کي - حکیم صاحب نے اگرچه انتظامي حیثیت سے اسٹرائک کو ایک مضر چیز ثابت کیا ' تاهم انهوں نے موجوده دور کي خصوصیت کو نظر انداز نهیں کیا ' جس نے جذبات و خیالات میں آزادي پیدا کردي هے ' اسلیے انهوں نے اسٹرائک کو اس قدر قابل نفرت اور حقیر چیز ثابت کرنیکي کوشش نهیں کي ' جس کا اثر کرنل صاحب کے تقریر کے هر لفظ سے ظاهر هوتا تها - حکیم صاحب کے بعد مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شیرواني نے ایک موثر تقریر کي ' اور کرنل صاحب کي تقریر پر سنجیده نکته چیني کے بعد وه طریقه اختیار کیا ' جو طلباء پر اثر ڈال سکتا تها - انهوں نے بهت سے تاریخي واقعات سے ثابت کیا که علماء کا کام صرف طلب علم تها ' اور طلباء دار العلوم کو اس غرض کیلیے موجوده ناگوار حالت چهوڑ کر اپنے بهترین سلسله تعلیم کو شروع کر دینا چاهیے - ارکان کے تقریر کا سلسله ختم هوا ' تو طلباء کي طرف سے مولوي حسن اٹهے اور تقریباً دو گهنٹے تک ایک پر اثر تقریر کي - اس تقریر کا بعض ارکان پر یهه اثر هوا که مولوي فضل حق صاحب نے اوسي وقت اعتراف کیا که طلباء کا بیان بهي قابل لحاظ هے ' اور اکثر ارکان نے مختلف طریقوں سے ظاهر کیا که طلباء کے شکایات نظر انداز کرنیکي قابل نهیں ' بلکه قابل تحقیقات هیں - بهر حال چونکه جلسه میں طلباء کے عذرات نهیں سنے گئے ' اور نه کمیشن تحقیقات کے بٹهانیکا وعده کیا گیا ' بلکه کرنل صاحب نے صاف طور پر ظاهر کیا که یهه قطعي فیصله هے ' اسلیے طلباء نے اس یکطرفه فیصله کے قبول کرنے سے انکار کیا ' لیکن مولوي فضل حق صاحب نے اپني ذاتي همدردي کي بناپر طلباء کو امید دلائي که وه جلسه میں انکے شکایات سننے کي تحریک کرینگے ' چنانچه صبح کو جب جلسه شروع هوا ' تو دو طالب العلم کو حیثیت قائم مقام طلبه بلایا گیا - ان طلبه نے جلسه میں شکایات بیان کیں ' لیکن جلسه میں خاندان کا کورس ' اور طبقه علماء کے بعض ممبروں کي حالت بالکل فریقانه حیثیت رکهتي تهي - یهه لوگ انکے بیانات پر جرح و گرفت کرنیکي لیے مسابقت کرتے تهے - جلسه میں اسقدر بدنظمي پیدا کردي که مولانا حبیب الرحمن خاں صاحب کو صاف صاف کهنا پڑا که " راتکو طلباء نے اپنے جلسه میں جس تربیت و حسن نظام کو قائم رکها تها ' افسوس هے که اب اس قدر ترتیب بهي قائم نهیں رکهه سکتے - اخري نتیجه یهه

# علمی ذخیرہ

( ۱ ) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد بلگرامي کي تصنیف ہے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا وعلما کے حالات هیں - مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ حجم ۳۳۸ صفحہ قیمت ۲ روپیہ -

( ۲ ) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصہ ہے - اس میں شعراے متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعہ رفاہ عام اسٹیم پریس لاهور - صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیہ -

مولانا شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں کہ سرو آزاد خاص شعراے متاخرین کا تذکرہ ہے یہ تذکرہ جامعیت حالات کے ساتھہ یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی درجہ کے هیں - مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیہ کے حالات هیں جو ابتداے عهد اسلام سے اخیر زمانہ مصنف تک هندوستان میں پیدا هوے -

( ۳ ) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکرہ جس کو زبان اردو کے مشهور محسن وسرپرست مسٹر جان گلکرست نے سنہ ۱۸۰۱ ع میں میرزا علي لطف سے لکھوایا ہے - بوقت طبع شمس العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي ہے اور مولوي عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے - جس میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکرہ هذا کے خصوصیات مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیہ -

( ۴ ) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي مرحوم کی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جہاد " کا اردو ترجمہ - مترجمہ مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - علامہ مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو رفع کیا ہے کہ مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا ہے - قرآن ' حدیث ' فقہ اور تاریخ سے عالمانہ اور محققانہ طور پر ثابت کیا ہے کہ جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا وبعوث محض دفاعي تھے اور ان کا یہ مقصد هرگز نہ تھا کہ غیر مسلموں کو بزور شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

( ۵ ) زرتشت نامہ - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفارمر کي سوانح عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي کتاب سے اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا ہے - صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیہ -

( ۶ ) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنہ کي مفصل سوانح عمري اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل وکمال کا تذکرہ مندرج ہے - قیمت ۳ روپیہ -

( ۷ ) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني المتوفي سنہ ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار کا ترجمہ جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے اواسط ایام تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور زرین اقوال مذکور هیں - مترجمہ مولوي عبد الغني صاحب وارثي قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

( ۸ ) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس میں دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکرہ مندرج ہے نامي پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیہ -

( ۹ ) - قواعد العروض - مصنفہ مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - علم عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتھہ عربي و فارسي میں بھي کوئي کتاب لکھي نہیں گئي ہے - اس کے آخیر میں هندي عروض و قافیہ کے اصول وضوابط بھي مذکور هیں ' اور اس کو شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چھپوایا ہے - حجم ۴۷۴ صفحہ - قیمت سابق ۴ روپیہ - قیمت حال ۲ روپیہ

( ۱۰ ) - میڈیکل جیورس پروڈنس - یعنے طب متعلقہ مقدمات فوجداري ہے - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس کا مفصل ریویو الهلال میں عرصہ تک چھپ چکا ہے - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۳ روپیہ -

( ۱۱ ) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا ترجمہ - مترجمہ شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یہ کتاب تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکھي گئي ہے - اور اس میں نہایت قدیم زمانہ سے لیکر زمانہ حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب وتمدن اور علوم وفنون کے حالات لکھے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتھہ مندرج ہے - قیمت ( ۵۰ ) روپیہ -

( ۱۲ ) - تمدن عرب - قیمت سابق ( ۵۰ ) روپیہ - قیمت حال ( ۳۰ ) روپیہ -

( ۱۳ ) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیہ کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نہایت خوش خط چھپي ہے - حجم ( ۲۶۵۶ ) صفحہ قیمت سابق ۲۰ روپیہ - قیمت حال ۶ روپیہ -

( ۱۴ ) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمہ جس میں پہلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقہا و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیرہ کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانہ مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکھے هیں - مترجم نے ان کا بھی اردو ترجمہ اس کتاب میں شامل کردیا ہے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیہ -

( ۱۵ ) الغزالي - مصنفہ مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصرہ - حجم ( ۲۷۲ ) صفحہ طبع اعلی - قیمت ۲ روپیہ -

( ۱۶ ) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمہ - مترجہ مولوي ظفر علي خان بي - اے جس میں انوار سہیلي کی طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکھي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحہ قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیہ -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامائین کا ترجمہ - مترجمہ مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے مرحوم - ابتدا مین مرحوم مترجم نے ایک عالمانہ مقدمہ لکھا ہے جس میں سنسکریت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۱۸) حکمت عملي - مصنفہ مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفہ عملي پر مبسوط اور جامع کتاب ہے - جس میں افراد انسانی کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتھہ ساتھہ قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

( ۱۹ ) افسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم ( ۱۲۲۶ ) صفحہ - قیمت سابق ۶ روپیہ قیمت حال ۲ روپیہ -

( ۲۰ ) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکھے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي ہے - قیمت ایک روپیہ ۸ آنہ -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامی - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعہ مفید عام پریس آگرہ - حجم ( ۴۲۰ ) صفحہ قیمت ۳ روپیہ -

( ۲۲ ) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکرہ مذکور ہے قیمت ۳ روپیہ -

( ۲۳ ) فہرست کتب خانہ آصفیہ - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فہرست جس میں هر کتاب کے ساتھہ مصنف کا نام سنہ وفات - کتابت کا سنہ - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیرہ مندرج ہے - جس سے معلوم هوتا ہے کہ بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیرہ چھوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعہ کرنا لازمي ہے - حجم ۵۰۰ صفحہ - قیمت ۲ روپیہ -

( ۲۴ ) دبدبہ امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خاں غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمہ مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نہایت خوشخط کاغذ اعلی - حجم ( ۵۶۲ ) صفحہ ( ۸ ) تصاویر عکسي - قیمت ۴ روپیہ -

( ۲۵ ) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرنگلنگ آف پرشیا " کا ترجمہ - حجم ( ۵۰۰ ) صفحہ ( ۵۰ ) تصاویر عکسی قیمت ۵ روپیہ -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن

# ایک تعلیمگاہ علوم معاش کي تجویز

خادم الاسلام خاکسار محبوب الرحمن جملہ اهل اسلام کیخدمت میں عرض پرداز ہے کہ ضروریات زمانہ کے لحاظ سے کچھہ عرصہ سے همارا یہ خیال ہے کہ دیوبند جیسے متبرک مقام پر جوکہ بفضلہ تعالی شہرۂ آفاق ہے' ایک ایسي تعلیمگاہ قایم کي جارے جس کے ذریعہ علوم معاش کي عملي تعلیم مسلمانوں کو دیجارے - اس تعلیمگاہ میں حسب ضرورت زمانہ و وسعت سرمایہ مختلف شعبے صنعت و حرفت زراعت وتجارت ودستکاري وغیرہ کے قرار دیے جاویں و بـلا لحاظ ذات و پیشہ وغیـرہ مسلمانوں کو عملي طور پر اس تعلیمگاہ میں کام سکھایا جارے - یہ تعلیمگاہ اپنےفوائد اور داخلہ طلبہ کے لحاظ سے عام هوگي - یعني هرمسلمان خواہ کسي صوبہ کا هو بلا لحاظ عمر و سکونت وغیرہ اس میں داخل هوسکے گا' اور جس صیـغہ کام کے قابل سمجھا جاریگا آسمیں تعلیم پا سکے گا - اس معروضـہ بالا مفید تجویز کو همنے حتی الامکان عملي طور پر پورا کرنیکا عزم کرلیا ہے' مگر چونکہ اِس کام میں سرمایـہ کي بہت زیادہ ضرورت ہے لہـذا جمیع اهل اسلام کي خدمت میں نہایت ادب کے ساتھہ استدعا ہے کہ حتي الوسع امداد سے دریغ نہ فرماویں-

یہ مجوزہ تعلیم گاہ علوم معاش مدرسـہ عالیہ عربیہ دیوبند کي طرف سے نہیں ہے بلـکہ علحدہ مستـقل کام ہے -

خاکسار محبوب الرحمن قادري وچشتي دیوبندي
دیوبند ضلع سہارنپور



# تـــرکي سے پیغـام
## برادران اسـلام کي خدمت میں

هم بذریعہ اعلان هذا اپنے هندوستاني مسلمان بهائیوں کو آگاہ کرتے هیں - کہ همارے پہلے پنجاب کے ایجنٹ جنکا نام "کاممریڈ" میں مشتہر هوچکا ہے - اب با قاعدہ طور پر تمام هندوستان کے سول ایجنٹ مقرر کر دیے گئے هیں - آپکا اسم شریف شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور ہے -

چشتي اینڈ امپنی دهلي جو همارے پہلے سول ایجنٹ تہے اب وہ سول ایجنٹ نہیں رہے' اور آن کے جو اشتہارات اس دعوے کي تائید میں شایع هوں وہ جهوٹے تصور کئے جائیں ' کیونکہ اس سے آن کي غرض محض دهوکا دینا هوگي اُس مسلمان پبلـک کو جس نے همارے خالص ترکي اور اسلامي صنعت مثلاً ترکي ٹوپیاں اور دوسري خالص ترکي اشیاء کي ترویج کے لئے نہایت ایثار سے کام لیا ہے - آیندہ جو چیز ترکي سے آئے گي وہ شیخ سلطان محمد مالک تجارت خانہ سلطان هوشیار پور سے مل سکے گي -

ترکي ٹوپیوں اور دیگر ترکي ساخت اشیاء کے بارے میں جملہ استفسارات شیخ صاحب موصوف سے یا آن کے مقرر کردہ ایجنٹوں سے هونے چاهئیں -

هم اُمید کرتے هیں کہ همارے هندوستاني بهائي اس خالص اسلامي صنعت کو فروغ دینے میں کوشش فرمائینگے -

آپ کا مخلص

ظفر کامل منیجنگ ڈایرکٹر شرکت ملیہ عثمانیہ سول ایجنٹ

# اطـــلاع

برادر من تحیت و سلام !

برادران دور افتادہ کے اجتماع و ارتباط کي جو تحریک میں نے کي تهي اور آپ نے جسکا خیر مقدم کیا تها' اسکے استحکام کےلیے ۱۳-۱۴-۱۵ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ ع کو ایک عظیم الشان جلسہ کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا ہے' جسمیں آپکي شرکت کي ضرورت صرف اسلیے نہیں کہ آپ اس سلسلہ ربط و اتحاد کي ایک کڑي هیں بلکہ اسکے لیے بهي کہ اس جلسہ میں نہایت ضروري مسائل طے کئے جائینگے جنکا اثر هماري ذات سے متعدي هوکر ندوہ پر بهي پڑیگا ' اور وہ مسائل حسب ذیل هیں :

( ۱ ) انجمن کے لئے قواعد کي ترتیب سکرٹري اور عہدہ داروںکا باضابطہ انتخاب -

( ۲ ) معاملات اسٹرائک پر غور و فکر کرنا اور معاملات کے اصلاح کي کوشش کرنا -

( ۳ ) اپنے حقوق کو متعین کر کے ارکان ندوۃ العلماء کي خدمت میں پیش کرنا -

امید کہ آپ اس جلسہ میں تشریف لاکر مجهے ممنون اور ان مقاصد کو کامیاب بنانیکی کوشش کرینگے تشریف آوري کي اطلاع تاریخ جلسہ سے ایک هفتہ پیشتر هوني چاهئے اور جو تجاویز آپ پیش کرنا چاهیں اوسکو بهیجدیجیے *

مسعود علي ندوي عارضي سکریٹري
انجمن طلباء قدیم دارالعلوم
احاطہ خام فقیر محمد خان - لکهنو

15

# جام جهـــاں نمـــا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھی نه هوگی

— * —

**اس کتاب کے مصنف کا اعلان ہے که اگر ایسی قیمتی اور مفید کتاب دنیا بھرکی کسی ایک زبانمیں دکھلا دو تو**

## ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسی کار آمد ایسی دلفــریب ایسی فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بھی سستی ہے - یــه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سر بسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کی موجودگی میں گویا ایک بڑی بھاری لائبریری ( کتبخانه ) کو مول لے لیا -

— * —

**هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کی ضروریات کا نایاب مجموعه**

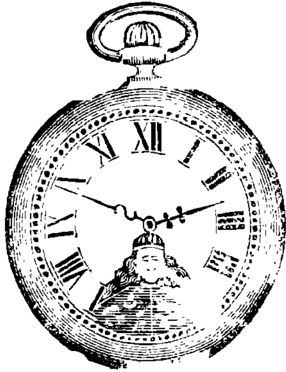
— * —

فهرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عــروض - علــم کیمیا - علــم بــرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیرہ هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکھا ہے که مطالعه کرتے هی دلمیں سرور آنکهونمیں نور پیدا هو' بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کےمشهور آدمی اُنکے عهد بعهد کے حالات سوانحعمری۔ و تاریخ دائمی خوشی حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستی کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منورہ کی تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کی فهرست ' اُنکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیرہ - بهی کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازی طب انسانی جسمیں علم طب کی بڑی بڑی کتابونکا عطر کهینچکر رکهدیا ہے - حیوانات کا علاج هاتهی ' شتر ' گائے بهینس' گهوڑا ' گدها بهیڑ' بکری ' کتا وغیرہ جانورونکی تمام بیماریونکا نہایت آسان علاج درج کیا ہے پرندونکی دوا نباتات و جمادات کی بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر ( جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا ہے ) ضابطه دیوانی فوجداری' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹــری اسٹامپ وغیرہ وغیرہ تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالــک کی بولی هر ایک ملک کی زبان مطلب کی باتیں اُردو کے بالمقابل لکھی هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمی سے بات چیت کرلو سفــر کے متعلق ایسی معلومات آجتــک کهیں دیکھی نــه سنی هونگی اول هندوستان کا بیان ہے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کی تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگــه کا کرایه ریلوے یکه بگهی جهاز وغیرہ بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح کئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اُس ملک کی معاشرت کا مفصل حال یاقوت کی کان ( روبی واقع ملک برهما ) کے تحقیق شدہ حالات وهاں سے جواهــرات حاصل کرنے کی ترکیبیں تهوڑے هی دنوں میں لاکهه پتی بننے کی حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کی هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفــر کا بالتشریح بیان ملــک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصــر - افــریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دخانی کانیں اور صنعت و حرفت کی باتیں ریل جهاز کے سفــر کا مجمل احوال کرایه وغیــرہ سب کچهه بتلایا ہے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه ) طرز تحریر ایسی دلاویز که پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسی وقت تمام احباب کی خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ۸ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

## تصویر دار گهڑی

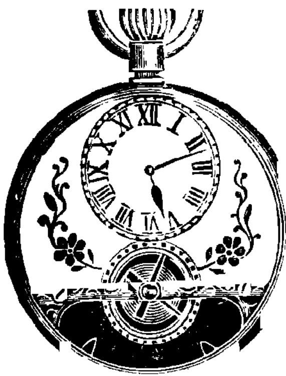
**گارنــٹی ۵ سال قیمت صرف چهه روپے**



ولایت والوں نے بھی کمال کر دکھایا ہے اس عجائب گهڑی کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کی تصویر بنی هوئی ہے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتی رهتی ہے ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هو جاتی ہے - ڈائل چینی کا' پرزے نہایت مضبوط اور پائدار - مدتوں بگڑنیکا نام نہیں لیتی - وقت بہت ٹهیک دیتی ہے ایک خرید کر ازمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستی چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

## آٹهه روزہ واچ

**گارنــٹی ۸ سال قیمت ۶ چهه روپیه**

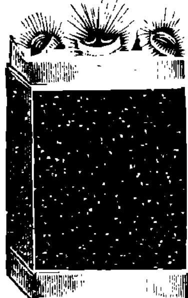


اس گهڑی کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابی دیجاتی ہے - اسکے پرزے نہایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتی ہے که کبھی ایک منٹ کا فرق نہیں پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیاں اور پهول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگــڑنیکا نام نہیں لیتی - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهــری نهــایت خوبصــورت اور بکس همراہ مفت -

چاندی کی آٹهه روزہ واچ - قیمت - ۹ روپے چهوٹے سائز کی آٹهه روزہ واچ - جو کلائی پر بند هسکتی ہے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

## بجلی کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابهی ولایت سے بنکر همارے یہاں آئے هیں - نه دیا سلائی کی ضرورت اور نه تیل بتی کی - ایک لمپ راتکو



اپنی جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سی سفید روشنی موجود ہے - رات کیوقت کسی جگه اندهیرے میں کسی موذی جانور سانپ وغیرہ کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کر کے خطرہسے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه ہے - منگوا کر دیکھیں تب خوبی معلوم هوگی - قیمت ۱ معه محصول صرف دو روپے ۲ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کی روشنی هوتی ہے ۳ روپیه ۸ آنه -

ضروری اطلاع — علاوہ انکے همارے یہاں سے هر قسم کی گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونکی زنجیریں وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و خوشنــما مل سکتی هیں - اپنا پتــه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منگوانے والوں کو خاص رعایت کی جاویگی - جلد منگوا لیجے -

**منیجر گپتا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ۵۱۳ - مقــام ٹوهانه - ایس - پی - ریلــوے**

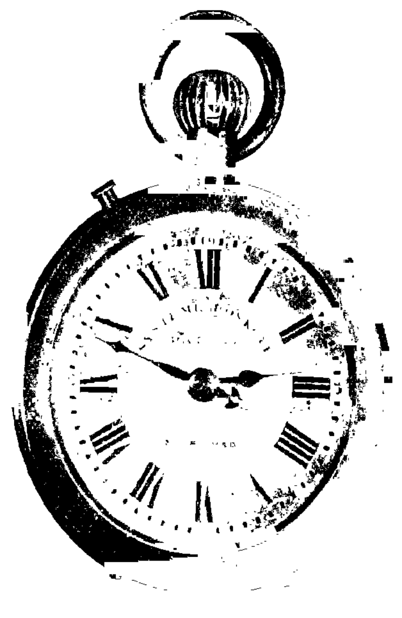
TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

[ ۲۳ ]

# خریـــداران الـهـــلال کے لئے خـــاص رعـــایت

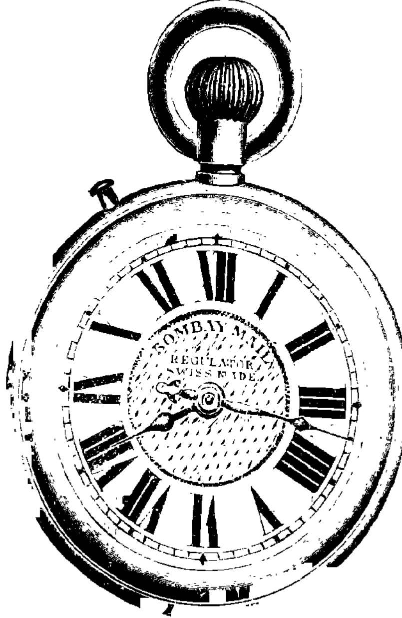


یه گهـڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اسی قیمت میں ملتی هیں جو یہــاں اصلي قیمت لکهی گئی هے - میری رعایتي قیمت صرف اسوجــه سے هے که میں نے امیشن سے زیادہ حصه خریــداران الهــلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي هے که هر خریدار کم سے کم ایــک گهڑي خرید لے -



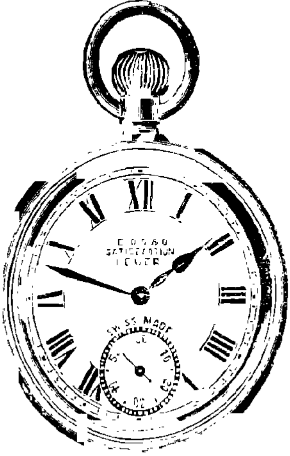
سـسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈهکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضه - نکل کیس - بلا کنجي گارنٹي تین سال - اسکے ساتهه ایک اسپرنــگ اور گلاس مفت -

قیمت اصلي ۲ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي ۲ - روپیه -



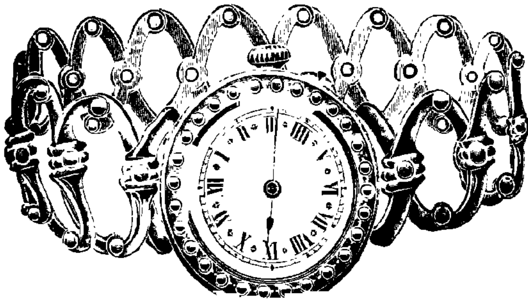
بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - اناهــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

اصلي قیمت ۳ - روپیه ۱۴ - آنه رعایتي قیمــت ۲ - روپیه ۲ - آنه -



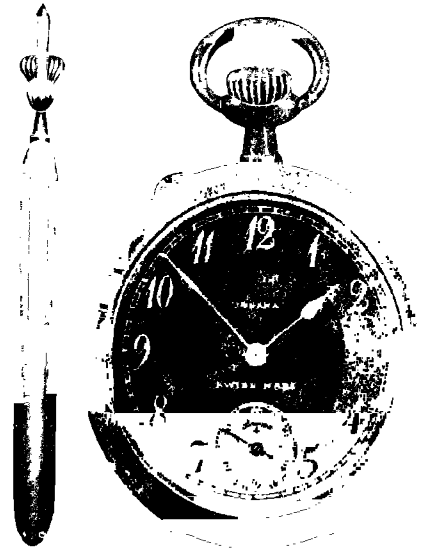
یه گهڑي نہایت عمــده اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -

اصلي قیمت ۸ - روپیه ۱۲ - آنه رعایتي قیمت ۶ - روپیه ۹ - آنه -



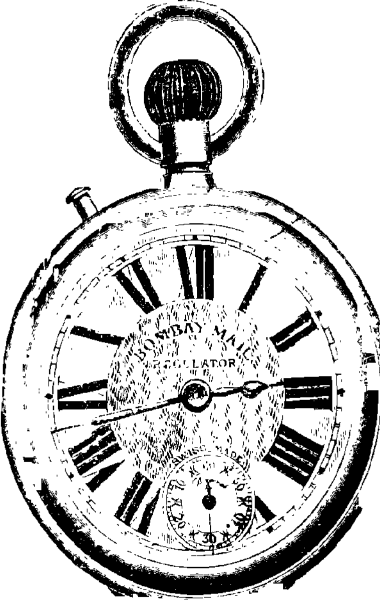
مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ واچ - برسلٹ - اوپــن فیس - تین چوتهائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانــڈسٹ مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل استیــل هانــڈس - بــزل سٹ اور مصنوعي جواهــرات - السپانــڈنــگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسذب باک -

اصلي قیمت ۷ - روپیه ۸ - آنــه رعایتي قیمـت ۵ - روپیه -



آربانــه اکسٹــرا فــلاٹ ڈرس واچ - سنہري سولین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن سٹ - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ استیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسٹرا اسپرنــگ اور گلاس -

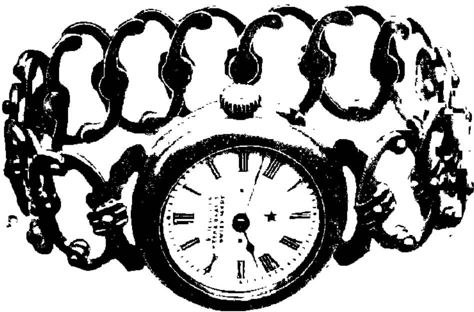
اصلي قیمت ۲ - روپیه ۲ - آنــه رعایتی قیمت ۳ - روپیه ۲ - آنه



بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ اناهــل ڈایل - گــلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس سٹ اکشن - اسٹامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -

بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا هے که سکنڈ کي سوئین زاید -

اصلي قیمت ۳ - روپیــه ۲ - آنه رعایتي قیمت ۲ - روپیه ۹ - آنه -



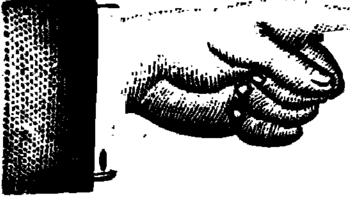
بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -

اصلي قیمت ۶ - روپیــه رعایتي قیمت ۴ - روپیه ۸ - آنه -

جن فرمایشوں میں الهــلال کا حواله نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آینده کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

**المشتهر کے - بی محمد سعیــد اینــڈ کمپنی پوست بکس ۱۷۰ کلکتــه**

# جسکا درد وهی جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -





یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سو سو بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکهئے! آج اسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتوره - بهنگ - بلادونا ' پوٹاسرایي ' اوڈالڈ دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو در کنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بات نهیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بهت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فهرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکته

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه گلٹیاں بهي هوگئي هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز اسکي سابق تندرستي از سر نو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک روپیه - چار آنه

چهوٹي بوتل باره - آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے همراه ملتا هے

تمام دوکانداروں کے هاں سے مل سکتي هے

[illegible]

ایم - ایس - عبد الغني [illegible] - ۲۲ و ۷۳

[illegible] اسٹریٹ - کلکته

[ 3 ]




تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بهت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن سائینس کي ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نمایش کو نکما ثابت کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے کا بهي جویاں هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے سے هر قسم کے دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " موهني کسم تیل " تیار کیا هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي هے بلکه موجوده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج مهذب دنیا کا کوئي کام چل نهیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي تیل پر تیار کیا گیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے میں لاجواب هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں - جڑیں مضبوط هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نهیں هوتے درد سر ' نزله ' چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید هے اسکي خوشبو نهایت خوشگوار و دل آویز هوتي هے نه تو سردي سے جمتا هے اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں اور عطر فروشوں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ آنه علاوه محصولڈاک -

[6]




ہزاروں روپیہ صرف کرکے یہ کارخانہ شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان اور بنانے کی دوائیں یورپ سے منگوائی گئی ہیں [illegible]

کارخانے کی خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر ہر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) ہر قسم اور ہر طرح کی خواہش کی پوری طرح تعمیل کرنا۔

[illegible]

[illegible]

المشتہر ایس سی مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ نارکل بگان لین کلکتہ

12, NARIKELBAGAN LANE.

CALCUTTA.

# مسیحا انٹی ملیریا مکسچر
# اکسیر دافع بخار ہر قسم

هندوستان میں نه معلوم کتنے آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه بهي هے که ان مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا طبي مشوره کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي ضرورتوں کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر کے بعد ایجاد کیا هے ' اور فروخت کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد کا پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں کي جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

Printed & Published by A. K. Azad, at the Hilal Electrical Prtg. & Publg. House, 14 Mcleod Street, Calcutta.

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مومنين (القرآن الحکیم)

# الهلال


تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ٦٤٨

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 648

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و خصوصی
احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ٨ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ١٢ آنہ

مقام اشاعت
٧ - ١ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ١٥ - ١٦ | کلکتہ : چہارشنبہ ١٨ - ٢٥ جمادی الاولی ١٣٣٢ ہجری | جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914.




قیمت فی پرچہ — ساڑھے تین آنہ

نوٹ — قبل نمبر ہونیکی وجہ سے قیمت ٥ - آنہ

AL - HILAL

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street.

CALCUTTA.

Yearly Subscription, Rs. 8

Half yearly ,, 4-1 2

# الهلال

مير مسئول و محرر خصوصي

احمد المکنّى بابي الکلام الدهلوي

مقـام اشاعت

۷ - ۱ مکلاود اسٹریت

کلکته

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قيمت

سالانه ۸ روپیه

ششماهی ٤ روپیه ۱۲ آنه

نمبر ۱۵ - ۱۶ — کلکته : چهارشنبه ۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ هجری — جلد ٤

Calcutta : Wednesday, Aprail, 15 - 22. 1914

## ندوة العلماء کی قسمت کا فیصلـه

## ۱۰ مئي کو معاملات ندوه کيليے دهلي ميں عظيم الشان اجتماع

### احساس ديني و فرض ملي کے اظهار کا اصلي موقعه !!

ندوه کے معاملات پر غور کرنے اور اسکي اصلاح کي تجاويز سوچنے کيليے مسلمانوں کا ايک عام جلسه ( جسميں مختلف اسلامي انجمنوں کے قائم مقام اور صوبوں کے سر بر آورده اهل الراے جمع هونگے ) ۱۰ مئي سنه ۱۹۱۴ کو صبح ۷ بجے دهلي ميں منعقد هوگا - جن حضرات کو ندوه سے همدردي هے ' اميد هے که وه اپني شرکت اور اظهار راے سے فائده پهنچائينگے ' اور هميں ممنون فرمائينگے -

الـــداعـيـان

خان صاحب بشير عليخان سکريٹري انجمن اسلاميه لاهور - حاجي شمس الدين سکريٹري انجمن حمايت اسلام لاهور - ميجر سيد حسن بلگرامی ( علي گڈه ) - قادر بهائي پريسيڈنٹ انجمن ضياء الاسلام بمبئي - حاجي يوسف سوباني ' پريسيڈنٹ انجمن اسلام بمبئي - آنريبل چودهري نواب علي ممبر کونسل بنگال - نواب سيد علي حسن خان - ( لکهنو ) - حکيم عبد الولي ( لکهنو ) - حاذق الملک حکيم محمد اجمل خان ( دهلي )

## اطـــلاع

( ۱ ) آجکي اشاعت دو نمبروں کي يکي اشاعت هے -

( ۲ ) ٹائيٹل پيج پر جو تصوير چهپ گئي هے وه اس هفته کے مضامين سے تعلق نهيں رکهتي - غلطي سے ديـدي گئي - آئنده اشاعت ميں اسکا تذکره هوگا -

( ۳ ) اس هفته ضروري مضامين کي کثرت کي وجه سے تمام تصويريں نهيں دي جا سکيں اور با تصوير مضامين کي گنجايش بهي نهيں نـکلي - ورنـه آجکي اشـاعت کيليے دس سے زياده تصويريں الـگ کردي گئي تهيں - انشاء الله آينـده اشاعت ميں اسکي تلافي هوجائيگی -

( ۴ ) مجهے يه بات پسند نهيں که الهـــلال کے زياده صفحات ايک هي موضوع ميں صرف هوجائيں - کچهه دنوں سے ندوة العلما کے معاملات بهت بڑا حصه رسالے کا لے ليتے هيں - کئي هفته سے مدارس اسلاميه کے علاوه مقالۂ افتتاحيه لکهنے کي بهي مهلت نه ملي - بهت ممکن هے که بعض احباب کـرام اسے محسوس فرماتے هوں - ليکن انهيں الهـلال کي معذوريوں پر بهي نظر رکهني چاهيے - جب تک کسي معاملے کے متعلق پوري طرح مراد بهم نه پهنچايا جاے ' اس وقت تک اسکي تحريک سے کوئي نتيجه حاصل نهيں هوسکتا - ندوة العلما کو ميں اپنے عقيدے ميں ايک اهـم کام سمجهتا هوں - نيز مجهے يقين هوگيا هے که وه برباد کيا جا رها هے - عرصے تـک کی خاموشي کے بعد اس معاملے کو چهيڑنا پڑا ' اور جب شروع هو چکا اب درميان ميں نهيں چهوڑ ديا جاسکتا تاوقتيکه تحريک اصـلاح ايک عملی صورت اختيار نه کرلے - جب تـک اپني دلچسپيوں کا کچهه ايثار نه کرينگے ' کوئي اهم کام انجام نهيں پاسکتا - اميد هے که ۱۰ - مئي کا جلسه کسي عملي تجويز تـک پهنچنے ميں کامياب هو ' اور اس بحث کا حصول مقصود کے ساتهه جلد خاتمه هوجاے -

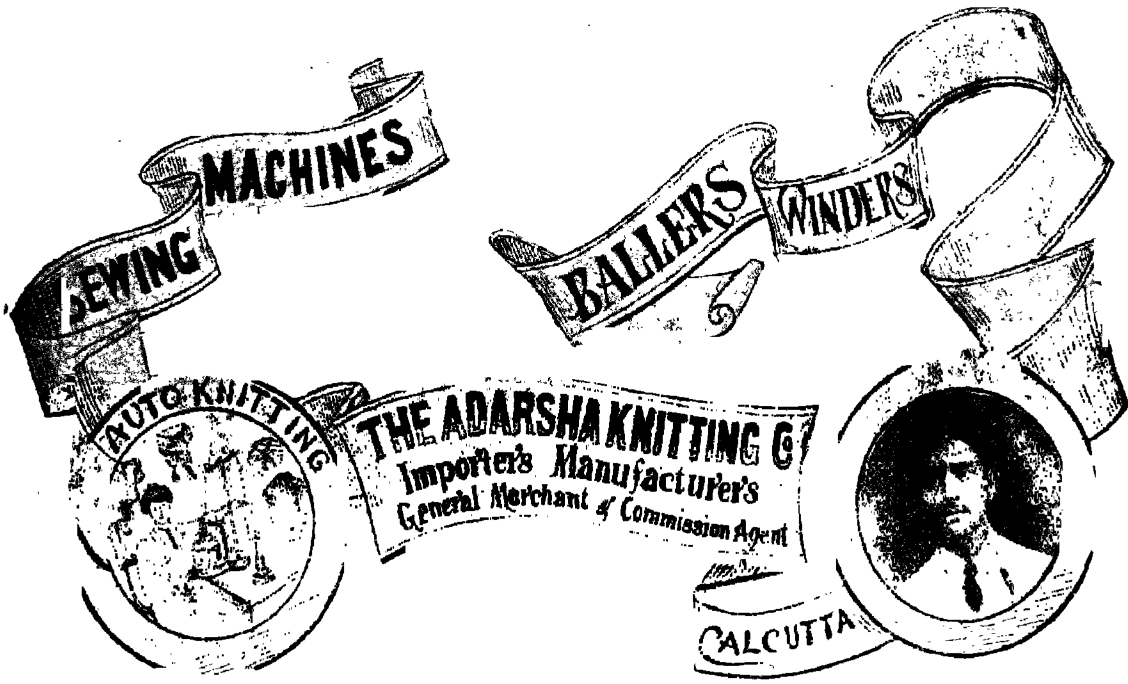
( ايڈيٹـــر )

## اعـــلان

### رپورٹ انجمن هـلال احمـر قسطنطنيه

انجمن هلال احمر قسطنطنيه نے اپني تمام کارگزاريوں کي ايک جامع رپورٹ ترکي زبان ميں شائع کي هے جسميں حضور سلطان المعظم ' ولي عهد عثمانيه ' اور بانيان انجمن کي تصويريں بهي دي گئي هيں ' اور ابتدا ميں هلال احمر اور صليب احمر کي تاريخ بهي درج کي هے -

گو يه کتاب ترکي ميں هے تاهم مسلمانان هند اس خيال سے خريد سکتے هيں که اسکی فروخت سے جسقدر روپيه حاصل هوگا وه کارخير هی ميں صرف هوگا - انجمن هلال احمر نے هميں اس اعلان کی اشاعت کيليے لکها هے - کتاب کي قيمت دو روپيه هے - سکرٹري انجمن سے ملسکتی هے ' غالباً اسکے کچهه نسخے فروخت کيليے دفتر الهلال ميں بهی کسی آينده ڈاک سے پهنچ جائينگے - ( مـنيجـر )




## ادرشه نیٹنگ کمپنی

— :*: —

یه کمپنی نهیں چاهتي هے که هندوستان کي مستورات بیکار بیٹهي رهیں اور ملـک کي ترقي میں حصه نه لیں لهذا یه کمپنی امور ذیل کو آپ کے سامنے پیش کرتي هے : —

( ۱ ) یه کمپني آپکو ۱۲ روپیه میں بٹل کٹنـگ ( یعنے سپاري تراش ) مشین دیگي ' جس سے ایک روپیه روزانه حاصل کرنا کوئي بات نهیں -

( ۲ ) یه کمپني آپکو ۱۵۵ روپیه میں خود باف موزے کي مشین دیگي ' جس سے تین روپیه حاصل کرنا کهیل هے -

( ۳ ) یه کمپنی ۶۰۰ روپیه میں ایـک ایسي مشین دیگي جس سے موزه اور گنجی دونوں تیـار کی جاسکے تیس روپیه روزانه بلا تکلف حاصل کیجیے -

( ۴ ) یه کمپني آپکي بنائي هوئي چیزوں کے خرید نے کي ذمه داري لیتي هے -

( ۵ ) یه کمپنـي هر قسم کے کاٹے هوے اون جو ضروري هوں محض تاجرانه نرخ پر مهیـا کردیتي هے - کام ختم هوا - آپنے روا نه کیـا اور اُسی دن روپے بهی مل گئے ! پهر لطف یه که ساتهه هي بننے کے لیے چیزیں بهي بهیج دي گئیں -

## لیجئے دو چار بے مانگے سرٹیفکٹ حاضر خدمت هیں -

— :*: —

آنریبل نواب سید نواب علي چودهري ( کلـکته ) :— میں نے حال میں ادرشه نیٹنـگ کمپني کي چند چیزیں خریدیں مجهے اُن چیزونکي قیمت اور اوصاف سے بهت تشفي هے -

اي - گورنڈ راؤ پلیڈر - ( بللاري ) میں گنز ویلر کے مشین سے آپکي مشین کو ترجیح دیتا هوں -

مس کشم کماري دیوي - ( ندیا ) میں خوشي سے آپکو اطلاع دیتي هوں که میں ۶۰ روپیه سے ۸۰ روپیه تک ماهواري آپکی نیٹنـگ مشین سے پیدا کرتي هوں -

## شمس العلمـا مولانا عطـاء الرحمن صاحب کیـا فرماتے هیں ؟

—(*)—

ادرشه نیٹنگ کمپني کے موزه پهنچے اور مجهے اس باتکے کهنے میں کوئي تامل نهیں که اسکي بناوٹ یورپ کي ساخت سے کسی طرح کم نهیں - میں نے مشین کو چلاتے دیکها هے اور میرا خیال هے که هر شخص باساني اسے سیکهه سکتا هے -

## چند مشهور اخبـارات هنـد کی راے

— * —

بنگالي — موزه جو که نمبر ۲۰ کالج اسٹریٹ کے کمپني نے بنائے هیں اور جو سودیشي میله میں نمایش کے واسطے بهیجے گئے تهے نهایت عمده هیں اور بناوٹ بهي اچهي هے - محنت بهي بهت کم هے اور ولایتي چیزونسے سر مو فرق نهیں -

انڈین ڈیلي نیوز — ادرشه نیٹنگ کمپني کا موزه نهایت عمده هے -

حبل المتین — اس کمپني نے ثابت کردیا که ایک شخص اس مشین کے ذریعه سے تین روپیه روزانه پیدا کرسکتا هے -

اس کمپني کي پوري حالت آپکے سامنے موجود هے اگر آپ ایسا موقعه چهوڑ دیں تو اِس سے بڑهکر افسوس اور کیا هوسکتا هے -

**ادرشه نیٹنگ کمپنی نمبـر ۲۰ کالـج اسٹریٹ کلکتــه**

خود مولانا شبلي نے ندوہ کے معاملات سے قوم کو بے خبر رکھا ' اور اسکا سب سے بڑا الزام اُنهي کے سر هے - اسکے بعد اخبارات هیں - زمیندار ' همدرد ' پیسه اخبار ' وطن ' الهـــلال ' ان میں سے کسي نے بهي وقت سے پہلے خبر نه لي - اب یه کوئي انصاف کي بات نهیں هے که اپني غفلت کي نـدامت صرف طلبـا کو الـزام دیکر مٹائي جاے -

## جلسۂ انتظامیـہ ۲۶ مـــارچ

( ۴ ) کذب بیاني ' باطل انـدیشي ' مکـر و حیل ' فـریب و دسائس کا ایک پورا مجموعه وہ رپورٹ هے جو ۲۶ مارچ سنه ۱۴ کے جلسۂ انتظامیه کي فرضي ناظم ندوہ نے شائع کي هے - اب میں کهاں تک اپنے وقت اور الهـلال کے صفحات کو ان لوگوں کے پیچهے خراب کروں ؟ مختصراً چند کلمے لکهونگا :

اس رپورٹ سے معلوم هوتا هے که نه تو باهر کے لوگوں کو اصلي حالات کے معلوم کرنے کا موقعه دیا گیا اور نه اصلي مسائل انکے سامنے پیش هوے - نہایت چالاکي سے صرف اسٹرائک هي کے معامله کو پیش کیا گیا ' اور کهـدیا که اسکے سوا قوم میں اور کوئي بے چیني نهیں -

اس رپورٹ سے معلوم هوتا هے که جلسے میں مندرجۂ ذیل امور بیان کیے گئے :

( ۱ ) مولوي عبد السلام اور مولانا شبلي کے در خط جسکا حال اوپر لکها جا چکا هے -

( ۲ ) ایک نیا عهدہ " حامي ندوہ " کا وضع کیا گیا ' اور اسپر کرنیل عبد المجید پٹیاله کا تقرر هوا - اس خدمت عظیم کے صلے میں تین چار سال سے وہ مولوي غـلام محمـد شملوي سے چهاونیوں میں گورنمنٹ کي غلامي کا وعظ کراتے هیں' اور ۸۰ - روپیه انکي تنخواہ بدبخت ندوہ دیتا هے !

( ۳ ) ایک کاکوروي ممبر نے کہا که ندوہ سے " ابتک معزز حضرات کو ویسي هي همدردي هے' جیسي پہلے تهي " تعجب هے که اسقدر صریح غلط بیاني کیونکر ایک تعلیم یافته شخص نے جائز رکهي - معزز حضرات سے اگر مقصود کاکوروي کا خاندان اور مولوي خلیل الرحمن اور انکے حواري هیں' تو اسمیں شک نهیں که نه صرف پیشتر جیسي هي همدردي هے بلکه هزار درجه المضاعف هوگئي هے' مگر اسکے لیے " معزز حضرات " کي تلمیح ضرروري نه تهي -

لیکن اگر معزز حضرات سے مقصود وہ لوگ هوں جوکسي نه کسي حیثیت سے قوم میں "معزز" تسلیم کیے جاتے هیں تو ان میں جن لوگوں کو صحیح حالات کے معلوم کرنے کا موقعه ملا هے ' وہ سب کے سب موجودہ حالات پر متاسف ' اور اصلاح کي ضرورت سے مضطرب هیں - اگر میں انکي فهرست یهاں دوں تو کئي کالم صرف هو جائیں - انجمن اصلاح ندوہ کي رپورٹ اٹها کر دیکهیے - خود ندوہ کے ارکان انتظامي کا کیا خیال هے ؟ یقیناً هر هائنس بیگم صاحبه بهوپال دام اقبالها بهي اس شخص کے خیال میں " معزز " نهونگي' جنهوں نے اپنا ماهوار عطیه تا اصلاح ندوہ ملتوي کر دیا هے !

( ۴ ) یه بهي اسي ممبر نے کہا که " ناظم اور پرنسپل پر کوئي اعتراض صحیح نهیں کیا گیا " لیکن " ناظم پر به حیثیت ناظم تو بعد کو اعتراض هوگا ' پہلے انکي نظامت کو تو جائز ثابت کردیا جاے -

( ۵ ) ایک اور ممبر نے کہا که میرٹهه میں قاضي نجم الدین صاحب ایک خط لاے جسمیں جلسه کرنے کي تحریک تهي - لیکن سمجهه میں نهیں آتا که اس سے ندوہ کے مسائل پر کیا اثر پڑتا هے ؟ اگر کچهه لوگ ایک مسئله کو از روے ایمان و بصیرت ضروري سمجهتے هیں' تو انکا فرض هے که اسکي طرف قوم کو توجه دلائیں' اور غفلت دور کرائیں - میں نے بلقان و طـرابلس ' کانپور و معاملۂ زمیندار' اور خود ندوہ کے متعلق علانیه الهلال میں بار بار لکها که هر شهر کے مسلمان جلسے کـریں اور اپني زندگي اور احساس کا ثبوت دیں -

( ۶ ) ایک تیسرے ممبر نے کہا که " جو جلسے هوے هیں وہ ضلع بارہ بنـکي کے چهوٹے چهوٹے مواضعات میں کیے گئے هیں " کیا کوئي وقت ایسا بهي آنے والا هے جب ان لوگوں کو اپني کـذب بیانیوں کي جرأت پر ندامت هوگي ؟ ندوہ کي اصـلاح کیلیے اس وقت تـک پچاس کے قریب جلسے تمام هندوستـان میں هوچکے هیں - بمبئي ' کلکته ' دهلي ' ملتان ' بانکي پور' مدراس ' قصور' بریلي ' گیا ' میرٹهه' گودهرا ' پیلي بهیت ' لکهنو' یه تمام مقامات شاید ندوہ کے جغرافیۂ هند میں بارہ بنـکي هي کے مواضع هیں !

( ۷ ) ایک سب سے زیادہ دلچسپ لطیفـه یـه هے که جو لوگ طلبا کو سمجهانے گئے تهے' انسے طلبا نے خواهش کي که ایک غیر جانب دار کمیشن قائم کیا جاے - اسکے جواب میں سفراء ندوہ نے کہا : " ارکان انتظامیه ملک کے منتخب اصحاب هیں اور تمام ذمه داري کا ملک نے ارکان انتظامیه پر بهروسه کیا هے "

مگر افسوس هے که ایسي شاندار اور مسکت دلیل کو بهي " طلبه نے نهیں مانا "

یا للعجب ! ندوۃ العلما کي سرزمین میں بهي " ملـک کے انتخاب کردہ اصحاب " کا لفظ بولا جاتا هے' اور ایسے ارکان ندوہ دل کے جري اور همت کے مضبوط موجود هیں جو ندوہ کے ارکان انتظامیه کو " ملـک کي انتخاب کردہ " جماعت کہنے کي جرأت رکهتے هیں ! پهر طلبا کے جواب میں متحیر هیں که اُنهوں نے ایسي صریح اور سچي بات کو بهي منظور نهیں کیا ؟

یا سبحان الله ! جس جلسۂ انتظامي کے ممبروں کے انتخاب کرنے میں نه تو قوم کي آواز کو دخل هو اور نه قوم کو کسي طرح کا حق دیا گیا هو' حتی که برسوں سے قوم کو یه بهي نه معلوم هو که کب انکے نائب منتخب هوتے هیں' اور کون اُنهیں منتخب کرتا هے ؟ جنکے انتخاب کا یه حال هو که هر تین سال کے بعد اُنهي میں کے چند آدمي بیٹهکر پچهلے آدمیوں کو اپني مرضي کے مطابق دهرا لیتے هوں' اور جب چاهتے هوں " مجلس خاص " کا تخت بچها کر اپنے پندرہ پندرہ آدمیوں کو صرف ایک شخص کي تحریک پر ممبر بنا لیتے هوں' جنکے لیے نه تو کوئي قاعدہ هے اور نه قانون' نه کوئي اصول هے اور نه کوئي راے' آج اس مجلس انتظامي کے ممبر بے دهڑک طلبا کے سامنے یه دلیل پیش کرتے هیں که قوم کے انتخاب کردہ نائب هم سے بڑهکر اور کون هونگے' اور پهر اتنا هي نهیں بلکه غریب قوم کي جانب سے " بهروسه " کا پروانه بهي اپنے جیب میں ٹٹولنے لگتے هیں ! ان هذا لشي عجاب !

## غفلـــت و بے [illegible]ري

( ۸ ) اصلي مصیبت یه هے که لوگوں کو اصلي حالات معلوم نهیں - ندوہ سے دلچسپي لینے والے همیشه خاص خاص لوگ تهے - نه تو لوگوں نے اسکي رپورٹیں پڑهي هیں نه دستور العمل دیکها هے' اور نه کبهي اُن مضامین کو پڑها هے جو نـدوہ کے معاملات کے متعلق اخبارات میں نکلتے رهے هیں - اب ندوہ کا معامله انکے سامنے آیا هے اور وہ راے دیتے هیں تو ادهر ادهر کي سني هوئي باتوں پر مجبوراً اعتماد کرلیتے هیں' اور بالکل سمجهه نهیں سکتے که اصلي ماتم کیا هے ؟

دهلي میں جو جلسه ابهي ۱۳ - اپریل کو منعـقد هوا تها اسمیں مولانا عبید الله صاحب سابق ناظم جمعیۃ الانصار دیوبند نے اپني تقریر میں کہا : " میں ایک مرتبه ندوہ کے انتظامي جلسے میں بلایا گیا تها تا که بعض حضرات کے موافق راے دوں' لیکن جب

# مسئلۂ بقاؤ اصلاح ندوہ

## فریب سکوت اور فساد تجاهل !

سب سے بڑي مصیبت ارباب راے کي بے خبري و غلط فهمي هے اور وہ معذور هیں -

## ١٠ مئي کو دهلي میں عام جلسه

ندوۃ العلما کے موجودہ معاملات کے متعلق چند امور غور طلب هیں' بغرض اختصار و عدم گنجایش صفحات دفعه وار عرض کرونگا:

( ١ ) پوري چالاکي اور مفسدانه هوشیاري سے کوشش کي جا رهي هے که کسی طرح ندوہ کی اصلاح اور اسکے اصلی مفاسد کے مسئله کو قوم کی نظروں سے هٹا لیا جاے اور اُسکي جگه محض طلبا کی اسٹرایک کے معاملے کو یا بعض دوسرے حالات کو پیش کردیا جاے - اس سے مقصود یه هے که تمام لوگ ان معاملات میں اولجهه جائینگے اور حزب الافساد کے اصلی مفاسد کي طرف کسي کو توجه نهوگی -

صیغۂ تعمیرات اور مال کے متعلق بار بار کہا جاتا هے مگر اُسکا کچهه جواب نهیں دیا جاتا - معتمدیوں کے توڑ دینے کي ناجائز کارروائي پر اعتراض کیا جاتا هے مگر اسکا کوئي تذکرہ نهیں کرتا - نئے عهدہ داروں کے تقرر کو دستور العمل کے خلاف اور بالکل سازشي بتلایا جاتا هے' مگر گویا انهوں نے سنا هي نهیں - جلسۂ انتظامیه منعقد بھی هوتا هے تو صرف اسٹرائک پر بحث کی جاتي هے' اور خطوط پڑهے جاتے هیں که اسٹرائک مولانا شبلي کي ایما سے هوئي یا مولوي عبد السلام نے خط لکها -

مولانا شبلی نے اخبارات میں ایک تحریر شایع کرائي هے اور خط کے اُس ٹکڑے سے انکار کیا هے جسمیں مولوي عبد السلام نے انکي طرف اپنے مطالب کو نسبت دي هے' اور ساتهه هي لکها هے که لعنة الله علی الکاذبین -

پهر یه خطوط بہت پیشتر کے هیں - اسٹرائک اب هوئی هے اور طلبا نے اپني شکایتیں بیان کردي هیں جنکا جواب ملنا چاهیے - تاهم هم تسلیم کیے لیتے هیں که واقعي اسٹرائک انهیں کارروائیوں کا نتیجه هے' اور بعض لوگوں نے طلبا کو اُبهار اُبهار کر اسٹرائک کیلیے آمادہ کیا' لیکن اس واقعه سے دوسرے واقعات تو مٹاے نهیں جاسکتے ؟ کیا صیغۂ تعمیرات و مال کے مسائل اُسي وقت تک قابل اعتراض تھے' جب تک که اسٹرائک بغیر کسي کی تحریک کے ثابت هو؟ اور کیا دستور العمل ندوہ کے بموجب مولوي خلیل الرحمن کا ناظم نہونا' اور محض چند آدمیوں کا سازش کرکے ندوہ کے اصلي مقاصد کو مٹانے کیلیے اُنهیں ناظم بنا دینا بهي اُسي وقت تک قابل لحاظ هے' جس وقت تک اسٹرائک بغیر مولوي عبد السلام کے خط لکهنے کے سمجهي جاتي ؟

کیا دستور العمل ندوہ کي تنسیخ' حق انتخاب و عزل کی تحریف' ایک نا جائز اور خلاف اصول کمیٹي کي باسم "مجلس خاص" تاسیس' اور بابو نظام الدین صاحب کے صیغۂ مال کے متعلق تمام اعتراضات بهي اس وجه سے مٹ جاسکتے هیں که مولوي عبد السلام صاحب نے اسٹرائک کرا دي ؟

( ٢ ) یه بالکل ویسي هي بات هے جیسے مچهلي بازار کانپور کی مسجد کی دیوار کو مسٹر ٹائیلر نے گرا دیا اور هز آنر سر جیمس مسٹن نے کہا که کانپور کے مسلمانوں میں کوئي جوش نهیں - صرف باهر کے چند مفسدین هیں جو کانپور کے مسلمانوں کو بهڑکا رهے هیں - حالانکه اگر مسجد کي زمین کا مطالبه شرعي و قانوني مطالبه تها تو وہ اس الزام کے مان لینے کے بعد بهي ویسا هي قابل

مولوي عبد السلام صاحب کے خط میں دو باتیں واقعي قابل اعتراض هیں - ایک تو انکا غلط طور پر اپنے بیانات کو مولانا شبلي کي طرف نسبت دینا جسکا وہ خود اقرار کرتے هیں - یقیناً ایسي غلط بیانی بڑے هي افسوس بلکه شرم کي بات هے - دوسرا خط کا طرز بیان که جتنے لفظ لکهے هیں' انمیں سے کوئي لفظ بهي کسي عقلمند آدمی کا لکها هوا معلوم نهیں هوتا - رهی یه بات که انهوں نے طلبا کو اپنے حقوق کے مانگنے پر اُبهارا' تو دنیا میں فرضي اخلاق' رعب و نظام' اور ادب و نگونساري کا وعظ کرنے والے تو بہت هیں اور یه واعظ خوشنما بهي معلوم هوتا هے' لیکن اصلیت یه هے که ایسي حالت خود اُن واعظوں یا انکے دائرۂ کار کی عمارتوں کو پیش آجاے تو اُس وقت حقیقت کهلے که خود انکا مشورہ بهي ایسا هي هوتا هے یا نهیں ؟

یه سب کهنے کی باتیں هیں اور ان میں حروف و اصوات کے علاوہ مفهوم عملی کچهه بهی نهیں هے -

جس دن طلبا نے اسٹرائک کی' اُسي دن میں نے الهلال میں لکها که یه اچها نهیں کیا - "مدرسه مثل ایک مملکت کے هے - جس طرح شخصي حکومت کا جبر و استبداد ملک کو خراب کرتا هے اسی طرح طوائف الملوکی اور بے حکومتي بهي اسکے لیے مهلک هے" - نیز یه لکها که "اسٹرائک امن و نظام کي ایک ایسي غارت هے جسکو کسی حالت میں بهي اچها نهیں کہا جاسکتا"

تاهم جو واقعات دنیا میں هوتے هیں' انهیں صرف اخلاق کي کتابوں کے اندر هي نهیں ڈهونڈهنا چاهیے' اور کسي شخص کو اسکا حق حاصل نهیں هے که حق و باطل' انصاف اور بے انصافی' عدل و ظلم' اور طلب و داد کو کسي خاص گروہ کیلیے مخصوص کردے - ندوہ کے طالب علموں نے اخبارات میں مضامین لکهے - اخبار وکیل امرتسر نے قابل صد تعریف مستعدي سے اپنے صدها صفحات اس بحث کیلیے وقف کر دیے' اندروني طور پر هر شکایت کیلیے حکام ندوہ کو عرضیاں دي گئیں اور بار بار جواب طلب کیا گیا - لیکن ان تمام باتوں کا کوئي نتیجه نهیں نکلا اور وہ هر طرف سے مایوس هوگئے - سب سے بڑهکر یه که ایک پوري پارٹي ندوہ پر قابض تهي' اور دوسرے خیال کے لوگ اصلاح کی طرف سے مایوس هوکر تهک گئے تهے' اور اسلیے کچهه دلچسپي نهیں لیتے تهے - ایسي حالت میں اگر طلبا نے آخري علاج سے کام لیا' اور خرابي و بد نظمي کا علاج بالمثل خرابی هی سے کرنا چاها' تو گو هماري اخلاقی مصطلحات کتنی هی همیں گرویدہ رکهیں تاهم همیں انکی نسبت فیصله کرنے میں زیادہ سختی نهیں کرنی چاهیے' اور انکی مجبوري و بے بسی پر بهی نظر رکهنی چاهیے -

اگر اسٹرائک اچهي چیز نهیں تو اسکا سب سے پہلے الزام قوم کے سر' اور علی الخصوص قوم کے ان نمایاں اشخاص کے سر هے جو همیشه ان معاملات میں پهلي صف هوتے هیں - کیوں انهوں نے اخبارات کے مضامین نهیں پڑهے ؟ کیوں اخبار وکیل کے بے شمار کالموں پر کبهي نظر نهیں ڈالي ؟ کیوں اُن انصاف طلب صداؤں سے کان بند کرلیے جو هر هفتے مصائب ندوہ کیلیے بلند هوتے تهے ؟ جب ایک شے پبلک میں آگئي اور اخبارات میں مسلسل مضامین لکهے جاتے هیں تو پهر بے خبري کا عذر مسموع نهیں هوسکتا - جب کسي نے خبر نه لي تو انهوں نے اپني قسمت کو خود اپنے هاتهوں میں لیا' اور وہ آخري علاج کرنا چاها' جو گو کیسا هي برا هو لیکن اسکي علت خود هماري هي غفلت تهي - یه علاج کارگر هوا اور اب سرگشتگان غفلت نے دو چار کروٹیں لیں - پس جن لوگوں نے یه آخري علاج کرکے تمهیں هوشیار کیا هے' انکي بخشي هوئي هشیاري سے بیدار هوکر سب سے پہلے اُنهي کو الزام دینا

# الهلال

۱۸ - ۲۵ جمادی الاولی ۱۳۳۲ ہجری

## مدارس اسلامیہ

## مولـود فساد کا کامل بلوغ

عہدہ داروں کا سازشی تقرر

## مزعومہ ومفروضہ نظامت ندوۃ العلماء

( ۳ )

ایک ایسا شخص فرض کیجیے جو نئے عہدہ داروں کا نہ صرف دوست و رفیق بلکہ شیفتۂ و فدا کار ہو ' اور اُنکی نظامت و نیابت کو اپنے ایمان و ضمیر سے بھی زیادہ محبوب رکھتا ہو - نیز اُس نے قسم کھا لی ہو کہ جب تـک بحث و ثبوت کا ذرا سا سہارا بھی باقي رهیگا ' مولوی خلیل الرحمن صاحب کی نظامت کو ہاتھہ سے ندونگا :

یا تن رسد بجاناں ' یا جاں ز تن بر آید !

اچھا ' تو اب فرض کیجیے کہ وہ ایسے موقعہ پر کیا کریگا جبکہ اُسکے سامنے اهلیت اور استحقاق علمی و اخلاقی کی وہ تمام بحث پیش کی جائیگی جو پچھلی اشاعت میں نکل چکی ہے ؟

یقیناً وہ جوش حمایت میں کہے گا کہ خیر ' مان لیجیے کہ مولوی خلیل الرحمن صاحب نہ تو علمی قابلیت کے لحاظ سے اس عہدے کیلیے کوئی چیز ہیں ' اور نہ هي کسی اخلاقی خوبی کے اعتبار سے مستحق ہیں - لیکن آخر مجلسوں اور انجمنوں کے قوانین و قواعد بھی کوئی شے ہیں یا نہیں ؟ اگر وہ قانون و قواعد کے مطابق ناظم بنادیے گئے ہیں ' اور ایک انجمن کی ایگزیکیٹو کمیٹی نے اُنہیں قانوناً عہدہ دار تسلیم کرلیا ہے ' تو پھر خواہ وہ کیسے هي نا اهل کیوں نہوں ' لیکن قاعدہ چاهتا ہے کہ اُنہیں تسلیم کرهي لینا چاهیے - نہ کیجیے گا تو دنیا میں قانون اور قواعد کی توهین کی ایک بہت هي بري مثال قائم هوجائیگی - استحقاق نہیں ' نسہي ' کم ازکم قانون تو ہے ؟ اُنہوں نے استحقاق و صلاحیت کا پاس نہیں کیا - آپ قانون کی عزت پر نظر رکھیے - کسی کی علمی و اخلاقی حالت پر بحث کرنیکا آپکو کس نے حق دیدیا ہے ؟ یہ تو " ذاتیات " ہے - جو کچھہ کہنا ہے قاعدہ اور قانون کی بنا پر کہیے -

غرضکہ استحقاق و اهلیت کے بعد گو اصلاً بحث کا خاتمہ هوجاتا ہے لیکن ایک ایسے شخص کیلیے جو اصول کی بنا پر نہیں ' بلکہ اپنے کسی ذاتی فیصلے کی بنا پر اُنکی نظامت کا خواهشمند هو ' کہنے کیلیے قانون اور قواعد کا سہارا ابھی باقی ہے -

اچھی بات ہے - آئیے اپنے تئیں ایک ایسا هي ارادت کیش شخص فرض کرلیں اور پوری کوشش کریں کہ کسی نہ کسی طرح مولوی صاحب کو ندوہ کا ناظم بنا نا هي چاهیے - استحقاق و اهلیت کی بنا پر نا کامی هوگی تو قانون اور قواعد کا گوشہ ڈهونڈهیں گے - یہا نسے بھی نـکالے گئے تو خود ندوہ کے دستور العمل کی دهائی دینگے - یہاں بھی شنوائی نہ هوئی تو اسکے معرف و موجودہ دستور العمل کا دروازہ کھٹکٹائینگے - اگر یہ بھی نہ کھلا تو پھر یا قسمت یا نصیب !

کیا شکوہ تم سے ' روییے اپنے نصیب کو !

بہر حال میں تسلیم کیے لیتا هوں کہ پچھلی اشاعت میں جو کچھہ لکھا گیا ' یکسر لغو اور بے معنی تھا - استحقاق اور اهلیت کیا شے ہے اور ایثار و اخلاق کو کون پوچھتا ہے ؟ اصل شے قانون اور قاعدہ ہے - فاستغفر اللہ ربي من کل ذنب و اتوب الیہ !

کردیم هزاربار توبہ !

صرف مجالس و مجامع کے قوانین عمومي اور خود ندوہ کے دستور العمل هي کے مطابق اب نظر ڈالتا هوں :

گر تو دامن بکشي ' دست کسے کوتہ نیست !

### ( نظامت جدید اور قواعد مجالس )

قواعد کا یہ حال ہے کہ ایک تو عام طور پر با قاعدہ انجمنوں کے قوانین ہیں اور تمام مجلسوں کیلیے بطور ایک مشترک اصول کے تسلیم کیے جاتے ہیں - ایک خود ندوہ کا دستور العمل ہے - عام قوانین کا اگر ذکر کیا گیا تو یہ کہکر بآسانی ٹالدیا جائیگا کہ ندوہ عام قوانین مجالس کی پیروی پر مجبور نہیں - اگر تمام دنیا میں ایسا هوتا ہے تو کیا ضرور ہے کہ ندوہ بھی ایسا هي کرے ؟

پس بہتر ہے کہ صرف ندوہ هي کے دستور العمل کے مطابق نظر ڈالی جاے -

لیکن ندوہ کا دستور العمل بھي دو مختلف صورتوں میں موجود ہے - ایک تو اُسکا اصلی اور قدیمي دستور العمل ہے دوسرا معرف موجودہ دستور العمل جس پر آجکل ادعائی عمل کیا جاتا ہے -

کسي گذشتہ صحبت میں تفصیل کے ساتھہ لکھہ چکا هوں کہ اصلی دستور العمل کی دفعات مبہمہ کیا تھیں ' اور پھر کس طرح اُن میں نئی نئی ترمیمیں اور اضافے کیے گئے ؟ پس موجودہ حالت میں در اصل ندوہ کا دستور العمل کوئی چیز نہیں ' اور مسئلۂ اصلاح ندوہ میں اصلی ما بہ النزاع وهي دستور العمل ہے - تاهم جو کچھہ بھي ہے ' چاهیے کہ صرف اُسی کو پیش نظر رکھا جاے - کیونکہ اگر اصلی دستور العمل کی بنا پر بحث کیجیگا تو کہدیا جائیگا کہ اس منسوخ شدہ دستور العمل کو اب تسلیم هي کون کرتا ہے ؟

ذکر تو منسوخ کرد عشق اوائل !

### ( رعایت کي انتہا )

غور کیجیے کہ نقد و محاکمہ میں اس سے زیادہ رعایت اور نرمي کیا هوسکتي ہے ؟ عام قوانین اصل بحث ہیں - اگر اُنسے کام لیا جاے تو ایک منٹ کے اندر پوری کارروائی کو ناجائز قرار دیسکتے ہیں - لیکن اُن سے بالکل قطع نظر کرلي جاتي ہے - اُسکے بعد ندوہ کا اصلی دستور العمل ہے اور اسمیں جسقدر تبدیلیاں کی گئي ہیں ' یکسر نا قابل تسلیم و خلاف قانون ہیں ' لیکن آپکي خاطر سے اُسے بھي چھوڑ دیا گیا - صرف وهي معرف و مبدل دستور العمل اپنے سامنے رکھتے ہیں جو ندوۃ العلما کا موجودہ مسلمہ نظام ہے اور ندوہ کي طرف سے چھاپکر تقسیم کیا جاتا ہے !

### ( انتخاب نظامت حسب دستور العمل )

۱۸ سے ۲۰ - جولائي تک ایک جلسۂ انتظامیہ لکھنؤ میں منعقد هوا ' اور اسي میں گذشتہ نظام عمل کو توڑکر نیا ناظم منتخب کیا گیا - یہ کارروائي جو قانون اور قاعدہ کے نام سے کي گئي ' قاعدہ اور قانون کي بدترین توهین تھي - ایسي توهین جس سے زیادہ کوئی ناجائز مجمع اور بے قاعدہ جتھا نہیں کرسکتا -

پہنچا تو اصلي حالت دوسري هي نظر آئی' اور میں بغیر کارروائي میں حصه لیے واپس آیا "

اسي جلسے میں اصول و قواعد کي بنا پر ندوہ کے مفاسد بیان کیے گئے تو میرے عزیز دوست مسٹر محمد علي نے کہا که میرے لیے یه تمام معلومات بالکل نئي هیں - اب تـک یه باتیں بالکل معلوم نه تهیں -

مجهکو یقین هے که خود ندوہ کے غیر مقامي ارکان انتظامیه بهي جو گاه گاه جلسوں میں آکر شریک هوجاتے هیں' ندوہ کے مفاسد سے بالکل بے خبر رکهے گئے هیں' اور بالکل یهي رجه هے که وہ انکا ساتهه دیدیتے هیں یا خاموش هو رهتے هیں - مولانا سیف الرحمن صاحب جو پچهلے جلسۂ انتظامیه کے صدر بنائے گئے تهے' مولانا فضل حق صاحب مدرس اعلے مدرسه عالیه رامپور جو ایک بہت هي معامله فہم اور صاحب فکر و راے بزرگ هیں' نواب محمد اسحاق خاں صاحب سکریٹري کالج' مولوي احمد علي صاحب میرٹهي' اور اسي طرح بعض دیگر ارکان انتظامی کو میں شخصاً جانتا هوں' اور یقین کرتا هوں که ندوہ میں جو کچهه هو رها هے' اگر اسکے معلوم کرنے کا انهیں موقعه دیا جاے یا ندوہ کے مفاسد کے مضامین اول سے اخر تـک وہ دیکهه ڈالیں' تو ایک لمحه کیلیے بهي مفسدین ندوہ کا ساتهه نہیں دینگے -

لیکن اصلي مصیبت یه هے که واقعي حالات معلوم نہیں - ندوہ کے موجودہ حکام کے هاتهه میں ایک بڑا حربه مذهبي الزام کا هے - جب کبهي علما سے ملتے هیں تو فوراً کہدیتے هیں که هم صرف طلبا کو الحاد و نیچریت سے بچانے کیلیے ایسا کر رهے هیں اور همیں خواہ مخواہ الزام دیا جاتا هے - یه سنکر وہ لوگ متاثر هو جاتے هیں اور کہتے هیں که واقعی آپ لوگ بڑے هي اچهے آدمي هیں !

اُردو اخبارات کا بهي یهي حال هے - ان میں سے بعض خاموش رهجاتے هیں - ایک دو نے ضرورت اصلاح سے انکار کردیا هے - مجهکو یقین هے که ان لوگوں کو بهي اصلي حالات معلوم نہیں اور اس دهوکے میں ڈالدیے گئے هیں که محض شخصي معامله هے - اگر ندوہ کے مفاسد سے یه لوگ واقف هو جائیں تو پهر مجهه سے بهي بڑهکر اصلاح کیلیے سعي کریں -

الهلال کے سلسلۂ مضامین کو اگر یه اصحاب مطالعه فرمائیں تو انهیں واقعات معلوم کرنے میں مدد ملیگي -

درحقیقت ان تمام دقتوں کا علاج بحالت موجودہ ایک هی تها' اور الحمد لله که بزرگان دهلی نے قابل صد تعریف مستعدي کے ساتهه اسے پورا کردیا یعنے جلسۂ عام کا انعقاد - جب تـک عام لوگوں کا یک جا اجتماع نہو اور اپنا وقت صرف اسي مسئلہ کیلیے صرف نه کریں' اس وقت تک محض اخبارات میں لکهنے سے کچهه نہیں هوسکتا -

## ریاست بهوپال اور نـــدوہ

(٥) لیکن پچهلے دو هفتوں کا سب سے زیادہ قابل ذکر واقعه یه هے که ڈهائی سو روپیه ماهوار کی جو رقم ندوۃ العلما کو ریاست بهوپال سے ملتي تهي' وہ هر هائنس سرکار عالیه دام اقبالهـا نے ( تا اصلاح ندوہ ) ملتوي کردي -

جو سرکاري خط پریسیڈنٹ انجمن اصلاح ندوہ لکهنؤ کے نام آیا هے' اسمیں لکها هے که چند ماہ سے ندوہ کے حالات نہایت افسوس ناک هو رهے هیں' اور ایسے تغیرات هوے هیں جنکي وجه سے اسکی حالت قابل اصلاح هے' اسلیے ریاست کي ماهوار رقم ملتوي کردي جاتي هے تا آنکه ندوہ کي اصلاح هوجاے -

یه واقعه سرکار عالیه کي روشن ضمیري اور تدبر و عالي دماغي کا سب سے آخري مگر سب سے زیادہ موثر ثبوت هے' اور ایک ایسا احسان عظیم هے جسکا تمام مسلمانوں کو صدق دل سے شکریه ادا کرنا چاهیے - انهوں نے ندوہ کي اس وقت مدد کی جب کوئي اسکا پرسان حال نه تها - پهر انهوں نے اپنے عطیه میں اضافه کیا اور ٥٠ کي جگه ڈهائی سو تک مقرر هوگئے - بلا شبه یه ایک ایسی شاهانه فیاضی تهي جو صرف ریاست بهوپال هي سے هو سکتي هے - لیکن تاهم میں پورے یقین کے ساتهه انکي خدمت میں عرض کرونگا که ندوہ کی حقیقي زندگي اور مسلمانوں کي دیني تحریک کی اصلي هستی' اس ڈهائی سو میں اسدرجه نه تهی جو وہ برسوں سے عطا فرما رهی هیں' جسقدر اس ڈهائی سو کے بند کردینے میں هے جو انهوں نے آج سے شروع کیا هے -

اخلاق کا هر جوهر اعراض و اثرات سے وابسته هے - فیاضي کے یه معني نہیں هیں که روپیه دیا جاے - في نفسه روپیه دینا کوئي تعریف کي بات نہیں هے - ڈاکوؤنکا سردار اپنے ماتحت چوروں کو روپیه دیتا هے - کئي قمار باز دولت مندوں نے بڑے بڑے چندے دیکر کارلو کا قمار خانه قائم کر رکها هے - ایک ظالم حکمراں جب مظلوموں کو برباد کرنا چاهتا هے تو قتل و خونریزي کیلیے خزانے کا منه کهولدیتا هے -

پس محض روپیه دینا کوئي تعریف کی بات نہیں - اصلي شے اسکا طریق صرف و بخشش هے که کار خیر و عمل صحیح کیلیے دیا جاے - اگر ایسا نہیں هے تو ایک بخیل جو مسجد بنانے کیلیے روپیه نہیں دیتا' یقیناً اُس فیاض سے هزار درجه بہتر هے جسکے روپیه سے قمار خانه چل رها هو - پہلے نے کار خیر کو روکا پر دوسرے نے هزاروں انسانوں کو ٹهوکر کهلائي -

آج هندوستان کي مصیبت یه نہیں هے که فیاضی نہیں کي جاتي - مصیبت یه هے که فیاضي کا صحیح مصرف و موقعه لوگوں کو معلوم نہیں - اگر یه مصیبت دور هوجاے تو یقین کیجیے که هماري ضرورتوں سے زیادہ قومي روپیه اس وقت خرچ هو رها هے -

سرکار عالیه کا جود و سخا جس طرح تمام رؤساء و ارباب همم کیلیے ایک اسوۂ حسنه تها' ٹهیک اسي طرح انکا اس عطیه کو روک دینا بهي همارے لیے ایک بہترین درس حقیقت هے' اور انهوں نے جس قدر احسانات اس وقت تک عطا فرما کر قوم پر کیے هیں' ان سے کہیں زیادہ اس بندش و التوا کے ذریعه احسان فرمایا هے - جو متاع جتني نایاب هو اتني هي قیمتي بهي هوتی هے - دینے والے اور بهي هیں' لیکن دینے کا صحیح محل و طریقه بتلانے والا کوئي نہیں -

حقیقت یه هے که سرکار عالیه موجودہ اسلامي نسل کي ایک غیر معمولي فرد هیں اور میں سچ سچ کہتا هوں که روز بروز میرے دل میں انکي عزت بڑهتي جاتي هے - میں رؤسا اور ارباب دول سے ( الحمد لله ) ایک مستغني اور بے پروا زندگي رکهتا هوں اور میري مذمت کے اسراف کے بعض لوگ شاکي هیں' مگر میں تعریف میں کبهي بهي اسراف نہیں کر سکتا -

اگر اسي طرح هندوستان کي ریاستیں قومي درسگاهوں کے حالات پر نظر رکهیں اور انهیں اصلاح کیلیے مجبور کریں تو هزار جلسوں کے ریزولیوشن اور اخباروں کے صفحات ایک طرف اور ایک بخشش گاہ کا عارضي کا سد باب ایک طرف ! ندوہ کي زندگي کا سہارا گورنمنٹ کي اعانت کے بعد ریاست بهوپال کي اعانت تهي - اسکے بعد ریاست رامپور کي ماهوار مدد هے' اور حیدر اباد سے بهي سو روپیے ملتے هیں - کاش یه دونوں ریاستیں بهي اس طرف متوجه هوں' علی الخصوص ریاست رامپور جسے کاردان و دانشمند مجمع اعیان و حکام میسر هے -

مفسدین ندوہ کو یاد رکهنا چاهیے که وہ ندوہ کو کسي طرح نہیں مٹا سکتے مگر خود یقیناً مٹ جائیں گے -

قوم دوسرا ندوہ بنا سکتي هے لیکن وہ اس قوم کي آواز کو ذلیل کرکے دوسری قوم اپنے لیے نہیں لا سکتے -

اور انکے اعوان و انصار قدیمهٔ وجدیدهٔ شریک تے' علی رغم انف خلیل الرحمن و اخوانه' ایسا رزولیوشن پاس کیا' اور کیوں خود مولوی خلیل الرحمن نے اپنے ادعاے "انا احق بالخلافة" سے کفارہ کشی کرلی ؟ اگر ۲۴ جولائی سنه ۱۹۱۰ تک جلسهٔ انتظامیه میں کوئی شخص ناظم بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا تھا' حالانکه مولوی خلیل الرحمن' مولوی شاہ سلیمان' مولوی مسیح الزمان' مولوی سید عبدالحی صاحب' وغیرہ وغیرہ حضرات اسمیں موجود تے' تو ۱۸ جولائی سنه ۱۹۱۳ کو وہ کونسا انقلاب انسانی ذهن و جذبات کے اندر هوگیا که یکایک انهیں میں سے ایک شخص تمام آلات و اسلحهٔ نظامت سے لیس هوکر سامنے آگیا ؟ اور پھر اسطرح سامنے آیا که جلسهٔ انتظامیه کے تمام منکر ومتمرد ارکان اپنے انکار و تمرد گذشته کو بھول کر یه کہتے هوے سجدے میں اوندھے هوگئے که " تا لله لقد آثرك الله علینا' و ان کنا لخاطئین " اور گویا مولوی خلیل الرحمن صاحب نے مولوی سید عبد الحی صاحب سے مخاطب هوکر کہا : " یا ابت ! هذا تاویل رویای من قبل' قد جعلها ربی حقا " ؟

( التحول الفجائی )

جن حضرات کو " قانون ارتقا " کے مباحث سے دلچسپی هے انهیں معلوم هوگا که اس نظریه کے بنیادی مسائل مهمه میں سے ایک مسئله انقلاب طبیعی اور تحول یعنی : Metamor Phasis کا بھی هے -

اس سے مقصود وہ تغیرات و انقلابات هیں جو حسب سنن طبیعهٔ موجودات عالم کے آثار و خواص' اور اشکال و اجسام میں هوتے رهتے هیں' اور پھر رفته رفته انکا مجموعی نتیجه ایک نوعی تغیر تک پہنچ جاتا هے -

ان تحولات میں سے ایک انقلاب " تحول فجائی " کا هے - یعنے ایسے مستثنیات تحول جو یکا یک اور ناگهانی ظهور میں آجاتے هیں - اخیر دور کے علماء ارتقا نے اس تحول کا وجود اکثر حالتوں میں تسلیم کیا هے' اور پچھلے دنوں ڈاکٹر شیفر نے اسپر لیکچر دیتے هوے اسکے نظائر و مشاهدات گنوائے هیں -

میں سمجھتا هوں که تحول فجائی کی ایک عمدہ نظیر ۲۰ مارچ کے جلسهٔ انتظامیه ندوۃ العلما کی یه کارروائی بھی هے جس سے لندن کی امپریل اکاڈیمی کا بے خبر رهنا ( جسمیں ڈاکٹر شیفر نے لیکچر دیا تھا ) اسکی بہت بڑی بد قسمتی هوگی - ایسی کھلی اور انسانی تحول فجائی کی شہادت اور کہیں نہیں ملسکتی ! واقعه یه هے که سنه ۱۹۱۳ سے پیشتر تک جسقدر ارکان ندوہ بشمولیت مولوی خلیل الرحمن صاحب موجود تے' جلسهٔ انتظامیه نے بشمولیت مولوی خلیل الرحمن و مولوی سید عبد الحی و منشی احتشام علی و مولوی شاہ سلیمان صاحب وغیرہ وغیرہ اُن ضروری شرطوں سے اُنهیں کلاً یا جزاً خالی پایا جو ندوہ کی نظامت کیلیے مطلوب هیں' اور بار بار یهی فیصله کیا که معتمدیاں قائم رهیں کیونکه انپر اعتماد هے اور کوئی شخص ایسا موجود نہیں جو ندوہ کا ناظم هوسکے -

لیکن : این قصهٔ عجب شنو از دور انقلاب :

که ۲۰ جولائی سنه ۱۹۱۳ کی صبح کو تحول فجائی کا ایک عجیب و غریب نمونه نظر آیا که وهی مولوی خلیل الرحمن صاحب جنکی موجودگی میں جلسهٔ انتظامیه عهدۂ نظامت کیلیے ناظم کی تلاش میں نا کام رهچکا تھا' اور اسطرح بار بار تسلیم کرچکا تھا که وہ باوجود خواهش و طلب شدید' اس عهدے کیلیے اهل نہیں هیں' یکایک کسی قوۃ انقلاب مخفی' اور قانون تحول فجائی کے ماتحت آکر اس طرح منقلب اور متغیر و متحول هوگئے' گویا وہ کل تک کے مولوی خلیل الرحمن هی نہیں هیں' اور مذهب ارتقا نے انهیں یکسر پیکر انقلاب و تغیر کردیا هے !! فسبحان الذی اذا اراد شیئاً

( معتمدیوں کی شکست )

یه کار روائی بے قاعدگی اور بے نظمی کا ایک ایسا کامل درجه کا نمونه هے' جسکی نظیر پیدا کرنے کیلیے بڑی جد و جهد کرنی پڑیگی - معتمدیوں کے توڑنے کا جلسهٔ انتظامیه کو اس طرح قانوناً کوئی حق هی نه تھا - اگر معتمدین نے اپنے اپنے استعفے بھیج دیے تے تو جلسهٔ انتظامیه صرف اس ایک هی فیصله کیلیے مجبور تھا که جلسهٔ عام تک انکی منظوری و عدم منظوری کو ملتوی کردیتا' اور جلسهٔ عام کا انتظام کرتا - اس عرصے میں سابق انتظام برقرار رکھا جاتا - دنیا جهان کی انجمنوں کا یهی قاعدہ هے' اور خود ندوہ کا دستور العمل بھی یهی هے - لیگ کی صدارت سے هز هائنس سر آغا خان نے بارها استعفا دیدیا' لیکن لیگ کی کونسل اسکے سوا اور کچھه نه کرسکی که جلسهٔ عام میں پیش کردے - جلسهٔ عام کے انتهائی اختیارات تمام انجمنوں میں صرف اسی لیے رکھے گئے هیں تاکه اشخاص و معدودہ جماعت کوکسی طرح کی سازش کا موقع نه ملے جیسا که بد بخت ندوہ سازش کا شکار هوا -

پس اول تو جلسهٔ انتظامیه اسکے سوا اور کوئی کار روائی کرهی نہیں سکتا تھا' لیکن چونکه هماری بحث ابتدا سے اس روش پر هے که هر موقعه پر آخری سے آخری صورت جواز کو بھی تسلیم کرکے مسئله کے عدم جواز کو ثابت کر دیتے هیں' اور ابتدا هی میں لکھه آئے هیں که آجکی صحبت میں همارا پوزیشن ایک ایسے شخص کا هوگا جو تغیر نظامت کا نهایت خواهشمند هے' اور ایک ذرا سا سهارا بھی ناخن اٹکانے کا ملجاے تو اسپر اپنے مقصود و مطلوب کے جواز و ثبوت کا ایک پهاڑ کھڑا کردینا چاهتا هے' اسلیے علی سبیل الفرض تسلیم کیے لیتے هیں که جلسهٔ انتظامیهٔ معتمدین کی علحدگی کے مسئله کا فیصله کرسکتا تھا' اور ایسا کرنے کیلیے صحیح وجوہ اپنے سامنے رکھتا تھا' لیکن پھر بھی انتخاب نظامت کا عقدہ حل نہیں هوتا' کیونکه اسکے سامنے ایک صاف اور باقاعدہ کار روائی کا راسته کھلا تھا - وہ ان معتمدوں کی جگهه عارضی طور پر دوسرے معتمد مقرر کردیتا اور آیندہ کیلیے معتمدیوں کے قیام و عدم قیام یا تقرر نظامت کے مسئله کو حسب قاعدہ جلسهٔ عام میں پیش کرتا -

اسکی مجبوری کونسی آپڑی تھی که چپ چپاتے یکا یک ایک ایسے شخص کو ناظم مقرر کردیا جاے' جو برسوں سے اپنے تئیں ناظم بنانے کی آرزو رکھتا هے مگر هر مرتبه جلسهٔ انتظامیه اسے ناظم تسلیم کرنے سے انکار کردیتا هے' اور کسی جلسهٔ عام میں اسکی نظامت کا مسئله پیش نہیں کیا جاسکتا ؟ اور پھر جسکی موجودگی اور خواهش جنون نماے نظامت کے باوجود جلسه انتظامیه یه فیصله کردیتا هے که " عهدۂ نظامت کیلیے سر دست کوئی شخص موجود نہیں " ؟

اُس شخص نے ناظم بننے کیلیے کیا کیا کوششیں نہیں کیں' اور کیسی کیسی سازشیں نہیں هوئیں ؟ نا جائز طور پر لوگوں کو جمع کیا گیا' راز دارانه خطوط لکھه لکھه کر اور دورے کر کرکے آدمی بلاے گئے' اور ایک مرتبه تو وہ قیامت برپا کی جس کی ناکامی کا ایک لمحه کیلیے بھی " حزب الافساد " کو خوف نه تھا - تاهم قانون' قاعدہ' اهلیت' استحقاق' اور حق کی بمقابلهٔ باطل قدرتی طاقت نے همیشه تمام کوششوں کو نا کام رکھا' اور خود جلسه هاے انتظامیه نے فیصله کیا که ناظم بننے کیلیے کوئی شخص اهل موجود نہیں هے - موجودہ انتظام جس طرح چل رها هے اُسی طرح چلنا چاهیے -

( ۲۰ مارچ کا عجیب و غریب جلسه )

جس جلسهٔ انتظامیه میں کار روائی کی گئی' اسکی چھپی هوئی رپورٹ میرے سامنے هے - اسمیں شرکاء مجلس کی جو فهرست

اسلیے نہیں کہ حقیقت و قوانین عمومي کے خلاف تھي ' بلکہ صرف اسلیے کہ اس طـرح کي کارروائي کرکے جلسۂ انتظامیہ نے خود ندوہ کے دستور العمل کو پرزے پرزے کردیا -

( دفعہ ۲۲ دستور العمل )

( ۱ ) دستور العمل حال کي دفعہ ۲۲ میں ہے :

" مجلس هـاے انتـظامیہ کي تاریخ کا تعین ناظم ندوۃ العلما کرکے فہرست امور تصفیہ طلب کي دو هفتہ پہلے ارکان انتظامیہ کے پاس بھیج دیگا "

عام طور پر تمام انجمنوں کی منیجنگ کمیٹیوں کا قاعدہ ہے کہ فیصلہ طلب امور کو ایک دو هفتے پہلے ممبروں کے پاس بھیج دیتے هیں جسکو اجنڈا کہتے هیں ' تاکہ وہ اُن پر غور و فـکر کرکے بحث و راے کیلیے مستعد هوجائیں - ندوہ کے دستور العمل نے اسکے لیے دو هفتے کی مدت قرار دي ہے -

اب تحقیق طلب یہ ہے کہ ۲۰ جولائي کے انتظامي جلسے میں ایک ایسا اهـم اور عظیم الشان مسئلہ پیش هونے والا تھا جو ندوۃ العلما کے هشت سالہ طریق انتظام کو منسوخ کرکے اور تینوں معتمدیوں کو توڑ کے ایک شخص کو ناظم قرار دینا چاهتا تھا ' اور یہ وہ کارروائي تھي جس پر ندوہ کي انتظامي و تعلیمي هستي کا دار و مدار تھا - پس ضرور تھا کہ حسب دفعہ ۲۲ دستور العمل ندوہ دو هفتہ پہلے اسکي اطلاع تمام ممبروں کو دیدي جاتي ' اور لکھدیا جاتا کہ معتمدیوں کے توڑنے اور فلاں شخص کے ناظم مقرر هونے کي نسبت اُنھیں اپني راے دیني پڑیگی ' لیکن اس قسم کي کوئي اطلاع ممبروں کو نہیں دي گئي ' اور نہ اجنڈا میں ناظم کا ذکر کیا گیا - دفعتاً ایک ممبرنے تجویز کي کہ متعمدیاں توڑ دي جائیں اور ۵۱ ممبروں میں سے دس یا گیارہ حاضر الوقت ممبروں نے اسیوقت منظوري بھي دیدي ! اُسکے بعد معاً ایک شخص کو نظامت کے لیے پیش کیا گیا ' اور وہ ناظم بھی قرار پا گیا !!

کیا حسب قاعدہ دستور العمل دفعہ ۲۲ کسی جلسۂ انتظامیہ کي ایسی ناگہاني کارروائي جائز قرار دي جاسکتی ہے ؟ کوئی شخص بھی جسے مجلسوں کے قواعد و قوانین کا علم هو ' کیا اس درجہ شرم و حیا کو خیـرباد کہہ سکتـا ہے کہ اس کھلی سازش کو باقاعدہ قرار دیسکے ؟

اگر باقاعدہ طور پر سچائي اور حقیقت کے ساتھہ کام کرنا تھا تو کیا وجہ ہے کہ دو هفتہ پہلے ممبروں کو اطلاع نہیں دي گئي ' اور اجنڈے میں اس تجویز کي تصریح نہیں کي ؟ کونسی ضرورت اخفـا اور پردہ داري کي پیش آگئي تھی ؟ اور وہ کونسا عذر ہے جسکي بنا پر ایک ایسے اهم اور عظیم الشـان انقـلابي مسئلہ کو یکا یک پیش کرکے منظور کرا لیا گیا ؟

اصل یہ ہے کہ یہ لوگ فساد و ضلالت میں کتنے هي پختہ مغز هوں ' مگر معلوم هوتا ہے کہ ان کاموں میں ابھي نا تجربـہ کار هیں - اگر ایسا نہوتا تو ایسي صریح اور کھلي بے ضابطگي کرکے اپني هلاکت کا سامان خود فراهم نہ کرتے ' اور صبر و احتیاط کے ساتھہ ایک کامل درجہ کي قاعدہ نما بے قاعدگي کرتے جیسا کہ اور بہت سے مقامات میں کیا جاتا ہے -

( حادثۂ غریب )

( ۲ ) پھر یہ بھی واضح رہےکہ معتمدیوں کي تقسیم اور نظامت ندوہ کا مسئـلہ کوئي نیا مسئلہ نہیں ہے - خود جلسۂ انتظامیہ میں بارها پیش هوچکا ہے - اور ایسے جلسوں میں جو جلسۂ عام کے موقع پر منعقـد هوے اور اسلیے صـرف کورم هي کے جلسے نہ تھے بلکہ تقریبا تمام ممبروں کا کامل اجلاس تھا -

نومبر سنہ ۱۹۰۸ میں مجلس انتظامیہ کا ایک وسیع اجلاس هوا جسمیں مولوي خلیل الرحمن اور مولوي سید عبد الحي صاحب بھي موجود تھے - جلسے نے بالاتفاق یہ تجویز پاس کی کہ تینوں

معتمدیاں قائم رهیں' اور جلسۂ انتظامیہ اس انتظام پر پورا اعتماد کرتا ہے -

پھر ۲۳ جولائي سنہ ۱۹۱۰ کے جلسے میں بھي یہي مسئلہ پیش هوا اور بالاتفاق طے پایا کہ :

" اس وقت کوئي شخص ایسا موجود نہیں ہے جسکا تقرر خدمت نظامت کیلیے هوسکے - پس جس طور پر کام چل رہا ہے ' یعنی تین معتمدیوں کي تقسیم میں ' اسی طرح چلتا رہے "

جلسۂ انتظامیہ کا یہ رزو لیوشن قابـل غور ہے - یہ جس جلسے نے بالاتفاق منظور کیا اسمیں مولوي خلیل الرحمن ' مولوي سید عبد الحي ' مولوي شاہ سلیمان پھلواروي ' اور مولوي مسیح الزمان مرحوم شاهجہانپوري موجود تھے - اسلیے اس سے صاف صاف ثابت هوتا ہے کہ ان اشخاص میں سے کوئي شخص جلسۂ انتـظامیہ کے نزدیک ناظم بننـے کے لائق نہ تھا ' کیونکہ اگـر لائق هوتا تو وہ ان اشخاص کی موجودگي میں یـہ رزو لیوشن کیوں منظور کـرتا کہ " کوئي شخص خدمت نظامت کیلیے نظر نہیں آتا " ؟

پس معتمدیوں کي تقسیم ایک ایسا انتظام تھا جو برسوں سے چـلا آتا تھا اور اسکو جلسہ هاے انتظامیہ نے بارها قابـل اعتماد و عمل تسلیم کـرلیا تھا - جن جلسوں نے اسپر اعتـماد و قیـام کے ووٹ پاس کیے ' وہ کامل اور عظیـم الشان اجلاس تھے' یعنی انمیں تقریباً تمام ممبران انتظامي شریک تھے - ایک ایسے مسلم و معتمد انتظام کو یکا یک توڑ دینے کا ایک ایسے جلسے کو کیا حق هوسکتا ہے جو محض کورم کا ایک رسمي مجمع تھا ' اور سب سے زیادہ یہ کہ اسکي کوئي اطلاع حسب قاعدۂ دستور العمل ممبروں کو نہیں دي گئي تھي ؟

اگر اسي طرح ایک شخص دس بارہ ممبروں کو اکٹھا کرکے انجمنوں کا کانسٹي ٹیوشن اولٹ دیا کرے تو پھر قاعدہ اور قانون ایک ایسا لفظ ہے جسکے کوئي معني سمجھہ میں نہیں آسکتے !

اول تو یکایک معتمدیوں کو توڑ دینے کي تجویز پیش کي گئي اور منظور کرلي گئي - حالانکہ یہ جلسۂ انتظامیہ کا ایک مسلمہ و معتمدہ انتظام تھا ' اور اسکے توڑ دینے کیلیے ایک کامل اجلاس کي ضرورت تھي نہ کہ چھہ سات آدمیوں کی سازش کی -

پھر اسپر بھي اکتفا نہ کرکے ایک شخص کو نظامت کیلیے تجویز بھی کردیا گیا -

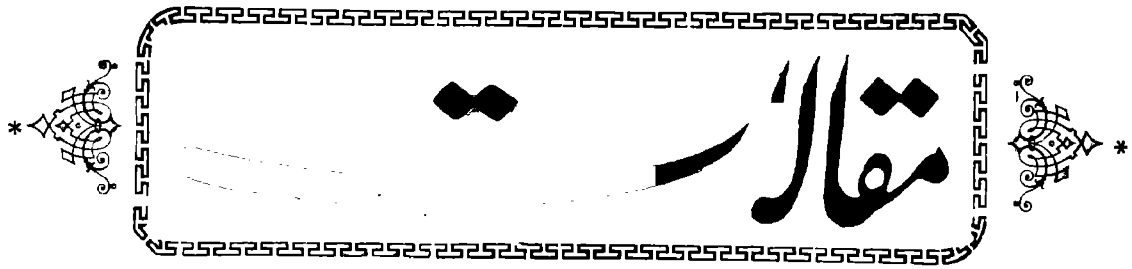
یہ کون شخص ہے ؟ علم و صلاحیت کا کوئي نو مولود مخلوق ہے جو یکایک مولوي سید عبد الحي صاحب کو اپنے مطب میں کھیلتا هوا ملگیا ہے' اور وہ جلسۂ انتظامیہ کے سامنے اٹھا کے لے آے هیں ؟ یا دار العلوم ندوہ میں کوئي نئي تربیت گاہ کھل گئي ہے جو کہن سال ممبران ندوہ کو بھي چند سالوں کے اندر اپنے نفوذ علمي و اخلاقي سے بالکـل بدل دیا کرتي ہے ' اور اس تربیت گاہ میں ایک شخص علم و صلاحیت کا چولا بدلکر جلسۂ انتظامیہ کے سامنے آگیا ہے ؟

نہیں ' یہ مولوي خلیل الرحمن صاحب سہارنپوري هیں جو ابتدا سے ندوۃ العلما کي مجلس انتظامیہ کے ممبر ' اور برسوں سے نظامت ندوہ کے غزال رعنا کے پیچھے کوہ و بیابان مساعی و متاعب کي ٹھوکریں کھا رہے هیں :

کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ مارا !

لیکن یہ بزرگ تو اس وقت بھي جلسۂ انتظامیہ میں موجود تھے' جب وہ یہ رزولیوشن پاس کر رها تھا کہ " کوئي شخص عہدۂ نظامت کیلیے موزوں موجود نہیں ہے' اسلیے تین معتمدیوں کي تقسیم کے ساتھہ هي کام جاري رکھا جاے " ؟

کیوں اُس جلسۂ انتظامیہ نے جسمیں خود مولوي خلیل الرحمن



## انجمن اصلاح ندوه

" ان اريـــد الا الاصـــلاح ما استطعت "

[ از جناب صفي الدوله حسام الملک ، سيد علي حسن خانصاحب خلف الصدق نواب صديق حسن خاں مرحوم رکن انتظامي ندوة العلما و سابق ممبر مجلس تعميرات دار العلوم - سيکريٹري " انجمن اصلاح ندوه " ]

### ( ۲ )

( تـکميـــل تمهـــيد )

چونکه هر شے کي ايک انتها هوا کرتي هے' ان مخالفتوں کا بهي آخري نتيجه ايک جديد انقلاب کي صورت ميں نمودار هوا' جسکو ابهي چند مهينے هي هوے هيں اور جسنے ملک کے مختلف حصوں ميں بيچيني پيدا کردي هے - مطالعۂ اخبارات اور موجوده حالات سے واضح هے که اکثر مقامات ميں اس جديد انقلاب پر بے اطميناني کا اظهار کيا گيا هے' اور متعدد انجمنوں نے اس جديد انقلاب پر اظهار ناراضي کے رزر ليوشن پاس کيے هيں - انهيں وجوه کي بنا پر هم خادمان قوم کو يه خيال پيدا هوا که اب وه وقت آگيا هے که ندوه کي تحقيق حال اور اسکي صلاح و فلاح کي جلد تر کوشش کيجاے - چنانچه آپ حضرات تک هم لوگوں نے اپني ناچيز صدا پهونچانا اپنا فرض سمجها - خدا کا شکر هے که هماري صدا رائگاں نه گئي' اور مصلحان و همدردان قوم و اسلام نے اپني قومي اور اسلامي تعليم گاه ندوه کے ساتهه دلي سرگرمي کا اظهار کيا - جو خواهش در بارۂ اصلاح ندوه پيش کيگئي تهي' اسکي تائيد ميں بکثرت جلسے هو چکے هيں' اور به تعداد کثير خطوط موصول هوے هيں -

( آينـــده کي مهمات اصـــلاح )

اس موقع پر بغرض مزيد آگاهي سرسري طور پر اُن مشهور اور زبان زد خرابيوں کا بهي بيان کر دينا ضروري هے جنهوں نے ملک ميں بے اطميناني اور بيدلي پهيلا رکهي هے - يه خرابياں جو عرصے سے قائم هيں اور بڑهتي هي چلي جاتي هيں' ندوه کے نشو و نما اور اسکي ترقي کي راه ميں ايک ديوار آهني کا حکم رکهتي هيں :

( ۱ ) نـدوه کا کانسٹيٹيوشن ناقص هے اور خود جلسۂ انتـظاميه نے اسکو ناقص تسليم کيا هے اور اسکي اصلاح کے متعلق تقريباً دو سال سے زائد هوا که تجويزيں بهي پاس کي گئيں' مگر افسوس که هنوز روز اول هے' اور معلوم نهيں که کن وجوه کي بنا پر اسقدر صريح بے اعتنائي روا رکهي گئي هے -

( ۲ ) معتمديوں کي شکست کا جو واقعه ظهور ميں آيا وه نهايت عجيب و غريب هے - عجيب تر يه که اس معامله ميں ايک ايسي فوري تجويز اور ساتهه هي اسکے منظوري عمل ميں لائي گئي جو بلاشبه کميٹي اصلاح کي سب سے زياده توجه اور تحقيق کے قابل هے -

( ۳ ) اگر آپ آغاز قيام ندوه سے اسوقت تک ندوه کے دستور العمل اور اسکے نظام و اصول کار پر غور کرينگے تو آپ کو نماياں طـور پر معلوم هو جائيگا که کهاں تک اسپر ايک پبلک انسٹيٹيوشن هونيکا اطلاق هو سکتا هے ؟ سچ يه هے که اپني نوعيت اور بناے اعتبار سے تو وه پبلک انسٹيٹيوشن کها جا سکتا هے ليکن عمل درآمد کے اعتبار سے وه محض چند اشخاص کي ملکيت نزاعي اور مجلس خانه ساز هے -

( ۴ ) مجلس تعميرات کے رکن هونے کي تو مجهکو بهي عزت حاصل رهي هے' مگر ميں اپنے ذاتي تجربه کي بنا پر عرض کر سکتا هوں که جب تک ميں ممبر رها' باوجود متواتر تحريري ياد دهانيوں کے کبهي ايک جلسه بهي کميٹي تعميرات کا منعقد نهيں هوا' اور نه اسکے مصارف کے تفصيلي حالات کا علم پورے طور پر هو سکا - آخر کار ميں مستعفي هونے پر مجبور هوا - ميں اپني حد تحقيق اور معلومات کي بنا پر کهه سکتا هوں که شايد اسوقت تک کوئي حساب بهي شائع نهيں هوا هے' اور نه غالباً اسوقت تک کوئي اسکا جلسه منعقد هوا هے - غور کيا جاے که دنيا ميں اس سے بڑهکر بهي کسي پبلک انجمن کيليے بد نظمي اور خود مختاري هو سکتي هے که نه تو اسکا حساب کبهي شائع کيا جاے اور نه کبهي براے نام ممبروں کو جمع کيا جاے ؟

( ۵ ) مختلف معطيوں نے جو روپيه بغرض تعمير بورڈنگ وغيره وقتاً فوقتاً ديا هے' اسکے متعلق يه امر تحقيق طلب هے که آيا وه روپيه انهيں کاموں کے ليے محفوظ هے يا خلاف مرضي معطيوں کے اور خلاف قاعـده جلسۂ انتظاميه کے صرف کيا گيا هے ؟ ايسا باور کرنے کے وجوه موجود هيں که جواب نفي ميں هے -

( ۶ ) سنا جاتا هے که دار العلوم کي تعمير کا کام ( جسکو ۴ سال گزر چکے هيں اور هنوز نا تمام هے ) اب بهت آهستگي کے ساتهه جاري هے' مگر عملے کي تنخواهوں ميں بلا ضرورت کثير روپيه بدستور صرف هو رها هے' اور چونکه محض شخصي اقتدار هے اسليے کوئي پرسان حال نهيں -

( ۷ ) مالي صيغه کي ابتري اخبارات ميں شائع هو چکي هے' اور بابو نظام الدين صاحب جو ايک سرگرم رکن ندوه هيں' انکي رپورٹ قابل ملاحظه هے -

( ۸ ) بورڈنـگ اور دار العلوم کي موجوده حالت اسقدر خراب هے که انسپکٹر صاحب مدارس جو حال ميں معائنۂ دار العلوم کيليے تشريف لاے تهے' انهوں نے اسکو " خرگوش خانه " سے تعبير کيا هے' اور اپني رپورٹ ميں لکها هے که اگر ايسي هي خراب حالت رهي تو سرکاري اعانت زياده دير تک قائم نهيں ره سکتي - ظاهر هے که اسکا اثر ندوه کے حق ميں کسقدر مضر اور پبلک ميں کسقدر باعث بے وقعتي اور بد نامي هوگا ؟

( خـــاتمه )

حضرات ! يه وه سرسري خرابياں هيں که اگر انميں سے دو چار بهي تسليم کر ليجاويں تو وه فوري تدارک و اصلاح کے قابل هيں' اور اگر انکا بڑا حصه يا کلية سب خرابياں صحيح هوں تو اس سے زياده داغ رسوائي قوم کے ليے کيا هو سکتا هے ؟ مجهکو اميد هے که آپ حضرات بست ساله روايات ندوه اور اسکے معتد به سرمايه کو حالت خطره ميں رکهنا اور اسکا غارت هو جانا کبهي گوارا نه فرماوينگے' اور اپني اسلامي اور تعليمي درسگاه کو تباهي و بربادي سے بچانے ميں پوري کوشش سے کام لينگے : و اخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين - و العاقبة للمتقين -

۱۵ ممبران انتظامیه میں سے صرف حسب ذیل ۱۲ - اشخاص شریک هوئے تھے :

( ۱ ) منشی احتشام علی صاحب کاکوروی ( ۲ ) منشی اعجاز علی صاحب کاکوروی ( ۳ ) منشی اظهر علی صاحب کاکوروی ( ۴ ) مولوی محمد نسیم صاحب ( ۵ ) مولوی خلیل الرحمن صاحب ( ۶ ) مولوی سید عبد الحی صاحب ( ۷ ) حکیم عبد الرشید صاحب ( ۸ ) مولوی سید ظهور الاسلام صاحب ( ۹ ) مولوی عبد الحی صاحب وکیل چندوسی ( ۱۰ ) مولوی عبد الرحیم صاحب ریواڑی ( ۱۱ ) قاری عبد السلام صاحب ( ۱۲ ) سید ظهور احمد صاحب وکیل -

ان بارہ میں سے دو شخص نکالدیجیے جو عہدۂ نظامت و نیابت پر فائز هوے ' یعنی مولوی خلیل الرحمن اور مولوی عبد الرحیم - اب باقی اشخاص جنهوں نے انکی نسبت فیصله کیا ' صرف ۹ رهگئے - ان نو میں بهی ایک تهائی تو صرف ایک هی خاندان کاکوری کی ممتزج الاشکال صورتیں هیں :

هر لحظه بطرز دگر ان یار بر آمد !

اس اقانیم ثلاثه کو مسیحی علم ریاضی کے اصول پر ایک هی سمجھیے :

ما سه جانے آمـدہ در یک بدن !

اب باقی جسقدر حضرات تشریف فرما هیں انهیں شمار کیجیے - کلهم چهه باقی رهگئے - ان چهه میں ایک تو مولوی سید عبد الحی صاحب هیں جنهوں نے تجویز پیش کی :

در پس آئینه طوطی صفتم داشته اند

باقی پانچ میں سے تین مقامی ممبروں اور دو بیرونی ممبروں نے ' اور کاکوری کے اقانیم ثلاثه کے تعداداً تین مگر حکماً ایک نے تجویز سنی ' اور ندوۃ العلما کی سکریٹری شپ کا ' اُس ندوہ کی سکریٹری شپ کا جو تمام عالم اسلامی میں اصلاح دینی اور احیاء علـوم اسلامیه کی ایک هی تحریک هے ' ایـک آن واحـد میں فیصله کردیا !

پهر لطف یه هے که یه چهه حضرات بهی در اصل ایک صداے واحد سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے ' کیونکه فی الحقیقة ... یه سب کے سب معاملات ندوہ میں ایک هی اصول اور اعتقاد کے اخلاف اور ایک هی شجر طریقت کے برگ و بار هیں - اسی لیے نه تو کسی نے مخالفت کی اور نه کسی کو ندوۃ العلما کے مسلمه دستور العمل کی اس کهلی توهین پر کچهه شرم و حیا آئی - اِدھر تجویز پیش هوئی اور ادھر سب لبیک کہتے هوے دوڑے :

بیار بادہ که ما هم غنیمتیم بسے !

خدا را لوگ انصاف کریں که یه کون لوگ هیں جو اسطرح علانیه قانون اور قواعد کو پاؤں تلے روند رهے هیں اور پهر یه کہتے هوے نہیں شرماتے که جلسهٔ انتظامیه نے ایسا کیا ؟ کیا اس سے بهی بڑهکر قوم کو احمق بنانے کی کوئی مثال ملسکتی هے ؟ اگر جلسهٔ انتظامیه ایسے هی جلسوں کا نام هے اور باقاعدہ کارروائیوں کا یهی مطلب هے تو اس جلسهٔ انتظامیه سے دهقانیوں کی وہ بهیڑ هزار درجه افضل و ارجح هے جهاں شام کو ایک حقه لیکر کاشتکار جمع هوجاتے هیں اور مل جلکر بغیر کسی سازش اور ایمان فروشی کے اپنے جهگڑوں کو مٹا دیتے هیں -

( آخری اور فیصله کن سوال )

( ۴ ) اچها ' اِن تمام باتوں کی بهی جانے دیجیے - صرف ناظم کے انتخاب کے مسئله کو لیجیے - عام قوانین مجالس میں نہیں ' ندوہ کے پرانے دستـور العمل میں نہیں ' خود موجودہ دستور العمل میں دفعه ۱۱ - موجود هے جو اوپر گذر چکی هے :

" ناظم کا انتخاب کامل جلسهٔ انتظامیه کی تجویز اور

ندوۃ العلما کا کانسٹی ٹیوشن مثل عام مجالس کے یوں هے که اسکے دو طرح کے ممبر هوتے هیں - ایک وہ جو دو روپیه سالانه دیتے هیں اور عام جلسے میں شریک هوتے هیں - دوسرے وہ ارکان انتظامی جو اسکی منیجنگ کمیٹی یا ایگزیکیٹو کونسل کے ممبر هیں - ندوہ کے اصلی دستور العمل میں تها که جلسهٔ عام ناظم کو منتخب کریگا نیز اسے معزول کردینے کا بهی حق اُسی کو هے - نئے دستور العمل میں معزولی کے حق کو تو سلب کرلیا هے لیکن اتنا ٹکڑا بجنسه موجود هے که " منیجنگ کمیٹی کا کامل اجلاس تجویز کرے اور جلسهٔ عام منظور کرے "

پس اس سے صاف ظاهر هے که سرے سے ناظم کی منظوری کا اختیار جلسهٔ انتظامیه کو هے هی نہیں - اسکا کامل اجلاس کسی شخص کو تجویز کر سکتا هے - لیکن نصب اُسی وقت هوسکتا هے جبکه سالانه جلسهٔ عام میں کثرت راے اسکا ساتهه دے -

اگر فی الحقیقت یه دفعه دستور العمل میں موجود هے ' اور میں غلط حواله نہیں دے رها تو وہ تمام ارکان انتظامی جنهوں نے ۲۹ مارچ کو یه سازشی ایمان فروشی کی هے ' باهر نکلیں اور مجمع بتلائیں که کیونکر انهوں نے بغیر کامل جلسهٔ انتظامی کی تجویز اور بغیر جلسهٔ عام کی منظوری کے ایک شخص کو ناظم قرار دیدیا ؟ اور کیوں نه انکی اس تمام کارروائی کو قوم ایک بد ترین قسم کی شرمناک بے قاعدگی قرار دے ؟

کیا اُنهیں اس دفعه کی خبر نه تهی ؟ اگر خبر نه تهی تو هزار شرم اُن ارکان مجلس کیلیے جو صاحبان حل و عقد بنکر ندوہ کی قسمت کا فیصله کرتے هیں ' مگر اتنا بهی نہیں جانتے که خود ندوہ کا دستور العمل کیا کہتا هے ؟

نه تو مجلس انتظامی کا کامل اجلاس هوا ' اور نه جلسهٔ عام نے نئے ناظم کو منظور کیا - پهر کس قانون کی بنا پر مولوی خلیل الرحمن اپنے تئیں ناظم سمجهتے هیں اور اپنی فرضی نظامت کے مصارف کی لعنت ندوہ کے سر ڈالتے هیں ؟ اور کیوں اس نام نهاد جلسهٔ انتظامیه کی پوری کارروائی کو حق ' قانون ' اور دستور العمل ندوہ کے نام سے هم کالعدم نه سمجهیں ؟

یقیناً کالعدم هے - اُس جلسے کو جو اسدرجه قوانین مسلمهٔ مجلس کی علانیه خلاف ورزی کرے ' جلسهٔ انتظامیه کہنا انتظام کے لفظ کی صریح توهین هے - یہی سبب هے که میں ابتدا سے ندوہ کے جلسه انتظامیه کو ایک جتها اور چند یاران سازش کا مجمع نا جائز کہتا آیا هوں ' اور عام اعلان کرتا هوں که اگر میرے بیانات صحیح نہیں هیں اور نئے ناظم کے تقرر کی کارروائی کسی طرح بهی دستور العمل ندوہ کے مطابق ثابت هو سکتی هے تو خدا را کوئی شخص بهی سامنے آجاے ' اور صرف اتنا هی کرے که خود ندوہ کے دستور العمل سے ثابت کردے - ذاتی خصوصیت کا کوئی معامله نہیں هے - قاعدے اور قانون کی بحث هے - میں اُسی وقت مولوی خلیل الرحمن کی نظامت کا اعتراف کرلونگا ' اور پهر اگر استحقاق و اهلیت اور لیاقت و صلاحیت کا نام بهی لوں تو مجهسے بڑهکر کوئی مجرم نہیں -

رهی یه بات که خواہ اهلیت و لیاقت هو یا نهو ' قواعـد اور قانون کے مطابق تقرر کیا جاے یا نه کیا جاے ' مگر تاهم مولوی خلیل الرحمن ندوہ کے ناظم هیں ' کیونکه وہ برسوں سے اپنی نسبت ایسا سوء ظن رکهنے کے مرض میں گرفتار هیں اور بعض ستم ظریفوں نے بهی انهیں ناظم صاحب ' ناظم صاحب ' کہه کہه کے همیشه بنایا هے اور اس طرح انکا مرض مزمن هوگیا هے ' تو اسکا جواب واقعی کوئی نہیں - " النبی نبی و لو کان فی بطن امه " سنا هے ' لیکن یه ابتک نہیں سنا که کسی مجلس کا ناظم بهی بنا بنایا ' ترشا تراشا ماں کے پیٹ سے پیدا هوسکتا هے - ویسے عجائب آباد ندوہ میں

قال ابن عبــاس حضر عنــد رسول الله صلعــم ابو سفيــان والوليــد بن المغيرة والنضربن الحارث و عقبة و عتــبة رثبيبة ابنا ربيعة و امية وابی ابنــا خلف والحــارث بــن عــامــر واستمعوا الی حديث الرسول صلعم فقــالوا لــلنضر ما يقول محمد - فقال لا ادري ما يقول لكني اراه يحرک شفتيه و يتكلم باساطير الاولين كالــذي كذت احدثــكم بــه عن اخبار القرون الاولی - قال ابوسفيان اني لاری بعض مايقــول حقــاً فــقــال ابوجهل كلا ' فانزل الله تعالی تلك الايه -

ابن عباس فرماتے هیں ( شدید ترین کفار مکه ) ابوسفیان ' ولید ' نضر ' عقبه ' عتبه ' شبیه ' امیه ' ابی اور حارث آنحضرت کےپاس آئے اور آپکا کلام سنا ' لوگوں نے نضر سے پوچها که محمد کیا کهتا هے ؟ اوسنے جواب دیا که یه تو میں نهیں جانتا که وه کیا کهتا هے لیکن میں سمجهتا هوں کــه وه لب هلاتا هے ' اور اگلوں کے قصے کهتا هے ' جسطرح میں تمکو گذشتوں کے قصے بیان کیا کرتا تها - ابو سفیان نے کها که محمد جو کهتــا هے اسمیں سے بعض باتیں تو سچی معلوم هوتي هیں - ابو جهل نے کها هرگز نهیں اس واقعــه پر یه آیت نازل هوئي -

خود اون آیات پر غور کرنا چاهیے جن میں یه الفاظ آے هیں -

( اساطیر الاولین کے مواقع )

قرآن مجید میں یه لفظ نو جگهه آیا هے ' لیکن هر جگهه اون معانی کے سوا جو هم نے بیان کیے هیں کوئی اور معنی نهیں بن سکتے ' چه جائیکه کسي کتاب کے نام کي طرف اشاره هو - هم اُن تمام آیتوں کو نقل کرتے هیں :

(۱) يقول الذين كفروا ان هذا الا اساطر الاولين-

( ۱ ) کافر کهتے هیں که یه ( قرآن ) تو صرف اگلوں کی کهاني هے-

(۲) و اذا تــتــلـــی عليهم آياتنــا قالوا قد سمعنا لو نشاء لقلنا مثل هذا ان هذا الا اساطير الاوليــن ( ۸ - ۳۲ )

( ۲ ) جب اونکو هماري آیتیں پڑهکر سنائی جاتی هیں تو کهتے هیں هم سن چکے ' اگر هم چاهتے تو هم بهي ایسا کهه سکتے ' یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

( ۳ ) و اذا قيل لهم ماذا انزل ربكم ' قالوا اساطير الاولين - ( ۱۶ - ۲۶ )

( ۳ ) ان منافقین سے جب پوچها جاتا هے که تمهارے خدا نے کیا نازل کیا تو کهتے هیں وهی اگلوں کي کهانیاں -

( ۴ ) قالوا اذا متنا وکنا ترابا و عظاماء انا لمبعوثون لقد وعــدنا نحــن و آباؤنا ' هــذا من قبل ' ان هذا الا اساطيــــر الاوليــــن - ( ۱۳ - ۸۵ )

( ۴ ) ( حیرت سے ) کهتے هیں که کیا جب هم مرجائینگے اور مرکر صرف مٹي اور هڈي رهجائینگے ' تو کیا هم پهر اُٹهاے جائینگے ' یه تو هم سے اور اس سے پہلے همارے بزرگوں سے بهي کها گیا تها - یه کچهه نهیں یه خیالات تو صرف پرانے لوگوں کي قصه کهاني کي باتیں هیں-

( ۵ ) قال الذين كفروا ان هذا الا افك افترا به و اعانه عليه قوم آخرون ' وقالــوا اساطير الاولين اكتبتها ' فهی ' تملی عليــــه بكرة و اصيــلا ( ۲۵ - ۶ )

(۵ ) کافر کهتے هیں که یهه قران اختراع هے ' خدا کي طرفسے نهیں ' محمد نے خود گڑها هے ' اور کچهه دوسرے لوگوں نے اسکو مدد دي هے ' اور وه یهه بهي کهتے هیں که یه تو پهلوں کي کهاني هے جسکو محمد نے لکها لیا هے اور صبح و شام اوسکو پڑهکر سنایا جاتا هے -

(۶) وقال الذين كفروا ء إذا كنا ترابا و آباء نا ائنا لمخرجون ' لقــد وعــدنا هــذا نحــن و آباؤنا من قبل ' ان هذا الااساطير الاولين - ( ۲۷ - ۷۰ )

(۶) کافر کهتے هیں که کیا جب هم اور همــارے اسلاف مٹی هو جائینگے ' هم پهر قبر سے نکالے جائینگے ؟ یه تو هم سے اور هم سے پهلوں سے یهي وعده کیے گئے تهے ' کچهه نهیں ' یه تو صرف اگلوں کي کهاني هے -

( ۷ ) والذي قال لوالديه اُف لكمــا ' اتعد انني ان اُخرج ' وقد خلت القرون من قبلي و هما يستغيثن الله ويلک آمن ' ان وعدالله حق ' فيقول ما هذا اساطير الاولين ' اولئک الذين حق عليهم القول ( ۴۶ - ۱۶ )

( ۷ ) جس کافر بیٹے نے اپنے مسلمان ماں باپ کو جهڑک کر کها ' کیا تم دونوں اسکا مجهسے وعــده کرتے هو که قبــر سے اُٹهایا جاؤنگا ' مجهسے پہلے کتني قومیں گذرگئیں ' ( اور اونــکا نشان بهــي نهیں ) اوسکے ماں باپ اوسکــو خدا کا واسطه دیکر کها که اے بد بخت ایمان لا ! خدا کا وعده سچا هے ' بیٹا کهتا هے ' که یه صرف پرانے لوگوں کي کهاني هے ' یهي وه لوگ هیں جنپر خدا کا عذاب واجب هوچکا -

(۸) ولاتطع كل حلاف مهين - هماز مشاء بنميم ' منــاع للخير معتد اثيم ' عتل بعد ذلک زنيم ' ان كان ذا مال و بنيــن ' اذا تتلــی عليــه آياتنــا قال اساطيــر الاولين ( ۹۸ - ۱۵ )

(۸) تو انکي اطاعت نکر جو ذلیل هیں اور قسمیں بهت کهایا کرتے هیں ' جو عیب جو اور غماز هیں جو اسلیے که صاحب فرزند و مال هیں ' نیکي سے لوگوں کو روکتے هیں ' جو حد سے متجاوز هیں ' جو گنهگار هیں ' اور جو بد نهاد و بد اصل هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتی هیں تو ( بے پروائي سے ) کهتے هیں که یهه اگلوں کي کهانیاں هیں -

(۹) ومايكذب به الا كل معتد اثيم ' اذا تتلی عليه اياتنا قال اساطير الاولين (۸۳ - ۱۳)

(۹) قران کي تکذیب وهي کرتے هیں جو ظالم اور گنهگار هیں ' اونکو جب هماري آیتیں پڑهکر سنائي جاتي هیں تو کهتے هیں نه اگلوں کي کهانیاں هیں -

( خــــلاصـــه )

قران مجید کي ان آیات کریمه سے صاف ظاهر هوتا هے که اساطیر کسي کتاب دیني کا نام نهیں هے ' جس سے قران ماخوذ هو ' بلکه کفار کا اس سے مقصود کهیں تو یه هے که اسمیں قصے اور کهانیوں کے سوا اور کچهه نهیں ' اور کهیں یه مقصود هے که قیامت معاد اور حیات بعد الموت ' کچهه معقول بات نهیں - صرف اگلوں کي بیهوده کهاني هے - جس پر پرانے لوگ اپني بیوقوفي سے یقین رکهتے تهے -

بد قسمتي دیکهو که یه بعینه وهي اعتقاد فاسد هے جو کبهي کفار کا تها ' اور آج ان مسلمان متفرنجین کا هے جو قیامت کے دن پر یقین نهیں رکهتے ' جو خدا کے ظهور جلال کے منکر هیں ' جو اعمال کے مواخذه سے بے پروا هیں ' مرنے والو ! کیا موت تمهیں کبهي نه آئیگي ؟ هاں ایک بار آئیگي ' جسکے بعد تمکو زنده چهوڑ کر پهر کبهی نه آئیگي :

قد خسر الذين كــذبوا بلقاء الله حتی اذا جاءتهم الساعة بغتــة ' قالوا ياحسرتنا علی مافرطنا فيه ' يحملون اوزارهم علی ظهــورهم ' الا ساء ما يزرون ' و ما الحيوة الدنيا الا لعب ولهــو ' و الالدار الاخرة خيرالذين يتقون ' افلا تعقلون ( انعام رکوع ۳ )

جو قیامت کے منکر هیں وه یقیناً نقصان اُٹهائینگے - جب ناگهاں وه گهڑي آجائیگي تو حسرت سے کهینگے ' اس گهڑي کي نسبت هماري سست اعتقادي پر افسوس ( خاموش ! که اب افسوس و حسرت کا وقت نهیں ) آج اونکي پشت گناه کے بوجه سے گراں هے - کیا برا بوجهه هے - مغرورو ! تم جس دنیا کي زندگي پر مغرور هو اوسمیں لهو و لعب کے سوا اور کیا دهرا هے - دار آخرت نیــک لوگوں کیلیے بهترین محل اقامت هے ' نادانو ! کیا نهیں سمجهتے ؟

باب التفسيـــر

# اســــاطيـــر الاوليـــن

[ از جناب مولانا السيد سليمان الندوي پروفيسر پونا کالج ]

یورپ جسطرح علم کا مخزن هے وہ جہل کا بهي مرکز هے ' جس ذرہ سے اوسکو اپنے ادعا میں کچهہ بهي فائدہ کي توقع هوني هے اوسکو وہ پتهر کي چٹان نظر آتا هے ' اور جس پتهر کے چٹان سے اوسکے شیشۂ ادعا کو ذرا بهي ٹهیس لگنے کا خطرہ هوتا هے وہ اوسکو ذرہ سے بهي کم نظر آتا هے - اوسکے نزدیک صحت واقعہ کا معیار دلائل کا ضعف و قوت نہیں هے ' بلکہ یہ هے کہ اس واقعہ کي تسلیم و انکار سے اوسپر یا اوسکے حریف پر کیا فوائد و نقصانات مرتب هونگے ؟

سر ولیم میور کو ینابیع القران (Sources of Alkoran) کا انگریزي میں ترجمہ کرتے هوے اس ثبوت سے ایک خوشي محسوس هوتي هے کہ " قران مختلف ادیان و مذاهب کے خیالات و اعتقادات کا مجموعہ هے " لیکن اس واقعہ کو اگر هم یوں دهراتے هیں کہ اوقات مختلفہ میں دنیا کے هر گوشہ میں خدا کا ایک منادي اور داعي آیا ' وان من امة الا خلا فيها نذير ( ۳۵ - ۲۴ ) اور قران ان تمام منادیوں اور دعوتوں کا مجموعہ هے : وانــه لفي زبر الاولين ( ۲۶ - ۱۹۶ ) تو دفعة هم دیکهتے هیں کہ یوروپین نصراني کا سرخ و سفید چہرہ زرد پڑجاتا هے کہ کہیں اس چٹان سے اوسکے نازک شیشۂ اعتقاد کو ٹهیس نہ لگ جاے -

مشہور مورخ گبن نے ایک موقع پر لکها تها :

" محمد کا مذهب شک و شبهہ سے پاک هے ' اور قران خدا کي وحدانیت پر ایک شاندار شہادت هے - پیغمبر مکہ نے ' بتوں کي ' آدمیوں کي ' ستاروں کي اور سیاروں کي پرستش اس دلیل سے رد کردي کہ جو طلوع هوگا وہ غروب هوگا ' جو پیدا هوگا وہ مریگا ' اور جو حادث هوگا وہ فاني هوگا ...... عقل کے اصول اول یعني توحید کي تائید میں محمد کي آواز بلند هوئي ' اور اوسکے پیرو مراکش سے هندوستان تک ' موحدین " کے لقب سے ممتاز هیں ' اور بت پرستي کا خوف اب محمد کے پیرؤں سے بالکل دور هے(۱) - ( خلاصہ ) "

همارے ایک نصراني دوست اولیفنٹ سمیٹن - ایم - اے - (Oliphant Smeaton, M. A.) جنهوں نے تاریخ زوال روم کي تصحیح و تحشیہ کي تکلیف اٹهائي هے ' حقیقت و صداقت کے اس چٹان کو دیکهکر کانپ اٹهے ' اور چاها کہ اس اساس محکم اور بنیاد غیر متزلزل کو آلات جہل و افترا سے منہدم کردیں ' وانى لهم التناوش مــن مــکان بعيــد -

همارا یوروپین نصراني محقق ' گبن کے ان منصفانہ الفاظ سے بیتاب هوکر اس موقع پر حسب ذیل حاشیہ لکهتا هے :

" گبن کا بیان محمد ( صلعم ) کے نظام مذهب اور اسکي جدت کي نسبت نہایت مہربانانہ هے ' حالانکہ محمد ( صلعم ) نے تو سادگي سے ایک نظام میں ان امور کو جمع کر دیا جو اوسکے چاروں طرف دماغوں میں پهیلے هوے تهے - قریش خود محمد ( صلعم ) کو الزام دیتے تهے کہ اوسکي تمام تعلیمات ایک کتاب سے ماخوذ هیں جسکا نام " اساطیر الاولین " هے ' جسکا چند مقامات میں قران میں ذکر آیا هے ' اور جس سے معلوم هوتا هے کہ وہ حشر و معاد کے واقعات پر مشتمل هے "

اس غریب نصراني کو کیا معلوم کہ اوسکے قلم سے جو حرف نکل رها هے وہ جہل و نامعلومي کا ایک دفتر هے !

قران میں بیشک لفظ " اساطیر الاولین " متعدد مقامات پر آیا هے ' لیکن تمکو کسنے بتایا کہ یہ ایک کتاب کا نام هے ؟ اگر یہ استدلال صحیح هے کہ قران میں کسي لفظ کا متعدد بار استعمال اس بات کي دلیل هے کہ وہ کسي قدیم کتاب کا نام هے تو خود لفظ اسلام ' رسول اللہ ' اور صلوۃ کو کسي قدیم کتاب کا نام کیوں نہیں قرار دیتے کہ لفظ اساطیر سے زیادہ تو یہ الفاظ قران میں بار بار آے هیں ؟

( اساطیر الاولین کي لفظي تشریح )

" اساطیر الاولین " " دو لفظوں سے مرکب هے " " اساطیر " اور " اولین "

اساطیر ' اسطور کي جمع هے جسکے معني داستان اور قصہ کے هیں " اولین " " اول " کي جمع هے جسکے معني گذشتہ ' پہلے ' اور اگلے کے هیں - دونوں لفظوں کے مرکب معني هیں ' اگلوں کے قصے ' پہلوں کي کہانیاں ' گذشتہ اقوام و اشخاص کي داستانیں !

قال الراغب ما سطر الاولون في الكتاب مــن القصص و الاحاديث قال الجوهري الاساطير الاباطيــل الترهات قال السدي اساجيع اولين ' قال ابن عبــاس احاديث الاولين و قال قتــادة كــذب الاولين و باطلهم -

امام راغب اصفہاني اساطیر کے معني لکهے هیں ' پہلوں نے کتابوں میں جو قصے کہانیاں لکهیں ' امام لغت جوهري کہتا هے ' اساطیر کے معني " بیہودہ اور خرافات باتیں " سدي کہتا هے کہ اسکے معني " اگلوں کے قوافي " هیں ' ابن عباس فرماتے هیں " اگلوں کي باتیں " اور قتادہ کہتے هیں کہ " اگلوں کے جهوٹ اور کذب " اسکے معني هیں -

اور تعجب هے کہ اسطور جو اساطیر کا واحد هے کوئي ایسا لفظ نہیں جس سے ایک یوروپین محقق نا آشنا هو - کیا اوسنے اسي لفظ کو انهي معاني کے ساتهہ لاطیني اور جرمني میں هسٹوري (Historia) اور انگریزي میں هسٹري (History) اور اسٹوري (Story) کي صورت میں نہیں پڑها هے اور گر پڑها هے اور یقیناً پڑها هے تو یہ کیا تعصب و عداوت هے کہ قران کے اس لفظ کو اس معني میں نہیں لیتے -

( اساطیر الالین کي معنوي تشریح )

انسان کي فطرت یہ هے کہ واقعات ماضیہ کي تاریخ ' اقوام فانیہ کي سرگذشت ' اور اشخاص گذشتہ کي داستان زندگي سے نہایت دلچسپي لیتا هے ' اور اوس سے عبرت و نصیحت حاصل کرتا هے - یہي سبب هے کہ دنیا میں جس کثرت سے تاریخ اقوام اور سرگذشت اشخاص کي کتابیں پڑهي جاتي هیں کسي دوسرے علم و فن کي کتابیں نہیں پڑهي جاتي هیں - اسي بنا پر قران مجید میں بغرض اعتبار و استبصار نہایت کثرت سے اقوام ماضیہ کے اخبار تاریخي ' اشخاص گذشتہ کے واقعات زندگي ' اور ممالک فانیہ کے حالات بقاؤ فنا بیان هوے هیں - کفار و ملحدین جو چشم بصیرت اور گوش اعتبار سے محروم تهے ' کہتے تهے کہ قران میں قصص پارینہ اور افسانہ هاے کہنہ کے سوا اور کیا دهرا هے ؟ قیامت ' معاد ' اور حالات ماوراے مادہ کو بعید از عقل سمجهکر اونکو " داستان کہن " کے نام سے تعبیر کرتے تهے - چنانچہ بہ ترتیب قران سب سے پہلي آیت جسمیں " اساطیر الاولین " کا لفظ هے ' سورۃ انعام کي آیت هے - جسکي شان نزول میں مذکور هے :

(۱) تاریخ زوال روم ج ۵ ص ۲۳۶ '

کہا کہ یہ واقعہ ۲۴ گھنٹے اور ۲۸۸۰ منٹ پر ہوگا - یہ وقت کا تعین بھی منجملہ اسباب اصلیہ کے ہے - یہ حکم اٹھارہویں دسمبر یوم شنبہ کو ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر دیا گیا تھا ' اور اکیسویں دسمبر کو ٹھیک ۳ بجکے ۴۵ منٹ پر اسکی تعمیل ہوئی - دوسرے تجربوں میں ۴۴۱۷ ' ۸۹۵۰ ' ۸۷۰۰ ' ۱۱۴۷۰ ' ۱۰۰۷۰ منٹ کی مدت مقرر کی گئی تھی - ان تمام احکام کی تعمیل عین وقت پر ہوئی -

ہم میں سے اکثر اشخاص کی طرح معمول بھی بیداری کے عالم میں اس قابل نہ تھا کہ وہ دماغی طور پر حساب لگا کے معلوم کرسکتا کہ یہ مدت کب ختم ہوگی ؟ مگر طبقہ خواب مقنا طیسی (Hypnotic stratum) اس قابل ضرور تھا ' اور وہ اس امر کی ضمانت کرسکا کہ جونہی وقت مقررہ آئیگا ' فوراً حکم کی تعمیل ہوجائیگی - ایک تجربہ میں یہ وقت رات کو آیا ' معمولہ نے ( اس تجربہ میں معمول ایک عورت تھی ) ٹھیک اسی وقت چیلک کا نشان کاغذ کے ایک پرزے پر بنایا جو اسکے پلنگ کے پاس پڑا تھا - بظاہر وہ اسوقت بیدار نہیں ہوئی کیونکہ جب وہ اٹھی ہے تو اسے چیلک بنانا یاد نہ تھا ( ۱ )

اس بنا پر ہم کہسکتے ہیں کہ صرف یہی نہیں کہ نفس کا ایک ایسا مخفی حصہ ہے جو حساب لگا سکتا ہے ' بلکہ یہ حصہ عالم بیداری کی " معمولی آگہی " سے بہتر حساب لگا سکتا ہے -

یہی نتیجہ حساب کے عجیب و غریب سوالات کے حل پر غور کرنے سے نکلتا ہے - بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان عجیب المواهب اشخاص نے ( یعنی وہ لوگ جنہیں قدرت نے عجیب و غریب دماغی قوی عطا کیے ہیں ) چند سکنڈ کے اندر ایسے سوالات حل کردیے ہیں جن کے آگے معمولی تعلیم یافتہ اشخاص کی عقلیں خیرہ رہجائیں اور متوسط درجہ کے حساب داں کو بھی انکے حل میں کاغذ ' پنسل ' اور جلد جلد حساب لگانے کے باوجود نصف گھنٹہ لگے - تاہم یہ عجائب المخلوقات لوگ ( جنکا وجود خلقت انسانی کی عبارت میں بطور جملۂ معترضہ کے ہے ) جیسے بکسٹن (Buxton) ڈاس (Dase) مانیڈیو (Mandeux) ذرا نہیں بتا سکتے کہ وہ کیونکر اسقدر جلد حساب لگا لیتے ہیں ؟ کیونکہ وہ جو کچھہ کرتے ہیں دانستہ نہیں کرتے بلکہ سوالات کو اپنے نفس کے اندر اترنے دیتے ہیں اور اسکے بعد اندر سے جواب کے آنے کے منتظر رہتے ہیں - یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ پلم پڈینگ کو ( ایک قسم کا انگریزی کھانا ہے ) گرم چشمہ میں جوش دینے کے لیے رکھیے ' یا بکری کے بچے کو چکا گو مشین میں ڈالیے کہ اندر جاتا ہوا تو بکری ہے مگر نکلتا سنبوسا ہے ! درمیان کی تمام کار روائی ہم سے پوشیدہ رہتی ہے - علی ہذا حساب بھی " معمولی آگہی " کی دہلیز کے نیچے ہی لگتا ہے !

( حافظۂ مخفی )

تجارب خواب مقناطیسی کے نتائج ' اور شکستہ شخصیتوں کے تشخیصی حالات کا مطالعہ اس امر کے اثبات کے لیے کافی ہے کہ معمولی حافظے سے حافظۂ مخفی (Sublimnal-memory) کا وسیع تر ہونا سوال کی سرحد سے باہر ہے -

بہت سی باتیں جو ہم " بہول جاتے ہیں " معلوم ہوتا ہے کہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آ رہتی ہیں ' اور اسطرح گو ہماری " معمولی آگہی " کے لیے وہ " گم شدہ " ہوجاتی ہیں مگر خواب مقناطیسی کی ان تک رسائی ممکن ہوتی ہے - یا یوں کہیے کہ عالم خواب میں جب خود " آگہی " غائب اور دوسرے طبقات نفس

[ ۱ ] دیکھو روئداد سوسائیٹی فور فزیکل ریسرچ صفحہ ۱۸۵

برسر کار ہوتے ہیں تو یہ " گم شدہ " چیزیں پھر واپس آ جاتی ہیں - یا پھر وہ لوح صغیر (Planchette) (۱) کی ایک غیرارادی Automaic ( ۲ ) تحریر کی صورت میں منتقل ہوجاتی ہیں - چنانچہ حال کے ایک واقعہ میں جسکی اطلاع سوسائٹی فور فزیکل ریسرچ کو دی گئی ہے ' ایک کاتب غیر ارادی (Automist) اور ایک " روح " سے سلسلہ مخابرات تھا جو اپنے آپ کو (Blanche Pnoyings) کہتی تھی ' اور بہت سے ایسے تاریخی واقعات کی تفصیل بیان کرتی تھی جس سے یہ شخص خود واقف نہ تھا - بعد کو معلوم ہوا کہ یہ روح ایک ناول کا کیریکٹر ہے جسے عرصہ ہوا اس لکھنے والے نے پڑھا تھا ' اور یہ تمام تفصیل اسمیں موجود تھی - یہ شخص اس کو بھول گیا تھا مگر وہ سرک کے " دہلیز " کے نیچے آگئی تھی - مخفی طبقات نے انہیں محفوظ رکھا تھا اور جب ایسا سوراخ کیا گیا جو آگہی کی بالائی سطح سے پار ہوگیا ( یعنی " آگہی " کا پردہ بیچ سے ہٹ گیا ) تو پھر ان طبقات نے اسے غیر ارادی تحریر کے ذریعہ حاضر کردیا !

( جذبات کا ہیجان مخفی )

جذبات کا مخفی ہیجان (Sublimnal Emotion) بھی ایک حقیقت ہے اگرچہ شاید بہت کم قابل ثبوت ہے - ضروری شہادت کی ایک دلچسپ مثال وہ واقعہ ہے جو چند دن ہوے مسز ویرل کو غیر ارادی تحریر کے ایک تجربہ میں پیش آیا تھا - ( مسز ویرل کمبرج میں السنہ قدیمہ کی خطیبہ یعنی کلا سکل لیکچرر ہیں اور (Pausanias) کی مترجمہ ہیں - آنکے متوفی شوہر انگریزی پروفیسر شپ موسومہ باسم بادشاہ ایڈورڈ ہفتم پر مامور تھے ) مسز موصوفہ جب اپنی نیم آگہی (Semi-cansciousness) کے عالم سے نکلیں جسمیں کہ وہ بلا ارادہ (Automacically) لکھہ رہی تھیں تو باوجودیکہ انکے جذبات میں خبردارانہ ہیجان (Conscious emotion) نہیں ہوا تھا ' مگر پھر بھی انکے رخسارے سرشک آلود تھے - امتحان

[ ۱ ] جاندار اور بیجان چیزوں میں ایک وجہ امتیاز یہ ہے کہ جاندار چیزوں کے کام ارادہ اور علم کی حالت میں ہوتے ہیں - لیکن بیجان چیزوں کے کسی ایک کام میں بھی ارادہ یا علم کو دخل نہیں ہوتا - فونو گراف اور انسان ' دونوں بولتے اور دونوں کی گفتگو معنی خیز اور قابل فہم ہوتی ہے ' اور بعض بہتر قسم کے فونو گرافوں کی تو یہ حالت ہے کہ اگر سننے والے کو معلوم نہ ہو کہ فونو گراف بج رہا ہے تو وہ یہی سمجھتا ہے کہ کوئی انسان بول رہا ہے - مگر انسان کے بولنے میں علم و ارادہ کو دخل ہوتا ہے اور فونو گراف کے بولنے میں نہ ارادہ ہوتا ہے اور نہ علم - اسی لیے ایک آهن گویا اور دوسرا صرف آهنگ ساز ہے -

لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ انسان اپنی اس مزیت سے علحدہ ہوجاتا ہے - وہ سب کچھہ وہی کرتا ہے جو پہلے کرتا تھا ' مگر اسکی اس حالت کے تمام حرکات و سکنات کا شمار ایک جاندار کے حرکات و سکنات میں نہیں ہوتا - وہ اسوقت بالکل ایک مشین کی طرح ہوتا ہے جو گو ایک جاندار کی طرح کام کرتی ہے مگر زندگی کی اصلی مزیت یعنی علم و ارادہ سے محروم ہوتی ہے -

کچھہ انسان ہی کی خصوصیت نہیں - یہ حالت دوسرے جانداروں کی بھی ہوتی ہے - کوئی جاندار شے جب اس حالت میں ہو تو اسکو (Automaton) کہتے ہیں اور اس حالت کے حرکات و انفعال کو (Automatic) - آٹو میٹن کا لفظی ترجمہ خود رو ہے لیکن ہماری زبان میں خود رو دوسرے معنی میں مستعمل ہے - عربی میں آٹو میٹن کا ترجمہ متحرک بلا ارادہ ہوا ہے - ایسی حالت میں آٹو میٹک کا ترجمہ غیر ارادی کیا جاسکتا ہے -

[ ۲ ] یہ ایک فرانسیسی نژاد لفظ ہے جسکے لغوی معنے چھوٹا سا تختہ ہیں مگر اصطلاح میں ایک خاص قسم کی تختی کو کہتے ہیں - یہ ایک قلب نما یا مثلث لکڑی کا تختہ ہوتا ہے - اسکے نیچے تین پائے ہوتے ہیں - ان پایوں میں دو پہیے لگے ہوتے ہیں اور ایک نوکدار پنسل - جب پنسل کے بالائی سرے پر ہاتھہ رکھا جاتا ہے تو وہ اس طرح چلنے لگتی ہے گویا از خود چل رہی ہے - پنسل کی رفتار سے نیچے کے کاغذ میں نقوش بنتے جاتے ہیں - خواب مقناطیسی کے معمول کو یہی تختی دی جاتی ہے - عربی میں اسکا ترجمہ " لوح صغیر " ہوا ہے جو اصل لفظ کا بعینہ ترجمہ ہے -

# وثائق و حقائق

## نفس انسانی کا ناقابل پیمایش عمق

[ اثر ادیب فاضل خواجه ابو العلاء ندوي ]

( مترجم از نوا ليمج )

### ( ۱ )

غالباً همیشه سے ارباب تفکر کو یه شک هے که هم ( نوع انساني ) جسقدر بڑے معلوم هوتے هیں' اس سے زیاده بڑے هیں - یه خیال اولاً تو همارے قدرتي غرور' اور اگر اسکي تعبیر نرم و عنایت آمیز الفاظ میں کي جاے تو هماري امیدوں ' خواهشوں ' اور حوصلوں کي خوشامد کرتا هے - اسکے علاوه یه ایک مهمان نواز پناه گاه هے - جهاں مصائب و شدائد کے وقت ' جو هماري پابندیوں کا نتیجه هیں ' همیں بکثرت هوا اور وسیع گنجایش ملتي هے -

اس خیال کا اظہار گونه گونه شکلوں میں بہت سے مواقع پر هوا هے - انجیل میں انسانوں کا ذکر خداوند کي حیثیت سے کیا گیا هے - مسیحي متکلمین نے خدا اور انسانوں کو ملا دیا هے' اور پھر نه صرف کسي نقید المثال موقع پر بلکه هر جگه - افلاطون کي " جمهوریت " میں روح انساني آسماني سلطنتوں سے آتي هے' اور دریاے لیتھي ( Lethe یوناني میتھولوجي میں ایک دریا هے' جو شخص اس دریا کا پاني پیتا هے اسکے حافظے سے تمام باتیں معدوم هوجاتي هیں ) اسکا پاني پیکر اپنے تمام گذشته تجربات کو بھول جاتا هے -

یه نظریه هندوں کے یہاں بعض تعلیمات سے بہت مشابه هے -

اس خیال کي موجوده بلند پایه تعبیر وه هے جو وررڈس ورتھه نے Words worth اپنے قصیدے ( ode ) میں کي هے - چنانچه وه کہتا هے :

هم خدا کے پاس سے آئے هیں جو همارا گھر هے' نه بالکل فراموشي کے عالم میں اور نه همه تن عریاني کي حالت میں بلکه عظمت و شان کے بادل اپنے پیچھے کھینچتے هوے -

یهي شاعر ایک اور سانٹ کو ( انگریزي نظم کي ایک قسم هے ) اس کثیر الاستشهاد فقره پر ختم کرتا هے " هم محسوس کرتے هیں که اپنے آپ کو هم جسقدر بڑا سمجھتے هیں اس سے زیاده بڑے هیں "

اب تک یه خیالات فلاسفه ' شعرا ' اور انبیا کي قلمرو میں داخل سمجھے جاتے تھے' مگر گذشته ربع صدي یا اس سے کم و بیش عرصه میں انھوں نے ارباب علم ( سائنس ) کي توجه پر استحقاق کے دعوي پر دعوے کیے هیں' اور اس باب میں انھیں ایسے واقعات سے مدد پر مدد ملي هے جو اصلي هیں اور علمي ( سائنٹفک ) طور پر مشاهده میں آئے هیں -

### ( ۲ )

اگر درحقیقت همارے اندر کوئي ایسي جسماني یا دماغي شے هے جو همارے روح یا نفس سے خارج هے جیسا که همیں خود آگهي (Self consciousness) کي حالت میں محسوس هوتا هے تو اسے هم کیونکر دریافت کرسکتے تھے ؟

یه ایک سوال هے جس کا جواب گونه گوں واقعات کا ذکر اور پھر ان سے نتائج مستنبط کریگا -

### ( احساس مخفي )

اگر ایک چھوٹي سي مکھي همارے هاتھه کي پشت پر چلتي هے تو اسکي رفتار همارے احساس میں کسي قسم کا هیجان پیدا نہیں کرتي' بلکه اسکي رفتار محسوس تک نہیں هوتي - لیکن اگر ایک کے بجاے چھه هوں تو وه همیں ضرور محسوس هونگي - تو گویا " لاشے " جب چھه گونه هو تو اس سے " شے " پیدا هوجاتي هے یا یوں کہیے که احساس کي ایک مقرره مقدار ایک محرک سے پیدا هوتي هے ' لیکن جب اس محرک میں سے پانچ سدس ( چھٹا حصه ) کم کرلیے جائیں تو احساس کے ایک سدس باقي رهنے کے بجاے کچھه بھي نہیں رهتا -

بالفاظ دیگر ایک دهلیز هے بظاهر اس دهلیز کے نیچے ایک محرک کوئي احساس پیدا نہیں کرتا ' لیکن همارا قیاس هے که یه محرک گو " محسوس " احساس پیدا نه کرسکے' مگر ایک غیر محسوس اور مخفي احساس ( Sublimnal Sens atior ) ضرور پیدا کرتا هے -

هم میں کوئي ایسي شے ضرور هے جو ایک مکھي کو بھي محسوس کرتي هے گو معمولي نفس اسے محسوس نہیں کرتا - یه شے خواب مقناطیسي کے مختلف تجربات سے ظاهر هوئي هے جسمیں بقول پروفیسر جیمس (Prof. James) اشیاء سطح عام پر آجاتي هیں - ( پروفیسر موصوف کے خاص الفاظ "on tap" هیں ) " آگهي " (Consciousness) ایک اسپیکٹرم بینڈ هے (Spectrum-band ایک آله هے جسمیں نور کے وه الوان منتشر بھي آجاتے هیں ' جنکو یوں نظریں نہیں دیکھسکتیں ) جسطرح روشني کي بہت سي ایسي شعاعیں هیں جنکو آنکھیں نہیں دیکھسکتیں' اسیطرح بہت سے احساسات هیں جن سے معمولي طور پر هم آگاه نہیں هوتے ' مگر روشني کي ان غیر مرئي شعاعوں کي طرح وه بھي اس احساسات کے اس اسپیکٹرم بینڈ ( احساس مخفي ) میں اتر آتے هیں -

### ( ادراک مخفي )

ادراک مخفي ( Sublimnal Intellection ) کے لیے بکثرت شهادت موجود هے - اس میں تو شک هي نہیں که هم میں ایک ایسي قوت موجود هے جو " معمولي آگهي " کي محض لاعلمي میں سونچتي هے ' دلائل قائم کرتي هے ' اور پھر انکے نتائج نکالتي هے - اس نقطه بحث کے متعلق ڈاکٹر برمیویل ( پورا نام Dr. J. Milne Bramwel هے ) کے تجربات سب سے زیاده حیرت انگیز هیں - ڈاکٹر موصوف نے اپنے معمولوں کو حکم دیا که وه فلاں کام اپنے خواب سے بیدار هونے کے اتني دیر کے بعد کریں - مثلاً یه که کاغذ کے ایک پرزے پر چیلک بنائیں - بیداري کي معمولي حالت میں تو معمول کو حکم کا ذرا بھي علم نه تھا مگر ایک مخفي طبقه دماغ ( Mental stratum ) اس سے باخبر تھا ' اور وقت مقرره کا انتظار کررها تھا - جب اسے محسوس هوا که وقت مقرره آگیا هے تو اس نے معمول سے وه حکم پورا کرالیا - وقت مقرره کي مقدار منٹوں سے لیکر مہینوں تک تھي - مثلاً ایک دفعه ڈاکٹر موصوف نے اپنے ایک معمول سے کہا که تمہیں فلاں وقت یه معلوم هوگا که جیسے کاغذ کے پرزے پر چیلک بنانے کے لیے کوئي مجبور کررها هے اور تم بناؤگے - اسکے ساتھه انھوں نے وقت بھي بتادیا - چنانچه انھوں نے

| | |
|---|---|
| و تنهـون عن المنكـــر | کي هدايت کرتے هو اور بري باتوں سے منع کرتے هو - |
| ولتکن منکم امة يدعون الى الخير و يامرون بالمعروف و ينهون عن المنكر و اولئك هم المفلحون ( ال عمران ) | تم ميں ايک گروه ايسا هونا چاهيے جو لوگوں کو نيکي کي دعوت دے' اچھي باتوں کي هدايت کرے' بري باتوں سے روکے' اور يهي گروه کامياب هے - |

( ايک شبهه کا ازاله )

غلط هے جو يه سمجهتے هيں که صداقت اور حقگوئي ' امر بالمعروف اور نهي عن المنکر' دعوت الى الخير اور منع عن الشر کے سلسله ميں اگر دوسروں کے حرکات و افعال کا نقد کيا جاے تو وه اوس تجسس احوال غير کا ملزم هوگا جسکو قران نے منع کيا هے :

| | |
|---|---|
| يا ايها الذين آمنوا اجتنبوا کثيرا من الظن ان بعض الظن اثم - ولا تجسسوا ولا يغتب بعضكم بعضا - ايحب احدكم ان يا كل لحم اخيه ميتاً فكرهتموه؟ واتقوا الله - ان الله تواب رحيم ( حجرات ) | مسلمانوں ! بهت بدگمانياں کرنے سے اجتناب کيا کرو! دوسروں کے حالات کي جاسوسي نکيا کرو' ايک دوسرے کي پيچهے ميں بد گوئي نه کرو! کيا تم پسند کرتے هو که کسي بهائي کي لاش پڑي هو اور تم اوسکا گوشت نوچ نوچ کهاؤ؟ کيا تمکو گهن نه آئيگي؟ خدا کا خوف کرو که خدا توبه قبول کرنے والا اور رحمت والا هے - |

ليکن اس سے مراد وه شخصي حالات هيں جو امور دين اور مصالح ملت ميں موثر نهوں' ورنه فريضهٔ امر معروف اور نهي منکر کيليے کيا چيز باقي رهجائيگي؟ اور معاشرت کي اصلاح' معائب کے ازاله' اور منکرات کے ابطال کيليے کونسا هتيار همارے پاس هوگا؟ اگر همارے عظماے محدثين حديث ميں رواة کے معائب و اخلاق کي تنقيد نکرتے اور حق کے مقابله ميں بڑے بڑے ارباب عمائم اور جبا برۂ حکومت کے زور و قوت سے مرعوب هوجاتے تو کيا آج همارے پاس اقوال حقه کے بجاے صرف روايات کاذبه کا ايک ڈهير نهوتا؟

اس سلسله ميں همکو يه بهي بالا علان کهنا چاهيے که سب سے پهلي هستي جس سے سب سے پہلے محاسبه کرنا چاهيے' جسکے افعال کي سب سے پہلے تنقيد کرني چاهيے' جسکے معائب کي سب سے پہلے مذمت کرني چاهيے' وه خود اپني هستي هے - بهادر وه نهيں هے جو ميدان قتال ميں دشمن سے انتقام لے - جب تم کسي دوسرے کي اخلاقي صورت کي هجو کر رهے هو تو ذرا اپنے دل کے آئينه ميں بهي ديکهه لو که خود تمهاري صورت تو ويسي نظر نهيں آتي؟ جب حق کے اظهار کيليے تمهاري زبان دلائل کا انبار لگا رهي هو تو جهانککر ديکهه لو که کهيں تمهارے خرمن دل ميں تو يه جنس موجود نهيں هے؟ کيونکه :

| | |
|---|---|
| لم تقولون ما لا تفعلون' ( الصف ) - | کيوں کهتے هو جو تم خود کرتے نهيں؟ |
| كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ( الصف ) | خدا کو يهه بات نهايت ناپسند هے که جو تمهارا قول هو وه فعل نهو - |
| اتامرون الناس بالبر وتنسون انفسكم ( بقره ) | تم دوسروں کو تو نيکي کي بات بتاتے هو ليکن خود اپنے کو بهول جاتے هو؟ |

اسليے مسلمان کا ظاهر و باطن ايک هو - وه زبان سے جسکا اقرار کرتا هو دل سے اوسکا اعتقاد بهي رکهتا هو' ورنه وه منافق هے جو :

| | |
|---|---|
| يقولون بافواههم ما ليس في قلوبهم ( آل عمران ) | منه سے وه بات کهتا هے جو اوسکے دل ميں نهيں هے - |

( حريت راے اور قول حق کي تعريف )

حريت راے اور قول حق کيا شے هے؟ اسکا جواب آيات سابقه نے بتايا هے - يعني جو بات حقيقتاً صحيح هو - دل سے اوسکا اعتقاد' زبان سے اوسکا اقرار' اور هاتهه سے اوسپر عمل - اگر غلطي سے حق کي ماهيت اوس سے مخفي هو تو جب اوسکا علم هو اپني غلطيوں کا اعتراف کرلے - غير اگر اس حق کا معارض اور اس صداقت کا دشمن هو تو اوسکي عظمت و جبروت سے اوسکے هاتهه ميں رعشه' اوسکے پاؤں ميں لغزش' اوسکي زبان ميں لکنت' اور اوسکے قلب ميں خوف نهو - سوسائٹي کي شرم اور اقارب و احباب کي محبت اوسکي زبان حق کو اور اوسکے دست صداقت شعار کو بيکار نکردے - دولت و مال کي حرص اور عزت و جاه کي طلب اوسکي جادهٔ حريت پرستي اور راه صداقت پسندي ميں سنگ گراں بنکر حائل نهو - اغراض ذاتي اور هواے نفساني کے سحر سے مسحور نهو - رضاے خدا اور طلب حق کے سوا اوسکا کوئي مطلوب نهو که مذهب حق پرستي ميں يهي شرک هے : و ان الشرك لظلم عظيم -

( هر مسلمان کو فطرتاً آزاد گو اور حق پرست هونا چاهيے )

هر مسلم موحد هے اور هر موحد آستانهٔ احديت کے سوا تمام آستانوں سے بے نياز اور واحد القهار کے سوا هر هستي سے بے خوف هے' اسليے وه فطرتاً اپنے کسي قول و فعل ميں آزادي و حقگوئي سے نهيں ڈرتا - صحابهٔ کرام کو ديکهو که يه خاک نشين قيصر و کسرى کے دربار ميں بے دهڑک جاتے هيں' اور قاقم و حرير کي مسندوں کو الٹکر زمين پر بيٹهه جاتے هيں - وه فرش دربار جو روم و ايران کا سجده گاه تها' برچهي کي اني اور گهوڑوں کے سموں سے اونکے جبروت و استبداد کے پرزے اوڑا ديے گئے - جن درباروں ميں زبان کي حرکت بهي سوء ادب تهي' وهاں حمايت حق کيليے ٹوٹے هوے قبضے اور چهتڑوں سے بندهي هوئي تلوار جنبش ميں آجاتي هے! اور پهر کيوں ايسا نه هو جبکه ايک موحد کا اعتقاد يه هے که " لا نافع ولا ضار الا الله " خدا کے سوا نفع و ضرر کسي کے هاتهه ميں نهيں -

( هر مسلم خدا کا گواه صادق هے )

هر مسلم خدا کي طرفسے دنيا ميں ايک گواه صادق اور شاهد حال هے که :

| | |
|---|---|
| و کذلك جعلناكم امة وسطاً لتكونوا شهداء على الناس ( بقره ) | خدا نے تمکو ايک شريف قوم بنايا هے تا که لوگوں پر گواه رهو - |

کيا اوس سے زياده کوئي بدبخت هوسکتا هے' جسکو خدا نے محکمهٔ عالم ميں اپني طرفسے گواه بنا کر بهيجا هو اور وه اس حق کي گواهي سے خاموش رهے يا اوسکے اخفا کي کوشش کرے؟

| | |
|---|---|
| و من اظلم ممن كتم شهادة عنده من الله ( بقره ) | اور اوس سے بڑهکر کون ظالم هوگا' جسکے پاس خدا کي کوئي گواهي هو اور وه اوسکو چهپاے؟ |

کيونکه مسلم کے خدا کا حکم هے که :

| | |
|---|---|
| ولا تكتموا الشهادة ( بقره ) | شهادت رباني کا اخفا نکرو! |

( اداے شهادت رباني اور حريت راے ايک شے هے )

پس جو شخص شهادت رباني کا اخفا نهيں کرتا' اور خدا کي طرف سے جو علم اوسکے قلب ميں القا کيا گيا هے وه على الاعلان اور بلا خوف لومة لائم اوسکا اظهار کرتا هے' وهي هے جسکو دنيا صادق

# [illegible] اسلام

## الحرية في الاســلام

## حریت اور حیات اسـلامی

### قـران حکـیـم کي تصریحات

| | |
|---|---|
| یا ایها الذین آمنوا کونوا قوا مین بالقسط شهداء لله ولو علي انفسکم او الوالدین او الاقربین (نساء) | مسلمانو! تم انصاف پر قائم اور (زمین میں) خدا کے گواہ رهو' گو یه گواهي خود تمهارے اپنے نفس یا والدین یا عزیز و اقارب کے خلاف هي کیوں نهو - |

اگر یه سچ هے که قومي زندگي کي جان اخـلاق هے تو یه بهي سچ هے که اخـلاق کي جان حریت راے' استقلال فکر' اور آزادي قول هے - لیکن اخلاق ملي کي یه روح مهالک و خطرات کي موت سے گهري هوئي هے: حفت الجنة بالمکاره - اس آب حیات کے حصول کیلیے زهر کا پیاله بهي پینا پڑتا هے: الموت جسر الي الحیاة!

قوم کے نظـام اخـلاق و نظام عمـل کیلیے اس سے زیاده کوئي خطرناک امر نهیں که موت کا خوف' شدائد کا ڈر' عزت کا پاس' تعلقات کے قیود' اور سب سے آخر قوت کا جلال و جبروت' افراد کے افکار و آرا کو مقید کردے - اونکا آئینۂ ظاهر' باطن کا عکس نهو' اونکا قول اونـکے اعتقاد قلب کا عنوان نهو' اونکي زبان اونکے دل کي سفیر نهو - یه وهي چیز هے جسکو اسلام کي اصطلاح میں "نفاق" اور "کتمان حق" کهـتے هیں اور جس سے زیاده مکروه اور مبغوض شے خداے اسلام کي نظر میں کوئي نهیں - اسلام کي بے شمار خصوصیات میں سے ایک خصوصیة کبری یه هے که اسکي هر تعلیم موضوع بحث کے تمام کنـاروں کو محیط هوتي هے - هم نے تورات کے اسفـار دیکهے هیں' زبور کي دعائیں پڑهي هیں' سلیمان (عم) کے امثال نظر سے گذرے هیں' یسوع کي تعلیمات اخلاقیه کے وعظ سنے هیں - هم نے ان میں هر جگهه خاکساري' انکساري' تحمل ظلم' درگذر' تسامح' اور عفو و کـرم کے ظاهر فریب اور سراب صفت مناظر کا تماشا دیکها هے' لیکن کیا ان میں ان اصول اخلاق کا بهي پته لگتا هے جو قوموں میں خود داري' سر بلندي' اور حق گوئي کا جوهر پیدا کرتے هیں؟

[ بقیه مضمون صفحه ۱۳ کا ]

کرنے پر معلوم هوا که تحریر میں دو دوستوں کا تـذکره هے جنهیں نهایت غمناک حالات میں موت آئي تهي - لیکن خود مسز ویرل نے جب تـک اپني تحریر نهیں پڑهي' اسوقت تـک وه اسکے مضمون سے واقف نه هوئیں - اِس سے ظاهر هے که نفس کا کوئي حصه صرف یهي نهیں کرتا که خبردارانه هدایت Camacious direction کے بغیر سونچتا' یاد کرتا' اور انگلیوں کو لکهواتا هے' بلکه بغیر اسکے که نفس آگاه Canscious mindy کو سبب معلوم هو' وه آنکهوں سے آنسو کے دریا بهي بهادیتا هے! (دیکهو روئداد سوسائٹي فور فزیکل ریسرچ ۲۰ صفحه ۱۵)

( باقي آینده )

جنکي نظر میں بمقابلۂ حق' آقاؤ غلام' باد شاه و گدا' عالم و جاهل' قریب و بعید' اور سب سے بڑهکر یه که خود اپنا نفس اور غیر' سب برابـر نظر آتا هے؟ جنکي راستـگوئي' حریت پسـندي' اور حق پرستي کي عروة الوثقی کو نه تو تلوار کاٹ سکتي هے' نه آگ جـلا سکتي هے' اور نه محبت و خوف کا دیو توڑ سکتا هے؟

| | |
|---|---|
| فقد استمسك بالعروة الوثقی التي لا انفصـام لهـا ( بقره ) | کیونکه اوسنےوه مضبوطقبضه پکڑا هے جسکے لیےکبهي ٹوٹنا هےهي نهیں- |

اسلام ایک طرف مسلمانوں کي تعریف یه بتا تا هے که:

| | |
|---|---|
| المسلم من سلم المسلم من لسانه و یـده ( بخـاري ) | مسلمان وه هے جسکے هاتهه اور زبان سے مسلمانوں کو تکلیف نه پهونچے - |

دوسري طرف مسلمانوں کي حقیقت یه ظاهر کرتا هے که اگر خداؤ شیطان' حق و باطل' معروف و منـکر' اور خیر و شر کا مقابله هو تو وه رضاے خدا' نصرت حق' امر معروف' اور دعوت خیر کیلیے:

| | |
|---|---|
| لا یخـا فـون لومـة لائـم ( مـا ئـده ) | آسـمان کے نیچے کي کسي هستي کي پروا نهیں کرتے! |

غربت سراے دهر میں حق کا ٹهکانا صرف ایک مسلمان هي کا سینه هونا چاهیے' لیکن کیا بد بختي هے که آج همارے سینے باطل کا نشیمن' همارے دل نفاق کا مامن' اور همارا باطن اخفاے حق کا ملجا بنگیا هے' حالانکه هم وهي هیں جنهیں حکم دیا گیا تها که:

| | |
|---|---|
| کونوا قوامین بالقسط شهدء الله (نساء) | دنیا میں خدا کے گواه رهیں- |
| لـم تقولـون ما لا تفعلـــون؟ | اونکا قول و عمل همیشه برابر هو - |
| تخشی الناس و الله احق ان تخشاه | اونکا دل اور زبان همیشه ایک هو' جنکو خدا کے سوا کوئي هستي مرعوب نهیں کرسکتي - |

### ( تسـامـح اور قـــول حـــق )

عفو و درگذر' عیب کو ڈهانـکنا' خطاؤں سے چشم پوشي کرنا' بلا شبـهه ایک بهترین وصف هے' لیکن اگر کسي شهر کي پولیس ان مسامحانه اخلاق پر عمل شروع کردے یا بڑے بڑے مجرموں کي طاقت سے مرعوب هوکر اپنے فرائض میں کوتاهي کرے تو اسکا نتیجه یه هوگا که تهوڑے هي دنوں میں نظام و امن درهم و برهم هوجائیگا' اور معمورۂ شهر مٹي کا ڈهیر بن جائیـگا - هر آزاد راے اور حر الفکر انسان خدا کي آبادي کا کوتوال هے - اوسکا فرض هے که هر غلط رو کو روکدے' هر خطا کار کو ٹوکدے' اور حمایت حق و نصرت خیر کیلیے همه تن آماده رهے تاکه حق و باطل کے جور و ستم سے اور نور ظلمت کے حمله سے محفوظ رهے' اور سوسائٹي کا شیرازۂ نظام منتشر نهو جاے -

شریعت اسلامیه نے اسي خاص فرض کا نام امر بالمعروف اور نهي عن المنکر قرار دیا هے' اور ملت اسلامیه کا خاص وصف یه بیان کیا هے که:

| | |
|---|---|
| کنتم خیر امـة اخرجت للناس تامرون بالمعروف | تم بهترین قوم هو جو دنیا میں لوگوں کیلیے نمونه بنائي گئي - اچهي باتوں |

# مذاکرۀ علمیه

اسکا نتیجه یه هوا که همارا هر علم و فن دست شل هوکر رهگیا - پهلوں نے جو کچهه لکها ' بعد والے اوسپر ایک حرف نه بڑها سکے - پهر کیا اگر ایک فقیهه تاتارخانیه کو' ایک طبیب سدیدي و قانون کو' ایک نحوي کافیه و مفصل کو' ایک متکلم مواقف و مقاصد کو' ایسي کتاب فرض کرتا هے که باطل جسکے نه آگے هے نه پیچهے - نه داهنے هے نه بائیں ' تو کیا یه شرک في القران نهیں ' اور هم نے اونکے مصنفین کو ایسي هستي نهیں تسلیم کر لیا ' جنکو قرآن پاک نے اربا با من دون الله کہا هے ؟

هماري گذشته چهل ساله عمر جو هماري قومیت کا دور طفولیت تهي ' بدترین زمانه استبداد اور بدترین مثال حسن اعتقاد تهی - هم هر تیز زبان کو مصلح اکبر اور هر تیز رو کو رهبر سمجهتے تهے ' اور اوسکے هر حکم و فرمان کو اسي خشوع و خضوع کے ساتهه تسلیم کرتے تهے ' جس خشوع و خضوع کے ساتهه قران مجید نے بتایا هے که یهود و نصاری اپنے احبار اور پوپ کے احکام کی تعمیل کرتے تهے - پس اب وقت آگیا هے که هم تمام مسلمانوں کو یه دعوت الهی دیں :

| | |
|---|---|
| تعالوا الی کلمة سواء | اے کتاب والو ! آؤ ایک امر جو هم |
| بیننا و بینکم الا نعبد | میں متفق علیه هے' اوسپر عمل کریں - |
| الا الله ولانشرک به شیئاً | اور وه یه هے که غیر خدا کی پرستش |
| ولا یتخذ بعضنا بعضاً | نکریں ' اور نه اسکے حکم میں کسیکو |
| اربابا من دون | شریک بنائیں ' اور نه خداے حقیقي |
| الله ' ( آل عمران ) | کو چهوڑکر ایک دوسرے کو خدا بنائیں - |

## دار العلوم ندوه

مولوي محمد حسین طالب العلم کا قصور جو کچهه بهی هو اُسکي تحقیق و تفتیش ضرور هوني چاهیے که آینده پهر ویسی حرکات کا طلبا میں سے کوئي مرتکب نه هو - مگر سوال یه هے که مولوي محمد حسین کے اخیر امتحان کا زمانه ایسا محدود هے که اگر کمیشن کی نشست کے انتظار و قوم کے فیصله پر یه معامله رکها گیا تو مدت گذر جائیگی ' اور غریب محمد حسین کي تمام عمر کي محنت رائگاں جائیگي - اسواسطے میري ناچیز راے یه هے که تفتیش و تحقیق کے انتظار میں اس معامله کو نچهوڑا جاے - محمد حسین بدستور دارالاقامه و دارالعلوم میں داخل کر لیا جاے - اور امتحان میں شریک کیا جاے - فیصله جو کچهه بهي هو اسکي تعمیل لازمي هوگي - اگر ایسا نه هوا اور فرض کیا که محمد حسین بعد تحقیق و تفتیش بیقصور ثابت هوا ' تو اس کے انتظار میں جو کچهه خرابي اور تباهي بد نصیب طالب علم کي هوجائیگي اوسکی تلافي غیر ممکن و محال هوگي - مجهے امید هے که ناظم صاحب و پرنسپل صاحب دارالعلوم اپنے شاگرد پر نظر رحم و محبت کي ڈالکر اسکي ادخال دارالعلوم و دار الاقامة و شرکت امتحان کا حکم دینگے - بلا انتظار فیصله اخیر جس کي پابندي متخاصمین پر لازمی هوگي -

آخر میں التجا کرتا هوں که آپ میري ناچیز راے کی تائید فرماوینگے اور غریب محمد حسین کے داخله و امتحان کا انتظام شروط فیصله اخیر فرماوینگے اور امید کرتا هوں که پرنسپل صاحب مدرسه ندوه بحق طالب علم مولوي محمد حسین طرز رحم و درگذر سے دریغ نه فرماوینگے -

## هوائي جنگ

( ٢ )

جنگ میں هوائي جهازوں کا ایک بهت بڑا استعمال یه هے که دشمن پر اوپر سے گوله باري کي جاے - آپ نے جنگ طرابلس کے حالات میں پڑها هوگا که بارها اطالیوں نے عثماني مجاهدین پر اوپر سے گولے برسائے - ان اطالی تجارب کا نتیجه تو ناکامي نکلا کیونکه قریباً هر نشانے نے خطا کي اور هر وار خالي گیا - البته جرمني کے تجارب اس باب میں کامیاب ثابت هوے ' گو ابتدا میں اسے بهي ناکامي کا مزه دیکهنا پڑا - بحیرۂ جنیوا میں ایک کشتي کهڑي کي گئي اور جنگي جهاز نے تین هزار فیت بلندي پر سے گولے اُتارنا شروع کیے - پهلا اور دوسرا گولا تو نشانه پر نهیں پڑا مگر اسکے بعد جتنے گولے پهینکے گئے ' سب ٹهیک نشانے پر لگے - اس تجربه سے یه بهي معلوم هوگیا که آندهي شست کے صحیح بندهنے یا گولے کے نشانے پر پڑنے سے مانع نهیں هوتي -

اس سلسلے میں ایک اور واقعه قابل ذکر هے - زپلن کے تیسرے جهاز نے ٦ هزار فیت کے بلند نشانے پر گولے پهینکنا شروع کیے - یه نشانه ایک بڑے گاؤں کا نقشه تها - ١٧ منٹ میں اسکے پرزے پرزے اُڑ گئے !

تجربے سے یه بهی ثابت هوگیا هے که اوپر سے جو گولیاں پهینکي جاتي هیں ' وه اس فولاد کو توڑ کے نکل جاتي هیں جو آهن پوش اور مجوف هوتے هیں :-

* * *

ایروپلین اور غبارے والے جهازوں سے ڈاینامیٹ کے گولے پهینکنا اب ایک عام بات هے - اسمیں بڑي سهولت یه هے که پهینکنے والا شست نهایت صحیح بانده سکتا هے ' اور اگر قادر انداز هو تو دعوے کے ساتهه کهه سکتا هے که اسکا گولا ضرور هی نشانے پر بیٹهیگا - اسیلیے کارخانۂ اسلحه سازي کي توجه اس طرف هوئي اور بالاخر کارخانه کرپ نے ایک خاص قسم کا گوله ایجاد کیا - یه گوله جب زمین پر گرتا هے تو گرکے روشن هو جاتا هے ' اور یه روشني اسقدر تیز هوتي هے که اسکے گرد و پیش جتني چیزیں هوتي هیں وه سب غبارے والوں کو نظر آجاتي هیں - اس گولے کي ایجاد سے بڑا فائده یه هوا که سخت سے سخت تاریکي میں بهي اب گولے اتارے جا سکتے هیں - کیونکه جب گوله انداز کو یه معلوم هوگیا که اسکے نشانے کا مقصود فلاں جگهه هے تو وه پهر کامیابي کے ساتهه اس پر گولے پهینک سکتا هے -

اسکے علاوه روشني کا ایک اور انتظام بهي کیا گیا هے - جهازوں میں ایک برقي لمپ آویزاں کیا جاتا هے - یه چراغ اس قسم کا هوتا هے جسکي روشني نیچے کي طرف منعکس هوتي هے - لیمپ جهاز سے سو فیت کے فاصلے پر رهتا هے -

آپ سونچتے هونگے که چراغ کو جهاز سے ٥ سو فیت دور رکهنے سے کیا حاصل ؟ مگر اس لیمپ کا کمال اس دوري هي میں مضمر هے - هم ابهي لکهه آئے هیں که لیمپ کي ساخت اسطرح کي هوتي هے که اسکي روشنی نیچے کي طرف منعکس هوتي هے ' اسلیے اوپر والے تو نیچے کي هر چیز دیکهه لیتے هیں مگر نیچے والوں کو اوپر کي کوئي شے نظر نهیں آتي - اسلیے اس لیمپ کي بدولت اهل جهاز کے لیے تو رات دن هوجاتي هے مگر زمین

اللہجہ ' مستقل الفکر ' حر الضمیر ' اور آزاد گو کہتی ہے - پھر کیا جو شخص حر الضمیر اور آزاد گو نہیں ' وہ ' وہ نہیں جو شہادت کو چھپاتا ہے اور حق کی گواہی سے اعراض کرتا ہے ؟ حالانکہ وہ وجود اقدس جو عالم الغیب و الشہادۃ ہے' بتصریح فرماتا ہے :

یا ایها الذین آمنوا کونوا قوامین بالقسط شهداء للـه ولو عـلی انفسکم او الوالدین والاقـربین ان یکن غنیاً او فقیراً فاللـه اولی بهمـا ' فـلا تتبعو الهوی ان تعدلوا و ان تـلوا او تعـرضـوا فان اللـه کان بمـا تعملون خبیراً ( نساء )

مسلمانو! انصاف پر مضبوطی سے قائم رہو اور خدا کیطرفسے حق کے شاهد رہو ' گو یہہ شہادت خود تمہاری ذات کے یا تمہارے اعزۂ و اقارب کے خـلاف هی کیوں نہو ' اور وہ خواہ دولتمند ہوں یا فقیر ' اداے شہـادت میں انکی پروا نکرو کہ خدا دونونکو بس کرتا ہے ' اور نہ متبع ہوی ہوکر حق سے انحراف کرو - اگر تم بالکل انحراف کروگے یا دبی زبان سے شہادت دوگے تو جان لو کہ خدا سے کوئی امر مخفی نہیں - وہ تمہارے ہر عمل سے واقف ہے "

اللہ اکبر! آج مسلمان خدا کے اتنے بڑے فرض کو بھولے ہوے ہیں! وہ مسلمان جنکو صرف ایک سے ڈرنا تھا ' اب ہر ایک سے ڈرنے لگے ہیں - وہ اظہار حق میں دولتمند سے ڈرتے ہیں کہ شاید اوسکی جیب کرم بار کی چند چھینٹیں ہمارے دامن مقصود میں کبھی پڑ جائیں! اے دولت کے دیوتاؤں سے ڈرنے والو! کیا تم تک رزاق عالم کا یہ فرمان نہیں پہونچا کہ: نحن نرزقهم و ایا کم (الانعام) " ہم ہیں جو انکو اور تمکو' دونوں کو رزق پہونچاتے ہیں"؟ وہ حمایت حق کیلیے کمزوروں کا ساتھہ نہیں دیتے - لیکن اے کمزوروں کی مدد نکرنے والو! جانتے ہو کہ کمزوروں کا سب سے بڑا مدد گار کیا کہتا ہے ؟

ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلهم ائمة ونجعلهم الوارثین - ( القصص )

ہم ان لوگوں پر احسان کرنا چاہتے ہیں جو دنیا میں کمزور سمجھے گئے اور انہیں کو اب دنیا کا پیشرو اور زمین کا وارث بنالینگے-

وہ حکومت کی تلوار سے ڈرتے ہیں - مگر اے حکومت کی تلوار سے ڈرنے والو! کیا تم نے نہیں سنا کہ حق پرستان مصر نے فرعون کو کیا کہا تھا ؟

فاقض ما انت قـاض - انما تقضی هذه الحیوة الدنیا - ( طه )

تو جو کر سکتا ہے وہ کر گذر ' اور تو بجز اسکے کہ ہماری اس ذلیل دنیوی زندگی کو ختم کردے اور کرهی کیا کرسکتا ہے ؟

ہمارا دل کیوں آزاد نہیں ؟ ہم حق کے کیوں حامی نہیں ؟ ہم استقلال فکر کے کیوں طالب نہیں ؟ تقلید اشخاص کی زنجیروں کو کیوں ہم اپنے پاؤں کا زیور سمجھتے ہیں ؟ ہم طوق غلامی کو تمغاے شرف کیوں جان رہے ہیں ؟ اسلیے کہ حسن اعتقاد کو ہم نے معصومیت کی سدرۃ المنتہی تک پہونچا دیا ہے ' حالانکہ ایک هی ہے ( یعنی خدا ) جسکی ذات ہر نقص سے پاک اور ہر خطا سے مبرا ہے' اور ایک هی جماعت ہے ( یعنی انبیا ) جو گناهوں سے معصوم بنائی گئی ہے - اور پھر اسلیے کہ غیر کی محبت نے ہمارے احساس حق کو مسلوب کرلیا ہے ' حالانکہ وہ جو سراپا محبت ہے' اوسکی رضا جوئی میں ہر محبت غیر همرتبۂ عداوت ہے - اور اسلیے کہ ہم دنیا کے ذرہ ذرہ سے خوف کرتے ہیں حالانکہ ایک هی ہے جسکا آسمان و زمین میں خوف ہے -یعنی وہ ' جو دنیا کے ذرہ ذرہ پر قابض ہے - اور اسلیے کہ انسانوں سے ہمکو طمع خیر ہے ' حالانکہ خیر کی کنجیاں صرف ایک هی کے هاتھہ میں ہیں -

ہمکو اکثر عداوت اور ضد بھی حق بینی سے محروم کردیتی ہے - حالانکہ مسلم کا دل حق پرست اپنے نفس سے بھی انتقام لیتا ہے اور حق کیلیے دشمن کا بھی ساتھہ دیتا ہے -

## ( مـوانع حـق گـوئی )

ہم نے بتا یا کہ وہ کیا چیزیں ہیں جو ہماری زبان کو حقگوئی سے ' ہمارے پاؤں کو حق طلبی سے باز رکھتی ہیں؟ نا جائز حسن اعتقاد ' محبت باطل' خوف ' طمع ' اور عـداوت - قران مجید نے مختلف مقامات میں نہایت شدت کے ساتھہ ان موانع حریت اور عوائق حق کو بیان کیا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ کیونکر ہم ان سے محفوظ رہ سکتے ہیں -

## ( نـا جـائـز حسن اعـتـقـاد )

حسن اعتقاد کوئی بری شے نہیں ' لیکن انبیا علیهم السلام کے سوا جو سفیر اوامر ربانی ہیں' کسی انسان کو اتنا رتبہ دینا کہ اوسکا ہر قول و فعل آئین تسلیم اور معیار صحت ہو' در حقیقت شرک فی النبوت ہے - اعیان کرام کی عزت انسان کا ایک جوہر ہے ' لیکن یہہ حق کسیکو نہیں پہونچتا کہ وہ ہمارے قلوب پر اس حیثیت سے حکمرانی کریں کہ وہ انسان کی ایک ایسی نوع ہیں جنکے احکام دائرۂ انتقاد سے خارج اور ضعف بشری سےمبرا ہیں - اور اگر یہہ سچ ہے تو پھر اوس احکم الحاکمین کیلیے کیا رہ گیا ' جسکا اعلان ہے کہ ان الحکم الا لله ( الانعام ) حکومت صرف خدا هی کی ہے ؟ کیا خدا نے آن نصاری کو جو پوپ اور قسیسین کے احکام کو بلا حجت تسلیم کرتے تھے اور انکے اقوال و اعمال کو بری عن الخطا اور خارج از نقد سمجھتے تھے ' یہ نہیں کہا:

اتخذوا احبارهم و رهبانهم اربـابا مـن دون اللـه ( توبه )

نصاری نے خدا کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور راهبوں کو خدا بنا لیا ہے -

اور کیا قران نے انکو دعوت توحید اسطرح نہیں دی ؟

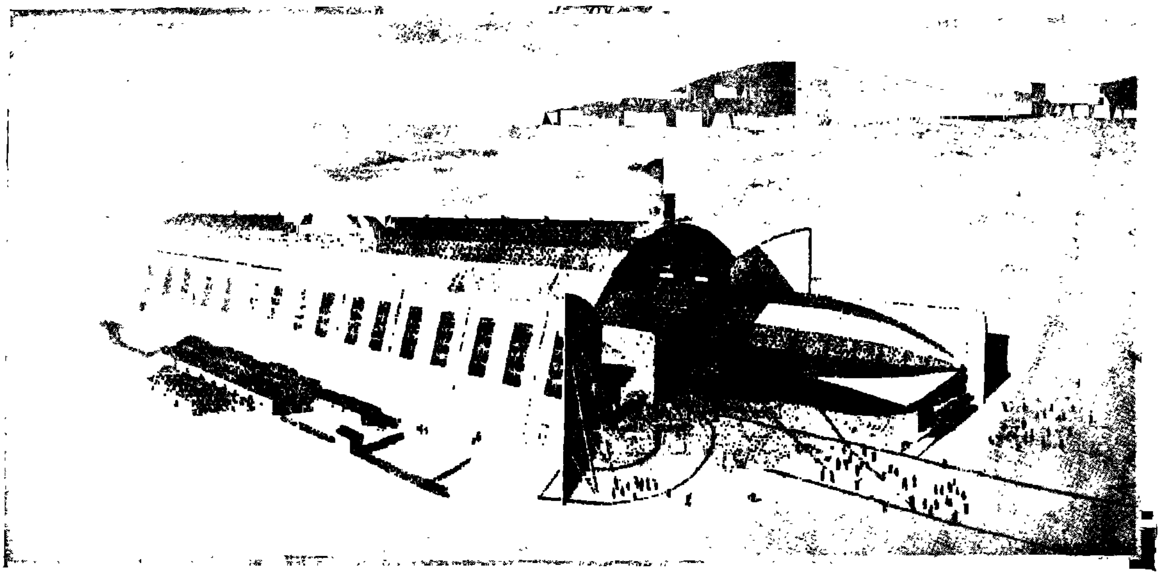
قـل یا اهـل الکتـاب تعـالوا الی کلمـة سواء بیننـا و بینکم الا نعبـد الا الله ولانشرک به شیئاً ولا یتخذ بعضنا بعضـاً ارباباً مـن دون اللـه ( آل عمران )

اے آسمانی کتاب والو! آؤ ایک امر جو ہم میں تم میں اصولاً متفق علیه ہے' اسپر عمل کریں کہ ہم صرف خدا هی کو پوجیں ' اور کسیکو اوسکا شریک نہ بنائیں' اور نہ خدا کو چھوڑ کر ہم ایک دوسرے کو خدا بنائیں -

ایک دوسرے کو خدا بنانا کیا ہے ؟ یہ ہے کہ ہم اپنے قواے فکر کو معطل کردیں ' اور حق و باطل کا معیار صرف اشخاص معتقد فیه کے غیر ربانی و غیر معصوم حکموں کو قرار دیدیں - ہماری پچھلی چند صدیوں کا زمانہ ایک بہترین مثال ہے' جب ہم پر رعب ناموں سے مرعوب ہو جاتے تھے' اور جب ہم حق و باطل کا معیار افراد کی شخصیت قرار دیتے تھے - تمام امور سے قطع نظر کرکے دیکھو کہ ہمارے علوم و فنون کو اس سے کتنا نقصان پہونچا؟ ہر علم و فن میں ہمارا وجود' وجود معطل رہ گیا ' زبانیں تھیں لیکن بولتے نہ تھے ' دل تھے مگر سمجھتے نہ تھے - قید تحریر میں جو چیز آگئی وہ تنسیخ کے لائق نہ تھی - ہر کتابی مخلوق جو کسی خالق ممکن کی طرف منسوب تھی ' صداقت و معصومیت کا پیکر تھی - ہر سابق العہد وجـود انسانی' بعد کے آنے والوں کی عقـول و آرا پر حکومت کرتا تھا ' الغرض ہر سابق ہستی کا حکم اوس قدیم ہستی کے حکم کیطرح تسلیم کیا جاتا تھا جسکی شان یہ ہے کہ:

لا یاتیه الباطل من بین یدیه ولا مـن خلفـه -

باطل نہ آسکے آگے آسکتا ہے اور نہ آسکے پیچھے آسکتا ہے -



وکٹوریا لوئس نامی جہاز جو فضا میں پوری حکومت رکھتا ہے !

* * *

مگر اس واقعه سے آپ یه نتیجه نه نکالیں که هوائی جهاز کی انتہاء پرواز ۵ هزار فیت هی هے ' کیونکه وکٹوریا لوئس نامی جهاز ۷ هزار فیت تک اُڑ چکا هے - اُترتے وقت وکٹوریا لوئس نے عجیب کمال دکھایا - پہلے تو وہ زاویه حاده (Seul) پر نہایت تیزی کے ساتھه اُتر رہا تھا - مگر آتے آتے جب زمین کے قریب پہنچا تو بجاے زمین پر آنے کے وہ پلٹکر امیریکا نامی جرمنی جهاز پر جا پہنچا - اُسے یه دیکھنا منظور تھا که اگر وسط دریا میں کسی قسم کے سامان کی ضرورت هو تو یه ضروری نہیں که وہ زمین هی پر آئے ' بلکه اگر کوئی سامان کا جهاز دریا میں کھڑا هو تو وہ اسی جهاز سے سامان لیسکتا هے - بغیر اسکے که زمین تک پہنچے ! !

* * *

جرمنی کے هوائی بیڑے میں هنسا نامی جهاز بھی قابل ذکر هے - جب یه تیار هوگیا تو کونٹ زپلن اس میں اُڑا اور بحر شمال کو عبور کرتا هوا کونیا گن ' لمو ' اور اسوج تک پہنچگیا - اسکی شرح رفتار ۳۷۵ میل فی یوم تھی - اس سفر کے خاتمے پر تمام جرمنی سے شادمانی و کامرانی کے غلغلے بلند هوے - اور اخبارات نے لکھا که یه جهاز جب چاهے ' لندن یا کسی اور انگریزی شہر پر سے بلا مزاحمت گزر جا سکتا هے !

* * *

یه صحیح هے که جرمنی غبارے والے جهازوں کو پایه تکمیل تک پہنچانے میں سرگرم هے - مگر با ایں همه ایروپلین سے غافل بھی نہیں - کونٹ زپلن اب یه انتظام کر رہا هے که اسکے هر غبارے والے جهاز کے ساتھه ایروپلین بھی هو - یه ایروپلین اسے چھوڑ کے جہاں چاهیں چلے جائیں ' اور پھر اسکے پاس واپس آجا سکیں - گویا جسطرح که بڑے بڑے جهازوں کے ساتھه چھوٹی چھوٹی دخانی کشتیاں هوتی هیں ' اسیطرح غبارے والے هوائی جهازوں کے ساتھه ایروپلین بھی هوا کریں ' اور ان میں دور انداز توپیں هوں که اگر دشمن کے هوائی جهاز غبارے والے جهاز پر حمله کرنا چاهیں ' تو قبل اسکے که وہ اپنے اس ارادے میں کامیاب هوں ' یه انهیں برباد کردیں -

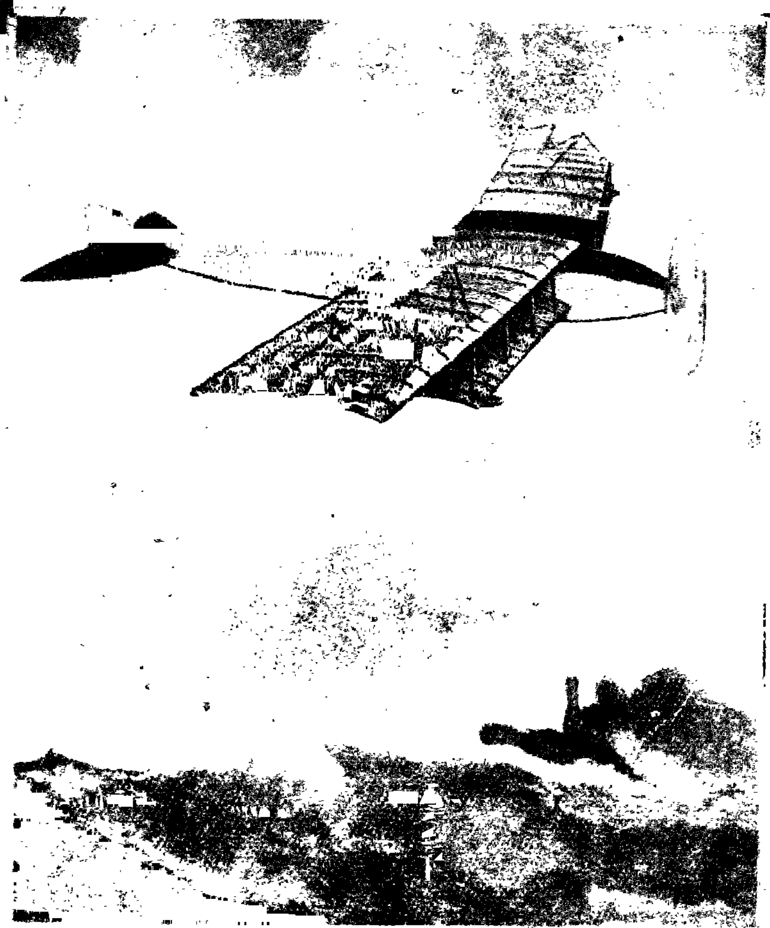
* * *

زیپلن کے جهاز میں تین توپیں هوتی هیں - ان توپوں میں ایک عجیب و غریب خصوصیت یه هے که جس زاویه پر چاهیں اسکی شست باندھسکتے هیں - ان توپوں ' انکی برجوں ' اور غبارے کی جهاز پر ایک خاص قسم کا فولاد منڈھا هوتا هے - یه فولاد نہایت هی باریک هے ' مگر با ایں همه اسمیں یه معمولی گوله اثر نہیں کرتا - بلکه موم کی طرح پگھل کے اس پر پھیلجاتا هے - اسکے علاوہ اس سے گولے مارے بھی نہیں جا سکتے ' کیونکه اگرچه اسکا طول دو سو فیت تک هوتا هے مگر جب وہ بہت اونچا هو جاتا هے تو زمین سے ایک معمولی پنسل سا معلوم هوتا هے ' اور ایک لحظه بھی ایک جگه نہیں ٹھہرتا -

* * *

هوائی جهاز کی ضرر رسانی گوله باری تک محدود نہیں ' بلکه وہ اس سے بھی کہیں زیادہ خطرناک طور پر نقصان پہنچا سکتا هے - مثلاً یه که اسمیں مشعلیں باندھدیجائیں ' اور وہ کھیت ' گاوں ' اور شہروں کو جلاتا هوا چلا جائے - باشندے بجھانا چاهیں تو اپنی انسان پاش توپوں کے دهانے کھولدے ' یا یه که اسمیں تار اور تاروں میں آنکڑے بندھے هوں ' اور وہ لکڑی کے مکانات اور ریل کی پٹریوں کو اکھیڑتا هوا چلا جاے - یا یه که ان آنکڑوں کے ساتھه مشعلیں بھی هوں که ایک طرف تو ان پٹریوں کو گرما کے از کار رفته کردے - دوسری طرف انکو الٹ پلٹ کر برباد کردے - اسٹیشنوں کے چوبی مکانات ' بارود خانوں ' اور گیس کے کارخانوں میں آگ لگاتے هوے نکل جانا اسکے لیے ایک ادنی قسم کا مشغله هوگا ! !

غرضکه هوائی جهاز کی ایجاد اپنے جلو میں انسان کے لیے تباهی و بربادی کی فوج در فوج لائی هے ' اور جو کچھه اسوقت تک هوا هے ' وہ اسکے مقابله میں کچھه بھی نہیں جو آئندہ هوتا نظر آتا هے - فتربصوا انی معکم من المتربصین -



ایروپلین قسم کا ایک جنگی طیارہ جو اس وقت تک چار کامیاب سفر کرچکا هے اور جسکی شرح رفتار ۳۸۵ میل فی یوم هے -

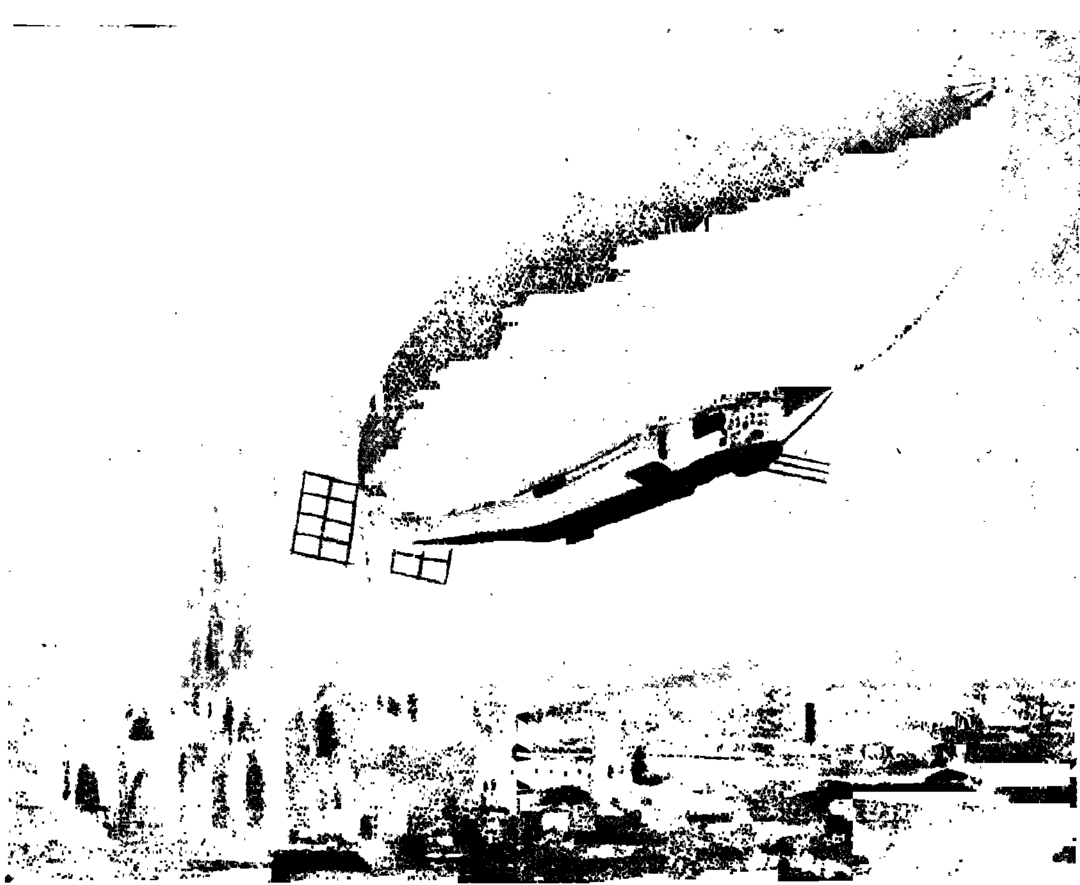


جاسکتے هیں اور جس پر گولے پهینکنا چاهیں پهینک سکتے هیں ' مگر زمین والے کچهه نهیں کرسکتے ' کیونکه اولاً تو انهیں یه غلط فهمي هوتي هے که جهاں یه لیمپ هے وهیں جهاز بهي هوگا ' اور اگر کسي طرح یه معلوم بهي هوگیا که یه روشني اس خاص لیمپ کي هے تو پهر بهي یه پته نهیں چلتا که اس سے جهـاز کتنے فاصلے پر هے ؟ اسلیے که جهاز کا ٥ سو فیت پر هونا کچهه ضرور نهیں - ممکن هے که اس سے کم فاصله پر هو-

پهر اگر یه بهي فرض کر لیا جاے که نهیں' جهاز ٥ سو فیت هي پر هے' جب بهي یه معلوم نهیں هو سکتا که وه هے کہاں ؟ اور جب تک یه معلوم نهو اسوقت تـک کچهه بهي نهیں هو سکتا - توپ خواه کتني هي عمده هو اور توپچي خواه کتنا هي قادر انداز' مگر جب تـک اسے یه معلوم نه هو که اسکا نشانه فلاں جگه هے ' اسوقت تک شست نهیں باندهه سکتا ' اور بغیر شست باندهے گولے پهینکنا اپنے سامان کو ضائع کرنا هے -

* * *

اب تـک تو هم نے یه بیان کیا تها که اگر تاریکي هو تو اسمیں روشني کا انـتظـام کیا گیا هے - مگر یه بهي تو هے که همیشه روشنـي هي کي ضـرورت نهـیں هوتي - بسـا اوقات تـاریکي بهي درکار هوتي هے - مثلاً فرض کرو که ایک هوائي جهاز اڑتا هوا آرها هے اور نیـچـے دشمن کي فوج توپیں لیے مستعدي سے کهڑي هے که جهاز زد پر آجاے اور وه فائر کریں - وه دیکهتا هے که ان پرے هوکے گذرنا ناگزیر هے - جب ان پـرے سے گـذریگا تو لامحاله زد پر هوگا ' اور ادهر وه زد پر آیا نهیں که تـوپیں ایک دم سے سر هوگئیں - پهر کیا انکے گولوں میں سے ایک بهي نه لگیگا ؟ اگر ایک بهي لگ گیا تو اسکے تباه هونے کے لیے کافي هے - ایسي حالت میں قدرتاً وه چاهیگا که کسي طرح میں اپنے دشمنوں کي نظر سے چهپ سکتا -



غباره والا طیاره جو اپني قسم کا سب سے زیاده کامیاب جهاز هے

مگر رات نهیں هے جسکي قدرتي تاریکي پرده پوشي کرے - پهر کیا وه یه نه چاهیگا که کسي طرح تهوڑي دیر کے لیے اس دن کو رات بنا سکتا ؟

ایجاد جو هر موقع پر انسان کي دستگیري کرتي هے' اس نے اس معما کو بهي واقع کر دیا - اهل جرمني نے جو هوائي جنگ میں غیر معمولي سرگرمي و شغف دکها رهے هیں' آخر ایک قسم کا گوله بنا لیا جو ایسے نازک مواقع پر پرده پوشي کرسکے - یه گوله جب پهینکا جاتا هے تو هوا هي میں پهٹتا هے اور اسمیں نهایت کثیف دهواں نکل کے تمام فضاء میں پهیل جاتا هے - فضاء بالکل تیره و تار هو جاتي هے اور اسمیں خواه کتني بڑي شے کیوں نه هو' مگر زمین والوں کو نظر نهیں آتي - جهاز اس عالم ظلمت میں انکے سروں پر سے گذرتا هوا چلا جاتا هے' اور وه بهري هوئي توپیں لیے کے لیے رهجاتے هیں - دهویں کا ابر غلیظ جب تـک چهٹے' اسوقت تـک جهاز انکي زد سے بهت دور نکلجاتا هے !

* * *

لیکن یه تمام ایجادیں اس ایجاد کے مقابله میں محض هیچ هیں' جسکے متعلق یورپ کے پیش بین و انجام اندیش فسانه نگار فرض کیا کرتے تهے مگر اب وه عالم خیال سے عالم وجود میں آ گئي هے - یه ایجاد کیا هے ؟ گولے هیں جنمیں نهایت سمي گیس بهرے هوتے هیں- جب یه پهینکے جاتے هیں تو پهٹتے هیں اور ان سے زهریلا گیس نکلکے چاروں طرف پهیل جاتا هے - اسکا دائرۂ انتشار سو میٹر بلکه اس سے بهي زیاده وسیع هوتا هے - اس دائره کے اندر جتنے ذي حیات وجود هوتے هیں' وه جب سانس لیتے هیں تو یه گیس هوا کے ساتهه ملکے انکے اندر چلا جاتا هے ' اور جاتے هي انهیں هلاک کر دیتا هے ! نعوذ بالله من شر الانسان و من شر العلم !

* * *

اس ذیل میں ٹوکیو کا ایک واقعه کا تذکره دلچسپي سے خالي نه هوگا - ٹوکیو میں ایک کتـا ایک ٹوکري میں رکهـا گیـا ' اور ٹوکري جهـاز میں اس طرح لٹـکائي گئي که وه جهاز سے ۳ سو فیت پر رهتي تهي - اسکے بعد جهاز اڑا - جب جهـاز کسیقدر بلند هوگیـا تو نیـچـے سے گولا پهینکا گیا - گولا حسب قاعده پهٹا اور اسکا زهریلا گیس پهیـلا - گیس کے پهیلتے هي کتا مرگیا - کتے کا جسم جب چیرا گیـا تو اسکے دونوں پهیپهڑے اس گیس سے پر تهے -

مگر اس ایجاد میں ابهي ایک بڑا نقص باقي هے - جو توپیں ان لوگونکو پهینـکتي هیں' انکي طاقت زیاده نهیں هے - یه گولے صرف ۲ هزار فیت تـک جا سکتے هیں - لیکن ایجاد ' جس نے هزار ها اعجاز نما کرشمے دکهاے هیں' اس سے کچهه بعید نهیں که جلد یا بدیر اس نقص کي بهي تـلافي کر دے -

* * *

هوائي جهازوں کے متعلق ایک اهم سوال یه هے که آیا بلندي کي زیادتي اور کمي کا اثر نشانے کي صحت و خطا پر پڑتا هے یا نهیں؟ اهل جرمني کے تجارب نے یه ثابت کردیا هے که اگر جهاز ٥ هزار فیت تک بلند هو تو اس کا اثر نشانے کي صحت یا غلطي پر نهیں پڑتا - چنانچه زیپلین قسم کا ایک بهت بڑا جهاز فضا میں تهرا - اسکي بلندي ۴ اور ٥ هزار فیت کے درمیان تهي - اس نے ایک لشکرگاه پر گوله باري شروع کي - گولے بالکل تیار تهے اور سپاهي نشانوں کے پاس کهڑے تهے - هر گوله ٹهیک نشانے پر آکے لگتا تها - مگر باوجود کوشش کے ان سپاهیوں کو جهاز نظر نهیں آیا -

تها اور دور دور تک معتقد موجود تیے ' مگر اب اُسکي تعداد حد شمار و قیاس سے بھی افزوں ہوگئي ' اور داعیان سنوسیه کی خاموش کوششوں نے ان مقامات تـک اپنا اثر پہنچا دیا ' جو صحراء جربوب سے کئي کئي ماہ کے فاصلے پر واقع تیے ' اور جنکو جغرافیۂ ارضي کي تقسیمات نے نا پیدا کنار سمندروں ' بڑے بڑے صحراؤں ' اور سر بفلک پہاڑوں کے سلسلوں کے ساتھہ افریقه و عرب سے بالکل جدا کردیا تھا ! !

خود افریقه کا یه حال هوا که جنوب کی طرف کی تمام آبادیاں اور قبائل اسکے زیر اثر آگئیں - صحراے کبری اور ما وراے صحراء میں اسکے مریدین ودای ' کانم ' باجرمي ' اور دار فور تـک پهیل گئے - طرابلس الغرب ' تیونس ' الجزائر ' مراکش ' اور سوڈان میں تو یه بتلانا مشکل هوگیا که کون شخص اور قبیله ایسا هے جو اپنے اندر مذهبی جوش اور عملی زندگي رکھتا هے اور باوجود اسکے سنوسی نہیں هے ' اور ایک مخفي رشتۂ ارادت جربوب کي خانقاہ اعظم سے نہیں رکھتا ؟

( افریقي زوایا کي تاسیس )

اسکے بعد شیخ سنوسي دوم اپنے سلسلے کے بقا اور استحکام کی طرف متوجه هوا ' اور حکم دیا که تمام شمالي افریقه اور اندرون صحراء میں سنوسی طریقه کی خانقاهیں بنائی جائیں جنکو عربی میں " زاویه " کہتے هیں -

" زاویه " ایک وسیع عمارت مثل مسجد یا مدرسه کے هوتی هے جسمیں رهنے کیلیے کم و بیش بہت سے حجرے بنائے جاتے هیں ' اور وسط میں شیخ زاویه کیلیے ایک مخصوص حجرہ هوتا هے - باهر سے ایک اونچي چار دیواری اسکی حفاظت کرتی هے ' اور دیکھنے والا قیاس کرتا هے که شاید یه کوئی صحرائی گڑھی اور چھوٹا سا ایک قلعه هے -

چنانچه تمام قبائل اور شیوخ مریدین نے اسکا اهتمام شروع کر دیا اور رفته رفته سیکڑوں چھوٹے چھوٹے قلعے زاویه کے نام سے تعمیر هوگئے - بـڑے بڑے شہروں میں جیسے تیـونس ' فاس ' اور الجزائر ' یا اسکندریه و قاهرہ میں جو زاویے بنائے گئے ' وہ مثل مدرسے اور مساجد کے تیے - انکی وسعت و استحکام میں قلعه نما صورت ملحوظ نہیں رکھی گئی کیونکه یه مصالح کے خلاف تھا ' مگر اندرون افریقۂ و صحراء کے تمام زاویے قلعه نما تعمیر هوے اور انکی تعداد برابر بڑھتي گئي ' حتی که اب صحیح تعداد کا بتلانا مشکل هوگیا هے !

ان زاویوں کی صورت یه هے که اطراف کي تمام آبادي کیلیے ایک مرکزي عمارت کي حیثیت رکھتے هیں ' اور اپنے اپنے حلقوں کی جماعت کی تعلیم و ارشاد اور نظم و اداره کی تمام قوت و حکومت اسي کے اندر هوتي هے - هر زاویه میں سلسلے کا ایک شیخ هوتا هے جسے شیخ اعظم سے ریاست و خلافت کي اجازت ملتی هے ' اور وہ اپنے حلقه کے تمام معاملات کا مدیر و افسر کل هوتا هے - لوگ اُسے " خلیفه " کے لفظ سے پکارتے هیں اور وہ نئے آدمیوں سے شیخ اعظم کی نیابت میں بیعت بھی لے سکتا هے -

عمارت کی تقسیم یه هے که سب سے پہلے مسجد بنائي جاتي هے تا که پانچ وقت کي نماز جماعت کے ساتھه ادا کي جاسکے - اسکے ساتھه ایک مدرسه هوتا هے جسمیں علوم دینیه کی آسان اور ساده تعلیم دي جاتي هے - یه تعلیم اکثر حالتوں میں ابتدائی هوتي هے اور تمام سنوسی جماعت اور اُسکي اولاد کیلیے جبري هے - قران کریم آسان و ساده تشریح کے ساتھه ' ضروري مبادي صرف و نحو و ادب ' اخلاق و تزکیۂ نفس کے بعض رسائل جو اس سلسلے کیلیے تصنیف کیے گئے بس یہي کورس هے جسکو بہت جلد هر صحرائي و شہري سنوسي خـتم کر لیتا هے - اس سے زیادہ کي اگر اُسے خواهش هو تو مرکزي درسگاہ یعني جامع جربوب کا قصد کرے -

هر زاویه کے ساتھه ایک بہت بڑا ٹکڑہ زرعي زمین کا هوتا هے جسمیں ملکي پیداوار کي کاشت کي جاتي هے - اسکا حق تصرف صرف شیخ کو هوتا هے جو حسب حالت و ضرورت تقسیم کرتا هے - اُسکے شاگرد و مریدین اور طلباء مدرسه اسمیں کاشتکاري کرتے هیں اور تمام خدمات زراعت انجام دیتے هیں - جب زراعت کا موسم آتا هے تو تعلیم و ارشاد کے اوقات کے بعد طلبا اور مرید نکل جاتے هیں اور دن بھر کام کرتے رهتے هیں - یہی سب سے بڑي انکي ریاضت هے -

اس زمین کي پیداوار سے جو کچھه حاصل هوتا هے ' اُسکو شیخ زاویه دو حصوں میں تقسیم کرتا هے - ایک حصه خود اپنے اور اپنے زاویه کے متعلقین کیلیے رکھتا هے - دوسرا حصه مرکز یعني جربوب میں بھیج دیتا هے تا که سنوسي بیت المال میں جمع کیا جاے - اس طرح هر سال شیخ اعظم کے پاس ایک مرکزي خزانه قائم رهتا ' اور روز بروز بڑھتا جاتا هے - اسکے ایجنٹ شہروں میں آتے هیں اور جنس و اشیاء کو چاندي سونے کے سکوں میں بدل لیتے هیں -

( بعض مشهور افریقي زاویا السنوسیه )

ان زاویوں کی پوري تعداد کا پته لگانا دشوار هے - افریقۂ و عرب اور یمن وسواحل کے تمام بڑے بڑے شہروں ' قصبوں ' قریوں میں سنوسي زاویے موجود هیں اور نہایت خاموشی اور سکون سے ایک دیني و صوفیانه زندگی کے کاروبار میں مشغول نظر آتے هیں - مگر خاص برقۂ و طرابلس اور بنغازي اور حدود مصر کے درمیاني حصے میں جو مشہور زاویے هیں ' اور جو غزوۂ طرابلس کے دوران میں عظیم الشان خدمات انجام دیچکے هیں ' اُن میں سے بعض کے نام یہاں درج کیے جاتے هیں :

| نام زاویــه | خلیفۂ زاویه | قبیلــه |
|---|---|---|
| بنغـازي | صالح العوامی | |
| درفنـه | محمد الغمري | غفیفـه |
| سقـه | علی الغمري | عبادلـه |
| الهویس | تواتي الخلیلی | عائلة داغر |
| ام شیخنـد | محمد ابن علی | فوارس |
| ترقره | عبد الله الفضیل | برغتـة |
| طولمیثۂ | الامین الخیلی | عائلة الشلماني |
| سدوت | ابو زید | دورسة |
| هانیـة | احمد العیساوي | دورسه |
| حمامه | السنوسی الغروي | " |
| سوسه | حـاج مـد کور | حسا |
| مرج | عمران الشکوري | عرفة |
| کسرین | محمد العریبي | دورسة |
| کوسور | عمـر المنفي | عبید |
| بیت عمار | حبیب | عبیدات |
| ارغوب | جاد الله بن عمور | دورسة |
| مار | احمد بن ادریس | عبیدات |
| بشری | ابن عمور | عبیدات |
| تـارت | محمد العزالي | " |
| شاهات | محمد الدرفني | حسا |
| الفدفا | صالح بن اسماعیل | براسة |
| البیضاء | رفاعه العلمي الغمري | " |



جربوب میں قبائل سنوسیه کا سالانه اجتماع جو پہلی شوال کو منعقد هوتا ہے

## شمالی افریقه کا سر • خ فی



## شیخ سنوسی اور طریقۂ سنوسیه

### ( ۴ )

### ( شیخ محمد المهدي السنوسي )

شیخ سنوسی اول کے انتقال کے بعد اسکا بڑا لڑکا " محمد المهدي " سلسلۂ سنوسیه کا جانشین هوا - جانشیني کے وقت اسکی عمر صرف سوله برس کی تهی !

شیخ اول نے اپنے دونوں لڑکوں کی تعلیم و تربیت خود کی تهي - اس نے اپنی تصنیفات میں جا بجا تصریح کی تهی که میري تربیت ضائع نه هوگی اور اس سے خدا تعالی بڑے بڑے کام لیگا - اسکی حسن تعلیم و تربیت کا اس سے اندازه کیا جا سکتا ھے که بڑے لڑکے کی عمر سوله برس کی اور چهوٹے " محمد الشریف " کی صرف تیره برس کی تهي ' مگر تاهم شیخ کے انتقال کے بعد انهوں نے پورے سلسله کو سنبهالے رکها ' اور درس و تدریس ' ارشاد و هدایت ' بیعت و مبایعة ' دعوت و تبلیغ ' اور ترقی و استحکام جماعة کا کار و بار پہلے سے بهی زیاده وسیع و قوی هوگیا !

پندره برس کی عمر میں وه تمام علوم دینیه کی تعلیم حاصل کر چکا تها ' اور سولهویں برس جب شیخ اول نے انتقال کیا ' تو وه انکی زندگي هي میں درس و ارشاد شروع کرچکا تها -

جانشیني کے بعد پانچ برس تک مجاهدات و ریاضات میں مشغول رها - وه همیشه جامع سنوسی کے ایک حجرے میں تنها رهتا اور صرف نماز کے اوقات میں باهر نکلتا - صبح کي نماز کے بعد درس دیتا ' ظهر کے بعد وعظ کرتا ' عصر کے بعد جماعت کے مختلف کاموں کی نسبت احکام دیتا ' اور مختلف اطراف کے داعیوں اور خلفاء کي معروضات سنتا - مغرب کے بعد نئے طالبین کو مرید کرتا ' اور عشاء کے بعد حلقۂ ذکر و فکر قائم هوتا -

ان اشغال کے معین اوقات کے بعد اسکي صورت باهر نظر نه آتی اور نه کوئی شخص اس سے ملسکتا -

پانچ سال کے بعد ( جبکه اسکی عمر اکیس بائیس برس کي تهی ) اس نے خلوت گزینی کو کسی قدر کم کیا اور جماعت کي توسیع اور سلسلے کے رفع ذکر کیلیے زیاده وقت صرف کرنے لگا - پهلي شوال سنه ١٢٩٢ کو ایک عظیم الشان جلسه جامع سنوسی میں منعقد هوا جسمیں تمام داعیان طریقة اور مبشرین سلسلۂ سنوسي جمع هوے تهے ' اور اطراف و جوانب کے شیوخ قبائل اور صنادید جماعة کو بهی مدعو کیا گیا تها - شیخ نے اس مجلس میں شیخ اول کے حالات زندگي بیان کیے ' اور انکی دعوة کے مقاصد کی تشریح کي - پهر ارکان جماعة سے درخواست کي که ان مقاصد کے حصول و تکمیل کو اپنا نصب العین بنائیں ' اور ایک نئی مستعدي اور جوش کار سے سنوسی دعوة کا اعلان شروع کردیں - اسي صحبت میں طے پایا که داعیوں کی جماعت کو زیاده وسیع کرنا چاهیے ' اور عرب و افریقه سے باهر بهي کام اسی مستعدي سے هونا چاهیے ' جیسا که خود شمالی افریقه کے اندر هو رها ھے - پهر ایسے لوگوں کا انتخاب هوا جو بیعت لینے اور ارشاد و هدایت کرنے کی اهلیت رکهتے هیں ' اور اس طرح جماعة سنوسیه میں جوش کار کی ایک نئي تحریک پیدا هوگئي -

چند برسوں کے اندر هی نئے تحریک کے نتائج عظیمه ظاهر هونا شروع هوگئے - شیخ اول کے عهد میں سلسله بهت وسیع هوچکا

ترین خدمت کي انجام دهي سے بے فکر هو جائیں' تو سمجهه جاؤ که همارا خدا هي حافظ هے -

میں نے اپني کوشش شروع کردي هے' اور به تائید کردگار امید هے که نه صرف دو خریدار بلکه جسقدر هوسکیں فراهم کرلونگا والله الموفق و نعم الوکیل -

ایک خادم الهـــلال از حیدراباد دکن

---

توسیع اشاعت کے متعلق جو تحریک کیگئي هے اسکو دیکهکر نہیں کهه سکتا که کسقدر اضطراب و الم هوا ؟ خیر في الحـال ایک صاحب آمادہ هوے هیں انکے نام الهـلال جاري فرما دیجیے -

الراقم عارف - فتح پور -

---

سردست دو خریدار حاضر هیں -

محمد انور علي فاروقي دکن خریدار نمبر ۳۱۴۶

---

مجهکو افسوس هے که ایسے رساله کے واسطے بهي جد و جهد کي ضرورت هے - حالانکه اسکي خوبیوں کے اعتبار سے چاهیے تها که اسکي اشاعت اسقـدر هوتي که اسکي آمدني سے بہت سے مفید مذهبي کاموں میں آپ اعانت کر سکتے - بهر حال یه رساله همیشه کے لیے جاري رهنا چاهیے اور اسکے بند کرنیکا خیال تـک بهي کسي دماغ میں آنا نچاهیے - سردست جو دو هزار کي اشاعت کا اعلان منیجر صاحب نے کیا هے امید هے که جلد پورا هورهیـگا - چار صاحبونکے نام الهلال جاري فرماویں اور هر ایک صاحب کے نام تمام رسائل الهـلال جلد چهارم کے وي - پي - بهیجکر مشکور فرمائیں - میں امرتسر میں کوشش کرونـگا که اور خریـدار بهم پهنچا سکوں -

خاکسار عطا محمد عفي عنـه گورنمنٹ پنشنر - امرتسر

---

میں چاهتـا هوں کے الهـلال قائم رهے' اور آپ کے دو هزار مطلوبه خریداروں کے فراهم کے سعي میں اپنا نام پیش کرتا هوں -

راقم نیاز شیخ احمد حسین وکیل هائیکورٹ حیدر آباد

---

الهـلال کا فیصله اضافهٔ قیمت یا مزید خریدار پیـدا کرنے پر رکها گیا هے - اضافهٔ قیمت بهي منظور هے اور توسیع اشاعت کیلیے بهي حاضر هوں - سردست ایک خریدار حاضر هے -

خاکسار علي شاہ نائب تحصیلدار - پاک پٹن

---

مضمون دربارۂ توسیع اشاعت اخبار الهلال پڑها - آه ! مضمون تها یا ایک پیام اضطراب ! مطالعه سے دل کو ایسي چوٹ لگي که انکهوں سے بے اختیار آنسو نکل آے - دو خریدار سردست حاضر هیں- اب سے اس نیازمند نے قطعي ارادہ کرلیا هے که آپ کے اخبار کي توسیع میں لگا تار کوشش جاري رکهونگا - مجهے قران حکیم کا عشق هے' میں نے الهلال میں اسکے ایسے ایسے عجیب نکات دیکهے هیں که نه کبهي پڑهے اور نه کبهي سنے - سبحان الله ! احقر دعوی سے کهتا هے که اگر تمام هندوستان میں ایسے اخبار دو چار اور هوں تو مسلمانوں کي قسمت دفعة بیدار هوجاے - کوئي شـک نہیں که آپ اپنا کام پورے طرح انجام دے رهے هیں - محبت کرنے سے آپ محبوبیت کے درجه پر پهونچ جاوینگے - مندرجه ذیل چار اصحاب کے نام اخبار جاري فرماویں -

غلام حسین کلرک محکمه نہرمالاکنه خریدار نمبر ۲۸۴۰

---

السلام علیکم - بجواب "صدا بصحرا" یعني قیام الهلال' پانچ اصحاب کے نام ارسال خدمت کیے جاتے هیں - انکے نام ایک سال کیلیے الهلال کا وي - پي - جـاري فرما کر ممنـون فرماویں' نیز خاکسـار کو مطلع فرمـاویں - که کس کس تاریخ کو وي - پي - بهجواے گئے هیں - میں انشاء الله مزید کوشش کرکے بعد میں بهي اطلاع دونگا - ایک بات ضروري قابل التماس یهه هے که الهلال کي ترقي رفتار خریداران یا عام حالت کي بابت اگر کم از کم ماهواري رپورٹ شائع هوا کرے تو میرے خیال میں بہت مناسب هے - اس سے شائقین الهلال کو اپنے عزیز پرچه کي حالت کا صحیح اندازہ تازہ تازہ معلوم هوتا رهیگا' اور یه انکے لیے مزید تحریک و کوشش کا باعث هوگا - زیادہ طول طویل امور کي ضرورت نہیں هے - صرف اسقدر کافي هوگا که ماہ گـذشته میں تعداد خریداران یه تهي - ماہ زیر رپورٹ میں اسقدر جدید خریدار هوے' اور اسقدر خارج هوے - باقي تعداد یه هے - اسقدر گنجایش تو هر ماہ کے آخري پرچه یا دوسرے ماہ کے شروع کے پرچه میں ضرور نکال لي جاے - والسلام -

خریدار نمبر ۳۸۹۱

---

السلام علیکم - مسئله قیام الهـــلال کے اشارات سے معلوم هوا که اسکا قیام خطرے میں هے - خدا ایسا نه کرے -

لیاقت کي حد پر ذمهداري کي حد منحصر هے - اگر اسوقت تک صرف آپ هي بهترین خدمت (مسلمانوں کي موجودہ ضرورت کے لحاظ سے ) ادا کرسکتے هیں تو اسکے معنے یه هیں که آپ هي میں اسوقت تـک اسکي بهترین لیاقت ثابت هوئي هے' اور میں اسکا گواہ هوں که هاں ایسا هي هے - پس معاف فرمائیے اگر میں یه عرض کروں که آپ خدا کے سخت گنهـگار هونگے اگر خدا کي عطا کي هوئي امانت یعنے خدا داد لیاقت سے بني آدم کي اُسي نسبت سے خدمت کرنا چهوڑ دیں - مسئله مالي ایک نهایت ذلیـل اور آسان کام هے بمقابلـه اُس قابل قدر قدرت ایزدي کے جسکي جهلک آپکے قلم سے وقتاً فوقتاً نظر آتي رهتي هے -

چندہ آپ لینا چاهتے نہیں - صرف خریدار هي آپ چاهتے هیں - اگر آپ چندوں کو ( جو قیام الهـــلال یعنے اهم ترین اغراض قوم کے خیال سے جمع کیا جاسکتا هے ) قبول فرمائیں تو مجهے یقین هے که نهایت کم میعاد میں اتنا روپیه جمع هو جسکي سالانه آمدني سوله هزار روپے کے قریب قریب هو جاے - مگر آپ صرف خریدار هي چاهتے هیں' اور وہ دو هزار کم از کم - خیر' اسکو آپ پهر سونچیے -

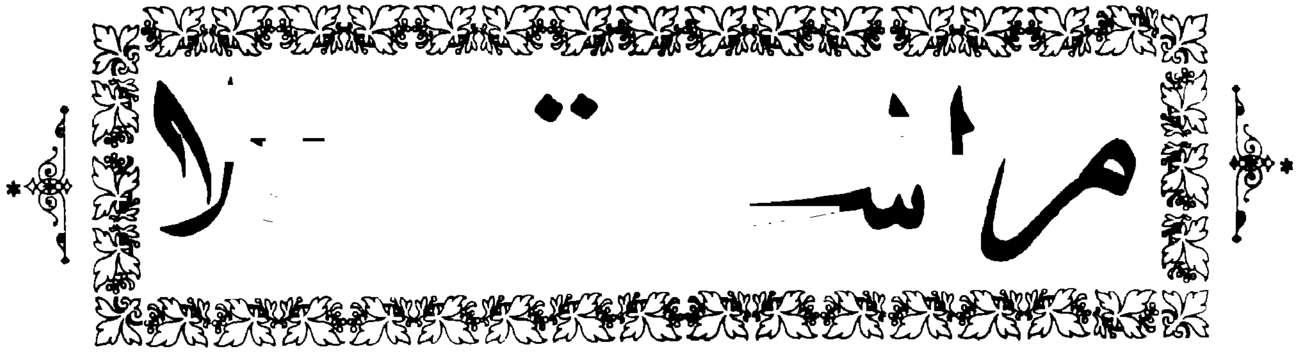
کاغذ کي' تصویر کي' ٹائپ کي' وغیرہ وغیرہ کي خوبیوں کے لیے اسمیں شک نہیں که زیادہ مالي آمدني کي ضرورت هے - لیکن قوم کو جسکي ضرورت هے اور آپکي جو فضیلت هے' وہ مضامین هي کي هے' اور خصوصاً آپ کے قلم سے آشکارا هوتي رهتي هے -

لهذا ملتمس هوں که جب تـک آپ میں اس خاص مذکورہ قوت کو تندرستي حاصل هے آپکا فرض هے که آپ الهـلال کو جاري رکهیں - خواہ وہ بلا تصویر هو' یا ارزاں کاغذ پر چهپے' یا لیتهو گراف سے چهپے -

مجهے اُمید هے که اس عریضه کو آپ اپنے اخبار میں شائع فرماوینگے - میں یه خصوصاً اسلیے چاهتا هوں که شائع هوچکنے کے بعد آپ کو اپنا احساس فرض اور بهي زیادہ محسوس هوتا رهیگا -

خاکسار آپکا خیر اندیش -

غلام مصطفی خطیب از تهانه - بمبئي



| نام زاویہ | خلیفۂ زاویہ | قبیلہ |
|---|---|---|
| غفنتہ | حمیدہ بن عمور | " |
| درنة | محمد الخواجه | ابي منصور |
| مرتوبا | عبد الله فرقاس | بزيزات |
| دفنہ | حسن الغرياني | عبيدات |
| المخيلي | الامين الغمري | " |
| الازيات | الحسين | " |
| ام رجل | موسي | " |
| حجاج آغابا | صالم الجرري | قطعان |
| المتنان | محمد علي | " |
| امكابا | رفاعة | " |
| نخيله | صالم الخواجه | حواطه |
| اغبا | موسى | اولاد علي |
| زميمة | عبد الله فخري | " دستور |
| طورفافا | عبد الله ابو عامر | عشيبات |
| الحوش | محمد المحسن | اولاد علي |
| تلمون | مصطفي محجوب | عواجر |
| أم سوس | سنوسي | " |
| كتفية | عبد الله نعاس | اغاربه |
| سرت | محمد بن الشفيع | " |
| ارجيله | صالم بو شوشة | — |
| جالو | عبد الله طواني | — |
| بشر | محمد علي | — |
| جفارة | عبد الكريم بن احمد | زاوية |
| الكفرة | احمد الشريف المهدي " | مغبرا |
| أرجنيقا | الغربية عبد ربه | عبيد |
| " | الشرقية عبد الرزاق | " |
| قارو | محمد سقفة | " |
| عوان | عبد الحفيظ | " |
| عراضة | القادر محمد رعبيد | " |
| القلعة | البراني | " |
| كافي ورسي صالم | | " |
| حرسي | الاشعث | " |
| المساليط | محمد المنفى | " |
| رادي | محمد الفضيل | " |

## الہلال کی ایجنسی

ھندوستان کے تمام اردو ' بنگلہ ' گجراتي ' اور مرھٹي ھفتہ وار رسالوں میں الہلال پہلا رسالہ ھے ' جو باوجود ھفتہ وار ھونے کے روزانہ اخبارات کي طرح بکثرت متفرق فروخت ھوتا ھے - اگر آپ ایک عمدہ اور کامیاب تجارت کے متلاشي ھیں تو ایجنسي کی درخواست بھیجیے -

## تاریخ حیات اسلا

### ا ۃ قیام الہلال

سب سے پہلے دو چار ماہ قبل " صدا بہ صحرا " کے عنوان سے جو مضمون الہلال میں شایع ہوا تھا نہایت معني خیز تھا - میں نے ایک خط کے ذریعہ گذارش کي تھي کہ في الحال خریداران " الہلال " دو روپیہ چندہ میں اضافہ کریں ' اور اسکی تعمیل خود اس خادم نے بھي کردي " الہلال " کي مہتمم بالشان خدمات کا تمام ملک صدق دل سے اعتراف کر رھا ھے - اسلیے توقع تھي کہ قوم خود بخود اِضافہ چندہ میں پیش قدمي کریگي ' اور اوس مضمون سے زیادہ واضح مطالب کے لکھنے کي نوبت نہ آئیگي ' مگر اب دو سلسلوں سے جو مضامین نکل رھے ھیں ' اُن سے ثابت ھوتا ھے کہ قوم نے ابھي تک اس جانب پورا التفات نہیں کیا ' حالانکہ اوسکي حیات اسي تحریک میں پنہاں تھي کہ زندگي بڑھانے کا پر تاثیر علاج " الہلال " ھي سے ھوسکتا ھے - اگر قوم " الہلال " کو کھو دیگي تو پھر ترقي رفتار میں ھزاروں میل پیچھے پڑجائیگي - کیا غضب کي بات ھے کہ ایک ایسے شخص کي خالص و بے ریا پکار پر ابتک کان نہ لگاے گئے ' جو اونکي صلاح و فلاح کے لیے خود کو ھزاروں مصائب و آلام کے لیے وقف کر دیتا ھے ؟

حضرت من ! بلا شبہ آپ حق پرست ھیں اور حق کي وہ صحیح تعلیم دے رھے ھیں جس سے مسلمان بدبختانہ محروم ھیں - آپکا ولولہ دیني ھے ' آپ کے جذبات پاک ھیں ' آپکا دل وہ تڑپ رکھتا ھے جسکي لذت دردمند ھي جانتا ھے - بے شک صداقت کبھي بے اثر نہیں رہ سکتي - دو ھزار خریداروں کا پیدا ھونا کیا بڑي بات ھے ؟ اگر ھر خریدار " الہلال " تھوڑي سي سعي کرے تو ھر شخص دو دو خریدار بہم پہونچا سکتا ھے - اسطرح دو ھزار بلکہ اس سے بھي زیادہ تعداد ایک ماہ کے اندر فراھم ھوسکتي ھے -

ھم کو یہ بھي یاد رکھنا چاھیے کہ الہلال نے پہلي مرتبہ اپني مالي حالت کے مسئلہ کو ھمارے سامنے پیش کیا ھے اور سخت افسوس کي بات ھو اگر ھم اسکا استقبال نہ کریں -

میں تمام خریداران " الہلال " و نیز تمام مسلمانوں کي خدمت میں عاجزانہ التماس کرتا ھوں کہ وہ خدارا اس عظیم الشان مقصد کے طرف فوراً متوجہ ھو جائیں - اپنے دوست و احباب اور شناساؤنکي خدمت میں خطوط لکھکر اور ھر موثر ذریعہ سے اس امر کی کوشش کریں کہ بہت جلد یہاں تک کہ دو تین ھفتہ کے اندر تین چار ھزار خریداروں کو پیدا کر کے اپنے خدا و رسول کي سچي محبت اور نیز اپني قومیت کا ثبوت پیش کریں - اگر ھم اس بزرگ

## اسلام لنــدن میــں

میں گذشته جمعه کو آخري ڈاک سے ایک لمبا مضمون حسب عادت الهــلال کو بهیج چــکا هوں - میں نے اوسي دن عجلت میں گهسیٹ دیا تها اور جو کچهه کهنا چاها تها اوسے ختم نه کر سکا تها - اب مجهے اس هفته الهلال کا وه مضمون ملا جس میں مسئله تبلیغ اسلام کے ذیل میں مختار احمد خاں صاحب لکهنوي کے جواب میں خود مولانا ابو الکلام نے اس مسئله کو لکها هے - مولانا نے جس صفائي اور مضبوطي سے اصولی بحث کي هے ' یقین هے که مختار احمد خاں صاحب اور دیگر حضرات کو تسکین هو گئي هوگي -

میں نے گذشته خط میں لکها تها :

( ۱ ) اس کام کا انــدازه محض اوس تعداد سے نه کرنا چاهیے جو یہاں مسلمانوں کي اس کے ذریعه پیدا هوئي -

( ۲ ) فرقه بنــدي کے مسئله کو بالکل الــگ رکهنا چاهیے - اس فرقه بندي کی اصولي بحث کو میں اپنے سے زیاده قابل لوگوں پر چهوڑ تا هوں - البته خود میرا عقیده یه هے که قران کریم اور نبي ( صلعم ) کي تعلیم نے اسلام اور اصول اسلام کو ایسا بین اور واضح کر دیا هے که کوئي گنجائش اصولاً فرقه بندي کي اسلام میں نهیں هے ' اور یورپ میں اگر کسی اسلام کو پیش کرنے کي ضرورت هے تو اوسي اسلام کي -

چنانچه جب ڈاکٹر سهروردي اور میں نے یہاں چند سال هوے صــداے اســلام بلنــد کي تو همارے ساتهــه کئي شیعه مسلمان بهی تهے - سید امیر علي گو اپنے اپ کو معتزلی کهتے هیں مگر وه شیعي اعتقــاد کے مسلمان هیں - هم سب اُن دنوں میں ایک هي امام کے پیچهے نماز پڑهتے تهے ' اور یہاں آکر اپني قدیمي اور کهنا چاهیے که خانداني پشتیني فرقه بندي کو بالکل بهول گئے تهے - آج کل یه صورت هے که هم لوگ سب خواجه کمال الدین صاحب کے پیچهے نماز پڑهتے هیں ' اور خود اونهوں نے نماز عید گذشته ایک حنفي امام کے پیچهے مع اپنے رفقا کے پــڑهي - پچهلے جمعه کو ( خواجه صاحب ) بوجه علالت نه آسکے تو عثماني امام خیر الدین افندي نے نماز پڑهائی ' اور خواجه صاحب کے ایک ساتهي چوهدري فتح محمد احمدي ایم - اے اور ایک احمدي طالب علم چودهري ظفر الله خاں صاحب بي - اے نے بهي اوسي امام کے پیچهے نماز پڑهي - یہاں عملي صورت میں بهي فرقه بندي کا نام نهیں هے ' اور مساوات کا اصول اسلامي هي نمایاں رهتا هے -

گو سید امیر علی صاحب یا توفیق پاشا یا مشیر الملک اپنا مذهبي فرض ادا کرنے نهیں آتے ' مگر مسلمانان هند یه سنکر خوش هونگے که مرزا عباس علي بیــگ صاحب جو انــڈیا کونسل میں مسلمــانوں کے نائب هیں ' اکثــر شــریک جمعــه هــوتے هیں - خوجــه کمــال الدین صــاحب جب هــوتے هیں تو وه خــود ' ورنه کوئي اور قران کریم کي کوئي آیت یا کوئي جزو عربي میں تلاوت کر کے اوسکا انگریزي میں ترجمه کرتا هے جس سے یہاں کے باشندوں پر اچها اثر پڑتا هے - عموماً عیسائي اور اسلام کے اصولوں کا مقابله اور اسلام کے محاسن اور اُن باتوں کي تردید هوتي هے جو پادریوں نے یہاں اسلام کے خلاف شائع کر رکهي هیں - حسب طریق ماثوره تهوڑا سا قیام هوتا هے - پهر خطیب قرآني دعاؤں اور درود شریف پر خطبه کو ختم کرتا هے - بعد میں نماز ادا هوتي هے - نماز کے بعد خیر الدین افندي عثماني امام عربي میں اسلام اور خلیفهٔ اسلام کے لیے دعا مانگتے هیں - خاتمه پر لارڈ هیڈ لے بالقابه انگریزي میں دعا مانگتے هیں جو مسلم انڈیا کے جنوري سنه ۱۴ نمبر میں چهپي هے - میرے سامنے خواجه صاحب نے ایک عیسائي خاتون کو مسلمان کیا ' اور ذیل کے الفاظ اونهوں نے نو مسلمه سے بطور اقرار دهرائے :

" لااله الا الله محمد رسول الله

میں شهادت دیتي هوں که میں سواے الله کے اور کسي کو پرستش اور عبادت کے قابل نهیں مانتي - میں شهادت دیتي هوں که محمد ( صلعم ) الله کے رسول تهے - میں مسیح کي الوهیت پر ایمان نهیں رکهتي بلکه میں مسیح کو جناب ابراهیم ' نوح ' داؤد ' و سلیمان وغیره کي طرح خدا کا ایک نبی مانتي هوں ' اور ان خدا کے مرسلوں میں جن میں مسیح بهي شامل هے میں کوئي تمیز اور فرق نهیں کرتي - میں یه بهي اقرار کرتي هوں که میں ایک مسلمه زندگي اختیار کرونگي اور ان تمام احکام پر چلونگي جو قران کریم میں هیں - خدا میري مدد کرے - آمین "

## مسئلۂ بقـــاء و اصلاح ندوہ

### عظیـــم الشـــان جلسے کا انعقـــاد

۱۰ - مئي کو دهلـــي ميں عام جلســـہ

جنـــاب من تسلیم - ۱۳ اپریل کي شام کو معززین دهلي کا ایک جلسہ عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب کے دولت خانہ پر منعقد ہوا تا کہ ندوۃ العلماء کی اصلاح کے مسئلہ پر غور و مشورہ کرے - شمس العلماء مولانا سید احمد صاحب امام مسجد جامع صدر منتخب ہوے -

سب سے پہلے جناب حاذق الملک نے جلسہ کے اغراض و مقاصد پر تقریر فرمائي - اوسکے بعد مندرجہ ذیل رزولیوشن پیش کیا گیا :

" یہ جلسہ دار العلوم ندوہ کي اسٹرائک سے نہایت افسردہ ہے ' اور امید کرتا ہے کہ طلباء پوري کوشش کے ساتھہ اسٹرائک ختم کردینگے - نیز یہ جلسہ منتظمین ندوہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ مہرباني فرماکر طلبا کیلیے سہولتیں بہم پہونچائیں "

مولانا عبد الاحد صاحب مالک مجتبائي پریس نے تائید کي اور منظور کیـــا گیـــا - اسکے بعد جنـــاب مـــولانا مولوي عبد الله صاحب ناظم نظـــارۃ المعـــارف القرآنیہ دهلي نے دوسرا رزولیوشن پیش کیا :

" یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ ۱۰ مئي کو ایک عام جلسہ دهلي میں منعقد کیا جاے اور اوسمیں تمام صوبوں کے اهل الراے اصحاب جمع هوں تاکہ ندوۃ العلما کي اصلاح کیلیے ایک اختتامي تجویز عمل میں لائي جاے - "

جناب مولوي محمد میاں صاحب نے اسکي تائید کي - مسٹر محمد علي صاحب ایڈیٹر کامریڈ نے ترمیم پیش کي کہ بجاے کسي ایسے جلسہ کے خود ندوہ کے عام جلسہ کیلیے درخواست و سعي کیجاے کہ وہ لکھنؤ کے علاوہ کسي دوسرے مقام پر منعقد ہو - مگر کثرت راے اصل تجویز کي تائید میں تھي اسلیے منظور کي گئي -

اسکے بعد مجوزہ جلسہ کیلیے ایک سب کمیٹي مندرجۂ ذیل حضرات کي قـــرار پائي او ر ازنہیں اختـــیار دیا گیا کہ او ر حضرات کو بھي شریک کرسکتے ھیں :

حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب ' مسٹر محمد علي ایڈیٹر کامریڈ ' شمس العلما مولوي سید احمد صاحب ' ڈاکٹر مختار احمد صاحب انصاري ' مولوي عبد الاحد صاحب مالـــک مجتبائي پریس ' مولانا عبد السلام صاحب ' مولانا عبد الله صاحب ناظـــم نظـــارۃ المعارف ' پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم - اے ' حاجي عبد الغني صاحب میونسپل کمشنر' حکیم احمد علي صاحب' نـــواب ســـراج الـــدین احمـــد صاحب سائل ' مرزا محمـــد علي صاحب ' مولوي محمد میاں صاحب ' ماسٹر فضل الدین صاحب ' شیخ عطا الرحمن صاحب وکیل ' مولوي قطب الدین صاحب ' پیر جي مظفر علي صاحب ' شیخ عزیز الدین صاحب -

### انجمن ضیـــاء الاســـلام بمبئـــی

نے حسب ذیل تجویز منظور کي :

انجمن ضیاء الاسلام بمبئي کا یہ جلسہ اصلاح ندوہ کي کمیٹي سے نہایت خلوص سے یہ درخواست کرتا ہے کہ وہ تحقیقـــات حالات ندوۃ العلماء میں اپنا فرض منصبي نہایت ایمانداري و دیانت وجرأت اسلامي سے ادا کرے تا کہ ندوۃ العلماء جیسا دار العلوم ذاتي اثرات سے محفوظ رهکر قوم و مذهب کیلیے مفید ثابت هو - نیز دیگر انجمنهاے اسلامیہ سے بھي درخواست کرتا ہے کہ وہ بھي اس قسم کا ریزولیوشن جلد پاس کر کے اس ریزولیوشن کو مناسب وقت تقویت بخشیں - راقم نیاز مند عبد الرؤف آنریری سکریٹری

### لاهـــور

جناب من ! کل شام کو انجمن الاصلاح دسنہ کا ایک غیر معمولي جلسہ زیر صدارت مولوي شمس الحق صاحب (علیگ) معاملات ندوہ پر غور کرنے کے لیے منعقد ہوا - سب سے پہلے طلبا کي اسٹرایک پر نظر ڈالي گئي - مولوي سعید رضا صاحب نے اپني ذاتي واقفیت کي بنا پر اسٹرائک کے وجوہ حقیقي کو بیان کیا - کل حاضرین نے متفقہ طور پر طلبا کو اسٹرائک کرنے میں حق بجانب ٹھرایا - مولوي عبد العظیم صاحب ھیڈ مولوي مدرسۃ الاصلاح دسنہ کي تحریک اور جملہ حاضرین کي تائید سے مندرجہ ذیل رزولیوشن پاس ہوا :

" یہ جلسہ اس امر کے باور کرنے میں کہ طلباے دارالعلوم کي موجودہ اسٹرائک ناظم و مہتمم کي مستبدانہ روش اور ناجایز دباؤ کا نتیجہ ہے ' ذرہ برابر شک وشبہ کي گنجایش نہیں پاتا ' اس لیے ۲۶ مارچ کے جلسہ انتظامیہ کے فیصلہ کو منصفانہ تصور نہیں کرتا ' اور امید کرتا ہے کہ انجمن اصلاح ندوہ اسٹرایک کے معاملہ کو اپنے هاتھہ میں لیگي اور طلبا کے اخراج کو تا انعقاد جلسہ عام اپنے اُن اختیارات سے کام لیکر جو تمام صوبوں کي باقاعدہ اسلامي انجمنوں کے نیابتي اصول پر اسکو بذریعہ رزولیوشن تفویض کیے ھیں ' رکوا دیگي "

مولوي محمد یونس صاحب کي تحریک اور جمیع حاضرین کي تائید سے دوسرا رزولیوشن یہ پاس ہوا :

" یہ جلسہ طلبا کے اخراج جبریہ کے لیے پولیس بلانے والے کي حرکت کو نہایت حقارت اور رنج و غصہ کي نظر سے دیکھتا ہے' اور جمیع هوا خواهان ندوہ کي خدمت میں یہ تحریک پیش کرتا ہے کہ قبل اس کے کہ ندوہ کا خرگوش خانہ " حزب الافساد " کي ناجایز طاقت اور خود غرضانہ پالیسي کے هاتھوں ایکدم ویرانہ هو جاے ' اسکو قبضہ نا جایز سے جلد از جلد آزادي دلانے کے لیے زبردست سے زبردست متفقہ آواز سے کام لینا چاهیے ' اور عام راے کي جو بے وقعتي کیجارهي ہے' اسکي حفاظت جلد کرني چاهیے"

( سید عبد الحکیم سکرٹري انجمن الاصلاح دسنہ )

### مسلمانان ریاست میلا رائگنج

آج ۲ - اپریل سنہ ۱۹۱۴ع کو بصدارت حکیم مظہر حسین صاحب انجمن اخوان الصفا کا جلسہ منعـــقد ہوا جسمیں حسب ذیـــل رزولیوشن پاس ہوے :

( ۱ ) یہ جلسہ طلباء ندوہ کے ساتھہ اظہار همدردي کرتا ہے اور خواهش کرتا ہے کہ مندرجـــۂ ذیـــل اشخاص کا ایک غیر جانب دار کمیشن طلباء کي شکایات سننے کیلیے بہت جلد مرتب کیا جاے :

نواب وقار الملک بہادر ' مولانا ابوالکلام صاحب ازاد ' مولوي حبیب الرحمن خاں صاحب شرواني ' مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محلي ' راجہ صاحب محمود آباد ' حکیم اجمل خاں صاحب - مسٹر مظہر الحق صاحب بانکي پور ' حکیم عبد الولي صاحب ' نواب علي حسن خاں صاحب ' محمد علي صاحب ایڈیٹر همدرد -

( ۲ ) یہہ جلسہ اُن اصحاب کا شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے ندوہ کي اس ناگفتہ بہ حالت پر تاسف کرکے براہ فلاح و همدردي " انجمن اصلاح ندوہ " کي بنا ڈالي ہے' اور امید کرتا ہے کہ اصلاح کي ہر بہترین صورت کو عمل میں لائینگے -

( ۳ ) یہ جلسہ موجودہ نظامت پر بے اعتمادي ظاهر کرتا ہے -

" هادي حسن "

# عصر جديـــد

## جامعـۂ اسـلاميه كي هيئت فعال كا آرگن

### هفته وار اخبار كي صورت ميں دو بارہ جاري هوتا هے

زمانه ميں سيكڑوں نئے نئے خيالات اور نئي نئي تحريكيں پيدا هو رهي هيں - ملک اور قوم ميں مختلف اور ايک دوسرے سے مخالف آوازوں نے پبلک كے كانوں كو بهرا كرديا هے - اخباروں اور رسالوں ' لكچروں اور تحريروں - خوالده آدميوں كے خيالات اور ناخوانده لوگوں كے توهمات سے ايک عجيب هنگامه برپا هے - كسي كو خبر نهيں كه هم كيا هيں ' كدهر جارهے هيں ' كيا كرتے هيں ' اور در اصل كس راسته پر چلنا همارا فرض هے ؟

مگر اميد جو ايمان كا ايک جزو اور زندگي كا سكان هے ' هم كو اطمينان دلاتي هے كه اگر ايک بڑا كن پروگرام قوم كے سامنے آئے اور پبلک كو قومي مقاصد و اغراض بخوبي سمجهادے ' اور اپنے خلوص كا يقين دلانے كے بعد ايک زبردست قومي آرگن كے ذريعه سے عملي كام شروع كردے تو قوم نه صرف غفلت كي موت سے بچ جائيگي بلكه ارسكا جوش صحيح اور فعال طريقوں پر چلكر باقي اسلامي دنيا كيليے رهبري كا كام كريگا -

اس خيال سے همنے خداے تعالى كي توفيق اور پبلک كي تائيد پر بهروسه كر كے اراده كيا هے كه پانچ برس كي خاموشي كے بعد رساله عصر جديد كو هفته وار اخبار كي صورت ميں دو باره جاري كيا جاے - خواهش يه هے كه عصر جديد هر ايسے پڑهے لكهے مسلمان كے هاتهه ميں پهنچے جو قوم كا درد ركهتا او ر اُسكے ليے كچهه كرنا چاهتا هے - يه ظاهر كرنيكي ضرورت نهيں كه هم كسي دوسرے اخبار يا رسالے كي رقابت ميں داخل نهيں هوتے - وه سب اپنا اپنا فرض اب سے بهتر ادا كرسكينگے ' اور هم بهي اپنے مقدور كے موافق اظهار حق ميں دريغ نه دريگے - عصر جديد كے سابق ايڈيٹر آنريبل خواجه غلام الثقلين صاحب بي - اے - ايل - ايل - بي ديگر مصروفيتوں كي وجه سے اگرچه ايڈيٹري كيليے كافي وقت نهيں ديسكينگے ' مگر اخبار كي عام پاليسي كي باگ بدستور سابق انهيں كے تجربه كار هاتهه ميں رهيگي - لائق اور گريجوايٹ ايڈيٹر اور صائب الراے اهل قلم اُنكي ماتحتي ميں اور اُنكے مشوره سے كام كرينگے -

همارا يقين يه هے كه سعي تو آساني سے ضرور بهتر هے ' خواه اُس سعي ميں كتني هي ناكاميابي كيوں نه هو - مقصد ميں كامياب هونا انعام نهيں هے ' بلكه كامياب هونے كي كوشش ميں جو جفا كشي اور تهذيب نفس هوتي هے وه خود ايک اجر هے - پهر يه بهي ممكن هے كه آج جو چيز قوم و ملک كو بے فائده معلوم هوتي هے كل وهي اُسكو مفيد ثابت هو ' اور همارا بويا هوا تخم ايک زمانه كے بعد پهل لائے ' جبكه شايد همارا نام بهي صفحه هستي پر نرهے -

عصر جديد كا پهلا نمبر انشاء الله يكم مئي كو شائع هو جائيگا في الحال ۱۸ - ۲۰ كے ۲۴ صفحے رهينگے - كاغذ لكهائي چهپائي ولايتي رسالوں كي طرح اعلى درجه كي هوگي - قيمت پيشگي معه محصول سالانه ۴ روپيه ۸ آنه - ششماهي ۲ روپيه ۱۰ - سه ماهي ۱ روپيه ۸ آنه - ركهي گئي هے -

درخواستيں بنام محمد انوار هاشمي منيجر عصر جديد - سعيد منزل ميرٹهه - آني چاهئيں -

## آفتاب صداقت كلـكته كي اُفق سے

عنقـريب طلوع هوگا - جو اخبـاري صورت ميں اولاً هفتـه ميں ايكبار ' پهر دو بار ' اور بالا خر روزانه حريت اور صداقت كي خالص روشني سے هند كے تمام تيره و تاريک ظلمت كدوں كو روشن كريگا - وه راستي و صداقت كا حامي هوگا حريت و آزادي كا علم بردار هوگا - ملک و ملت كي مخلصانه خدمات اپنا نصب العين بنائيگا - وه ملک و قوم كا سچا خادم هوگا - اور اُنميں زندگي اور بيداري كي مخلصانه روح پهونكيگا - وه تاج اور حكومت كا دلي خير خواه هوگا اور فرو گذاشتوں پر جرأت او ر دليري سے متنبه كريگا وه هميشه قوم كا هوگا - اُسكي حيات و ممات محض قوم كيليے هوگي - وه اپنے معاصرين كا قوت بازو بننے گا اور حريت و صداقت ميں هميشه انكي همنوائي كريگا - وه ابتداً اسي ناچيز كے ايڈيٹري سے نكليگا - اور پهر اُسمين ملک كے مايۂ ناز احرار اور قابل ترين نوجوانوں كي متفقه طاقت كام كريگي - اسكي سالانه قيمت ۳ تين روپيه هوگي - اسكے اجرا اور پريس كيليے درخواست ديدي گئي هے جو انشا الله منظور هوكر رهيگي -

اب ديكهنا هے كه ملک كے كتنے حريت او ر صداقت پسند اصحاب اس جاں فروشانه سعي و كوشش كو بار آور بنانے ميں عملي حصه ليتے هيں ؟ جو صرف يهي هے كه پيشتر سے درخواست خريداري ارسال فرمائيں ( تمام درخواستيں اور جمله خط وكتابت ذيل كے پته پر كيجاے ) -

حكيم ركن الدين دانا - نمبـــر ۱۶۹ لور سركلر روڈ كلكتـه

## روغن بيگـم بهـار

حضرات اهلكار امراض دماغي كے مبتلا وگرفتار ' وكلا ' طلبه ' مدرسين ' معلمين ' مولفين ' مصنفين ' كيخدمت ميں التماس هے كه يه روغن جسكا نام آپ نے عنوان عبارت سے ابهي ديكها او ر پڑها هے ' ايک عرصے كي فكر اور سونچ كے بعد بهترے مفيد ادويه اور اعلى درجه كے مقوي روغنوں سے مركب كر كے تيار كيا گيا هے ' جسكا اصلي ماخذ اطباے يوناني كا قديم مجرب نسخه هے ' اسكے متعلق اصلي تعريف بهي قبل از امتحان و پيش از تجربه مبالغه سمجهي جا سكتي هے صرف ايک شيشي ايكبار منگواكر استعمال كرنے سے يه امر ظاهر هو سكتا هے كه آجكل جو بهت طرحكے ڈاكٹر كدبراجي تيل نكلے هيں اور جنكو بالعموم لوگ استعمال بهي كرتے هيں آيا يه يوناني روغن بيگم بهار امراض دماغي كے ليے بمقابله تمام مروج تيلونكے كهانتک مفيد هے اور نازک اور شوقين بيگمات كے گيسوونكو نرم اور نازک بڑهانے اور دراز وخوشبودار اور خوبصورت كرنے اور سنوارنے ميں كهانتک قدرت اور تاثير خاص ركهتا هے - اكثر دماغي امراض كبهي غلبۂ برودت كيوجه سے اور كبهي شدت حرارت كے باعث اور كبهي كثرت مشاغل اور محنت كے سبب سے پيدا هو جاتے هيں ' اسليے اس روغن بيگم بهار ميں زياده تر اعتدال كي رعايت ركهي گئي هے تاكه هر ايک مزاج كے موافق هو مرطوب و مقوي دماغ هونيكے علاوه اسكے دلفريب تازه پهولوں كي خوشبو سے هر وقت دماغ معطر رهيگا ' اسكي بو غسل كے بعد بهي ضائع نهيں هوگي - قيمت في شيشي ايک روپيه محصول ڈاک ٥ آنه درجن ۱۰ روپيه ۸ آنه -

## ممسک بٹّي كا

بادشاهوں و بيگموں كے دائمي شباب كا اصلي باعث - يوناني مڈيكل سائنس كي ايک نماياں كاميابي يعني -

ممسک بٹّيكا ـــ جسكے خواص بهت هے هيں جن ميں خاص خاص باتيں عمر كي زيادتي ' جواني دائمي ' اور جسم كي راحت ' ايک گهنٹه كے استعمال ميں اس دوا كا اثر آپ محسوس كرينگے - ايک مرتبه كي آزمايش كي ضرورت هے -

راما نرنجن تيله اور پرنمير انجن تيلا - اس دوا كو ميں نے ابا و اجداد سے پايا جو شهنشاه مغليه كے حكيم تهے - يه دوا فقط همكو معلوم هے اور كسي كو نهيں درخواست پر تركيب استعمال بهيجي جائيگي -

" ونڈر فل كانپهر " كو بهي ضرور آزمايش كريں - قيمت دو روپيه باره ممسک پاس اور الكٹريک ديگر پرسٹ پانچ روپيه باره آنه محصول ڈاک ٦ آنه - يوناني قوت باؤڈر كا سامپل يعني سر كے درد كي دوا لكهنے پر مفت بهيجي جاتي هے - فوراً لكهيے -

حكيم مسيح الرحمن - يوناني ميڈيكل هال - نمبر ۱۱۴/۱۱۵ مچهوا بازار اسٹريٹ - كلكته

Hakim Masihur Rahman Yunani Medical Hall
No. 114/115 Machuabazar Street
Calcutta.

اب رها یه سوال که ایا جو لوگ خواجه کمال الدین صاحب کي کوشش سے مسلمان هوے هیں یا هوتے هیں وہ قادیاني هیں یا کیا ؟ اسکا جواب یه هے که وہ صرف مسلمان اور مومن هوتے هیں - اگر خواجه صاحب اون سے فرقه بندي اسلام کا نام بهی لیں تو میں سمجهتا هوں که وہ اسلام اختیار کریں هي نهیں - وہ تو اسلام کو نهایت سادہ ' نهایت مضبوط ' اور بلا تفریق کا مذهب سمجهکر اعتقاد لاتے هیں - هندوستان کے مسلمان شاید اس فرقه بندي کي بحث سے اونهیں بد راہ کرکے خواجه صاحب کے راستے میں روڑے اتکا دیں تو اتکا دیں - وہ تو یه دیکهکر مسلمان هوتے هیں که اسلام ژولیدہ اعتقادات سے پاک هے - "خدا انسان میں اور انسان خدا میں" کے معمہ سے بري هے - ایک شخص کي مصلوبیت سے دوسروں کي نجات کا عقیدہ اوس میں نهیں هے - اسلام میں خدا کو خداے کامل دکهلایا هے جسکے سامنے انسان خواہ کتنا هي عقلمند اور فرزانه هو ' اور کتنا هي معظم اور مقدس ' مگر بے اختیار جهک سکتا هے - وہ تو اسلام کے اصول مساوات اور اسلام کے جهانگیر اوصاف سے مسلمان هوتے هیں - اون پر تو رسول الله صلعم کے اخلاق کا اثر پڑتا هے - وہ تو " انما انا بشر مثلکم " کے اعلان پر جان دیتے هیں - " لا نفرق بین احد من رسله " کے گرویدہ هوتے هیں !

جب موجودہ زمانه کي مادي هوا اونهیں پریشان کر دیتي هے - جب وہ هوا اون سے عیسائیت کے اعتقادات تک کو اوڑا لیجاتي هے ' جب اون میں سے بعض حضرت عیسی کے وجود کو تاریخي طور پر پالے سے رہ جاتے هیں - جب وہ انسان کے مقصود و مسجود حال پر غور کرکے گهبرا اوٹهتے هیں ' تب ارنکو اسلام کي صدا پر کان لگانے کا خیال هوتا هے - تب اسلام کا نور ' اسلام کی صلح جوئي ' اور اوسکے تسکین قلب اور طمانیت روح بخشنے والے اصول کام کرتے هیں - الغرض یهاں یه سوال پیدا هی نهیں هوتا که حضرت ابوبکر ' عمر ' عثمان ' علی ' رضي الله عنهم کو خلیفه مانتے هو یا نهیں ؟ سوڈان کے مهدي یا مرزا غلام احمد کي مهدویت و مسیحیت کے قائل هو یا نهیں ؟ اگر یهاں سوال هوتا هے تو یه که هیوم ' مل ' یا هکسلے نے جو تلواریں مذهب پر ماري هیں ' اونکا جواب مذهب دے سکتا هے یا نهیں ؟

عیسائیت پر دهریت غالب آگئي هے ' کیونکه یهاں کے عقلا عیسائیت کے سوا دوسرے مذاهب سے ناواقف هیں - اسلیے اون کے نزدیک دهریت اور مادیت مذهب پر غالب هے - اوس شخص کو جو یهاں تبلیغ اسلام کرنا چاهے ' ان معاملات کو مد نظر رکهنا ضروري هے - یه ظاهر هے که فرقه بندي کا سوال لیکر یهاں کوئي بهی تبلیغ اسلام نهیں کر سکتا -

میں کهتا هوں که اگر خواجه کمال الدین صاحب کبهي اینده ایسا چاهیں بهي تو وہ اپني کامیابي کو جواب دے بیٹهینگے -

مشیر حسن قدوائی

12

## مشا هیر اسلام رعایتی قیمت پر

( ۱ ) حضرت منصور بن حلاج اصلي قیمت ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۲ ) حضرت بابا فرید شکر گنج ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۳ ) حضرت محبوب الهي رحمة الله علیه ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه ( ۴ ) حضرت خواجه حافظ شیرازي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه ( ۵ ) حضرت خواجه شاہ سلیمان تونسوي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۶ ) حضرت شیخ بوعلي قلندر پاني پتي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۷ ) حضرت امیر خسرو ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه ( ۸ ) حضرت سرمد شهید ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۹ ) حضرت غوث الاعظم جیلاني ۳ انه رعایتي ۱ انه ( ۱۰ ) حضرت عبد الله بن عمر ۳ انه رعایتي ۱ آنه [ ۱۱ ] حضرت سلمان فارسي ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [ ۱۲ ] حضرت خواجه حسن بصري ۳ آنه رعایتي ۱ آنه [ ۱۳ ] حضرت امام رباني مجدد الف ثاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه ( ۱۴ ) حضرت شیخ بهاالدین ذکریا ملتاني ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه ( ۱۵ ) حضرت شیخ سنوسي ۳ آنه رعایتي ۱ آنه ( ۱۶ ) حضرت عمر خیام ۳ آنه رعایتي ۱ انه ( ۱۷ ) حضرت امام کبي ۵ آنه رعایتی ۲ آنه ( ۱۸ ) حضرت شیخ محي الدین ابن عربي ۴ آنه رعایتي ۶ پیسه ( ۱۹ ) شمس العلما ازاد دهلوي ۳ انه رعایتي ۱ انه ( ۲۰ ) نواب محسن الملک مرحوم ۳ انه رعایتي ۱ انه ( ۲۱ ) شمس العلما مولوي نذیر احمد ۳ انه رعایتي ۱ انه ( ۲۲ ) آنریبل سرسید مرحوم ۵ رعایتي ۲ انه ( ۲۳ ) رائٹ انریبل سید امیر علي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه ( ۲۴ ) حضرت شهباز رحمة الله علیه ۵ آنه رعایتي ۲ آنه ( ۲۵ ) حضرت سلطان عبدالحمید خان غازي ۵ انه رعایتي ۲ انه ( ۲۶ ) حضرت شبلي رحمة الله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [ ۲۷ ] کرشن معظم ۲ آنه رعایتي ۳ پیسه [ ۲۸ ] حضرت ابو سعید ابوالخیر ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [ ۲۹ ] حضرت مخدوم صابر کلیري ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [ ۳۰ ] حضرت ابونجیب سهروردي ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [ ۳۱ ] حضرت خالدبن ولید ۵ انه رعایتي ۲ انه [ ۳۲ ] حضرت امام عزالي ۶ انه رعایتي ۲ انه ۲ پیسه [ ۳۳ ] حضرت سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس ۵ انه رعایتي ۲ انه [ ۳۴ ] حضرت امام حنبل ۴ انه رعایتي ۶ پیسه [ ۳۵ ] حضرت امام شافعي ۶ انه رعایتي ۱۰ پیسه [ ۳۶ ] حضرت امام جنید ۲ انه رعایتي ۳ پیسه ( ۳۷ ) حضرت عمر بن عبد العزیز ۵ - آنه - رعایتي ۲ - آنه ( ۳۸ ) حضرت خواجه قطب الدین بختیار کاکي ۳ - آنه رعایتي ۱ - آنه ۳۹ ) حضرت خواجه معین الدین چشتي ۵ - آنه - رعایتي ۲ آنه (۴۰) غازي عثمان پاشا شیر پلیونا اصلي قیمت ۵ آنه رعایتي ۲ آنه - سب مشاهیر اسلام قریباً دو هزار صفحه کي قیمت یک جا خرید کرنیسے صرف ۲ روپیه ۸ - انه - ( ۴۰ رفتگان پنجاب کے اولیاے کرام کے حالات ۱۲ - انه رعایتي ۶ - انه ( ۴۱ ) آئینه خود شناسي تصوف کي مشهور اور لاجواب کتاب خدا بیني کا رهبر ۵ انه - رعایتي ۳ - انه - [ ۴۲ ] حالات حضرت مولانا روم ۱۲ - آنه - رعایتي ۶ - انه - [ ۴۳ ] حالات حضرت شمس تبریز ۶ - انه - رعایتي ۳ انه - کتب ذیل کي قیمت میں کوئي رعایت نهیں - [ ۴۴ ] حیات جاوداني مکمل حالات حضرت محبوب سبحاني غوث اعظم جیلانی ۱ روپیه ۸ انه [ ۴۵ ] مکتوبات حضرت امام رباني مجدد الف ثاني اردو ترجمه ڈیڑهه هزار صفحه کي تصوف کي لاجواب کتاب ۹ روپیه ۷ انه [ ۴۶ ] هشت بهشت اردو خواجگان چشت اهل بهشت کے حالات اور ارشادات ۲ روپیه ۸ انه [ ۴۷ ] رموزالاطبا هندوستان بهر کے تمام مشهور حکیموں کے باتصویر حالات زندگي معه انکي سینه به سینه اور صدري مجربات کے جو کئي سال کي محنت کے بعد جمع کئے گئے هیں - اب دوسرا ایڈیشن طبع هوا هے اور جن خریداران نے جن نسخوں کي تصدیق کي هے انکي نام بهی لکهدئے هیں - علم طب کي لاجواب کتاب هے اسکي اصلي قیمت چهه روپیه هے اور رعایتي ۳ روپیه ۸ انه [ ۴۸ ] البحریان اس نا مراد مرض کي تفصیل تشریح اور علاج ۲ انه رعایتي ۳ پیسه [ ۴۹ ] صابون سازی کا رساله ۲ انه رعایتي ۳ پیسه -( ۵۰ ) انگلش ٹیچر بغیر مدد اُستاد کے انگریزي سکهانے والي سب سے بهتر کتاب قیمت ایک روپیه ( ۵۱ ) اصلي کیمیا گري یه کتاب سونے کي کان هے اسمیں سونا چاندي رانگ سیسه - جسته بنانے کے طریقے درج هیں قیمت ۲ روپیه ۸ آنه

## دهلي کے خانداني اطبا اور دوا خانه نورتن دهلي

یه دوا خانه عرب - عدن - افریقه - امریکه - سیلون - آسٹریلیا - وغیرہ وغیرہ ملکونمیں اپنا سکه جما چکا هے اسکے مجربات معتمدالملک احترام الدوله قبله حکیم محمد احسن الله خان مرحوم طبیب خاص بهادر شاہ دهلي کے خاص مجربات هیں -

دوائی ضیق - هر قسم کي کهانسي و دمه کا مجرب علاج في بکس ایک توله ۲ دو روپیه -

حب قتل دیدان - یه گولیاں پیت کے کیڑے مار کر نکال دیتي هیں في بکس ایک روپیه -

المشتهر حکیم محمد یعقوب خاں مالک دواخانه نورتن دهلي فراشخانه

## ترجمه اردو تفسیر کبیر

قیمت حصه اول ۲ - روپیه - ادارۂ الهلال سے طلب کیجیے -

15

# جام جهـان نمـا

— * —

بالکل نئی تصنیف کبھی دیکھي نه هوگی

— * —

اس کتاب کے مصنف کا اعلان هے که اگر ایسي قیمتي اور مفید کتاب دنیا بھرکي کسي ایک زبانمیں دکھلا دو تو

## ایک هــزار روپیــه نقد انعــام

ایسي کار آمد ایسي دلفـریب ایسي فیض بخش کتاب لاکهه روپے کو بھي سستي هے - یـه کتاب خرید کرگویا تمام دنیا کے علوم قبضے میں کر لئے اس کتاب سے درجنوں زبانیں سیکهه لیے - دنیا کے تمام سربسته راز حاصل کر لیے صرف اِس کتاب کي موجودگي میں گویا ایک بڑي بھاري لائبریري ( کتبخانه ) کو مول لے لیا -

— * —

هر مذهب و ملت کے انسان کے لیے علمیت و معلومات کا خزانه تمام زمانه کي ضروریات کا نایاب مجموعه

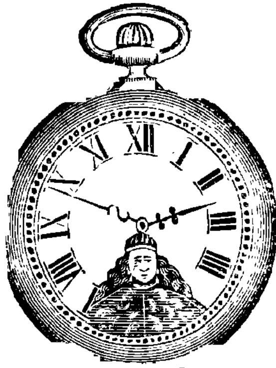
— * —

فہرست مختصر مضامین - علم طبیعات - علم هئیت - علم بیان - علم عـروض - علـم کیمیا - علـم بـرق - علم نجوم - علم رمل و جفر فالنامه - خواب نامه - گیان سرود - قیافه شناسی اهل اسلام کے حلال و حرام جانور وغیره هر ایک کا حقیقی راز ایسے عجیب اور نرالے ڈهنگ سے لکها هے که مطالعه کرتے هي دلمیں سرور آنکهونمیں نو پیدا هو بصارت کی آنکهیں وا هوں دوسرے ضمن میں تمام دنیا کے مشهور آدمي انکے عهد بعهد کے حالات سوانعمري؛ و تاریخ دائمي خوشي حاصل کرنے کے طریقے هر موسم کیلیے تندرستي کے اصول عجائبات عالم سفر حج مکه معظمه و مدینه منوره کي تمام واقفیت - دنیا بھر کے اخبارات کي فهرست ' انکی قیمتیں' مقام اشاعت وغیره - بھي کهاته کے قواعد طرز تحریر اشیا بروے انشاپردازي طب انساني جسمیں علم طب کی بڑي بڑي کتابونکا عطر کهینچکر رکھدیا هے - حیوانات کا علاج هاتھي ' شتر' گائے بھینس' گهوڑا' گدها بھیڑ' بکري ' کتا وغیره جانوروںکي تمام بیماریونکا نهایت آسان علاج درج کیا هے پرندونکي دوا نباتات و جمادات کي بیماریاں دور کرنا تمام محکمونکے قوانین کا جوهر ( جن سے هــر شخص کو عموماً کام پــڑتا هے ) ضابطه دیواني فوجداري' قانون مسکرات ' میعاد سماعت رجسٹـري اسٹامپ وغیره وغیره تجارت کے فوائد -

دوسرے باب میں تیس ممالـک کي بولي هر ایک ملک کی زبان مطلب کي باتیں اُردو کے بالمقابل لکهي هیں آج هی وهاں جاکر روزگار کر لو اور هر ایک ملـک کے آدمي سے بات چیت کرلو سفـر کے متعلق ایسي معلومات آجتـک کهیں دیکهي نــه سني هونگي اول هندوستان کا بیان هے هندوستان کے شهرونکے مکمل حالات وهاں کي تجارت سیر گاهیں دلچسپ حالات هر ایک جگـه کا کرایه ریلوے یکه بگهي جهاز وغیره بالتشریح ملازمت اور خرید و فروخت کے مقامات واضح لئے هیں اسکے بعد ملک برهما کا سفر اور اس ملک کي معاشرت کا مفصل حال یاقوت کي کان ( روبي واقع ملک برهما ) کے تحقیق شده حالات وهاں سے جواهـرات حاصل کرنے کي ترکیبیں تهوڑے هي دنوں میں لاکهه پتي بننے کي حکمتیں دلپذیر پیرایه میں قلمبند کي هیں بعد ازاں تمام دنیا کے سفـر کا بالتشریح بیان ملـک انگلینڈ - فرانس - امریکه - روم - مصـر - افـریقه - جاپان - اسٹریلیا - هر ایک علاقه کے بالتفسیر حالات وهانکی درسگاهیں دکهائی کلیں اور صنعت و حرفت کي باتیں ریل جهاز کے سفـر کا مجمل احوال کرایه وغیره سب کچهه بتلایا هے - اخیر میں دلچسپ مطالعه دنیا کا خاتمه ) طرز تحریر ایسي دلاویزکه پڑهتے هوے طبیعت باغ باغ هو جاے دماغ کے کواڑ کهلجائیں دل و جگر چٹکیاں لینے لگیں ایک کتاب منگاؤ اُسي وقت تمام احباب کي خاطر درجنوں طلب فرماؤ با وجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ایک - روپیه - ٨ - آنه محصولڈاک تین آنے دو جلد کے خریدار کو محصولڈاک معاف -

## تصویر دار گهڑي

### گارنـٹي ٥ سال قیمت صرف چهه روپے



ولایت والوں نے بھي کمال کر دکهایا هے اس عجائب گهڑي کے ڈائل پر ایک خوبصورت نازنین کي تصویر بني هوئي هے - جو هر وقت آنکهه مٹکاتي رهتي هے؛ ' جسکو دیکهکر طبیعت خوش هوجاتي هے - ڈائل چیني کا، پرزے نهایت مضبوط اور پائدار- مدتوں بگڑنیکا نام نهیں لیتي - وقت بهت ٹهیک دیتي هے ایک خرید کر آزمایش کیجئے اگر دوست احباب زبردستي چهین نه لیں تو همارا ذمه ایک منگواؤ تو درجنوں طلب کرو قیمت صرف چهه روپیه -

## آٹهه روزه واچ

### گارنـٹي ٨ سال قیمت ٦ چهه روپیه



اس گهڑي کو آٹهه روز میں صرف ایک مرتبه چابي دیجاتي هے - اسکے پرزے نهایت مضبوط اور پائدار هیں - اور ٹائم ایسا صحیح دیتي هے که کبهی ایک منٹ کا فرق نهین پڑتا اسکے ڈائل پر سبز اور سرخ پتیان اور پھول عجیب لطف دیتے هیں - برسوں بگـڑنیکا نام نهیں لیتي - قیمت صرف چهه روپے - زنجیر سنهـري نهـایت خوبصورت اور بکس همراه مفت -

چاندي کي آٹهه روزه واچ - قیمت - ٩ روپے چهوٹے سائز کي آٹهه روزه واچ - جو کلائي پر بند هسکتي هے مع تسمه چرمی قیمت سات روپے

## بجلي کے لیمپ

یه نو ایجاد اور هر ایک شخص کیلئے کارآمد لیمپ ' ابھي ولایت سے بنکر همارے یهاں آئے هیں - نه دیا سلائي کیضرورت اور نه تیل بتي کي - ایک لمپ راتکو



اپني جیب میں یا سرهانے رکهلو جسوقت ضرورت هو فوراً بٹن دباؤ اور چاند سي سفید روشني موجود هے - رات کیوقت کسي جگه اندهیرے میں کسی موذي جانور سانپ وغیره کا ڈر هو فوراً لیمپ روشن کرکے خطرے سے بچ سکتے هو - یا رات کو سوتے هوے ایکدم کسیوجه سے اُٹهنا پڑے سیکڑوں ضرورتوں میں کام دیگا - بڑا نایاب تحفه هے - منـگوا کر دیکهیں تب خوبي معلوم هوگی - قیمت ١ معه محصول صرف دو روپے ٢ جسمیں سفید سرخ اور زرد تین رنگ کي روشني هوتي هے ٣ روپیه ٨ آنه -

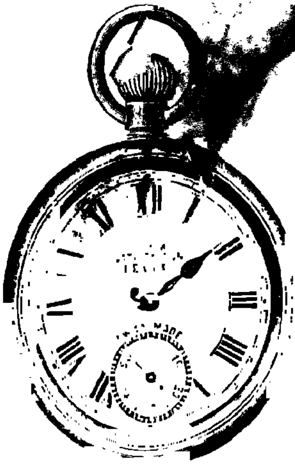
ضروري اطلاع ـــ علاوه انکے همارے یهاں سے هر قسم کي گهڑیاں' کلاک اور گهڑیونـکی زنجیریں وغیره وغیره نهایت عمده و خوشنـما مل سکتي هیں - اپنا پتـه صاف اور خوشخط لکهیں اکٹها مال منـگوانے والوں کو خاص رعایت کي جاویگي - جلد منـگوا لیجے -

**منیجــر گپتـا اینـڈ کمپنی سوداگران نمبر ٣ - ٥١٣ - مقــام توهانه - ایس - پی - ریلوے**

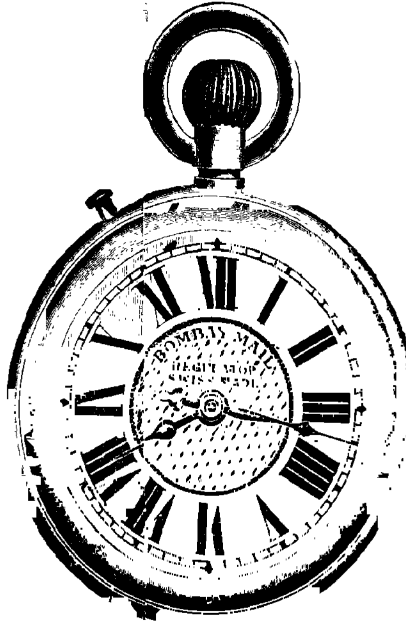
TOHANA. S. P. Ry, (Punjab)

# خریداران الهلال کے لئے خاص رعایت

یہ گھڑیاں سویس واچ کمپنی کے یہاں اُسي قیمت میں ملتي هیں جو یہاں اصلي قیمت لکھی گئي ہے - میري رعایتي قیمت صرف اسوجہ سے ہے کہ میں نے کمیشن سے زیادہ حصہ خریداران الہلال کو دیدیا - اسکي قدر اسي طرح هوسکتي ہے کہ هر خریدار کم سے کم ایک گھڑي خرید لے -

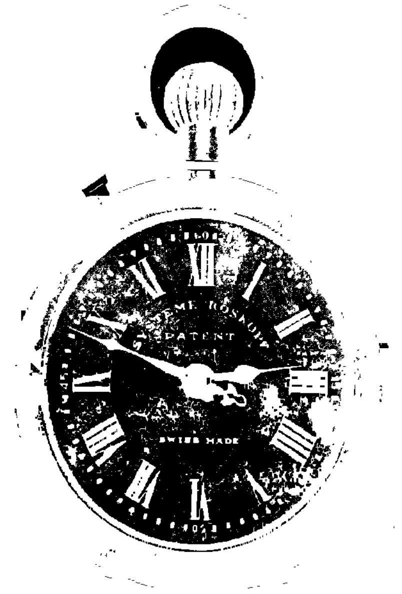


یہ گھڑي نہایت عمدہ اور مضبوط - لیور اسکیپمنٹ - اوپن فیس -
اصلي قیمت ۸ - روپیہ ۱۲ - آنہ رعایتي قیمت ۶ - روپیہ ۲ - آنہ -



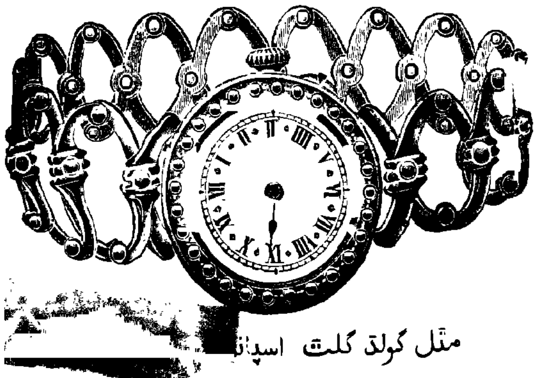


بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - استامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -
اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۳ - آنہ -

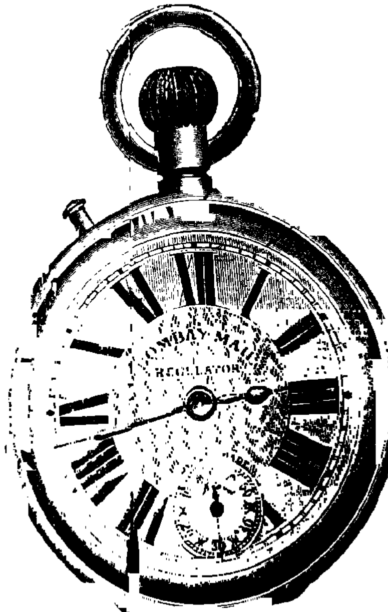




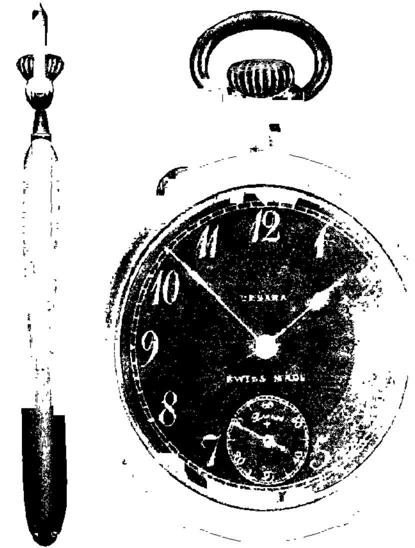
سسٹم راسکوپ - سایز ۱۸ - بغیر ڈھکنے کے - انامل ڈایل - مع قبضہ - نکل کیس - بلا کنجي - گارنٹي تین سال - اسکے ساتھہ ایک اسپرنگ اور گلاس مفت -
قیمت اصلي ۲ - روپیہ ۱۴ - آنہ رعایتي ۲ - روپیہ -



مٹل گولڈ گلٹ اسپانڈنگ - اوپن فیس - تین چوتھائي پلیٹ مور منٹ سیلنڈر اسکیپمنٹ - پن هانڈ ست مکانیزم - کیس وایندنگ اکشن - خوبصورت انامل ڈایل استیل هانڈس - بزل ست اور مصنوعي جواهرات - اسپانڈنگ برسلٹ بغیر ڈرم - اسنپ باک -
اصلي قیمت ۷ - روپیہ ۸ - آنہ رعایتي قیمت ۵ - روپیہ -









بمبئي میل - سائز ۱۹ - نکل اوپن فیس - بلا کنجي - وایندنگ اکشن - راسکوپ اسکیپمنٹ - انامل ڈایل - گلاس ڈرم - هنج باک - پن هانڈس ست اکشن - استامپ ریگیو لیٹر - مع ریلوے انجن کي تصویر کے -
بالکل نمبر ۳ کي طرح فرق اتنا ہے کہ سکنڈ کي سوئین زاید -
اصلي قیمت ۳ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي قیمت ۲ - روپیہ ۶ - آنہ -

اُربانہ اکسترا فلاٹ ڈرس واچ - سنہري سوئین - سایز ۱۸ - اسکرو بالنس - لیور اسکیپمنٹ - پن ست - هانڈ اکشن - مٹل سلور ڈایل - سکنڈ استیل هانڈ - پلین کیس - گارنٹي ۲ سال - مخمل کے بکس میں مع اکسترا اسپرنگ اور گلاس -
اصلي قیمت ۲ - روپیہ ۲ - آنہ رعایتي ۴ - روپیہ ۲ - آنہ



بالکل نمبر ۲ کي طرح بغیر جواهرات -
اصلي قیمت ۲ - روپیہ رعایتي قیمت ۴ - روپیہ ۸ - آنہ -

جن فرمایشوں میں الہلال کا حوالہ نہیں هوگا - اُس سے پوري قیمت لیجاویگي - اور آیندہ کسي قسم کي سماعت نہیں هوگي -

**ایم - اے - شکور اینڈ کمپني پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکتہ**

# علمی ذخیره

(۱) - مآثر الکرام - حسان الهند مولانا میر غلام علي آزاد [illegible]گرامي کي تصنیف هے - جس میں هندوستان کے مشاهیر فقرا [illegible] حالات هیں - مطبوعه مفید عام پریس آگره حجم ۳۳۸ [illegible] قیمت ۲ روپیه -

(۲) - سرو آزاد - مآثر الکرام کا دوسرا حصه هے - اس میں [illegible] متاخرین کے تذکرے هیں - مطبوعه رفاه عام اسٹیم پریس [illegible] صفحات ۴۲۲ قیمت ۳ روپیه -

[illegible] شبلي نعماني تحریر فرماتے هیں که سرو آزاد خاص [illegible] متاخرین کا تذکره هے یه تذکره جامعیت حالات کے ساتهه [illegible]یت رکهتا هے که اس میں جو انتخابي اشعار هیں اعلی [illegible] مآثر الکرام میں اُن حضرات صوفیه کے حالات هیں [illegible] اسلام سے اخیر زمانه مصنف تک هندوستان [illegible]

(۳) گلشن هند - مشهور شعراے اردو کا نادر و نایاب تذکره جس [illegible] اردو [illegible] محسن و سرپرست مسٹر جان گلکرسٹ [illegible] ۱۰ [illegible] میں میرزا علي لطف سے لکهوایا هے - بوقت [illegible] العلما مولانا شبلي نعماني نے اس کي تصحیح کي هے [illegible] عبد الحق صاحب بي - اے - نے ایک عالمانه مقدمه [illegible] میں زبان اردو کي ابتدائي تاریخ اور تذکره هذا کے [illegible]ت مذکور هیں - صفحات ۲۳۲ قیمت ایک روپیه -

(۴) تحقیق الجهاد - نواب اعظم یار جنگ مولوي چراغ علي [illegible]ی کتاب " کریٹکل اکسپوزیشن آف دي پاپیولر جهاد " کا [illegible] - مترجمه مولوي غلام الحسنین صاحب پاني پتي - [illegible] مصنف نے اس کتاب میں یوروپین مصنفین کے اعتراض کو [illegible] هے که مذهب اسلام بزور شمشیر پهیلایا گیا هے - قرآن ' [illegible] فقه اور تاریخ سے عالمانه اور محققانه طور پر ثابت کیا [illegible] جناب رسالت مآب صلعم کے تمام غزوات وسرایا ربعوث [illegible] دفاعي تهے اور ان کا یه مقصد هرگز نه تها که غیر مسلموں [illegible] شمشیر مسلمان کیا جاے - حجم ۴۱۲ صفحه قیمت ۳ روپیه -

(۵) زرتشت نامه - قدیم پارسیوں کے مشهور پیغمبر اور ریفار[illegible] [illegible]م عمري جس کو مشهور مستشرق عالم جیکسن کي [illegible] اقتباس کر کے مولوي خلیل الرحمن صاحب نے تالیف کیا [illegible] صفحات ۱۹۸ - قیمت ایک روپیه -

(۶) الفاروق - شمس العلما مولانا شبلي نعماني کي لا ثاني [illegible] تصنیف جس میں حضرت عمر رضي الله عنه کي مفصل سوانح [illegible] اور اُن کے ملکي ' مالي ' فوجي انتظامات اور ذاتي فضل [illegible] تذکره مندرج هے - قیمت ۳ روپیه -

(۷) نعمت عظمی - امام عبدالوهاب بن احمد الشعراني [illegible] متوفی سنه ۹۷۳ هجري کی کتاب لواقح الانوار في طبقات الاخیار [illegible] ترجمه جس میں ابتداے ظهور اسلام سے دسویں صدي کے [illegible] تک جس قدر مشاهیر فقرا گذرے هیں ان کے حالات اور [illegible] ان [illegible] مذکور هیں - مترجمه مولوي عبد الغني صاحب وارثی [illegible] قیمت دو جلد ۵ روپیه -

(۸) - آثار الصنادید - مرحوم سر سید کي مشهور تصنیف جس [illegible] دهلی کي تاریخ اور وهاں کے آثار و عمارات کا تذکره مندرج هے [illegible] پریس کانپور کا مشهور اڈیشن - قیمت ۳ روپیه -

(۹) - قواعد العروض - مصنفه مولانا غلام حسین قدر بلگرامي - [illegible] عروض میں اس توضیح و تفصیل کے ساتهه عربي و فارسي میں [illegible] کوئي کتاب لکهي نهیں گئي هے - اس کے آخیر میں هندي [illegible] و قافیه کے اصول وضوابط بهي مذکور هیں ' اور اس کو [illegible] شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي نے اپنے اهتمام سے چهپوایا [illegible] حجم ۴۷۴ صفحه - قیمت سابق ۴ روپیه - قیمت حال ۲ روپیه

(۱۰) - میڈیکل جیورس پرڈنس - یعنے طب متعلقه مقدمات [illegible] هے - مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - اس [illegible] مفصل ریویو الهلال میں عرصه تک چهپ چکا هے - قیمت سابق [illegible] روپیه قیمت حال ۳ روپیه -

(۱۱) - تمدن هند - موسیو گستا ولیبان کي فرانسیسي کتاب کا [illegible] مترجمه شمس العلما ڈاکٹر سید علي بلگرامي - یه کتاب [illegible] تمدن عرب کي طرز پر هندوستان کے متعلق لکهي گئي هے - اور

اس میں نهایت قدیم زمانه سے لیکر زمانه حال تک هندوستان میں جسقدر اقوام گذرے هیں اُن کي تاریخ ' تهذیب و تمدن اور علوم و فنون کے حالات لکهے هیں خصوصاً مسلمانان هند کا حال تفصیل کے ساتهه مندرج هے - قیمت ( ۵۰ ) روپیه -

( ۱۲ ) - تمدن عرب - قیمت سابق ( ۵۰ ) روپیه - قیمت حال ( ۳۰ ) روپیه -

( ۱۳ ) - داستان ترکتازان هند - جلد ۵ جس میں مسلمانوں کے ابتدائي حملوں سے دولت مغلیه کے انقراض تک تمام سلاطین هند کے مفصل حالات منضبط هیں - اعلی کاغذ پر نهایت خوش خط چهپي هے - حجم ( ۲۰۵۶ ) صفحه قیمت سابق ۲۰ روپیه - قیمت حال ۶ روپیه -

( ۱۴ ) مشاهیر الاسلام - قاضي احمد ابن خلکان کي مشهور عالم کتاب وفیات الاعیان کا ترجمه جس میں پهلی صدي سے ساتویں صدي تک کے مشاهیر علما و فقها و محدثین و مورخین وسلاطین و حکما و فقرا و شعرا وضاع وغیره کے حالات هیں - اس کتاب کے انگریزي مترجم موسیوڈي سیلان نے ابتدا میں چار عالمانه مقدمے اور کثیر التعداد حواشی لکهے هیں - مترجم نے ان کا بهي اردو ترجمه اس کتاب میں شامل کردیا هے - قیمت هر دو جلد ۵ روپیه -

( ۱۵ ) الغزالي - مصنفه مولانا شبلي نعماني - امام همام ابوحامد محمد بن محمد الغزالي کي سوانح عمري اور ان کے علمي کارناموں پر مفصل تبصره - حجم ( ۲۷۲ ) صفحه طبع اعلی - قیمت ۲ روپیه -

( ۱۶ ) جنگل میں منگل - انگلستان کے مشهور مصنف اڈیارڈ کپلنگ کي کتاب دي جنگل بک " کا ترجمه - مترجمه مولوي ظفر علي خان بي - اے - جس میں انوار سهیلي کي طرز پر حیوانات کي دلچسپ حکایات لکهي گئي هیں - حجم ۳۶۲ صفحه قیمت سابق ۴ - قیمت حال ۲ روپیه -

(۱۷) وکرم اروسي - سنسکرت کے مشهور ڈراما نویس کالیداس کے ڈرامالین کا ترجمه - مترجمه مولوي عزیز میرزا صاحب بي - اے - مرحوم - ابتدا میں مرحوم مترجم نے ایک عالمانه مقدمه لکها هے جس میں سنسکرت ڈراما کي تاریخ اور مصنف ڈراما کے سوانحي حالات مذکور هیں قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

( ۱۸ ) حکمت عملي - مصنفه مولوي سجاد میرزا بیگ صاحب دهلوي - فلسفه عملي پر مبسوط اور جامع کتاب هے - جس میں افراد انساني کي روحاني ارتقا کي تدابیر کے ساتهه ساتهه قومي ترقي اور عزت حاصل کرنے کي اصول و ضوابط بیان کئے هیں حجم ۴۵۰ صفحه قیمت ۳ روپیه -

( ۱۹ ) انسر اللغات - عربي فارسي کي متداول الفاظ کي کارآمد ڈکشنري حجم ( ۱۲۲۶ ) صفحه - قیمت سابق ۶ روپیه قیمت حال ۲ روپیه -

( ۲۰ ) قران السعدین - جس میں تذکیر و تانیث کے جامع قواعد لکهے هیں ' اور کئي هزار الفاظ کي تذکیر و تانیث بتلائي گئي هے - قیمت ایک روپیه ۸ آنه -

(۲۱) کلیات قدر بلگرامي - جس میں جمیع اصناف سخن کے اعلی نمونے موجود هیں مطبوعه مفید عام پریس آگره - حجم ( ۴۲۰ ) صفحه قیمت ۳ روپیه -

( ۲۲ ) دربار اکبري - مولانا آزاد دهلوي کي مشهور کتاب جس میں اکبر اور اس کے اهل دربار کا تذکره مذکور هے قیمت ۳ روپیه -

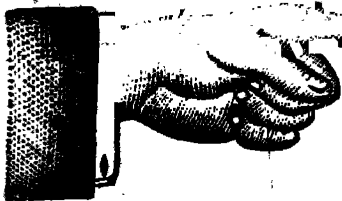
( ۲۳ ) فهرست کتب خانه آصفیه - عربي فارسي و اردو کي کئي هزار کتابوں کي فهرست جس میں هر کتاب کے ساتهه مصنف کا نام سنه وفات - کتابت کا سنه - تصنیف - مقام طبع و کیفیت وغیره مندرج هے - جس سے معلوم هوتا هے که بزرگان سلف نے علم و فن کے متعلق اخلاف کے لیے کس قدر ذخیره چهوڑا - جو لوگ کتابیں جمع کرنے کے شایق هیں اُنهیں اس کا مطالعه کرنا لازمي هے - حجم ۵۰۰ صفحه - قیمت ۲ روپیه -

( ۲۴ ) دبدبه امیري - ضیاء الملة والدین امیر عبد الرحمن خان غازي حکمران دولت خدا داد افغانستان کي سوانح عمري - مترجمه مولوي سید محمد حسن صاحب بلگرامي - نهایت خوشخط اعلی - حجم ( ۵۶۲ ) صفحه ( ۸ ) تصاویر عکسي - قیمت ۴ [illegible]

( ۲۵ ) نغان ایران - مسٹر شوسٹر کي مشهور کتاب " اسٹرینگلنگ آف پرشیا " کا ترجمه - حجم ( ۵۰۰ ) صفحه ( ۵۰ ) تصاویر قیمت ۵ روپیه -

المشتهر عبد الله خان بک سیلر اینڈ پبلیشر کتب خانه آصفیه حیدر آباد دکن

## جسکا دُرد وهي جانتا هے - دوسرا کیونکر جانسکتا هے -



یه سخت سردي کے موسم میں تندرست انسان جان بلب هو رها هے - سردي هٹانے کیلیے سر سر بندوبست کرتے هیں - لیکن بد قسمتي سے دمه کے مرض کي حالت ناگفته به هے - تکلیف دمه سے پریشان هوتے هیں - اور رات دن سانس پهولنے کیوجه سے دم نکلتا هے - اور نیند تک حرام هوجاتي هے - دیکھئے ! آج اوسکو کسقدر تکلیف هے - لیکن افسوس هے که اس لا علاج مرض کا بازاري ادویه زیاده تر نشیلي اجزاء دهتوره - بهنگ - بلادونا ' پوٹاسراي ' اوقالک دیکر بنتي هے - اسلیے فائده هونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا هے - ڈاکٹر برمن کي کیمیائي اوصول سے بني هوئي - دمه کي دوا انمول جوهر هے - یه صرف همارے هي بات نہیں هے - بلکه هزاروں مریض اس مرض سے شفاء پاکر اسکے مداح هیں - آپنے بہت کچهه خرچ کیا هوگا - ایک مرتبه اسکو بهي آزما لیں - اسمیں نقصان هي کیا هے ' پوري حالت کي فہرست بلا قیمت بهیجي جاتي هے - قیمت ۲ روپیه ۴ آنه محصول ۵ پانچ آنه -

ڈاکٹر ایس کے برمن - نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکته








تیل کا مصرف اگر صرف بالوں کو چکنا هي کرنا هے تو اسکے لیے بہت سے قسم کے تیل اور چکني اشیا موجود هیں اور جب تهذیب و شایستگي ابتدائي حالت میں تهي تو تیل - چربي - مسکه - گهي اور چکني اشیا کا استعمال ضرورت کے لیے کافي سمجها جاتا تها مگر تهذیب کي ترقي نے جب سب چیزوں کي کاٹ چهانٹ کي تو تیلوں کو پهولوں یا مصالحوں سے بسا کر معطر و خوشبودار بنایا گیا اور ایک عرصه تک لوگ اسي ظاهري تکلف کے دلداده رهے - لیکن [illegible] ترقي نے آج کل کے زمانه میں محض نمود اور نما[illegible] کو [illegible]ست کردیا هے اور عالم متمدن نمود کے ساتهه فائدے [illegible] هے بنابریں هم نے سالها سال کي کوشش اور تجربے [illegible] دیسي و ولایتي تیلوں جانچکر " مروهني کس[illegible] هے اسمیں نه صرف خوشبو سازي هي سے مدد لي [illegible]وده سائنٹیفک تحقیقات سے بهي جسکے بغیر آج [illegible] کوئي کام چل نہیں سکتا - یه تیل خالص نباتاتي [illegible] کیا هے اور اپني نفاست اور خوشبو کے دیرپا هونے [illegible] هے - اسکے استعمال سے بال خوب گهنے اگتے هیں [illegible] هوجاتي هیں اور قبل از وقت بال سفید نہیں هو[illegible] چکر ' اور دماغي کمزوریوں کے لیے از بس مفید [illegible]و نہایت خوشگوار و دل اویز هوتي هے نه تو سرد[illegible] اور نه عرصه تک رکهنے سے سڑتا هے -

تمام دوا فروشوں [illegible]وں کے هاں سے مل سکتا هے قیمت في شیشي ۱۰ [illegible] محصول ڈاک -

دعوے کے ساتهه کهه سکتے هیں که همارے عرق کے استعمال سے هر قسم کا بخار یعني پرانا بخار - موسمي بخار - باري کا بخار - پهرکر آنے والا بخار - اور وه بخار ' جسمیں ورم جگر اور طحال بهي لاحق هو ' یا وه بخار ' جسمیں متلي اور قے بهي آتي هو - سردي سے هو یا گرمي سے - جنگلي بخار هو - یا بخار میں درد سر بهي هو - کالا بخار - یا آسامي هو - زرد بخار هو - بخار کے ساتهه کلٹیاں بهي هوگئی هوں - اور اعضا کي کمزوري کي وجه سے بخار آتا هو - ان سب کو بحکم خدا دور کرتا هے ' اگر شفا پانے کے بعد بهي استعمال کیجاے تو بهوک بڑه جاتي هے ' اور تمام اعضا میں خون صالح پیدا هونے کي وجه سے ایک قسم کا جوش اور بدن میں چستي و چالاکي آجاتي هے ' نیز آسکي سابق تندرستي ازسرنو آجاتي هے - اگر بخار نه آتا هو اور هاتهه پیر ٹوٹتے هوں ' بدن میں سستي اور طبیعت میں کاهلي رهتي هو - کام کرنے کو جي نه چاهتا هو - کهانا دیر سے هضم هوتا هو - تو یه تمام شکایتیں بهي اسکے استعمال کرنے سے رفع هوجاتي هیں - اور چند روز کے استعمال سے تمام اعصاب مضبوط اور قوي هوجاتے هیں -

قیمت بڑي بوتل - ایک [illegible] چار آنه

چهوٹي بوتل بار[illegible] آنه

پرچه ترکیب استعمال بوتل کے [illegible]

تمام دوکانداروں کے هاں [illegible]

[illegible]

ایم - ایس - عبد الغني کهم[illegible] ۲۲

[illegible]ولو ٹوله اسٹریٹ - [illegible]



کارخانه

هاف ٹون - لائن اور رنگین بلاک کیواسطے

هزاروں روپیه صرف کرکے یه کارخانه شروع کیا گیا جسکے تمام آلات و سامان [illegible] کي [illegible]

کارخانے کي خصوصیات

(۱) وقت مقررہ پر هر چیز کو تیار کرنا (۲) کم قیمت

(۳) [illegible] خواهش کي پوري طرح تعمیل کرنا -

[illegible]

المشتهر - اس سي مترا اینڈ کو نمبر ۱۲ - نارکل بگان لین کلکته

12, NARIKEL BAGAN LANE.

CALCUTTA.




هندوستان میں [illegible] آدمي بخار میں مرجایا کرتے هیں ' اسکا بڑا سبب یه [illegible] مقامات میں نه تو دوا خانے هیں اور نه ڈاکٹر ' اور نه کوئي حکیمي اور مفید پٹنٹ دوا ارزاں قیمت پر گهر بیٹهے بلا کسي مشورہ کے میسر آسکتي هے - همنے خلق الله کي [illegible] کا خیال کرکے اس عرق کو سالها سال کي کوشش اور صرف کثیر [illegible] بعد ایجاد کیا هے ' اور [illegible] کرنے کے قبل بذریعه اشتهارات عام طور پر هزارها شیشیاں مفت تقسیم کردي هیں تاکه اسکے فوائد پورا اندازه هوجاے - مقام مسرت هے که خدا کے فضل سے هزاروں جانیں اسکي بدولت بچي هیں اور هم

PRINTED & PUBLISHED BY A. K. AZAD, AT THE HILAL ELECTRICAL PRTG. & PUBLG. HOUSE, 14 MCLEOD STREET, CALCUTTA.

جو اودھ پنچ کے مشہور اور مقبول نامہ نگار عالیجناب نواب سید محمد خان بہادر - آئی - ایس - او - (جنکا فرضی نام ۳۵ برس سے اردو اخبارات میں مولانا آزاد رہا ہے) کے پرزور قلم جادو رقم کا نتیجہ اور اپنی عام شہرت اور خاص دل چسپی سے اردو کے عالم انشا میں اپنا آپ ہی نظیر ہے بار دیگر نہایت آب و تاب سے چھپکر ... مہ کش دیدۂ الوالابصار ہے - ذیل کے پتے سے ویلو پے ایبل ... طلب فرمائیے اور مصنف کی سحر بیانی اور معجز کلامی ... آزمائیے خیالات آزاد ۱ روپیہ ۴ آنہ - سوانحعمری آزاد ۱۲ - آنہ

... اختر حسن نمبر ۶۲ تالتلا لین - کلکتہ

## [ 8 ] ...ستانی دواخانہ دھلی

جناب ... حکیم محمد اجمل خان صاحب کی سرپرستی میں یونانی اور ... ادویہ ... جو مہتم بالشان دوا خانہ ہے وہ عمدگی ادویہ اور خوبی کار ... کے اعتبار کے ساتھہ بہت مشہور ہوچکا ہے - صدہا دوائیں (جو ... کے صحیح اجزاء سے بنی ہوئی ہیں) حاذق الملک ... مجربات (جو صرف اِس کارخانہ سے مل سکتے ... کار و بار، صفائی، ستھرا پن اِن تمام باتوں کو ... آپ کو اعتراف ہوگا کہ: ہندوستانی د... میں ایک ہی کارخانہ ہے - فہرست ادویہ ... (خط کا پتہ)

...ستانی دوا خانہ - دھلی



( 1 ) راسکوپ ... سال معہ محصول دو روپیہ آٹھہ آنہ
( 2 ) مثلکبلک ... ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ
( 3 ) چاندیکیس ... ۳ سال معہ محصول دس روپیہ
( 4 ) نکلکیس ... ۳ سال معہ محصول پانچ روپیہ

نوٹ حضرات ... مضبوط ... برابر چلنیوالی گھڑیوں کی ... منگا لیں اور نصف یا رعایتی قیمت اور د... کے لالچ میں نہ پڑیں -

ایم - اے شکور ... ویلسلی اسٹریٹ دھرم تلا کلکتہ -

M. A. Shakoor & Co 5/1 W... Dhrumtalla ...tta.

## ...تسٹرکٹ اور ... کے خیالات

[ ترجمہ ... ]

... بی - سی - متر ... و سیشن جج ...

... مسزر ایم - این - ا... کلکتہ ... جو عینکیں خریدی ہیں ... عینک ... جو اعلی درجے کی ... میں ... و ارزانی کا خود نمونہ ... کا کھرا ... همت افزائی کا ... که میری بینائی ... حفاظت کرنا ... میں تو صرف اپنی ... کیفیت ... تاکه لائق و تجر... اصلی پتھر ... عینک بذریعہ وی - پی - ... اگر آپکے موافق نہ آئے تو بلا اجرت بدل... کی کمانی مع اصلی پتھر کی ... اصلی ... کی کمانی یعنی سونے کا ... ۶ روپیہ سے ۱۵ روپیہ تک محصول وغیرہ

... ایس تسٹرکٹ ... نمبر ۱ / ۱۵ رپن اسٹریٹ ... ہیں - ہمنے بھی ایک ... - یہ کارخانہ موجودہ دور ... میں اسطرح کے کارخانوں ... صحیح رہے - اگر آپ اسکی ... و نزدیک کی بینائی کی ... تجویز سے قابل اعتماد ... کیجاے - اسپر بھی ... ۸ آنہ سے ۵ روپیہ تک - مع پتھر کی عینک کے -

مینجر

## الہلال کی ششماہی مجلدات

--*--

### قیمت میں تخفیف

الہلال کی ششماہی جلدیں ... مجلد ہونے کے بعد آٹھہ روپیہ ... ہوتی تھی ... اب اس خیال سے کہ نفع عام ہو اسکی قیمت صرف پانچ ... کردی گئی ہے -

الہلال کی دوسری اور تیسری ... مکمل موجود ہیں - جلد نہایت خوبصورت ولایتی کپڑے ... پشتہ پر سنہری حرفوں میں الہلال منقش - پانچ سو صفحہ ... زیادہ کی ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیادہ ہاف ٹون ... بھی ہیں - کاغذ اور چھپائی کی خوبی محتاج بیان ... مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصلہ بس کرتا ہے - ... پانچ روپیوں پر پانچ روپیہ کچھہ ایسی زیادہ قیمت نہیں ہے ... کم جلدیں باقی رہگئی ہیں -

(منیجر)

## مژدہ و...

یعنی ... وبغض به هر ... بزرگ کامل سے مجھکو عطا ... میں لهذا بغرض ... بیس دیا جاتا ہے اور خاکسار ... ساتھہ عرض کرتا ہے ... بموجب ترکیب کے عمل ... ضرور بالضرور کامیاب ... ہدیہ ہر ایک عمل بغرض فاتحہ ... بزرگ ۱ روپیہ - ۴ آنہ ... محصول ڈاک -

اسم ... یعنی بیس ... عمل کی زیادہ تعریف کرنا فضول ... کیونکہ یہ خود ... - میرا آزمودہ ہے جو صاحب ترکیب کے موافق کرینگے کبھی ... اور یہ نقش ہر کام کیواسطے ... ہے ہدیہ بغرض ... بزرگ ۱ روپیہ ۴ آنہ معہ محصول ڈاک -

( نوٹ ) فرمایش میں اخبار کا حوالہ ... دینا چاہیے -

... فیض احمد ... جھانسی